سلسلہ 10
اشاعت حدیث

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

نضر اللہ امرأ سمع منا حدیثا فحفظہ حتی یبلغہ غیرہ

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی، پھر اسے یاد کر کے دوسروں تک پہنچایا"

(جامع الترمذی، حدیث: 2656)

ترجمہ وفوائد الحدیث

مولانا سید محمد عبدالاول الغزنوی رحمہ اللہ

حکم الحدیث

الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ



مکتبہ محمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

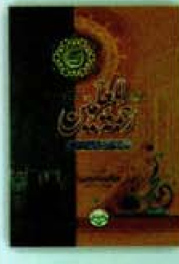
- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com



رحمۃ للعالمین ﷺ

تالیف لطیف
قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری رحمہ اللہ
(۱۸۶۷ء - ۳۰ مئی ۱۹۳۰ء)

سیرۃ النبی ﷺ ایک سدا بہار موضوع ہے۔ قرآن مجید نے "ورفعنا لك ذكرك" کی جو صدا بلند کی اس کا فیضان ہر اعتبار سے قیامت تک جاری رہے گا۔ آیات قرآنیہ میں آپ ﷺ کی سیرت کے متنوع پہلوؤں کو آشکارا کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاکیزہ زندگیاں بھی آپ ﷺ کی سیرت کا انعکاس ہیں۔ اس طرح کائنات میں یہ واحد سیرت ہے کہ جس کا تسلسل ایک معجزہ نما اثر رکھتا ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت کے موضوعات کا تنوع بھی سیرت کا ایک روشن باب ہے۔

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ ریاست پٹیالہ کے ایک قصبہ منصور پور میں پیدا ہوئے آپ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کے باعث اس ریاست میں جج اور قاضی کے منصب پر فائز ہوئے۔ وسعت مطالعہ اور تقویٰ وطہارت نے ان کی شخصیت کو ایک عجیب جاذبیت عطا کی تھی۔ ان کی یہ علمی تمنا تھی کہ وہ سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر مختصر، متوسط اور مطول تین کتب تحریر کریں۔ ان کی مختصر سیرت کا نمونہ "مہر نبوت" ہے جس میں آپ ﷺ کی نبوی زندگی کی تفصیلات کو اجمالاً پیش کیا گیا ہے۔ متوسط کتاب سیرت "رحمۃ للعالمین ﷺ" کی صورت میں سامنے آئی جو برصغیر میں گلستان سیرت کا گل سرسبد ہے۔ اس کی پہلی جلد ۱۹۱۲ء میں دوسری ۱۹۲۱ء میں اور تیسری مصنف کی وفات کے بعد ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئی جس کا دیباچہ ان کے ہم نام سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ کے قلم سے لکھا گیا۔

"رحمۃ للعالمین ﷺ" ایک طرف مستند معلومات سیرت کا انسائیکلوپیڈیا ہے تو دوسری طرف تقابل ادیان کا مطالعہ ہے جس سے صراط مستقیم کا تعین ہوتا ہے۔ عقیدہ وعمل کی درستی اور اسوۂ حسنہ ﷺ کا حقیقی شعور حاصل کرنے کے لیے اس کتاب سیرت سے نمایاں مدد ملتی ہے۔ اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ برصغیر پاک وہند کہ متعدد ناشرین نے اس کی طباعت کی سعادت حاصل کی ہے۔

اس عظیم شاہکار کی ایک اور مستند اشاعت "مکتبہ محمدیہ لاہور" نے شائع کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ناشر کی اس کوشش کو مقبول اور قارئین کے لیے نافع بنائے آمین یارب العالمین۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر رحمہ اللہ
ڈائریکٹر دعوۃ اکیڈمی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

جلد پنجم

ترجمہ وفوائد الحدیث

مولانا سید محمد عبدالاول الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ

مع حکم الحدیث
الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تخریج الحدیث
الشیخ جمال عیتانی حفظہ اللہ

تسہیل ترجمہ وحواشی

حافظ عبدالخبیر اویسی حفظہ اللہ

پروفیسر ابوانس محمد سرور گوہر حفظہ اللہ

ناشر

مکتبہ محمدیہ

قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
0300-4826023

نام کتاب

مشکوٰۃ المصابیح مترجم

طابع ------------- عبدالرحمان عابد

طبع اول ------------- اپریل 2009ء

طبع دوم ------------- فروری 2011ء

طبع سوم ------------- اپریل 2012ء

تعداد ------------- 1100

اسٹاکسٹ

مکتبہ اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد

Ph: 041-2629292,2624007

اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

0346-7467125,0301-4085081

مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob.: 0300-4826023

E-mail:maktabah_muhammadia@yahoo.com & maktabah_m@hotmail.com

فہرست مضامین ﴿جلد پنجم﴾

❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْفَضَائِلِ وَ الشَّمَائِلِ

فضائل اور خصائل کا بیان

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ سَلَامُهُ عَلَيْهِ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٧٣٩- (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ.)) (رواه البخاري).(البخاری حدیث رقم ٣٥٥٧ واحمد فی المسند ٢/ ٣٧٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ❶ بنی آدم کے بہترین طبقوں میں پیدا کیا گیا ہوں' ایک دور کے بعد دوسرا دور گذرتا گیا' یہاں تک کہ میں ایسے دور میں پیدا ہوا جس میں میں ہوں۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آدم علیہ السلام کے دور سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور تک نبی کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے' اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ سب مسلمان تھے۔

٥٧٤٠- (٢) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ))۔ (رواه مسلم) وَفِي رواية الترمذي: ((اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمَاعِيْلَ وَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ))۔ (مسلم حدیث رقم ١-٢٢٧٦ والترمذی حدیث رقم ٣٦٠٥ واحمد فی المسند ٤/ ١٠٧)

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے کنانہ کو ❶ اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے چن لیا اور قریش کو کنانہ سے چن لیا اور قریش سے بنی ہاشم کو چن لیا اور مجھ کو بنی ہاشم سے چن لیا۔ (مسلم) اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ زیادہ آیا ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم علیہ السلام سے اسمٰعیل علیہ السلام کو چن لیا اور اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو چن لیا۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کنانہ کی اولاد اسمٰعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے شرافت میں افضل ہے، پھر ان میں سے قریش افضل ہیں اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہیں اور بنی ہاشم سے نبی ﷺ افضل ہیں تو نبی ﷺ گویا سارے عرب کے عطر ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت میں سارے عالم سے افضل ہیں اس لئے کہ نبی ﷺ کی اولاد سوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور کسی سے باقی نہیں رہے۔

٥٧٤١- (٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ.)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٣- ٢٢٧٨) وابوداؤد حدیث رقم ٤٦٧٣ والترمذی حدیث رقم ٣٦١٥ والدارمی حدیث رقم ٥٢ واحمد فی المسند ٣/ ٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا ❶ اور پہلا انسان میں ہوں گا جس سے قبر پھٹے گی اور میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں گا اور میں ہی پہلا انسان ہوں گا کہ جس کی سفارش قبول ہوگی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ہر چند نبی ﷺ دنیا وآخرت میں بنی آدم کے سردار ہیں لیکن دنیا میں کافروں کو اس کا اقرار نہیں اور قیامت میں جب کہ تمام خلق مصیبت میں گرفتار ہوگی اور انبیاء کرام علیہم السلام بھی خوف الٰہی سے شفاعت نہ کر سکیں گے تو اس وقت ہمارے نبی ﷺ کی شفاعت مقبول ہوگی اور ہر ایک مسلم اور کافر پر نبی ﷺ کی سرداری ظاہر ہو جائے گی۔

٥٧٤٢- (٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ.)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٣٣١- ١٩٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ❶ قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام میں سے اتباع کرنے والوں کے لحاظ سے زیادہ ہوں گا اور میں ہی پہلے جنت کا دروازہ کھٹکاؤں گا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متبعین کی کثرت متبوع کی فضیلت کا موجب ہے۔

٥٧٤٣- (٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اٰتِیْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ)). (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٣٣٣- ١٩٧) واحمد فی المسند ٣/ ١٣٦)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن بہشت کے دروازہ پر آؤں گا اور میں کھلواؤں گا تو جنت کا نگہبان کہے گا کہ تو کون ہے؟ میں کہوں گا کہ میں محمد ﷺ ہوں تو وہ کہے گا کہ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ میں آپ کے علاوہ کسی کے لیے آپ سے پہلے نہ کھولوں۔ (مسلم)

٥٧٤٤- (٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِی الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صَدَّقَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٣٣٢- ١٩٦) واحمد فی المسند ٣/ ١٤٠)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں کوئی نبی ❶ تصدیق نہیں کیا گیا جس قدر کہ میں تصدیق کیا گیا ہوں اور تحقیق انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی ہے کہ اس کی امت میں سے سوائے ایک مرد کے کسی نے بھی اس کی تصدیق نہیں

کی۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہے اتنی کسی نبی کی نہیں، اسی لیے پہلے میں ہی سفارش کروں گا، بہشت میں سفارش ترقی درجات کی ہوگی ان احادیث سے یہ نکلا کہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہیں، کیونکہ اہل سنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہیں اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے کہ تم انبیاء علیہم السلام میں سے ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دو تو اس کا جواب یہ ہے ہوسکتا ہے کہ شاید وہ حدیث اس سے پہلے کی ہو اس کے بعد آپ کو معلوم ہوا کہ آپ سب سے افضل ہیں اور دوسرا یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے، تیسرا یہ کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اس طرح پر ایک بزرگی بیان کرے کہ دوسرے کی توہین کرے، چوتھا یہ کہ اس تفضیل سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو پانچواں یہ کہ نفس نبوت میں کوئی فضیلت نہیں ہے بلکہ فضیلت دوسرے خصائص کی وجہ سے ہے۔

٥٧٤٥- (٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْیَانُهُ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْیَانِهٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُّ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِیَ الْبُنْیَانُ وَخُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ۔)) وَفِیْ رِوَایَةٍ ((فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٥٣٥ ومسلم حدیث رقم (٢١۔ ٢٢٨٦) والترمذی حدیث رقم ٣٦١٣ والدارمی حدیث رقم ١٣٨٩ واحمد فی المسند ٥/ ١٤٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایک محل کی طرح ہے، جس کی دیواریں اچھی بنائی گئیں اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی تو دیکھنے والے اس کی خوبصورتی کو دیکھتے ہیں مگر ایک اینٹ کی خالی جگہ سے تعجب کرتے ہیں، تو وہ میں ہوں جس نے اس جگہ کو بند کر دیا اور میرے ساتھ (میری وجہ سے) عمارت مکمل کر دی گئی اور میرے ساتھ رسالت بھی ختم کر دی گئی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس اینٹ کی مثال میں ہوں اور میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں۔'' ❶ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبوت کا مکان میرے بغیر نا تمام تھا، میرے آنے سے سب کمالات ختم ہو چکے اس میں اشارہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کے قریب آئیں گے تو وہ اپنا دین جاری نہ کریں گے بلکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے تابع ہوں گے اور جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دوسرے خلفاء تھے وہ بھی ہوں گے۔

٥٧٤٦- (٨) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَامِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَیْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰهُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٤٩٨١ ومسلم حدیث رقم ٢٣٩۔ ١٥٢ واحمد فی المسند ٢/ ٣٤١)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام میں سے کوئی نبی ایسا نہیں مگر یہ کہ اسے اتنے ہی معجزات ❶ دیئے گئے کہ جتنے لوگ اس پر ایمان لائے تھے اور جو میں دیا گیا ہوں وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف کی اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن تمام انبیاء علیہم السلام میں سے میری اتباع کرنے والے زیادہ ہوں گے۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہر ایک نبی کو اللہ تعالیٰ نے معجزات دیے کہ جس قدر سے ان کی راستی اور نبوت ثابت ہو جائے اور لوگ ان

پر ایمان لائیں، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ یعنی قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، سب معجزات سے نرالا اور افضل ہے کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہے اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے معجزات باقی نہیں رہے اور جب قیامت تک باقی ہے تو پھر ہر لحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ کی دلیل قائم رہی اور ہر دور میں قیامت تک لوگ مسلمان ہوتے چلے جائیں گے اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب انبیاء علیہم السلام کی امت سے محمدی لوگ زیادہ ہوں گے۔

٥٧٤٧- (٩) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَ اُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً.)) (متفق عليه)
(البخاری حدیث رقم ٣٣٥ ومسلم حدیث رقم ٣-٥٢١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں پانچ چیزیں ایسی دیا گیا ہوں کہ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں (۱) میں دشمنوں پر ایک ماہ کی مسافت سے رعب کے ساتھ مدد دیا گیا ہوں (۲) میرے لیے پوری زمین مسجد اور پاکیزہ بنا دی گئی ہے تو میری امت میں سے جس پر بھی نماز کا وقت آ جائے وہ اسے ادا کر لے (۳) میرے لیے غنائم کا مال حلال کیا گیا ہے جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھا (۴) مجھے سفارش کا حق دیا گیا ہے (۵) سابقہ انبیاء علیہم السلام کسی خاص ایک ہی قوم کی طرف مبعوث کیے جاتے تھے جبکہ میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ (متفق علیہ)

٥٧٤٨- (١٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٥-٥٢٣) واحمد فی المسند ٢/ ٤١٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں انبیاء علیہم السلام پر چھ باتوں سے فضیلت دیا گیا ہوں (۱) میں جامع کلمات ❶ دیا گیا ہوں (۲) رعب ❷ کے ساتھ مدد کیا گیا ہوں (۳) میرے لیے غنائم کے اموال حلال کیے گئے ہیں (۴) میرے لیے زمین مسجد بنائی گئی (۵) میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں اور (۶) نبوت کا سلسلہ میرے ساتھ ہی ختم کر دیا گیا ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جوامع الکلم اس کو کہتے ہیں جس میں الفاظ تھوڑے اور مطالب بہت ہوں جوامع الکلم سے مراد قرآن اور حدیث ہیں جن کے معانی اور مطالب کی کچھ حد نہیں جتنا غور کیجئے اتنے ہی مطالب نکلتے ہیں۔

❷ رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کھاتا تھا، یہود و نصاریٰ کو سوائے عبادت خانہ کے دوسری جگہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم نہ تھا جبکہ امت محمدیہ کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اس امت کے لیے حلال ہوا اور قیامت میں سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی رسول شفاعت نہ کر سکے گا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسی کو حاصل نہیں ہوا بجز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس میں چھ چیزوں کو فرمایا اور اس سے پہلے حدیث میں پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی بھی عنایت ہوئی۔

٥٧٤٩- (١١) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

((بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَانَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۲۹۷۷ ومسلم حدیث رقم (٦/ ٥٢٢)

نے فرمایا: ''میں جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں' میں رعب کے ساتھ مدد دیا گیا ہوں اور ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں خزائن کی چابیاں ❶ میرے ہاتھوں پر رکھ دی گئیں۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور آپ کی امت کے لیے فتوحات آسان کر دیں۔

٥٧٥٠ - (١٢) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (١٩ - ٢٨٨٩) و ابوداؤد حدیث رقم ٤٢٥٢ والترمذی حدیث رقم ٢١٧٦ وابن ماجه حدیث رقم ٣٩٥٢ واحمد فی المسند ٥/ ٢٧٨)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک ❶ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین سمیٹی تو میں نے مشارق اور مغارب کو دیکھا اور میری امت کی بادشاہت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک کہ میرے لیے زمین سمیٹی گئی اور مجھے سرخ ❷ اور سفید دو خزانے عطا کئے گئے ہیں اور میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرنا اور مسلمانوں کے علاوہ ان پر کوئی ایسا دشمن مسلط نہ فرمانا جو ان کے اکٹھا ہونے کی جگہ لے لے، میرے پروردگار نے مجھ سے فرمایا اے محمد (ﷺ)! میں جب کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو وہ لوٹایا نہیں جا سکتا' تحقیق میں نے تیری امت کو عطا کر دیا ہے کہ میں ان کو عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر ان کے علاوہ کسی دشمن کو مسلط نہیں کروں گا جو ان کے اکٹھا ہونے کی جگہ لے لے اگرچہ روئے زمین کے لوگ ان پر جمع ہو جائیں یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور وہ ایک ❸ دوسرے کو قید کریں گے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مدینہ میں جب جنگ خندق ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہوئی نبی ﷺ کو بڑا رنج ہوا تب اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو وہاں تک کی زمین جہاں تک کہ اسلام کا پہنچنا مقدر تھا دکھلا دی تب آپ نے یہ حدیث فرمائی، یہ نبی ﷺ کا معجزہ عظیم الشان ہے کہ فتوح اسلام کی آئندہ خبر دی سو اسی طرح بلا تفاوت واقع ہوئی۔ ❷ اور آپ نے فرمایا مجھے سرخ اور سفید خزانے عطا کئے گئے' سو ایسا ہی ہوا کہ روم اور ایران دونوں مسلمانوں نے فتح کیے اور آپ نے فرمایا کہ میری امت سب کی سب مخالفین کے حملہ سے ہلاک نہ ہو گی ایسا ہی ہوا کہ کسی زمانہ میں بھی سارے مسلمان مخالفین سے مغلوب نہیں ہوئے اور اب تک بلاد روم اور ایران اور افغانستان اور نواحی عرب اور مصر اور سوڈان میں مسلمانی حکومتیں خود مختار باقی ہیں گو ہندوستان کے مسلمان نصاریٰ کی رعیت ہو گئی۔
❸ اور ایک دوسرے کو قیدی کریں یعنی قضاو قدر میں یہ ٹھن چکا ہے کہ امت محمد یہ ﷺ قیامت تک قائم رہے گی، نہ ایسا قحط بڑے گا کہ جس میں تمام کے تمام ختم ہو جائیں، نہ ایسے کافر ان پر غالب ہوں گے کہ بالکل ان کو نیست و نابود کر ڈالیں ہر چند چنگیز خاں اور ہلاکو کے وقت میں

لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان قتل ہوئے، لیکن نیست ونابود نہیں ہو گئے ہاں البتہ یہ ہے کہ اس امت میں آپس کا اختلاف اور شر وفساد و غارت گری اور قتل موقوف نہ ہوگا چنانچہ تاریخ کی کتب سے یہ حال ظاہر ہے۔

۵۷۵۱- (۱۳) وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِیْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَدَعَارَبَّهٗ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ ((سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا)) (رواه مسلم)

(مسلم حديث رقم (٢٠- ٢١/ ٢٨٩٠) واحمد في المسند ١/ ١٨٢)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے گذرے تو مسجد میں آئے اور اس میں دو رکعات پڑھیں اور ہم نے آپ کے ساتھ پڑھیں' آپ نے اپنے رب سے لمبی دعا مانگی پھر فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزوں کا سوال کیا تو دو چیزیں مجھے عطا ہوئیں اور ایک مجھے نہ دی' میں نے اپنے پروردگار سے مانگا کہ میری امت عام قحط کے ساتھ ہلاک نہ فرمانا تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول فرمالی اور میں نے سوال کیا کہ میری امت کوڈبو کر ہلاک نہ کرنا' تو یہ بھی مجھے عطا ہوا اور میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ وہ آپس میں نہ لڑیں ❶ تو اللہ تعالیٰ نے میرے اس سوال کو روک لیا (قبول نہ فرمایا) (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قحط اور غرق امت محمدیہ میں ایسا نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہوجائے جیسے اگلی امتیں ہلاک ہوگئیں لیکن جنگ اور قتال مقدر میں ہی ہمیشہ رہا ہے اور رہے گا۔

۵۷۵۲- (۱٤) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی التَّوْرٰةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِی التَّوْرٰةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِی الْقُرْاٰنِ ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ وَحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحَ بِهَاۤ اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا (رواه البخاری) (البخاری حديث

عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمرو ❶ بن عاص رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ کی وہ صفات بتایئے جو تورات میں مذکور ہیں انہوں نے کہا ہاں اللہ کی قسم بے شک تورات میں ان کی وہ صفات موجود ہیں جو کہ قرآن کریم میں بھی ہے کہ "اے نبی! یقیناً ہم نے آپ کو امت پر شاہد، خوشخبری دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے' اور تو امیوں ❷ کے لیے پناہ کی جگہ ہے تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے' میں نے تیرا نام متوکل ❸ رکھا ہے۔ تو بری عادت' گند بولنے اور بازاروں ❹ میں شور مچانے والا نہیں ہے تو برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتا بلکہ تو تو معاف کر دیتا ہے اور بخش دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے اس نبی کو اس وقت تک

رقم ۲۱۲۵ واحمد فی المسند ۲/ ۱۷٤)

موت نہیں دے گا جب تک کہ اس کی وجہ سے گمراہ لوگوں کو سیدھا نہ کر دے' یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں اور اس کی وجہ سے اندھی آنکھوں' بہرے کانوں اور ایسے دلوں کو کھول دے جو کہ پردہ میں ہیں۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اہل علم و کتاب سے اگلی کتابوں کے عالم تھے اور پڑھی تھیں وہ کتابیں اور لکھتے تھے نبی ﷺ کی احادیث اور یہ بھی کثیر الاحادیث ہیں جیسے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ ❷ امیوں سے مراد عرب ہیں جو لکھنا پڑھنا اکثر نہیں جانتے تھے اور تخصیص عرب کی اس لیے ہے کہ نبی ﷺ انہی میں سے ہیں اور انہی میں مبعوث ہوئے، ان کی محافظت کے لیے اہل عجم کے غلبہ سے۔

❸ کہ سب کاروبار تو نے مجھے سونپے اور اصلاً اپنے زور و طاقت پر بھروسہ نہ کیا۔

❹ تخصیص بازاروں کی عام عادت کے طور پر ہے کہ وہاں شور و غوغا بہت ہوتا ہے۔

۵۷۵۳- (۱۵) وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهُ وَ ذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ((نَحْنُ الْآخِرُوْنَ)) فِي بَابِ الْجُمُعَةِ (الدارمی حدیث رقم ٦)

اسی طرح اس کو دارمی نے عطاء بن یسار سے اس نے سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مانند اس حدیث کے نقل کیا ❶ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ کے فضائل کے بارہ میں حدیث جس کے پہلے الفاظ نحن الآخرون ہیں باب جمعہ میں ذکر کی گئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ عطاء بن یسار رحمہ اللہ نے اس کو سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۵۷۵٤- (۱٦) عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةً فَأَطَالَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ ((أَجَلْ إِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَ رَهْبَةٍ وَ إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلٰثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَ مَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيْهَا وَ سَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيْهَا وَ سَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا۔)) (رواہ الترمذی و النسائی) (النسائی حدیث رقم ۱٦۳۸ والترمذی حدیث رقم ۲۱۷۵ واحمد فی المسند ۵/ ۱۰۹)

سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک نماز پڑھائی ❶ اس کو لمبا کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسی نماز پڑھائی جبکہ آپ ایسی لمبی نماز عموماً نہیں پڑھاتے' آپ نے فرمایا ہاں اس لیے کہ یہ نماز ❷ امید اور ڈر کی تھی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوالات کئے' اس نے مجھے دو چیزیں عطا فرمائیں اور ایک چیز کو روک لیا' میں نے اس سے سوال کیا کہ میری امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرنا' اس نے مجھے یہ عطا فرمایا اور میں نے سوال کیا کہ میری امت پر ان کے علاوہ ان کے دشمن کو غالب نہ فرمانا یہ بھی مجھے عطا فرما دیا اور میں نے سوال کیا کہ ان کے بعض کو' بعض کا عذاب نہ چکھائے' تو یہ بات مجھ سے روک لی

گئی۔ (ترمذی' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہماری امامت کی۔

❷ یعنی اس میں دعا کرتا تھا میں اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونے کا رکھتا تھا اس لیے میں نے نماز دراز پڑھی خشوع اور خضوع بہت کیا باقی اس حدیث کا فائدہ سیدنا ثوبان اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہما کی گذشتہ احادیث میں گذر چکا ہے۔

٥٧٥٥- (١٧) وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ اَنْ لَّا یَدْعُوَ عَلَیْكُمْ نَبِیُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِیْعًا وَ اَنْ لَّا یَظْهَرَ اَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰی اَهْلِ الْحَقِّ وَ اَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلٰی ضَلٰلَةٍ۔)) (رواه ابوداوٗد) (ابو داؤد حدیث رقم ٤٢٥٣)

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ بے شک اللہ عزوجل نے تم کو تین چیزوں سے بچایا ایک یہ کہ تم پر تمہارا نبی تمہاری ہلاکت کی بددعا نہ کرے دوسرا یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غالب نہ آئیں تیسرا یہ کہ تم سارے گمراہی پر جمع نہ ہو گے۔'' ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تم سارے گمراہی پر جمع نہ ہو گے یعنی کچھ لوگ ہمیشہ اس ہدایت پر رہیں گے، یہ نہ ہوگا کہ سارا جہاں گمراہ ہو جائے، دوسری حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت ساری کی ساری گمراہ نہ ہوگی (کچھ لوگ ہمیشہ اس میں ہدایت پر رہیں گے) تو جب تم میری امت میں اختلاف دیکھو تو سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو، یہ حدیث اہل سنت والجماعت کی بڑی دلیل ہے کیوں کہ ہر زمانہ میں ان کی جماعت زیادہ ہی رہی ہے روافض اور خوارج اور جہمیہ اور منکرین صفات سے اہل سنت کا باہمی اختلاف ہے جیسے اہل حدیث اور مقلدین مذاہب اربعہ وغیرہ یہ ضرر نہیں کرتا کیوں کہ یہ سب ایک جماعت ہے اور ان کا اختلاف مثل عدم اختلاف کے ہے کیوں کہ اصول سب کے ایک ہیں۔

٥٧٥٦- (١٨) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَنْ یَجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰی هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَیْفَیْنِ سَیْفًا مِنْهَا وَ سَیْفًا مِنْ عَدُوِّهَا۔)) (رواه ابوداوٗد) (ابو داؤد حدیث رقم ٤٣٠١ واحمد فی المسند ٥٧٥٦)

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں جمع نہ کرے گا ❶ ایک تلوار اس امت کی اور دوسری تلوار دشمنوں کی۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ طیبی رحمہ اللہ نے کہا ظاہر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا کہ اس امت پر دو لڑائیاں ایک ساتھ اکٹھی نہیں کرے گا کہ یہ آپس میں بھی لڑیں اور کافروں سے بھی، بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہ ہو۔

٥٧٥٧- (١٩) وَعَنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهٗ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَیْئًا فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس گویا کہ عباس رضی اللہ عنہ نے کفار سے کوئی طعن ❶ سن رکھا

وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((مَنْ اَنَا)) فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ ((اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ قَبِیْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ بَیْتًا فَاَنَا خَیْرُهُمْ نَفْسًا وَ خَیْرُهُمْ بَیْتًا۔)) (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۶۰۷)

تھا نبی ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ صحابہ ؓ نے کہا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' آپ نے فرمایا میں محمد (ﷺ) بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں ❷ اللہ تعالیٰ نے مخلوق ❸ کو پیدا کیا تو مجھے بہترین ❹ مخلوق میں پیدا کیا' پھر ان کے دو گروہ ❺ بنائے تو مجھے ان کے بہترین ❻ گروہ میں رکھا پھر ان کو قبائل میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین قبیلہ ❼ میں رکھا' پھر ان کے گھرانے ❽ بنائے تو مجھے بہترین گھرانہ میں پیدا کیا' تو میں انسانوں میں سے (ذات اور حسب میں) بہترین ہوں اور میں حسب ونسب کے لحاظ سے بھی بہترین گھرانہ میں ہوں۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کچھ طعن یعنی نبی ﷺ کے بارہ میں۔ ❷ میں محمد ﷺ ہوں یعنی میں اس وقت نسب کی شرافت پوچھتا ہوں کہ آیا شریف النسب ہوں یا وضیع۔ ❸ خلقت یعنی جن اور انسان۔ ❹ بہترین خلقت میں یعنی جو انسان ہیں۔ ❺ دو فرقے یعنی عرب اور عجم۔ ❻ بہترین فرقہ یعنی عرب میں۔ ❼ بہترین قبیلہ یعنی قریش میں۔ ❽ بہترین گھرانوں یعنی ہاشم کے گھرانہ میں۔

۵۷۵۸- (۲۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ ((وَ اٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔)) (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۶۰۹)

سیدنا ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ صحابہ ؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کے لئے نبوت کب ثابت ہوئی آپ نے فرمایا جب ❶ کہ آدم درمیان روح اور بدن کے تھے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حال میں کہ آدم علیہ السلام یعنی ان کے بدن میں ابھی تک روح نہیں پھونکی گئی تھی کہ میرا نبی ہونا فرشتوں میں شہرت پا گیا اور اگلی حدیث کا بھی یہی معنی ہے۔

۵۷۵۹- (۲۱) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ((اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ اِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِهٖ وَ سَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِیْمَ وَ بِشَارَةُ عِیْسٰی وَ رُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ وَ قَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ)) (رَوَاهُ

سیدنا عرباض بن ساریہ ؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تحقیق میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں اور جبکہ آدم علیہ السلام ابھی اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے اور اب میں تم کو اپنے امر کی ابتدا بتاتا ہوں' میں ابراہیم علیہ السلام ❶ کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام ❷ کی بشارت ہوں اور میں اپنی والدہ کا خواب ہوں جب انہوں

فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ) (البغوی حدیث رقم ٣٦٢٦)

نے مجھے جنم دیا تو دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا ہے جس سے شام کے محل روشن ہو گئے۔ (بغوی فی شرح السنہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا سورۂ بقرہ کے رکوع نمبر پندرہ میں مذکور ہے۔ ❷ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام نے یوحنا کی انجیل میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت میں کہا ہے کہ میرے بعد فارقلیط آئے گا تو میری حقیقت کا گواہ ہوگا اور اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے سورۂ صف کی آیت ﴿ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد﴾ میں اشارہ کیا ہے۔

٥٧٦٠- (٢٢) وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهٖ ((سَاُخْبِرُكُمْ اِلٰی اٰخِرِهٖ))۔ (احمد فی المسند ١٢٧/٤)

اور امام احمد رحمہ اللہ نے سیدنا ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ان کی روایت ساخبر کم سے آخر تک ہے۔

٥٧٦١- (٢٣) وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَ بِيَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَ مَا مِنْ نَبِیٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٦١٥ وابن ماجه حدیث رقم ٤٣٠٨ واحمد فی المسند ٢/٣)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور یہ کچھ فخر نہیں ❶ اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا' یہ میں فخر سے نہیں کہتا' آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام انبیاء علیہم السلام میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا ہوں گا جس سے قبر پھٹے گی' اور میں فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔ (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ اگرچہ آپ دنیا میں بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہیں مگر دنیا میں کافر اور منافق آپ کی سرداری کے منکر ہیں آخرت میں کوئی منکر نہ ہوگا اور سرداری آپ کی بخوبی کھل جائے گی اور یہ کلمہ آپ نے فخر کی وجہ سے نہیں فرمایا جیسے خود فرمایا کہ میں یہ بات فخر اور اترانے کی وجہ سے نہیں کہتا بلکہ حکم الٰہی سے آپ نے اپنی سیادت بیان کی کیوں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ﴿واما بنعمة ربك فحدث﴾ یعنی اور جو احسان ہے تیرے رب کا سو بیان کر دوسری امت کی تعلیم اور اعتقاد کے لیے اس حدیث سے بھی مثل باب کے احادیث سے یہ نکلا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات سے افضل ہیں اور ایسی احادیث کی توثیق جن سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام مخلوقات پر تفضیل نکلتی ہے اور حدیث گزشتہ ((لاتفضلوا بين انبیآء الله)) او کما قال میں باب کے فصل اول میں گذری، شائق ملاحظہ کرے۔

٥٧٦٢- (٢٤) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَ قَالَ اٰخَرُ مُوْسٰی كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا وَ قَالَ اٰخَرُ فَعِيْسٰی كَلِمَةُ اللّٰهِ وَ رُوْحُهٗ وَ قَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے' آپ باہر تشریف لائے جب ان کے قریب ہوئے تو سنا کہ وہ آپس میں باتیں کر رہے ہیں' ان میں سے ایک نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا ہے' دوسرے نے کہا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا' ایک اور نے کہا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ ❶ کا کلمہ اور اس کی روح ہے' ایک نے کہا

اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ ((قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَ عَجَبَكُمْ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَ هُوَ كَذَالِكَ وَ مُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَ هُوَ كَذٰلِكَ وَ عِيْسٰى رُوْحُهُ وَ كَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَ اَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَافَخْرَ وَ اَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهُ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَ مَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ.)) (رواه الترمذی والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ٣٦١٦ والدارمی حدیث رقم ٤٧)

کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا ہے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے وہ میں نے سن لیا ہے' تم نے عجب کا اظہار کیا کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں' تو وہ اس طرح ہیں اور موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرنے والے ہیں' وہ بھی اسی طرح ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں' یہ بھی اسی طرح ہیں اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا ہے' تو یہ بھی اسی طرح ہیں (آپ نے فرمایا) خبردار! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور یہ بات فخر سے نہیں کہتا' قیامت کے دن میں حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں یہ میں فخر سے نہیں کہتا' آدم علیہ السلام اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام اس جھنڈے کے نیچے ہوں گے' میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں' اور میں پہلا ہوں جس کی سفارش قیامت کے دن قبول کی جائے گی' میں یہ فخر سے نہیں کہتا' میں پہلا ہوں جو جنت کے حلقے ہلاؤں گا' تو اللہ تعالیٰ میرے لئے جنت کا دروازہ کھول دے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ فقیر ❷ مومن ہوں گے یہ میں فخر یہ نہیں کہہ رہا اور میں پہلے اور بعد تمام ❸ میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت دیا گیا ہوں اور یہ فخر نہیں ہے۔ (ترمذی' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو جو روح الامین ہیں مریم رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا' انہوں نے پھونک ماری' اس سے عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور اس کے علاوہ بھی ان کی روحانیت کے آثار اتنے ظاہر ہوئے کہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور یہ جو فرمایا کہ کلمہ ہیں اللہ تعالیٰ کے تو اس کے یہ معنی کہ کن کے کہنے سے پیدا ہو گئے بلا اسباب مقرر۔ ❷ اللہ اللہ ان غرباء اور مساکین کی اتنی خاطر داری' مال و دولت سے کیا ہوتا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں جو فقیر ہیں وہ مال داروں سے آدھا دن پہلے جنت میں جائیں گے اور آدھا دن پانچ سو برس کا ہوگا اور جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب جو علی رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے فقیروں سے محبت کرتے تھے اور ان کے پاس بیٹھا کرتے تھے ان سے باتیں کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی کنیت ابو المساکین رکھی تھی یعنی مسکینوں کے باپ' اس لیے کہ وہ اکثر مسکینوں کی صحبت میں رہتے اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا مسکینوں سے محبت رکھو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اپنی دعا میں فرماتے تھے یا اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں مجھے موت دے۔ ❸ اور ظاہر یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام ہوں پہلے اور بعد والوں سے مراد۔

٥٧٦٣ - (٢٥) وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَ نَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ اِنِّيْ قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ

سیدنا عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم بعد میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن ہم سبقت لے جائیں گے اور فخر کے بغیر میں یہ بات کہہ رہا ہوں

اللّٰهِ وَ مُوْسٰی صَفِیُّ اللّٰهِ وَ اَنَا حَبِیْبُ اللّٰهِ وَ مَعِیَ لِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ اِنَّ اللّٰهَ وَ عَدَنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ وَ اَجَارَهُمْ مِنْ ثَلٰثٍ لَا یَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا یَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ لَا یَجْمَعُهُمْ عَلٰی ضَلَالَةٍ۔)) (رواه الدارمی)

(الدارمی حدیث رقم ٥٤ واحمد فی المسند ٢/ ٢٤٣)

کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور موسیٰ علیہ السلام صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں اور میرے پاس قیامت کے دن حمد کا جھنڈا ہوگا اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ میری امت کے متعلق وعدہ کیا ہے اور تین باتوں سے اس کو بچایا ہے' ان پر عام قحط نہیں آئے گا' کوئی دشمن ان کو جڑ سے نہیں اکھیڑ سکے گا اور نہ ہی انہیں گمراہی ❶ پر جمع کر سکے گا۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند میں ایک ضعیف راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ اکٹھا کرے گا ان کو گمراہی پر یعنی تمام کے تمام لوگ ایسی بات پر متفق نہ ہوں گے جو کہ گمراہی کا موجب ہو باقی فائدہ حدیث کا کئی بار گذرا۔

٥٧٦٤- (٢٦) وَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ۔)) (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ٤٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں انبیاء و رسل کا قائد ❶ ہوں اور یہ فخر نہیں' میں خاتم النبیین ہوں' یہ بھی فخر نہیں اور میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں اور میں پہلا ہوں جس کی سفارش قبول کی جائے گی اور یہ میں فخر سے نہیں کہہ رہا۔'' (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند میں ایک کمزور راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی میں ان کے آگے چلوں گا اور وہ میرے پیچھے آئیں گے حشر کے میدان میں یا جنت میں جانے کے لیے۔

٥٧٦٥- (٢٧) وَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَ وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِیْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا یَئِسُوا الْکَرَامَةَ وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّهُمْ بَیْضٌ مَکْنُوْنٌ اَوْلُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَ قَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔) (الترمذی حدیث رقم ٣٦١٠ والدارمی حدیث رقم ٤٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں پہلا قبر سے نکلنے والا ہوں جب لوگ اٹھائے جائیں گے اور میں ان کا قائد ہوں گا جب ❶ وہ آئیں گے' میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ خاموش ہوں گے' میں ان کی سفارش کرنے والا ہوں گا جب وہ روک لئے جائیں گے اور میں ان کو خوشخبری دینے والا ہوں گا جب وہ ناامید ہو جائیں گے' اس دن جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور حمد کا جھنڈا بھی میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور میں اپنے پروردگار کے نزدیک اولاد آدم میں سے زیادہ عزت والا ہوں گا، اس دن میرے اردگرد ایک ہزار خادم چکر کاٹیں گے گویا کہ وہ خادم پوشیدہ انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی۔ (ترمذی' دارمی)

اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جب وہ آئیں گے یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب ناامید ہوں اور وہ انبیاء علیہم السلام سے شفاعت طلب کریں اور وہ شفاعت پر جرأت نہ کریں۔

٥٧٦٦- (٢٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((فَاُكْسٰى حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِىْ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَ فِيْ رِوَايَةِ جَامِعِ الْاُصُوْلِ عَنْهُ ((اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسٰى۔)) (الترمذی حدیث رقم ٣٦١١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جنت کے حلوں میں سے ایک جوڑا مجھے ❶ پہنایا جائے گا پھر میں جنت کی دائیں جانب کھڑا رہوں گا اور مخلوقات میں سے کوئی بھی میرے علاوہ اس مقام پر کھڑا نہیں ہو گا۔ (ترمذی) جامع الاصول کی روایت میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ عبارت زیادہ ہے کہ میں ان میں سے پہلا ہوں گا جس سے زمین پھٹے گی اور مجھے لباس پہنایا جائے گا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہیں کیوں کہ اہل سنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہیں اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام میں ایک دوسرے پر بزرگی نہ دو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید یہ حدیث اس سے پہلے کی ہو پھر اس کے بعد آپ کو معلوم ہو گیا کہ آپ سب سے افضل ہیں۔ دوسرا یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے' تیسرا یہ کہ اس طرح ایک کی بزرگی بیان نہ کرے کہ جس سے دوسرے نبی کی توہین نکلے۔ چوتھا یہ کہ اس فضیلت سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو پانچواں یہ کہ نفس نبوت میں کوئی فضیلت نہیں بلکہ دوسرے خصائص کی وجہ سے ہے۔

٥٧٦٧- (٢٩) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا الْوَسِيْلَةُ قَالَ ((اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَاَرْجُوا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٦١٢ واحمد فی المسند ٢/ ٢٦٥)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' اے اللہ کے رسول! وسیلہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جنت میں بہت بلند درجہ ہے نہ پائے گا اس کو مگر ایک مرد ❶ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ تواضع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پاس ادب ہے درگاہ الٰہی کا وگرنہ متعین ہے کہ وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور وسیلہ سے وہ مقام مراد ہے جو دعا اذان میں مذکور ہے یہ دعا منگوانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا محتاجگی کے اظہار کے لیے ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اور از راہ انکسار نفس کے۔

٥٧٦٨- (٣٠) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَ

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام کا امام' ان کا

خَطِيْبُهُمْ وَ صَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۶۱۲ واحمد فی المسند ۵/ ۱۳۷)

خطیب ❶ اور ان کا سفارش ❷ کرنے والا ہوں گا اور میں یہ فخر سے نہیں کہہ رہا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: امام ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب وہ چپ ہوں گے تو میں ان کی طرف سے کلام کروں گا۔
❷ بغیر فخر کے بلکہ حکم الٰہی سے کیوں کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾

۵۷۶۹- (۳۱) وَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ وَلِيِّي اَبِيْ وَ خَلِيْلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَأَ ﴿اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ۔﴾ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۹۹۵ واحمد فی المسند ۱/ ۴۰۱)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ہر نبی کیلئے انبیاء علیہم السلام میں سے دوست ہیں اور میرے دوست میرے باپ اور میرے پروردگار کے خلیل ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ نزدیک ترین لوگوں کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام کے وہ ہیں کہ جنہوں نے ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کی اور یہ نبی اور وہ لوگ جو کہ ❶ ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا دوست ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ابراہیم علیہ السلام کے دین کے ساتھ سابقہ امتوں میں سے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو زیادہ مناسبت ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا خلت کے معنی خاص کر لینا اور چن لینا اور صاف کر لینا اور بعض نے کہا خلت کے معنی قطع کرنا اور ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کہا اس لیے کہ انہوں نے اپنی حاجات کو تمام مخلوقات سے قطع کیا اور ان کو اپنے رب پر چھوڑ دیا بعض نے کہا خلت کے معنی سچی اور صاف دوستی جو باعث ہوتی ہے اسرار اور رموز کے تخلل کے یعنی بھیدوں کے آنے کی اور بعض نے کہا کہ خلت کے معنی محبت ہے، تمام ہوا کلام قاضی عیاض رحمہ اللہ کا، ابن انباری نے کہا کہ خلیل اس دوست کو کہتے ہیں جس کی دوستی اور محبت پوری ہو اور اس محبت کو جس کی محبت میں کوئی نقص اور خلل نہ ہو، واحدی نے کہا یہی قول مختار ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ خلیل ہے ابراہیم علیہ السلام کا اور ابراہیم علیہ السلام خلیل ہیں اللہ عز وجل کے اور جس صورت میں خلت کے معنی قطع حاجت کے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کو ابراہیم علیہ السلام کا خلیل نہیں کہہ سکتے (نووی رحمہ اللہ)

۵۷۷۰- (۳۲) وَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ لِتَمَامِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَ كَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ۔)) (رواه فی شرح السنة) (البغوی حدیث رقم ۳۶۲۲)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے اچھی خوبیوں اور اچھے کاموں کے پورا کرنے کے لیے بھیجا ہے۔'' (بغوی فی شرح)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۵۷۷۱- (۳۳) وَ عَنْ كَعْبٍ يَحْكِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ نَجِدُ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ لَا

سیدنا کعب احبار رضی اللہ عنہ تورات سے نقل کرتے ہیں کہ ہمیں توراۃ میں لکھا ہوا ملا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول

فَظٌّ وَلَا غَلِیْظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَ یَغْفِرُ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَ ھِجْرَتُہٗ بِطَیْبَۃَ وَ مُلْکُہٗ بِالشَّامِ وَاُمَّتُہُ الْحَمَّادُوْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِیْ کُلِّ مَنْزِلَۃٍ وَ یُکَبِّرُوْنَہٗ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ رُعَاۃٌ لِلشَّمْسِ یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ اِذَا جَآءَ وَقْتُھَا یَتَاَزَّرُوْنَ عَلٰی اَنْصَافِھِمْ وَ یَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰی اَطْرَافِھِمْ مُنَادِیْھِمْ یُنَادِیْ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ صَفُّھُمْ فِی الْقِتَالِ وَ صَفُّھُمْ فِی الصَّلٰوۃِ سَوَآءٌ لَھُمْ بِاللَّیْلِ دَوِیٌّ کَدَوِیِّ النَّحْلِ)) ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَ رَوَی الدَّارِمِیُّ مَعَ تَغْیِیْرٍ یَسِیْرٍ۔ (الدارمی حدیث رقم ۸)

میرا پسند کیا ہوا بندہ ہے جو بری عادات' گند بولنے والا اور بازاروں میں شور مچانے والا نہیں ہے اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دینے والا اور لیکن وہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے' اس کے پیدائش کا مقام مکہ مکرمہ' ہجرت کی جگہ مدینہ منورہ اور بادشاہت ❶ اس کی شام ہے اور اس کی امت بہت زیادہ حمد کرنے والی ہے' وہ خوشی اور غمی اور ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور ہر بلند مقام ❷ پر اس کی بڑائی بیان کرتے ہیں' وہ سورج کو نظر میں رکھنے والے ہیں' جب نماز کا وقت آتا ہے تو نماز ادا کرتے ہیں' آدھی پنڈلیوں تک تہبند ❸ باندھتے ہیں اور اپنے اطراف ❹ پر وضو کرتے ہیں' ان کا پکارنے والا آسمانی فضاؤں میں آواز بلند کرتا ❺ ہے' لڑائی کے وقت ان کی صف بندی اور نماز کی صف بندی برابر ہوتی ہے' رات کو ان کی آواز نیچی ہوتی ہے جس طرح کہ شہد کی مکھیوں کی آواز ہوتی ہے۔ (یہ لفظ مصابیح کے ہیں) اور دارمی نے تھوڑے سے تغیر کے ساتھ روایت کیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بادشاہت سے مراد ہے دین اور نبوت ظہور اس کا شام کی ولایت میں اکثر اور جہاد اس ملک میں زیادہ ہے وگرنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت سارے جہاں میں ہے یا یہ مراد ہے کہ بادشاہت ان کی بعد تمام ہونے امت ان کی کے اور ایام خلافت ان کی کہ شام میں ہوگی جیسا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے اور بعد ان کے بنی امیہ کے لیے ہوئی۔ ❷ یعنی اس کے طلوع وغروب وزوال کا خیال رکھیں گے، نماز وعبادت کے اوقات کے لیے اور حاکم نے سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ تحقیق اچھے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے وہ ہیں کہ جو خیال رکھتے ہیں سورج اور چاند اور ستاروں اور سایوں کا اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے۔ ❸ تہبند' یعنی چادر' شلوار اور پینٹ وغیرہ ٹخنوں سے اوپر رکھتے ہیں نہ کہ ٹخنوں سے نیچے لٹکاتے ہیں اور یہ حکم صرف مردوں کے لیے ہر وقت کے لیے ہیں جبکہ عورتوں کے لیے ہر وقت ٹخنوں کو ڈھانپ رکھنے کا حکم ہے' افسوس کہ آج کل عوام وخواص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر باوجود بتانے کے پھر بھی عمل نہیں کرتے اور آجکل الٹی گنگا بہہ رہی ہے یعنی عورتوں نے اپنے ٹخنوں کو ننگا رکھنا شروع کر دیا ہے اور مردوں نے ڈھانپنا' یہ جدید فیشن بدل چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس امت پر رحم فرمائے۔ ❹ اور برابر کھڑے ہوتے ہیں کافروں سے لڑنے کے لیے اور نماز میں بھی برابر جماعت کرتے ہیں شیطان اور نفس کے مارنے کو۔ ❺ یعنی اونچے مکانوں پر اذان کہیں گے۔

۵۷۷۲- (۳۴) وَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرَاۃِ صِفَۃُ مُحَمَّدٍ وَّ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَہٗ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَ قَدْ بَقِیَ فِی الْبَیْتِ

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تورات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت لکھی ہوئی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم آپ کے ساتھ دفن کیے جائیں گے' ابو مودود ❶ نے کہا حجرہ

مَوْضِعُ قَبْرٍ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۷٦۱۷)

مبارکہ میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ ❷ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہا ابومودود نے یہ حدیث کا ایک راوی ہے۔ ❷ حجرہ شریف میں کہ جہاں نبی ﷺ مدفون ہیں تو گویا حکمت جگہ کی باقی رہنے میں باوجود قصد کرنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے دفن کا وہاں اور نہ میسر آنا یہ تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۵۷۷۳- (۳۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلَى الْاَنْبِيَآءِ وَ عَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِاَهْلِ السَّمَآءِ ﴿وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ﴾ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ﴾ قَالُوْا وَ مَا فَضْلُهٗ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ﴾ الْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾ فَاَرْسَلَهٗ اِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ (الدارمی حدیث رقم ٤٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو انبیاء علیہم السلام پر اور اہل آسمان پر ❶ فضیلت دی ہے، لوگوں نے کہا، اے ابو العباس! حق تعالیٰ نے نبی ﷺ کو آسمان والوں پر کس چیز کے ساتھ فضیلت دی ہے؟ انہوں نے کہا بیشک ❷ اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں کو فرمایا ''اور جو کوئی کہے فرشتوں میں سے میں معبود ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا پس اس کو اس کے بدلہ میں ہم دوزخ دیں گے اسی طرح ہم ظالموں کو بدلہ دیتے ہیں'' اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے لئے فرمایا ''ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے لیے صحیح فیصلہ تا کہ معاف کرے تجھے اللہ تعالیٰ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے'' لوگوں نے کہا انبیاء علیہم السلام پر ان کی بزرگی کیسے ہے؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس قوم کی زبان کے ساتھ تا کہ بیان کرے ان کے لیے احکام و شرائع پس اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے'' پوری آیت اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے لئے فرمایا ''اور نہیں بھیجا ہم نے تجھے مگر تمام لوگوں کے لئے'' اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو جنوں اور آدمیوں کی طرف بھیجا۔

حکم الحدیث: اس میں ایک کمزور راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اہل آسمان یعنی فرشتوں پر۔ ❷ یعنی حق تعالیٰ نے فرشتوں کے لیے تو اس قدر سخت خطاب فرمایا اور مقرر کیا ان پر سخت عذاب اور نبی ﷺ کی نسبت فرمایا جو اگلی آیت میں مذکور ہے اور یہ بات اللہ عزوجل نے کسی بندہ کو نہیں فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ بخشے، اس میں نذر کر دینا ہے، نصاریٰ اس آیت سے ''لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ'' ہمارے نبی ﷺ پر اعتراض کرتے ہیں کہ

جب وہ گنہگار تھے تو پھر دوسروں کو گناہوں سے کس طرح پاک کریں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سماوی کتب سے دوسرے انبیاء علیہم السلام کا ذنوب میں پڑنا نکلتا ہے پھر جو جواب ان کی طرف سے دیا جائے گا وہی جواب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہو سکتا ہے، دوسرا یہ کہ گناہ اور تقصیر عام بندوں کے اور ہیں اور خاص بندوں کے اور دنیا میں بھی یہ مسئلہ مسلم ہے کہ عام لوگوں سے بہت سی ان باتوں کی شکایت نہیں ہوتی جو خاص بندوں کے لیے بڑی تقصیریں سمجھی جاتی ہیں، اسی طرح انبیاء علیہم السلام اور مقربین کے گناہ ایسے ہیں جو ہمارے حق میں گناہ ہی نہیں لیکن تقرب کی وجہ سے وہ گناہ سمجھے جاتے ہیں اور چونکہ انبیاء علیہم السلام بشر ہیں اور محال ہے کہ بشر لوازم بشریت سے پاک ہو اس لیے خواہ مخواہ کوئی نہ کوئی غفلت' کسی وقت میں اس سے ہو جاتی ہے پھر اگر مالک اپنے سے کسی بندہ کی ایسی تقصیروں کو بھی یک قلم معاف کر دے تو یہ اس کی اس بندہ کے ساتھ کمال محبت ہے۔

٥٧٧٤- (٣٦) وَ عَنْ اَبِیْ ذَرِّ الْغِفَارِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ عَلِمْتَ اَنَّكَ نَبِیٌّ حَتّٰی اِسْتَیْقَنْتَ فَقَالَ ((یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَانِیْ مَلَکَانِ وَ اَنَا بِبَعْضِ بَطْحَآءِ مَکَّةَ فَوَقَعَ اَحَدُهُمَا اِلَی الْاَرْضِ وَکَانَ الْاٰخَرُ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَهُوَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْهُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِاَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَنْتَثِرُوْنَ عَلَیَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِیْزَانِ قَالَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ لَوْ وَزَنْتَهٗ بِاُمَّتِهٖ لَرَجَحَهَا۔))

(رواهما الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ١٤)

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں' یہاں تک کہ آپ کو یقین ہو گیا' آپ نے فرمایا اے ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے' میں اس وقت مکہ کی کسی وادی میں تھا' ان میں سے ایک فرشتہ زمین پر اتر آیا دوسرا زمین و آسمان کے درمیان تھا' تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کیا یہ وہی ❶ ہے اس نے کہا ہاں تو اس نے کہا کہ ایک آدمی ❷ کے ساتھ اس کا وزن کر' جب وزن کیا گیا تو میرا وزن اس سے زیادہ ہوا' پھر اس نے کہا کہ دس آدمیوں کے ساتھ اس کا وزن کر' جب ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو بھی میں غالب رہا' پھر اس نے کہا کہ سو آدمیوں کے ساتھ وزن کر' جب وزن کیا گیا تو پھر بھی میں ان پر غالب آیا' پھر اس نے کہا کہ ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ اس کا وزن کر جب ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو پھر بھی میرا پلڑا بھاری رہا مجھے ایسا گمان ہوتا تھا کہ گویا وہ وزن کے ہلکا ہونے کی وجہ سے مجھ پر گر پڑیں ❸ گے' آپ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر تو ساری امت سے اس کا وزن کرے تو یہ ساری امت پر غالب آ جائے۔

(دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہی رسول ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میرا ایک نبی ہے اس کے پاس جاؤ۔
❷ یعنی اس کی امت میں سے۔ ❸ یعنی جس پلڑے میں وہ تھے وہ بسبب ہلکا ہونے کے ایسا اونچا ہو گیا کہ وہ لوگ ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔

٥٧٧٥- (٣٧) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَأُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا.)) (رواه الدار قطنی) (الدارقطنی حدیث رقم ٤٢ من باب الصید)

فرمایا: "مجھ پر قربانی ❶ فرض کی گئی ہے اور تم پر فرض نہیں کی گئی اور مجھے نماز چاشت کا حکم کیا گیا ہے اور تم اس کا حکم نہیں کئے گئے۔ (دارقطنی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور تم پر فرض نہیں کی گئی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کرنا سنت مؤکدہ ہے فرض نہیں ہے' اور اسی طرح چاشت کی نماز بھی۔ اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجھ پر بہر صورت قربانی واجب ہے اگر چہ میں غنی نہ ہوں اور چاشت کی نماز بھی مجھ پر واجب امت پر واجب نہیں ہے اس حدیث کی صحت ضعف کا حال بخوبی معلوم نہیں ہے۔

بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ صِفَاتِهٖ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارک اور صفات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٧٧٦- (١) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ لِيْ اَسْمَاءَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ)) وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٥٣٢ ومسلم حدیث رقم (١٢٤-٢٣٥٤) والترمذی حدیث رقم ٢٨٤٠ ومالك حدیث رقم ١ والدارمی حدیث رقم ٢٧٧٥ واحمد فی المسند ٤/ ٤٠٧)

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ میرے کئی نام ہیں ❶ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں مٹائے گا اللہ تعالیٰ میرے ساتھ کفر اور میں حاشر صلی اللہ علیہ وسلم ہوں کہ لوگ ❷ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ان ناموں کے علاوہ آپ کے اور نام بھی ہیں اور ابن عربی نے شرح ترمذی میں بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ہزار نام ہیں۔

❷ یعنی میری نبوت پر، کیوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

٥٧٧٧- (٢) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَمِّيْ لَنَا نَفْسَهٗ اَسْمَاءً فَقَالَ ((اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّيْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے اپنے کئی ایک نام بیان کرتے' آپ فرماتے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حاشر اور توبہ کا نبی ❶ اور رحمت کا نبی

الرَّحْمَةِ)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۲۶۔ ۲۳۵۵) واحمد فی المسند ٤/ ۳۹٥)

ہوں۔ ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایسا نبی کہ اس کے ہاتھ پر بے شمار لوگوں نے توبہ کی اور اس کی امت کی توبہ مقبول ہے۔
❷ یعنی ایسا نبی ﷺ جس کی شرع کے احکام میں سختی اور تنگی نہیں بلکہ سراسر رحمت ہے۔

٥٧٧٨- (٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَهُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ)) (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۳٥۳۳ والنسائی حدیث رقم ۳٤۳۸ واحمد فی المسند ۲/ ۲٤٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے مشرکین قریش کا برا کہنا اور ان کا لعنت کرنا کس طرح پھیر دیا وہ برا کہتے ہیں مذمم کو ❶ اور لعنت کرتے ہیں مذمم کو اور میں محمد ﷺ ہوں۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ برا کہتے ہیں مذمم کو اور میں محمد (ﷺ) ہوں محمد ﷺ کے معنی سراہا اور مذمم کے معنی ذلیل کے ہیں قریش عداوت کی وجہ سے آپ کو محمد ﷺ نہ کہتے بلکہ مذمم کہتے، سو نبی ﷺ نے اصحاب رضی اللہ عنہم کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی بدگوئی سے بچایا کہ وہ تو مذمم کو بد کہتے ہیں تو مجھ کو کیا' میرا نام تو حقیقت میں محمد (ﷺ) ہے۔

٥٧٧٩- (٤) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمَ رَاْسِهٖ وَلِحْیَتِهٖ وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ یَتَبَیَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُهٗ تَبَیَّنَ وَكَانَ كَثِیْرُ شَعْرِ اللِّحْیَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهٗ مِثْلُ السَّیْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِیْرًا وَرَاَیْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفَیْهِ مِثْلَ بَیْضَةِ الْحَمَامَةِ یُشْبِهُ جَسَدَهٗ)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۰۹۔ ۲۳٤٤) والترمذی حدیث رقم ۳٦۳٦ واحمد فی المسند ٥/ ۹۰)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ سفید بال آپ کے سر اور داڑھی کے اگلی جانب میں ظاہر ہوئے تھے اور جب تیل لگاتے تھے ❶ تو وہ سفیدی ظاہر نہ ہوتی تھی اور جب پراگندہ ہوتے سر مبارک کے بال تو سفیدی ظاہر ہوتی اور آپ کی داڑھی کے بال گھنے تھے ایک آدمی نے کہا کہ آپ کا چہرۂ مبارک تلوار کی طرح تھا ❷ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ کا چہرۂ مبارک سورج اور چاند کی طرح اور گول تھا ❸ اور میں نے مہر نبوت کو شانہ کے پاس کبوتر کے انڈہ کی طرح دیکھا' اس مہر کا رنگ نبی ﷺ کے بدن کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ چونکہ آپ کے سفید بال کم تھے ظاہر نہ ہوتے تھے اور پراگندگی اور ژولیدگی میں بال جدا جدا ہوتے ہیں پس معلوم ہونے لگتے ہیں سفید سیاہ میں سے ❷ یعنی لمبا۔ ❸ یعنی مائل طرف گولائی کے اور چہرہ مبارک آپ کا شکل دائرہ نہ تھا اس لیے کہ اور احادیث میں وَلَمْ یَكُنْ بِالْمُكَلْثَمِ آیا ہے یعنی نبی ﷺ کا چہرہ مبارک بہت گول تھا نہ بہت دراز بلکہ معتدل تھا۔

٥٧٨٠- (٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَاَكَلْتُ مَعَهٗ خُبْزًا وَلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِیْدًا

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور میں نے ان کے ساتھ روٹی گوشت یا ثرید

ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيْلَانٌ كَاَمْثَالِ الثَّآلِيْلِ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (۱۱۲ـ ۲۳٤٦) والترمذی حديث رقم ۳٦٤۳ واحمد فی المسند ٥/ ۸۲)

کھائی اور پھر میں آپ کے پیچھے چلا اور میں نے مہر نبوت آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان نرم ہڈی کے پاس دیکھی، جو مٹھی ❶ کی طرح تھی اور اس پر مسوں کی طرح تل تھے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شکل میں جیسے اوپر کی حدیث میں گذرا کہ مہر نبوت کبوتر کے انڈے کی طرح تھی۔

٥٧٨١- (٦) وَعَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيْرَةٌ فَقَالَ ((ائْتُوْنِيْ بِاُمِّ خَالِدٍ)) فَاُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَاَخَذَ الْخَمِيْصَةَ بِيَدِهٖ فَاَلْبَسَهَا قَالَ ((اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ)) وَكَانَ فِيْهَا عَلَمٌ اَخْضَرُ اَوْاَصْفَرُ قَالَ ((يَااُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ)) وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِيْ اَبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَعْهَا)) (رواه البخاری) (البخاری ٦/ ۱۰۸۳ حديث رقم ۳۰۷۱ وابوداؤد ٤/ ۳۱۱ حديث رقم ٤۰۲٤)

سیدہ ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے ان میں ایک چھوٹی سی کالی کملی تھی، آپ نے فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ، انہیں اٹھا کر لایا گیا تو آپ نے کملی کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس کو پہنا دیا، اور فرمایا اسے بوسیدہ اور پرانا کر پھر فرمایا اسے بوسیدہ اور پرانا کر اور اس میں سبز یا زرد دھاریاں تھیں آپ نے فرمایا ❶ اے ام خالد یہ کپڑا بہت خوب ہے، اور سناہ کا معنی حبشی زبان میں ''اچھائی'' ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ کی مہر نبوت ❷ سے کھیلنا شروع کر دیا مجھے میرے والد نے منع کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے ❸ چھوڑ دے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ام خالد! یہ کپڑا خوب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے بچوں کو چیز دے کر اس کی تعریف کرنا مستحب ہے تاکہ بچے خوش ہوں۔ ❷ یعنی جیسے عادت چھوٹے بچوں کی ہوتی ہے۔ ❸ اس حدیث سے نبی ﷺ کا کمال حسن خلق ثابت ہوا۔

٥٧٨٢- (٧) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) يَصِفُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہ بہت لمبے ❶ تھے اور نہ بہت پست اور نہ آپ کے بال سفید ❷ تھے اور نہ ہی نہایت گندم گوں ❸ اور آپ کے بال نہ بہت ❹ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بہت نرم ❺ کہ نیچے لٹکے ہوں آپ کو اللہ تعالیٰ نے چالیس برس کی عمر میں نبوت کے لیے مبعوث فرمایا، آپ مکہ مکرمہ میں دس سال رہے اور مدینہ منورہ میں بھی دس سال رہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ برس مکمل ❻ ہونے پر وفات دی، اس وقت آپ کے سر اور

بِالْقَصِيْرِ اَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ۔ (متفق عليه) وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّاْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَهٗ وَلَا قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَكَانَ بَسْطَ الْكَفَّيْنِ۔ وَفِىْ اُخْرٰى لَهٗ قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ۔

(البخاری حدیث رقم ٣٥٤٨۔ ٣٥٤٧ ومسلم حدیث رقم (١١٣۔ ٢٣٤٧) والنسائی حدیث رقم ٥٠٦١ والترمذی حدیث رقم ٣٦٣٧ والموطا حدیث رقم ١ من کتاب صفة النبی واحمد فی المسند ٣/ ٢٤٠)

داڑھی مبارک میں بیس سفید بال نہ تھے۔ایک روایت میں نبی ﷺ کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نہ آپ لمبے قد والے اور نہ ہی چھوٹے قد والے تھے آپ روشن رنگ تھے اور رسول اللہ ﷺ کے بال آدھے ❼ کانوں تک تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کے سر کے بال کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے۔ (متفق علیہ) بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا آپ بڑے سر اور موٹے موٹے قدم ❽ والے تھے میں نے آپ کے بعد اور آپ سے پہلے آپ جیسا کسی کو نہیں دیکھا اور آپ کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔ایک اور روایت میں ہے کہ آپ کی ہتھیلیاں اور قدم موٹے موٹے تھے۔ ❾

فوائد الحدیث: ❶ بہت لمبے اور نہ بہت پست قد یعنی درمیانہ قد کے تھے۔ ❷ نہ نہایت سفید یعنی چونے کی مانند۔ ❸ نہ نہایت گندم گوں جو سیاہی کی طرف مائل ہوتا ہے بلکہ سرخ سفید گندم گوں تھے۔ ❹ نہ گھنگھریالے یعنی جیسے کہ حبشیوں کے بال ہوتے ہیں اور نہ ہی نرم نیچے لٹکے ہوئے۔ ❺ یعنی بلکہ ان دونوں کے درمیان تھے۔ ❻ ساٹھ برس تمام ہونے پر امام نووی رحمہ اللہ نے کہا صحیح یہ ہے کہ آپ نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا اور مکہ میں نبوت کے بعد تیرہ سال تک رہے اور بعض نے کہا آپ کی عمر ۶۵ سال کی تھی اور بعض نے کہا آپ ۴۳ برس کے بعد نبی ہوئے لیکن یہ دونوں اقوال غلط ہیں' آپ عام الفیل میں پیر کے روز ربیع الاول کے مہینہ میں پیدا ہوئے اور انتقال بھی پیر کے روز ربیع الاول کے مہینہ میں کیا۔ ❼ اور ایک روایت میں ہے کہ دونوں کانوں کی لو تک اور ایک روایت میں ہے کندھوں کے پاس تک اور روایات بسبب اختلاف احوال کی وجہ سے ہے کبھی کنگھی کرتے اور تیل لگاتے تو دراز معلوم ہوتے وگرنہ چھوٹے اور مجمع البحار میں ہے کہ جب غفلت ہوتی تھی بالوں کے کترنے سے تو دراز ہو جاتے اور جب کترتے تھے تو چھوٹے ہو جاتے تھے اور اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کبھی نبی ﷺ کترتے تھے کیوں کہ آپ کا سر منڈانا حج اور عمرہ کے سوا ثابت نہیں ہوا۔ ❽ یعنی پاؤں مبارک پُر گوشت تھے کہ جو شجاعت اور ثابت قدمی کی اطاعت میں علامت ہے اور بڑا سر ہونا عرب کے ممدوح ہے کیوں کہ دلالت کرتا ہے اس کی سرداری اور عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب اور نشان کم عقلی کا ہے۔ ❾ یعنی پُر گوشت مردوں کے لیے یہ ممدوح ہے کیوں کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتوں کے لیے مذموم اور موٹا ہونا اعضا شریف کا مراد ہے خلقت میں نہ کہ سختی جلد کی کیوں کہ آپ کی جلد مبارک حریر سے زیادہ نرم تھی۔

٥٧٨٣- (٨) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرْبُوْعًا بَعِيْدًا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهٗ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَاَيْتُهٗ فِىْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ (متفق عليه)۔ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ درمیانہ قد کے تھے' آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان ❶ فراخی تھی' آپ کے سر کے بال کانوں کی لو تک تھے میں نے آپ کو سرخ ❷ حلہ پہنے ہوئے دیکھا اور میں نے آپ سے بڑھ کر

مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بُعَيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ (البخاری حديث رقم ٣٥٥١ ومسلم حديث رقم (٩١ ـ ٢٣٣٧) وابوداؤد حديث رقم ٤٠٧٢ والترمذی حديث رقم ٣٦٣٥ والنسائی حديث رقم ٥٢٣٢ وابن ماجه حديث رقم ٣٥٩٩ والدارمی حديث رقم ٥٧ واحمد فی المسند ٤/ ٣٠٠)

خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ براء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کوئی بالوں والا سرخ جوڑے میں رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال آپ کے کندھوں کے قریب پہنچتے تھے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فراخی تھی' آپ نہ تو لمبے قد والے تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آپ کا سینہ مبارک چوڑا تھا۔ ❷ سرخ حلہ' جس میں زرد اور سرخ لکیریں تھیں۔

٥٧٨٤- (٩) وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَلِيْعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْشَ الْعَقِبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قِيْلَ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شِقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْشُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٩٧ ـ ٢٣٣٩) والترمذی حديث رقم ٣٦٤٧ واحمد فی المسند ٥/ ١٠٣)

سیدنا سماک بن حرب رضی اللہ عنہ ' سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ❶ کشادہ دہن تھے' آپ کی آنکھوں میں لال ڈورے تھے آپ کی ایڑیوں پر گوشت کم تھا' سماک سے کہا گیا کہ منہوش العقبین کے کیا معانی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ کم گوشت والی ایڑی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اہل عرب کے نزدیک کشادہ دہنی مردوں کے لیے ممدوح ہے اور تنگ دہنی کو مردوں کے لیے برا جانتے ہیں اور بعض کشادہ دہنی سے فصاحت و بلاغت مراد رکھتے ہیں۔

٥٧٨٥- (١٠) وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٩٩- ٢٣٤٠ وابوداؤد حديث رقم ٤٨٦٤ واحمد فی المسند ٥/ ٤٥٤)

سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا' آپ سفید ❶ نمکین رنگ اور میانہ قد والے تھے۔ ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دراز شگاف آنکھ کے یہ معنی کیے ہیں سماک نے اشکل العین کے معنوں میں خطا ہے اور ٹھیک وہی ہے جو کہا گیا کہ آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی چنانچہ علما لغت نے اسی پر اتفاق کیا ہے۔
❷ یعنی خالص سفید نہ تھے۔ یعنی قد اور جسم میں اور سب صفات میں۔

٥٧٨٦- (١١) وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ

سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے رسول

خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِهٖ فِيْ لِحْيَتِهٖ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهٖ لَفَعَلْتُ۔ (متفق عليه) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِيْ عَنْفَقَتِهٖ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّاْسِ نَبْذٌ۔ (البخاری حدیث رقم ٥٨٩٥ ومسلم حدیث رقم (١٠٤۔ ٢٣٤١) واحمد فی المسند ٣/ ٢٢٧)

اللہ ﷺ کے خضاب کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ اس عمر کو نہ پہنچے ❶ تھے کہ خضاب لگائیں اگر میں آپ کی داڑھی کے سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر میں آپ کے سر مبارک کے سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کی داڑھی کنپٹیوں اور سر مبارک میں چند ایک سفید بال تھے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی ﷺ کے سفید بال تھوڑے سے تھے جو بادی النظر میں معلوم نہ ہوتے تھے جیسے کہ سیاق حدیث سے ظاہر ہوتا ہے یا مراد یہ ہے کہ بڑھاپہ خالص نہ تھا بلکہ ہنوز سرخ تھا جیسے کہ ابتدائی بڑھاپہ میں ہوتا ہے جیسے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کان شیبه احمر الخ

٥٧٨٧- (١٢) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَمَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ ﷺ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٥٦١ ومسلم حدیث رقم (٨٢۔ ٢٣٣٠) والدارمی حدیث رقم ٦١ واحمد فی المسند ٣/ ٢٢٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفید روشن رنگ ❶ کے تھے گویا کہ ان کے پسینے کے قطرات موتی تھے جب آپ راستہ میں چلتے تو آگے کی جانب جھکتے ❷ ہوئے چلتے اور نہیں چھوا میں نے کسی دیباج کو اور نہ کسی ریشمی کو جو کہ رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم ہو اور نہ سونگھا میں نے کوئی مشک اور نہ عنبر نبی ﷺ کے بدن مبارک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ روشن رنگ یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے۔ ❷ جھکتے ہوئے چلتے یا ادھر ادھر جھکتے جاتے جیسے کشتی جھکتی جاتی ہے ازہری نے کہا یہ معنی غلط ہیں کیوں کہ یہ مغرور کی صفت ہے قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا مغرور کی صفت اس وقت ہے کہ وہ بناوٹ کرے جو پیدائشی ہو تو مذموم نہیں۔

٥٧٨٨- (١٣) وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَاْتِيْهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نِطْعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهٗ فَتَجْعَلُهٗ فِي الطِّيْبِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا)) قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْجُوْ بَرَكَتَهٗ لِصِبْيَانِنَا قَالَ ((اَصَبْتِ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم

سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے ہاں آتے ❶ اور ان کے پاس قیلولہ کرتے تھے تو وہ آپ کے لیے چمڑا کا ایک بستر بچھاتیں' آپ اس پر قیلولہ فرماتے' آپ کو پسینہ بہت آتا تھا ❷ تو وہ آپ کے پسینہ کو جمع کر کے خوشبو میں ملا دیتیں' نبی ﷺ نے فرمایا ام سلیم یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اس کو خوشبو میں ملا لیتے ہیں اور وہ انتہائی عمدہ خوشبو ہے ہم اپنے چھوٹے بچوں کے لیے اس سے

۶۲۸۱ ومسلم حدیث رقم (۸۳۔ ۲۳۳۱) واحمد فی المسند ۳/ ۱۳۶)

برکت کی ❸ امید رکھتے ہیں' آپ نے فرمایا تم نے خوب کیا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں، ام سلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محرم تھی دودھ یا نسب کی وجہ سے اور محرم کے پاس جانا اور سونا درست ہے اور ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ عطر کی طرح خوشبودار تھا اور یہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے اور یہ عورتوں میں سے عاقلہ اور فاضلہ تھیں۔ ❷ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ بہت آتا تھا یعنی اس لیے کہ آپ کثیر الحیاء تھے۔ ❸ برکت کی امید یعنی ان کے بدن اور چہرے پر ملتے ہیں تو اس کی برکت کی وجہ سے وہ بلاؤں سے بچتے ہیں۔

۵۷۸۹۔ (۱۴) وَعَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِه وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّىْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدَّىَّ فَوَجَدْتُّ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْرِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَامِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ (رواه مسلم) وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ ((سَمُّوْا بِاسْمِىْ)) فِىْ بَابِ الْاَسَامِىْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ((نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ)) فِىْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ۔ (مسلم حدیث رقم (۸۰۔ ۲۳۲۸)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی' پھر آپ اپنے گھر کی طرف چلے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا' تو راستہ میں چھوٹے بچے آپ کے سامنے آئے' آپ نے اپنا ہاتھ ایک ایک بچہ کے رخساروں پر پھیرنا شروع کیا اور آپ نے میرے رخساروں ❶ کو بھی چھوا' تو میں نے آپ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک اور خوشبو ❷ کو اس طرح محسوس کیا جیسا کہ آپ نے عطار کے ڈبہ سے ہاتھ نکالا ہو۔ (مسلم) اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سموا باسمی باب اسامی میں ذکر کی گئی ہے اور سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی حدیث نظرت الی خاتم النبوۃ باب احکام المیاہ میں بیان کی گئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ میرے رخساروں کو بھی لفظ خدی یہاں دال کے زیر سے یاء کی جزم سے ہے بلفظ مفرد اور بعض نسخوں میں یہاں بھی بلفظ تثنیہ ہے دال کی زبر اور یاء کی تشدید سے یعنی چھوا میرے دونوں رخساروں کو اور ملا علی قاری رحمہ اللہ نے عکس اس کے لکھا ہے کہ اکثر نسخہ میں بصیغہ تثنیہ ہے اور ایک روایت میں مفرد بہ ارادہ جنس کے ہے۔ ❷ اور خوشبو الخ اس حدیث میں بیان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو کا اور یہ خوشبو بذاتہ تھی اگرچہ خوشبو نہ لگائیں اور باوجود اکثر اوقات خوشبو بھی لگاتے تھے تاکہ فرشتوں سے ملاقات' وحی کے وقت اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھنے میں بہت خوشبودار ہوں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ (دوسری فصل)

۵۷۹۰۔ (۱۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبے قد والے تھے ❶ اور نہ پست' آپ کا سر بڑا اور ڈاڑھی گاڑھی تھی' آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کی ہتھیلیاں گوشت سے بھری ہوئی تھیں' آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا'

تَكَفُّأً تَكَفُّأً كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۶۳۷ واحمد فی المسند ۱/ ۹٦)

آپ کی ہڈیوں کے جوڑ موٹے تھے' آپ کے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی ایک لمبی لکیر تھی' جب آپ چلتے تو آگے کی طرف جھک کر چلتے ❷ گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہوں اور میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کسی بھی شخص کو آپ ﷺ جیسا نہیں دیکھا۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ لمبے اور نہ پست قد یعنی درمیانہ قد کے تھے۔ ❷ یعنی گویا بلندی سے نشیب میں اتر رہے ہیں۔

۵۷۹۱- (۱٦) وَعَنْهُ كَانَ اِذَ وَصَفَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغِّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجْلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ بِالْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتِدِ اَجْرَدُ ذُوْمَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ اِلْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَقَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ﷺ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳٦۳۸)

انہی (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جب وہ آپ کی صفات بیان کرتے تو کہتے کہ آپ نہ بہت ہی لمبے قد والے تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے قد والے آپ لوگوں میں درمیانہ قد کے تھے' نہ بالکل گھنگریالے بالوں والے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے بالوں والے بلکہ آپ کے سر کے بال تھوڑے سے خم دار تھے آپ کمزور نہ تھے' آپ کا چہرہ بالکل گول نہ تھا بلکہ معمولی گولائی والا تھا آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا' آپ کی دونوں آنکھیں سیاہ اور پلکیں لمبی تھیں' آپ کی ہڈیوں کے جوڑ موٹے موٹے تھے' آپ مسربہ ❶ آپ کے ہاتھ اور پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے تھے' آپ جب چلتے تو قوت سے پاؤں اٹھاتے گویا کہ آپ نیچے اتر رہے ہوں جب آپ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ ہوتے ❷ آپ کے کندھوں کے درمیان نبوت کی مہر تھی آپ خاتم النبیین تھے' سینہ ❸ کے لحاظ سے لوگوں میں سخی' گفتگو میں سچے اور کھرے اور طبیعت کے نرم تھے اور قبیلہ کے لحاظ سے بزرگ تھے' آپ کو جو کوئی بھی اچانک دیکھتا تو وہ ڈر جاتا اور جو آپ کے ساتھ رہنے لگتا ❹ تو وہ آپ کو پہچان کر آپ سے محبت کرنے لگ جاتا' سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد کسی کو آپ ﷺ جیسا نہیں دیکھا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ صاحب مسربہ یعنی سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی بظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے بدن مبارک پر سوا مسربہ کے بال نہ تھے لیکن دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سوا مسربہ کے یہ بعض جگہ بال تھے مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیوں اور پہنچوں کے پس اجرد اس حدیث میں مقابل اشعر کے ہے اور اشعر وہ ہے جس کے تمام بدن پر بال ہوں اور اجرد وہ ہے جس کے تمام بدن پر بال نہ ہوں۔ ❷ پوری طرح متوجہ ہوتے یعنی نظر چرا کر متکبروں کی طرح نہ دیکھتے تھے اور بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ کھڑے کھڑے دائیں' بائیں گردن نہ پھیرتے تھے جب کسی چیز کی طرف دیکھتے تو ہلکے لوگوں کی طرح نہ کرتے لیکن ادھر باطمینان منہ کرتے یا باطمینان پیٹھ پھیرتے۔ ❸ ازروئے سینہ کے یعنی سخاوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان اور رغبت سے تھی نہ کہ سنانے اور دکھانے کے لیے اور ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اس کے یہ معنی لکھے ہیں کہ اجود یا تو جودت سے جیم کی زبر سے بمعنی فراخی کے یعنی دل کے دلیر تھے پس نہیں ملول ہوتے تھے امت کی ایذا اور عرب کی جفاؤں سے اور یا اجود جود سے ہے جیم کے پیش سے بمعنی دینے کے ضد بخل کے یعنی بخل نہیں کرتے تھے کسی چیز میں نہ مال کے دینے میں اور نہ علوم اور اخلاق اور معارف کے بتلانے میں پس معنی یہ ہوں گے سخی تر لوگوں میں سے ازروئے دل کے۔

❹ یعنی جو شخص پہلے پہل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو بسبب وقار کے وہ آپ سے ڈر جاتا اور جب صحبت سے مشرف ہوتا اور آپ کے حسن اخلاق سے واقف ہو جاتا تو آپ کا پیارا بن جاتا۔ رب صل وسلم علیہ

٥٧٩٢- (١٧) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيْبِ عَرْفِهِ اَوْقَالَ مِنْ رِيْحِ عَرَقِهِ۔(رواه الدارمي)

(الدارمي حديث رقم ٦٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس راستہ میں چلتے تو آپ کے پیچھے آنے والا شخص آپ کی خوشبو کی وجہ سے پہچان لیتا کہ آپ اس راستہ سے گذرے ہیں' یا کہا کہ آپ کے پسینہ کی خوشبو کی وجہ سے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند میں ایک مجہول راوی ہے۔

٥٧٩٣- (١٨) وَعَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِبْنِ عَفْرَاءَ صِفِي لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْرَاَيْتَهٗ رَاَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً۔(رواه الدارمي) (الدارمي حديث رقم ٦٠)

سیدنا عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ربیع بیٹی معوذ بن عفراء سے کہا کہ تو ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کر' اس نے کہا اے میرے بیٹے اگر تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو ❶ آفتاب کو نکلا ہوا دیکھتا۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند میں ایک راوی ہے جو سچا ہے لیکن بہت غلطیاں کرتا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تو آفتاب کو نکلا ہوا دیکھتا۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکھتے تھے کہ گویا آفتاب ہے نکلا ہوا۔

٥٧٩٤- (١٩) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِيْ مِنَ الْقَمَرِ۔(رواه الترمذي

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا تو کبھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال کی طرف دیکھتا اور کبھی میں چاند کو دیکھتا اور آپ پر سرخ جوڑا ❶ تھا تو میرے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے زیادہ

والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ۲۸۱۱ والدارمی حدیث رقم ۵۷) خوبصورت تھے۔ (ترمذی اور دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس میں سرخ اور زرد لکیریں تھیں مطلق سرخ رنگ کے پہننے میں بہت اختلاف ہے بعض نے سرخ رنگ مردوں کے لیے مطلقاً جائز رکھا ہے کسم کا رنگا ہو یا کسی اور چیز کا اور یہی قول صحابہ کی ایک جماعت اور تابعین اور امام شافعی کا ہے اور بعض نے مطلقاً ناجائز رکھا ہے اور صحیح مذہب محققین اہل حدیث کا یہ ہے کہ کسم کا رنگ مردوں کے لیے ناجائز ہے اور کسی چیز کا سرخ رنگ درست ہے امام بیہقی رحمہ اللہ نے کہا کہ کسم کے رنگ کی حرمت مردوں کے لیے صحیح احادیث سے ثابت ہے اور اگر شافعی رحمہ اللہ کو یہ احادیث پہنچتیں تو وہ ان ہی کے موافق ہم کو عمل کرنے کا حکم دیتے اور انہوں نے صحیح حدیث پر عمل کرنے کی وصیت کی ہے بعض نے کہا خالص سرخ منع ہے مگر ہلکا سرخ یعنی گلابی جائز ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سرخ جوڑا پہننا منقول ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دھاری دار سرخ تھا اور یمن کی چادریں ایسی ہی ہوتی ہیں اور اسی آخری قول کو علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں ترجیح دی ہے۔

۵۷۹۵ - (۲۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَارَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْیِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَیْرُ مُكْتَرِثٍ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۶۴۸ واحمد فی المسند ۲/ ۳۵۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھی کوئی چیز نہیں دیکھی گویا کہ آپ کے چہرہ مبارک میں آفتاب جاری ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز چلنے والا کسی کو نہیں دیکھا گویا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زمین لپٹی جاتی تھی اور بے شک ہم اپنی جانوں کو تکلیف میں ڈالتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ❶ پرواہ نہ کرتے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلا تکلف بطور خود چلتے اور سب سے آگے جاتے اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے تھا اور لوگ دوڑتے اور مشقت کرتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ پہنچتے اور وہ آسانی اور بلا مشقت آگے چلتے۔

۵۷۹۶ - (۲۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا یَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَیْهِ قُلْتُ اَكْحَلَ الْعَیْنَیْنِ وَلَیْسَ بِاَكْحَلَ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۶۴۵ واحمد فی المسند ۵/ ۹۷)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کچھ پتلی تھیں اور آپ کھل کھلا کر نہ ہنستے تھے مگر مسکرانے کے طور پر اور جب میں آپ کو دیکھتا تو اپنے دل میں کہتا کہ آپ نے آنکھوں میں سرمہ ڈالا ہوا ہے۔ حالانکہ آپ سرمہ ڈالے ہوئے نہ ہوتے (آپ کی آنکھیں سرمگیں تھیں) (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٧٩٧- (٢٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ رُءِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ۔(رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ٥٨ والبغوی حدیث رقم ٣٥٤٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے والے دو دانتوں ❶ میں معمولی سی کشادگی تھی جب آپ کلام کرتے تو آپ کے دانتوں سے نکلا ہوا نور دیکھا جاتا۔(دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سامنے کے دو دانت کشادہ تھے یعنی سامنے کے دو دانتوں میں کچھ فرق تھا، ثنایا دانتوں کا نام ہے وہ دانت آگے کے، اوپر کے اور نیچے کے جو ہیں ان کو ثنیان اور ثنایا کہتے ہیں بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دانت کہ ان کی دونوں طرفوں میں ہیں ان کو رباعیات، راء کی زبر سے کہتے ہیں اور ظاہر عبارت حدیث کی یہ ہے کہ یہ فرق آپ کے سامنے کے چار دانتوں میں تھا اوپر کے ثنایا میں بھی اور نیچے کے ثنایا میں بھی نہ کہ صرف اوپر کے دانتوں میں۔

٥٧٩٨- (٢٣) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سُرَّ اِسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ(متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٥٥٦ ومسلم حدیث رقم (٥٣ـ ٢٧٦٩) واحمد فی المسند ٣/ ٤٥٩)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک روشن ہوتا یہاں تک کہ گویا آپ کا چہرہ مبارک چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم ❶ اس کو پہچانتے تھے۔(متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی ﷺ اس وقت خوش ہیں بسبب مشاہدہ تازگی اور دوشنائی کی روشنائی ان کے کے، حاصل اس جملہ کا یہ ہے کہ یہ پہچاننا خاص میرے ہی ساتھ نہ تھا بلکہ ہم سب پہچانتے تھے۔

٥٧٩٩- (٢٤) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَاْسِهِ يَقْرَاُ التَّوْرَاةَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَايَهُوْدِيُّ! اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ)) قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَجِدُلَكَ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا' نبی ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپ نے اس کے والد کو اس کے سر کے پاس تورات ❶ پڑھتے ہوئے دیکھا' رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا اے یہودی! میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس نے جناب موسیٰ علیہ السلام پر تورات اتاری' کیا تو تورات میں میری نعت' میری صفت اور میرے ❷ ظہور کے متعلق کچھ دیکھتا ہے' اس نے کہا نہیں' اس کا بیٹا کہنے لگا ہاں اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول! ہم تورات میں آپ کی نعت' آپ کی صفت اور آپ کے ظہور کی خبر پاتے ہیں اور تحقیق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ

لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِهٖ وَلُّوْا أَخَاكُمْ۔ (رواه البيهقي في دلائل النبوة) (رواه البيهقي في دلائل النبوة ٦/ ٢٧٢)

تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے باپ کو اس کے سر سے ہٹا دو اور تم اپنے بھائی ❸ کے والی بنو۔ (بیہقی فی کتاب دلائل النبوۃ)

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تورات میں سے کچھ پڑھتا تھا جیسے ہمارے ہاں حالت نزع میں سورہ یٰس پڑھی جاتی ہے ❷ اور میرے ظہور کے متعلق یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سے مدینہ کو یا مخرج معنی بعثت کے ہو یعنی نبی ہونا میرا، یا زمان یا مکان اس کا اور نعت اور صفت کے معنی ایک ہی ہیں گویا کہ مراد نعت سے صفات ذاتی باطنی ہیں اور صفت سے صفات ظاہری ہیں۔ ❸ تم اپنے بھائی کے والی بنو اس کے تجہیز و تکفین کا کام تم سرانجام دو کیوں کہ یہ تمہارا مسلمان بھائی ہے۔

٥٨٠٠- (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ((اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ))۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔ (الدارمي حديث رقم والبيهقي حديث رقم ١٤٤٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نہیں ہوں ❶ مگر رحمت بھیجی گئی۔ (دارمی' بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بھیجی گئی رحمت یعنی نہیں ہوں میں مگر عالمین کے لیے رحمت کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے لیے تحفہ بنا کر بھیجا ہے پس جس نے قبول کیا تحفہ اس کا تو وہ مطلب یاب ہوا اور جس نے قبول نہ کیا تو وہ نا امید اور نقصان اٹھانے والا ہوا۔ اس حدیث کا مضمون اس آیت کی مثل ہے ﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ اور اس میں تعظیم و تکریم اس امت کی بھی ہے اس لیے کہ تحفہ تکریم ہی کے لیے بھیجا جاتا ہے۔

بَابٌ فِيْ اَخْلَاقِهٖ وَشَمَائِلِهٖ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے اخلاق و عادات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٨٠١- (١) عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٦٠٣٨ ومسلم حديث رقم ٥١/ ٢٣٠٩ وابوداؤد حديث رقم ٤٧٧٤ والترمذي حديث رقم ٢٠١٥ والدارمي حديث رقم ٨٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دس برس نبی ﷺ کی خدمت کی اور آپ نے مجھے کبھی اُف بھی نہیں کہا اور نہ آپ نے کبھی یہ کہا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا اور یہ کیوں کیا۔ (متفق علیہ)

۵۸۰۲- (۲) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِیْ یَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِیْ نَفْسِیْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِیْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجْتُ حَتّٰی اَمُرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ وَهُمْ یَلْعَبُوْنَ فِی السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَایَ مِنْ وَّرَاءِیْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ وَهُوَ یَضْحَكُ فَقَالَ ((یَا اُنَیْسُ ذَهَبْتَ حَیْثُ اَمَرْتُكَ)) قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (رواہ مسلم)

(مسلم حدیث رقم (٥٤۔ ٢٣١٠) وابوداؤد حدیث رقم ٤٧٧٣)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں بہترین اخلاق والے تھے' ایک دن آپ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا تو میں نے کہا اللہ کی قسم! ❶ میں نہیں جاؤں گا اور جبکہ میرے دل میں یہ بات تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے جو مجھے حکم کیا ہے میں جاؤں گا تو میں (کام کے لیے) نکلا' بازار میں بچے کھیل رہے تھے اور میں بھی وہیں کھڑا ہو گیا تو اچانک رسول اللہ ﷺ نے میرے پیچھے سے میری گدی پکڑی اور جب میں نے پلٹ کر دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے فرمایا اے انیس! ❷ تو وہاں گیا تھا جس جگہ جانے کے لیے میں نے تجھے کہا تھا میں نے کہا جی ہاں اے اللہ کے رسول! میں اب جاتا ہوں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اللہ کی قسم! نہیں جاؤں گا الخ یعنی لڑکپن کے قاعدہ پر انہوں نے ظاہر میں انکار کیا اس لیے نبی ﷺ نے التفات ان کے قول پر نہ کیا۔ ❷ اے انیس! یہ تصغیر ہے انس رضی اللہ عنہ کی، آپ نے انہیں پیار سے فرمایا۔

۵۸۰۳- (۳) وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَیْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِیْظُ الْحَاشِیَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِیْدَةً وَرَجَعَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ فِیْ نَحْرِ الْاَعْرَابِیِّ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلٰی صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِیَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ مُرْ لِیْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِیْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣١٤٩ ومسلم حدیث رقم (١٢٨۔ ١٠٥٧) وابن ماجه حدیث رقم ٣٥٥٣ واحمد فی المسند ٤/ ٢٢٣)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا اور آپ پر نجران کی موٹے کنارہ والی چادر تھی ایک دیہاتی نے آپ کو پالیا ❶ اور آپ کی چادر پکڑ کر زور سے کھینچا تو نبی ﷺ اس دیہاتی کے سینہ کی طرف پلٹے میں نے رسول اللہ ﷺ کی گردن پر اس چادر کے سخت کھینچنے کی وجہ سے نشان دیکھا پھر وہ کہنے لگا اے محمد (ﷺ)! میرے لیے حکم کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے مال میں سے جو آپ کے پاس ہے' مجھے دیں رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرائے پھر اسے دینے کا حکم دیا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث آپ ﷺ کے لوگوں کی جفا پر کمال حلم اور تحمل پر دلالت کرتی ہے اور یہ اعرابی اجڈ اور درشت خو عرب میں سے تھا کہ جو تہذیب اخلاق نہیں رکھتا تھا اور اس نے ادب نہیں سیکھا تھا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حاکم اور والی کو مستحب ہے کہ وہ رعایا اور بے وقوف کی ایذا پر صبر اور تحمل کریں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آبرو حفاظت کے لیے مال دینا بہتر ہے۔

٥٨٠٤- (٤) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ ((لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْ)) وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِىْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِىْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ ((لَقَدْ وَجَدْتُّهُ بَحْرًا))۔ (متفق عليه) (البخارى حديث رقم ٦٠٣٣ ومسلم حديث رقم (٤٨۔ ٢٣٠٧) والدارمى حديث رقم ٥٩)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے بہت زیادہ خوبصورت' زیادہ سخاوت کرنے والے اور سب سے زیادہ بہادر تھے ایک رات مدینہ کے لوگ ڈر گئے ❶ اور وہ آواز کی طرف چل پڑے تو راستہ میں ان کو نبی ﷺ آتے ہوئے ملے ❷ آپ لوگوں سے پہلے اس آواز کی طرف پہنچ گئے تھے آپ فرمارہے تھے نہ گھبراؤ' نہ گھبراؤ اور آپ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے اس پر زین نہیں تھی اور آپ کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی آپ نے فرمایا کہ میں نے اس گھوڑے ❸ کو دریا کی طرح پایا ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ ڈرے یعنی کسی دشمن سے۔ ❷ پس سامنے آئے یعنی آپ لوٹتے ہوئے لوگوں سے ملے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لے گئے تھے۔ ❸ یعنی یہ آپ کی سواری کی برکت تھی کہ بہت مٹھا گھوڑا دریا کی طرح تیز ہو گیا۔

٥٨٠٥- (٥) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا (متفق عليه) (البخارى حديث رقم ٦٠٣٤ ومسلم حديث رقم (٥٦۔ ٢٣١١) والدارمى حديث رقم ٧٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کبھی کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا گیا اور آپ نے اس کے جواب میں نہیں کہا ہو۔ (متفق علیہ)

٥٨٠٦- (٦) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَاَتٰى قَوْمَهٗ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِیْ عَطَاءً مَايَخَافُ الْفَقْرَ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٥٨۔ ٢٣١٢) واحمد فى المسند ٣/ ١٠٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے بکریاں مانگیں تو نبی ﷺ نے اس کو اتنی بکریاں دیں کہ جو دو پہاڑوں ❶ کے درمیان تھیں وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ اللہ کی قسم! بلاشبہ محمد ﷺ البتہ اتنا دیتے ہیں کہ فقر سے نہیں ڈرتے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اتنی بکریاں تھیں جو دو پہاڑوں کے درمیان جو جگہ ہوتی ہے وہ بھر گئی تھی اس حدیث سے یہ نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دینا چاہیے اور مسلمانوں کو تالیف قلوب کے لیے دینے میں اختلاف نہیں ہے لیکن زکوٰۃ اور بیت المال میں سے دینے میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ زکوٰۃ اور بیت المال میں سے ان کو دینا درست ہے اور کافروں کو تالیف قلوب کے لیے زکوٰۃ میں سے دینا درست نہیں، نہ اور مالوں میں سے کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت دے دی ہے اب کافروں کے ملانے کی ضرورت نہیں رہی اور بعض نے زکوٰۃ کے مال کے علاوہ میں سے ان کو دینا درست رکھا ہے (نووی رحمہ اللہ)

٥٨٠٧- (٧) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ وہ حنین

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهٗ حَتّٰى اِضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَائَهٗ فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۲۸۲۱ والنسائی حدیث رقم ۳٦۸۸ والموطا حدیث رقم ۲۲ من کتاب الجهاد واحمد فی المسند ٤ / ۸۲)

سے واپسی ❶ پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا تو بہت سے اعرابی آپ سے چمٹ گئے اور آپ سے مانگنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو کیکر کے ایک درخت کی طرف تنگ کر دیا اور آپ کی چادر اس درخت کے ساتھ اٹک گئی نبی ﷺ ٹھہر گئے اور فرمایا کہ میری چادر مجھے ❷ دیدو اگر میرے پاس ان کانٹوں کی تعداد کے برابر اونٹ ہوں تو میں ان کو تمہارے درمیان تقسیم کر دوں' پھر تم مجھے بخیل' جھوٹا اور بزدل نہ پاؤ گے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ غزوۂ حنین سے واپسی پر الخ یعنی جو فتح مکہ کے بعد واقع ہوا تھا اس غزوہ میں غنیمت کا مال بہت ہاتھ لگا اور بخشا بکریوں کا اس شخص کو کہ پہلے حدیث میں گذرا اسی جگہ تھا۔ ❷ دو مجھ کو چادر میری الخ اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم نبی ﷺ کا ثابت ہوا کہ سوائے نبی کے کسی بشر سے ممکن نہیں۔

۵۸۰۸- (۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِاٰنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَمَا يَاْتُوْنَ بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهٗ فِيْهَا فَرُبَمَا جَاؤُوْهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهٗ فِيْهَا (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۷٤_ ۲۳۲٤) واحمد فی المسند ۳/ ۱۳۷)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اہل مدینہ کے خادم آپ کے پاس پانی کے برتن لاتے تو وہ جو بھی برتن لاتے تو آپ اس میں اپنا ہاتھ ڈالتے اور کبھی کبھی وہ صبح کے وقت سردی میں برتن لاتے تو آپ اس میں بھی اپنا ہاتھ ❶ ڈالتے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس میں امت پر کمال شفقت و مہربانی ہے اور اشارہ ہے اس طرف کہ اگر اپنے نقصان میں دوسرے مسلمان کا فائدہ ہو تو اسے گوارہ کرے۔

۵۸۰۹- (۹) وَعَنْهُ قَالَ كَانَتْ اَمَةٌ مِّنْ اِمَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَاْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهٖ حَيْثُ شَاءَتْ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٦۰۷۲)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ اہل مدینہ کی لونڈیوں میں سے ایک لونڈی تھی جو رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مبارک پکڑتی اور جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی۔ (بخاری)

۵۸۱۰- (۱۰) وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ ((يَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ)) فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ تحقیق ایک عورت کی عقل میں کچھ فتور تھا ❶ اس نے کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق مجھے آپ سے ایک کام ہے تو آپ نے فرمایا اے ❷ فلاں کی ماں! تجھے کس بازار میں کام ہے؟ میں اس جگہ تیرا

فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٧٦ـ ٢٣٢٦) وابوداؤد حديث رقم ٤٨١٨ واحمد في المسند ٣/ ١١٩)

انتظار کرتا ہوں تا کہ تیری ضرورت پوری کروں تو آپ ایک بازار میں تنہا ہوئے یہاں تک کہ وہ اپنی ضرورت سے فارغ ہوگئی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تھا اس کی عقل میں کچھ یعنی دیوانی تھی۔ ❷ اے فلاں کی ماں! الخ سبحان اللہ نبی ﷺ کمال اخلاق سے اس کی بھی خاطر شکنی نہ کرتے اور اس کا کام کر دیتے اور یہ تنہائی کچھ خلوت نہ تھی اجنبی عورت کے ساتھ بلکہ راستہ میں آپ سڑک سے ہٹ کر کھڑے ہوئے اور اس کی بات سن لی اور جواب دے دیا حاکم کو بھی لازم ہے کہ ہر ایک کی رغبت کا ایسا ہی پاس رکھے۔

٥٨١١- (١١) وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ ((مَالَهُ تَرِبَ جَبِيْنُهُ))۔ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ٦٠٣١ واحمد في المسند ٣/ ١٥٨)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہ فحش گو، نہ لعنت کرنے والے اور نہ برا کہنے والے تھے آپ غصہ کے وقت فرماتے کہ اسے کیا ہوا ہے اس کی پیشانی خاک آلودہ ہو۔ (بخاری)

٥٨١٢- (١٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ ((اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٨٧ـ ٢٥٩٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! کافروں پر بددعا کیجئے آپ نے فرمایا کہ میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ میں رحمت ❶ بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ رحمت بنا کر نبی ﷺ کی ذات تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے، مسلمانوں کے تو دین دنیا نبی ﷺ کی وجہ سے درست ہوئے اور کافروں کو ہر چند آخرت میں عذاب ہے لیکن دنیا میں ایسا عذاب نہیں کہ تمام مٹ جائیں' سابقہ امتوں پر جو عذاب ہوا تھا تو سب پر ہوا تھا۔

٥٨١٣- (١٣) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا فَاِذَا رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهٖ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣٥٦٢ ومسلم حديث رقم (٦٧ـ ٢٣٢٠) وابن ماجه حديث رقم ٤١٨٠ واحمد في المسند ٣/ ٧٩)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سخت کنواری پردہ کرنے والی لڑکی سے بھی زیادہ شرم و حیا والے تھے جب آپ کسی ایسی چیز کو دیکھتے جو آپ کو ناپسند ہوتی تو ہم آپ کے چہرۂ مبارک سے پہچان ❶ لیتے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ قلب کی صفائی پر دلالت کرتا ہے جس کا دل اور زبان مطابق ہو وہی آدمی ہے، ظاہر کچھ اور باطن کچھ یہ اسلام کا شیوہ نہیں بلکہ یہ نفاق ہے اللہ تعالیٰ اس سے بچائے۔

٥٨١٤- (١٤) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ وَاِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ (رواه البخاری) (البخاری حديث

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو کبھی بہت ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ ہنستے ہوئے آپ کا کوا نظر آئے' بلکہ آپ مسکراتے تھے۔ ❶ (بخاری)

رقم ۶۰۹۲ ومسلم حدیث رقم (۱۵۔ ۸۹۹) واحمد فی المسند ۶/ ۶۶)

فوائد الحدیث: ❶ مسکراتے تھے یعنی آواز نکالے بغیر ہنستے یہ غالب پر محمول ہے کیوں کہ بعض مقامات میں آپ کا ایسا ہنسنا ثابت ہے جس میں آپ کی مبارک ڈاڑھیں دیکھی گئیں۔

۵۸۱۵- (۱۵) وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۳۵۶۸ ومسلم حدیث رقم (۱۶۰۔ ۳۴۹۳) وابوداؤد حدیث رقم ۳۶۵۵ والترمذی حدیث رقم ۳۶۳۹ واحمد فی المسند ۶/ ۱۱۸)

انہی (ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پے در پے باتیں نہ کرتے تھے ❶ جس طرح کہ تم کرتے ہو آپ اس طرح واضح گفتگو فرماتے کہ اگر کوئی چاہتا تو شمار کر لیتا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ پے درپے باتیں نہ کرتے تھے یعنی اس طور پر کہ سننے والے پر خلط ملط ہو جائیں بلکہ واضح اور جدا جدا باتیں کرتے جیسے خود ام المومنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔

۵۸۱۶- (۱۶) وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَاكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهِ يَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهِ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۶۷۶ والترمذی حدیث رقم ۲۴۸۹ واحمد فی المسند ۶/ ۴۹)

اسود رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ اپنے گھر والوں کی محنت یعنی خدمت ❶ کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لیے چلے جاتے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مثلاً دودھ دوہنا اور جوتے کی سلائی کرنا' اور کپڑے کو پیوند لگانا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر والوں کے کام کاج درست کر دینا سنت انبیاء علیہم السلام اور خصلت صالحین ہے۔

۵۸۱۷- (۱۷) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَاانْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۳۵۶۰ ومسلم حدیث رقم ۷۷-۲۳۲۷ وابوداؤد حدیث ۴۷۸۵ والموطا حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کاموں میں سے ایک کے اختیار کرنے کے متعلق نہیں کہا گیا مگر آپ آسان کو پسند فرماتے جب کہ وہ گناہ نہ ہوتا اور اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور ہو جاتے آپ نے کبھی اپنے لیے ❶ کسی سے بدلہ نہیں لیا اور اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کا ارتکاب کر لیتا تو آپ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ❷ اس سے انتقام لیتے۔ (متفق علیہ)

رقم ٢ من باب حسن الخلق واحمد فی المسند ٦/ ٣٢)

فوائد الحدیث: ❶ اپنے نفس کے لیے یعنی جو کہ ان کے نفس کے متعلق ہو۔
❷ یعنی شرعی حدود میں سزا دیتے جیسے چوری میں ہاتھ کاٹتے، زنا میں کوڑے لگاتے یا سنگسار کرتے۔

٥٨١٨- (١٨) وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا اِمْرَأَةً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٧٩- ٢٣٢٨) وابوداؤد حدیث رقم ٤٧٨٦ وابن ماجه حدیث رقم ١٩٨٤)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ❶ کبھی کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے' عورت کو اور خادم کو ❷ نہیں مارا مگر یہ کہ اللہ کے راستہ میں ❸ جہاد کرتے تھے اور آپ کو کسی کی طرف سے کبھی نقصان نہیں پہنچا اور آپ نے اس کا انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کوئی کام کئے جائیں تو آپ اللہ کے لیے اس سے بدلہ لیتے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کسی چیز کو الخ یعنی اس لیے کہ نبی ﷺ نے بعض اوقات اپنے سواری کے جانور کو مارا ہے۔ ❷ اور نہ خادم کو الخ خادم کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر آتا ہے۔ ❸ اللہ کے راستہ میں الخ اور داخل ہیں اس میں حدود اور تعزیرات وغیر ذلک بھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٥٨١٩- (١٩) عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ اُتِيَ فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ فَاِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِنْ اَهْلِهٖ قَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ)) هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَعَ تَغَيُّرٍ۔ (احمد والبیهقی حدیث رقم ٨٠٧٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی جبکہ میں آٹھ برس کا تھا' میں نے دس برس تک آپ کی خدمت کی ہے تو آپ نے کبھی بھی میرے ہاتھوں نقصان ہونے پر مجھے ملامت نہیں کی اگر آپ کے اہل خانہ میں سے کوئی مجھے کچھ کہتا تو آپ فرماتے کہ اس کو چھوڑ دو ❶ کیونکہ مقدر میں جو ہوتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور (بیہقی نے شعب الایمان میں تھوڑے سے تغیر کے ساتھ روایت کیا)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضاوقدر الٰہی سے ہے، اگرچہ اس کے ہاتھ سے ہوا اور حدیث میں آیا ہے اگر ظروف ٹوٹ جائیں لونڈیوں کے ہاتھ سے تو مارو نہیں کہ ہر چیز کے لیے اجل اور مدت بقاء ہے۔

٥٨٢٠- (٢٠) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ طبعی فحش گو ❶ اور نہ بتکلف فحش گو اور نہ بازاروں میں چلانے والے ❷ تھے اور نہ برائی کے ساتھ برائی کا بدلہ لیتے

وَيَصْفَحُ۔ (رواه الترمذي) (الترمذي حديث رقم ٢٠١٦ وابن ماجه حديث رقم ٤١٧٨ واحمد في المسند ٦/ ١٧٤)

تھے لیکن آپ معاف کرتے ❸ اور درگذر کرتے تھے۔ ❹ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ تھے الخ یعنی فحش گو نبی ﷺ سے فحش سرزد بھی نہ ہوتا تھا نہ بالطبع اور نہ بتکلف۔ ❷ اور نہ چلانے والے جیسے کہ بازاریوں اور عام لوگوں کی عادت ہے۔ ❸ معاف کرتے یعنی باطن میں۔ ❹ درگذر کرتے یعنی ظاہر برائی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فاعف عنهم واصفح ان الله يحب المحسنين﴾ کے مطابق۔

٥٨٢١- (٢١) وَعَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ خِطَامُهُ لِيْفٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) (ابن ماجه حديث رقم ٤١٧٨ والبيهقي حديث رقم ٨١٩٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ بیمار کی عیادت کرتے اور جنازہ کے پیچھے چلتے تھے غلام کی دعوت قبول فرماتے اور گدھے پر سوار ہو جاتے تھے خیبر کے دن میں نے آپ کو ایک گدھے ❶ پر سوار دیکھا' اس کی باگ پوست خرما کی تھی۔ (ابن ماجہ' بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ سب امور آپ کی تواضع پر دلالت کرتے ہیں اس زمانہ کے مغرور اور متکبر دنیادار گدھے پر سوار ہونا معیوب جانتے ہیں اور غلام تو کیا غریب آدمی کی دعوت میں جاتے نہ اس کی عیادت کرتے اور نہ اس کے جنازے کے ساتھ جاتے ہیں۔

٥٨٢٢- (٢٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهِ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ۔ (رواه الترمذي) (احمد في المسند ٦/ ١٦٧)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنا جوتا گانٹھ لیتے' اپنا کپڑا اسلائی کر لیتے اور اپنے گھر کا کام کاج کرتے جیسا کہ تم کرتے ہو آپ فرماتی ہیں کہ آپ آدمیوں میں سے ایک آدمی تھے' اپنے کپڑوں میں جوئیں دیکھتے اور اپنی بکری کا دودھ دوہتے اور اپنی جان کی خدمت کرتے۔ ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور خدمت کرتے اپنی ذات شریف کی یعنی اپنے کام خود بخود سرانجام فرما لیتے دوسرے کو حکم فرماتے۔

٥٨٢٣- (٢٣) وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ فَكَانَ إِذَا

سیدنا خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جماعت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئی انہوں نے زید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث ❶ روایت کرانہوں نے کہا کہ میں آپ کا ہمسایہ تھا' جب آپ پر

ذَکَرْنَا الدُّنْیَا ذَکَرَهَا مَعَنَا وَ إِذَا ذَکَرْنَا الْآخِرَةَ ذَکَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَکَرْنَا الطَّعَامَ ذَکَرَهُ مَعَنَا فَکُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُکُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔(رواه الترمذی)

(البغوی حدیث رقم ٣٦٧٩)

وحی اترتی تو آپ کسی کو میری طرف بھیجتے تو میں اس کو آپ کے لیے لکھتا ❷ تو جب ہم دنیا کا ذکر کرتے تو آپ بھی دنیا کا ذکر کرتے اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپ بھی آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم طعام کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ❸ ساتھ اس کا ذکر کرتے' تو یہ تمام احوال میں تم سے رسول اللہ ﷺ کے بیان کر رہا ہوں۔(ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ روایت کرو ہم سے احادیث الخ مراد ان کی یہ تھی کہ ایسی احادیث جو نبی ﷺ کے حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتھ خلق کے دلالت کرتی ہیں۔ ❷ پس لکھتا میں آپ کے لیے، اس میں اشارہ ہے کہ مجھے نبی ﷺ سے ظاہر و باطن میں نہایت قرب تھا اور نبی ﷺ کا بہ نسبت دوسروں کے مجھے زیادہ حال معلوم ہے۔ ❸ ذکر کرتے الخ مراد بیان کرنا ہے حسن معاشرت کا ساتھ خلق کے لیکن دنیا کی باتوں سے وہ باتیں مراد نہیں ہیں جو مکروہ اور مذموم ہیں اور حاشا کہ محمد ﷺ مکروہ باتوں کا ذکر کریں یا وہ آپ کی مجلس میں مذکور ہوں۔

٥٨٢٤- (٢٤) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ إِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ یَنْزِعْ یَدَهُ مِنْ یَدِهِ حَتّٰی یَکُوْنَ هُوَالَّذِیْ یَنْزِعُ یَدَهُ وَلَا یَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتّٰی یَکُوْنَ هُوَ الَّذِیْ یَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ وَلَمْ یُرَ مُقَدِّمًا رُکْبَتَیْهِ بَیْنَ یَدَیْ جَلِیْسٍ لَهُ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٤٩٠ وابن ماجه حدیث رقم ٣٧١٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت کسی مرد سے مصافحہ کرتے تھے تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہ کھینچتے یہاں تک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی ❶ کھینچتا تھا ہاتھ اپنا نبی ﷺ کے ہاتھ سے اور نہ پھیرتے آپ اپنا چہرہ اس شخص سے یہاں تک کہ وہ مرد پھیرتا چہرہ اپنا آپ کے چہرہ سے اور آپ کو اپنے زانوئے مبارک اپنے ساتھ بیٹھنے ❷ والوں کے سامنے پھیلاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔(ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہی کھینچتا الخ یعنی نبی ﷺ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رہنے دیتے، نکالتے نہ تھے جب تک کہ وہ خود نہ چھوڑتا اور یہ آپ کے کمال صبر اور تواضع پر دلالت کرتا ہے۔ ❷ یعنی مجلس میں برابر لوگوں کے بیٹھے، زانو آگے بڑھا کر نہ بیٹھتے یا زانوؤں سے پاؤں مراد ہیں اور یہ تہذیب اور انسانیت ہے کہ آدمی دوسرے آدمی کی طرف پاؤں نہ پھیلائے لیکن نصاریٰ اس خصلت سے عاری ہیں اور جانوروں کی طرح دوسروں کی طرف پاؤں کر کے بیٹھتے ہیں اب یہ بھی تہذیب میں داخل ہے کہ بیٹھنے میں کسی کی طرف پیٹھ نہ کرے البتہ اگر حلقہ ہو یا صفیں ہوں تو پھر مضائقہ نہیں۔

٥٨٢٥- (٢٥) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ۔(رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٣٦٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کل کے لیے باقی کچھ ❶ نہ رکھتے تھے۔(ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آپ اپنی ذات کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہ فرماتے، ورنہ ثابت ہوا ہے کہ اہل وعیال کے لیے ایک سال کا خرچ رکھ لیتے اور وہ بھی سال پورا ہونے سے پہلے نیک کاموں میں صرف ہو جاتا اسی وجہ سے جب آپ نے وفات پائی تو آپ کی زرہ تیس صاع جو کے عوض گروی تھی اور کبھی تین دن تک آپ نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

٥٨٢٦- (٢٦) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَوِيْلَ الصَّمْتِ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) (احمد فی المسند ٥/ ٨٦)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ طویل خاموش طبع تھے۔ (بغوی فی شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٥٨٢٧- (٢٧) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَرْتِيْلٌ وَ تَرْسِيْلٌ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حديث رقم ٤٨٣٨)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کلام میں ترتیل ❶ اور ترسیل تھی۔ ❷ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن بعد والی روایت اس کی شاہد ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حرف۔ ❷ ترسیل یعنی آہستہ آہستہ۔

٥٨٢٨- (٢٨) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيْنَهٗ فَصْلٌ يَحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حديث رقم ٣٦٣٩ واحمد فی المسند ٦/ ٢٥٧)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح پے در پے بات نہیں ❶ کرتے تھے لیکن آپ کے کلام کے کلمات جدا جدا ہوتے تھے کہ جو پاس بیٹھا ہوتا وہ یاد رکھتا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بات نہیں کرتے تھے یعنی جیسے تمہاری عادت ہے۔

٥٨٢٩- (٢٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (رواه الترمذی) (الترمذی حديث رقم ٣٦٤١ واحمد فی المسند ٤/ ١٩٠)

سیدنا عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مسکرانے ❶ والا میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ زیادہ مسکرانے والا نبی ﷺ سے، یعنی آپ کے برابر کوئی مسکراتا نہ تھا۔

٥٨٣٠- (٣٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ اَنْ يَّرْفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَآءِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حديث

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت بات کرنے کے لیے بیٹھتے ❶ تو اپنی نگاہ آسمان کی طرف بہت زیادہ (بار بار) اٹھاتے۔ (ابوداؤد)

رقم ٤٨٣٧)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بہت کرتے الخ یعنی وحی کے انتظار کے لیے آپ بار بار آسمان کی طرف سر اٹھاتے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٨٣١- (٣١) عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ اِبْنُهٗ مُسْتَرْضِعًا فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهٗ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَاِنَّهٗ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهٗ قَيْنًا فَيَاْخُذُهٗ فَيُقَبِّلُهٗ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رِضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٦٣/ ٢٣١٦ واحمد فى المسند ٣/ ١١٢)

سیدنا عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ❶ سے بڑھ کر اپنے اہل و عیال پر مہربان کسی کو نہیں دیکھا آپ کا بیٹا ابراہیم عوالی ❷ مدینہ میں دودھ پیتا تھا' کبھی کبھی آپ اس کو دیکھنے کے لیے تشریف لے ❸ جاتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ جاتے آپ اس گھر ❹ میں داخل ہوتے اور وہ دھویں سے بھرا ہوتا (کیونکہ) اس کا رضائی باپ لوہار ❺ تھا' آپ اپنے بیٹے کو گود میں لے کر بوسہ دیتے اور پھر واپس تشریف لے آتے عمرو ❻ بن سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ابراہیم وفات پا گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق میرا بیٹا ابراہیم دودھ پینے ❼ کی عمر میں مرا ہے اور یقیناً اس کے لیے دو دائیاں جنت میں ہیں جو دودھ پلانے کی مدت پوری کریں گی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بیٹا ابراہیم الخ ابراہیم ۸ ہجری کے آٹھویں سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم سے جن کا نام ام المؤمنین سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہو کر مر گئے شاید کوئی شبہ کرتا کہ نبی کا بیٹا حرم سے کیسا ہوا تو اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میرا بیٹا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا ایسا رتبہ ہے کہ بہشت میں اس کو دائیاں دودھ پلاتی ہیں اور ان کی وفات پر آپ کو رنج ہوا اور رونا آیا اور فرمایا آنکھیں روتی اور دل رنج کرتا ہے لیکن زبان سے ہم کچھ نہیں کہتے سوا اس کے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اللہ کی قسم، اے ابراہیم! ہم تیرے سبب سے رنج میں عوالی مدینہ ہے۔ ❷ مدینہ کے بالائی علاقوں میں یعنی ان گاؤں میں مدینہ کی بلندی کے علاقہ میں تھے کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ بھی ادھر ہی تھیں۔ ❸ تشریف لے جاتے یعنی اپنے بیٹے کو دیکھنے اور ان کی خبر لینے کے لیے۔ ❹ گھر میں یعنی دودھ پلانے والی کے۔

❺ لوہار اس کا نام ابو سیف تھا اور اس کی بی بی کا نام ام سیف تھا۔ ❻ سیدنا عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ یعنی انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے۔

❼ دودھ پینے کی عمر میں یعنی مدت شیر خوارگی میں۔

٥٨٣٢- (٣٢) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ يَهُوْدِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهٗ فُلَانٌ حِبْرٌ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی اس کو فلاں ❶ عالم کہا جاتا تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دینار قرضہ لینا

وَسَلَّمَ دَنَانِيْرُ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ((يَا يَهُوْدِيُّ! مَا عِنْدِيْ مَا أُعْطِيْكَ)) قَالَ فَإِنِّيْ لَا أُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذًا أَجْلِسُ مَعَكَ)) فَجَلَسَ مَعَهُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُوْنَهُ وَيَتَوَعَّدُوْنَهُ فَفَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِيْ يَصْنَعُوْنَ بِهِ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَهُوْدِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنَعَنِيْ رَبِّيْ أَنْ أَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهُ)) فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَشَطْرُ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِيْ فَعَلْتُ بِكَ إِلَّا لِأَنْظُرَ إِلٰى نَعْتِكَ فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهٰذَا مَالِيْ فَاحْكُمْ فِيْهِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَكَانَ الْيَهُوْدِيُّ كَثِيْرَ الْمَالِ. (رواه البيهقى فى دلائل النبوة) (رواه البيهقى فى دلائل النبوة ٦/ ٢٨٠)

تھا اس نے نبی ﷺ سے قرض کا مطالبہ کیا آپ نے فرمایا اے یہودی! اس وقت میرے پاس تجھے دینے کے لیے کچھ نہیں ہے اس نے کہا کہ میں جب تک اپنا قرض واپس نہ لے لوں ❷ اس وقت تک آپ سے جدا نہیں ہوں گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر میں تیرے ساتھ ہی بیٹھا ❸ رہوں گا اور آپ اس کے ساتھ بیٹھ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نماز ❹ پڑھی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کو ڈانٹتے اور دھمکیاں دیتے، رسول اللہ ﷺ اس بات کو سمجھ گئے ❺ جو (صحابہ رضی اللہ عنہم) کر رہے تھے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ایک یہودی نے آپ کو روک رکھا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے میرے پروردگار نے اس بات سے منع کیا ہے کہ میں ❻ ذمی عہد والے یا کسی دوسرے پر ظلم کروں اور جب دن نکل آیا تو یہودی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں میرا آدھا مال اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ ❼ ہے اللہ کی قسم! یہ میں ❽ نے اس لیے کیا ہے کہ تورات میں جو صفت آپ کی لکھی ہے اس کو آزمالوں، اس میں لکھا ہے کہ محمد ❾ بن عبداللہ کی جائے پیدائش مکہ ہے اور ہجرت کی جگہ مدینہ ہے، ان کا ملک شام ❿ ہے وہ بری عادات، گند بولنے اور بازاروں میں شور مچانے والا نہیں ہے، نہ ہی فحش گوئی کی وضع اختیار کرنے والا اور نہ ہی بیہودہ بات کرنے والا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، یہ میرا مال ہے اس میں آپ اللہ تعالیٰ ⓫ کے حکم کے مطابق فیصلہ کر دیں، وہ یہودی بہت مالدار تھا۔ (بیہقی فی دلائل النبوۃ)

حکم الحدیث: میں نے اس کی تخریج سلسلہ ضعیفہ نمبر ۱۷۹۵ پر کر دی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فلاں الخ یہ کنایہ ہے اس کے نام سے۔ عالم یعنی علماء یہود سے۔ ❷ نہ لے لوں گا یعنی اپنا قرض۔ ❸ اس حدیث سے کمال حلم نبی ﷺ کا ثابت ہوا کہ جو سوا نبی کے کسی بشر سے ممکن نہیں۔ ❹ اس سے معلوم ہوا کہ تمام شب نبی ﷺ اس کے ساتھ بیٹھے رہے۔ ❺ یعنی ڈرانا اور دھمکانا' آپ نے صحابہ کو منع کیا یا خفگی کی نظر سے ان کی طرف دیکھا' شاید صحابہ قادر نہیں ہوں گے نبی ﷺ کے قرض ادا کرنے پر یا یہودی راضی نہ ہوتا ہو گا ان کے ادا کرنے سے بسبب بغض دین کے۔ ❻ ذمی عہد والے پر کسی دوسرے پر ظلم کروں یعنی کسی پر ظلم نہ کروں یہ تعمیم بعد تخصیص ہے یعنی بغیر قرض ادا کیے جو اس سے جدا ہو جاؤں تو یہ ظلم ہے اور وجہ تقدیم معاہدہ کی یہ ہے کہ یہ مقام مقتضی اسی کا تھا اس لیے کہ مخاصمہ اس کا اقویٰ ہے روز قیامت کے اس لیے کہ نہیں ممکن ہو گا راضی کرنا اس کا ساتھ لینے نیکیوں مسلمانوں کے اس کے لیے یا در رکھنے برائی کے اس کے لیے مسلمانوں پر جیسے کہ حقوق و آداب میں ہیں۔ ❼ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں یعنی واسطے شکرانہ نعمت اسلام کے اور طلب مزید انعام کے۔ ❽ جو کچھ کہ کیا میں نے یعنی سختی اور درشتی قول و فعل میں۔ ❾ یعنی میں نے یہ کارروائی اس لیے کی ہے تاکہ میں معلوم کر لوں کہ آپ میں وہ صفات جو تورات میں آخر الزمان نبی ﷺ کے لیے لکھی ہیں موجود ہیں یا نہیں۔ ❿ ان کا ملک شام یعنی رعب اور دہشت ان کی یا ملک سے ملک ہی مراد ہے باعتبار مال کے۔ ⓫ یعنی جو مصرف لائق اس کا دیکھیں اور اس پر آپ کی رائے قرار پکڑے تو اسے وہاں صرف کر دیں ظاہر یہ ہے کہ تمام مال مراد ہو پہلے آدھا مال اللہ کے راستہ میں دیا اور جب نور ایمان نے دل میں قرار پکڑا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ السلام کی محبت نے زیادہ غلبہ کیا تو سارا مال صرف کر دیا۔

۵۸۳۳- (۳۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُكْثِرُ الذِّكْرَ وَیُقِلُّ اللَّغْوَ وَیُطِیْلُ الصَّلٰوةَ وَیُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا یَاْنِفُ اَنْ یَّمْشِیَ مَعَ الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِیْنِ فَیَقْضِیَ لَهُ الْحَاجَةَ۔(رواه النسائی و الدارمی) (النسائی حدیث رقم ۱٤۱٤ والدارمی حدیث رقم ۷٤)

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ ذکر کرتے تھے اور دنیاوی باتیں کم کرتے' نماز لمبی ❶ پڑھتے اور خطبہ مختصر کرتے بیوہ اور مسکین کے ساتھ چلنے میں عار محسوس نہ کرتے اور ان کا کام پورا کر دیتے۔" (نسائی' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی خصوصاً جمعہ کی نماز بقرینہ ویقصر الخطبة کے۔

۵۸۳٤- (۳٤) وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِمْ ﴿فَاِنَّهُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ۔﴾ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۰٦٤)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے نبی ﷺ سے کہا کہ ہم تم کو نہیں ❶ جھٹلاتے' بلکہ ہم تو اس کو جھٹلاتے ہیں جو تم لائے ہو تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارہ میں یہ آیت نازل فرمائی' یقیناً وہ آپ کو نہیں جھٹلاتے لیکن یہ ظالم اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث مرسل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں جھٹلاتے یعنی تمہارا سچ ہم پر عیاں ہے اور تم مشہور ہو ساتھ صدق و امانت کے' وہ خبیث اتنا نہیں سمجھتے تھے کہ جب آپ لوگوں کے معاملات میں سچے ہیں تو دین کے کام میں کیوں کر جھوٹ بولتے ہوں گے۔

۵۸۳۵- (۳۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

ﷺ ((يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِي مَلَكٌ وَإِنَّ حُجْزَتَهُ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ إِلَى جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ ضَعْ نَفْسَكَ.)) (البغوی حدیث رقم ٣٦٨٣)

نے فرمایا: ''اے عائشہ! ❶ اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ ساتھ چلیں' میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور تحقیق اس کی کمر کعبہ کے برابر تھی اس نے کہا کہ تحقیق تمہارا پروردگار تم پر سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو بندہ ❷ نبی ہونا پسند کر لیں اور اگر چاہیں تو بادشاہ ❸ نبی ہونا' میں نے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو انہوں نے اشارہ کیا کہ آپ تواضع پسند کرو۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگر چاہوں میں یعنی درخواست کروں پروردگار سے مال و منال کی۔ ❷ رسول بندہ یعنی موصوف ساتھ صفت بندگی اور فقر کے۔ ❸ یعنی اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے پس اختیار کر وان دو باتوں میں سے جس کو چاہو۔

٥٨٣٦- (٣٦) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرَئِيلَ كَالْمُسْتَشِيرِ لَهُ فَأَشَارَ جِبْرَئِيلُ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَأْكُلُ مُتَّكِئًا يَقُولُ ((آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ.)) (رواه فی شرح السنة) (البغوی حدیث رقم ٣٦٨٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو جبریل علیہ السلام نے اپنے ❶ ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تواضع ❷ اختیار کریں' تو میں نے کہا کہ بندہ نبی۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تکیہ ❸ لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے' آپ فرماتے میں اس طرح کھانا کھاتا ہوں جیسے غلام کھانا کھاتا ہے اور میں اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح کہ غلام بیٹھتا ہے۔ (بغوی فی شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پست کر و نفس اپنا یعنی بندہ رہو اور فقیر، بادشاہ اور غنی نہ رہو۔

❷ یعنی اختیار کرو فقر اور بندگی جو کہ باعث ہے تواضع اور بلند قدری کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور غنا کو جو کہ باعث ہے سرکشی اور بھول جانے کا اللہ تعالیٰ کو اور موجب ہے تکبر اور ناشکری کے کہ وہ باعث ہے گر پڑنے کا اللہ تعالیٰ کی نظر سے اور یہ باعتبار غالب احوال کے ہے اور اس لیے فقر کا مرتبہ اکثر انبیاء اور اولیاء اور علماء اور صلحاء نے اختیار کیا۔

❸ تکیہ لگا کر کھانا تکبر اور نخوت کی نشانی ہے اس وجہ سے آپ نے اس سے پرہیز کیا اور بعض نے کہا کہ یہ اہل عجم کی نشانی ہے جو تکلف میں پھنسے ہوئے ہیں اور آپ عرب میں پیدا ہوئے تھے بے تکلفی کو پسند کرتے تھے اور جب تکیہ لگا کر کھانا خلاف سنت ہوا تو کرسی پر بیٹھ کر کھانا بھی دو وجوہات کی بنا پر مکروہ ہوگا ایک تو یہ کہ اس میں نصاریٰ کی مشابہت ہے اور دوسرا یہ کہ کرسی پر آدمی تکیہ لگا کر اکثر بیٹھتا ہے۔

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

نبی کریم ﷺ کی بعثت اور نزول وحی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۵۸۳۷- (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً(متفق عليه)

(البخاری حديث رقم ۳۸۵۱ ومسلم حديث رقم (۱۱۷۔ ۲۳۵۱) والترمذی حديث رقم ۳۶۵۲ واحمد فی المسند ۱/ ۳۷۱)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیے گئے مکہ میں آپ تیرہ سال ٹھہرے رہے' آپ کی طرف وحی کی جاتی رہی پھر آپ کو ہجرت کا حکم کیا گیا تو آپ نے ہجرت کی اور دس سال مدینہ میں رہے اور آپ نے تریسٹھ ❶ سال کی عمر میں وفات پائی۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا صحیح یہی ہے کہ آپ نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا۔ اور آئندہ روایت میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہجرت اور بعثت کے دو سالوں کو بھی شمار کر کے پینسٹھ برس فرمایا تو وہ اس کے مخالف نہیں ہے اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کسر کو حذف کر دیا اور ساٹھ برس بیان کیے تو وہ بھی اس روایت کے مخالف نہیں اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب کی حدیث نمبر تین ہے۔

۵۸۳۸- (۲) وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا وَثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً۔ (متفق عليه)

(مسلم حديث رقم (۱۲۳۔ ۲۳۵۳) والترمذی حديث رقم ۳۶۵۱ واحمد فی المسند ۱/ ۲۶۶)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ❶ مکہ میں پندرہ برس مقیم رہے آپ سات برس تک آواز سنتے ❷ اور روشنی دیکھتے ❸ رہے اس کے علاوہ کچھ نہ دیکھا اور آٹھ سال تک آپ کی طرف وحی کی جاتی رہی' آپ مدینہ میں دس سال مقیم رہے اور وفات کے وقت آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ مکہ میں پندرہ برس یعنی نبوت کے بعد حقیقت میں آپ بعثت کے بعد تیرہ سال ہی مکہ میں رہے لیکن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بعثت اور ہجرت کے دونوں سالوں کی جو دونوں کسریں تھیں ان کو پورے دو سال شمار کر کے پندرہ سال بیان فرمائے۔

❷ سنتے تھے یعنی فرشتوں کی آواز۔ ❸ روشنی فرشتوں کی یا اللہ تعالیٰ کی آیات کی۔

۵۸۳۹- (۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ۵۹۰۰ ومسلم حديث رقم (۱۱۳۔ ۲۳۴۷) والموطا حديث

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی عمر میں وفات دی۔ (متفق علیہ)

رقم ۱ من کتاب صفة النبی)

٥٨٤٠ - (٤) وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ ۔(رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۱۴ ـ ۲۳۴۸) والترمذی حدیث رقم ۳۶۵۳)

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثٌ وَّسِتِّيْنَ اَكْثَرُ۔

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تریسٹھ برس کی عمر میں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔(مسلم)

محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ نبی ﷺ کی تریسٹھ سال عمر میں روایات بہت ہیں۔

٥٨٤١ - (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْا بِغَارِ حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءَ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ ((مَا اَنَا بِقَارِئٍ)) قَالَ ((فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝﴾ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ ((زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ)) فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ❶ پہلی چیز جو رسول اللہ ﷺ پر وحی سے شروع کی گئی وہ سچے خوابوں کا دیکھنا تھا اور آپ کوئی خواب نہیں دیکھتے تھے مگر یہ کہ صبح کو اس کی تعبیر مل جاتی پھر آپ کو تنہائی پسند ❷ بنا دیا گیا آپ تنہا غار حراء میں چلے جاتے اور کئی کئی راتیں وہاں عبادت میں مشغول رہتے اس سے پہلے کہ آپ اپنے گھر والوں کی طرف مائل ہوں، آپ آ کر زادِ راہ لے جاتے پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوٹتے اور اسی طرح کا زادِ راہ لیتے، یہاں تک کہ حق آ گیا اس وقت آپ غار حراء میں تھے، آپ کے پاس ایک فرشتہ آیا اس نے کہا پڑھ، تو آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، آپ نے فرمایا اس نے مجھے پکڑا اتنا دبایا کہ مجھے تکلیف ❸ ہوئی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھ، میں نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا تو اس نے مجھے دوسری مرتبہ پکڑ کر اتنا دبایا کہ مجھے تکلیف ہوئی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں تو اس نے مجھے تیسری مرتبہ پکڑ کر اتنا دبایا کہ مجھے تکلیف ہوئی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھ ❹ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے پڑھ اور تیرا پروردگار سب سے زیادہ بزرگ ہے جس نے قلم کے واسطہ سے انسان کو تعلیم دی انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا رسول اللہ ﷺ ان آیات کو لے کر لوٹے، آپ ❺ کا دل کانپ رہا تھا، آپ ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا مجھے

الْخَبَرَ ((لَقَدْ خَشِيتُ عَلٰى نَفْسِيْ)) فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ اِلٰى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَمِّ خَدِيجَةَ فَقَالَتْ لَهُ يَا ابْنَ عَمِّ اِسْمَعْ مِنَ ابْنِ اَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ اَخِي مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَاٰى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوسٰى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا لَيْتَنِي اَكُونُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ اِلَّا عُودِيَ وَاِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۳ ومسلم حدیث رقم ۲۵۲-۱۶۰ والترمذی حدیث رقم ۳۶۳۲ واحمد فی المسند ۶/ ۲۳۲)

کپڑا اڑھا دو' مجھے کپڑا اڑھا دو' اور جب آپ کا خوف دور ہوا تو آپ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پورا واقعہ بیان کر دیا کہ مجھے اپنی ❻ جان کا خطرہ ہے' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہرگز نہیں' اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرنے والے' سچی بات کرنے والے' (دوسروں کا) بوجھ ❼ اٹھانے والے محتاج کو کما کر دینے والے' مہمان نواز اور حق ❽ کے حادثات پر لوگوں کی مدد کرنے والے ہیں پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو ورقہ بن نوفل کے ❾ پاس لے گئیں' اس کو کہا اے میرے چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے سے سنئے وہ کیا کہتا ہے؟ تو ورقہ نے آپ سے کہا اے بھتیجے بتا تو نے کیا دیکھا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا تھا وہ اس کو بتا دیا تو ورقہ نے کہا یہ وہی ناموس ہے ❿ جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی تھی' اے کاش میں اس وقت جوان ہوتا' کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب تیری قوم تجھے مکہ سے نکال دے گی' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کیا وہ مجھے نکالیں گے ورقہ نے کہا ہاں' (کیونکہ) جس شخص کے پاس بھی ایسا کچھ آیا ہے جو کہ تیرے ⓫ پاس آیا ہے وہ شخص دشمنی کیا گیا ہے اگر تیرے اس دن نے مجھے موجود پایا تو میں تیری بھرپور مدد کروں گا پھر کچھ عرصہ بعد ورقہ ⓬ فوت ہو گئے اور (آپ پر) وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث صحابہ رضی اللہ عنہم کی مراسیل میں سے ہے کیوں کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر اتنی نہ تھی کے انہوں نے خود یہ قصہ دیکھا ہو، بلکہ ضرور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی سے سنا ہوگا اور صحابی کی مرسل حدیث باتفاق علماء حجت ہے اور اس میں سوائے ابواسحاق اسفرائنی کے کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ ❷ یعنی یہ وہ امر ہے جو مدار ہے انسانی ترقیات کا اور وظیفہ ہے ہر ایک نبی اور ولی اور صالح اور حکیم اور فلسفی کا کوئی شخص دنیا میں اعلیٰ درجہ کا نہیں گذرا جس نے خلوت کو اختیار نہیں کیا تنہائی میں فکر خوب ہوتا ہے اور موقع ملتا ہے ہر ایک مطلب کی طرف بخوبی متوجہ ہونے کا، پھر جب یہ قوت ہو جاتی ہے تو تنہائی کی ضرورت نہیں رہتی اور لوگوں میں بیٹھ کر بھی ایک مطلب کی طرف اپنے دل کو پوری طرح لگا سکتا ہے۔ ❸ یعنی خوب زور سے دبوچا اور ظاہر تو یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھک گئے ہوں گے کیوں کہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے بہت طاقت دی ہے وہ تھکتے نہیں اور مقصود اس دبوچنے سے یہ تھا کہ نور ملکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام جسم میں سرایت کرے اور آپ کا دل خوب متوجہ ہو۔ ❹ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب سے پہلے جو سورت قرآن مجید کی اتری وہ یہی سورۂ علق ہے اور اس پر جمہور سلف اور خلف کا اتفاق ہے اور جنہوں نے کہا کہ سب سے پہلے سورۂ مدثر اتری ہے ان کی یہ غرض نہیں ہے کہ نبوت کے بعد سب سے پہلے وہ سورۃ اتری ہے بلکہ ان کا مقصود یہ ہے کہ زمانہ فترت کے بعد سب سے پہلے سورۃ مدثر اتری ہے اور یہ صحیح بات ہے اس فائدہ کو یاد رکھنا چاہیے۔

❺ یعنی ڈر اور خوف سے چونکہ یہ وحی کا پہلا مرتبہ تھا اور آپ کو عادت نہ تھی اس لیے ہیبت دامن گیر ہوگئی۔ ❻ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا یہ فرمانا آپ کا اس وجہ سے نہ تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے پیغام میں شک تھا بلکہ آپ ڈرے کہ شاید اتنا بوجھ اٹھا نہ سکے اور جان نکل جائے۔
❼ یعنی عیال اور اطفال اور یتیم اور مسکین کے ساتھ سلوک کرتے ہو ان کا وزن اٹھاتے ہو۔ ❽ یعنی جیسے کوئی قرض دار ہو گیا یا مفلس ہو گیا اور کوئی تباہی آئی۔ ❾ ورقہ بن نوفل کے پاس' جاہلیت کے زمانہ میں یہ نصرانی ہو گئے تھے اور نصاریٰ کے دین سے خوب واقف تھے اور انجیل کو بھی خوب سمجھتے تھے کبھی اس کو عبرانی میں لکھتے اور کبھی عربی میں۔ ❿ یہ ناموس ہے الخ ناموس سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں اور اصل معنی ناموس کے بھلائی کی بات چھپانے والا اور جبرائیل علیہ السلام کو ناموس اس لیے کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راز کو رسولوں تک پہنچاتے ہیں۔
⓫ جو تیرے پاس آیا' یعنی شریعت اور دین۔ ⓬ افسوس کہ ورقہ کی زندگی نے وفا نہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکوں نے مکہ سے نکال دیا جیسے ورقہ نے کہا تھا۔

٥٨٤٢- (٦) وَزَادَ الْبُخَارِيُّ حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِيْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُؤُوْسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ فَكُلَّمَا اَوْفٰى بِذَرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهٗ مِنْهُ تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذَالِكَ جَاشُهٗ وَتَقِرُّ نَفْسُهٗ۔ (البخاری حدیث رقم ٣ واحمد فی المسند ٦/ ٢٣٣)

اور بخاری رحمہ اللہ نے زیادہ کیا ہے کہ ہم تک یہ روایت ❶ پہنچی ہے کہ وحی کے رک جانے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہو گئے اور کئی مرتبہ پہاڑ کی چوٹیوں پر سے گر پڑے اور جب آپ پہاڑ پر پہنچتے تاکہ خود کو گرا دیں' تو جبریل علیہ السلام سامنے آ جاتے اور فرماتے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ کی بے چینی ختم ہو جاتی اور آپ کا نفس مطمئن ہو جاتا۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ کلام اس حدیث کے راویوں میں سے کسی راوی کا ہے کہ درمیان میں واقع ہوا ہے فعل کے اور اس کے مصدر منصوب کے یعنی مفعول مطلق کے کہ حزنا ہے۔

٥٨٤٣- (٧) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ ((فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءَ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتّٰى هَوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ فَجِئْتُ اِلٰى اَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَاَنْذِرْ ○ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ○ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ○ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ○﴾ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ (متفق علیه)
(البخاری حدیث رقم ٤ ومسلم حدیث رقم ٢٥٥-١٦١ والترمذی حدیث رقم ٣٣٢٥ واحمد فی

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ وحی کے منقطع ہونے کے متعلق فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں چلتا جا رہا تھا' میں نے آسمان سے ایک آواز سنی تو میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو اچانک وہی فرشتہ جو کہ میرے پاس غار حراء میں آیا تھا وہ آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہے' میں اس سے اتنا ڈرا کہ میں زمین پر گر پڑا میں اپنے گھر آیا اور میں نے کہا مجھے کپڑا اڑھاؤ' مجھے کپڑا اڑھاؤ تو انہوں نے مجھے کپڑا اڑھایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتاریں ❶ ''اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ کھڑا ہو اور (لوگوں کو) ڈرا اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو نجاست سے پاک کر اور پلیدی کو چھوڑ دے'' پھر متواتر وحی آنے لگی۔ (متفق علیہ)

المسند ۳/ ۳۲۵)

فوائد الحدیث: ❶ اللہ تعالیٰ نے الخ سب سے پہلے آپ پر سورۂ علق اتری اس کے بعد تقریباً چھ ماہ تک وحی نہ آئی پھر سورۂ مدثر کی یہ آیات اتریں جیسے ہم نے حدیث گذشتہ کے حاشیہ میں لکھا ہے اور اس حدیث میں اس کا صاف بیان ہے' یہاں سے نبی ﷺ نے کافروں سے مقابلہ اور گفتگو شروع کی۔

۵۸۴۴- (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَايَقُوْلُ)) قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيُفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۲ و مسلم حدیث رقم (۸۷- ۲۳۳۳) والترمذی حدیث رقم ۳۶۳۴ والنسائی حدیث رقم ۹۳۳ واحمد فی المسند ۶/ ۱۵۸)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہشام کے بیٹے حارث نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور کہا اے اللہ کے رسول! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے اور ایسی وحی مجھ پر بہت سخت ہوتی ❶ ہے اور وہ اس وقت موقوف ہوتی ہے جب میں اسے یاد کر لیتا ہوں اور کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں میرے سامنے آتا ہے' وہ مجھ سے کلام کرتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے ❷ میں اسے یاد کر لیتا ہوں' ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ پر سخت سردی کے دن وحی آتی ہے اور جب موقوف ہوتی ہے تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ رہا ہوتا تھا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ سخت ہوتی ہے یعنی مقصود کے سمجھنے میں، اس لیے کہ سمجھنا مطلب کا گھنٹی کی جھنکار کی آواز سے بہ نسبت عادی باتوں کے دشوار ہے۔ ❷ علماء نے کہا کہ واسطے استفادہ اور استفاضہ کے درمیان کلام کرنے اور سننے والے کے مناسبت شرط ہے اور یہاں مناسبت دو طریق پر تھی کبھی ملکیت اور روحانیت جبرائیل علیہ السلام کے نبی ﷺ پر غالب آتی تھی اور نبی ﷺ بشریت سے غائب کرتے تھے یہ قسم اول ہے یعنی جو کہ وحی کا پہلا طریقہ ذکر کیا اور کبھی بشریت نبی ﷺ کی جبرائیل علیہ السلام پر غالب آتی تھی اور جبرائیل علیہ السلام متصف ساتھ وصف بشریت کے ہوتے تھے اور یہ قسم دوسری ہے اور یہ اس تقدیر پر سے ہے کہ صلصلہ وحی کی قسم ہو جیسے حدیث کی ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ صلصلہ جبرائیل علیہ السلام کی آواز تھی۔

۵۸۴۵- (۹) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذَالِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهٗ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَكَسَ رَاْسَهٗ وَنَكَسَ اَصْحَابُهٗ رُءُوْسَهُمْ فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَاْسَهٗ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۸۸- ۲۳۳۴)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ اس کی وجہ سے غمگین ہو ❶ جاتے اور آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ اپنا سر ❷ جھکاتے اور آپ کے ساتھی بھی اپنا سر جھکاتے اور جب وحی منقطع ہوتی تو نبی ﷺ اپنا سر اٹھاتے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ غمگین ہو جاتے الخ غم اس وجہ سے ہوتا تھا کہ وحی میں شدت اور وعید بھی ہوتی ہے، پس بلحاظ امت کے نبی ﷺ کو غم ہوتا تھا کہ مبادا میری امت ان وعیدات کی مستحق نہ ہو یا یہ معنی ہیں کہ نبی ﷺ ہوتے تھے بہ سبب نہایت اہتمام یاد رکھنے وحی کے مانند اس شخص کے کہ گھیر لے اس کو غم اور اس لیے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرآنه﴾ ❷ کہ جب نبی ﷺ پر وحی اترتی۔

٥٨٤٦- (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ ((يَابَنِيْ فِهْرٍ يَابَنِيْ عَدِيٍّ)) لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اِجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَاهُوَ فَجَاءَ اَبُوْ لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ ((اَرَئَيْتُمْ اِنْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ۔)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ)) قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ ((فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ)) قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ ﴿تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٤٧٧٠ ومسلم حدیث رقم (٣٥٥_٢٠٨) والترمذی حدیث رقم ٣٣٦٣ والدارمی حدیث رقم ٢٧٣٢ واحمد فی المسند ١/ ٣٠٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری ''اور ڈرا تو (عذاب الٰہی سے) اپنی قوم کے لوگوں کو جو کہ قریبی ہیں ❶ نبی ﷺ نکلے یہاں تک کہ صفا پہاڑ پر چڑھ گئے اور آپ نے بلانا شروع کیا اے بنی فہر' اے بنی عدی! آپ قریش کے قبائل کو پکارنے لگے' جب وہ جمع ❷ ہو گئے اور جو شخص خود نہ آ سکتا ❸ تو وہ اپنی جگہ کسی دوسرے کو بھیج دیتا تا کہ وہ دیکھے ❹ کیا بات ہے؟ تو ابولہب اور قریش کے دوسرے لوگ بھی آئے' آپ نے فرمایا اگر میں تمہیں کہوں کہ اس پہاڑ کی طرف سے سواروں کا ایک لشکر نکلا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جنگل میں سوار ہیں جو تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا تم میری بات کو سچ مان لو گے؟ وہ کہنے لگے کہ ہاں ❺ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا پایا ہے' آپ نے فرمایا ''تو میں تم کو آگے آنے والے سخت عذاب ❻ سے ڈراتا ہوں'' ابولہب نے کہا تیرے لیے ❼ ہلاکت ہو کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی ❽ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قریش کو جب یہ آیت اتری ﴿وانذر عشير تك الاقربين﴾ یعنی عذاب الٰہی سے ڈرائیں اپنے قریبی برادری والوں کو تو نبی ﷺ نے ابتداء اسلام میں سب قریش کو مکہ میں جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اور اوپر سے نیچے تک سب یک جدی اور برادروں کا علیحدہ علیحدہ نام لے کر حکم الٰہی سنا دیا دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: میں مالک نہیں تمہارے بچانے کا اللہ کے عذاب سے کچھ بھی، مگر البتہ تمہاری برادری برادری کا حق ہے تو میں برادری کا حق ادا کروں گا یعنی ایمان اور نیک عمل کے بغیر میری برادری پر گھمنڈ نہ کرنا کہ ایمان کے بغیر میں کسی کو دوزخ سے نہیں بچا سکوں گا باقی رہے گنہگار مسلمانوں کی شفاعت، تو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بعد البتہ ہو گی اور رہا برادری کا حق تو وہ بخوبی ادا ہو گا۔ ❷ یعنی سب قبیلے اور بطون۔ ❸ یعنی بسبب کسی عذر کے۔ ❹ کیا ہے؟ یعنی یہ پکارنا اور کس لیے ہے اور کیا غرض ہے؟ ❺ ہاں یعنی سچا جانیں گے۔ ❻ آگے عذاب سخت کے یعنی ڈراتا ہوں کہ عذاب سخت تم کو پیش آنا ہے دنیا میں یا عقبیٰ میں۔

❼ یعنی اس خبیث نے اس وقت نبی ﷺ کی طرف پتھر بھی پھینکا اور بولا سب لوگوں کو ناحق پکارتا ہے۔ ❽ سورہ ﴿تبت يدا ابی لهب وتب﴾ اس آیت کے معنی یہ ہیں ''ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے اور ٹوٹ گیا وہ خود۔''

٥٨٤٧- (١١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اِذْ قَالَ قَائِلٌ اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى جَزُوْرِ اٰلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ اِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا فَيَجِيْئُ بِهٖ ثُمَّ يُمْهِلُهٗ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنَ الضِّحْكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى فَاطِمَةَ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)) ثَلٰثًا وَكَانَ اِذَا دَعَا دَعَا ثَلٰثًا وَاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلٰثًا ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ)) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً.)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٢٤٠ ومسلم حديث رقم ١٠٧-١٧٩٤)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کے سردار اپنی اپنی ❶ مجلس میں بیٹھے تھے کہ اچانک ❷ ایک کہنے لگا تم میں سے کون ہے جو فلاں شخص کے ذبح کیے ہوئے اونٹ کے پاس جائے' اس کی نجاست خون اور بچہ دانی اٹھا لائے پھر جب وہ سجدہ کریں تو اسے اس کے کندھوں کے درمیان رکھ دے۔ تو ان میں سے ایک بدبخت کھڑا ہوا جب آپ سجدہ میں گئے تو اس نے وہ گندلا کر آپ کے کندھوں کے درمیان رکھ دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑے رہے تو وہ ہنسی کے مارے ایک دوسرے پر گرنے لگے' ایک شخص ❸ نے جا کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اطلاع کر دی' وہ دوڑتی ہوئی آئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں ہی رہے یہاں تک کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ گند وغیرہ آپ کی پیٹھ سے اتارا اور سرداروں کی طرف متوجہ ❹ ہو کر ان کو گالیاں دیں' پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے فرمایا اے اللہ! ❺ قریش کو سختی سے پکڑ آپ نے تین مرتبہ یہ دعا کی اور آپ جب بھی دعا کرتے تو تین مرتبہ کرتے اور جب اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے تو تین مرتبہ کرتے' آپ نے دعا کی اے اللہ! عمرو بن ہشام ❻' عتبہ بن ربیعہ' ولید بن عتبہ' امیہ بن خلف' عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کو سختی سے پکڑ' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! میں نے ان کو جنگ بدر کے دن ہلاک ہوتے ہوئے دیکھا پھر وہ بدر کے کنویں میں ڈالے گئے' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنویں میں ڈالے جانے والوں پر لعنت مسلط کر دی گئی۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اپنی اپنی مجلس میں یعنی کعبہ کے گرد۔ ❷ ایک کہنے والے یعنی ابوجہل نے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ اس شیطان نے کہا ﴿الاتنظرون الی هذا المرائی﴾ ''تم اس ریا کار کو نہیں دیکھتے'' یہ اس ملعون مطرود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کیا بات کہی؟ ❸ یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو اس ماجرا کی خبر کی' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان دنوں بہت چھوٹی تھیں کیوں کہ جب وہ پیدا ہوئیں تو اس

وقت نبی ﷺ کی عمر اکتالیس سال کی تھی ❹ یعنی قریش کے قبیلوں کو نام لے لے کر پکارا۔ اس سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بلند ہمتی اور فضیلت معلوم ہوئی کہ باوجود صغرسنی کے ان کے سامنے ان کو برا کہا اور ان کو مجال مقابلہ کی ان سے نہ ہوئی۔ ❺ یاالٰہی! سخت پکڑ قریش کو اخ پہلے نبی ﷺ نے مجمل قریش کا ذکر کیا پھر بڑے بڑے موذیوں کا مفصل نام لیا چنانچہ وہ لوگ جنگ بدر میں مارے گئے اور کنوئیں میں ڈالے گئے لیکن امیہ بن خلف نبی ﷺ کے ہاتھ سے زخمی ہو کر مکہ میں جا کر مر گیا۔ ❻ عمرو بن ہشام کو یہ نام ہے ابوجہل مردود کا یہ ساتوں نامراد اور بد بخت مشرکین کے سرپرست اور ان میں سے نبی ﷺ کو زیادہ ایذا دینے والے تھے آپ نے ان کی ایذا پر بہت صبر اور تحمل کیا۔

٥٨٤٨- (١٢) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدُّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ ((لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِيَا لِيْلَ بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُّ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا لِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ)) قَالَ ((فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ اَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٢٣١ و مسلم حدیث رقم (١١١ـ ١٧٩٥)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا آپ پر احد کے دن سے زیادہ سخت دن بھی گذرے ہیں تو آپ نے فرمایا مجھے تیری قوم سے بہت تکلیف پہنچی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف عقبہ ❶ کے دن اس وقت پہنچی جب میں اپنے آپ کو کلال کے بیٹے عبد یا لیل پر پیش کیا تو اس نے میری دعوت کو قبول ❷ نہ کیا' میں انتہائی غمگین اور پریشان ہو کر منہ اٹھائے چل پڑا اور مجھے احساس بھی نہ ہوا مگر قرن ثعالب ❸ میں پہنچ کر میں نے اپنا سر اٹھایا تو اس وقت ایک بادل مجھ پر سایہ کئے ہوئے تھا جب میں نے اسے دیکھا تو اس میں جبریل علیہ السلام تھے' انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات اور جو کچھ انہوں نے کہا وہ سن لیا ہے' اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتہ کو آپ کی طرف بھیجا ہے تا کہ آپ جو چاہیں ان کے بارہ ❹ میں اسے حکم کریں' آپ فرماتے ہیں کہ مجھے پہاڑوں کے فرشتہ نے آواز دی' مجھے سلام کہا پھر کہا اے محمد ﷺ! تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے' میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور آپ کے پروردگار نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے تا کہ آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں اگر آپ چاہیں تو میں (اخشبین) دو پہاڑوں کو ان پر ڈھانپ دوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو اللہ وحدہ کی عبادت کریں گے' اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں بنائیں گے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ عقبہ کے دن یعنی جب انصار نے پہاڑ کی گھاٹی میں مجھ سے بیعت کی۔ ❷ یعنی اسلام قبول نہ کیا جب کہ ابو طالب اور ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو ظاہر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی غمخوار نہ رہا قریش نے آپ کی تکلیف رسانی پر زیادہ تر کمر باندھی تو آپ طائف میں تشریف لے گئے جو مکہ سے دو منزل ہے وہاں کے رئیسوں کو اسلام کی دعوت دی، ان کم بختوں نے آپ کی بات نہ سنی، بلکہ لڑکوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا، انہوں نے بہت بے ادبی کی، آپ کو گالیاں دیں اور پتھروں سے آپ کی ایڑیاں زخمی کر ڈالیں، پھر آپ غمگین وہاں سے واپس لوٹے' جب قرن الثعالب میں پہنچے' وہاں ٹھہرے اور دعا کی: الٰہی! میں اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگوں کے نزدیک اپنی بے قدری کا تیرے آگے گلہ کرتا ہوں، تب جبرائیل علیہ السلام اور پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوئے لیکن آپ نے ان کافروں کی ہلاکت نہ چاہی سبحان اللہ! کیا بے قیاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں صبر تھا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نہ چھوڑا۔

❸ ثعالب ایک جگہ کا نام ہے کہ وہاں میقات اہل نجد کی ہے اور اس کو قرن منازل بھی کہتے ہیں۔

❹ یعنی عذاب اور ہلاکت دینا ان کا درمیان پہاڑوں کے۔

۵۸۴۹- (۱۳) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ ((كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَاْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوْا رُبَاعِيَتَهٗ)) (رواه مسلم)

(البخاری حدیث رقم ۵۷۲۲ ومسلم حدیث رقم (۱۰۴ ـ ۱۷۹۱) والترمذی حدیث رقم ۳۰۰۲ وابن ماجه حدیث رقم ۳٤٦٤ واحمد فی المسند ۳/ ۲۸۸)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احد کے دن ایک دانت توڑا گیا اور آپ کے سر مبارک میں زخم کیا گیا آپ اس سے خون صاف کرتے اور فرماتے وہ قوم کیسے کامیاب ہوگی جس نے اپنے نبی کے سر کو زخمی کیا اور اس کے دانت توڑے۔ (مسلم)

۵۸۵۰- (۱٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ)) يُشِيْرُ اِلٰى رُبَاعِيَتِهٖ ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٤٠٧٣ ومسلم حدیث رقم (۱۰٦ ـ ۱۷۹۳) واحمد فی المسند ۲/ ۳۱۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا غصہ اس قوم پر سخت ہوا جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کیا آپ اپنے دانتوں ❶ کی طرف اشارہ کر رہے تھے' اللہ تعالیٰ کا غصہ اس آدمی پر سخت ہوا جس کو اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کرے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جنگ احد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہوا اور چہرہ شریف پر خراش آئی اور سر پر زخم آیا' سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ پانی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خون دھوتے تھے اس وقت آپ نے یہ دونوں احادیث فرمائیں، اسی لڑائی میں آپ نے امیہ بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکہ میں جا کر اسی زخم کے صدمہ سے مر گیا۔

وھذا الباب خال عن الفصل الثانی

اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۵۸۵۱- (۱۵) عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَاسَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ ﴿یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُo﴾ قُلْتُ یَقُوْلُوْنَ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِیْ قُلْتَ لِیْ فَقَالَ لِیْ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((جَاوَرْتُ بِحِرَاءَ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَیْتُ جِوَارِیْ هَبَطْتُ فَنُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ یَّمِیْنِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَرَاَیْتُ شَیْئًا فَاَتَیْتُ خَدِیْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ وَصَبُّوْا عَلَیَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ ﴿یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُo قُمْ فَاَنْذِرْo وَرَبَّكَ فَكَبِّرْo وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْo وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْo﴾ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ

(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۴۹۲۲ ومسلم حدیث رقم ۱۴۷-۱۶۱ واحمد فی المسند ۳/ ۳۰۶)

یحییٰ بن ابوکثیر رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ پہلی کیا چیز نازل ہوئی ہے قرآن میں سب سے پہلے کون سا حصہ نازل ہوا؟ انہوں نے کہا یاایھا المدثر میں نے کہا لوگ کہتے ہیں ”اقرا باسم ربك“ سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا اور میں نے بھی اس طرح کہا تھا جس طرح کہ تم نے کہا ہے تو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ❶ کہ میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کیا' آپ ﷺ نے فرمایا میں غار حرا میں ایک ماہ تک تنہائی میں رہا' اور جب میں اپنی تنہائی پوری کر چکا تو میں پہاڑ سے اترا' مجھے آواز دی گئی' میں نے اپنی دائیں طرف دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا' میں نے اپنی بائیں طرف دیکھا تو بھی کوئی نظر نہ آیا' میں نے اپنے پیچھے دیکھا تو وہاں بھی مجھے کوئی نظر نہ آیا' پھر جب میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو میں نے ایک چیز دیکھی' میں (ام المومنین سیدہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ مجھے کپڑا اڑھاؤ' مجھے کپڑا اڑھاؤ اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈال دو تو اس وقت یہ سورہ نازل ہوئی ”اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو اور ڈرا' اپنے رب کی بڑائی بیان کر' اور اپنے کپڑے پاک رکھ' اور ناپاکی کو چھوڑ دو' اور یہ نماز فرض ہونے سے پہلے تھا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا الخ باب کی چھٹی حدیث میں گذر چکا ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے سورۂ مدثر کے نزول کی اولیت کو اضافی قرار دیا کیوں کہ اس میں صریح مذکور ہے کہ آپ نے وحی کے موقوف ہو جانے کا ذکر کیا اور کہا کہ فترت کے بعد سورۂ مدثر اتری اور اس کو نقل کیا نبی ﷺ سے اور حری یا حراء بکسر حائے حطی مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے جو شخص مکہ سے منیٰ جائے تو یہ پہاڑ بائیں ہاتھ آتا ہے' اب وہاں ایک قبہ بنا ہوا ہے اور اس پہاڑ کو جبل نور کہتے ہیں۔

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

نبوت کی علامات کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٨٥٢- (١) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَهٗ فَصَرَعَهٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهٗ فِيْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَامَهٗ وَاَعَادَهٗ فِيْ مَكَانِهٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهٖ يَعْنِيْ ظِئْرَهٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرٰى اَثَرَ الْمِخْيَطِ فِيْ صَدْرِهٖ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢١١ـ ١٦٢) و الترمذی حديث رقم ٣٦٢٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سیدنا جبرائیل علیہ السلام اس وقت آئے جب کہ آپ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو پکڑ کر چت لٹالیا' اور آپ کے دل کو چیر کر اس سے علقہ نکالا اور کہا کہ یہ شیطان کا حصہ ہے' پھر آپ کے دل کو سونے کے ایک تھال ❷ میں زمزم کے پانی سے دھویا پھر دل کو اس کی جگہ پر رکھ کر اس کی سلائی کر دی اور وہ بچے دوڑے ہوئے آپ کی ماں (دودھ پلانے والی) کے پاس آئے اور کہا کہ تحقیق محمد (ﷺ) قتل کر دیے گئے ہیں' تو وہ لوگ آپ کے پاس آئے اور آپ کا رنگ بدلا ❸ ہوا تھا' سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے سینہ پر سوئی کی سلائی کے ❹ نشان دیکھے تھے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہاں وہ علامات مراد ہیں جو نبی ﷺ کے مبعوث ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور جو نبی ﷺ کی صفات پہلے ساوی کتب میں مذکور ہیں وہ بھی اسی قسم کی ہیں اور مؤلف علیہ الرحمۃ نے جو دو باب منعقد کیے ہیں ایک علامات نبوت کا اور دوسرا معجزات کا تو اس کی وجہ معلوم نہیں ہوئی حالانکہ دونوں ابواب میں خوارق مذکور ہیں تو اس کے لیے کوئی عمدہ وجہ ظاہر نہیں ہوئی۔ (واللہ اعلم)
❷ سونے کے برتن میں اس سے یہ نہیں نکلتا کہ ہمارے لیے سونے کے برتن کا استعمال درست ہے کیوں کہ یہ فرشتوں کا فعل تھا اور ممکن ہے کہ ان کی شریعت ہماری شریعت کے مغائر ہو اور دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت تک سونے کا استعمال حرام بھی نہیں ہوا تھا۔
❸ یعنی ڈر اور خوف سے لیکن صحیح وسالم ہیں۔ ❹ یعنی جبرائیل علیہ السلام نے نبی ﷺ کی سلائی کی تھی۔

٥٨٥٣- (٢) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّيْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢/ ٢٢٧٧) و الترمذی حديث رقم ٣٦٢٤ و الدارمی حديث رقم ٢٠)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تحقیق میں اس پتھر کو ❶ پہچانتا ہوں جو کہ مکہ میں تھا اور وہ مجھے نبوت ملنے سے پہلے سلام کیا کرتا تھا' میں اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پہچانتا ہوں الخ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں کسی طرف گیا، تو جو بھی پتھر اور درخت راستہ میں ملتا تھا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو السلام علیك یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتا تھا۔

٥٨٠٤- (٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَاءَ بَيْنَهُمَا (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٦٣٧ ومسلم حدیث رقم (٤٦ ـ ٢٨٠٢) والترمذی حدیث رقم ٣٦٢٤ واحمد ٣/ ٢٠٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ کے کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہمیں معجزہ دکھائیں تو آپ نے ان کو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھایا یہاں تک کہ انہوں نے حرا کو ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔ (متفق علیہ)

٥٨٠٥- (٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةٌ دُوْنَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِشْهَدُوْا))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٦٣٦ ومسلم حدیث رقم (٤٤ـ ٢٨٠٠) واحمد ١/ ٣٧٧)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند ❶ دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ پر اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے نیچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کو فرمایا کہ گواہ ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ بعض جاہل بے دین اور نصاریٰ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نہ رہتا اس لیے کہ آسمانی حال سب کے پیش نظر ہو جاتا ہے اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اہل زمین سے یہ بھی منقول نہیں کہ اس رات کو سب لوگ چاند دیکھتے رہے اور کسی نے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہ تھا اس لیے کہ تمام زمین پر چاند کا حال ایک جیسا نہیں ہوتا' بعض ملک میں طلوع قبل ہوتا ہے اور بعض ملک میں گھڑی کے بعد اس کے لیے زمین کی سطح برابر نہیں بلکہ گول صورت ہے اور تمام زمین پر ایک وقت میں طلوع وغروب کیوں کر ہو سکے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض وقت میں بعض ملک میں ابر اور پہاڑ حائل ہو جاتا ہے تو انہی وجوہات کی بنا پر کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہو جاتے ہیں کسی ملک میں کسوف جزوی معلوم ہوتا ہے تو کسی ملک میں کلی اور کسی ملک میں مطلق نہیں' پھر جب چاند اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر ان پر چاند کا دو ٹکڑے ہونا پوشیدہ رہا ہو تو کچھ تعجب نہیں حالانکہ کسوف اور خسوف مقرر چیزیں ہیں اور اہل ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک ان کے اوقات مقرر ہیں بخلاف شق القمر کے کہ اس کا وقت کوئی قاعدہ سے معین نہ تھا جس کے لوگ منتظر رہتے اور دیکھا کرتے' غرض چاند کا دو ٹکڑے کرنا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ عظیم الشان ہے قرآن اور حدیث اور ان لوگوں کی روایت جو اس وقت حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے بتواتر ثابت ہے مولانا رفیع الدین دہلوی رحمہ اللہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین میں عجیب رسالہ لکھا ہے جس کو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اس کو تلاش کر کے دیکھے۔

٥٨٠٦- (٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ فَقِيْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَاَيْتُهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَاَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ❶ اپنے چہرہ کو تمہارے سامنے خاک آلودہ کرتا ہے کہا گیا ہاں پھر اس نے کہا لات اور عزیٰ کی قسم اگر میں نے اس کو ایسا کرتے ہوئے ❷ دیکھ لیا تو میں اس کی گردن کو

عَلٰی رَقَبَتِہٖ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ فَقِيْلَ لَهُ مَالَكَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَّارٍ وَهَوْلًا وَاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْدَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٣٨- ٢٧٩٧)

روندوں گا' وہ آپ کے پاس آیا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے' اس نے آپ کی گردن پر پاؤں رکھنے کا ارادہ کیا' تو گھبراہٹ کے مارے جلدی جلدی اپنی ایڑیوں پر پیچھے ہٹنے لگا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا بچاؤ کرتا تھا' اسے کہا گیا تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے اور محمد (ﷺ) کے درمیان آگ کی ایک خندق' خوف اور بازو ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ابوجہل میرے نزدیک آتا تو اسے فرشتے ایک ایک ٹکڑا ❸ کر کے اچک لیتے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کیا خاک آلودہ کرتا ہے الخ یعنی سجدہ کرتا ہے۔ ❷ یعنی اس حالت میں۔ ❸ اچک لے جاتے اس کو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کر کے یہ حدیث ہمارے نبی ﷺ کا معجزہ ہے۔

٥٨٥٧- (٦) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْاَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْاٰخَرُ فَشَكَا اِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ ((يَا عَدِيُّ هَلْ رَاَيْتَ الْحِيْرَةَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَّقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَّقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَّاُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا' آپ کے پاس ایک آدمی آیا' اس نے فاقہ کی شکایت کی' آپ کے پاس ایک اور آدمی آیا' اس نے ڈکیتیوں کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا اے عدی' کیا تو نے حیرہ دیکھا ہے' اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو تو ایک عورت کو دیکھے گا جو حیرہ سے ❶ بیت اللہ کا طواف کرنے کے لئے سفر کرے گی اور وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہ ڈرے گی' اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو کسریٰ بن ہرمز ❷ کے خزانے کھولے جائیں گے (تو دیکھ لے گا) اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو ایسا دور پائے گا کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر (صدقہ کرنے کے لئے) نکلے گا ❸ مگر اسے کوئی بھی قبول کرنے والا نہیں ملے گا اور تم میں سے ایک شخص ملاقات کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمانی کرنے والا نہیں ہوگا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجے تھے کہ وہ تجھے میرے احکام پہنچائیں' وہ بندہ کہے گا ہاں! ۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا اور میں نے تجھ پر اپنا فضل نہیں کیا'

طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ(رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۳۵۹۵ واحمد فی المسند ٤ / ٢٥٧)

تو وہ کہے گا ہاں کیوں نہیں' پھر وہ اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو اسے جہنم کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا' اور بائیں جانب دیکھے گا تو بھی جہنم کے علاوہ کچھ بھی نظر نہ آئے گا' تم دوزخ کی آگ سے بچو اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑا سے ہو اور جو شخص کھجور کا ٹکڑا بھی نہ پائے تو پھر وہ کلام اچھا کرے' عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اونٹ پر سوار عورت دیکھی جو حیرہ سے کعبۃ اللہ کے طواف کے لئے چلی' اس کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کا کوئی ڈر نہ تھا' اور میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے' اور اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو تم وہ دیکھو گے جو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی سونا یا چاندی کی مٹھی بھر کر نکلے گا اور قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ حیرہ سے الخ حیرہ کوفہ کے پاس ایک شہر تھا اس کا نام حیرۃ النعمان مشہور ہے، مکہ اور اس میں کئی ماہ کی مسافت ہے اور حیرہ ساتھ زیر حاء مہملہ کے اور جزم یا کے ہے بعض نے کہا یہ نیشا پور کا ایک محلہ مشہور ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد یہاں شہر مذکور ہے۔ آپ نے یہ بات اس شخص کے جواب میں فرمائی ہے جس نے رہزنی کا شکوہ کیا اور جس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی تو اس کے جواب میں اگلی بات فرمائی کہ تو دیکھے گا آدمی کو کہ مٹھی بھر کر سونے یا چاندی کی لے کر نکلے گا مگر کسی کو نہ پائے گا جو اس کو قبول کرے، پھر فرمایا کہ یہ دنیا کی فراخی اور وسعت آخرت میں باعث تنگی اور موجب ندامت کے ہو جائے گی مگر جس کو اللہ تعالیٰ نے مصارف خیر میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔
❷ ہرمز نوشیرواں کا بیٹا تھا۔ ❸ یعنی تم لوگوں میں زندہ رہے گا تو وہ تیسری بات بھی دیکھ لے گا کہ کوئی محتاج نہ ہوگا کہ جو صدقہ قبول کرے بعض کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی خلافت میں یہ بات بھی ہو چکی اور بعض کہتے ہیں کہ امام مہدی رحمہ اللہ کے وقت میں ہوگی یہ حدیث ہمارے نبی ﷺ کی نبوت پر دلیل اور معجزہ ہے کہ نبی ﷺ نے آنے والے وقت کی خبر دی اور پھر اسی طرح ہوا۔

٥٨٥٨- (٧) وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ وَقَالَ ((كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوْضَعُ فَوْقَ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَّعَصَبٍ وَّمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ

سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی ﷺ کے پاس شکوہ کیا آپ اس وقت کعبہ کے سایہ میں سر کے نیچے کمبل رکھے ہوئے تھے' ہمیں مشرکین سے بہت تکلیف ملی تھیں ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتے؟ آپ اٹھ کر بیٹھ گئے' آپ کا چہرہ مبارک سرخ ❶ تھا' آپ نے فرمایا پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کے لئے گڑھا کھودا جاتا' اس کو اس میں رکھ کر آرے سے اسے سر سے چیر دیا جاتا' تو یہ سخت تکلیف بھی اس کو دین سے نہ ہٹا سکتی تھی اور ایک آدمی کی ہڈیوں اور پٹھوں پر

صَنْعَاءَ اِلٰی حَضْرَ مَوْتَ لَا یَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰی غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ)) (رواه البخاری)

(البخاری حدیث رقم ٣٦١٢ واحمد فی المسند ٦/ ٣٩٥)

لوہے کی کنگھی پھیری جاتی تو یہ تکلیف اس کو دین سے نہ ہٹا سکتی۔ اللہ کی قسم یہ دین اس وقت پورا ہوگا کہ جب صنعاء سے حضر موت تک ایک سوار چلے گا' وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرے گا یا بھیڑیئے سے اپنی بکریوں پر' لیکن تم بہت جلدی کرتے ہو۔ ❷ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہماری بے صبری سے غضب آیا۔ ❷ لیکن تم جلدی کرتے ہو یعنی کیوں بے صبری اور جلدی کرتے ہو، تم سے پہلے دینداروں پر تو ایسی ایسی مصیبتیں گذریں کہ ان کے گوشت نوچے گئے اور چیر ڈالے گئے تم پر تو ایسی سختی کبھی نہیں آئی باقی رہا دین کا غلبہ تو وہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق کرے گا اور ملک میں ایسا امن ہوگا کہ دور تک اکیلا سوار بے خوف چلا جائے گا۔ اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا، چنانچہ یہ وعدہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت میں پورا ہوا یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔

٥٨٥٩- (٨) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلٰی اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِیْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَی الْاَسِرَّةِ اَوْمِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَی الْاَسِرَّةِ)) فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ ((اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) كَمَا قَالَ فِی الْاُوْلٰی فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ قَالَ ((اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ)) فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِیْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٢٧٨٨ ومسلم حديث رقم (١٦٠-١٩١٢) والترمذی حديث رقم ١٦٤٥ والنسائی

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان ❶ کے پاس تشریف لاتے تھے اور سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا سیدنا عبادہ بن صامت کی بیوی تھیں' ایک دن آپ کے پاس آئے' انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا' پھر وہ آپ کے سر میں جوئیں دیکھنے بیٹھ گئیں' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے' پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہو گئے' وہ کہنے لگیں' اے اللہ کے رسول آپ کو کس چیز نے ہنسایا' آپ نے فرمایا مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں' وہ دریا کی پشتوں پر سوار ہوتے ہیں' بادشاہوں کے تخت پر سوار ہونے کی طرح' میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں کر دے' تو آپ نے ان کے لئے دعا کی' پھر آپ نے سر رکھا اور سو گئے' پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے' میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ کو کس چیز نے ہنسایا' آپ نے فرمایا میری امت سے کچھ لوگ مجھ پر پیش کئے گئے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں جیسا کہ پہلے فرمایا تھا' میں نے کہا میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے' آپ نے فرمایا تو پہلے والوں میں ہے (راوی کہتے ہیں کہ)

حدیث رقم ۳۱۷۱ والموطا ۲/ ۵٤٦ الحدیث رقم ۳۹ من کتاب الجهاد واحمد فی المسند ۳/ ۲٤۰)

سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں دریا میں سوار ہوئیں ❷ اور دریا سے نکلتے وقت سواری سے گر کر وفات پا گئیں۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے کیونکہ وہ آپ کی محرم تھیں یعنی رضاعی خالہ یا آپ کے والد یا دادا کی خالہ اور یہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کی بہن، کہا نووی رحمہ اللہ نے علماء کا اتفاق ہے کہ سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محرم تھیں مگر کیفیت محرمیت میں اختلاف ہے، کہا مؤلف رحمہ اللہ نے اسلام لائیں ام حرام اور بیعت کی اور مریں حالت جہاد میں اپنے خاوند کے ساتھ زمین روم میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں۔ ❷ پس سوار ہوئیں الخ جزیرہ قبرص فتح کرنے کے لیے جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالے کر دیا۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جوؤں کا مارنا جائز ہے، اسی طرح محرم کا سر چھونا اس کے ساتھ خلوت کرنا اس کے پاس سونا اس حدیث میں کئی پیش گوئیاں مذکور ہیں امت کی ترقی کی پیشین گوئی اور یہ کہ وہ دریا میں جہاد کریں گے۔ اور یہ کہ سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا اس وقت تک زندہ رہیں گی اور ان کے ساتھ شہید ہوں گی اور یہ جہاد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی سرداری میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوا۔

۵۸٦۰- (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ يَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّيْ رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ إِنِّيْ أَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَهَلْ لَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ)) فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٤٦۔ ۸٦۸) واحمد فی المسند ۱/ ۳۰۲)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ضماد ❶ نامی ایک آدمی جو کہ شنوءہ سے تھا' مکہ میں آیا' وہ آسیب ❷ منتر پڑھتا تھا' اس نے مکہ کے بیوقوفوں سے سنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دیوانہ ہے' اس نے کہا اگر میں اس آدمی کو دیکھوں تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو میرے ہاتھ سے شفا دیدے' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا' تو وہ آپ سے ملا' اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں آسیب کا منتر پڑھتا ہوں' تو آپ کا کیا خیال ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں' ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں' جسے وہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا' اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں' اما بعد! ❸ اس نے کہا یہی کلمات دوبارہ لوٹائیے (پڑھیے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر یہی کلمات تین مرتبہ پڑھے' تو اس نے کہا میں نے کاہن' ساحر اور شعراء کے اقوال سنے ہیں لیکن آپ کے ان کلمات جیسے

میں نے کبھی نہیں سنے' جو کہ قاموس ❹ البحر ہیں' اپنا ہاتھ آگے کیجئے' میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کروں' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اس نے بیعت کی۔ (مسلم)

وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ ((بَلَغْنَا نَاعُوْسَ الْبَحْرِ)) وَذُكِرَ حَدِيْثَا اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ((يَهْلِكُ كِسْرٰى)) وَالْاٰخَرُ ((لَيَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ)) فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ۔

اور مصابیح کے بعض نسخوں میں بلغنا ناعوس البحر ہے اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث یھلك كسرٰی اور لتفتحن عصابة باب الملاحم میں ذکر کی گئی ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ ضماد آیا الخ ضماد ضاد معجمہ کی زیر اور پیش سے ہے اور تخفیف میم سے ہے اور دال آخر میں اور بعض نے آخر میں میم بھی روایت کی ہے یعنی ضمام کہا ہے، نبوت سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے واقف تھے اور یہ شخص طبیعت اور عزیمت خوان تھے اسلام لائے ابتدائے اسلام میں۔ ❷ آسیب کا یعنی آسیب جن کے دفع کے لیے اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتے ہیں اس اعتبار سے کہ مانند ہوا کے نظر نہیں آتا۔
❸ حمد اور درود کے بعد الخ لفظ اما بعد ایک کلمہ ہے کہ بعد شہادتین کے خطبوں میں مذکور ہوتا ہے جیسے کہ کتاب الجمعہ میں گذرا یہاں چاہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لفظ اما بعد کے بعد ضماد کو وعظ و نصیحت کریں مگر اسی قدر پر اکتفا کیا اور جواب اس کا صراحۃ رکھا اور کلمات پڑھے تاکہ جانیں عقل مند کہ یہ شخص بڑا عقل مند ہے اور تو ہم جنوں اور آسیب کا نہیں رکھتا اور جو اس کو مجنون کہتے ہیں وہ بے وقوف ہیں۔ ❹ قاموس البحر' دریا کی گہرائی میں یعنی اس کلام کی فصاحت کہ سمندر کی طرح تھی سبحان اللہ! آسیب جھاڑنے آئے تھے' خود ہی جھڑ گئے۔

وهذا الباب خال عن الفصل الثانی

اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٨٦١- (١٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْئَ بِكِتَابٍ مِّنَ النَّبِيِّ ﷺ اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ وَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالُوْا نَعَمْ فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ بن حرب نے حدیث بیان کی کہ میں نے اس دوران ❶ سفر کیا جو کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تھا' اس نے کہا میں شام میں تھا کہ ہرقل کے پاس ❷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا اور وہ خط سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ لائے تھے' تو انہوں نے یہ خط بصری کے امیر کو پہنچایا اور امیر نے ہرقل کو پہنچا دیا' ہرقل نے کہا جو شخص نبوت کا دعوی کرتا ہے کیا اس کی قوم میں سے کوئی آدمی یہاں ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں! (ابوسفیان نے کہا) میں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا گیا' ہم ہرقل کے پاس آئے اور اس کے سامنے بٹھا دیئے گئے' ہرقل نے کہا کہ جس شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے تم میں سے کون سا آدمی نسب کے لحاظ سے اس کے زیادہ

فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَّهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُّؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهٗ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَّتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاءُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاءُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِيْ اٰبَائِهٖ

قریب ہے؟ ابوسفیان نے کہا کہ میں ہوں' تو مجھے اس کے سامنے بٹھا دیا گیا' اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا گیا' پھر اس نے ایک ترجمان ❸ کو بلایا ہرقل نے ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان کے ساتھیوں کو بتا دے کہ میں نے اس شخص کے بارہ میں پوچھا ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو اگر ابوسفیان جھوٹ بولے تو اسے جھٹلا دینا' ابوسفیان کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ میرا جھوٹ ❹ ظاہر کر دیا جائے گا تو میں ضرور جھوٹ بولتا' پھر ہرقل نے ترجمان سے کہا اس سے پوچھ کہ حسب کے لحاظ سے وہ تم میں کیسا ہے؟ میں نے کہا وہ ہم میں صاحب حسب ❺ ہیں' اس نے کہا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں! اس نے کہا کیا اس کے اس دعویٰ سے پہلے بھی کسی نے اس پر جھوٹ کی تہمت لگائی تھی؟ میں نے کہا نہیں' اس نے کہا کیا اس کی پیروی اشراف لوگ کرتے ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا کمزور ❻ لوگ! اس نے کہا کیا وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم؟ میں نے کہا کم نہیں بلکہ وہ تو زیادہ ہو رہے ہیں' اس نے سوال کیا' کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس دین کو ناپسند کرتے ہوئے مرتد بھی ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں! اس نے کہا کیا تم نے اس سے لڑائی بھی کی ہے؟ میں نے کہا ہاں! اس نے کہا تمہاری لڑائی اس سے کس طرح ❼ رہی؟ میں نے کہا کہ ہمارے اس کے درمیان لڑائی ڈولوں ❽ کی طرح ہے کبھی وہ ہمیں ❾ ملتا ہے اور کبھی اس کو' اس نے کہا کیا کبھی اس نے غداری کی ہے؟ میں نے کہا نہیں' لیکن ہم نہیں جانتے کہ وہ اس مدت میں میں کیا کرنے والا ❿ ہے! ابوسفیان نے کہا اللہ کی قسم میرے لئے ممکن ⓫ نہ ہوا کہ میں اس میں کوئی بات داخل کروں سوائے اس کے کہ ہرقل نے کہا کیا اس سے ⓬ پہلے کسی ایک نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے کہا نہیں' پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا' اسے بتا دے کہ میں نے تم سے اس کے حسب کے بارہ میں سوال کیا تو تم نے یہ جواب دیا کہ وہ صاحب حسب ہے (تو سن لے کہ) اسی طرح رسل حسب والی قوموں میں

مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاءُ هُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاءُ هُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذَالِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذَالِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذَالِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَكَذَالِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ اِئْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَاْمُرُكُمْ قُلْنَا يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

مبعوث کئے جاتے ہیں' میں نے تجھ سے سوال کیا کہ کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے' تم نے جواب دیا کہ نہیں (تو سن لے کہ) اگر اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ (گزرا) ہوتا تو میں کہتا (سمجھتا) کہ وہ اپنے باپ' دادا کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے' میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے پیروکار اشرف ہیں یا کمزور لوگ' تو تم نے کہا کہ کمزور لوگ (تو سن لے کہ) کمزور لوگ ہی رسل کی پیروی کرتے ہیں' میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے یہ کہنے (دعویٰ کرنے) سے پہلے کبھی کسی نے اس پر جھوٹ کی تہمت لگائی ہے تو تم نے کہا کہ نہیں تو میں سمجھ گیا کہ جو لوگوں پر جھوٹ بولنا نہیں چھوڑتا ⑬ تو پھر وہ اللہ تعالیٰ پر بھی جھوٹ نہیں بول سکتا ہے، میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص دین کی وجہ سے مرتد ہوا ہے' تو تم نے جواب دیا کہ نہیں (تو سن لے کہ) جب ایمان کی لذت دل میں جگہ کر لے تو پھر اسی طرح ہوتا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ کم ہو رہے ہیں یا بڑھ رہے ہیں تو تم نے جواب دیا کہ وہ بڑھ رہے ہیں (تو سن لے کہ) جب ایمان مکمل ہو جائے تو اسی طرح ہوتا ہے' میں نے تجھ سے سوال کیا کہ کیا تمہاری اس سے جنگ ہوئی ہے تو تم نے کہا کہ تمہارے اور اس کے درمیان لڑائی ڈولوں کی طرح رہی' کبھی وہ غالب ہوئے اور کبھی تم (تو سن لے کہ) رسل کو اسی طرح آزمایا جاتا ہے اور آخر کار فتح ان کی ہی ہوتی ہے' میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کبھی اس نے غداری کی ہے تو تم نے کہا کہ نہیں (تو سن لے کہ) رسل غداری نہیں کیا کرتے' میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کبھی اس سے پہلے کبھی شخص نے ایسا کہا ہے تو تم نے کہا کہ نہیں' تو میں کہتا ہوں کہ اگر اس سے پہلے کسی نے ایسا کہا ہوتا تو میں کہتا کہ اس نے اس کی پیروی کی ہے' ابوسفیان کہتے ہیں پھر اس ہرقل نے کہا وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا وہ ہمیں نماز پڑھنے' زکوٰۃ ادا کرنے' صلہ رحمی اور معاف کرنے کا حکم کرتا ہے' ہرقل نے کہا کہ اگر تیرا یہ کہنا سچ ہے تو پھر وہ حقیقتاً نبی ہے اور مجھے یہ علم تھا کہ ایک نبی پیدا ہونے والا

ﷺ فَقَرَاَهُ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦ ومسلم حدیث رقم (٧٤ـ ١٧٧٣) وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ۔

ہے مگر یہ علم نہیں تھا ⓮ کہ وہ تم میں سے ہوگا اور اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں ان تک پہنچ سکوں گا تو میں ان سے ضرور ⓯ ملاقات کرتا اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو میں ان کے پاؤں دھوتا' اور میرے ملک پر بھی لازمی ان کی حکومت ہوگی' پھر ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور اس کو پڑھا۔ (متفق علیہ) اور تحقیق یہ ساری حدیث باب الکتاب الی الکفار میں گذری ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی صلح حدیبیہ کے وقت جو چھ ہجری میں ہوئی۔
❷ یعنی ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا یا اپنے دین کا بڑا عالم تھا اس پر نبی ﷺ کی نبوت کی حقیقت ثابت ہوگئی تھی جیسے اس حدیث سے ان شاء اللہ تعالیٰ معلوم ہوگا لیکن وہ اپنی قوم کے خوف اور ریاست کی محبت سے مسلمان نہ ہوسکا ہندوستان میں جو نصاریٰ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی نبی کے ہونے کی خبر نہیں تو وہ غلط کہتے ہیں اس لیے کہ خود انجیل میں یہ خبر موجود کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد فارقلیط (یعنی ہمارے نبی محمد ﷺ) آئیں گے، دوسری دلیل یہ کہ آپ کے وقت کے نصرانی بادشاہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل کی گفتگو سے اللہ چاہے تو معلوم ہو جائے گا اور مقوقس کے کلام سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے اس نے نبی ﷺ کے خط کا یہ جواب لکھا کہ تمہارا دین کیا خوب دین ہے' تم توحید الٰہی کی طرف دعوت دیتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک نبی عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہونے والا ہے۔ اور حبش کا بادشاہ تو کھل کر مسلمان ہوا اور کسی بادشاہ نے نبی ﷺ سے یہ نہیں کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی نبی کا وجود نہیں، اور تم کس طرح نبوت کا دعویٰ کرتے ہو' تو اس سے صاف ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی ﷺ کا انکار کرنا صریحاً حق کو چھپانا اور ناانصافی ہے۔ ❸ ترجمان وہ جو دوسرے ملک کے لوگوں کی بات بادشاہوں کو سمجھاتا ہے۔ ❹ یعنی حاضرین میرا جھوٹ میری قوم کے آگے بیان کریں گے اس کا ڈر تھا اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو ہرقل سے نبی ﷺ کے بارہ میں جھوٹ بولتا کیونکہ مجھے آپ سے عداوت تھی۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے کہا ظاہر یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جھوٹ بیان کریں گے اور میری ذلت ہوگی تو میں جھوٹ بولتا۔ ❺ ہم میں صاحب حسب ہیں الخ حسب اس چیز کو کہتے ہیں کہ شمار کرے اس کو آدمی اور فخر کرے ساتھ اس کے قسم شرف وفضل اپنے کی سے اور باپوں اپنے کے سے اور یہ شامل ہے نسب کو بھی اور مراد یہاں بنی ہاشم ہیں کہ جو قریش میں سب سے افضل تھے اور بخاری میں آیا ہے ((کیف نسبه فیکم))۔ ❻ اشراف لوگوں کے الخ مراد اشراف سے یہاں اہل نخوت وتکبر ہیں ورنہ کون شریف زیادہ ہے اولاد ہاشم سے مانند سیدنا عباس' سیدنا حمزہ' سیدنا علی' سیدنا جعفر اور دیگر اکابر قریش مثلاً سیدنا ابوبکر' سیدنا عمر' سیدنا عثمان اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے قریش میں کہ پہلے سوال کرنے ہرقل کے سے ایمان لائے تھے۔ ❼ کس طرح ہے لڑائی تمہاری یعنی کون غالب رہتا ہے۔ ❽ مانند ڈولوں کے یعنی ہماری ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر جیسے کنوئیں سے ڈھول پانی کھینچنے میں کبھی کسی کے ہاتھ میں آتا ہے کبھی کسی کے ہاتھ میں یعنی کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کبھی ان کی فتح ہوتی ہے۔ ❾ یعنی ہم ان کا نقصان کرتے ہیں۔ ❿ یعنی آئندہ عہد شکنی کریں۔ ⓫ یعنی میں نے عداوت کی راہ سے اتنا بڑھا دیا کہ یہ جو صلح ہوئی ہے شاید اس میں وہ دغا کریں۔ ⓬ کسی نے پہلے یعنی ان کی قوم میں سے۔ ⓭ نہیں ہے الخ یعنی جب وہ لوگوں پر طوفان نہیں باندھتے تو جھوٹا دعویٰ کر کے اللہ جل جلالہ پر کس طرح جھوٹا طوفان لگا سکتے ہیں؟ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس خط سے بہت باتیں نکلتی ہیں ایک تو کافروں کو لڑائی سے پہلے اسلام کی طرف بلانا اور یہ واجب ہے اگر ان کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور پہنچ گئی تو وہ مستحب ہے۔ دوسرا یہ کہ خبر واحد پر عمل کرنا واجب ہے اس لیے کہ

سیدنا دحیہ رضی اللہ عنہ ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تھے اور اس پر اجماع ہے۔ تیسرا یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الٰہی سے بھی ذکر الٰہی مراد ہے۔ چوتھا یہ کہ خط میں پہلے کاتب کا پھر مکتوب الیہ کا نام لکھنا مسنون ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام بھی لکھنے کی اجازت دی ہے اور القاب میں افراط و تفریط نہ کرے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو صرف روم کا رئیس لکھا اور زیادہ مبالغہ اس کی تعریف میں نہیں کیا۔

⑭ اور مجھے یہ علم نہیں تھا کہ میں گمان کرتا بلکہ یہ خیال تھا کہ شاید بنی اسرائیل میں پیدا ہوں جیسے بہت سے دوسرے رسل بنی اسرائیل میں ہو چکے ہیں یا شام کے ملک میں پیدا ہوں یا اور کسی دولت مند ذی علم قوم میں۔ اس زمانہ میں عرب کی قوم نہ مال دار تھی اور نہ ذی علم اور دوسری اقوام عرب کے لوگوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی تھیں، عرب کے لوگوں کو سوالوٹنے اور آپس میں لڑنے جھگڑنے کے اور کوئی شغل نہ تھا آخر اللہ عزوجل نے اپنی قدرت کو دکھلانا چاہا اور ایسی قوم میں آپ کو پیدا کیا جہاں گمان بھی نہ تھا' یہ بھی ایک بڑی نشانی ہے آپ کی نبوت کی اور ایک بڑی نشانی ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی۔ ⑮ البتہ محبوب رکھتا میں دیکھنا ان کا، صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ میں کس طرح بھی ملتا محنت مشقت اٹھا کر یعنی لوگ مجھے جانے نہ دیں گے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھے روکیں گے اور میرے مارنے کے فکر میں ہوں گے ورنہ میں ضرور جاتا اور آپ سے ملتا۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ عذر درست نہ تھا بلکہ اس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا۔

بَابٌ فِي الْمِعْرَاجِ

معراج کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٨٦٢ - (١) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ ((بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شَعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوٍّ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ۔ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا وَّحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَآبَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرَفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى

قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے سیدنا مالک رضی اللہ عنہ بن صعصعہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس رات ❶ کی حدیث بیان کی جس رات آپ کو لے جایا گیا' آپ نے فرمایا میں حطیم میں تھا اور بعض اوقات آپ نے فرمایا کہ میں لیٹا ہوا تھا کہ میرے پاس ایک آنے والا ❷ آیا' تو اس نے نحر سے شعر تک میرا سینہ چاک کیا اس نے میرا دل نکالا' پھر میرے پاس سونے کا ایمان سے بھرا ہوا ایک بڑا برتن لایا گیا اور اس میں میرا دل دھویا گیا پھر بھرا گیا' پھر میرا دل واپس اسی جگہ لوٹا دیا گیا' ایک روایت میں ہے کہ زمزم کے پانی سے پیٹ دھویا گیا' پھر ایمان وحکمت سے میرا دل بھر دیا گیا' پھر میرے پاس ایک جانور خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا سفید رنگ کا لایا گیا جس کا نام براق تھا وہ اپنا قدم نظر کی انتہا تک رکھتا تھا' مجھے اس پر بٹھایا گیا اور میرے ساتھ

اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قَالَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَهٰذَا عِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِدْرِيْسُ فَقَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى

جبرائیل (علیہ السلام) چلے' یہاں تک ❸ کہ آسمان دنیا تک آئے اور دروازہ کھولنے کے لئے اجازت مانگی' پوچھا گیا کون! کہا جبریل ہوں! دربان نے کہا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد (ﷺ) کہا گیا کوئی ان کی طرف بھیجا گیا تھا' کہا ہاں! فرشتوں نے کہا اچھا آنے والا آیا ہے' دروازہ کھولا گیا اور جب میں اس میں داخل ہوا تو وہاں آدم (علیہ السلام) تھے' جبریل (علیہ السلام) نے کہا یہ آپ کے والد ہیں' آپ انہیں سلام کہے، تو میں نے انہیں سلام کہا' انہوں نے مجھے سلام کا جواب دیا' پھر انہوں نے کہا کہ نیک بیٹے اور نیک نبی کے لئے مرحبا ہے' پھر جبریل (علیہ السلام) میرے ساتھ چلے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر آئے' انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا' پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل! کہا گیا تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد (ﷺ) کہا گیا کوئی اس کی طرف بھیجا گیا تھا! کہا ہاں! کہا گیا اسے مرحبا' اچھا آنے والا ہے' تو دروازہ کھول دیا گیا اور جب میں اس میں داخل ہوا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) ❹ جو کہ خالہ زاد تھے' جبریل (علیہ السلام) نے کہا انہیں سلام کہیے' تو میں نے انہیں سلام کہا انہوں نے سوال کا جواب دیا' پھر انہوں نے کہا نیک بھائی اور نیک نبی کو مرحبا ❺ ہو' پھر جبریل (علیہ السلام) میرے ساتھ چلے یہاں تک کہ تیسرے آسمان پر آئے' دروازہ کھولنے کا کہا' پوچھا گیا کون ہے' کہا جبریل! کہا ساتھ کون ہے؟ کہا محمد (ﷺ) کہا گیا ان کی طرف کوئی بھیجا گیا تھا' کہاں ہاں! کہا گیا اسے مرحبا' اچھا آنے والا ہے، اور دروازہ کھول دیا گیا' تو جب میں اس میں داخل ہوا تو وہاں یوسف (علیہ السلام) تھے' کہا گیا یہ یوسف (علیہ السلام) ہیں انہیں سلام کہیے' میں نے انہیں سلام کہا انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا نیک بھائی اور نیک نبی کو مرحبا ہو' پھر جبریل (علیہ السلام) میرے ساتھ چلے یہاں تک کہ چوتھے آسمان پر آئے' دروازہ کھولنے کی اجازت مانگی' پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل ہوں' دربان نے کہا تمہارے ساتھ اور کون ہے' کہا' محمد (ﷺ) کہا گیا کوئی ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ کہا ہاں' انہوں نے کہا مرحبا اچھا آنے والا ہے' پھر دروازہ کھولا گیا اور جب میں اس

السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا مُوْسٰى قَالَ هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى قِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ اَبْكِيْ لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِيْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اِبْرَاهِيْمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرٍ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ قُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ اَمَّا

میں داخل ہوا تو وہاں ❻ ادریس علیہ السلام تھے' جبریل علیہ السلام نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں' انہیں سلام کہیے، میں نے انہیں سلام کہا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا نیک بھائی اور نیک نبی کو مرحبا ہو' پھر جبریل علیہ السلام میرے ساتھ چلے یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر آئے' دروازہ کھولنے کی اجازت مانگی' پوچھا گیا کون! کہا جبریل' دربان نے کہا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا' محمد (ﷺ) ہیں' کہا گیا کوئی ان کی طرف بھیجا گیا تھا' کہاں ہاں! فرشتوں نے کہا مرحبا' اچھا آنے والا ہے' پھر دروازہ کھول دیا گیا اور جب میں اس میں داخل ہوا تو وہاں ہارون علیہ السلام تھے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ ہارون علیہ السلام ہیں' انہیں سلام کہیے، میں نے انہیں سلام کہا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا نیک بھائی اور نیک نبی کو مرحبا ہو' پھر جبریل علیہ السلام میرے ساتھ چلے یہاں تک کہ چھٹے آسمان پر آئے' دروازہ کھولنے کی اجازت مانگی' پوچھا گیا کون؟ کہا جبریل! دربان نے کہا تمہارے ساتھ کون ہے' کہا محمد (ﷺ) ہیں' کہا گیا کوئی ان کی طرف بھیجا گیا تھا' کہا ہاں! انہوں نے کہا مرحبا' اچھا آنے والا ہے' پھر دروازہ کھول دیا گیا' اور جب میں اس میں داخل ہوا تو وہاں موسیٰ علیہ السلام تھے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کہیے، میں نے ان کو سلام کہا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا نیک بھائی اور نیک نبی کو مرحبا ہو اور جب میں آگے بڑھا تو وہ رو پڑے' ❼ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ایک نوجوان لڑکا جو میرے بعد نبی بنا کر بھیجا گیا تھا اس کی امت میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہوگی' پھر جبریل علیہ السلام میرے ساتھ چلے یہاں تک کہ ساتویں آسمان پر آئے' وہاں بھی دروازہ کھولنے کے لئے اجازت طلب کی تو پوچھا گیا کہ کون؟ کہا جبریل ہوں' دربان نے کہا تمہارے ساتھ اور کون ہے' کہا محمد (ﷺ) کہا گیا ان کی طرف کوئی بھیجا گیا تھا' کہا ہاں کہا گیا مرحبا ہو' اچھا آنے والا ہے' اور جب میں اس میں داخل ہوا تو وہاں ابراہیم علیہ السلام

الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ قَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَ أُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَ إِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلٰوتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنِّيْ أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ)) (متفق عليه) (البخاری

تھے‘ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کے والد ابراہیم علیہ السلام ہیں‘ انہیں سلام کہیے، میں نے انہیں سلام کہا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا نیک بیٹے اور نیک نبی کے لئے مرحبا ہو‘ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا تو وہاں میں کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے بیر ہجر شہر کے مٹکوں کی طرح ❽ اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں کے برابر ہیں۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے‘ تو وہاں چار نہریں تھیں، دو چھپی ہوئی اور دو ظاہر‘ میں نے کہا اے جبریل علیہ السلام یہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا یہ دو چھپی ہوئی نہریں جنت میں ہیں اور دو ظاہر نہریں نیل اور فرات (دریا) ہیں ❾ پھر مجھے بیت المعمور ❿ دکھایا گیا اور ایک دودھ کا‘ ایک شراب کا اور ایک شہد کا پیالہ لایا گیا تو میں نے دودھ کا پیالہ پکڑ لیا تو جبریل علیہ السلام نے کہا یہ فطرت ⓫ ہے اس پر آپ ہوں گے اور آپ کی امت بھی۔ پھر مجھ پر روزانہ کی پچاس نمازیں فرض کی گئیں‘ تو میں واپس لوٹ آیا‘ اور موسیٰ علیہ السلام پر میرا گزر ہوا تو انہوں نے کہا آپ کو کس عبادت کا حکم کیا گیا ہے‘ میں نے کہا روزانہ کی پچاس نمازوں کا‘ تو انہوں نے کہا آپ کی امت روزانہ کی پچاس نمازوں کو ادا نہیں کر سکے گی‘ اللہ کی قسم میں نے آپ سے پہلے اس کا تجربہ کیا ہے لوگوں کو آزمایا ہے اور مجھے بنی اسرائیل کا سخت تجربہ ہوا ہے‘ آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں اور نمازوں میں اپنی امت کے لئے کمی کا سوال کریں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) میں اللہ تعالیٰ کے پاس واپس ⓬ آیا تو اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں کم کر دیں ‘پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس آیا تو انہوں نے پہلے کی طرح کہا‘ میں اپنے پروردگار کے پاس گیا اور اپنی امت کے لئے پہلے کی طرح کمی کا سوال کیا‘ تو اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں اور کم کر دیں‘ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا تو انہوں نے اسی طرح کہا میں پروردگار کے پاس واپس گیا تو مزید دس نمازیں کم کر دی گئیں‘ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف آیا تو انہوں نے پہلے کی طرح کہا‘ میں اپنے پروردگار کے پاس گیا تو مزید دس نمازیں کر دی گئیں‘ اور روزانہ میں دس نمازوں کا حکم

حدیث رقم ۳۸۸۷ ومسلم حدیث رقم (۲٦٥۔ ۱٦٤) والنسائی حدیث رقم ٤٤٨ واحمد فی المسند ٤ / ۲۰۷)

دیا گیا۔ میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف آیا تو انہوں نے پہلے کی طرح کہا' میں پھر اپنے پروردگار کے پاس گیا تو مجھے روزانہ کی پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا' پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف آیا تو انہوں نے کہا کتنی نمازوں کا حکم ہوا' میں نے کہا روزانہ کی پانچ کا' تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ کی امت پانچ نمازیں بھی ادا نہیں کر سکے گی' میں نے آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا اور بنی اسرائیل کا سخت تجربہ کیا ہے' آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں اور اپنی امت کے لئے مزید کمی کا سوال کریں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے اتنی مرتبہ سوال کیا ہے کہ اب مجھے شرم آتی ہے' لہٰذا اب میں اس پر راضی اور میں اس کو تسلیم کرتا ہوں' آپ نے فرمایا کہ جب میں وہاں سے گزرا تو پکارنے والے نے اعلان کیا کہ میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں ⑬ سے کمی کر دی۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی حجر اور حطیم اس جگہ کا نام ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنایا تھا تو وہ کعبہ میں داخل تھا، جب قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اس چند گز کے مکان کو کعبہ سے علیحدہ کر دیا اس لیے کہ رقم ختم ہوگئی تھی' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے وقت حطیم میں تھے اور بخاری ومسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے تو مطلب یہ کہ پہلے آپ گھر میں تھے' پھر جبرائیل علیہ السلام آپ کو حطیم میں لے گئے' پھر وہاں سے معراج کو چلے گئے تھے کبھی آپ نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونوں درست ہیں اور بعض روایت میں سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کا گھر مذکور ہے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بہن کا نام ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ان کا گھر ملا ہوا تھا گویا ایک ہی گھر تھا۔ ❷ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کو دو مرتبہ چاک کیا گیا' ایک مرتبہ تو لڑکپن میں تا کہ کھیل کود کی ہوس نہ ہو جیسے ایک حدیث میں گذرا دوسری مرتبہ معراج کے وقت تا کہ جوانی کی ہوس زور نہ کرے اور دل میں ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار الٰہی اعلیٰ رتبہ کی لیاقت حاصل ہو۔ ❸ یہاں تک کہ آیا آسمان دنیا پر الخ راوی نے اختصار کر دیا ہے ورنہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ میں صاف مذکور ہے کہ آپ سوار ہو کر پہلے بیت المقدس میں آئے اور جانور کو اس حلقہ کے ساتھ باندھ دیا جس کے ساتھ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اپنے جانور باندھا کرتے تھے القصہ پھر آسمان پر چڑھے۔ ❹ اور یہ عیسیٰ علیہ السلام الخ ابن ماجہ نے باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم علیہ السلام میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو آپ نے ابراہیم' موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی ان سب نے قیامت کا ذکر کیا تو ابراہیم علیہ السلام سے سب نے پوچھا لیکن ان کو قیامت کا کچھ علم نہ تھا پھر سب نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا تو ان کو بھی علم نہ تھا' آخر عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھ سے وعدہ کیا ہے قیامت سے کچھ پہلے کا یعنی دنیا میں جانے کا لیکن قیامت کا ٹھیک وقت تو وہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا پھر انہوں نے دجال کا ذکر کیا اور کہا کہ میں اتروں گا اور اس کو قتل کروں گا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام بنفس نفیس آسمان پر موجود ہیں اور قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے۔ ❺ نیک نبی الخ آدم علیہ السلام نے اور تمام انبیاء علیہم السلام نے تعریف کی کہ مذکور ہیں حدیث میں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نیک بختی کے پس معلوم ہوا کہ نیک بختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہے اور تمام اچھے خصائل کو شامل ہے' اس لیے کہا گیا ہے صالح وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتھ اس چیز کے کہ لازم ہو اس پر ہر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد سے اور پروردگار تعالیٰ نے بھی

قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کا صالحیت کے ساتھ موصوف ہونا بیان کیا ہے اور فرمایا وکل من الصالحین اور فرمایا ﴿وکلا جعلنا صالحین﴾۔ ❻ پس وہاں ادریس علیہ السلام تھے، اگرچہ ادریس علیہ السلام بھی آپ کے داداؤں میں سے ہیں مگر تمام انبیاء علیہم السلام سب آپس میں بھائی ہیں اور چونکہ باپ ہونا آدم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کا مشہور تر اور روشن تر تھا اس لیے انہوں نے ابن صالح کہا۔ ❼ یعنی موسیٰ علیہ السلام کا رونا معاذ اللہ حسد کی وجہ سے نہ تھا کیونکہ انبیاء علیہم السلام تمام کے تمام حسد وغیرہ جیسے خصائل سے پاک ہیں بلکہ ان کو اپنی امت پر افسوس آیا کہ میں مدت تک ان کو سمجھاتا رہا اور بہت سے معجزات دکھلائے لیکن بہت لوگ کم ایمان لائے تو اس وجہ سے بہشت میں بھی کم جائیں گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوڑی عمر میں بے شمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جائیں گے تو بہشت میں میری امت سے زیادہ تر داخل ہوں گے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ کر پچاس سے پانچ نماز تک کو کم نہ کرواتے اور موسیٰ علیہ السلام نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکا حقارت سے نہیں کہا کیونکہ بڑی عمر والے نوجوان کو لڑکا کہتے ہیں بلکہ اس میں آپ کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمر کے ایسا بلند مرتبہ ہوئے کہ سب انبیاء علیہم السلام سے افضل ہو گئے۔ ❽ یعنی ہجر عرب میں ایک جگہ ہے وہاں کے مٹکے بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ ❾ پس نیل اور فرات ہے، نیل ایک دریا ہے ملک افریقہ میں جس کا طول تین ہزار میل کے قریب ہے اور قاہرہ پائے تخت مصر اسی دریا کے کنارے پر واقع ہے ملک مصر کی شادابی اور سرسبزی اسی دریا سے ہے اور جب یہ دریا ابلتا ہے تو تمام ملک سیراب ہو جاتا ہے او فرات وہ دریا ہے جو عراق عرب میں واقع ہے، واقعہ کربلا اسی دریا کے کنارے پر ہوا تھا، پانی اس کا نہایت میٹھا اور ہاضم ہے، قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ زمین میں ہے کیونکہ نیل اور فرات اس کی جڑ سے نکلے ہیں' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ کوئی ضروری نہیں اس لیے کہ احتمال ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے یہ دونوں دریا نکلے ہوں پھر چلے گئے ہوں جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اور زمین پر نمودار ہوئے ہوں اور یہ امر خلاف شرع ہے نہ خلاف عقل اور ظاہر حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے تو اسی کی طرف جانا چاہیے۔ ❿ بیت المعمور ساتویں آسمان پر فرشتوں کے طواف کا کعبہ ہے۔

⓫ اس کی بھی توجیہہ گذر چکی۔ ⓬ خطابی رحمہ اللہ نے کہا کہ بار بار جو موسیٰ علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے پاس بھیجا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تخفیف چاہی تو انہوں نے معلوم کر لیا تھا کہ پہلا حکم واجب قطعی نہیں ہے ورنہ کیوں یہ تکرار کرتے پس صادر ہونا بار بار عرض کرنے کا دلیل ہے اس پر کہ پہلا حکم غیر واجب تھا قطعاً اس لیے کہ جو چیز واجب ہوتی ہے قطعاً نہیں قبول کرتے تخفیف کو، (ذکرہ الطیبی) اور میں کہتا ہوں کہ جو چیز واجب نہیں ہوتی اس میں تخفیف چاہنے کی کیا حاجت ہے پس صحیح یہ ہے کہ جو بعض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے پچاس نمازیں فرض کی تھیں پھر رحم کیا اپنے بندوں پر اور نسخ کیا ان کو ساتھ پانچ کے جیسے اور بعض احکام منسوخ ہوئے ہیں۔ ⓭ جاری کیا میں نے فرض اپنا اور تخفیف کی میں نے اپنے بندوں سے یعنی ایک نماز کا ثواب دس نماز کے برابر ملے گا تو پانچ کی پچاس ہو گئیں سو، امت کی تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الٰہی کے خلاف بھی نہ ہوا۔

٥٨٦٣ - (٢) وَعَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهِ فَرَكِبْتُ حَتّٰى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ تَرْبِطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ)) قَالَ: ((ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ

ثابت بنانی رحمہ اللہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس براق ❶ لایا گیا جو رنگت میں سفید قد میں گدھے سے لمبا اور خچر سے چھوٹا تھا' اس کے قدم اس کی نظر کی انتہا پر پڑتے تھے' میں اس پر سوار ہوا یہاں تک کہ میں بیت المقدس آیا' اور میں نے براق کو اس کھونٹے ❷ کے ساتھ باندھا جس کے ساتھ انبیاء علیہم السلام باندھا کرتے تھے' پھر میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے وہاں دو رکعات ادا کیں' پھر میں وہاں سے نکلا تو میرے پاس جبریل علیہ السلام ایک برتن شراب کا اور

فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَ نِيْ جِبْرَئِيْلُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَّاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اِخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عُرِجَ بِنَا اِلَى السَّمَاءِ)) وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ ((فَاِذَا اَنَا بِاٰدَمَ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ)) وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ ((فَاِذَا اَنَا بِيُوْسُفَ اِذَا هُوَ قَدْ اُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِيْ وَ دَعَالِيْ بِخَيْرٍ)) وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوْسٰى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ ((فَاِذَا اَنَا بِاِبْرَاهِيْمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ اِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَاِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَّا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا وَرَقُهَا كَاٰذَانِ الْفِيَلَةِ وَاِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ مَاغَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَاَوْحٰى اِلَيَّ مَا اَوْحٰى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذَالِكَ فَاِنِّيْ بَلَوْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ يَارَبِّ خَفِّفْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذَالِكَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ

ایک برتن دودھ کا لائے' میں نے دودھ پسند کیا تو جبریل علیہ السلام نے کہا' آپ نے فطرہ کو چنا' پھر وہ ہمارے ساتھ آسمان کی طرف چڑھے (چلے) (اس سے آگے روای نے سابقہ حدیث کی طرح ذکر کیا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی' انہوں نے مرحبا کہا اور بہتری کی دعا دی' آپ نے فرمایا تیسرے آسمان پر جناب یوسف علیہ السلام تھے جن کو بلاشبہ آدھا حسن دیا گیا ہے' انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور بھلائی کی دعا دی' اور موسیٰ علیہ السلام کے رونے کا ذکر نہیں کیا' آپ نے فرمایا کہ ساتویں آسمان میں جناب ابراہیم علیہ السلام بیت المعمور سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں اور وہاں بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جن کی دوبارہ باری نہیں آتی۔ پھر وہ مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے چلے' جس کے پتے ہاتھی کے کانوں اور اس کا پھل مٹکوں کی طرح تھا' اور جب سدرۃ المنتہیٰ کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس چیز نے ڈھانپ لیا جس نے کہ ڈھانپا تو سدرۃ المنتہیٰ کی شکل بدل گئی کوئی ایک شخص بھی اس کے کمال کی خوبی کا وصف بیان نہیں ❸ کرسکتا' (وہاں) اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی اتاری اور مجھ پر ہر دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں' پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ آپ کے پروردگار نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا ہر دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض کی ہیں' انہوں نے کہا کہ اپنے پروردگار کی طرف واپس جایئے اور اس سے کمی کا مطالبہ کیجئے' کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی اس لئے کہ میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا اور ان کا امتحان لیا ہے' آپ فرماتے ہیں تو میں اپنے پروردگار کی طرف واپس ❹ گیا اور میں نے کہا اے میرے پروردگار میری امت پر آسانی کیجئے' تو پانچ نمازیں کم کی گئیں' پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹا اور میں نے کہا کہ پانچ نمازیں کم کر دی گئی ہیں تو انہوں نے کہا آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی' آپ اپنے پروردگار کی طرف واپس جایئے اور اس سے کمی کا سوال کیجئے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر میں اپنے پروردگار اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! بلاشبہ یہ ہر دن اور رات میں

فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّيْ وَبَيْنَ مُوْسٰى حَتّٰى قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذَالِكَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ حَتّٰى اِسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۲۵۹-۱۶۲ واحمد فی المسند ۵/ ۳۹۲)

پانچ نمازیں ہیں لیکن ہر نماز کا ثواب دس نمازوں کے برابر ہے' تو اس حساب سے یہ پانچ نمازیں پچاس نمازیں ہوئیں' جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا مگر اسے نہ کیا تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر اس نے عمل کر لیا تو اس کے لئے دس نیکیاں ❺ لکھی جاتی ہیں۔ اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرے اور اسے نہ کرے تو اس کے لئے کچھ بھی نہیں لکھا جاتا اور اگر وہ برائی کر لے تو وہ ایک ہی لکھی جاتی ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں پھر میں وہاں سے اترا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' انہیں بتایا کہ (پانچ رہ گئی ہیں) تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے پروردگار کی طرف جایئے اور کمی کا سوال کیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق میں اپنے پروردگار کی طرف کئی مرتبہ لوٹا یہاں تک کہ اب مجھے شرم آتی ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ براق، برق سے نکلا ہے برق کہتے ہیں بجلی کو، اس جانور کا نام براق اس لیے ہوا کہ اس کی چال بجلی کی طرح تیز ہے اس پر معراج کی رات رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے، زبیدی اور صاحب تحریر نے کہا کہ براق وہ جانور ہے جس پر تمام رسولوں نے سواری کی لیکن رسولوں کا سواری کرنا اس پر دلیل چاہتا ہے، بعض نے کہا براق کو براق اس لیے کہا کہ وہ بجلی کی طرح صاف ستھرا اور چمک دار تھا اور بعض نے کہا اس لیے کہ وہ سفید تھا، قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا احتمال ہے کہ اس میں دو رنگ ہوں کیوں کہ برقا اس بکرے کو کہتے ہیں جس کی سفیدی میں سیاہ دھاریاں ہوں اور حدیث میں خود موجود ہے کہ وہ جانور سفید رنگ تھا تو برقا بھی سفید میں داخل ہے۔ ❷ یہ کھونٹہ مسجد کے دروازہ پر ہے حق تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو معراج کی رات مکہ سے بیت المقدس تک براق پر لے گیا اور یہ مذکور ہے سورۂ اسراء کے ابتدا میں اور آگے لے گیا آسمانوں پر یہ سورۂ نجم میں مذکور ہے۔ ❸ یعنی جب اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی اس درخت پر ہوئی تو اس کا رنگ روپ ہی بدل گیا اور حسن و جمال اس کا بے نظیر ہو گیا جس کی تعریف بیان نہیں ہو سکتی اور سدرۃ المنتہی بیر کا ساتوں آسمانوں کے اوپر ایک درخت ہے اور وہ حد ہے ان کے علم کی اس سے آگے کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اس کا نام سدرۃ المنتہی اس لیے ہوا کہ ملائکہ کا علم وہاں تک ختم ہو گیا اور اس سے آگے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ اور کوئی نہیں جا سکا اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اس کو منتہی اس لیے کہتے ہیں کہ جو اوپر سے اترتا ہے وہ وہاں آ کر ٹھہر جاتا ہے اور جو نیچے سے چڑھتا ہے تو وہ بھی وہاں رک جاتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم۔ ❹ پانچ نمازیں الخ اصل عبارت اس طرح ہے خمسًا فخمسًا یعنی پانچ کم کیں، پھر پانچ کم کیں پس موافق ہو گی روایت سابقہ کے جس میں دس دس کا کم ہونا مذکور ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ روایت اس روایت سے مختصر ہے اور حقیقت میں پانچ پانچ ہی معاف ہوئیں اور حدیث آئندہ میں شطر شطر کا معاف ہونا مذکور ہے تو وہاں شطر یعنی نصف نہیں ہے بلکہ شطر سے ایک حصہ مراد ہے یعنی پانچ نمازیں اور ایسا ہی

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا اب احادیث میں کوئی تعارض نہ رہا۔ وللہ الحمد ❺ دس گنا' سبحان اللہ مالک الملک کی کیسی عنایت اپنے غلاموں پر ہے کہ پڑھے تو پانچ اور ثواب ملے پچاس کا۔

٥٨٦٤ - (٣) وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فُرِجَ عَنِّیْ سَقْفُ بَيْتِیْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِیْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهٗ فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِیْ فَعَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ اِفْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِیَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا اِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰی يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَّعَلٰی يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰی فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرَئِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِیْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰی حَتّٰی عَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا اِفْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِی السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَمُوْسٰی وَعِيْسٰی وَاِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِی السَّمَاءِ الدُّنْيَا

ابن شہاب رحمہ اللہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی اس وقت میں مکہ میں تھا سیدنا جبرائیل علیہ السلام اترے اور میرا سینہ کھولا ❶ پھر اس کو آب زم زم سے دھویا' پھر سونے کا حکمت وایمان سے بھرا ہوا ایک برتن لائے ❷ اور جو کچھ برتن تھا میرے سینہ میں ڈالا' پھر میرے سینہ کو ڈھانپ دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف چڑھے' جب میں آسمان دنیا پر آیا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے خازن سے دروازہ کھولنے کو کہا' اس نے کہا کون ہے' کہا جبریل ہوں' کہا گیا تیرے ساتھ کوئی ہے' کہاں ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' خازن نے کہا ان کے پاس کوئی بھیجا گیا تھا' کہاں ہاں' اور جب دروازہ کھولا گیا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھے' وہاں آدمی بیٹھا تھا' اس کے دائیں جانب کچھ لوگ تھے اور بائیں جانب کچھ لوگ' جس وقت وہ آدمی اپنی دائیں طرف دیکھتا تو ہنس ❸ دیتا اور جب اپنی بائیں طرف دیکھتا تو رو پڑتا' اس نے کہا نیک نبی اور نیک بھائی کے لئے مرحبا ہو' میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہے' انہوں نے کہا یہ آدم علیہ السلام ہیں' ان کے دائیں اور بائیں سائیڈوں والے لوگ ان کی اولاد کی ارواح ہیں' ان میں سے دائیں سائیڈ والے جنتی اور بائیں سائیڈ والے جہنمی ہیں تو وہ جب اپنی دائیں طرف دیکھتے ہیں تو ہنس پڑتے ہیں اور جب اپنی بائیں طرف دیکھتے ہیں تو رو پڑتے ہیں' یہاں تک کہ وہ میرے ساتھ دوسرے آسمان کی طرف چڑھے تو اس کے دربان سے کہا کہ دروازہ کھول' خازن نے اسے پہلے کی طرح کہا' سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ میں نے آسمانوں میں آدم' ادریس' موسیٰ' عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو پایا اور ان کے منازل اور مقام کی کیفیت بیان نہیں فرمائی' آپ نے صرف اتنا ذکر فرمایا کہ آسمان دنیا پر آدم علیہ السلام کو پایا اور چھٹے آسمان ❹ پر

وَاِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ)) وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَرَاجَعَنِيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَاتُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ اِرْجِعَ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَاتُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اِسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّيْ ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّٰى انْتَهٰى بِيْ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِيْ مَا هِيَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٤٩ ومسلم حديث رقم (٢٦٣ - ١٦٣) واحمد فی المسند ٥/ ١٢٢)

ابراہیم علیہ السلام کو۔ ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن حزم رحمہ اللہ نے مجھے بتایا کہ سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابوحبہ انصاری رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مجھے اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں ایک ہموار بلند مکان پر چڑھا' میں نے اس میں قلموں کے لکھنے ❺ کی آواز سنی' اور ابن حزم اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں' تو میں یہ حکم لے کر لوٹا اور میرا گزر موسیٰ علیہ السلام پر ہوا تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے میں نے کہا کہ پچاس نمازیں' تو انہوں نے کہا کہ اپنے پروردگار کی طرف واپس جایئے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی' آپ فرماتے ہیں کہ میں واپس گیا تو ایک حصہ کم کیا گیا میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ کچھ حصہ کم کیا گیا ہے' انہوں نے پھر کہا کہ اپنے پروردگار کی طرف جایئے کیونکہ آپ کی امت یہ ادا نہیں کر سکے گی' میں پھر واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ کم کر دیا' میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے پھر کہا کہ اپنے پروردگار کے پاس جایئے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں پائے گی' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ پانچ نمازیں ہیں اور یہ (ادائیگی کے لحاظ سے) پچاس ہیں' میرا کہا تبدیل نہیں ہوگا' پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف آیا' تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے پروردگار کی طرف جایئے' میں نے کہا اب مجھے اپنے پروردگار سے حیا آتی ہے' پھر مجھے لے جایا گیا یہاں تک کہ میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا دیا گیا اور سدرۃ المنتہیٰ کو مختلف رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا' میں ان رنگوں کی کیفیت کو نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں' پھر میں جنت میں داخل کیا گیا تو وہاں موتیوں کے گنبد تھے اور اس کی مٹی مشک کی تھی۔

فوائد الحدیث: ❶ اور کھولا سینہ میرا الخ یہ سینہ چیرنا اور دل دھونا کچھ خلاف قیاس نہیں اور نہ ہی یہ محال ہے اور یہ امر بالکل بعید معلوم نہیں ہوتا بلکہ زمانہ حال میں خود انسان نے جراحی میں ایسی ترقی پیدا کی ہے کہ سابقہ زمانہ میں لوگ اس کو دیکھتے تو اس کو خلاف قیاس سمجھتے۔

❷ اور طشت میں ایمان وحکمت بھرنے کے یہ معنی ہیں کہ اس طشت میں کوئی ایسی چیز بھری تھی جس کے دل میں ڈالنے سے دل روشن ہو گیا اور بھر گیا اور یہ تاویل امام نووی رحمہ اللہ نے ایمان اور حکمت کے طشت میں ہونے کی بیان کی ہے اور میرے نزدیک اس تاویل کی ضرورت نہیں ہے

کیوں کہ یہ طشت بھی جنت کا تھا اور جنت کے طشت میں ایمان اور حکمت کا بھرا جانا بعید نہیں ہے اس لیے کہ جنت عالم آخرت میں سے ہے اور عالم آخرت کے احکام اور ہیں وہاں بہت سی چیزیں جن کو ہم یہاں جسمانی اور موجود بالذات خیال نہیں کر سکتے جسمانی اور موجود بالذات ہوں گے اسی قبیل سے ہے اعمال کا تولا جانا اور موت کا ذبح کیا جانا اور قرآن مجید کی سورتوں کا سفارش کرنا واللہ اعلم۔ ❸ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا اس مقام پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ کافروں کی ارواح تو سجین میں رہتی ہیں جو ساتویں زمین میں ہے یا اس کے نیچے ہے یا قید میں رہتی ہیں اور مومنوں کی ارواح جنت میں آرام پاتی ہیں پھر یہ ارواح آدم علیہ السلام کے پاس کیوں کر جمع تھیں۔ اور اس کا جواب یہ ہے کہ شاید آدم علیہ السلام کے پاس ان کی روحوں کے پیش ہونے کا ایک وقت معین ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتفاق سے اسی وقت وہاں پہنچے تو ان ارواح کو دیکھا اور یہ بھی احتمال ہے کہ کفار کی ارواح کا جہنم میں اور مومنین کی ارواح کا جنت میں رہنا ہمیشہ نہ ہو بلکہ خاص ایک وقت میں ہوتا ہو جیسے قرآن کریم میں ہے کہ صبح اور شام وہ جہنم کے سامنے کیے جائیں گے اور حدیث میں ہے کہ مومن کے سامنے اس کا ٹھکانا جنت میں پیش کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ تیرا یہ ٹھکانا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس جگہ پہنچائے اور یہ بھی احتمال ہے کہ جنت آدم علیہ السلام کے دائیں طرف ہو اور جہنم بائیں طرف ہو۔ واللہ اعلم۔ ❹ اور ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان میں الخ یہ روایت گذشتہ کے مخالف نہیں ہے جس میں ابراہیم علیہ السلام کا ساتویں آسمان میں ملنا مذکور ہوا کیونکہ ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان میں ملے اور ساتویں پر ساتھ چلے گئے۔ ❺ یعنی جو فرشتوں کے لکھنے سے نکلتی تھی اور لکھنا فرشتوں کا یا تو اللہ تعالیٰ کے احکام اور وحی یا وہ لوح محفوظ سے نقل کرتے تھے قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا یہ دلیل ہے اہل سنت کے مذہب کی کہ وحی اور مقادیر سب اللہ تعالیٰ کی لوح محفوظ میں لکھے ہیں اور اس میں سے قلم سے لکھے جاتے ہیں اور یہ لکھنا ایک حکمت الٰہی ہے جس سے وہ غیب کی باتیں اپنے بندوں کو بتانا چاہتا ہے ورنہ خود وہ کتب سے بے پرواہ ہے اور اس کو یاد رکھنے کے لیے لکھنے کی ضرورت نہیں اور جو لوگ اس قسم کی آیات یا احادیث کی تاویل کرتے ہیں اور ظاہر ہے ان کو پھیرتے ہیں تو وہ ضعیف النظر اور ضعیف الایمان ہیں اس لیے کہ جب شریعت میں یہ امور وارد ہیں اور عقلا محال نہیں ہیں تو ان میں تاویل کی کیا ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جیسے چاہتا ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس مقام تک جانا تمام انبیاء علیہم السلام کے مقام سے آگے بڑھ جانا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسرے انبیاء علیہم السلام پر فضیلت کی واضح دلیل ہے۔ (الحمد للہ)

٥٨٦٥- (٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ انْتُهِيَ بِهٖ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ اِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُعْرَجُ بِهٖ مِنَ الْاَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَاِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُهْبَطُ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ ﴿اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى﴾ قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَاُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثًا اُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَاُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ مِنْ اُمَّتِهٖ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتِ (رواه مسلم)

(البخاری حدیث رقم ٣٣٤٢ ومسلم حدیث رقم ٢٧٩ـ ١٧٣) واحمد فی المسند ١/ ٣٨٧)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کو لے جایا گیا تو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا گیا جو کہ چھٹے آسمان میں ہے ❶ زمین سے جو چیز چڑھائی جاتی ہے اور وہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچتی ہے تو وہاں سے لے لی جاتی ہے اور جو چیز اوپر سے اتاری جاتی ہے وہ بھی سدرۃ المنتہیٰ سے لے لی جاتی ہے' سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی" جب اللہ تعالیٰ نے سدرۃ المنتہیٰ کو ڈھانپ لیا اس چیز نے کہ ڈھانپا' آپ فرماتے ہیں کہ وہ سونے کے پروانے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازیں سورۃ البقرہ کا آخری حصہ اور اس شخص کے گناہ بخش دیئے گئے جو آپ کی امت میں سے کسی بھی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بنائے۔ (یہ تین چیزیں)

عطا کی گئیں۔

فوائد الحدیث: ❶ چھٹے آسمان میں ہے، پہلی احادیث میں گذرا کہ سدرۃ المنتہی ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور ممکن ہے جمع کرنا ان دونوں روایات میں اس طرح ہو کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ چھٹے آسمان میں ہو اور اس کی ٹہنیاں ساتویں آسمان کے اوپر ہوں اس لیے کہ وہ نہایت بڑا درخت ہے۔

٥٨٦٦- (٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَقُرَیْشٌ تَسْاَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ فَسَاَلَتْنِیْ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبًا مَّا كُرِبْتُ مِثْلَهٗ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ مَا یَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاِذَا مُوْسٰی قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْئَةَ وَاِذَا عِیْسٰی قَائِمٌ یُصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ نِ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاهِیْمُ قَائِمٌ یُصَلِّیْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ لِیْ قَائِلٌ یَامُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ فَبَدَاَنِیْ بِالسَّلَامِ)) (رواہ مسلم) (البخاری حدیث رقم ٣٣٩٤ ومسلم حدیث رقم (٢٧٨- ١٧٢) والترمذی حدیث رقم ٣١٣٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خود کو حجر میں دیکھا اور قریش ❶ کے لوگ میرے واقعہ معراج کے متعلق مجھ سے سوال کرتے تھے انہوں نے بیت المقدس کی کچھ چیزوں کے بارہ میں سوالات کئے جو مجھے یاد نہیں تھیں' تو میں اس سے سخت غمگین ہوا کہ ایسا میں کبھی غمگین نہیں ہوا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے لئے بلند (میرے سامنے) کیا' میں اس کو دیکھتا اور جو وہ سوال کرتے میں انہیں بتاتا' اور میں نے خود کو انبیاء علیہم السلام کی ایک جماعت میں دیکھا' وہاں ❷ موسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور موسیٰ علیہ السلام درمیانہ قد اور گھنگریالے بالوں والے گویا کہ وہ شنوءہ جیسے ہیں اور وہاں عیسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز ادا کر رہے تھے جو مشابہت کے لحاظ سے سیدنا عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کے زیادہ قریب تھے اور وہاں ابراہیم علیہ السلام کھڑے نماز ادا کر رہے تھے جو لوگوں میں سے تمہارے ساتھی (یعنی محمد ﷺ) کے زیادہ مشابہ تھے' اور نماز کا وقت آیا تو میں نے ان کی امامت کی جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا اے محمد (ﷺ) یہ دوزخ کا داروغہ مالک ہے اسے سلام کہیے، میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے سلام کہنے میں مجھ سے پہل کر لی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جماعت الخ معراج مکہ میں ہجرت سے ایک برس پہلے ہوا اور اس میں اختلاف ہے کہ معراج بدن سے ہوا یا روح سے، نیند کی ۔۔۔ سے میں ہوا یا بیداری کی حالت میں' صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہے کہ بیداری میں روح اور بدن دونوں سے ہوا چنانچہ صحیح احادیث ۔۔۔ سے صاف یہی ثابت ہوتا ہے اور اگر خواب میں معراج ہوتا تو عمدہ کمالات اور معجزات میں داخل نہ ہوتا اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نہ کرتے اور بیت المقدس کی نبی ﷺ سے تمام نشانیاں نہ پوچھتے اور جو انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس قدر تیز حرکت قیاس میں نہیں آتی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ صرف قیاس میں نہ آنے سے کوئی امر محال نہیں ہوسکتا خود زمین کی حرکت کو دیکھو اٹھارہ ہزار میل ایک گھنٹے میں طے

کرتی ہے یعنی توپ کے گولے سے ایک سوبیس گنا جلدی جاری ہے لیکن نہ زمین کے اجزاء میں تفرقہ ہوتا ہے اور نہ ہم کو کسی قسم کی پریشانی ایسی تیز حرکت سے حاصل ہوتی ہے اور جن لوگوں کے نزدیک آفتاب متحرک ہے اور زمین ساکن ہے تو آفتاب زمین سے دس کروڑ میل کے فاصلہ پر ہونے سے اس کا مدار ساٹھ کروڑ میل کا ہوا اور ساٹھ کو چوبیس پر تقسیم کرو تو ہر ایک ساعت میں اڑھائی کروڑ میل آفتاب کی حرکت ہوئی حالانکہ اس قدر تیز حرکت سے نہ آفتاب کا جرم پھٹتا ہے نہ اس کے اجزاء میں تفرق واقع ہوتا ہے اب اس سے بھی زیادہ تیز حرکت کو دیکھو روشنی جو آفتاب سے ہم تک آ پہنچتی ہے اس کی حرکت ایک منٹ میں ایک کروڑ بیس لاکھ میل ہے اگر کوئی کہے کہ روشنی ایک عرض ہے جو دوسرے جسم سے قائم ہے اور کلام جواہر کے حرکات میں ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا یہ خیال ہی غلط ہے کہ روشنی چھوٹے اجزاء سے مرکب ہے اور وہ اجزا نہایت تیزی کے ساتھ روشن جسم سے سب طرف پھینکے جاتے ہیں پھر جب حرکت کی تیزی کی کوئی انتہا نہ نکلی اور نہ جسم کی سختی کی تو اس صورت میں اللہ کریم کی قدرت کاملہ سے کچھ بعید نہیں ہے کہ وہ ایک جسم کو جتنی چاہے اس سے زیادہ تیزی عنایت فرمائے گو ہمارے قیاس اور عادت سے بعید ہے۔ مزید یہ کہ آج کے ٹیکنالوجی کے دور میں کئی ایک چیزیں ایجاد ہو چکی ہیں جو اس ثبوت کے لیے کافی ہیں کہ نبی ﷺ کو معراج حالت بیداری میں اور جسم مع الروح ہوا۔

❷ اب اگر کوئی کہے کہ نبی ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اور پھر بیت المقدس میں ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر آسمان پر ان سے ملے یہ کیسے ہو سکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ قبر میں جو آپ نے دیکھا تو یہ معراج سے پہلے تھا اور بیت المقدس میں ان کے ساتھ معراج کی رات میں نماز پڑھی پھر موسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ پہلے آسمان پر چلے گئے یا یہ نماز آسمانوں سے لوٹنے کے بعد پڑھی ہو۔

وهذا الباب خال عن الفصل الثاني

اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٨٦٧- (٦) عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ.)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٨٨٦ ومسلم حدیث رقم (٢٧٦ ـ ١٧٠) والترمذی حدیث رقم ٣١٣٣ واحمد ٣/ ٣٧٨)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے کہ: ''جب قریش نے مجھے جھٹلایا اور میں حجر میں کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بیت المقدس واضح طور پر دکھایا تو میں نے ان کو اس کی نشانیاں بتانا شروع کر دیں اور میں ان (چیزوں) کو دیکھ رہا تھا۔ (متفق علیہ)

بَابٌ فِي الْمُعْجِزَاتِ

معجزات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٨٦٨- (١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقَ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے مشرکین کے قدموں کو دیکھا

رُؤُوْسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمِهٖ اَبْصَرَنَا فَقَالَ ((يَا اَبَابَكْرٍ مَاظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔)) (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ٣٦٥٣ ومسلم حدیث رقم ٢٣٨١/١ والترمذی حدیث رقم ٣٠٩٦ واحمد فی المسند ١/ ٤)

گویا کہ وہ ہمارے سروں پر ہیں اور ہم غار میں تھے تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اگر کوئی ان میں سے اپنے پاؤں کی طرف دیکھے تو وہ ہمیں دیکھ لے گا نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! تیرا ان دو آدمیوں کے بارہ میں کیا خیال ہے کہ جن کے ساتھ تیسرا ❶ اللہ تعالیٰ ہے۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث ہجرت کی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے، اس حدیث سے نبی اکرم ﷺ کا اللہ تعالیٰ پر کامل توکل ہے اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی اور اسی کی طرف اشارہ ہے آیت ﴿الا تنصروه فقد نصره الله اذاخرجه الذين كفروا ثاني اثنين اذهما في الغار﴾ میں رفیق غار صرف سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں ہجرت میں فقط یہی نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور اصحاب میں سے بعض پہلے چلے گئے تھے اور بعض بعد میں ہجرت کر آئے تھے، اور غار سے مراد جبل ثور کا غار ہے کہ ثور کے اوپر کی جانب میں تھا اور ثور نواح مکہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔

٥٨٦٩- (٢) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَ خَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ يَاْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَكَانًا بِيَدَيَّ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَ قُلْتُ نَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ وَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُّقْبِلٍ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلِبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيَ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَرْتَوِيْ فِيْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَافَقْتُهٗ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے بتایئے کہ جس رات آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے ❶ تھے تو آپ نے کس طرح ❷ کیا، انہوں نے کہا ہم پوری رات چلتے رہے، اور دوسرے دن ❸ کا کچھ حصہ بھی یہاں تک کہ جب دو پہر ہو گئی اور راستہ گزرنے والے لوگوں سے خالی ہو گیا تو ہمیں ایک لمبا پتھر نظر آیا جس پر سایہ تھا، اس پر سورج ❹ نہیں آیا تھا، تو ہم وہاں اتر پڑے، اور میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی ﷺ کے سونے کے لئے زمین برابر کی اور اس پر ایک کپڑا بچھایا، میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ سو جائیں اور میں آپ کے اردگرد کا پہرہ ❺ دیتا ہوں، آپ سو گئے اور میں نگہبانی کے لئے نکلا تو میں نے ایک چرواہا دیکھا کہ وہ سامنے سے آرہا ہے، میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تیری بکریوں میں کوئی دودھ والی بکری ہے؟ اس نے کہا ہاں، میں نے کہا کیا تو دودھ دوہے گا، اس نے کہا ہاں! پھر اس نے ایک بکری پکڑی اور لکڑی کے پیالہ میں تھوڑا سا دودھ دوہا، میرے پاس ایک برتن تھا جس سے نبی ﷺ پیتے اور وضو فرماتے تھے، میں ❻ آپ کے پاس

فَقُلْتُ اِشْرَبْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ یَأْنِ لِلرَّحِیْلِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَازَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِیْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَیْهِ النَّبِیُّ ﷺ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰی بَطْنِهَا فِیْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اِنِّیْ اَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَیَّ فَادْعُوْا لِیْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَالَهُ النَّبِیُّ ﷺ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا یَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا قَالَ كُفِیْتُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا یَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٦١٥ ومسلم حدیث رقم (٧٥۔ ٢٠٠٩) واحمد فی المسند ١/ ٢)

آیا اور میں نے آپ کو جگانا مناسب نہ سمجھا' میں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ آپ خود نیند سے بیدار ہو گئے' میں نے دودھ کو ٹھنڈا کرنے کی غرض سے اس میں تھوڑا سا پانی ڈالا جس سے دودھ کچھ ٹھنڈا ہو گیا' میں نے کہا اے اللہ کے رسول پی لیجئے' تو آپ نے پیا حتی کہ میں خوش ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کہ کیا کوچ (چلنے) کا وقت نہیں ہوا' میں نے عرض کیا کہ ہاں' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کیا' اور ہمارے پیچھے ❼ سراقہ بن مالک آیا' میں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم پا لئے گئے (یعنی دشمن نے ہمیں دیکھ لیا ہے) آپ نے فرمایا' غم کی کوئی بات نہیں' اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے' پھر نبی ﷺ نے اس پر بددعا کی تو اس کا گھوڑا اس کے ساتھ پیٹ تک زمین میں دھنس گیا' ❽ تو اس نے کہا میں جانتا ہوں کہ آپ نے مجھ پر بددعا کی ہے، (اب آپ) میرے لئے دعا کریں' اللہ کی قسم اگر آپ میرے لئے دعا کریں گے تو میں آپ کی تلاش میں آنے والوں کو واپس لوٹا دوں گا' پھر نبی ﷺ نے اس کے لئے دعا کی تو اس کو نجات ملی' تو شروع ہوا وہ نہ ملتا کسی ایک کو مگر یہ کہ وہ کہتا تم طلب میں کفایت کئے گئے اور وہ جس کو بھی ملتا اس کو واپس لوٹا دیتا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تم نے اور نبی ﷺ نے۔ ❷ یعنی سفر کیا تم نے مکہ سے طرف مدینہ کے ہجرت کے لیے بعد نکلنے کے غار سے۔ ❸ یعنی آدھے دن۔ ❹ یعنی اس کی غاروں میں اس وقت تک دھوپ نہیں پہنچی تھی۔ ❺ یعنی دیکھتا رہوں گا ادھر ادھر اور خبر لیتا رہوں گا دشمنوں کے آنے کی۔ ❻ یعنی دودھ لے کر، پس ناپسند کیا میں نے جگانا نبی ﷺ کا، امام نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ جو آپ نے اس لڑکے کے ہاتھ سے دودھ پیا حالانکہ وہ اس دودھ کا مالک نہ تھا اس کی چار توجیہات بیان کی ہیں ایک یہ کہ مالک کی طرف سے مسافروں اور مہمانوں کو دودھ پلانے کی اجازت تھی، دوسری یہ کہ وہ جانور کسی دوست کے ہوں گے تیسری یہ کہ وہ حربی کا مال تھا جس کو امان نہیں ملی اور ایسا مال لینا جائز ہے چوتھی یہ کہ وہ مضطر تھے اور پہلی والی دو توجیہات عمدہ ہیں۔ ❼ اور پیچھے سے الخ اہل مکہ نے سراقہ اور بہت آدمیوں کو آپ کے پیچھے بھیجا کہ جو کوئی نبی ﷺ کو لائے اس کو ہم سو اونٹ دیں گے اور یہ سراقہ فتح کے بعد مسلمان ہو گئے۔ ❽ یہ حدیث معجزہ ہے ہمارے نبی ﷺ کا کہ آپ کے بددعا کرنے سے سراقہ دھنسے لگا فتح مکہ کے بعد یہ سراقہ مسلمان ہو گئے تھے اس حدیث سے کئی طرح سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی، اول یہ کہ آپ ﷺ نے اپنے اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو ملایا، سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ شمار میں آئے، دوسرا یہ کہ ایسے سخت وقت میں کہ جب تمام عالم نبی ﷺ کا دشمن تھا اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ساتھ دیا اور اپنی جان اور مال اور خاندان کی بربادی آپ کے لیے اختیار کی تو اس سے زیادہ جان نثاری اور کیا ہوگی' تیسرا یہ کہ معمول ہے کہ

ایسے سخت وقت میں جس میں جان کا خوف ہو اس کو ساتھ لیتے ہیں جس کے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت بھروسہ ہوتا ہے' تو آپ کا سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست اور یار خاص نہ تھا۔

٥٨٧- (٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِیْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاَتَى النَّبِیَّ ﷺ وَقَالَ اِنِّیْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِیٌّ فَمَااَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ قَالَ ((اَخْبَرَنِیْ بِهِنَّ جِبْرَئِيْلُ اٰنِفًا اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَّاِذَاسَبَقَ مَآءُ الرَّجُلِ مَآءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَاسَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ)) قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ وَّاِنَّهُمْ اِنْ يَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِیْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْئَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِیْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ ((اَیُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ)) قَالُوْا اِنَّهٗ خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا فَقَالَ ((اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ)) قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُ اَخَافُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣٣٢٩ واحمد فی المسند ٣/ ١٠٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر سنی' وہ اس وقت درختوں کے پھل چنتا تھا' تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں آپ سے تین چیزوں کے بارہ میں سوال ❶ کرتا ہوں جن کو نبی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ ❷ (مجھے بتایئے کہ) قیامت کی پہلی نشانی کیا ہوگی' اہل جنت (کی مہمان نوازی) کا پہلا کھانا کیا ہوگا اور کون سی چیز بیٹے کو والد یا والدہ کی طرف کھینچتی ہے (یعنی شکل وصورت میں) آپ نے فرمایا کہ ابھی ابھی ❸ مجھے جبریل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ قیامت کی پہلی نشانی آگ ❹ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کرے گی' اہل جنت کا پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی ہوگی' اور جب والد کا نطفہ عورت کے نطفہ پر غالب ❺ آتا ہے تو مرد کی مشابہت ہوتی ہے اور جب عورت کا نطفہ ہو تو بچے کی مشابہت عورت کی طرف ہو جاتی ہے۔ (یہ سن کر) عبداللہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور آپ یقیناً اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' اے اللہ کے رسول' یہودی بڑے بہتان تراش ہیں' اگر میرا اسلام لانا ان کو معلوم ہو جائے آپ کے پوچھنے سے پہلے تو وہ مجھ پر بہتان لگا دیں گے' یہودی آپ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا عبداللہ بن سلام تم میں کیسا آدمی ہے؟ انہوں نے کہا وہ ہم میں سے بہتر ہے' اور ہمارے بہتر کا بیٹا ہے اور وہ ہمارا سردار اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے' آپ نے فرمایا اگر عبداللہ بن سلام اسلام لے آئے تو پھر کیا خیال ہے' کہنے لگے اللہ تعالیٰ اسے اس سے اپنی پناہ میں رکھے تو سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نکلے

اور انہوں نے کلمہ پڑھا یہودی کہنے لگے یہ ہم میں سے شریر اور شریر کا بیٹا ہے اور انہوں نے ان پر عیب لگانے شروع کر دیئے' سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول یہی وہ چیز ہے جس سے میں ڈرتا ❻ تھا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، جناب یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور تورات کے بڑے عالم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سن کر حاضر ہوئے اور مسلمان ہو کر اجل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہوئے اور یہ جو فرمایا کہ وہ درختوں سے میوہ چنتا تھا یعنی اپنے باغ کا پھل اتارتا تھا اور مقصود یہاں بیان واقع ہے یا مبالغہ ہے اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جلدی سے آنے میں کہ باوجودیکہ ایک کام میں تھا اور فرصت نہ تھی لیکن چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات تورات میں پڑھ کر اور تحقیق کر کے ظہور نبوت کا منتظر تھا بمجرد رونق افزائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب کام چھوڑ چھاڑ کر حاضر ہوا۔ ❷ کوئی نہیں جانتا مگر نبی یا وہ شخص کہ جو معلوم کرے نبی سے یا اس کی کتاب سے کیونکہ وہ بھی تو اکثر جانتا ہی تھا مگر تورات کے پڑھنے سے اس کو معلوم ہوا تھا۔ ❸ جبرائیل علیہ السلام نے ابھی الخ یہ اس لیے فرمایا کہ اس کو اس بات کا وہم نہ آئے کہ انہوں نے کسی اہل کتاب سے سن لیا ہوگا اور تنبیہ کرنا بھی منظور تھا کہ گوش ہوش سے سنے اور جبرائیل علیہ السلام کا اترنا اور وحی کا آنا بھی معلوم کر لے۔ ❹ ایک آگ ہوگی آخر تک اس آگ کا ذکر باب اشراط الساعۃ میں ہو چکا۔ ❺ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے سبق کے علاوہ غلب معنی لکھنے میں اور شیخ علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے پیش سے شو دیعنی رحم میں پہلے پڑتا ہے اور بعد اس کے لکھا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کی مشابہت کا سبب والدین میں سے کسی ایک کے ساتھ پہلے پانی پڑتا ہے اس کا رحم میں اور باب الغسل کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشابہت کا سبب غلبہ یا سبقت ہے تو سبقت دونوں معانی کو شامل ہے۔ ❻ یہ ہے وہ چیز کہ تھا میں ڈرتا،، یہی ہے معمول اہل باطل کا کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے ہیں اور جب کہ اس نے راہ حق اختیار کی تو فوراً اس پر طعن تشنیع کرنے لگتے ہیں۔

٥٨٧١- (٤) وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَّضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ)) وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاتَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٨٣٠- ١٧٧٩ وابوداؤد حديث رقم ٢٦٨١ والنسائي حديث رقم ٢٠٧٤ واحمد في المسند ٣/ ٢١٩)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جب ابوسفیان کے آنے کی خبر ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے ❶ اور کہا اے اللہ کے رسول' قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں اپنی سواریوں کو سمندر میں داخل کرنے کا حکم دیں تو ہم انہیں سمندر میں اتار دیں اور اگر آپ ہمیں برک غماد ❷ تک سواریوں کے جگر مارنے کا حکم کریں تو ہم یہ بھی کر گذریں سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا پس نکلے یہاں تک کہ بدر میں اترے اور آپ نے فرمایا کہ یہ جگہ فلاں کے ہلاک ہونے کی ہے اور آپ اپنا ہاتھ زمین پر رکھتے تھے اس جگہ اور اس جگہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا پس کسی نے ان میں سے اس جگہ سے تجاوز نہ کیا ❸ کہ جہاں

رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ رکھا تھا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' یہ انصار کے رئیس تھے یہ حدیث طویل کا ایک ٹکڑا ہے اس میں ہے کہ آپ نے مشورہ کیا تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی آپ نے جواب نہ دیا پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو آپ نے اس کا بھی جواب نہ دیا آخر سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ انصار کے رئیس اٹھے آخر حدیث تک اور آپ کا مقصد بھی یہی تھا کہ انصار کی رائے دریافت کریں اس وجہ سے کہ مہاجرین کی تعداد نہایت قلیل تھی اور وہ مقابلہ کے لائق نہ تھے بغیر انصار کے شریک ہوئے، دوسرے یہ کہ انصار سے لڑائی کا اقرار نہیں ہوا تھا بلکہ انصار نے آپ سے صرف یہ عہد کیا تھا کہ اگر کوئی دشمن آپ کا قصد کرے گا تو ہم اس کو روکیں گے اس وجہ سے آپ نے ان سے رائے لینا چاہی۔ ❷ برک غماد تک، یہ مکہ سے بہت دور ایک مقام ہے۔ ❸ تجاوز نہ کیا' یہ آپ کا معجزہ ہوا

۵۸۷۲- (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ ((اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ)) فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ﴾ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۲۹۱۵ واحمد فی المسند ۱/ ۳۲۹)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کہ آپ بدر کے دن خیمہ میں تھے' اے میرے اللہ میں تجھ سے تیری امان اور تیرے وعدہ کا پورا کرنا مانگتا ہوں' اے میرے اللہ اگر تو چاہے ❶ آج کے دن کے بعد ہرگز تیری عبادت نہ کی جائے گی تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور کہا اے اللہ کے رسول آپ کی اتنی ہی دعا کافی ہے' آپ نے اپنی دعا میں بہت مبالغہ کیا ہے تو آپ ﷺ خوشی کی وجہ سے جلدی جلدی خیمہ سے باہر تشریف لائے اس وقت آپ کہہ رہے تھے کہ کفار کو شکست دی جائے گی اور وہ پیٹھ ❷ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں گے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اگر تو چاہے یعنی ہم کو جنگ بدر میں ہلاک کرنا' آپ ﷺ نے دیکھا کہ کفار کا لشکر ہزار کا اور وہ بھی مسلح اور آپ کا لشکر بے سروسامان اور وہ تین سو تیرہ آدمیوں کا' تو اس وقت آپ نے اضطراب سے یہ دعا کی۔ اگر کوئی کہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تسکین ہو، وہ اپنی بے سامانی سے نہ ڈریں، اس لیے کہ ان کو یقین تھا کہ آپ کی دعا بے شک مقبول ہے۔ ❷ چونکہ آپ خوف الٰہی اور امید کے درمیان تھے، اب جانب امید کی غالب آئی آپ پر بسبب وعدہ الٰہی کے، پس خوش ہو کر اٹھے اور مشرکوں کو شکست کی اور مومنوں کو نصرت کی بطریق معجزہ کے خبر دی چنانچہ بالکل اسی طرح ہوا جس طرح کہ آپ نے فرمایا تھا۔

۵۸۷۳- (۶) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ ((هٰذَا جِبْرَئِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۳۹۹۵)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بدر کے دن فرمایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں ❶ جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے ہیں اور اس پر لڑائی کے ہتھیار ہیں۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں، آپ ﷺ نے جب خندق کے بعد بنوقریظہ پر چڑھائی کی تو اس وقت یہ حدیث بیان فرمائی۔

٥٨٧٤- (٧) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهُ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهُ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذَالِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((صَدَقْتَ ذَالِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ)) فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٥٨- ١٧٦٣)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن مسلمانوں میں سے ایک آدمی مشرکین کے ایک آدمی کے پیچھے حملہ کرنے کے لئے دوڑا تھا تو اس نے اس مشرک پر کوڑا لگنے کی آواز سنی اور ایک سوار کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا کہ حیزوم ❶ آگے بڑھا، جب اس نے مشرک کی طرف دیکھا تو وہ اس کے آگے چت گرا پڑا تھا اس کی ناک پر نشان پڑ گیا تھا' اس کا منہ کوڑا لگنے ❷ کی وجہ سے پھٹ گیا تھا' اور کوڑا لگنے کی جگہ سبز ہو گئی تھی' انصاری نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ تیسرے آسمان کے فرشتوں کی مدد تھی' اس دن مسلمانوں نے ستر مشرکین کو قتل کیا اور ستر کو گرفتار کیا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اے حیزوم آگے بڑھ' حیزوم' اس فرشتہ کے گھوڑے کا نام تھا۔ ابن ہشام نے اپنی سیرت میں باسناد صحیح سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بنی غفار میں سے ایک شخص نے ان سے کہا کہ میں اور میرا ایک چچازاد بھائی دونوں مشرک تھے، ہم بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اس انتظار میں کہ دیکھیں کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم لوٹنے والوں کے ساتھ شریک ہوں، ہم پہاڑی پر ہی تھے کہ ایک ٹکڑا ابر کا ہمارے نزدیک آیا اس میں سے گھوڑوں کی آواز آ رہی تھی میں نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا بڑھ حیزوم' یہ حال دیکھ کر میرے بھائی کا دل ہل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا اور میں بھی مرنے کے قریب ہو گیا لیکن میں نے اپنے تئیں سنبھال لیا۔

❷ کوڑا لگنے کی جگہ یعنی کوڑے کے زہر سے۔

٥٨٧٥- (٨) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَنْ شِمَالِهٖ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يُقَاتِلَانِ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَارَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِيْ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ۔ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٤٠٤٥ ومسلم حديث رقم ٤٦-٢٣٠٦)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں طرف دو آدمیوں کو دیکھا کہ وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے سخت ترین آدمیوں کی طرح لڑ رہے تھے میں نے ان دونوں کو نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا تھا' یعنی جبریل اور میکائیل علیہما السلام۔ ❶ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جرائیل اور میکائیل علیہما السلام باب کی ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے آدمیوں کی شکل بن سکتے ہیں۔ ہر چند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافروں کے تباہ کرنے کے لیے کافی تھا لیکن اس کو یہ منظور ہوا کہ مسلمان جن کو اپنی کمی کا رنج تھا وہ اپنی تعداد بڑھنے سے خوش ہو جائیں یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی طرح اسی طاقت سے لڑیں جو آدمی میں ہوتی ہے۔

٥٨٧٦- (٩) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ رَهْطًا اِلٰى اَبِيْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک جماعت کو ابورافع کی طرف بھیجا ❶ تو ابورافع کے پاس سیدنا عبداللہ

بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِيْ بَطْنِهِ حَتّٰى اَخَذَ فِيْ ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ اَنِّيْ قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِيْ فَوَقَعْتُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِيْ فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى اَصْحَابِيْ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ((اُبْسُطْ رِجْلَكَ)) فَبَسَطْتُ رِجْلِيْ فَمَسَحَهَا فَكَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ (رواه البخاري) (البخاري

حديث رقم ٣٠٢٢)

بن عتیک رضی اللہ عنہ اس کے گھر میں رات کے وقت داخل ہوئے جب کہ وہ سو رہا تھا' تو اس نے اس کو قتل کر دیا' سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے تلوار اس کے پیٹ میں رکھی یہاں تک کہ وہ اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی' اور جب مجھے معلوم (یقین) ہو گیا کہ میں نے اس کو مار دیا ہے تو میں نے دروازے کھولنے شروع کئے اور میں زینہ تک پہنچ گیا تو میں نے اس پر اپنا پاؤں ❷ رکھا اور میں رات کی چاندنی میں زینہ سے گر پڑا' میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اس کو پگڑی سے باندھ لیا' پھر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' میں نے آپ سے واقعہ بیان کیا' تو آپ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلا' میں نے اپنا پاؤں پھیلایا آپ نے اپنا ہاتھ میرے پاؤں پر پھیرا تو میرا پاؤں ٹھیک ❸ ہو گیا' گویا کہ کبھی اس میں درد ہوا ہی نہیں تھا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہ ایک یہودی تھا' اس کی کنیت ابوالحقیق بھی تھی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا دشمن تھا' اس نے بڑی عہد شکنیاں کیں' فتنے برپا کئے' آپ کی ہجو کی اور اپنے قلعہ میں آپ سے پناہ لی' اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم کو سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روانہ کیا تا کہ جا کر اس کو اچانک مار ڈالیں۔ ❷ یعنی زینہ کا پایہ سمجھ کر اور وہ زمین تھی۔ ❸ یہ آپ کا معجزہ ہے کہ صرف آپ کے ہاتھ پھیرنے سے ٹوٹا ہوا پاؤں درست ہو گیا۔

٥٨٧٧- (١٠) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَاؤُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ ((اَنَا نَازِلٌ)) ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَّلَبِثْنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فِي الْكُدْيَةِ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ فَانْكَفَاْتُ اِلٰى اِمْرَاَتِيْ فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ خَمَصًا شَدِيْدًا فَاَخْرَجَتْ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ❶ خندق کے دن ❷ ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت پتھر نمودار ہوا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ خندق میں یہ پتھر بہت سخت ہے جو ٹوٹتا ہی نہیں' آپ نے فرمایا میں اترتا ہوں' پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا' ہم نے تین روز سے کچھ نہیں کھایا تھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال لیا اور پتھر پر مارا تو وہ پھلنے والی ریت کی طرح ہو گیا' میں اپنی بیوی کے پاس گیا میں نے کہا کیا تیرے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے' کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر بھوک کا شدید اثر ہے' میری بیوی نے ایک تھیلی نکالی اس میں قریباً

فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَّعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ ((يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًّا بِكُمْ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى اَجِيْئَ)) وَجَاءَ فَاَخْرَجْتُ لَهٗ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ((اُدْعِيْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا)) وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٤١٠١ و ٤١٠٢ ومسلم حديث رقم (١٤١۔ ٢١٣٩) والدارمي حديث رقم ٤٢)

ایک صاع جو تھے' اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا' میں نے اس کو ذبح کیا اور میری بیوی نے آٹا تیار کیا' ہم نے گوشت ہانڈی میں ڈالا' پھر میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور میں نے سرگوشی سے کہا اے اللہ کے رسول ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو سے آٹا تیار کیا ہے' آپ اپنے ساتھ چند لوگوں کو لے آئیں تو نبی ﷺ نے آواز لگائی کہ اے اہل خندق سیدنا جابر (رضی اللہ عنہ) نے مہمانی تیار کی ہے تم جلدی سے چلو' اور رسول اللہ نے فرمایا اے جابر (رضی اللہ عنہ) تم میرے آنے تک ہانڈی کو چولہے سے نہ اتارنا' اور روٹیاں نہ پکانا' آپ تشریف لے آئے تو میں آپ کے سامنے آٹا لے آیا جو کہ گندھا ہوا تھا' آپ نے اس میں اپنا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی' پھر آپ ہانڈی کے پاس آئے' اس میں بھی اپنا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی' پھر آپ نے (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی کو) فرمایا کہ روٹی پکانے والی کو بلاؤ جو تیرے ساتھ روٹیاں پکائے اور (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے) فرمایا ہانڈی میں سے چمچے کے ساتھ سالن نکالتا رہ اور ہانڈی کو نیچے نہ اتارنا' اہل خندق ایک ہزار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے' اللہ کی قسم تمام ❸ نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور باقی بھی چھوڑا' وہ تمام لوگ کھا کر چلے گئے اور ہماری ہانڈی ابھی جوش مار رہی تھی' اور آٹا اسی طرح تھا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت۔ ❷ یعنی خندق کے دن سے، احزاب کی لڑائی مراد ہے ہجرت کے چوتھے برس یہود بنی نضیر جو مدینہ سے نکالے گئے تھے وہ ہر قوم میں گئے اور قریش اور فزارہ اور غطفان کو اور بنی قریظہ کو جو مدینہ کے پاس تھے بارہ ہزار آدمی جمع کر کے نبی ﷺ پر چڑھا لائے' مسلمان کم تھے تین ہزار مدینہ سے باہر لشکر پڑا، گرد خندق کھود لی جب فوجیں آئیں دور دور سے لڑتے رہے قریب ایک مہینے تک' پھر ایک رات اللہ تعالیٰ نے تند و تیز ہوا بھیجی' کافروں کی آگ بجھ گئی وہ بھوکے رہے اور ان کے خیمے گر پڑے ان کے گھوڑے چھوٹ کر بھاگ گئے، کافروں کا سب لشکر برباد ہوا' ناچار وہ اٹھ کر چلے گئے یہ جنگ احزاب کہلاتی ہے اور جنگ خندق بھی اس حدیث میں خندق کھودنے کا بیان ہے اور اس اثناء میں آپ کے کئی ایک معجزات کے ظاہر ہونے کا بیان ہے، سخت پتھر کا آپ کے کدال مارنے سے ریت ہو کر بہہ جانا سوا دو سیر جو اور ایک بکری کے چھوٹے سے بچے سے تین ہزار آدمیوں کا سیر ہو جانا۔ فیارب صل وسلم دائماً ابداً۔ علی نبیك خير الخلق كلهم۔ ❸ یہ نبی ﷺ کا معجزہ نہایت مشہور ہے اور اس کی سند بہت معتبر ہے اور اس کے علاوہ بھی

نبی ﷺ کے بہت سے معجزات ہیں، تھوڑے سے کھانے کا بڑھ جانا اور جوش مارنا پانی کا اور بہت سا ہو جانا اس کا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا درخت خرما کے تنے کا وغیر ذلک، جو مشہور ہیں یہاں تک کہ مجموعہ ان کا ہو گیا ہے منزلہ تواتر کے اور حاصل ہوا ہے علم قطعی بسبب ان کے اور علماء اسلام نے نبوت کے دلائل پر اپنی کتب جمع کی ہیں اور بہت اچھی ان سب میں کتاب بیہقی کی ہے مسمی بہ دلائل النبوت۔

٥٨٧٨- (١١) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ وَيَقُوْلُ ((بُؤْسَ ابْنُ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ))۔ **(رواه مسلم)** (مسلم حديث رقم (٧٠ـ ٢٩١٥) والترمذی حديث رقم ٣٨٠٠)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو فرمایا جبکہ وہ خندق کھود رہے تھے، آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اے (سیدہ) سمیہ (رضی اللہ عنہا) کے بیٹے ❶ تجھے ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا تھا جب کہ سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ میں جنگ صفین ہوئی تو اس میں سیدنا عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا خلافت کے معاملہ میں جھگڑا ہوا تو رشد علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا اس لیے کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ ان ہی کی رفاقت میں شہید ہوئے اور اس حدیث میں نبی ﷺ نے خبر دی تھی کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو ایک فرقہ باغیہ قتل کرے گا اور قتل کیا ان کو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لوگوں نے، غرض حق سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے خطا اجتہادی ہوئی جو کہ مقام ملامت نہیں۔ اس حدیث سے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کی فضیلت نکلی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عمار پر کبھی پیش نہ کیے گئے دو امر کہ نہ اختیار کیا گیا اس میں سے بہتر کو، اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ جب سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ اختیار کیا تو رشد سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی کے ساتھ ہوا۔

٥٨٧٩- (١٢) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ اَجْلَى الْاَحْزَابَ عَنْهُ ((الْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ)) **(رواه البخاری)** (البخاری حديث رقم ٤١٠٩ واحمد ٤/ ٢٦٢)

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کفار کے گروہ نبی ﷺ کے مقابلہ سے متفرق ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ''اب ہم ان سے جہاد کریں گے اور وہ ہم سے نہیں لڑ سکیں گے اور ہم ان کی طرف چل کر جائیں گے۔'' ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ان کی طرف چل کر جائیں گے چنانچہ اسی طرح ہوا کہ پھر کفار کو جنگ خندق کے بعد نبی ﷺ سے حوصلہ لڑائی کا نہ رہا، پھر نبی ﷺ نے ہی آٹھویں سال مکہ پر چڑھائی کی اور اس کو فتح کیا۔

٥٨٨٠- (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهٗ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهٗ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَاَيْنَ)) فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْهِمْ۔ (متفق عليه)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ خندق سے واپس لوٹے تو ہتھیار اتارے اور غسل فرمایا، آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے جب کہ آپ اپنے سر سے گرد جھاڑ رہے تھے، انہوں نے کہا آپ نے اپنے ہتھیار اتار دیئے جب کہ اللہ کی قسم ابھی میں نے نہیں اتارے، آپ ان کی طرف نکلے تو نبی ﷺ نے کہا کہ کہاں؟ جبریل

(البخاری حدیث رقم ٤١١٧ ومسلم حدیث رقم (٦٥۔ ١٧٦٩)

علیہ السلام نے بنی قرظہ کی ❶ طرف اشارہ کیا' تو نبی ﷺ قریظہ کی طرف نکلے۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بنی قریظہ کی طرف نکلے' بنی قریظہ یہودی لوگ تھے مدینہ کے قریب دو تین کوس ان کی بستی اور گڑھے تھے نبی ﷺ میں اور ان میں صلح تھی جب پانچویں سال ہجری کے بعد جنگ احد کے کفار قریش عرب کی بہت قوموں کو مدینہ پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی نبی ﷺ سے قول توڑا اور کافروں کے ساتھ شریک ہوئے، اس لڑائی کو جنگ خندق اور جنگ احزاب کہتے ہیں' کافروں کا لشکر دس ہزار تھا اور نبی ﷺ کا لشکر تین ہزار، چند روز کافر مدینہ کو گھیرے رہے اللہ تعالیٰ نے نہایت سرد ہوا چلائی کافر نہ ٹھہر سکے اور ناامید ہو کر پلٹ گئے، تو اس وقت نبی ﷺ کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو۔

٥٨٨١- (١٤) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبِ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ۔ (البخاری حدیث رقم ٤١١٨ واحمد فی المسند ٣/ ٢١٣)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا' گویا کہ میں اس غبار کی طرف دیکھتا ہوں جو کہ کوچہ بنی غنم کے سواروں کی جماعت سے اٹھا تھا جو جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ تھے جس وقت رسول اللہ ﷺ بنی قریظہ کی طرف چلے تھے۔

٥٨٨٢- (١٥) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قِيْلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشَرَةَ مِائَةً (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٤١٥٢ ومسلم حدیث رقم (٧٣۔ ١٨٥٦) واحمد فی المسند ٣/ ٣٢٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک (پانی کا) برتن تھا' آپ نے اس سے وضو کیا پھر لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے' انہوں نے کہا (اے اللہ کے رسول) ہمارے پاس نہ تو وضو کے لئے پانی ہے اور نہ ہی پینے کے لئے' مگر یہی کہ جو آپ کے برتن میں ہے' تو نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں رکھا اور آپ کی انگلیوں میں سے چشموں کی طرح پانی جوش مارنے لگا' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے وہ پانی پیا اور اس سے وضو کیا' آپ سے پوچھا گیا کہ آپ اس دن کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی ہوتا' جب کہ ہم اس دن پندرہ سو ❶ تھے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ ہم پندرہ سو' یہ بھی ہمارے نبی ﷺ کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے اور سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں ہے کہ یہ معجزہ حدیبیہ کے کنوئیں میں واقع ہوا' تو یاد رہے کہ وہ اور یہ ایک معجزہ نہیں ہیں بلکہ حدیبیہ میں دو بار معجزہ صادر ہوا ایک بار برتن میں اور دوسری بار کنوئیں میں۔

٥٨٨٣- (١٦) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَالْحُدَيْبِيَّةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِهَا ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهٗ فِيْهَا ثُمَّ قَالَ ((دَعُوْهَا سَاعَةً)) فَاَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوْا۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٤١٥١ واحمد فی المسند ٤/ ٢٩٠)

ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں چودہ سو افراد تھے' حدیبیہ ایک کنواں ہے' ہم نے اس کا پانی کھینچا اور ہم نے اس میں ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا' نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ آئے اور اس کے کنارہ (منڈیر) پر بیٹھ گئے' پھر آپ نے پانی کا برتن منگوایا' اس سے وضو فرمایا پھر وضو کے بعد منہ میں پانی لیا اور دعا کی' پھر اس مونہہ والے پانی کو کنوئیں میں ڈالا اور فرمایا کہ اس کنوئیں کو کچھ دیر ❶ کیلئے چھوڑ دو' پھر لوگوں نے (کچھ دیر بعد) خود بھی سیر ہو کر پانی پیا اور اپنی سواری کے جانوروں کو بھی وہاں سے کوچ ❷ کرنے تک پلاتے رہے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ایک ساعت یعنی تھوڑا سا زمانہ اور عرف میں ساعت مدت قلیل کو کہتے ہیں اور یہ اس لیے فرمایا کہ اس قدر زمانہ میں کچھ پانی بھر جائے شائد یہ اشارہ ہو اس طرف کہ ساعت قبولیت کی واقع ہوگی بتدریج اور مراد اس سے ساعت نجومیہ ہو نہ عرفیہ۔ یہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے کہا۔ ❷ اس حدیث میں حدیبیہ والوں کی چودہ سو تعداد مذکور ہے تو یہ حدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث گذشتہ کی جس میں ایک ہزار پانچ سو کا عدد مذکور ہے مخالف نہیں ہے کیونکہ کل تعداد ایک ہزار پانچ سو نہ تھی بلکہ ایک ہزار چار سو سے کچھ زیادہ تھی تو جس نے ایک ہزار پانچ سو کہا اس نے کسر کو پورا کر دیا اور جس نے ایک ہزار چار سو کہا اس نے کسر کو گرا دیا یا پھر چودہ سو بہادر ہوں گے اور ایک سو ان کے خادم۔

٥٨٨٤- (١٧) وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَاشْتَكٰى اِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيْهِ اَبُوْرَجَاءٍ وَنَسِيَهٗ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ ((اذْهَبَا فَابْتَغِيَا)) الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَاَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَّاءٍ فَجَاءُوْا بِهَا اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِيْرِهَا وَدَعَا النَّبِیُّ ﷺ بِاِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُوْدِیَ فِی النَّاسِ اسْقُوْا فَاسْتَقَوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِيْنَا فَمَلَاْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَاِدَاوَةٍ وَّاَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا وَاِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلْاَةً مِّنْهَا حِيْنَ ابْتَدَیَ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٤٤ ومسلم حدیث رقم (٣١٢ ۔ ٦٨٢)

عوف تابعی رحمہ اللہ ابو رجاء سے' وہ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے تو لوگوں نے آپ سے پیاس کی شکایت کی' آپ اترے اور فلاں شخص کو کہ جس کا نام سیدنا ابو رجاء تھا عوف (راوی) اس کا نام بھول گیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ تم دونوں جاؤ اور پانی تلاش کر کے لاؤ' وہ دونوں گئے تو ان کی ملاقات ایک عورت سے ہوئی جو کہ پانی کے دو مشکیزوں کے درمیان بیٹھی ہوئی تھی' وہ اس کو نبی ﷺ کے پاس لائے اس کو اس کے اونٹ سے اتارا' نبی ﷺ نے برتن منگوایا۔ دونوں مشکیزوں کے منہ میں آپ نے کلی کی اور لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ پانی پی لو' سیدنا عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم چالیس آدمیوں نے اس سے خوب سیر ہو کر پانی پیا' اور ہم نے ہر مشکیزہ اور اپنا ہر برتن پانی سے بھر لیا۔ اللہ کی قسم جب ہم ان

مشکیزوں سے علیحدہ (فارغ) ہوئے تو ہمیں ایسا معلوم ہوا کہ وہ تو پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں جب کہ ہم نے (ان میں سے پانی لینا) شروع کیا تھا۔ ❶ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ سابقہ روایات کے مقابلہ میں اس میں اتنا مزید اضافہ ہے کہ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: اس عورت کو کچھ دو، کسی نے کھجور، کسی نے آٹا اور کسی نے اس کو ستو دیے پھر آپ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: جا اور اس طعام کو اپنے گھر والوں کو کھلا اور دیکھ لے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ بھی کم نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم کو پانی پلایا یہ حدیث بھی ہمارے نبی ﷺ کا معجزہ ہے۔

۵۸۸۰- (۱۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهٖ وَاِذَا شَجَرَتَيْنِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اِحْدٰهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ ((اِنْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى)) فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ ((اِنْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ)) فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ ((اِلْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ)) فَالْتَاَمَتَا فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَيْنِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ۷۴-۳۰۱۲)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ ہم ایک میدان کشادہ میں اترے تو رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لئے ❶ تشریف لے گئے تو آپ کو کوئی چیز نہ ملی ❷ کہ جس سے پردہ کریں ❸ اچانک آپ کو میدان کے کنارہ میں دو درخت ❹ نظر آئے' رسول اللہ ﷺ وہاں گئے اس کی شاخوں میں سے ایک ٹہنی پکڑی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میرا فرمانبردار ❺ ہو جا' تو وہ درخت نکیل والے اونٹ کی طرح جھک گیا' جیسا کہ وہ اپنے کھینچنے والے کی فرمانبرداری کرتا ہے' پھر آپ دوسرے درخت کے پاس آئے اس کی ٹہنی کو پکڑ کر فرمایا کہ تو بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے میرا فرمانبردار ہو جا' تو وہ بھی اسی طرح جھک گیا اور جب آپ دونوں کے درمیان ہوئے تو فرمایا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مل جاؤ' تو وہ دونوں مل گئے ❻ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بیٹھ کر اپنے دل ❼ سے باتیں کر رہا تھا تو مجھ ❽ سے ظاہر ہوا مجھے جھانکنے کا موقع ملا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت الگ الگ ہو کر اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ❾ ہو گئے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ رفع حاجت کے لیے یعنی پاخانہ کے لیے۔ ❷ کوئی چیز یعنی دیوار یا ٹیلہ اور پتھر وغیرہ۔ ❸ جس سے پردہ کریں یعنی لوگوں سے۔ ❹ یہ معنی ہیں جملہ ((واذا شجرتین بشاطئی الوادی)) کے' طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ شجرتین اسی طرح منصوب مروی ہوا ہے صحیح مسلم اور مصابیح کے اکثر نسخوں میں اور مصابیح کے بعض نسخوں میں شجرتان ہے رفع کے ساتھ تو منصوب ہونے کی حالت میں تو اس وقت یہ معنی ہوں گے اور پائے نبی ﷺ نے دو درخت اگے ہوئے میدان کے کنارے پر اور مصابیح کے شارح نے لکھا ہے کہ شجرتین منصوب ہے رائے محذوف کی وجہ سے اور ایک نسخہ میں شجرتین ہے اور وہ ظاہر ہے۔ ❺ یعنی مجھ پر پردہ کرنے

کے لیے۔ ❻ یعنی یہاں تک کہ نبی ﷺ نے رفع حاجت کی۔ ❼ یعنی بیچ واقع ہونے اس امر عجیب کے کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ سے، اپنے دل سے کہتا تھا کہ یہ کیا ہے اور کیوں کر ہوا یا اور کسی امر کی باتیں دل میں کرتا تھا جیسے کہ عادت انسان کی ہوتی ہے کہ اپنے دل سے باتیں کرتا ہے اور اس کو حدیث نفس کہتے ہیں۔ ❽ یعنی مشغول تھا میں اپنے دل کے ساتھ اور التفات نہیں رکھتا تھا کسی چیز کی طرف پس التفات کیا اور دیکھا میں نے تو اچانک دیکھتا ہوں کہ نبی ﷺ تشریف لے آتے ہیں۔ ❾ اس حدیث میں دو معجزے مذکور ہیں ایک ان درختوں کا اپنی جگہ سے چلا آنا اور آپس میں مل جانا دوسرا ان کا اپنی اپنی جگہ میں ہٹ جانا۔

٥٨٨٦- (١٩) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِىْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَقُلْتُ يَااَبَامُسْلِمٍ مَاهٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِىْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِيْبَ سَلَمَةُ فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَااشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔ **(رواه البخارى)** (البخارى حديث رقم ٤٢٠٦ وابوداؤد حديث رقم ٣٨٩٤)

سیدنا یزید بن ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں چوٹ کا نشان دیکھا تو میں نے کہا اے ابو مسلم ❶ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے خیبر کے دن یہ زخم لگا تھا تو لوگوں نے کہا کہ سلمہ پہنچایا ❷ گیا' میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے اس جگہ پر تین مرتبہ دم کیا' اور آج تک میں نے اس جگہ تکلیف محسوس نہیں کی۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ابو مسلم سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔ ❷ یعنی سخت زخم لگا تھا تو لوگوں نے گمان کیا کہ مر گیا۔

٥٨٨٧- (٢٠) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِىُّ ﷺ زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ ((اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ يَعْنِىْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔)) **(رواه البخارى)** (البخارى حديث رقم ٤٢٦٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو سیدنا زید بن حارثہ' سیدنا جعفر اور سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضوان اللہ علیہم اجمعین (کی جنگ موتہ کے دن ان) کی موت واقع ہونے سے پہلے خبر دے دی' پھر آپ نے فرمایا کہ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا ❶ پکڑا تو وہ شہید کیے گئے پھر سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے پکڑا تو وہ بھی شہید کر دیئے گئے' اور نبی پاک ﷺ کی آنکھیں آنسو گرا رہی تھیں' یہاں تک کہ وہ جھنڈا اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لے لیا' یعنی سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں مسلمانوں کو ان پر فتح دی۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ نبی ﷺ نے جنگ موتہ میں لشکر بھیجا اس کے تین سردار مقرر کیے اور فرمایا اگر (سیدنا) زید رضی اللہ عنہ شہید ہو تو (سیدنا) جعفر طیار رضی اللہ عنہ سردار ہے اور اگر (سیدنا) جعفر رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو تو (سیدنا) عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سردار ہے چنانچہ جب جنگ ہوئی تو تینوں سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے صلاح و مشورہ کر کے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی نبی ﷺ کو وہاں کی خبر اسی دن بطریق وحی کے مدینہ میں معلوم ہوئی آپ نے لوگوں سے فرمایا تو پھر اسی کے موافق خبر آئی۔

٥٨٨٨- (٢١) وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوہ حنین کے

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهٗ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَكُفُّهَا اِرَادَةً اَنْ لَّا تُسْرِعَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَىْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ)) فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِىْ اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِىْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِى الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِى الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ ((هٰذَا حِيْنَ حَمِىَ الْوَطِيْسُ)) ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ ((اِنْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ)) فَوَاللّٰهِ مَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٧٦-١٧٧٥) واحمد فی المسند ١/ ٢٠٧)

دن ❶ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا' تو جب کفار اور مسلمان آمنے سامنے ہوئے تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے خچر کو ایڑ لگا کر کفار ❷ کی طرف چلے اور میں رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھا' اس کو روکنے کے ارادہ سے تا کہ وہ تیز نہ دوڑے اور سیدنا ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی سواری کی رکاب تھامے ہوئے تھے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عباس اصحاب سمرہ کو ❸ آواز دو' سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اونچی آواز والا تھا' تو میں نے اونچی آواز میں کہا کہ اصحاب سمرہ کہاں ہیں' سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم اصحاب سمرہ میری آواز سن کر ایسے پلٹے کہ جیسے گائیں بچوں پر پلٹتی ہیں' اور انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں' ❹ ہم حاضر ہیں' راوی نے کہا کہ پھر مسلمان کفار سے لڑے اور انصار آپس میں ایک دوسرے کو اے انصار کی جماعت' اے انصار کی جماعت کہہ کر پکارتے تھے' پھر بنی حارث بن خزرج کے بلانے پر (پکار) منحصر ہوگئی ❺ اور رسول اللہ ﷺ اس وقت اپنے خچر پر سوار تھے' آپ نے اس شخص کی طرح دیکھا جو کہ لڑائی کو اپنی گردن لمبی کر کے دیکھتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ یہ وقت لڑائی کے گرم (تیز) ہونے کا وقت ہے پھر آپ نے کنکریاں لیں اور ان کو کفار کے منہ پر پھینکا اور فرمایا محمد ﷺ کے پروردگار کی قسم کفار نے شکست کھائی (راوی کہتے ہیں) اللہ کی قسم ان کو شکست آپ کے کنکریاں مارنے کی وجہ سے ہوئی جو آپ نے ان کی طرف پھینکی تھیں' میں ہمیشہ ❻ ان کو سختی' کمزوری اور ذلت کی وجہ سے پیٹھ پھیرتے ہوئے دیکھتا رہا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ غزوۂ حنین کے دن یہ مکہ اور طائف کے درمیان عرفات کے دور ایک وادی ہے اور یہ غزوہ کا واقعہ شوال ۸ ہجری میں بعد فتح مکہ کے ہوا۔ ❷ یہ بات نبی ﷺ کی کمال شجاعت پر دلالت کرتی ہے کہ ایسے سخت وقت میں جب کہ لشکر کے لوگ بھاگ گئے اور

آپ کفار پر حملہ کر رہے ہیں۔ ❸ اصحاب سمرہ کو، ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے کیکر کے درخت کے نیچے حدیبیہ میں بیعت کی تھی کہ کافروں سے لڑ کر مر جائیں گے اور ہرگز نہ بھاگیں گے۔ ❹ حاضر ہیں الخ اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہیں بھاگتے تھے بلکہ بعض تو مسلم جو تیروں کی بارش سے لوٹے تو مسلمانوں میں گڑ بڑ ہوگئی۔ ❺ منحصر ہوا الخ یعنی تمام ہوا اور حارث بن خزرج انصار کی ایک جماعت ہے۔
❻ اس حدیث سے آپ کے دو معجزات فعلی اور خبری ثابت ہوئے، فعلی تو کنکریوں کا پھینکنا اور اس سے کافروں کو شکست ہونا اور خبری آپ کا پیشتر اس سے کہ کافروں کو شکست ہوگئی اور ویسا ہی ہونا بیان کرنا ہے۔

٥٨٨٩- (٢٢) وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ یَااَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ یَوْمَ حُنَیْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَاوَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰکِنْ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ لَیْسَ عَلَیْهِمْ کَثِیْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا یَکَادُ یَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا یَکَادُوْنَ یُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَاكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی بَغْلَتِهِ الْبَیْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ یَقُوْدُهٗ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ ((اَنَا النَّبِیُّ لَاکَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ)) ثُمَّ صَفَّهُمْ (رواه مسلم) وَلِلْبُخَارِیِّ مَعْنَاهُ۔ (البخاری حدیث رقم ٤٣١٥ ومسلم حدیث رقم (٧٨ ـ ١٧٧٦)

ابو اسحاق تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابوعمارہ! کیا تم حنین کے دن کفار سے بھاگ گئے تھے سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ ❶ نہیں پھیری، لیکن آپ کے صحابہ میں سے جن کے پاس زیادہ ہتھیار نہ تھے وہ نکلے اور ایک ایسی تیر ❷ انداز قوم سے ملے کہ جن کا ❸ تیر کبھی خطا نہیں جاتا تھا۔ انہوں نے ان نوجوانوں کو تیر مارے، قریب نہیں تھا کہ وہ خطا کریں تو وہ نوجوان اس وقت ❹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے جب کہ سیدنا ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ آپ کے آگے آگے چل رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے، اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی اور فرمایا کہ میں نبی ❺ ہوں اس میں جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں، پھر ان کی صف بندی کی۔ (مسلم) اور بخاری کے لیے اس کے ایک معنی ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری یعنی نہ حقیقتاً اور نہ صورتاً پیٹھ پھیری۔ ❷ یعنی ہوازن قبیلہ کے لوگوں سے۔
❸ یعنی ایسے تیر انداز تھے کہ ان کا تیر خطا نہیں کرتا تھا۔ ❹ یعنی مدد مانگنے کے لیے، پس اس صورت میں ان پر بھاگنا صادق نہیں آتا کیونکہ وہ طلب مدد کے لیے آئے تھے کہ کمک لے کر خوب لڑیں۔ ❺ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ رجز موزوں ہے مگر ہر موزوں کو شعر نہیں کہتے جب تک اس کے کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعض فقرے موزون قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے ﴿لن تنالوا البر حتی تنفقوا﴾ یا ﴿نصر من الله وفتح قریب﴾ یا ﴿یرزقه من حیث لایحتسب﴾ حالانکہ یہ اشعار نہیں ہیں اور خود کو عبدالمطلب کا بیٹا قرار دیا کیونکہ عبدالمطلب مشہور شخص تھے اور عرب آپ کو ان کا بیٹا کہتے، معلوم ہوا کہ لڑائی میں ایسا کہنا درست ہے جیسے سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا "انا ابن الاکوع" اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا ((انا الذی سمتنی امی حیدره)) اور جنگ کے بغیر افتخار کے ممنوع ہے۔

٥٨٩٠- (٢٣) وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ کُنَّا وَاللّٰهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِیْ بِهٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم جس وقت لڑائی سخت ہوتی تو ہم آپ کے ساتھ پناہ

لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ۔ (مسلم حديث رقم (٧٩۔ ١٧٧٦)

ڈھونڈتے اور ہم میں سے دلیر وہ شخص ہوتا کہ جو آپ کے برابر کھڑا ہوتا یعنی نبی ﷺ کے۔

٥٨٩١- (٢٤) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا غَشَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ ((شَاهَتِ الْوُجُوْهُ)) فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٨١۔ ١٧٧٧)

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر حنین کے دن جہاد کیا تو رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم نے پیٹھ پھیری جب کہ کفار نے رسول اللہ ﷺ کو گھیر لیا تھا' آپ خچر سے اترے' پھر زمین سے ایک مٹھی مٹی کی لی ❶ اور وہ کفار کے مونہہ پر دے ماری اور فرمایا کہ ان کے چہرے برے ہو گئے' اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو پیدا نہیں کیا مگر اس کی دونوں آنکھیں اس مٹھی کی مٹی سے بھر گئیں' پھر کافر پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے' ان کو اللہ تعالیٰ نے شکست دی اور رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى﴾ یعنی تو نے یہ مٹی نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی ہے کیونکہ یہ معجزہ ہے اور معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی ﷺ کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے، اس حدیث میں نبی ﷺ کے تین معجزے مذکور ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس مٹھی کی مٹی سب کی آنکھوں میں پہنچی، دوسرا یہ کہ ان سب کی آنکھیں اس تھوڑی سی مٹی سے بھر گئیں باوجود اس کے کہ وہ چار ہزار آدمی تھے اور تیسرا ان کا اس سے شکست اٹھانا ہے۔

٥٨٩٢- (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهٗ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ ((هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ)) فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ الَّذِيْ تُحَدِّثُ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ ((اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ)) فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں حاضر ہوئے تو جو لوگ آپ کے ساتھ تھے ان میں سے ایک شخص کے بارہ میں جو کہ اسلام کا دعویدار تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دوزخی ❶ ہے اور جب لڑائی کا وقت آیا تو وہ شخص کفار سے جان مار کر لڑا' اس کو بہت سارے زخم لگے' ایک شخص ❷ آیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول آپ نے جس کے بارہ میں فرمایا کہ وہ دوزخی ہے، اس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سخت جنگ کی ہے اور وہ بہت زخمی ❸ ہوا ہے' آپ نے فرمایا خبردار وہ جہنمی ❹ ہے' تو قریب تھا کہ لوگ ❺ شک میں مبتلا ہو جاتے' وہ ابھی اسی

فَانْتَحَرَبِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۴۲۰۳ ومسلم حدیث رقم ۱۷۸-۱۱۱ والدارمی حدیث رقم ۲۵۱۷ واحمد فی المسند ۲/ ۳۰۹)

حالت ❻ میں تھا کہ اس کے زخموں میں سخت درد ہوا' اس نے اپنے ہاتھ سے ترکش سے ایک تیر لیا اور اس سے اپنا سینہ کاٹ لیا' مسلمانوں میں سے کئی لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف دوڑے گئے اور کہا اے اللہ کے رسول' اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات سچی کر دی' اور فلاں شخص نے اپنا سینہ کاٹا اور خود کو مار ڈالا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اکبر' میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں' اے بلال (رضی اللہ عنہ) کھڑا ہو اور اعلان کر دے کہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر ایماندار اور تحقیق اللہ تعالیٰ فاجر آدمی سے اس دین کی ❼ مدد کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یہ شخص دوزخی ہے، اس کا نام قربان تھا اور وہ منافقوں میں سے تھا اگرچہ اس کا نفاق ظاہر نہ تھا۔ ❷ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تعجب کرتا ہوا۔ ❸ بہت زخمی ہوئے یعنی ظاہر حال اس کا یہ ہے کہ وہ بہشتی ہے۔ ❹ یعنی بات وہی ہے جو میں نے کہی اگرچہ تجھے اس کے خلاف ظاہر ہو۔ ❺ یعنی ضعیف الایمان لوگ۔ ❻ یعنی نبی ﷺ کی خبر میں کہ اس قدر کوشش سے لڑتا ہے آپ کیوں فرماتے ہیں کہ وہ دوزخی ہے، یہ شخص منافق تھا ظاہر میں مسلمان تو دل میں کافر اگرچہ اس نے اسلام کے لیے بہت کوشش کی لڑا اور زخمی ہوا لیکن ایمان نہ ہونے سے کوئی کوشش اس کے کام نہ آئی، معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے انسان کتنی ہی نیک باتیں کرے مسلمانوں کی مدد کرے اسلام کو فائدہ پہنچائے تو وہ جنتی نہیں ہوسکتا۔ ❼ اور جو بادشاہ کہ نام اور دنیا کے لیے طمع ملک فتح کرتے ہیں یا فقیر اور عالم جو اپنے نمود کے لیے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہیں تو ان کے حق میں بھی اس حدیث کو سمجھنا چاہیے۔

۵۸۹۳- (۲۶) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ فَعَلَ الشَّيْئَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ دَعَااللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ ((اَشَعَرْتِ يَاعَائِشَةُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجْعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ ابْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ قَالَ فِيْمَاذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ)) فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جادو کئے گئے' یہاں تک کہ جو کام آپ نے نہ کیا ❶ ہوتا اس کے متعلق خیال کیا جاتا کہ وہ کیا ہے' حتیٰ کہ ایک دن جب کہ آپ میرے پاس تھے' اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور پھر دعا کی پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ! کیا تو جانتی ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بیان کیا جو کہ میں نے اس سے پوچھا تھا' میرے پاس دو ❷ آدمی آئے' ایک میرے سر کی طرف اور دوسرا پاؤں کی طرف بیٹھ گیا' پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا' اس کو کون سی تکلیف ہے' اس نے کہا اس پر جادو کیا گیا ہے' ❸ اس نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے

اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ ((هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِیْ اُرِیْتُهَا وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ)) الشَّیَاطِیْنِ فَاسْتَخْرَجَهٗ۔ (متفق علیه)

(البخاری حدیث رقم ۳۲۶۸ و مسلم حدیث رقم ۴۳۔ ۲۱۸۹)

کہا لبید بن اعصم یہودی نے اس نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ اس نے کہا کنگھی، ان بالوں میں جو کنگھی کرتے وقت نکلتے ہیں اور تازہ نر کھجور کے خوشہ میں، اس نے پوچھا کہ وہ چیزیں کہاں ہیں؟ اس نے کہا زروان کے کنوئیں میں، تو نبی ﷺ اپنے صحابہ کے چند لوگوں کے ساتھ کنوئیں کی طرف گئے اور فرمایا کہ یہ وہ کنواں ہے جو مجھے دکھایا گیا ہے، اور اس کنوئیں کا پانی مہندی کے رنگ جیسا تھا گویا کہ کھجور کے خوشے، شیطانوں کے سر تھے تو اس کو نکالا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی ﷺ پر ایسا نسیان غالب آ گیا کہ گمان کرتے کہ فلاں چیز کی ہے حالانکہ نہ کی ہوتی اور گمان کرتے کہ فلاں کام نہیں کیا حالانکہ وہ کر چکے ہوتے اور یہ نسیان دنیاوی کاموں میں تھا نہ کہ دینی کاموں میں اور جادو یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جس کو لوگ عادتاً نہیں کر سکتے اور ان کاموں کا ذریعہ عبادت اور تقویٰ اور دعاء اور تلاوت اسمائے الٰہی نہ ہو ورنہ اس کو کرامت یا عمل کہیں گے اور نہ اسباب ظاہرہ جیسے آلات سے کام لینا جیسے ریل تار وغیرہ وغیرہ اور کثرت جیسے رسی پر چلنا۔ ❷ یعنی دو فرشتے بصورت انسان۔
❸ سحر کیا گیا ہے الخ حکمت اس میں یہ تھی کہ کفار نبی ﷺ کے معجزات دیکھ کر جادوگر کہتے اور مشہور یہ ہے کہ جادوگر پر جادو نہیں چلتا جب آپ پر جادو کا اثر ہوا تو ان کے نزدیک بھی آپ کو جادوگر کہنا صحیح نہ ہوا۔

۵۸۹۴- (۲۷) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَیْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ ((وَیْلَكَ فَمَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْخِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ)) فَقَالَ عُمَرُ اِئْذَنْ لِّیْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ ((دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا یَّحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِیَامَهٗ مَعَ صِیَامِهِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ یُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ اِلٰى رُصَافِهٖ اِلٰى نَضِیِّهٖ وَهُوَ قِدْحُهٗ اِلٰى قُذَذِهٖ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اور آپ مال تقسیم فرما❶ رہے تھے کہ آپ کے پاس ذوالخویصرہ آیا وہ بنی تمیم ❷ میں سے تھا، اس نے کہا اے اللہ کے رسول عدل کیجئے ❸ تو آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس! اگر میں نے عدل نہ کیا تو کون عدل کرے گا، اگر میں نے عدل نہ کیا تو پھر تو ❹ نا امید اور نقصان اٹھانے والا ہوا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں، تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دے کیونکہ اس کے ساتھی ہوں گے کہ تم میں سے کوئی ایک اپنی نماز کو ان کی نمازوں سے اور اپنے روزہ کو ان کے روزوں سے حقیر ❺ سمجھے گا، وہ قرآن پڑھیں گے حالانکہ قرآن ان کے حلق سے نہیں اترے گا ❻ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اس کے پیکان، اس کے پے اور اس کی نضی کی طرف ❼ دیکھا

فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ)) قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهُ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِيْ نَعَتَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ ((فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهُ فَيَاْمَنُنِيَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ)) فَسَاَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ ((اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ)) (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ٣٦١٠ ومسلم حدیث رقم (١٤٣-١٠٦٤) وابن ماجه حدیث رقم ١٧١ واحمد فی المسند ٣/ ٥٦)

جاتا ہے' وہ کمان وغیرہ کی لکڑی ہے اور تیر کے پیروں کی طرف دیکھا جاتا ہے کہ وہ خون اور گوبر سے پار ہوا ہے لیکن اس پر کوئی نشان نہیں' اس کے پیروکاروں کی ایک علامت یہ ہے کہ ایک سیاہ رنگت والا آدمی ہوگا اس کا ایک بازو عورت کے پستان یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہلتا ہوا ہوگا اور وہ بہترین ❽ جماعت کے لوگوں پر چڑھائی کریں گے ❾ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جنگ کی اور میں بھی اس میں ان کے ساتھ تھا۔ اس خوارج ❿ کی جماعت سے سیدنا علی نے اس کو تلاش کرنے کا حکم دیا ⓫ اس کو تلاش کر کے آپ کے پاس لایا گیا تو میں نے اس شخص کو اس کے مطابق دیکھا ⓬ جس طرح کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا ایک روایت میں ہے ایک شخص جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی' پیشانی اونچی' گھنی ڈاڑھی' ابھرے ہوئے رخسار اور سر منڈا ہوا تھا اس نے کہا اے محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ سے ڈرو ⓭ تو آپ نے فرمایا کہ کون اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں اللہ تعالیٰ مجھے اہل زمین پر امین جانتا ہے' لیکن تم مجھے امین نہیں سمجھتے' ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کے متعلق پوچھا ⓮ تو آپ نے منع فرما دیا اور جب اس شخص نے پیٹھ پھیری تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایک جماعت پیدا ہوگی، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں ⓯ اترے گا' وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے' وہ لوگ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے' آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے وہ ملیں تو میں ان کو عاد کی طرح ⓰ قتل کردوں۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے کچھ سونا مٹی ملا ہوا بھیجا اور اس کو نبی ﷺ نے چار آدمیوں کے درمیان تقسیم فرما دیا ایک اقرع' دوسرا عیینہ' تیسرا علقمہ اور چوتھا زید۔ یہ چاروں عرب میں سردار تھے اور نئے نئے اسلام لائے تھے اس لیے وہ کچا سونا نبی ﷺ نے انہیں دل داری کے لیے دے دیا اس پر اس مردود نے اعتراض کیا۔ ❷ بنی تمیم ایک بڑے قبیلہ کا نام ہے۔ ❸ یعنی سب کو برابر دو اور نبی ﷺ نے ہر ایک کو اس کی حاجت کے مطابق اور مصلحت کے لحاظ سے دیا کیونکہ اس میں امام مختار ہے۔ ❹ یعنی اس لیے کہ امیدواری اور سودمندی

تمہاری میری عدالت میں ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر عدل کرنے کے لیے بھیجا ہے' اگر میں عدل نہ کروں تو تم کو سوائے ناامیدی اور نقصان کے اور کچھ نہیں ملے گا اور اس کو قتل کرنے سے اس لیے روکا کہ ابتداء اسلام تھا اور خیال تھا کہ لوگ بدنام کریں گے کہ رسول اپنے ساتھیوں کو مارتا ہے۔ ❺ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں کہ قرآن پڑھتے ہیں ظاہری عبادت کرتے ہیں اور دل میں ان کے ایمان نہیں یعنی دل میں شرک اور بدعت بھرا ہے تو ان کی عبادت کا کچھ اعتبار نہیں' اس لیے دانا مسلمان کو چاہیے کہ ان کی ظاہری عبادت پر دھوکا نہ کھائے۔ ❻ یعنی ان کے دل میں قرآن کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ ❼ یعنی تیر کی لکڑی کے اور فرض یہ ہے کہ جیسے پار ہو تیر میں جانور کا کچھ اثر نہیں لگا رہتا اسی طرح اس قوم میں اسلام کا کچھ اثر باقی رہے گا۔ ❽ یعنی اپنے زمانہ کے لوگوں میں بہتر ہوں گے اور مراد ان سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب ہیں۔ ❾ یعنی یہ مرد اور ہمراہی اس کے ساتھ بغاوت کے۔ ❿ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بیان کیا۔

⓫ یعنی جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان پر فتح یاب ہوئے اور ان کو مارا۔ ⓬ یعنی مقتولوں کے درمیان۔ ⓭ یعنی عدل کر تقسیم میں۔ ⓮ یعنی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے درخواست کی۔ ⓯ یعنی سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے باغی ہوں گے یہ حدیث بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے آپ نے جیسے فرمایا ویسا ہی ہوا۔
⓰ یعنی ان کی جڑ کاٹ دوں گا۔

۵۸۹۵- (۲۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّيْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّهْدِيَ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ)) فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَآءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَااَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَاللّٰهَ وَقَالَ خَيْرًا۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۵۸- ۲۴۹۱) واحمد فی المسند ۲/ ۳۲۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا تھا جب کہ وہ مشرکہ تھی' میں نے ایک دن ❶ اسے دعوت دی تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں وہ بات کہی جسے کہ میں ناپسند کرتا تھا' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں رو رہا ❷ تھا' میں نے کہا اے اللہ کے رسول دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کو ہدایت دے تو آپ نے دعا کی' اے اللہ ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی خوشی کے ساتھ چلا' اور جب میں اپنے گھر کے دروازہ پر پہنچا تو دروازہ بند تھا' میری ماں نے میرے قدموں کی آواز سنی تو کہا کہ ابو ہریرہ ٹھہر جا' میں نے پانی گرنے کی آواز سنی' میری والدہ نے غسل کیا' کپڑے پہنے اور جلدی سے اوڑھنی لی ❸ اور دروازہ کھولا پھر اس نے کہا اے ابو ہریرہ! ❹ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس بات کی بھی گواہی دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' تو میں خوشی سے روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اچھی بات کہی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بلایا میں نے اس کو ایک دن یعنی اسلام کی طرف۔ ❷ روتا تھا یعنی بہ سبب غم آنے کے اس کے حال پر کہ یہ میری

ماں ہے میں اس کی بے ادبی نہیں کر سکتا۔ ❸ یعنی مارے جلدی کے بعد پہننے کرتہ کے اوڑھنی نہ اوڑھی۔ ❹ یہ حدیث بھی معجزہ ہے کہ نبی ﷺ کی دعا فوراً قبول ہوگئی۔ صاحب مصابیح نے اس حدیث کو مختصر کر دیا ہے اور اس کے بعد اتنا اور زیادہ ہے ''میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے'' تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی یعنی ابو ہریرہ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے پھر کوئی مومن ایسا نہیں پیدا ہوا جس نے میرے بارہ میں سنا یا دیکھا مگر اس نے مجھ سے محبت رکھی۔ (رضی اللہ عنہا) حالانکہ اس ٹکڑے کو بھی معجزات کے ساتھ بڑا تعلق ہے کیونکہ جیسی آپ نے دعا فرمائی ویسا ہی ہوا۔

۵۸۹۶- (۲۹) وَعَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَ اللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَ اِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ اِمْرَأً مِّسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مِلْئِ بَطْنِيْ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا ((لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعُهٗ اِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ مَقَالَتِيْ شَيْئًا اَبَدًا)) فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَّيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهٗ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَانَسِيْتُ مِنْ مَّقَالَتِهٖ ذَالِكَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ۱۱۸ ومسلم حديث رقم (۱۵۹۔ ۲۴۹۲) واخرجه الترمذی حديث رقم ۳۸۳۴)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بہت زیادہ احادیث ❶ روایت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارا وعدہ گاہ ❷ ہے مہاجر بھائیوں کو بازاروں ❸ کے کاروبار آپ ﷺ کی محبت سے مشغول رکھتے تھے اور میرے انصار بھائیوں کو ان کے اموال ❹ نے آپ کی محبت سے مشغول رکھا جب کہ میں ایک مسکین آدمی تھا' میں ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا پیٹ بھرنے کے لئے رہتا' ایک دن نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی اپنے کپڑے کو نہیں پھیلائے گا یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کروں' پھر وہ اس کو اکٹھا کر کے اپنے سینہ سے لگا لے اور پھر کبھی میرے مقالات میں سے کچھ بھی بھولے تو میں نے اپنے اوپر اوڑھنے والی چادر بچھائی (کیونکہ) اس کے علاوہ میرے پاس کوئی اور کپڑا نہ تھا' یہاں تک کہ نبی ﷺ نے اپنے مقالہ کو پورا کیا پھر میں نے اس کو اکٹھا کر کے اپنے سینہ سے لگا لیا' اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں آپ کے مقالات میں سے آج کے دن تک کچھ بھی نہیں بھولا جو کہ میں نے آپ سے سنا تھا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی ہزاروں احادیث یاد تھیں لوگوں کو ان کی یاد پر تعجب ہوا تو اس وقت آپ نے لوگوں سے اس کا سبب بیان کیا۔ ❷ یعنی اگر میں نے کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھے سزا دے گا اور اس حدیث کے آخر میں اتنا زیادہ ہے اور اگر یہ دو آیات نہ ہوتیں جو قرآن مجید میں اتری ہیں تو میں کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا وہ آیات یہ ہیں ﴿ان الذين يكتمون ماانزلنا من البينات والهدى من بعد ما بيناه للناس فى الكتاب اولٓئك يلعنهم الله ويلعنهم اللعنون﴾ اور فرمایا ﴿ان الذين يكتمون ماانزل الله من الكتب ويشترون به ثمناً قليلاً اولٓئك ماياكلون فى بطونهم الا النار و لا

یکلمھم اللہ یوم القیٰمۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم﴾ ان دونوں آیات کا ترجمہ یہ ہے جولوگ چھپاتے ہیں جو کچھ ہم نے اتارا صاف حکم اور راہ کی نشان بعد اس کے کہ ہم ان کو کھول چکے لوگوں کے لیے کتاب میں' ان کو لعنت دیتا ہے اللہ تعالیٰ اور لعنت دیتے ہیں تمام لعنت دینے والے اور فرمایا: ''جولوگ چھپاتے ہیں جو کچھ نازل کی اللہ عزوجل نے کتاب سے اور لیتے ہیں اس پر مول تھوڑا وہ نہیں کھاتے اپنے پیٹ میں مگر آگ اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اور نہ سنوارے گا ان کو اور ان کو دکھ کی مار ہے۔''

❸ یعنی بازاروں میں خرید وفروخت کرنا۔ ❹ ان کے اموال نے' ان کے اموال سے اراضی اور باغات مراد ہیں یعنی ان کو کھیتی باڑی سے فراغت نہیں ہوتی تھی یہ حدیث بھی معجزہ ہے نبی ﷺ کا' جیسی آپ نے پیش گوئی فرمائی ویسی ہی پوری ہوئی۔

٥٨٩٧- (٣٠) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِيْ الْخَلَصَةِ)) فَقُلْتُ بَلٰى وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ وَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ يَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا)) قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِيْ بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِيْ مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ فَارِسًا مِّنْ اَحْمَسَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا۔ (متفق علیه)

(البخاری حدیث رقم ٣٠٢٠ ومسلم حدیث رقم (١٣٦- ٢٤٧٦) والترمذی حدیث رقم ٣٨٤٢ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٩ واحمد فی المسند ٤/ ٤٦٥)

سیدنا جریر بن عبداللہ (بجلی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو مجھے ❶ ذی الخلصہ سے راحت نہیں دیتا تو میں نے کہا ہاں ❷ اور میں گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتا تھا ❸ میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مارا یہاں تک کہ میں نے اپنے سینہ پر آپ کے ہاتھ کا نشان دیکھا' اور آپ نے فرمایا' اے میرے اللہ اس کو ثابت رکھ اور اس کو ہدایت کا راستہ دکھانے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے' سیدنا جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں اپنے گھوڑے سے نہیں گرا ❹ اور سیدنا جریر رضی اللہ عنہ ڈیڑھ سو گھڑ سواروں کے ساتھ احمس کی طرف چلے اور ذی الخلصہ کو توڑ کر آگ میں جلا دیا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نہیں توڑتا تو اس کو تاکہ میں رنج سے خلاصی پاؤں اور مجھے خوشی ہو' یہ قبیلہ خثعم کے بت خانہ کا نام تھا' وہ اس کو کعبۃ الیمانیہ بھی کہتے تھے۔ ❷ یعنی آپ کو وہ بت خانہ توڑ کر راحت دوں گا۔ ❸ یعنی گر پڑتا تھا اس سے کبھی کبھی۔ ❹ سبحان اللہ! سیدنا جریر رضی اللہ عنہ جو گھوڑے پر جم نہیں سکتے تھے وہ نبی ﷺ کی ایک ضرب لگانے سے شہسوار ہو گئے اور مشق کی ضرورت نہ رہی، یہ معجزہ ہے آپ کا، سیدنا جریر رضی اللہ عنہ دراز قد خوبصورت قبول شکل تھے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان کو اس امت کا یوسف کہا کرتے تھے، اس حدیث میں اتنا اور زیادہ ہے پھر سیدنا جریر رضی اللہ عنہ گئے اور ذوالخلصہ کو آگ سے جلا دیا بعد اس کے ایک شخص جس کا نام ابوارطاۃ تھا خوشخبری کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس روانہ کیا وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا ہم ذوالخلصہ کو خارشی اونٹ کی طرح کالا روغن ملتے ہیں مطلب یہ تھا کہ وہ بھی جل کر کالا ہو گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے گھوڑوں اور مردوں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

٥٨٩٨- (٣١) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُهٗ)) فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ اَتَى الْاَرْضَ الَّتِيْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کا کاتب تھا' وہ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملا' تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اسے زمین قبول ❶ نہیں کرے گی' سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں

مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا فَقَالَ مَاشَانُ هٰذَا فَقَالُوْا دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣٦١٧ ومسلم حديث رقم (٢٧٨١) واحمد فی المسند ٣/ ١٢١)

اس جگہ گیا جہاں وہ مرا تھا تو میں نے اس کو قبر کے باہر پایا' میں نے کہا اس کو کیا ہوا تو لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اس کو کئی مرتبہ دفن کیا لیکن اس کو زمین نے قبول نہیں کیا۔ (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس کو قبول نہیں کرے گی' سبحان اللہ! جیسے آپ نے فرمایا تھا ویسے ہی ہوا زمین نے اس کو قبول نہیں کیا اور باہر پھینک دیا، یہ حدیث بھی نبی ﷺ کا ایک معجزہ ہے۔

٥٨٩٩- (٣٢) وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا قَالَ ((يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِىْ قُبُوْرِهَا))۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٣٧٥ ومسلم حديث رقم (٦٩۔ ٢٨٦٩) والنسائی حديث رقم ٢٠٥٩ واحمد فی المسند ٥/ ٤١٧)

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ غروب آفتاب کے وقت نکلے تو آپ نے ایک آواز سنی ❶ آپ نے فرمایا کہ یہودی اپنی قبر میں عذاب دیا جار ہا ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یہ بھی آپ کا معجزہ تھا کہ آپ پر ان کا حال کھل گیا۔

٥٩٠٠- (٣٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ)) فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا عَظِيْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ قَدْمَاتَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١٥/ ٢٧٠٨٢ واحمد فی المسند ٣/ ٣١٥)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے اور جب مدینہ کے قریب پہنچے تو ایک ہوا چلی قریب تھی کہ سوار کو دفن کر دے' نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کی موت کے لیے بھیجی گئی ہے اور جب آپ مدینہ میں ❶ آئے تو منافقوں کا ایک بڑا (سردار) مر چکا تھا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث معجزہ ہے کہ آئندہ کی خبر دی اور پھر اسی طرح واقع ہوئی۔

٥٩٠١- (٣٤) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ مَانَحْنُ هٰهُنَا فِىْ شَىْءٍ وَاِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَانَاْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَافِى الْمَدِيْنَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوْا اِلَيْهَا)) ثُمَّ قَالَ ((اِرْتَحِلُوْا)) فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ❶ نبی ﷺ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ ہم عسفان میں ❷ پہنچے تو آپ اس میں کئی راتیں ٹھہرے' لوگوں نے کہا کہ ہم یہاں لڑائی کے کام میں مشغول ہیں اور ہمارے اہل وعیال پیچھے ہیں ہم ان کو امن میں نہیں ❸ دیکھتے' نبی ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ کا کوئی راستہ اور کوئی کونہ ❹ نہیں مگر اس پر دو فرشتے

فَوَالَّذِیْ یُحْلَفُ بِہٖ مَاوَضَعْنَا رِحَالَنَا حِیْنَ دَخَلْنَا الْمَدِیْنَۃَ حَتّٰی اَغَارَ عَلَیْنَا بَنُوْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ غَطْفَانَ وَمَا یُھَیِّجُھُمْ قَبْلَ ذَالِکَ شَیْءٌ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (٤٧٥ ۔ ١٣٧٤) واحمد فی المسند ٢/ ٣٣١)

نگہبان ہیں یہاں تک کہ تم وہاں پہنچ جاؤ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کوچ کرو، ہم چل پڑے اور مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے تو اس ذات کی قسم کہ جس کی قسم اٹھائی ❺ جاتی ہے ہم نے ابھی اپنا سارا ساز و سامان ❻ رکھا ہی تھا جب ہم مدینہ میں داخل ہوئے تھے تو عبداللہ بن غطفان کی اولاد نے ہم پر چڑھائی ❼ کر دی اور اس سے پہلے انہیں اس کی جرأت نہ ہوئی تھی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مکہ سے طرف مدینہ کی۔ ❷ عسفان میں، یہ ایک بستی کا نام ہے جو کہ مکہ سے دو منزل پر ہے۔ ❸ یعنی اس سے کہ دشمن آ جائے ان پر اور غارت کرے۔ ❹ یعنی لفظ شعب شین کی زیر سے راہ بیچ پہاڑ کے اور لفظ نقب ساتھ زبر نون اور جزم قاف کی، راہ درمیان دو پہاڑوں کے لیکن یہاں مراد راہ درمیان دو گھروں کے ہے یعنی شہر کی گلیاں جیسے کہ حدیث میں آیا ہے انقاب مدینہ پر ملائکہ ہیں اس میں طاعون اور دجال نہیں آئے گا۔ ❺ قسم اٹھائی جاتی ہے اس کی یعنی اللہ عزوجل کی۔ ❻ یعنی اونٹوں کی پیٹھوں سے۔ ❼ چڑھ آئے ہم پر یعنی مدینہ والوں پر، سبحان اللہ جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مدینہ میں آنے تک مدینہ محفوظ رہا حالانکہ ان کے پیچھے لوٹ کھسوٹ کا عجیب موقع تھا۔ بنو عبداللہ بن غطفان یہ ایک قبیلہ کا نام ہے اور معنی یہ ہیں کہ مدینہ، ان کے نہ ہونے کے وقت محفوظ تھا جیسے کہ نبی ﷺ نے از راہ معجزہ کے خبر دی تھی اور نہیں تھا کوئی مانع ان کی غارت کرنے اور چڑھ آنے سے اس پر سوائے نگہبانی ملائکہ کے اور یہی معنی ہیں ابوسعید کے آئندہ قول کے وما یعمیھما الخ۔

٥٩٠٢ - (٣٥) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَۃٌ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَبَیْنَا النَّبِیُّ ﷺ یَخْطُبُ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلَکَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِیَالُ فَادْعُ اللّٰہَ لَنَا تَرْفَعُ یَدَیْہِ وَمَا نَرٰی فِی السَّمَاءِ قَزْعَۃً فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَاوَضَعَھَا حَتّٰی ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ یَنْزِلْ عَنْ مِّنْبَرِہٖ حَتّٰی رَاَیْتُ الْمَطَرَ یَتَحَادَرُ عَلٰی لِحْیَتِہٖ فَمُطِرْنَا یَوْمَنَا ذَالِکَ وَمِنَ الْغَدِ مِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّی الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی وَقَامَ ذَالِکَ الْاَعْرَابِیُّ اَوْ غَیْرُہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَھَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰہَ لَنَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ فَقَالَ ((اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا)) فَمَا یُشِیْرُ اِلٰی نَاحِیَۃٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَجَرَتْ وَصَارَتِ الْمَدِیْنَۃُ مِثْلَ الْجَوْبَۃِ وَسَالَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں قحط ہو گیا اور جمعہ کے دن نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی کھڑا ہوا، اس نے کہا اے اللہ کے رسول! مال ہلاک ❶ ہو گیا اور عیال بھوکے ہو گئے، آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے، آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور اس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں تھا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپ ﷺ نے ابھی اپنے ہاتھ چھوڑے نہیں تھے کہ پہاڑ کی طرح کا بادل آیا اور آپ ابھی منبر سے اترے نہیں تھے کہ میں ❷ نے بارش کو دیکھا کہ آپ کی داڑھی پر پڑ رہی تھی، تو ہم پر اس دن ❸ اس سے اگلے دن اور اس سے اگلے دن جمعہ تک بارش ہوتی رہی تو اگلے جمعہ کو وہی دیہاتی یا کوئی ❹ اور آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا اے اللہ کے رسول! مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا، آپ اللہ تعالیٰ

الْـوَادِیْ قَنَاۃُ شَهْرًا وَ لَمْ یَجِئْ اَحَدٌ مِنْ نَّاحِیَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَاعَلَیْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)) قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِیْ فِی الشَّمْسِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۹۳۳ ومسلم حدیث رقم (۸۔ ۸۹۷) والنسائی حدیث رقم ۱۵۲۸ واحمد فی المسند ۳/ ۲۵۶)

سے ہمارے لئے دعا کیجئے ❺ تو آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی اے میرے اللہ ہمارے ارد گرد برسا ❻ ہم پر نہ برسا' آپ ﷺ کسی طرف بھی اشارہ نہیں فرماتے تھے مگر یہ کہ بادل پھٹ جاتا تھا۔ جب کہ مدینہ ایک تالاب ❼ کی شکل میں ہوگیا تھا اور قناۃ نالہ ایک ماہ تک بہتا رہا اور کسی طرف سے بھی کوئی آدمی آتا تو وہ بہت زیادہ بارش کی خبر سناتا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اے میرے اللہ ہمارے اردگرد برسا' ہم پر نہ برسا' اے میرے اللہ ٹیلوں' پہاڑوں' نالوں کے اندر اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر بارش برسا' سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بادل چھٹ ❽ گیا اور ہم دھوپ میں چلے تھے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی باغ اور زراعت اور جانور بسبب نہ پانے پانی کے۔ ❷ یعنی نبی ﷺ کے منبر پر سے اترنے سے پہلے اور مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے بارش برسنا شروع ہوگئی۔ ❸ اور کوئی یعنی اس کے علاوہ کوئی اور آدمی' یہ راوی کا شک ہے۔ ❹ یعنی کہ بارش تھم جائے۔ ❺ یعنی کھیتوں اور باغات میں۔ ❻ یعنی ہمارے مکانوں پر تاکہ ضرر نہ ہو۔ ❼ یعنی تمام اطراف مدینہ میں ابر تھا اور مینہ برستا تھا مگر مدینہ پر ابر نہ تھا اور بالکل کھل کر تالاب کی طرح ہوگیا۔ ❽ اس حدیث میں آپ کے دو معجزے منقول ہیں، ہمارے زمانہ میں شہر نیویارک واقع امریکہ میں توپوں کے چھوڑنے اور ڈائنامیٹ اڑانے سے پانی برسانا چاہا لیکن ایک بار تو کامیابی ہوئی مگر حیدرآباد والوں نے بہت کچھ محنت کی لیکن پانی نہ برسا، اس سے معلوم ہوا کہ شہر نیویارک میں بھی ان کی تدبیر سے نہیں برساتھا بلکہ پانی برسنے والا تھا کیوں کہ پانی برسانا خاص اللہ تعالیٰ کا کام ہے بندے کے اختیار سے باہر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وهو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمته وهو الولی الحمید۔﴾

۵۹۰۳- (۳۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا خَطَبَ اِسْتَنَدَ اِلٰی جِذْعٍ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰی عَلَیْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِیْ کَانَ یَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰی کَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰی اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَیْهِ فَجَعَلَتْ تَاِنُّ اَنِیْنَ الصَّبِیِّ الَّذِیْ یُسَکَّتُ حَتّٰی اِسْتَقَرَّتْ قَالَ ((بَکَتْ عَلٰی مَا کَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّکْرِ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۹۱۸ والدارمی حدیث رقم ۳۳)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو مسجد کے کھجور کے تنوں کے ستونوں سے ایک تنے کا سہارا لیتے اور جب منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے اس پر کھڑے ہوئے تو وہ تنا کہ جس کا سہارا لے کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے اتنا رویا قریب تھا کہ وہ پھٹ جائے۔ نبی ﷺ منبر سے اترے ❶ اس کو پکڑا اور اسے اپنے گلے سے لگالیا (معانقہ کیا) تو وہ تنا بچے کی طرح ہچکیاں لیتا تھا جیسے بچہ خاموش ہوتے ہوئے ہچکیاں لیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ستون ❷ ذکر کے نہ سننے کی

وجہ سے رویا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اور اس کی طرف تشریف لے گئے۔ ❷ یہ حدیث جذع حنین کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے مروی ہے، بعض نے کہا صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے اور حسن بصری رحمہ اللہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو روتے اور کہتے اے اللہ کے بندو ایک سوکھی لکڑی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی پر روتی تھی تم کو زیادہ رونا چاہیے۔

٥٩٠٤- (٣٧) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ ((كُلْ بِيَمِيْنِكَ)) قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ ((لَا اسْتَطَعْتَ)) مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ۔ (رواه مسلم)

(مسلم ٣/ ١٤٩٩ حديث رقم (١٠٧- ٢٠٢١)

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے دائیں ہاتھ سے کھا'' اس نے کہا میں (دائیں ہاتھ سے) نہیں کھا سکتا' آپ نے فرمایا: تجھے اس کی طاقت نہ ہو' نہ باز رکھا اس کو مگر تکبر نے' راوی نے کہا کہ اس کے بعد وہ شخص اپنا دایاں ہاتھ اپنے منہ کی طرف ❶ نہ اٹھا سکتا تھا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کا ہاتھ رہ گیا، یہ سزا ہے اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی، بعض نے کہا یہ شخص منافق تھا اور اس کا نام بسر بن راعی العیر تھا اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو شخص بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اس پر بددعا کرنا درست ہے۔

٥٩٠٥- (٣٨) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا وَ كَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ ((وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا)) فَكَانَ ذَالِكَ لَا يُجَارٰى۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذَالِكَ الْيَوْمِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ٢٨٦٧ ومسلم حديث رقم (٤٩- ٢٣٠٧) وابن ماجه حديث رقم ٢٧٧٢ واحمد فی المسند ٣/ ١٤٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ ایک مرتبہ ڈر گئے ❶ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے ❷ جو کہ سست رفتار اور قریب قریب قدم ❸ رکھتا تھا اور جب آپ واپس لوٹے تو آپ نے فرمایا کہ ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو دریا پایا ہے تو اس کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس دن کے بعد کوئی گھوڑا آگے نہ بڑھ سکا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دشمنوں سے۔ ❷ یعنی ننگی پیٹھ پر۔ ❸ یعنی کشادہ قدم اور تیز رو یہ معجزہ تھا آپ کا کہ آپ کی سواری کی برکت سے نہایت سست رو گھوڑا تیز ہو گیا، سبحان اللہ توکل اور بہادری اور استقلال اور عزیمت اسی کو کہتے ہیں کہ لوگوں سے پہلے تنہا خبر لینے کے لیے آواز کی طرف تشریف لے گئے یوں تو سب اچھی خصلتوں کا دعویٰ کرتے ہیں اور بڑی بڑی شیخیاں مارتے ہیں، لیکن امتحان کے وقت سب کچھ بھول جاتے ہیں ہم نے بچشم خود بڑے بڑے لاف زنوں کو دیکھا کہ ذرا سی دہشت میں ان کے حواس جاتے رہے، یہ حدیث بھی آپ کی نبوت کا ایک بڑا ثبوت ہے اتنی شجاعت اور بہادری بھی نبوت کی ایک نشانی ہے۔

٥٩٠٦- (٣٩) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهٖ اَنْ يَّاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ

سیدنا جابر (بن عبداللہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد صاحب وفات پا گئے اور ان پر قرضہ تھا' تو میں نے ان قرض

فَاَبَوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِیْ قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِیْ ((اِذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰی نَاحِيَةٍ)) فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ كَاَنَّهُمْ اُغْرُوْا بِیْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰی مَايَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((اُدْعُ لِیْ اَصْحَابَكَ)) فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰی اَدَّی اللّٰهُ عَنْ وَالِدِیْ اَمَانَتَهٗ وَاَنَا اَرْضٰی اَنْ يُّؤَدِّیَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِیْ وَلَا اَرْجِعُ اِلٰی اَخَوَاتِیْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰی اِنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْبَيْدَرِ الَّذِیْ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِیُّ ﷺ كَاَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً (رواه البخاری).(البخاری حدیث رقم ٤٠٥٣)

خواہوں پر قرض کے بدلہ میں کھجوریں پیش کیں انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ میں نبی ﷺ کے پاس آیا' میں نے کہا آپ تو جانتے ہیں کہ میرے والد صاحب احد کے میدان میں شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے بہت سارا قرض چھوڑا ہے' اور میں پسند کرتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو دیکھیں' آپ نے مجھے فرمایا تو جا اور ہر قسم کی کھجوروں کے الگ الگ ڈھیر لگا' میں نے ایسا ہی کیا' پھر میں نے آپ ﷺ کو بلایا تو جب آپ کو (قرض خواہوں نے) دیکھا تو وہ اس وقت مجھ پر دلیر ❶ ہو گئے' اور جب آپ نے ان لوگوں کا رویہ دیکھا تو آپ نے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو میرے پاس بلا کر لاؤ' آپ ان کو ماپ کر دیتے گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد صاحب کا قرض ادا کر دیا اور میں اس بات پر خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد صاحب کا قرض پورا کر دیا ہے اور میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی نہ لے ❷ جاؤں لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیر سالم (باقی) رکھے یہاں تک کہ میں اس ڈھیر کی طرف دیکھتا تھا کہ جس پر نبی ﷺ بیٹھے تھے گویا اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایسا طور ظاہر کیا جو دلالت کرے کہ وہ پورا قرض لینے کے علاوہ کسی بات پر راضی نہ ہوں گے یعنی مجھ پر مطالبہ میں یہ گمان کر کے سختی کی کہ نبی ﷺ ان کو تمام قرض یا بعض قرض کے معاف کرنے کے لیے فرمائیں گے پس پہلے ہی انہوں نے ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت کرے اس پر کہ وہ ان میں سے کسی بات پر بھی راضی نہیں ہوں گے۔

❷ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے والد رضی اللہ عنہ نے سات یا نو بیٹیاں چھوڑیں' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں راضی تھا کہ کسی طرح باپ کا قرض ادا ہو جائے اگرچہ ہمارے لیے کھجوروں میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے' پوری روایت اس طرح ہے کہ جب سب قرض ادا ہو چکا تو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! سب قرض ادا ہو چکا، آپ ﷺ نے فرمایا خطاب کے بیٹے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دے اور یہ اس لیے فرمایا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی، جب سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خبر دی تو انہوں نے کہا کہ جب نبی ﷺ تشریف لے گئے تھے تو اسی وقت میں جان گیا تھا کہ اب ضرور ہی برکت ہوگی اور یہ اس لیے کہ ایک چیز اگرچہ وہ تھوڑی ہو جب برکت اترتی ہے تو وہ تھوڑی چیز بہت ہو جاتی ہے۔

٥٩٠٧- (٤٠) وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِیْ

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ سیدہ ام

لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((عَصَرْتِيهَا)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ ((لَوْ تَرَكْتِيهَا مَازَالَ قَائِمًا))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۸/ ۲۲۸۰ واحمد فی المسند ۳/ ۳۴۰)

مالک رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی کپی میں گھی کا ہدیہ بھیجتی تھیں' ان کے پاس ان کے بیٹے آئے ان سے سالن کا سوال کیا اور ان کے پاس کوئی چیز نہ تھی تو سیدہ ام مالک رضی اللہ عنہا نے اس کپی کا ارادہ کیا جس میں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ بھیجتی تھیں تو اس میں گھی موجود تھا' وہ ہمیشہ ان کے گھر میں سالن کا کام دیتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے اس کو نچوڑ لیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کپی (مشکیزہ) کو نچوڑا تھا' انہوں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا اگر تو اس کو اسی طرح چھوڑ دیتی تو وہ ہمیشہ ❶ قائم رہتا۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر اے ام مالک رضی اللہ عنہا اس مشک کو نہ نچوڑتی تو وہ مشک گھی سے کبھی خالی نہ ہوتی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا اور یہ سیدہ ام مالک رضی اللہ عنہا قبیلہ بنی سلیم کی مدینہ میں ایک مائی صاحبہ تھیں۔

۵۹۰۸- (۴۱) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ)) فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((بِطَعَامٍ)) قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَنْ مَّعَهُ ((قُومُوا)) فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا ❶ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو کمزور سنا ہے جو بھوک ❷ پر دلالت کرتی ہے تو کیا آپ کے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ❸ ہے۔ انہوں نے کہا ہاں اور وہ جو کی روٹیاں لائیں پھر ان کو اوڑھنی کے ایک کونہ میں لپیٹا' پھر ان کو میرے ہاتھ کے نیچے رکھ دیا اور میرا عمامہ ❹ اس کے نیچے کیا پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تو میں وہ روٹیاں لے کر گیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد ❺ میں پایا اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے میں نے ان کو سلام کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے۔ میں نے کہا ہاں' ❻ آپ نے فرمایا کھانا دے کر' میں نے کہا ہاں' تو جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے ان سے فرمایا کھڑے ہو جاؤ ❼ وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے آگے چل پڑا' یہاں تک کہ میں سیدنا ابوطلحہ کے پاس آیا میں نے ان کو ❽ بتایا تو سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے ساتھ آئے ہیں اور

((هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَاعِنْدَكِ)) فَاَتَتْ بِذَالِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ((ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ)) فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ((ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ)) فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا۔ (متفق عليه) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ ((ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ)) فَدَخَلُوْا فَقَالَ ((كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ)) فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذَالِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ ((اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً)) حَتّٰى عَدَّ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَابَقِيَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَافِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ ((دُوْنَكُمْ هٰذَا))۔ (البخاری حديث رقم ٣٥٧٨ ومسلم حديث رقم (١٤٢۔ ٢٠٤٠) والدارمی حديث رقم ٤٣ والموطا حديث رقم ١٠ من كتاب صفة النبی ﷺ)

ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں کہ جو ہم انہیں کھلائیں ❾ تو وہ کہنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر سیدنا ابوطلحہ ؓ رسول اللہ ﷺ سے ملے تو رسول اللہ ﷺ متوجہ ہوئے اور سیدنا ابوطلحہ ؓ آپ کے ساتھ تھے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اے ام سلیم جو کچھ تیرے پاس (کھانے کے لئے) ہے وہ میرے پاس لے آ' تو وہ وہی روٹیاں لے کر آئیں' رسول اللہ ﷺ نے انہیں توڑنے کا حکم دیا' وہ ریزہ ریزہ کی گئیں اور سیدہ ام سلیم ؓ نے ان پر مشکیزہ نچوڑا اور جو گھی اس میں سے نکلا اسے سالن کے طور پر استعمال کیا' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے میں جو اللہ تعالیٰ نے ❿ چاہا وہ فرمایا پھر آپ نے فرمایا دس آدمیوں کو اجازت ⓫ دو' ان کو اجازت دی تو انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور فارغ ہو گئے' پھر آپ نے فرمایا دس آدمیوں کو اجازت دو' ⓬ تو اس طرح کر کے تمام لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور وہ ستر یا اسی آدمی تھے۔ ⓭ (بخاری ومسلم) مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا دس آدمیوں کو اجازت دو' وہ آئے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ۔ تو اس طرح کر کے تمام لوگوں نے کھایا' وہ اسی آدمی تھے پھر نبی ﷺ اور گھر والوں نے کھایا' تو کھانا پھر بھی بچ گیا' بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا دس آدمی میرے پاس آئیں یہاں تک کہ چالیس ہو گئے' پھر نبی ﷺ نے کھانا کھایا' اور میں نے دیکھنا شروع کیا کہ کہیں کھانا کم تو نہیں ہوا۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پھر جو باقی بچا تھا اس کو اکٹھا کیا گیا پھر آپ نے اس میں برکت کی دعا فرمائی تو وہ اتنا ہی ہو گیا جتنا کہ پہلے تھا پھر فرمایا اور کھاؤ۔

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا ابوطلحہ نے کہا کہ یہ انصار میں سے تھے اور سیدنا انس ؓ کی والدہ کے خاوند تھے۔

❷ یعنی یہ کمزوری اسی بھوک کا اثر ہے۔ ❸ یعنی کھانے کو اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔ ❹ یعنی میرا سر ڈھانپا اور کئی ایک پیچ دے کر دستار کی طرح لپیٹ

دی' سیدنا انس رضی اللہ عنہ اس زمانہ میں آٹھ نو برس کے لڑکے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ❺ مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ جو بنائی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے جس وقت کہ محاصرہ کیا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق میں اس لیے کہ وقوع اس ماجرا کا غزوہ خندق ہی میں ہوا ہے مانند قصہ جابر رضی اللہ عنہ کے واللہ اعلم۔ ❻ یعنی یہ منافی نہیں اس کی ماں کے بھیجنے کے اس لیے کہ باعث اول سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

❼ کھڑے ہو جاؤ تا کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر چلیں چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ چند روٹیاں ہیں، نہ چاہا کہ تنہا یا دو تین آدمیوں کے ساتھ کھالیں اور ارادہ ہوا معجزہ ظاہر کرنے کا بھی کہ وہ سیر ہونا جماعت کثیر کا ہے تھوڑی سی روٹی سے۔ ❽ یعنی ان کے آنے کی خبر دی۔ ❾ یعنی سوائے ان چند روٹیوں کے اور کچھ نہیں ہے اور آدمی بہت سے ہیں تو یہ تھوڑا سا کھانا ان کے آگے کیسے رکھوں۔

❿ گویا سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے سمجھ لیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار معجزہ کے لیے آئے ہیں اس سے بڑی دینداری اور دانشمندی اور قوت یقینی سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کی معلوم ہوئی کہ کچھ تردد نہ کیا اور دل میں اول یہی سوجھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قدر طعام کی جانتے ہیں اگر آپ مصلحت نہ جانتے تو کس لیے تشریف لاتے ان کا فعل حکمت سے خالی نہیں، سبحان اللہ ایک عورتیں ایسی تھیں کہ اس وقت کے بہت مردوں سے زیادہ قوت یقینی رکھتی تھیں رضی اللہ عنا وعن اهل عصر هاو جعلنا في زمر تهم آمين يا رب العالمين۔ ⓫ جو کچھ کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی خیر و برکت کی دعا کی یا اسماء الٰہی اس میں پھونکے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پھر کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم الله اعظم فيها البركة۔ ⓬ بعض نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو ایک ہی بار کھانے کی اجازت نہ دی کیونکہ ایک بڑی جماعت جب تھوڑے سے کھانے کو دیکھتی تو ان کی حرص کھانے میں بڑھ جاتی اور وہ خیال کرتے کہ یہ تھوڑا سا کھانا ہم کو سیر نہ کرے گا اور حرص برکت کو روک دیتی ہے بعض نے کہا مکان تنگ تھا' طیبی رحمہ اللہ نے کہا وہ پیالہ اسی قدر تھا کہ اس کے گرد اتنے ہی آدمی آرام سے بیٹھ کر کھا سکتے تھے۔۔ کذافي اللمعات۔

⓭ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا اس روایت میں اسی طرح ۷۰ اور ۸۰ کے عدد میں راوی کو شک ہے اور دوسری روایت میں شک کے بغیر ۸۰ کا عدد مذکور ہے اور ایک روایت میں کچھ اوپر ۸۰ مذکور ہیں اور ان روایات میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ جس نے ۸۰ کو روایت کیا ہے اس نے کسر کو گرا دیا ہے اور جس نے کچھ اوپر ۸۰ کا عدد بیان کیا ہے اس نے کسر کو بھی شمار کر دیا ہے اب رہی وہ روایت جس کو امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ یہاں تک چالیس آدمیوں نے کھایا اور کھانا اسی طرح بچ رہا تھا اس روایت اور پہلی روایت میں اس طرح تطبیق ہو سکتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس آدمیوں کے کھانے کے بعد تناول فرمایا اور آپ کے بعد دوسرے چالیس آدمیوں نے کھانا کھایا کذا قال الشیخ۔

۵۹۰۹- (۴۲) وَعَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِاِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَآءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَ مِائَةٍ اَوْ زُهَاءَ ثَلٰثِ مِائَةٍ(متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ۳۸۷۲ ومسلم حدیث رقم (۶- ۲۲۷۹) والترمذی حدیث رقم ۳۶۳۱ واحمد فی المسند ۳/ ۱۴۷)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا جبکہ آپ زوراء میں ❶ تھے' تو آپ کی ❷ انگلیوں کے درمیان سے پانی نکلنے لگا اور لوگوں نے اس سے وضو کیا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس دن آپ کتنے لوگ تھے کہا تین سو یا تین سو کی مقدار۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ زوراء، مدینہ میں بازار کے پاس ایک معروف جگہ کا نام ہے۔ ❷ درمیان ان کی دو انگلیوں سے، اس کے یہ معنی ہیں کہ پانی نکلنے لگا نفس انگلیوں سے اور مؤید ہے اس معنی کی وہ روایت جس میں آیا ہے ((فرأيت المآء ينبع من اصابعه۔))

۵۹۱۰- (۴۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم آیات کو

نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَکَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِیْفًا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ ((اُطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّاءٍ)) فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِیْهِ مَاءٌ قَلِیْلٌ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ ((حَیَّ عَلَی الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَکَةُ مِنَ اللّٰهِ)) وَلَقَدْ رَاَیْتُ الْمَاءَ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ کُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ یُؤْکَلُ (رواه البخاری) (بخاری حدیث رقم ۳۵۷۹ والترمذی حدیث رقم ۳۶۳۳ والدارمی حدیث رقم ۲۹)

برکت کی خاطر شمار کرتے تھے ❶ اور تم لوگ ان کو ڈرانے کی خاطر شمار کرتے ہو، ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ پانی کم ہو گیا، آپ نے فرمایا کہ بچا ہوا پانی تلاش ❷ کرو تو صحابہ رضوان اللہ علیہم ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا اس برتن میں آپ نے اپنا ہاتھ ڈالا پھر آپ نے فرمایا تم پاک کرنے والے اور برکت ❸ والے پانی پر آؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں ❹ میں سے پانی کو نکلتے ہوئے دیکھا اور تحقیق ہم طعام کی تسبیح کھانے کے وقت سنتے تھے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ معنی یہ ہیں کہ اگرچہ آیات کافروں اور منکروں کے ڈرانے کے لیے ہیں لیکن بہ نسبت مومنوں کے کہ وہ معتقد ہیں موجب بشارت اور زیادتی ایمان کی ہے۔ ❷ یعنی کوئی برتن کہ جس میں کچھ پانی باقی رہا ہو۔
❸ اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی کسی اور کی طرف سے نہیں۔
❹ انگلیوں میں سے لفظ حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ پانی انگلیوں میں سے نکلتا تھا اور اسی پر جمہور علماء ہیں۔

۵۹۱۱ - (۴۴) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَلَیْلَتَکُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا)) فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا یَلْوِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَبَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَسِیْرُ حَتّٰی اِبْهَارَّ اللَّیْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِیْقِ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ ((اِحْفَظُوْا عَلَیْنَا صَلٰوتَنَا)) فَکَانَ اَوَّلُ مَنِ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالشَّمْسُ فِیْ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ ((اِرْکَبُوْا)) فَرَکِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِیْضَاةٍ کَانَتْ مَعِیَ فِیْهَا شَیْءٌ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِیَ فِیْهَا شَیْءٌ مِّنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ ((اِحْفَظْ عَلَیْنَا مِیْضَاتَكَ فَسَیَکُوْنُ لَهَا نَبَاٌ)) ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، آپ نے فرمایا کہ تم رات کے پہلے حصہ میں اور رات کے آخری حصہ میں چلو گے، اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تم کل پانی کے پاس ❶ آؤ گے تو لوگ چل پڑے اور کوئی بھی ایک دوسرے کی طرف نہیں ❷ دیکھتا تھا، ابوقتادہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات کا وقت ہو گیا آپ راستہ ❸ سے ایک طرف ہٹ کر اپنا سر رکھ کر (سو گئے) اور فرمایا کہ ہماری نماز کی حفاظت ❹ کرنا، تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ❺ ہوئے اور دھوپ آپ کی پشت پر پہنچی آپ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ تو ہم سوار ہو کر چل پڑے یہاں تک کہ جب سورج بلند ہو گیا تو آپ (سواری سے) اترے، پھر وضو والا برتن مانگا جو کہ میرے پاس تھا جس میں کچھ پانی تھا، اس

الْغَدَاةَ وَ رَكِبَ وَرَكِبْنَامَعَهُ فَانْتَهَيْنَا اِلَى النَّاسِ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ ((لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ)) وَدَعَا بِالْمِيْضَاَةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ وَاَبُوْقَتَادَةَ يَسْقِيْهِمْ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ رَاَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيْضَاَةِ تَكَابُّوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَحْسِنُوْا الْمَلَاَ كُلُّكُمْ سَيَرْوٰى)) قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُبُّ وَاَسْقِيْهِمْ حَتّٰى مَابَقِيَ غَيْرِيْ وَغَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ ((لِيْ اِشْرَبْ)) فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰى تَشْرَبَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ((اِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ)) قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَى النَّاسُ الْمَآءَ جَامِّيْنَ رِوَآءً۔ (رواه مسلم) هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِهٖ وَكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ فِي الْمَصَابِيْحِ بَعْدَ قَوْلِهٖ اٰخِرُهُمْ لَفْظَةَ ((شُرْبًا))۔ (مسلم حديث رقم (٣١١ ـ ٦٨١) والترمزى حديث رقم ١٨٩٤ وابن ماجه حديث رقم ٣٤٣٤ والدارمى حديث رقم ٢١٣٥ واحمد فى المسند ٤/ ٣٥٤)

سے آپ نے دوسرے وضوؤں کے مقابلہ میں کم وضو ❻ کیا اور اس برتن میں کچھ پانی بچا رہا پھر آپ نے فرمایا کہ اس برتن کی حفاظت کرو قریب ہے کہ اس کے لئے ایک خبر ہو۔ پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے اذان دی، رسول اللہ ﷺ نے دو رکعات پڑھیں پھر فجر کی نماز پڑھی پھر سوار ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہوئے ہم لوگوں کے پاس پہنچے جب کہ سورج بلند ہوگیا ہر چیز گرم ہوگئی اور وہ لوگ کہنے لگے اے اللہ کے رسول ہم ہلاک ہوگئے ہم پیاسے ہوئے' تو آپ نے فرمایا کہ تم پر ہلاکت ❼ نہیں اور آپ نے وضو کا پانی مانگا آپ پانی ڈالتے جاتے تھے اور سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو پانی پلاتے جاتے تھے لوگوں نے برتن میں پانی دیکھنے کے لئے رش کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اخلاق اچھا کرو عنقریب تم سیراب کئے جاؤ گے، تو لوگوں نے اسی طرح کیا، رسول اللہ ﷺ پانی ڈالتے جاتے اور میں لوگوں کو پلاتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور میرے علاوہ کوئی باقی نہ رہا' پھر آپ نے پانی ڈالا اور مجھے فرمایا کہ پی' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! جب تک آپ نہیں پی لیتے اس وقت تک میں نہیں پیوں گا' تو آپ نے فرمایا کہ یقیناً لوگوں کو پلانے والا ان میں سے (پینے والا) آخری ہوتا ❽ ہے' سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پی لیا اور (آخر میں) آپ نے پیا اور لوگ پانی سے سیراب اور خوشحال ہوکر پانی پر آئے۔ (مسلم) اور صحیح بخاری میں بھی اسی طرح ہے ❾ اور کتاب حمیدی اور جامع الاصول میں اسی طرح ہے اور مصابیح میں بعد از لفظ "آخرھم کے لفظ شربا" زیادہ ہے۔ ❿

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس میں اشارہ تھا اس پانی کی طرف کہ پیدا ہوا بطریق معجزہ کے جیسا کہ آخر حدیث میں اس کا بیان آئے گا۔ ❷ یعنی بلکہ چلا جاتا تھا ہر ایک علیحدہ اور مقید نہیں ہوتا کسی کی ہمراہی کا بسبب نہایت اہتمام طلب کرنے پانی کے اور پہنچنے کے طرف اس کی۔ ❸ ایک طرف ہوئے یعنی بقصد سونے کے۔ ❹ یعنی پس غالب آئی سب پر نیند اور سو گئے اور کوئی بھی نماز کے لیے بیدار نہ ہو سکا۔

❺ یعنی سب سے پہلے آپ ہی جا گئے۔ ❻ یعنی اس روز وضو کرنے میں ایک ایک مرتبہ پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کے۔
❼ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک سے جب واپس آئے تو موسم گرمی کا تھا پانی کہیں نہ تھا اور جب دوپہر گذری تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم پیاس کے مارے ہلاک ہو رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر ہلاکت نہیں ہوگی، پھر وضو کا بچا ہوا پانی منگوایا اور اس سے لوگوں کو پلانے لگے اس میں اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا، ستر ہزار کا لشکر تھا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہوا۔ ❽ یعنی کھانے پینے میں ادب یہ ہے کہ پہلے سب کو کھلائے پلائے سیراب کرے اور بعد ازاں خود کھائے پیئے۔ ❾ یعنی ان کتابوں میں ((ساقی القوم آخر هم)) ہے بدون لفظ شرباً۔
❿ اور زیادہ کیا الخ یعنی مصابیح میں یہ عبارت اس طرح ہے ((ان ساقی القوم آخر هم شربا))۔

۵۹۱۲- (۴۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ ((نَعَمْ)) فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْئُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ وَيَجِيْئُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيْئُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ شَيْئٌ يَسِيْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ((خُذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ)) فَاَخَذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَئُوْهُ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ)) (رواه مسلم)
(مسلم حدیث رقم ۴۵- ۲۷ واحمد فی المسند ۳/ ۱۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے ❶ دن لوگوں کو سخت بھوک لگی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول لوگوں سے ان کا بچا ہوا کھانے کا سامان منگوایئے پھر اللہ تعالیٰ سے اس سامان میں برکت کی دعا کیجئے' آپ نے فرمایا اچھا' آپ نے چمڑے کا دستر خوان منگوا کر بچھایا پھر کھانے کا بچا ❷ ہوا سامان منگوایا لوگوں نے لانا شروع کیا' تو کوئی شخص مٹھی بھر چنے کوئی مٹھی بھر کھجوریں اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لا رہا ہے یہاں تک کہ دستر خوان پر کچھ سامان جمع ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی' پھر فرمایا کہ اپنے اپنے برتن میں ڈال لو' لوگوں نے لینا شروع کیا یہاں تک کہ لشکر میں کسی کا برتن بھی خالی نہ رہا' اور سب بھر گئے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لشکر والے سیر ہو گئے اور سامان بچ گیا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ دونوں باتوں کی گواہی دیتا ہو' شرک نہ کرنے والا ہو اور وہ جنت سے روکا ❸ جائے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تبوک ایک موضع کا نام ہے اس میں اور مدینہ میں ایک مہینہ کی مسافت ہے' وہاں غزوہ سنہ ۹ ہجری رجب میں ہوا اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری غزوہ تھا۔ ❷ یعنی حکم فرمایا کہ جس کے پاس ضرورت سے زیادہ سامان بچا ہے وہ لائے' اس حدیث میں اختصار ہے' دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ لوگوں کو بھوک پہنچی تو آپ نے لوگوں کے بعض اونٹ ذبح کرنے کا ارادہ کیا' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر آپ یہ حکم دیں گے تو سواریاں کم ہو جائیں گی کاش! آپ جمع کریں لوگوں کے سب توشے' پھر دعاء کیجئے اللہ تعالیٰ سے اس پر تاکہ اس میں برکت ہو اور وہ سب کے لیے کافی ہو جائے پھر آپ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے کہنے پر توشہ منگوا کر دعاء کی تو دعاء کی برکت سے ایسی افزائش ہو گئی کہ سب

کے برتن خوب بھر گئے اور اطمینان حاصل ہوا، آپ کے معجزات میں سے یہ ایک معجزہ تھا۔ ❸ یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ سے یہ دونوں گواہیاں یعنی توحید اور رسالت کی شہادت دیتا ہوا ملے اس کو بہشت سے کبھی نہیں روکا جائے گا۔

٥٩١٣- (٤٦) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عُرُوْسًا بِزَيْنَبَ فَعَمِدَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى تَمْرٍ وَّسَمْنٍ وَّاَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَنَسُ اِذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّيْ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ((ضَعْهُ)) ثُمَّ قَالَ ((اِذْهَبْ فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا)) رِجَالًا سَمَّاهُمْ ((وَادْعُ مَنْ لَّقِيْتَ)) فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَّقِيْتُ فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ قِيْلَ لِاَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوْا قَالَ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ عَشَرَةً عَشَرَةً يَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُ لَهُمْ ((اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا يَلِيْهِ)) قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَّدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ قَالَ لِيْ ((يَا اَنَسُ اِرْفَعْ)) فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٥١٦٣ ومسلم حدیث رقم (٩٤۔ ١٤٢٨) والترمذی حدیث رقم ٣٢١٨ والنسائی حدیث رقم ٣٣٨٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے دولہا بنے تھے تو میری والدہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ارادہ ❶ کیا کہ آپ کے لئے کھجور گھی اور فروٹ سے حلوہ سا تیار کریں تو انہوں نے حلوا تیار کر کے اس کو برتن میں ڈال کر کہا اے انس یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جا ❷ اور کہہ کہ میری والدہ نے آپ کے لئے بھیجا ہے اور آپ کو سلام کہتی ہے اور کہنا کہ اے اللہ کے رسول یہ ہماری طرف سے آپ کے لئے تھوڑا سا ❸ (تحفہ) ہے تو میں لے گیا اور میں نے (والدہ کا پیغام) کہہ دیا' آپ نے فرمایا اس کو رکھ دے پھر نام لے کر فرمایا ❹ کہ جا' فلاں' فلاں اور فلاں آدمی کو بلا کر لا اور جو تجھے ❺ مل سکے اس کو بھی' تو آپ نے جس جس آدمی کا نام لیا تھا ان کو اور جو مجھے ملے ان کو بھی میں بلا لایا اور جب میں واپس آیا تو آپ کے گھر میں بہت سارے لوگ تھے' سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ کتنے لوگ تھے انہوں نے کہا تین سو کے قریب' میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ حلوہ پر رکھ کر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ نے وہ کلام پڑھی پھر آپ دس دس آدمیوں کو بلاتے اور وہ اس سے کھاتے اور آپ ان سے فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ہر شخص ❻ اپنے آگے سے کھائے' سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے سیر ہو کر کھایا پھر وہ لوگ وہاں سے نکلے اور دوسرے لوگ آئے اور اس طرح کر کے تمام لوگوں نے کھایا' پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ اے انس رضی اللہ عنہ اس (کھانے) کو اٹھا اور جب میں نے اٹھایا تو مجھے نہیں معلوم کہ جب میں نے رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا تو اس وقت زیادہ تھا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ان چیزوں کا مالیدہ بنایا۔ ❷ اس سے ثابت ہوا کہ نئے دولہا کے پاس کھانا بھیجنا جس سے ولیمہ میں مدد مل سکے مستحب ہے۔ ❸ یعنی آپ کے شان کے لائق نہیں ہے۔ ❹ یعنی نام لے لے کر ان کو معین کیا اور بھول گیا میں ان کو پس تعبیر کیا میں نے

ان کو ساتھ فلاں فلاں اور فلاں کے پس جملہ "رِجَالاً سَمَّاهُمْ" منجملہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے کلام سے ہے جو "فلانا و فلانا و فلانا" سے بدل واقع ہوا ہے یا منصوب ہے اعنی یا یعنی سے۔ ❺ جس سے ملے تو یعنی علی العموم۔ ❻ یعنی کھانے کی چوٹی نہ توڑے کہ برکت وہیں نازل ہوتی ہے اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ ہے کہ ایک دو آدمی کے کھانے میں تین سو آدمی سیر و آسودہ ہو گئے اور ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی بڑی فضیلت ہے کہ حجاب کی آیت انہیں کے زمانہ عقد میں اتری اور یہ حدیث ایک حدیث طویل کا ٹکڑا ہے جس میں آیت حجاب کے نزول کا بیان ہے۔

٥٩١٤- (٤٧) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ قَدْ أَعْيٰ فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((مَالِبَعِيْرِكَ)) قُلْتُ قَدْ عَيِيَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَزَجَرَهٗ فَدَعَالَهٗ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْاِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ ((كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ)) قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ ((اَفَتَبِيْعُنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ)) فَبِعْتُهٗ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ٢٠٩٧ ومسلم حدیث رقم ١١٠_٧١٥)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا اور میں پانی کھینچنے والے اونٹ پر سوار تھا جو کہ تھک چکا تھا' اس کے چلنے کی امید نہ تھی۔ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے' آپ نے فرمایا تیرے اونٹ کو کیا ہوا' میں نے کہا کہ یہ تھک گیا ہے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہانکا اور اس کے لئے دعا فرمائی' تو ہمیشہ ❶ وہ اونٹ دوسرے اونٹوں کے آگے آگے چلتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو اپنے اونٹ کو کیسے دیکھتا ہے' میں نے کہا کہ اچھی حالت میں' اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی (دعا کی) برکت پہنچی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اس کو چالیس درہم میں بیچنا چاہتا ہے تو میں نے اس کو اس شرط پر فروخت کر دیا کہ میں مدینہ تک اس پر سواری کروں گا' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے تو میں صبح کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹ لے گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اونٹ کی قیمت ادا کر دی اور مجھے اونٹ بھی واپس کر دیا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یہ آپ کا معجزہ تھا کہ خستہ اور ماندہ اونٹ دم بھر میں چالاک اور چست ہو گیا اور یہ جو حدیث کے آخر میں فرمایا اور واپس کر دیا اونٹ مجھ کو، یہ ایک ادنیٰ نمونہ ہے آپ کی سخاوت اور احسان کا، امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ امام احمد رحمہ اللہ اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ جانور کی بیع اس شرط سے درست ہے کہ مالک اپنی سواری اس پر ٹھہرا لے، امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک یہ شرط اس وقت جائز ہے جب مسافت سواری کی قلیل ہو اور امام شافعی رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور باقی علماء کے نزدیک یہ شرط جائز نہیں ہے خواہ مسافت قلیل ہو یا کثیر اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خریدنا منظور ہی نہ تھا بلکہ صرف سیدنا جابر رضی اللہ عنہ پر احسان کرنا منظور تھا۔

٥٩١٥- (٤٨) وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ نِ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَاَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِاِمْرَاَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں نکلے تو وادی قریٰ میں ❶ ایک عورت کے باغیچہ پر ہمارا گذر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ﷺ ((اخْرُصُوْهَا)) فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ وَ قَالَ ((اَحْصِيْهَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى)) وَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ)) فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيٍّ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَرْاَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا ((كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا)) فَقَالَتْ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ(متفق عليه) (البخاری ۳/ ۳٤۳ حدیث رقم ۱٤۸۱ ومسلم حدیث رقم (۱۱۔ ۱۳۹۲) واحمد فی المسند ٥/ ٤۲٤)

کہ اس کے درختوں کے پھلوں کا اندازہ کرو ❷ ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے دس ❸ وسق کا اندازہ کیا اور آپ نے فرمایا کہ اس گنتی کو یاد رکھنا یہاں تک کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم تیری طرف واپس آئیں گے' ہم یہاں سے چل کر تبوک پہنچ گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آج کی رات تم پر سخت' ہوسکتا ہے ہوا چلے تو اس میں کوئی بھی کھڑا نہ ہو' جس کے پاس اونٹ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی رسی کو مضبوطی سے باندھ دے۔ چنانچہ سخت ہوا چلی' اس میں ایک شخص کھڑا ہوا اس کو ہوا نے اٹھا کر دور پہاڑوں میں پھینک ❹ دیا' پھر ہم واپسی کے لئے چلے اور وادی قریٰ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے اس کے باغ کے پھل کے بارہ میں پوچھا کہ کتنا ہوا ہے اس نے کہا کہ دس وسق۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ وادی قریٰ' یہ ایک موضع ہے اس میں اور مدینہ میں تین روز کی مسافت ہے۔ ❷ اندازہ کرو اس کو عربی میں خرص کہتے ہیں یعنی درختوں پر پھل کا اندازہ کر لینا کہ اس میں سے اتنا پھل نکلے گا' کتاب الزکوٰۃ میں اس لفظ پر بحث گذر چکی کہ پھل پکنے سے پہلے امام کے بھیجے تحصیلدار درختوں کا میوہ آنک لیتے ہیں اور رعایا کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ میوہ توڑ لیں پھر آنک کے موافق ان سے دسواں یا بیسواں حصہ لیا جاتا ہے۔ ❸ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا وسق یعنی ٹوکرا ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع کی تفصیل کتاب الزکوٰۃ میں گذر چکی ہے۔ ❹ نویں سال ہجری کے ملک شام میں نبی ﷺ جنگ تبوک میں گئے سو وادی القریٰ میں پہنچ کر ایک باغ کا پھل آنکا اور تبوک میں جا کر فرمایا کہ آج کی رات سخت آندھی چلے گی ویسا ہی ہوا کہ پھل جس قدر آپ نے آنکا اتنا ہی ہوا اور نہایت سخت آندھی چلی اسی رات جس رات آپ نے فرمایا تھا' ایک شخص کھڑا تھا اس کو آندھی نے اڑا کر طے کے پہاڑ پر ڈالا، ملک طے اور تبوک میں کئی دنوں کی مسافت ہے۔

٥۹۱٦- (٤۹) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَّرَحِمًا)) اَوْقَالَ ((ذِمَّةً صِهْرًا فَاِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا)) قَالَ فَرَاَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ تم مصر کو فتح کر لو گے اور مصر ایک ایسی زمین ہے کہ جس ❶ میں قیراط کا چرچا ہے' تو جب تم مصر کو فتح کرو تو اہل مصر پر احسان کرنا' اس لئے کہ اس کے لیے ذمہ اور قرابت ہے یا آپ نے فرمایا ذمہ اور سسرال کا علاقہ ہے' تم دو آدمیوں کو دیکھو گے کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑے ہیں' تو تم وہاں سے نکل جانا' سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

فَخَرَجْتُ مِنْهَا(رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۲۷ـ ۲۵۴۳) واحمد فی المسند ۵/ ۱۷٤)

نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ اور اس کے بھائی کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے ہوئے دیکھا تو میں وہاں سے نکل گیا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قیراط سونے کے وزن میں پانچ جو کے برابر، ملک مصر میں اس کی بہت چال تھی ،مصر کے بادشاہ نے سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو نبی ﷺ کے لیے بھیجا تھا ان سے ابراہیم پیدا ہوئے اس لیے مصر والوں کو امان اور پناہ ہوئی اور سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا، جناب اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں مصری تھیں اور جناب اسمٰعیل علیہ السلام عرب کے جد ہیں تو مصر والوں سے عرب والوں کو نہالی رشتہ ہوا اس لیے ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو نبی ﷺ نے فرمایا۔

۵۹۱۷ - (۵۰) **وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((فِيْ اَصْحَابِيْ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ((وَفِيْ اُمَّتِيْ۔ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَّا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِّنْ نَّارٍ يَّظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى تَنْجُمَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ))** (رواه مسلم) **وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ((لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا)) فِيْ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ وَحَدِيْثَ جَابِرٍ ((مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ)) فِيْ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔** (مسلم حدیث رقم (۱۰ ـ ۲۷۷۹) واحمد فی المسند ٤/ ۳۲۰)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں اور ایک روایت میں اس طرح ہے آپ نے فرمایا کہ میری امت میں بارہ منافق ہیں کہ جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ ہی جنت کی خوشبو کو محسوس کر سکیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے نکہ میں سے داخل ہو جائے' ان میں سے آٹھ آدمیوں کو دبیلہ ❶ کفایت کرے گا جو کہ آگ کا شعلہ ہے' وہ ان کے کاندھوں میں ظاہر ہوگا یہاں تک کہ اس کی حرارت ❷ کا اثر سینہ میں ہوگا (مسلم) اور ہم سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث **لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا** باب مناقب علی رضی اللہ عنہ میں اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث **مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ** بیج باب جامع المناقب میں ذکر کریں گے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ۔

فوائد الحدیث: ❶ دبیلہ یعنی پھوڑا۔ ❷ یعنی اس میں ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکھ دیا ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ بارہ منافق وہی مردود ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کے غزوۂ تبوک سے واپس آتے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کے وقت عقبہ کی جگہ میں رسول اللہ ﷺ پر اچانک حملہ کریں اور آپ کو سواری سے اٹھا کر گھاٹی کے نیچے پھینک کر مار ڈالیں اور ہمارا کسی کو حال معلوم نہ ہو، جب آپ اس گھاٹی پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کر دیا اسی وقت آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ سب میں پکار دے کہ عقبہ کے راستہ سے کوئی نہ آئے اور بطن وادی کے راستہ سے جائیں سب لوگوں نے آپ کے مطابق بطن وادی کا راستہ لیا اور آپ چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ عقبہ کے راستہ پر چل پڑے' آخر یہ منافقوں کی جماعت بارادہ فاسدہ آپ تک پہنچ گئے جب آپ کو ان کا پہنچنا معلوم ہوا تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا ((اضرب وجوه رواحلهم)) یہ سنتے ہی سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ ان کی سواریوں کو ہانکنے لگے اور فرماتے تھے ((اليكم اليكم اعداء الله)) ان کا اور ان کے ماں باپ کا نام نبی ﷺ نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بتلا دیا تھا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۵۹۱۸- (۵۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ خَرَجَ اَبُوْطَالِبٍ اِلَی الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَشْیَاخٍ مِنْ قُرَیْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَی الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَیْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذَالِكَ یَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا یَخْرُجُ اِلَیْهِمْ قَالَ فَهُمْ یَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ یَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰی جَاءَ فَاَخَذَ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَیِّدُ الْعٰلَمِیْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْیَاخٌ مِنْ قُرَیْشٍ مَاعِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِیْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ یَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّسَاجِدًا وَلَا یَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِیٍّ وَاِنِّیْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ وَكَانَ هُوَ فِیْ رِعْیَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَیْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَیْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَامِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰی فَیْءِ شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَیْءُ الشَّجَرَةِ عَلَیْهِ فَقَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰی فَیْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَیْهِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَیُّكُمْ وَلِیُّهٗ قَالُوْا اَبُوْطَالِبٍ فَلَمْ یَزَلْ یُنَاشِدُهٗ حَتّٰی رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّیْتِ۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطالب ❶ شام کی طرف نکلے اور اس کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریش کے شیوخ کے درمیان نکلے' جب وہ راہب ❷ پر آئے تو اپنی سواریوں سے اترے' اپنے کجاوے کھولے' ❸ راہب ان کی طرف نکلا اور اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ وہ یہاں سے گزرے تھے' وہ راہب ان کی طرف کبھی نہیں آیا تھا' جب کہ وہ اپنے کجاوے بھی کھولتے تھے' تو وہ راہب ان میں کسی کو تلاش کرتا پھرتا تھا' یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یہ سید العالمین ہے۔ یہ رسول رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جہان کے لوگوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے قریش کے شیوخ میں سے کسی نے کہا تو یہ کیسے جانتا ہے' اس نے کہا کہ جب تم دو پہاڑوں کے درمیانی راستہ سے گزرتے تو کوئی درخت اور کوئی پتھر باقی نہ رہا مگر یہ کہ وہ سجدہ میں گر پڑا اور پتھر اور درخت نبی کے علاوہ کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور میں ان کو مہر نبوت سے پہچانتا ہوں جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ کے نیچے سیب ❹ کی طرح ہے پھر وہ راہب واپس گیا' اس نے قافلہ کے لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا تو جب وہ ان کے پاس کھانا لایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کو چرانے والوں میں تھے' اس نے کہا ان کے پاس کسی کو بھیجو ❺ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو آپ پر ایک بادل سایہ کئے ہوئے تھا اور جب آپ قوم کے لوگوں کے قریب ہوئے تو دیکھا کہ وہ لوگ درخت کے سایہ میں جا چکے ہیں پھر جب آپ بیٹھے تو اس درخت کا سایہ آپ کی طرف جھک آیا ہے' راہب نے کہا اس درخت کے سایہ کی طرف دیکھو کہ وہ آپ پر ❻ جھک آیا ہے' میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اس کا ولی کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابوطالب ہے' تو راہب بہت دیر تک ابوطالب کو قسم دیتا رہا کہ ان کو مکہ واپس لے جاؤ' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب نے مکہ بھیج دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ اور راہب نے موٹی ❼

(رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٦٢٠)

روٹی اور زیتون کا روغن کھانے کے لئے دیا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تجارت کے لیے جیسے کہ مکہ والوں کی عادت تھی۔ ❷ یعنی نصاریٰ کے عالم پر۔ ❸ یعنی راہب کے تکیہ میں کہ اس کا نام بصری تھا بلاد شام سے' دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ راہب اٹھا اور اس نے نبی ﷺ کو گلے سے لگایا اور نبی ﷺ کے احوال اور صفات قریش کی جماعت سے دریافت کیے کہ یہ صاحب کس طرح ہوتے ہیں اور کس طرح کھاتے ہیں اور کس طرح پیتے ہیں اور کیسے اخلاق رکھتے ہیں وغیرہ تو اس نے سب اس کے موافق پایا جو آسمانی کتاب میں پڑھتا تھا۔ ❹ یعنی اپنے مکان میں۔ ❺ کیونکہ مدار کھانے کا انہیں پر ہے۔ ❻ جھک آیا سایہ درخت کا نبی ﷺ پر اگر چہ اس سے پہلے آپ کے مبارک سر پر ابر کا سایہ تھا مگر آپ کے اعزاز اور امتیاز کے لیے درخت کا سایہ بھی آپ پر ڈھل آیا یا ابر کا سایہ جاتا رہا اور درخت کا سایہ جھک آیا آپ کے مبارک سر پر اظہار معجزہ کے لیے اور ابر کا سایہ کرنا نبی ﷺ کے سر مبارک پر بھی ایک معجزہ تھا مگر یہ ہمیشہ نہ رہتا تھا بلکہ گاہے گاہے ضرورت کے وقت ایسا ہوا۔ ❼ موٹی روٹی اور ایک شارح نے کہا کہ کعک ایک قسم ہے روٹی کی اس حدیث کا اسناد صحیح ہے لیکن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا ذکر اس حدیث میں غیر محفوظ ہے اور یہ کسی روای نے غلطی سے نقل کر دیا ہے کیوں کہ نبی ﷺ اس وقت بارہ برس کے تھے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ سے اڑھائی برس چھوٹے اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے ہوں گے اسی لیے امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں مگر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجنا محفوظ نہیں ہے پس ثابت ہوا کہ حدیث صحیح ہے سوائے جملہ مذکورہ کے کہ وہ غلطی سے کسی راوی نے نقل کر دیا ہے۔

٥٩١٩- (٥٢) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ (رواه الترمذی و الدارمی) (الترمذی حدیث رقم ٣٦٢٦ والدارمی حدیث رقم ٢١)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ میں مکہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا ہم مکہ کے گرد و نواح میں نکلے تو نہیں سامنے آیا کوئی پہاڑ اور نہ کوئی درخت ❶ مگر یہ کہ وہ کہتا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ پر سلامتی ہو۔ (ترمذی اور دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ظاہر یہ ہے کہ شجر و حجر کی تسلیم سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سنی تو حدیث معجزہ ہے نبی ﷺ کا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی کرامت۔

٥٩٢٠- (٥٣) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِيْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٣١٣١ واحمد فی المسند ٣/ ١٦٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ معراج کی رات براق کے پاس لائے گئے لگام دیا ہوا زین کسا ہوا' تو براق نے نبی ﷺ پر شوخی کی تو جبرائیل علیہ السلام نے اس کو کہا کہ تو محمد ﷺ پر سرکشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا تجھ پر کوئی نہیں سوار ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ پسینہ میں شرابور ہو گیا۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٥٩٢١- (٥٤) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ)) قَالَ جِبْرَئِيْلُ بِاِصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ فَشَدَّبِهِ الْبُرَاقَ۔ (رواه الترمذی) (احمد فی المسند ٣/ ١٦٤)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے ❶ اشارہ سے پتھر میں ایک سوراخ کیا اور براق کو اس پتھر کے ساتھ باندھا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزرا کہ براق کو اس حلقہ کے ساتھ باندھا جس کے ساتھ انبیاء علیہم السلام جانور باندھا کرتے ہیں، تو موافقت دونوں میں یہ ہے کہ حلقہ سے مراد وہ جگہ ہے کہ اس میں حلقہ تھا اور بسبب آمد بعید کے بند ہو گیا تھا اور اس کو جبرائیل علیہ السلام نے اشارہ سے کھول دیا۔

٥٩٢٢- (٥٥) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلٰثَةُ اَشْيَآءَ رَاَيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهٗ اِذْمَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَفَوَضَعَ جِرَانَهٗ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ)) فَجَآءَهٗ فَقَالَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ لِاَهْلِ بَيْتٍ مَالَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهٗ قَالَ اَمَّا اِذَا ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ شَكٰى كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِ)) ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْاَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ ((هِيَ شَجَرَةٌ اِسْتَاْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ اَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَذِنَ لَهَا)) قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَآءٍ فَاَتَتْهُ اِمْرَاَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهٖ جِنَّةٌ فَاَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْخَرِهٖ ثُمَّ قَالَ ((اُخْرُجْ فَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ))

سیدنا یعلیٰ بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تین چیزیں ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت دیکھیں جب کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے' ایک اونٹ پر سے ہمارا گزر ہوا جو پانی کھینچتا تھا جب اس نے آپ کو دیکھا تو آواز کی اور اپنی گردن جھکا ❷ دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس ٹھہر گئے' آپ نے فرمایا کہ اس کا مالک کہاں ہے' وہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ اونٹ مجھے فروخت کر دے اس نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ اونٹ آپ کو ہبہ کرتا ہوں ❸ اور یہ اونٹ ایسے گھر والوں ❹ کا ہے جن کا اس کے علاوہ کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نے اس کے والی کا ذکر کیا ہے ❺ تو اس نے تیرے سے زیادہ کام لینے اور چارہ کم دینے کا گلہ کیا تھا تو اس کے ساتھ بھلائی کر' ❻ پھر ہم (یہاں سے) چل پڑے اور ایک جگہ پڑاؤ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام کیا' ایک درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آیا' اس نے آپ کو ڈھانپ لیا' پھر وہ اپنی جگہ پر واپس چلا گیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درخت نے اپنے پروردگار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے کی اجازت طلب کی تھی' تو اللہ تعالیٰ نے

ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَآءِ فَسَاَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَارَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) (احمد فی المسند ٤/ ١٧٠)

اسے اجازت دے دی (راوی کہتے ہیں) پھر ہم وہاں سے چل پڑے تو ہمارا گزر ایک پانی پر ہوا ❼ وہاں ایک عورت اپنے بیٹے کو لائی کہ اس کو جنون ہے تو نبی ﷺ نے اس کے ناک کو پکڑا اور فرمایا نکل جا' ❽ تحقیق میں محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' پھر ہم (وہاں سے) واپس چل پڑے اور جب ہم اس پانی پر آئے تو آپ نے اس عورت سے بچہ کی خیریت پوچھی' تو اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم نے آپ کے ❾ بعد کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ (بغوی فی شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایک سفر میں۔ ❷ یعنی زمین پر۔ ❸ اے اللہ کے رسول! یعنی اس لیے کہ رسالت آپ کی مقتضی ہے آپ کی تعظیم کی۔ ❹ مراد رکھتا تھا گھر والوں سے اپنے تئیں اور اپنے عیال کو۔ ❺ یہ حال اس کا یعنی پس جان کہ میں نہیں چاہتا تھا مول لینا اس کا مگر اس کی خلاصی پانے کے لیے نہ اور کسی غرض سے۔ ❻ پس بھلائی کر اس سے یعنی ساتھ دینے چارہ کے اور کم لینے کام کے باوجود جائز ہونے بہت دینے چارہ کے اور بہت لینے کام کے اور قلت ان دونوں کی کہ ورنہ چارہ کم دے اور کام بھی کم لے اس لیے کہ یہ ظلم ہے کہ کام بہت لے اور چارہ کم دے۔ ❼ ایک پانی پر یعنی پانی کی جگہ (تالاب وغیرہ) پر۔ ❽ پھر فرمایا جنون کو یا شیطان کو جو اس پر تھا۔
❾ یعنی بعد جانے آپ کے یا بعد دعا کرنے آپ کے۔

٥٩٢٣- (٥٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ امْرَأَةً جَآءَتْ بِابْنٍ لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ بِهٖ جُنُوْنٌ وَاِنَّهٗ لَيَاْخُذُهٗ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهٗ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ مِثْلَ الْجِرْوِ الْاَسْوَدِ يَسْعٰى (رواه الدرامى) (الدارمی حدیث رقم ١٩ واحمد فی المسند ١/ ٢٥٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی اور کہا اے اللہ کے رسول! میرے بیٹے کو جنون ہے اور تحقیق صبح و شام کے کھانے کے وقت ❶ اس کو جنون پکڑتا ہے آپ نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی تو اس لڑکے نے قے کی' اس کا قے کرنا تھا کہ اس کے پیٹ سے ❷ مانند کالے پلے کتے کی طرح کا دوڑتا ہوا کچھ نکلا۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ صبح و شام کے کھانے کے وقت اور ایک شارح نے کہا صبح و شام۔
❷ مانند کالے پلے کتے کے دوڑتا ہوا یعنی وہ جن نکل گیا۔

٥٩٢٤- (٥٧) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ اَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ اَنْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ اس وقت اہل مکہ کے کرتوت ❶ کی وجہ سے خون سے رنگین ہو رہے تھے' تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا

نُرِيكَ آيَةً قَالَ ((نَعَمْ)) فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِّنْ وَرَائِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((حَسْبِي حَسْبِي)) (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ١٣ واحمد فی المسند ٣/ ١١٣)

اے اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کریں گے کہ میں آپ کو ایک معجزہ دکھلاؤں؟ ❷ آپ نے فرمایا: ''ہاں تو جبرائیل علیہ السلام نے ایک درخت کی طرف دیکھا اپنے پیچھے سے اور کہا کہ آپ اس کو بلایئے آپ نے اس کو بلایا' وہ آیا اور آپ کے سامنے کھڑا رہا' انہوں نے کہا اسے حکم کیجئے کہ واپس لوٹ جا' تو آپ نے اسے حکم کیا اور وہ لوٹ گیا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے کافی ہے' مجھے کافی ہے۔ ❸ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اہل مکہ کے کرتوت' مراد بدسلوکی کفار کی ہے، روز احد کے کہ دانت مبارک شہید ہوئے اور رخسار مبارک پر زخم پہنچا پس اس سے نبی ﷺ خون آلودہ ہو رہے تھے۔ ❷ ایک معجزہ یعنی تمہارا کہ نشانی ہے تمہاری نبوت کی تا کہ اس سے تمہاری تسلی ہو کہ یہ محبت بسبب زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہے گویا جبرائیل علیہ السلام نے آپ کا رنج دور کرنے کو آپ کا دل بہلایا اللہ اللہ آپ کی خاطر۔
❸ یعنی بیچ تسلی اور دفع غم اور شدت کے یہ بزرگی میرے پروردگار کی طرف سے اور اس میں دلیل ہے اس پر کہ ظہور خارق عادت کا موثر ہے بیچ حصول یقین اور دفع غم اور حزن کے اور دلیل ہے کہ جس کو تقرب اور بزرگی درگاہ حق میں ہو اگر چہ کچھ غم وحزن دشمنوں کے ہاتھ سے پہنچے تو صبر کرنا چاہیے اور اجر بقدر مشقت ورنج کے ہوتا ہے۔

٥٩٢٥- (٥٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)) قَالَ وَمَنْ يَّشْهَدُ عَلٰى مَاتَقُوْلُ قَالَ ((هٰذِهِ السَّلَمَةُ)) فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَنْبَتِهَا (رواه الدرامی) (الدارمی حدیث رقم ٢٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی ﷺ کے ساتھ ❶ تھے' ایک دیہاتی آیا' جب وہ نزدیک آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اور تحقیق محمد ﷺ اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں' اس نے کہا آپ کی اس بات کی اور کون ❷ گواہی دیتا ہے' آپ نے فرمایا یہ کیکر ❸ کا درخت' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس درخت کو بلایا (آواز دی) اور اس وقت آپ نالہ کے کنارے پر تھے تو وہ درخت زمین کو چیرتا ہوا آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا' آپ نے اس سے تین مرتبہ گواہی طلب کی' تو اس نے تین مرتبہ گواہی دی جس طرح کہ آپ نے فرمایا' پھر وہ ❹ درخت اپنے اگنے کی جگہ پر واپس لوٹ گیا۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک سفر میں یعنی جہاد یا عمرہ کے۔ ❷ 'ور کون گواہی دیتا ہے یعنی دعویٰ رسالت کا جو کرتے ہو کوئی چیز غیر جنس

انسان سے بطور معجزہ کے گواہی دیتی ہے۔ ❸ یہ درخت کیکر کا یہ معنی ہیں لفظ سلمہ کے' ملاعلی قاری رحمہ اللہ نے کہا کہ سلمہ فتحات کے ساتھ جنگل کے درختوں سے ایک درخت ہے اور نہایہ میں لکھا ہے کہ سلم خاردار درختوں میں سے ہے اس کا واحد سلمہ ہے ساتھ فتح لام کے اور اس کے پتوں سے چمڑا رنگا جاتا ہے۔ ❹ یعنی جہاں سے آیا تھا پھر وہیں چلا گیا۔

٥٩٢٦- (٥٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمَا اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ ((اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ یَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ یَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ ((ارْجِعْ)) فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ صَحَّحَهٗ) (الترمذی حدیث رقم ٣٦٢٨)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا' اس نے کہا میں کیسے ❶ پہچانوں کہ آپ ﷺ نبی ہیں' آپ نے فرمایا اس بات سے کہ میں کھجور کے اس خوشہ کو بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ یقیناً میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' تو رسول ﷺ نے اسے بلایا' اور وہ خوشہ کھجور سے اترنے لگا یہاں تک کہ وہ نبی ﷺ کی طرف گرا ❷ (آیا) پھر آپ نے فرمایا کہ لوٹ جا' تو وہ لوٹ گیا اور وہ دیہاتی مسلمان ہوگیا۔ (ترمذی) اور اس کو صحیح کہا۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کوئی معجزہ دکھاؤ۔ ❷ یعنی اور گواہی دی۔

٥٩٢٧- (٦٠) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ ذِئْبٌ اِلٰی رَاعِیْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ حَتّٰی انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰی تَلٍّ فَاَقْعٰی وَاسْتَثْفَرَ وَقَالَ قَدْ عَمَدْتُّ اِلٰی رِزْقٍ رَزَقَنِیْهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهٗ ثُمَّ انْتَزَعْتَهٗ مِنِّیْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ اِنْ رَاَیْتُ كَالْیَوْمِ ذِئْبٌ یَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخَلَاتِ بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ یُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰی وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ یَهُوْدِیًّا فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ وَاَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِیُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اِنَّهَا اَمَارَاتٌ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ قَدْ اَوْشَكَ الرَّجُلُ اَنْ یَّخْرُجَ فَلَا یَرْجِعُ حَتّٰی یُحَدِّثَهٗ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ)) (رواه فی شرح السنة)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیا چرواہے کے ❶ ریوڑ کی طرف آیا اور ریوڑ سے ایک بکری لے گیا' چرواہے نے اس بھیڑیئے کو تلاش کیا اور اس کے منہ سے بکری کو چھڑا لیا' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر بھیڑیا ایک ٹیلہ پر چڑھ کر بھیڑیئے کے انداز میں اپنی دم دونوں پاؤں میں دبا کر بیٹھ گیا' ❷ اور کہا کہ میں نے رزق کا ارادہ کیا' اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا' میں نے اسے پکڑا' پھر تو نے اس کو مجھ سے چھین لیا' چرواہے نے ❸ کہا اللہ کی قسم آج میں نے عجیب ❹ بات دیکھی ہے کہ ایک بھیڑیا کلام کرتا ہے' تو بھڑیئے نے کہا کہ اس سے بھی ایک عجب بات ہے (وہ یہ کہ) ایک آدمی کھجور کے درختوں کے درمیان جو کہ سنگستان ❺ میں ہیں' ہے وہ گزشتہ ❻ اور آئندہ تمہارے بعد ہونے والے واقعات کے بارہ میں تم کو خبر دیتا ہے' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ آدمی یہودی ❼ تھا وہ نبی ﷺ کے پاس آیا۔ آپ سے یہ واقعہ بیان کیا اور اسلام لے آیا' تو نبی ﷺ

(احمد فی المسند ۲/ ۳۰۶)

نے اس واقعہ کی تصدیق کی' ❽ پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ قیامت سے پہلے کی نشانیاں ہیں قریب ہے کہ آدمی اپنے گھر سے نکلے ❾ اور واپس نہ لوٹے گا' یہاں تک کہ اس کا جوتا اور اس کا کوڑا اس کو بتائیں گے کہ اس کے بعد اس کے گھر والوں نے جو کیا۔ (بغوی فی شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی طرف ریوڑ بکریوں کے کہ چرواہا اس کا ساتھ اس کے تھا۔

❷ بھیڑیا اس طرح کہ کولی زمین پر رکھی اور پاؤں کھڑے کیے اور داخل کی دم درمیان دونوں پاؤں اپنے کے۔

❸ چرواہے کا نام اہبار ابن اوس خزاعی تھا اور وہ مکلم الذئب کے نام سے مشہور تھا۔ ❹ یعنی نہیں دیکھا عجوبہ مانند عجوبہ آج کے دن کے کہ بھیڑیا بولتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ نہیں دیکھا بھیڑیا مانند آج کے دن کے۔ ❺ یعنی مدینہ میں اور مراد شخص سے نبی ﷺ ہیں اور لفظ حرتین ساتھ زبر حا اور تشدید را کے تثنیہ ہے لفظ حرہ کا اور حرہ زمین کالی پتھروالی درمیان دو پہاڑوں کے پہاڑوں مدینہ کے سے۔ ❻ یعنی تم سے پہلے تمہارے گذر گئے ہیں ان کی خبریں دیتا ہے اور جو تمہارے بعد دنیا میں ہوں گے اور ان کے احوال عقبیٰ کی خبریں دیتا ہے۔

❼ قوم یہود سے اس میں رد ہے توربشتی کے قول گذشتہ کا کہ وہ خزاعی تھا کیوں کہ خزاعہ یہود کا قبیلہ نہیں ہے مگر یہ کہ کہا جائے وہ شخص یہودی ہو گیا تھا۔ ❽ یعنی اس کی خبر کو۔ ❾ یعنی اپنے گھر سے۔

۵۹۲۸ - (۶۱) وَعَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَ اَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَآءِ (رواه الترمذی و الدارمی) (الترمذی حدیث رقم ۳۶۲۵ والدارمی حدیث رقم ۲۷)

ابو العلاء رحمہ اللہ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے' ہم صبح سے شام ❶ تک ایک بڑے پیالہ میں سے باری باری ❷ کھاتے تھے' دس آدمی کھا کر اٹھ جاتے اور دس آدمی بیٹھ جاتے' ہم نے کہا کہ کون سی چیز ہے جو پیالہ کی مدد کرتی ہے' سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو کس ❸ چیز سے تعجب کرتا ہے' نہیں مدد کیا جاتا مگر اس جگہ سے اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ (ترمذی اور دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی معجزہ کے ظہور کے وقت۔ ❷ یعنی روزانہ۔ یہ خطاب ابو العلاء کو کیا منجملہ سائلین کے' اس لیے کہ وہ رؤسا تابعین میں سے ہیں یا مراد خطاب عام ہے یعنی نہ تعجب کر تو اے مخاطب۔ ❸ مگر اس جگہ سے یعنی نہیں بڑھ جاتا تھا اس میں طعام مگر عالم بالا سے بسبب اترنے برکت کے آسمان سے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وفی السماء رزقکم وما توعدون﴾ کی طرف اشارہ ہے اور یہ یا تو سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور سائل ابو العلاء ہے چنانچہ ظاہر یہی ہے یا پھر یہ نبی ﷺ کا فرمان ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم قائل' لیکن یہ احتمال نہایت بعید و غریب ہے۔

٥٩٢٩- (٦٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ یَوْمَ بَدْرٍ فِی ثَلٰثِمِائَةٍ وَ خَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِیَاعٌ فَاشْبِعْهُمْ)) فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ فَانْقَلَبُوْا وَ مَامِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْرَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْجَمَلَیْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوْا (رواه ابوداؤد)

(ابوداؤد حدیث رقم ٢٧٤٧)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ غزوہ بدر کے دن تین ❶ سو پندرہ آدمیوں کے ساتھ نکلے' آپ ﷺ نے دعا فرمائی' اے میرے اللہ' یہ ننگے پاؤں ہیں' ان کو سواری عطا فرما' اے میرے اللہ یہ ننگے ❷ بدن ہیں ان کو لباس عطا فرما' اے میرے اللہ یہ بھوکے ہیں تو ان کو سیر فرما' ❸ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا ❹ فرمائی اور (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اس حال میں واپس آئے کہ ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا کہ جس کے پاس ایک یا دو اونٹ نہ ہوں اور کپڑے پہنے اور پیٹ بھرے ہوئے۔ ❺ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تین سو پندرہ آدمیوں میں جبکہ مشہور یہ ہے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے' ستر مہاجرین میں سے اور دو سو چھتیس انصار میں سے۔ ❷ یہ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔ ❸ یعنی ظاہر و باطن میں تاکہ قوت پائیں اطاعت کی۔ ❹ یعنی مشرکین مکہ پر۔ ❺ اور سیر ہوئے یعنی بسبب ہاتھ لگنے اونٹوں اور کھانوں اور کپڑوں کے غنیمت میں مشرکوں سے اور سب دعائیں نبی ﷺ کی مستجاب ہوئیں اس سے معلوم ہوا کہ دعا کی قبولیت خرق عادات کی قبیل سے ہے' خصوصاً بایں سرعت اور یہ تمام نتیجہ صبر کا تھا جیسے کہ حدیث میں آیا ہے ''ناگواری پر صبر کرنے میں خیر کثیر ہے''۔ یہ معجزہ ہوا ہمارے نبی ﷺ کا کہ جیسے دعا فرمائی ویسے ہی منظور ہوئی۔

٥٩٣٠- (٦٣) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَ مُصِیْبُوْنَ وَ مَفْتُوْحٌ لَكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْیَتَّقِ اللّٰهَ وَلْیَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْیَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ)) (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

(الترمذی حدیث رقم ٢٢٥٧ واحمد فی المسند ٣٨٩/١)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تحقیق تم مدد کیے جاؤ گے اور پاؤ گے ❶ مال اور تم فتح دیئے جاؤ گے تو جو شخص تم میں سے یہ پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور چاہیے کہ بھلائی کا حکم کرے اور بری بات سے منع کرے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور پاؤ گے یعنی غنیمت اس حدیث میں آپ نے جو جو پیشگوئی فرمائی وہ سب خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی خلافت میں ظہور میں آ گئی اور اس حدیث میں جادہ اعتدال پر چلنے اور تکبر اور اترانے سے بچنے کا ارشاد فرمایا۔

٥٩٣١- (٦٤) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ یَهُوْدِیَّةً مِنْ اَهْلِ خَیْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِیَّةً ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الذِّرَاعَ فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل خیبر میں سے ایک عورت یہودیہ ❶ نے بکری روسٹ کی اور اس میں زہر ملایا' پھر وہ بکری اس نے رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ کر دی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی دستی کا گوشت کھایا اور آپ کے ساتھ

((اِرْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ)) وَ اَرْسَلَ اِلَی الْیَهُوْدِیَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ ((سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ)) فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَكَ قَالَ ((اَخْبَرَتْنِیْ هٰذِهٖ فِیْ یَدِیْ)) لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ كَانَ نَبِیًّا فَلَنْ تَضُرَّهٗ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ نَبِیًّا اِسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ یُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّیَ اَصْحَابُهُ الَّذِیْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی كَاهِلِهٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِیْ اَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهٗ اَبُوْهِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًی لِبَنِیْ بَیَاضَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ۔ (رواه ابوداؤد و الدارمی)

(البخاری حدیث رقم ٢٦١٧ ومسلم حدیث رقم (٤٥۔ ١٩٠) وابوداؤد حدیث رقم ٤٥١٠ والدارمی حدیث رقم ٦٨)

صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بھی چند لوگوں نے کھایا' پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ اٹھالو ❷ اور ایک آدمی کو بھیج کر اس عورت کو بلوایا' آپ نے فرمایا کہ تو نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟ اس نے کہا آپ کو کس نے بتایا آپ نے فرمایا کہ یہ جو میرے ہاتھ میں ہے یعنی یہ دستی اس نے کہا کہ ہاں' میں نے سوچا کہ اگر آپ ہیں تو آپ کو یہ ہرگز نقصان نہیں دے گی اور اگر آپ ﷺ نبی نہیں ہیں تو پھر ہم آپ ﷺ سے آرام (نجات) پائیں گے' تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ❸ معاف فرما دیا اور اسے کوئی سزا نہ دی اور جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وہ گوشت کھایا تھا وہ وفات پا گئے' نبی ﷺ نے اپنے کاندھوں کے درمیان اس وجہ سے سنگیاں لگوائیں کہ آپ نے زہر آلود گوشت جو کھایا تھا آپ کو ابوہند ❹ نے جو کہ انصار میں سے بنی بیاضہ کے قبیلہ کا آزاد غلام تھا نے سنگیاں لگائیں۔ (ابوداؤد' دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث اپنے شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک یہودیہ عورت نے اس عورت کا نام زینب بنت حارث تھا یہ سلام بن مشکم کی بیوی تھی پہلے اس نے دریافت کیا کہ نبی ﷺ بکری میں سے کس مقام کے گوشت کو پسند کرتے ہیں، لوگوں نے کہا کہ دستی کے گوشت کو' تو اس یہودیہ کے پاس ایک بکری کا بچہ تھا' اس نے اس کو ذبح کیا اور اس میں ایسا زہر ملایا کہ جو اسی وقت ہلاک کر دے اور دستی اور شانہ میں زیادہ ملایا' اس نے نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے جو دعوت میں حاضر تھے ان کے سامنے رکھا۔ ❷ یعنی کھانے سے ہاتھوں کو روک لو۔ ❸ یعنی دین کے پورا پہنچانے سے پہلے اس لیے کہ نبی ﷺ کی وفات دعوت کے اتمام اور دین کے اکمال سے پہلے متوقع نہیں تھی، اب یہ اشکال نہیں رہے گا کہ نبی ﷺ نے اسی زہر کی تاثیر سے وفات پائی کیوں کہ آپ نے اس وقت وفات پائی جب دین کا کوئی دقیقہ باقی نہ رہا اگرچہ اسی کی تاثیر سے وفات پائی۔ ❹ اس میں آپ ﷺ کی معجزات ہیں ایک زہر سخت سے ہلاک نہ ہونا، دوسرا آپ کا بتانا کہ اس میں زہر ہے، تیسرا گوشت کا بولنا کہ میں زہر آلودہ ہوں، یہ عورت زینب بنت حارث، مرحب کی بہن تھی جس کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خیبر کی لڑائی میں مارا، ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس عورت کو بشر بن براء کے ورثاء کے سپرد کر دیا کیونکہ ان کی وفات وہ اسی زہر سے ہوئی تھی انہوں نے اس عورت کو قتل کیا۔ ابوہند کا نام یسار حجام تھا۔

٥٩٣٢۔ (٦٥) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِیَّةِ اَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَاَطْنَبُوا السَّیْرَ حَتّٰی كَانَ عَشِیَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ طَلَعْتُ عَلٰی جَبَلِ كَذَا وَكَذَا

سیدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین ❶ کے دن چلے تو انہوں نے بہت لمبا سفر کیا یہاں تک کہ رات ہوگئی' تو ایک سوار آیا' اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میں ایسے اور ایسے پہاڑ پر چڑھا'

فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بُكْرَةِ اَبِيْهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ اِجْتَمَعُوْا اِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ ((تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) ثُمَّ قَالَ ((مَنْ يَّحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ)) قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدِ الْغَنَوِيُّ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اِرْكَبْ)) فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ فَقَالَ ((اِسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ اَعْلَاهُ)) فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ ((هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاحَسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ ((اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ)) فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اِنْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَا هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ اَرَ اَحَدًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ)) قَالَ لَا اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْقَاضِيَ حَاجَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا)) (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد حديث رقم ۲۵۰۱)

میں نے ہوازن قبیلہ کو دیکھا کہ وہ بہت بڑا ہے' وہ قبیلہ والے اپنے باپ کے اونٹ ❷ پر اپنی عورتوں اور جانوروں کے ساتھ حنین میں جمع ہو گئے ہیں آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ یہ مال کل کے دن مسلمانوں کا مال غنیمت ❸ ہو گا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا' پھر آپ نے فرمایا کہ آج کی رات کون ہمارا پہرہ دے گا' تو سیدنا انس بن مرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! میں پہرہ دوں گا' آپ نے فرمایا سوار ہو جا تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے' پھر آپ نے فرمایا کہ اس پہاڑ پر چڑھ کر اس راستہ کی طرف متوجہ رہ' اور جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نماز کی طرف چلے آپ نے دو رکعات پڑھیں پھر فرمایا کیا تم نے اپنے سوار کو معلوم کیا' ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم نے معلوم نہیں کیا' پھر نماز کے لئے تکبیر پڑھی گئی تو رسول اللہ ﷺ نماز کی حالت میں اس پہاڑ کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے رہے یہاں تک کہ جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا کہ خوش ہو جاؤ تمہارا سوار آ گیا' ہم نے درختوں کے درمیان سے پہاڑ کے درہ کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ تو اچانک وہ سوار آ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ❹ ہو گیا' اس نے کہا کہ میں چلا یہاں تک کہ میں پہاڑ کے درہ کی چوٹی پر پہنچا' جس کا مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا اور جب صبح ہوئی تو میں ❺ دونوں دروں میں آیا' میں نے وہاں کسی کو نہ دیکھا' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تو رات کو اترا تھا' ❻ سیدنا انس بن مرثد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں مگر نماز یا قضاء حاجت کے لئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر آج کی رات کے بعد تو کوئی عمل نہ کرے ❼ تو کوئی حرج نہیں۔ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی وقت متوجہ ہونے کے طرف حنین۔ ❷ یعنی سب آئے ہیں یہ ان لوگوں کے بارہ میں بطور تمثیل بیان کیا جاتا ہے جو تمام کے تمام آئیں اور کوئی پیچھے نہ جائے بعض نے کہا عرب میں دستور تھا کہ بعض لوگ خانہ بدوش ہوتے وہ اپنی سب اولاد کو اونٹ پر لادتے پھرتے اور یہ ایک کلمہ ہے جس سے عرب کے لوگ کثرت مراد رکھتے ہیں' قاضی رحمہ اللہ نے کہا عرب کہتے ہیں جاء القوم علی بکرۃ

ابیھم یعنی قوم سب کی سب آ گئی اس طرح کہ کوئی ان میں سے پیچھے نہ رہا اور یہ مثال ہے جو عرب بیان کرتے ہیں کہ عرب کی ایک جماعت کو اپنی جگہ اسے اٹھنا پڑا تو ان کے سب نے کوچ کیا یہاں تک کہ ان کے باپ کا ایک اونٹ تھا اس کو بھی انہوں نے لے لیا تو وہاں رہ جانے والے لوگوں نے کہا اذھبوا علی بکرۃ ابیکم تب سے یہ مثال ہوگئی ان کے لیے جو سب کے سب آ جائیں۔ ❸ سبحان اللہ جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ وہ لوگ سب بمعہ اسباب مسلمانوں کے ہاتھ آئے یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہے۔ ❹ یعنی سوار یا اتر کر۔
❺ یعنی دونوں راستوں اور جوانب پہاڑ میں بخوف اس کے کہ ہو اس میں کوئی چھپا ہوا۔ ❻ یعنی سواری سے۔ ❼ یعنی آج کی رات کا تیرا یہ کام اللہ کے نزدیک ثواب وفضیلت میں کافی ہے اور عمل سے نفل خیرات مراد ہے کیونکہ فرائض ساقط نہیں ہوتے، ابن مالک رحمہ اللہ نے کہا اور اس حدیث میں نبی ﷺ نے اس شخص کو بشارت دی کہ اللہ عزوجل نے تیرے پہلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے اور طیبی رحمہ اللہ نے کہا معنی یہ ہیں کہ کوئی مضائقہ نہیں ہے اگر تو اس کے بعد نیکی نہ کرے کیونکہ تیری آج کی رات کا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب اور فضیلت میں کافی ہے اور عمل سے نوافل اور فضائل مراد ہیں فرائض مراد نہیں ہے، کیونکہ فرائض ساقط نہیں ہوتے جیسے گذرا اور ممکن ہے کہ عمل سے جہاد مراد ہو اور معنی یہ ہوں کہ آج اگر تو جہاد نہ کرے تو تجھ پر مضائقہ نہ ہوگا اور یہ آپ نے اس کی تسلی کے لیے فرمایا۔

٥٩٣٣- (٦٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَالِیْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ قَالَ ((خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ كُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَاتَنْثُرْهُ نَثْرًا)) فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَ كَذَا مِنْ وَسْقٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِیْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ (رواه الترمذی) (الترمذی حديث رقم ٣٨٣٩ واحمد فی المسند ٢/ ٣٥٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس چند کھجوریں ❶ لایا تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ان میں برکت کی دعا کیجئے ❷ آپ نے ان کو لے کر میرے لئے ان میں برکت کی دعا کی، پھر فرمایا ان کو ❸ لے کر اپنے توشہ دان میں رکھ لے اور جب تو اس میں سے کچھ لینا چاہے تو اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر لے لے اور اس کو جھاڑنا نہیں (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر میں نے ان کھجوروں میں سے اتنی اور اتنی ❹ لے کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دے دیں، ہم خود بھی ان میں سے کھاتے ❺ اور دوسروں کو بھی کھلاتے، اور وہ توشہ دان میری کمر سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتا تھا، یہاں تک کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کئے جانے کے دن وہ توشہ دان (میری کمر سے) جدا ہو گیا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ شیخ ابونصر رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ کھجوریں اکیس تھیں، کذا فی الاذکار۔ ❷ اللہ تعالیٰ سے ان میں یا ان کے لیے برکت کی دعا فرمائیں۔ ❸ ساتھ برکت کے ان میں اور کثرت خیر کے ان کے کھانے میں باوجود باقی رہنے ان کے۔ ❹ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع تقریباً پونے تین سیر کا اس حساب سے ایک وسق چار من پانچ سیر کا ہوا سبحان اللہ چند کھجوروں میں اس قدر برکت ہوئی کہ کئی سال تک اس سے خود کھاتے رہے اور لوگوں کو کھلاتے رہے اور راہ الٰہی میں صدقہ کرتے رہے اور پھر وہ ختم نہ ہوئیں جو ایک وقت کے کھانے کو کافی نہ تھیں، یہ معجزہ تھا ہمارے نبی ﷺ کا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے لوگوں کو اس دن ایک غم تھا اور مجھ کو دو، ایک اس تھیلے کے جاتے رہنے کا دوسرا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا۔ ❺ یعنی میں اور میرے ساتھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۵۹۳۴- (٦٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَأَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيْدُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ أَخْرِجُوْهُ فَأَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلٰى فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ وَ بَاتَ الْمُشْرِكُوْنَ يَحْرُسُوْنَ عَلِيًّا يَحْسَبُوْنَهُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحُوْا ثَارُوْا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوْا أَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا أَدْرِيْ فَاقْتَصُّوْا أَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوْا بِالْغَارِ فَرَأَوْا عَلٰى بَابِهٖ نَسْجَ الْعَنْكَبُوْتِ فَقَالُوْا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوْتِ عَلٰى بَابِهٖ فَمَكَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۱/ ۳۴۸)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش نے ایک رات مکہ میں ❶ مشورہ کیا تو ان میں سے بعض نے کہا کہ صبح کو (نبی ﷺ کو) سختی ❷ کے ساتھ باندھ دو' اور بعض نے مشورہ دیا کہ ان کو قتل کر دو اور جب کہ بعض نے کہا کہ ان کو جلاوطن کر دو' ❸ تو اللہ تعالیٰ ❹ نے نبی ﷺ کو قریش کے اس پلان کی اطلاع دے دی' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے بستر پر یہ رات گزاری اور نبی ﷺ یہاں سے چل کر ایک غار میں جا پہنچے اور مشرکین سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر یہ گمان ❺ کر کے یہ نبی ﷺ ہیں (رات بھر) پہرہ دیتے رہے' پھر صبح ❻ کے وقت انہوں نے اس پر حملہ کیا اور جب دیکھا کہ وہ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں ❼ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے فکر کو رد کر دیا۔ وہ کہنے لگے کہ تیرا ساتھی ❽ کہاں ہے؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں' تو وہ لوگ آپ کی تلاش میں چل پڑے اور جب وہ پہاڑ پر پہنچے تو قدم کے نشان میں وہ شک میں پڑ گئے اور وہ پہاڑ پر چڑھ گئے اور غار کے منہ پر سے گزرے' ❾ غار کے منہ پر مکڑی کا بنا ہوا جالا دیکھا تو کہنے لگے کہ اگر محمد ﷺ اس غار میں داخل ہوتے تو یہ مکڑی کا جالا نہ ہوتا' جب کہ آپ ﷺ نے ❿ اس غار میں تین (دن اور) رات قیام فرمایا۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مکہ یعنی دار الندوہ میں اور ان کے ساتھ شیطان ایک نجدی بوڑھے کی صورت میں حاضر ہوا۔
❷ یعنی قید کرو۔ ❸ جلاوطن کر دو یعنی بوجہ اہانت کے۔ ❹ یعنی جبرائیل علیہ السلام آئے اور یہ خبر دی نبی ﷺ کو اور ہجرت کا حکم کیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بچھونے پر سلا دیا اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ غار ثور کی طرف چل پڑے۔ ❺ یعنی مشرکین کا یہ خیال تھا کہ نبی ﷺ گھر میں سو رہے ہیں اور طے یہ پایا کہ رات بھر پہرہ دو اور صبح کو جب وہ نماز کے لیے نکلیں تو اپنا کام تمام کرو' حالانکہ وہ علی رضی اللہ عنہ تھے اور نبی ﷺ ان کے سامنے باہر نکل گئے۔ ❻ حملہ کیا انہوں نے اس پر یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر بگمان نبی ﷺ کے۔ ❼ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یعنی نبی ﷺ کی جگہ۔
❽ ساتھی تیرا یعنی نبی ﷺ۔ ❾ گذرے غار پر یعنی اور گمان کیا کہ نبی ﷺ اس میں ہیں۔ ❿ پس ٹھہرے نبی ﷺ غار میں الخ اس حدیث میں آپ کے بہت سے معجزات مذکور ہیں اور اس میں بیان ہے آیت انفال ﴿واذ یمکر بك الذین كفروا لیثبتوك اویقتلوك

اویخرجوك ویمکرون ویمکر الله والله خیر الماکرین﴾ اور جب نبی ﷺ غار میں داخل ہوئے تو مکڑی نے جالا تن دیا اور کبوتروں نے دروازہ پر انڈے دے دیئے اور مروی ہے کہ مشرک غار پر ایسی جگہ چڑھے کہ اگر وہ اپنے پاؤں کی طرف نظر کرتے تو وہ آپ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیتے تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی وجہ سے فکرمند ہوئے تو فرمایا آپ نے ماظنك باثنین الله ثالثهما اور یہ حدیث معجزات کے فصل اول کی پہلی حدیث ہے جو گزر چکی ہے۔

٥٩٣٥- (٦٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سَمٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اجْمَعُوْا لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُوْدِ)) فَجُمِعُوْا لَهٗ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنِّيْ سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّصَدِّقِيَّ عَنْهُ)) قَالُوْا نَعَمْ يَااَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اَبُوْكُمْ)) قَالُوْا فُلَانٌ قَالَ ((كَذَبْتُمْ بَلْ اَبُوْكُمْ فُلَانٌ)) قَالُوْا صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ قَالَ ((فَهَلْ اَنْتُمْ مُّصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ)) قَالُوْا نَعَمْ يَااَبَاالْقَاسِمِ اِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهٗ فِيْ اَبِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ ((مَنْ اَهْلُ النَّارِ)) قَالُوْا نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيْهَا اَبَدًا)) ثُمَّ قَالَ ((هَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ)) فَقَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ ((جَعَلْتُمْ فِيْ هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا)) قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ((فَمَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذَالِكَ)) قَالُوْا اَرَدْنَا اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا اَنْ نَّسْتَرِيْحَ مِنْكَ وَاِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَّمْ يَضُرَّكَ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣١٦٩ والدارمی حدیث رقم ٦٩ واحمد فی المسند ٢/ ٤٥١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ کے لیے بھنی ہوئی بکری کا تحفہ بھیجا گیا اس میں زہر ملا ہوا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ جتنے یہودی یہاں ہیں ان کو جمع کرو' چنانچہ تمام یہود کو جمع کیا گیا' تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں کیا ❶ تم اس کا جواب دو گے' انہوں نے کہا ہاں اے ابوالقاسم! ❷ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا باپ کون ❸ ہے؟ انہوں نے کہا فلاں ❹' آپ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو بلکہ تمہارا باپ تو فلاں شخص ہے' انہوں نے کہا آپ نے سچ اور خوب کہا' آپ نے فرمایا تو کیا اگر میں تم سے سوال ❺ کروں' تو اس کا صحیح جواب دو گے؟ انہوں نے کہا اے ابوالقاسم! اگر ہم جھوٹ بولیں تو آپ پہچان لیتے ہیں جس طرح کہ آپ نے ہمارے باپ کے بارہ میں پہچان لیا' آپ نے ان سے پوچھا اہل دوزخ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم کچھ دن ❻ دوزخ میں رہیں گے' پھر تم اس میں ہمارے خلیفہ ❼ ہو گے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دور ❽ ہو جاؤ (پھٹکار ہو تم پر) اللہ کی قسم ہم اس میں تمہارے کبھی بھی خلیفہ نہیں ہوں گے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو کیا تم صحیح جواب دو گے؟ انہوں نے کہا ہاں اے ابوالقاسم' آپ نے فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں' آپ نے فرمایا تمہیں اس بات پر کس چیز نے ابھارا؟ انہوں نے کہا ہمارا ارادہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہوں گے تو ہم آپ سے نجات پا لیں گے اور اگر

آپ سچے ہوں گے تو یہ زہر آپ کو نقصان نہیں ❾ کرے گا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ کیا تم تصدیق کرنے والے ہو میرے خبر دینے کو اس چیز سے جس وقت کہ جھٹلاؤں میں تم کو بیچ جواب کے کہ دو تم اس سوال کا جیسے کہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ ❷ یہودی عادت یہ تھی کہ اکثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی کنیت ابوالقاسم سے خطاب کرتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہتے تھے اس لیے کہ ذکر اس نام شریف کا تورات میں مشہور تھا اور دلیل تھا اوپر صحت نبوت آپ کی کے۔
❸ یعنی جد، جس کو پدر قبیلہ کہتے ہیں۔ ❹ یعنی بطریق کذب کے امتحان کے لیے اور نام غیر نام جد اپنے کا بتا دیا۔ ❺ یعنی پھر خبر دوں میں تم کو ساتھ اس کے۔ ❻ یعنی جیسے کہ قرآن مجید میں ان کا قول نقل کیا ہے لن تمسنا النار الاایاما معدودات ۔ ❼ یعنی بعد نکلنے ہمارے کے تم جہنم میں داخل ہو گے اور ہمیشہ رہو گے اور یہ ان کے زعم فاسد اور اعتقاد میں بات سچی اور تجربی تھی۔ ❽ یعنی تم جھوٹ بول رہے ہو بلکہ تم ہی ہمیشہ اس میں رہو گے اور اگر کوئی مسلمان اس میں داخل ہوگا تو وہ اپنے جرم کے مطابق سزا کاٹ کر جنت میں داخل کیا جائے گا لہٰذا تم اس بارہ میں بات ہی نہ کرو۔ ❾ یہ حدیث ابوداؤد اور دارمی کی حدیث میں جس کو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے ہم پہلے گفتگو کر چکے ہیں۔

٥٩٣٦- (٦٩) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢٥- ٢٨٩٢) واحمد في المسند ٥/ ٣٤١)

سیدنا عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ ❶ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فجر کی نماز پڑھائی اور آپ منبر پر تشریف لے گئے اور آپ نے ہم کو وعظ فرمایا یہاں تک کہ وقت ظہر کی نماز کا آ گیا پھر آپ اترے اور ظہر کی نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لائے اور خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ وقت عصر کی نماز کا آ گیا پھر آپ اترے اور عصر کی نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لائے یہاں تک کہ آفتاب ❷ غروب ہوا آپ نے ہم کو ❸ قیامت تک کے ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا، سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دانا ترین ہمارا ❹ بہت یاد رکھنے والا ہمارا ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا عمرو بن اخطب انصاری یہ جلیل القدر صحابی ہیں اور یہ ابوزید اعرج کی کنیت کے ساتھ مشہور تھے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں رہے اور انہوں نے تیرہ غزوات کیے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتے ہیں چھ اوپر سو برس کے ہو گئے تھے اور ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید نہ ہوئے تھے مگر تھوڑے سے۔ ❷ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوا یعنی تمام دن وعظ فرمایا۔ ❸ ساتھ اس چیز کے یعنی وقائع اور حوادث اور عجائبات قیامت تک کے بیان فرمائے مجمل یا مفصل اس میں بہت سے معجزات ہوئے۔ ❹ پس دانا ترین ہمارا الخ یعنی اب ہم میں وہ زیادہ عالم ہے جس نے اس قصہ کو اس دن یاد رکھا یہ امام طیبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور سید جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جس کو ہم میں سے وہ قصہ اب بھی یاد ہے تو وہ اب ہم میں سے زیادہ عالم ہے۔

٥٩٣٧- (٧٠) وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ

معن بن عبدالرحمن (تابعی) رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةً اِسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣٨٥٩ ومسلم حديث رقم ١٥٣۔ ٤٥٠)

پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جنات کے آنے کی کس نے خبر دی‘ جس رات کہ انہوں نے قرآن کریم کی تلاوت کو سنا‘ تو مسروق رحمہ اللہ نے کہا ❶ کہ مجھے تیرے باپ یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک درخت نے جنات کے آنے کی خبر دی تھی۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ پھر آپ باہر گئے اور جنوں کو دیکھا اور قرآن پڑھ کر ان کو وعظ فرمایا یہ قصہ سورہ احقاف میں مذکور ہے۔

٥٩٣٨- (٧١) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ فَرَاَيْتُهٗ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَاٰهُ غَيْرِيْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لِعُمَرَ اَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَرُ سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُ ((هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) قَالَ عُمَرُ وَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَؤُا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ فَقَالَ ((يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا)) فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَّا اَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ ((مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٧٦۔ ٢٨٧٣ والنسائی حديث رقم ٢٠٧٤ واحمد فی المسند ١/ ٢٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان تھے تو ہم نے نئے ماہ کا چاند دیکھنے کی کوشش کی‘ میری نظر تیز تھی‘ میں نے چاند دیکھ لیا‘ اور میرے علاوہ کوئی آدمی بھی نہیں تھا جو یہ کہتا کہ میں نے چاند دیکھا ہے‘ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے چاند نہیں دیکھا‘ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بہت جلد اس کو دیکھوں گا ❶ جب کہ میں اپنے بستر پر لیٹا ہوں گا‘ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اہل بدر ❷ کا قصہ بتانا شروع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا فیصلہ ❸ ہونے سے ایک دن پہلے ہمیں مشرکین کے گرنے کی جگہ کی نشاندہی کر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس ❹ جگہ فلاں شخص گرے گا اور اس جگہ فلاں شخص‘ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو‘ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم! جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے‘ ان گرنے والوں نے ان مقامات سے خطا ❺ نہیں کی‘ جن کی نشاندہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی‘ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک کنوئیں میں ایک دوسرے پر ڈالے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر آئے اور فرمایا اے فلاں بن فلاں اور اے فلاں بن فلاں‘ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے جو تم سے وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے سچ ہوتے دیکھ لیا ہے‘ اور جب کہ میں نے تو اسے سچ دیکھ لیا ہے اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ جو وعدہ فرمایا تھا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ❻ اے اللہ کے رسول! آپ ان اجسام کے ساتھ کس طرح بات

کررہے ہیں جب کہ ان میں روح تو ہے نہیں تو آپ نے فرمایا جو بات میں کہہ رہا ہوں وہ اس کو تم سے زیادہ سننے والے ہیں' بات صرف اتنی ہے کہ وہ مجھے کچھ بھی جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ میں لیٹا ہوں گا الخ یعنی ایک دن کے بعد خود بخود نظر آنے لگے گا اب دیکھنے میں تکلیف اٹھانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ ❷ یعنی مشرکوں کا جو کہ بدر میں مارے گئے تھے۔ ❸ یعنی ایک روز پہلے وقوع واقعہ کے اور مارے جانے مشرکوں کے خبر دی کہ ہرایک ان اشقیا میں سے یہاں یہاں مارا پڑا ہوگا۔ ❹ ہر ایک کے مرنے کی علیحدہ علیحدہ جگہ مقرر فرمادی۔ ❺ یہ نبی ﷺ کا معجزہ تھا۔ ❻ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے موتٰی کا سماع اور موت سے روح کا فنا نہیں اور قبرستان میں مردوں کو سلام کرنا دلیل ہے ان کی سماعت کی اور حدیث میں ثابت ہے کہ جب مردہ کو دفن کر کے لوگ واپس لوٹنے لگے تو مردہ لوگوں کے جوتوں کی چاپ سنتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مردے سن نہیں سکتے' یہ نبی ﷺ کا معجزہ تھا جوان کافروں نے سنا جس طرح ٹھیکریوں نے نبی ﷺ کے ہاتھ میں تسبیح کی تھی اس حدیث میں ان کافروں کے علاوہ دوسرے مردوں کی سماعت کا ذکر نہیں، صحیح بخاری میں سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت ان کافروں کو زندہ کر دیا تھا تا کہ وہ نبی ﷺ کا کلام سن کر پشیمان ہوں اور اسی طرح ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ واللہ اعلم

٥٩٣٩- (٧٢) وَعَنْ أُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى زَيْدٍ يَعُوْدُهٗ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهٖ قَالَ ((لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ وَلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ اِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِيْ فَعَمِيْتَ)) قَالَ اَحْتَسِبُ وَاَصْبِرُ قَالَ ((اِذَنْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ)) قَالَتْ فَعَمِيَ بَعْدَ مَامَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ ثُمَّ مَاتَ۔ (البيهقي في دلائل النبوة ٦/ ٤٧٩)

انیسہ بنت زید بن ارقم رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے وہ جس بیماری میں مبتلا تھے آپ ﷺ نے فرمایا یہ تیری بیماری خطرناک نہیں' لیکن (تو یہ سوچ کر) تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب میرے بعد تیری عمر لمبی ہوگی اور تو اندھا ہو جائے گا تو سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ثواب کی طلب کروں گا اور رب کریم کے حکم پر صبر کروں گا تو نبی ﷺ نے فرمایا پھر تو بہشت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا راوی نے کہا کہ سیدنا زید رضی اللہ عنہ ❶ نبی ﷺ کی وفات کے بعد نابینا ہو گئے پھر ❷ اللہ تعالیٰ نے سیدنا زید رضی اللہ عنہ کی بینائی لوٹا دی پھر وہ فوت ہو گئے۔ (بیہقی فی دلائل النبوۃ)

فوائد الحدیث: ❶ سبحان اللہ! جیسا نبی ﷺ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ ❷ اور نبی ﷺ نے ان کا پھر بینا ہونا ذکر نہیں فرمایا اس لیے کہ ہو مشقت ان کے صبر کی بہت اور اجر جو مرتب ہوگا اس پر ہو بہت بڑا پھر حاصل ہوئی ان کو مدد اللہ تعالیٰ کی بسبب صبر کے۔

٥٩٤٠- (٧٣) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَالَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ)) وَذٰلِكَ اَنَّهٗ بَعَثَ رَجُلًا

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر اس بات کا جھوٹ بولے ❶ جو میں نے نہیں کہی تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی جگہ دوزخ کی آگ میں

فَكَذَبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَيِّتًا وَقَدِ انْشَقَّ بَطْنُهُ وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

(البیهقی فی دلائل النبوة ٦/ ٢٤٥)

پکڑے (بنا لے) اور یہ اس لیے کہ آپ نے ایک شخص کو بھیجا تو اس نے آپ پر جھوٹ باندھا' اس پر رسول اللہ ﷺ نے بددعا فرمائی تو وہ شخص اس حال میں مردہ پایا گیا کہ اس کا پیٹ پھٹ چکا تھا اور اس لاش کو زمین نے قبول نہیں کیا۔ (بیہقی فی دلائل النبوۃ)

حکم الحدیث: اس طرح پوری روایت کی سند سے میں واقف نہیں ہو سکا۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں نبی ﷺ پر جھوٹ باندھنے کا عذاب مذکور ہے اور حقیقت میں یہ بہت بڑا گناہ ہے چنانچہ شفاء العوام میں مذکور ہے کہ اس پر علماء کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا کفر ہے' اس کا قائل کافر ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ تمام جھوٹوں سے بدتر ہے۔

٥٩٤١- (٧٤) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَازَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ فَفَنِيَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٣/ ٢٢٨١ واحمد فى المسند ٣/ ٣٣٧)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا جو آپ سے طعام طلب کرتا تھا آپ نے اس کو آدھا وسق جو کا دیا تو وہ شخص ہمیشہ کھاتا رہا' اس کی بیوی اور اس کے مہمان بھی اس میں سے کھاتے رہے' یہاں تک کہ اس نے اس کی پیمائش کی تو وہ ختم ہو گیا وہ شخص نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا اگر تو اس کو نہ ماپتا ❶ تو تم اس میں سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے لیے باقی رہتا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تو لنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہے اور ایک حدیث اس مضمون کی گذر چکی ہے کہ اناج تولنے ناپنے میں برکت ہے، تو مطلب یہ ہے کہ مول لینے اور بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہے تا کہ کمی زیادتی نہ ہو اور اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کے لیے وزن نہیں کرنا چاہیے کہ اس میں بے برکتی ہے کہ وزن کر کے خرچ کرنے والے کی نظر اللہ تعالیٰ پر نہیں بلکہ اناج پر رہتی ہے۔

٥٩٤٢- (٧٥) وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوْصِي الْحَافِرَ يَقُوْلُ ((اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهِ)) فَلَمَّا رَجَعَ اِسْتَقْبَلَهُ دَاعِيْ اِمْرَاَتِهِ فَاَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ فَجِيْءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَاَكَلُوْا فَنَظَرْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْكُ لُقْمَةً فِيْ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ

عاصم بن کلیب رحمہ اللہ اپنے والد سے' وہ ایک انصاری آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ کے لئے گئے' تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ قبر پر بیٹھے قبر بنانے والے کو وصیت فرما رہے تھے کہ پاؤں کی طرف سے فراخ کر اور سر کی طرف سے فراخ کر پھر جب آپ ❶ وہاں سے لوٹے تو آپ کے پاس میت کی بیوی کی طرف سے ایک آدمی آپ کے پاس کھانے کی دعوت دینے آیا' آپ نے اس کی دعوت کو قبول فرمایا (اور اس کے گھر تشریف لے گئے) اور ہم بھی ❷ آپ کے ساتھ تھے' کھانا لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ کھانے پر

((اَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ اُخِذَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهَا)) فَاَرْسَلَتِ الْمَرْاَةُ تَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّقِيْعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيْهِ الْغَنَمُ لِيُشْتَرٰى لِىْ شَاةٌ فَلَمْ تُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى جَارٍ لِّىْ قَدِاشْتَرٰى شَاةً اَنْ يُّرْسِلُ بِهَا اِلَىَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِلَىَّ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَطْعِمِىْ هٰذَا الطَّعَامَ الْاُسَرٰى)). (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) (ابوداود حديث رقم ٣٣٣٢)

رکھا' ❸ لوگوں نے بھی ہاتھ رکھا اور کھانا کھایا' ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھتے تھے کہ آپ اپنے منہ میں لقمہ کو چباتے تھے پھر آپ نے فرمایا میں اس گوشت کو ایسا پاتا ہوں (یہ گوشت ایسی بکری کا ہے) کہ یہ بکری اپنے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔ تو اس عورت نے ایک آدمی کے ذریعے کہلا بھیجا اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے خادم کو نقیع ❹ کی طرف بھیجا' نقیع ایک جگہ کا نام ہے جہاں بکریوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے' تا کہ وہ میرے لئے ایک بکری خرید لائے' تو اسے وہاں سے بکری نہ ملی' میں نے اپنے ہمسائے کی طرف بھیجا' وہ ایک بکری خرید لایا تھا کہ وہ یہ بکری مجھے فروخت کر دے' تو وہ ہمسایہ نہ ملا' میں نے اس کی بیوی کے پاس بھیجا' تو اس نے وہ بکری مجھے دے دی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کھانا قیدیوں ❺ کو کھلا دو۔ (ابوداود' بیہقی فی دلائل النبوۃ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی میت کو دفن کر کے۔ ❷ یعنی ہم بھی نبی ﷺ کی وجہ سے گئے یا آپ کی دعوت مع جماعت کے کی ہوگی۔ ❸ اپنا ہاتھ کھانے پر رکھا یعنی اس طعام میں کھانے کے لیے۔ ❹ طرف نقیع کے' یہ بیس میل کے فاصلہ پر وادی عقیق کے قریب ایک جگہ ہے۔ غیر بقیع کے ساتھ باء کے کہ مقبرہ مدینہ کا وہاں ہے۔ ❺ قیدیوں کو کھلا دو غالب یہ ہے کہ وہ فقیر ہوں گے اور طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ کافر تھے اور یہ اس لیے فرمایا کہ نہ پایا گیا مالک بکری کا تا کہ اجازت لیں اور بخشوائیں اس سے اور طعام بگڑا جاتا تھا اور ان کو کھلانا بھی ضرور تھا پس حکم فرمایا ان کے کھلا دینے کا اور لازم آئی عورت پر قیمت اس بکری کی بسبب اس کے تلف کرنے کے اور واقعہ ہوا یہ صدقہ عورت کی طرف سے۔

٥٩٤٣- (٧٦) وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ اَخُ اُمِّ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ مَوْلٰى اَبِىْ بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَ دَلِيْلُهُمَا عَبْدُاللّٰهِ اللَّيْثِىُّ مَرُّوْا عَلٰى خَيْمَتَىْ اُمِّ مَعْبَدٍ فَسَئَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حزام بن ہشام رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے' وہ حزام کے دادا سے جن کا نام حبیش بن خالد ہے اور ❶ جو ام معبد کا بھائی ہے' وہ روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جس وقت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا نبی ﷺ' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ' آپ کا آزاد کردہ غلام سیدنا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور کا رہبر عبداللہ لیثی' ❷ یہ ام معبد کے خیموں سے گذرے' انہوں نے ان سے گوشت اور کھجوریں خریدنا چاہیں لیکن انہیں وہاں سے کچھ نہ ملا وہ لوگ قحط زدہ کھانے پینے کے سامان سے خالی تھے' رسول اللہ ﷺ نے وہاں خیمہ کے ایک طرف ایک بکری دیکھی تو آپ نے فرمایا اے ام معبد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ ((مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ)) قَالَتْ شَاةٌ خَلَفَهَا الْجُهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ ((هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ)) قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ ((أَتَأْذَنِيْنَ لِيْ أَنْ أَحْلُبَهَا)) قَالَتْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَ أُمِّيْ إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى وَدَعَا لَهَا فِيْ شَاتِهَا فَتَفَاجَتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ وَسَقٰى أَصْحَابَهٗ حَتّٰى رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرُهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰى مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا۔ (رواه في شرح السنة وابن عبدالبر في الاستيعاب وابن الجوزي في كتاب الوفاء وفي الحديث قصة) (البغوی حدیث رقم ۳۷۰٤)

یہ بکری کیسی ہے؟ انہوں نے کہا یہ بکری کمزوری کی وجہ سے ریوڑ میں نہیں چل ❸ سکتی' آپ نے فرمایا کیا اس میں دودھ ہے؟ وہ کہنے لگیں اس میں دودھ کہاں سے آیا' آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو مجھے اجازت دیتی ہے کہ میں اس کا دودھ دوھ لوں' وہ کہنے لگیں میرے والدین آپ پر قربان' اگر آپ کو اس میں دودھ نظر ❹ آتا ہے تو دودھ لیں' رسول اللہ ﷺ نے وہ بکری اپنے پاس منگوائی اور اس کے تھنوں پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا' اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور ام معبد کے لئے بکری کے حق میں دعا فرمائی تو بکری ❺ نے اپنے پاؤں کھولے اس نے دودھ دیا اور جگالی کرنے لگی آپ ﷺ نے ایک ایسا برتن منگوایا کہ جو ایک جماعت کو کفایت کرے اس میں آپ نے دودھ دوہا یہاں تک کہ جھاگ اس برتن کے اوپر آ گئی' پھر وہ ام معبد کو پلایا یہاں تک کہ وہ خوب سیر ہو گئیں اور اپنے ساتھیوں کو پلایا یہاں تک کہ وہ بھی خوب سیر ہو گئے پھر آخر ❻ میں آپ نے خود پیا' پھر اس میں دوسری مرتبہ دودھ دوہا یہاں تک کہ وہ برتن ❼ بھر گیا اور وہ دودھ آپ نے ام معبد کے پاس چھوڑ دیا' پھر آپ نے ام معبد سے بیعت لی اور وہاں سے چل پڑے۔ اس کو شرح السنہ میں روایت کیا ہے جبکہ ابن عبدالبر نے الاستیعاب میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفاء میں ❽ نقل کیا ہے' اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن یا صحیح کے درجہ تک پہنچتی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور حبیش ام معبد کا بھائی ہے' ام معبد کا نام عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہے اور وہ ایک عورت تھی' نبی ﷺ کے ہجرت کے راستہ میں ایک خیمہ آیا جو کہ اسی کا تھا' آپ اس خیمہ میں تشریف لے گئے تھے وہ اسلام لائی اور وہ خیمہ کے صحن میں تکیہ لگا کر بیٹھی تھی اور فقراء و مساکین کو پانی پلاتی تھی۔ ❷ سیدنا عبداللہ لیثی رضی اللہ عنہ نے اس کو ہمراہ لیا تھا راہ بتانے کے لیے۔ ❸ یعنی بسبب ناتوانی اور دبلی ہونے کے ہمراہ بکریوں کے جنگل میں چرنے نہیں جا سکتی۔ ❹ یعنی اس میں دودھ نہیں ہے آپ اس سے کیا دوہیں گے۔ ❺ یعنی دودھ دینے کے لیے نبی ﷺ کے سامنے جیسے کہ دودھ کے جانور کی عادت ہے کہ وہ دودھ دوہتے وقت اپنے دونوں پاؤں کھول دیتا ہے۔ ❻ یعنی بموجب حدیث ((ساقي القوم آخر هم شربا)) کے۔ ❼ پھر باقی چھوڑا دودھ ام معبد کے پاس تاکہ وہ اپنے خاوند کو نبی ﷺ کا معجزہ دکھائے۔ ❽ اور حدیث میں قصہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جب نبی ﷺ ام معبد کے پاس سے رخصت ہوئے تو ام معبد کا خاوند آیا اور گھر میں دودھ دیکھا تو کہا یہ کیا ہے اور کہاں سے آیا ہے؟ ام معبد نے نبی ﷺ کی صفات اور آپ کے خصائل خوب وضاحت سے بیان کیے تو ابو معبد نے کہا کہ یہ تو مجھے وہی قریشی معلوم ہوتا ہے جس کی میں نے مکہ میں صفات سنی ہیں' اللہ کی قسم! اگر مجھے موقعہ ملا تو میں اس کی صحبت لازمی اختیار کروں گا۔

بَابُ الْكَرَامَاتِ

کرامات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٩٤٤- (١) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْءِهَا حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ۔ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ٣٨٠٥ واحمد فی المسند ٣/ ١٣٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا اسید بن حضیر اور سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کے پاس اپنے کسی معاملہ میں بات چیت کر رہے تھے، یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا وہ ایک اندھیری رات تھی، پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ سے اپنے گھروں کو واپس جانے کے لئے چل پڑے، ان دونوں کے پاس لاٹھیاں تھیں تو ان میں سے ایک شخص کی لاٹھی سے روشنی نکل پڑی، وہ اس روشنی میں چلتے رہے یہاں تک کہ جب ان دونوں کے راستے ❶ الگ ہوئے تو دوسرے ساتھی کی لاٹھی بھی روشن ہوگئی، تو وہ دونوں اپنی اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلتے ہوئے اپنے گھر والوں کے پاس پہنچ گئے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ راستے الگ الگ ہوئے الخ یعنی ایسی جگہ پہنچے کہ وہاں سے ہر ایک کے گھر کا راستہ علیحدہ ہوتا تھا اس حدیث سے ان دونوں صحابہ رضی اللہ عنہم کا باکرامت ہونا ثابت ہوا جو بات عادت کے خلاف کسی دیندار پرہیز گار سے صادر ہو تو وہ کرامت ہے اور اگر بدکار اس کا مصدر ہو تو وہ استدراج ہے اور نبی کے ہاتھ پر ہو تو وہ معجزہ ہے۔

٥٩٤٥- (٢) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَدَفَنْتُهٗ مَعَ اٰخَرَ فِيْ قَبْرٍ۔ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ١٣٥١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ احد پیش آئی تو مجھے میرے والد نے بلایا اور کہا کہ میں خود کو ان لوگوں میں محسوس کرتا ہوں جو نبی ﷺ کے ساتھیوں میں قتل کئے جائیں گے اور میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑتا جو کہ تجھ سے بڑھ کر مجھے عزیز ہو سوائے رسول اللہ ﷺ کے، اور تحقیق مجھ پر قرض ہے تو اسے ادا کرنا اور اپنی بہنوں کے ساتھ خیر خواہی کرنا، جب ہم نے صبح کی تو ❶ میرا والد سب سے پہلے شہید کیا گیا تو میں نے اپنے والد اور ایک دوسرے صحابی کو ایک ہی قبر میں دفن کیا۔ ❷ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پیشگوئی کے مطابق اس حدیث میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے والد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی کرامت کا بیان ہے۔

❷ ایک قبر میں الخ بموجب حکم نبی ﷺ کے کہ حکم دے دیا تھا شہداء احد کے حق میں کہ دو دو کو ایک قبر میں دفن کریں اور دوسرے شخص سیدنا عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ تھے جو کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے والد کے دوست اور ان کے بہنوئی تھے' اس میں دلیل ہے اس پر کہ بوقت ضرورت دو آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا جائز ہے۔

٥٩٤٦- (٣) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَآءَ وَاِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْیَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ)) وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِیُّ ﷺ بِعَشْرَةٍ وَّاِنَّ اَبَابَكْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی صُلِّیَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشَّی النَّبِیُّ ﷺ فَجَاءَ بَعْدَمَا مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَاشَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهٗ اِمْرَاَتُهٗ مَاحَبَسَكَ عَنْ اَضْیَافِكَ قَالَ اَوَ مَاعَشَّیْتِیْهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ لَّا تَطْعَمَهٗ وَحَلَفَ الْاَضْیَافُ اَنْ لَّا یَطْعَمُوْهُ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّیْطٰنِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَایَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا فَقَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ یَااُخْتَ بَنِیْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَ قُرَّةِ عَیْنِیْ اِنَّهَا الْاٰنَ لَاَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَاَكَلُوْاوَبَعَثَ بِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ اَنَّهٗ اَكَلَ مِنْهَا۔ (متفق علیه) وَذُكِرَ حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ((كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ)) فِی الْمُعْجِزَاتِ۔ (البخاری حدیث رقم ٣٥٨١ ومسلم حدیث رقم (١٧٦۔ ٢٠٥٧) والترمذی حدیث رمق ١٨٢٠ وابن ماجه حدیث رقم ٣٢٥٥ والدارمی حدیث رقم ٢٠٤٤ واحمد فی المسند ١/ ١٩٨)

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب ❶ صفہ فقیر لوگ تھے اور نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس چار کا ہو تو وہ پانچویں کو لے جائے یا چھٹے کو' جب کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تین آدمیوں کو اور خود نبی پاک ﷺ دس ❷ کو لے گئے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا نبی ﷺ کے ہاں کھایا' پھر وہیں ٹھہرے یہاں تک کہ نماز عشاء پڑھی' پھر واپس لوٹے اور ٹھہرے یہاں تک کہ رات کا کھانا کھایا' پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد اپنے گھر آئے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ کی بیوی نے آپ سے کہا آپ کو اپنے مہمانوں سے کس چیز نے روکے رکھا' آپ نے کہا کیا تم نے انکو کھانا نہیں کھلایا' بیوی نے کہا انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا تھا جب تک کہ آپ نہ آئیں تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سخت غصہ میں آ گئے اور کہا اللہ کی قسم میں کھانا نہیں کھاؤں گا' تو آپ رضی اللہ عنہ کی بیوی ❸ نے بھی قسم اٹھائی کہ میں بھی کھانا نہیں کھاؤں گی' اور مہمانوں ❹ نے بھی قسم اٹھائی کہ ہم کھانا نہیں کھائیں گے. سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ شیطان سے ❺ ہے' تو انہوں نے کھانا منگوایا خود کھایا اور اہل عیال اور مہمانوں نے کھایا ۔ وہ ایک لقمہ بھی نہیں کھاتے تھے مگر یہ کہ باقی کا کھانا اس سے زیادہ ہو جاتا' تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے کہا اے بنی فراس کی بہن ❻ یہ کیا ہے وہ کہنے لگیں اپنی ٹھنڈی آنکھ کی قسم ❼ ہے' بیشک یہ جو کچھ اب ہے' اس سے پہلے یہ تین گنا زیادہ تھا تو ان تمام نے کھایا اور نبی ﷺ کے پاس بھی بھیجا۔ اور روایت

کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ نے بھی اس میں سے کھایا۔ (متفق علیہ) اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کنا نسمع تسبیح الطعام فی المعجزات میں درج کی گئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اصحاب صفہ فقیر لوگ تھے' صفہ ایک جگہ تھی بنی ہوئی مسجد میں وہاں کئی ایک فقراء صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے شب باشی کرتے تھے اور جب کوئی مدینہ میں آتا اگر اس کی جان پہچان ہوتی تو وہاں جاتا ورنہ صفہ میں آ جاتا اور جو لوگ صفہ میں رہتے تھے ان کو اضیاف المسلمین کہتے ،ان لوگوں کا کوئی گھر بار نہ تھا سیدنا ابوذر غفاری' سیدنا عمار بن یاسر' سیدنا سلمان فارسی' سیدنا صہیب' سیدنا بلال' سیدنا ابو ہریرہ' سیدنا خباب بن ارت' سیدنا حذیفہ بن یمان' سیدنا ابوسعید خدری اور بشیر بن خصاصیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین' یہ تمام کے تمام اصحاب صفہ میں سے تھے۔ ❷ دس آدمیوں کو اور آپ کے اہل عیال دس کے قریب تھے تو گویا آدھا کھانا مہمانوں کے لیے ہوا۔ ❸ یعنی ہرگز جیسے کہ ایک نسخہ میں ہے لفظ ابداً کا۔ ❹ یعنی اکیلے یا مطلق۔ ❺ یعنی اس کے اغوا سے، پس اسی وقت غصہ سے باز آئے اور استغفار کیا۔ ❻ ان کا نام ام رومان تھا اور بنی فراس ان کا قبیلہ تھا۔ ❼ یہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کرامت تھی ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کی کرامت حق ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

٥٩٤٧- (٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نُتَحَدَّثُ اِنَّهُ لَايَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهِ نُورٌ (رواه ابوداوٗد) (ابوداؤد ٣/ ٣٤ حدیث رقم ٢٥٢٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نجاشی فوت ہوا' تو ہم سے بیان کیا جاتا تھا کہ اس کی قبر پر ہمیشہ ❶ روشنی دیکھی گئی۔ (ابوداود)

حکم الحدیث: اس کی سند میں ایک راوی ہے جو سچا تھا لیکن غلطیاں بہت کرتا تھا۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہمارے درمیان مشہور تھا اور ذکر کیا جاتا تھا اور نہیں متصور تھا متفق ہونا ہمارا جھوٹ پر تو یہ تواتر کے قریب تھا اور ظاہر یہ ہے کہ مراد نور سے نور محسوس ہے مانند نور چراغ یا چاند یا آفتاب کے اور نجاشی حبش کے بادشاہوں کا لقب ہے مگر یہاں وہ نجاشی مراد ہے جس نے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنے ہاں پناہ دی اور یہ آپ پر ایمان لایا پہلے یہ نصرانی تھا اور جب یہ فوت ہوا تو نبی ﷺ نے مدینہ میں اس کا جنازہ پڑھا۔

٥٩٤٨- (٥) وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَانَدْرِيْ اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا اَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى مَامِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَذَقْنُهُ فِيْ صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِّنْ نَّاحِيَةِ الْبَيْتِ لَايَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ اِغْسِلُوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامُوْا فَغَسَلُوْهُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهُ يَصُبُّوْنَ الْمَآءَ فَوْقَ الْقَمِيْصِ وَيَدْلُكُوْنَهُ بِالْقَمِيْصِ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ جب لوگوں نے نبی ﷺ کو غسل دینا چاہا تو انہوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں کہ ہم رسول ﷺ کے کپڑے اتار ❶ دیں جس طرح کہ ہم اپنے مرنے والوں کے کپڑے اتار دیتے ہیں' یا ہم آپ کو آپ کے کپڑوں سمیت غسل دیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری کر دی یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک کی ٹھوڑی اس کے سینہ ❷ سے جا لگی۔ پھر گھر کے کونہ میں سے ان سے کسی نے بات کی' ❸ اور یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ بات کرنے والا کون تھا' اس نے کہا کہ

النُّبُوَّةِ) (ابوداؤد حدیث رقم ٣١٤١ واحمد في المسند ٦/ ٢٦٧ و البيهقي ٧/ ٢٤٢)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں سمیت غسل دو تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو غسل دیا اور آپ پر ایک قمیص تھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پر پانی ڈالتے اور آپ کے بدن کو قمیص کے ساتھ ملتے تھے۔ (بیہقی فی دلائل النبوۃ)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اتار دیں الخ اور آپ کا ستر مبارک ڈھانپ دیں جیسے کہ ہم اپنے مردوں کے لیے کرتے ہیں بعض نے تو دوسروں پر قیاس کر کے لوگوں کی طرح نہلانے کا مشورہ دیا اور بعض نے کہا نہیں بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں میں نہلاؤ اور یہ حکم آپ کے ساتھ خاص ہوگا۔ ❷ ٹھوڑی اس کی سینہ پر جا لگی یعنی سو گئے تھے۔ ❸ اس حدیث سے ان تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا با کرامت ہونا ثابت ہوا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین میں شریک تھے، امام نووی رحمہ اللہ نے کہا صحیح بات یہ ہے کہ وہ کپڑا یا قمیص کہ جس میں غسل دیا گیا تھا وہ کفن کے وقت اتار دیا گیا تھا اور یہ جو روایت کیا ہے کہ نہیں اتارا اور کفن کے نیچے رہنے دیا، یہ ضعیف ہے لہٰذا اس کو بطور دلیل لینا درست نہیں ہے۔

٥٩٤٩ - (٦) وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَخْطَأَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَاِذَا هُوَ بِالْاَسَدِ فَقَالَ يَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ اَمْرِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهٗ بَصْبَصَةٌ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ (رواه فى شرح السنة) (البغوی حدیث رقم ٣٧٣٢)

سیدنا ابن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ ❶ روم کے علاقہ میں لشکر کا راستہ بھول گئے یا قید کیا گیا تو وہ کفار سے بھاگ کر لشکر کو ڈھونڈنے کے لئے چل پڑے، اور اچانک ایک شیر سے ان کا سامنا ہو گیا، انہوں نے کہا اے ابوالحارث ❷ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں، میرے ساتھ ایسے اور ایسے واقعہ ہوا ہے اور شیر اس طرح پیش آیا کہ وہ دم ہلاتا ہوا میرے پہلو میں آ کھڑا ہو گیا اور وہ جب بھی خوفناک آواز سنتا تو سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں اس طرف ❸ چلتا یہاں تک کہ سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ لشکر میں جا پہنچا تو وہ شیر واپس چلا گیا۔ (بغوی فی شرح السنہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے، مسلم کی شرط پر ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سفینہ الخ سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے اور یہ ان کا لقب ہے اور اس لقب کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بوجھ اٹھائے ہوئے تھے اور جو کوئی تھک جاتا تو اپنا بوجھ ان پر ڈال دیتا اور وہ سب کا بوجھ اٹھائے جاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا: ((اَنْتَ سَفِيْنَةٌ)) یعنی تو تو کشتی ہے، چنانچہ وہ اسی لقب سے مشہور ہو گئے اور جو کوئی ان سے اصل نام پوچھتا تو فرماتے کہ میرا نام وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا۔ ❷ اے ابوالحارث! یہ شیر کی کنیت ہے۔
❸ یعنی اس کے دفع کے لیے اس حدیث سے سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور کرامت ثابت ہوئی۔

٥٩٥٠ - (٧) وَعَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ

سیدنا ابوالجوزاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ سخت قحط کا شکار ہو گئے تو انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے

اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَآءِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ۔ (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۹۲)

شکایت کی انہوں نے کہا کہ تم نبی ﷺ کی قبر کو دیکھو تم آسمان کی طرف روشن دان پاؤ ❶ گئے یہاں تک کہ آسمان اور قبر کے درمیان کوئی چھت (پردہ) نہ ہو تو لوگوں نے ایسا ہی کیا تو ان پر بہت زیادہ بارش ہوئی یہاں تک کہ گھاس پیدا ہوئی اور اونٹ اس قدر موٹے ہو گئے کہ وہ چربی کی وجہ سے پھٹ گئے تو اس سال کا نام فتق ❷ رکھا گیا۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قبر اور آسمان کے درمیان سے حجاب اٹھا دو۔ ❷ یعنی سال ارزانی کا باعث ہوا فتق کا اور فتق کے معنی ہیں پھول جانا اور بعض نے کہا پھٹ جانا اور بعض نے کہا پھسل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور خوب طرح کھایا پیا بسبب کثرت چربی اور گوشت کے ان کی کھوکھیں پھول گئیں یا بدن پھٹ گئے یا پھیل گئے اور شفاعت ڈھونڈنا عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور ظاہر ہونا اس کے اثر کا کرامت ہے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور حقیقت میں معجزہ ہے ہمارے نبی ﷺ کا اس لیے کہ (میرے خیال میں اس تاویل کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے اور یہ عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔ واللہ اعلم) تمام اولیا کی کرامات رسول اللہ ﷺ کے معجزات ہیں۔

۵۹۵۱- (۸) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلٰثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ۔ (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۹۳)

سعید بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب حرہ کا ❶ واقعہ پیش آیا تو نبی ﷺ کی مسجد میں تین دن نہ تو اذان دی گئی اور نہ ہی اقامت کہی گئی اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ مسجد سے نہ نکلے ان کو نماز کے وقت کا علم نہ ہوتا تھا مگر حجرہ کے اندر اور نبی ﷺ کی قبر سے ایک ہلکی سی آواز سنتے۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ واقعہ حرہ کا اس کا کئی بار ذکر ہو چکا اور یہ واقعہ ہے جب شام والوں نے یزید کی سلطنت میں مدینہ پر حملہ کیا تھا اور مدینہ والوں کو قتل اور تاراج کیا تھا یہ واقعہ ۶۳ ہجری میں ہوا اس حدیث سے سعید بن مسیب کی فضیلت نکلی۔

۵۹۵۲- (۹) وَعَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِّنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَدَمَهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَكَانَ لَهٗ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۳۸۳۳)

ابو خلدہ تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو العالیہ سے کہا کہ کیا سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے ❶ نبی ﷺ کی احادیث سنی ہیں؟ تو ابو العالیہ نے کہا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی دس برس خدمت کی اور نبی ﷺ نے ان کے لیے دعا کی ❷ اور ان کا ایک باغ تھا جو کہ ہر سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا اور اس باغ میں ایسے پھول تھے کہ جن سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث مرسل ہونے کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بلا واسطہ کے روایت کرتا ہے یا اس کے لیے مراسل ہیں صحابہ سے باوجودیکہ وہ بھی حجت ہیں اتفاقاً نبی ﷺ کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کے حق میں تردد کیا۔

❷ یعنی ان کی عمر مال اور اولاد میں' آپ کی عمر ایک سو تین برس کی ہوئی اور سو افراد اولاد ہوئی' تہتر مرد اور ستائیس عورتیں اور مال کی برکت کا حدیث میں خود مذکور ہے، حاصل یہ کہ جو دس برس نبی ﷺ کی خدمت کرے تو وہ کیونکر آپ سے بلا واسطہ نہ سنے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٩٥٣- (١٠) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَاصَمَتْهُ اَرْوٰى بِنْتُ اَوْسٍ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَادَّعَتْ اَنَّهٗ اَخَذَ شَيْئًا مِّنْ اَرْضِهَافَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِهَاشَيْئًا بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اللّٰهُ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ)) فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ لَا اَسْئَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِيْ اَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِيْ فِيْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ۔ (متفق عليه) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَاَنَّهٗ رَاٰهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعِيْدٍ وَّاَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِيْ خَاصَمَتْهُ فِيْهَا فَوَقَعَتْ فِيْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا۔ (البخاری حدیث رقم ٣١٩٨ ومسلم ٣/ ١٢٣١ حدیث رقم ١٣٥-١٦١٠ واحمد فی المسند ١/١٨٧)

عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ ❶ بن عمرو بن نفیل اور اروی بنت اوس رضی اللہ عنہا جھگڑ پڑیں اور یہ مقدمہ مروان بن حکم کے پاس ❷ دائر کیا' اس میں دعویٰ کیا کہ سیدنا سعید رضی اللہ عنہ نے میری کچھ زمین ❸ (زبردستی) لے لی ہے' تو سیدنا سعید رضی اللہ عنہ نے ❹ کہا کہ میں اس کی زمین کیسے لے سکتا ہوں' جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' مروان نے کہا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جس شخص نے ایک بالشت بھر کسی کی زمین زبردستی ہتھیائی تو اللہ تعالیٰ سات زمینوں ❺ کا ایک بالشت بھر طوق اس کے گلے میں پہنائے گا' تو مروان نے کہا کہ اب اس کے بعد میں تجھ سے گواہ نہیں ❻ مانگتا' تو سیدنا سعید رضی اللہ عنہ نے دعا کی کہ اے میرے اللہ اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر دے اور اس کی زمین میں اس کو موت ❼ دے' عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ اس وقت تک نہ مری جب تک اندھی نہ ہوگئی۔ اور وہ عورت اپنی زمین میں چلتے وقت ایک گڑھے میں گر کر مرگئی (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے معنی آئے ہیں۔ اور محمد بن زید نے اس عورت کو اندھی حالت میں دیوار ❽ کو ٹٹولتے ہوئے دیکھا' وہ کہتی تھی کہ مجھے سیدنا سعید رضی اللہ عنہ کی بددعا لگی ہے' اس کے گھر میں ایک کنواں تھا جس کے بارہ میں وہ سیدنا سعید رضی اللہ عنہ سے جھگڑی تھی وہ اس سے گزرتے وقت اس میں گر پڑی اور وہ کنواں اس کی قبر ثابت ❾ ہوا۔

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بڑے صحابی ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے۔ ❷ مروان کے پاس یہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا۔ ❸ یعنی از راہ ظلم کے۔ ❹ سیدنا سعید رضی اللہ عنہ نے یعنی تعجب کر کے۔ ❺ سات زمینوں تک الخ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿اللّٰه الذی خلق سبع سمٰوات ومن الارض مثلهن﴾ اور مماثلت کی تاویل ہیئت یا شکل سے ظاہر کے خلاف ہے اسی طرح سے سات زمینوں سے سات اقلیمیں مراد لینا یہ بھی بعید ہے ورنہ ایک اقلیم کی ایک بالشت بھر زمین غصب کرنے کے لیے ساتوں اقلیموں کی زمین کا طوق بنانے کی کوئی وجہ نہ تھی برخلاف اس کے جب زمین کے سات طبقے ہوں، کیونکہ ایک بالشت کے بھی سات طبقہ ہوں گے جو تابع ہوں گے اس کے اور طوق پہنانے سے یہ غرض ہے کہ اس کو تکلیف دی جائے گی اس کے اٹھانے کی اور گردن میں طوق کی طرح پہنائی جائے گی اور اس کی گردن لمبی کر دی جائے گی واللہ اعلم۔ ❻ نہیں طلب کرتا الخ معنی یہ ہیں کہ میں تجھے باطن امر میں سچا جانتا ہوں کہ تو غیر ظالم ہے اور نہیں شک کرتا میں تیری اس حدیث کو نقل کرنے میں اور نہیں محتاج میں اور روایت کا کیونکہ تو بمنزلہ دو راویوں کے ہے۔ ❼ مار اس کو اس کی زمین میں یعنی جس کا وہ دعویٰ کرتی ہے۔ ❽ دیوار کو ٹٹولتے ہوئے یعنی چلنے میں دیوار کے سہارے چلتی تھی۔

❾ اس کی قبر ثابت ہوا یعنی اس کے لیے جدا قبر نہ بنائی گئی اور وہ اسی کنویں میں ہی پڑی رہی، معاذ اللہ ظلم اور ایذا رسانی کی یہی سزا ہے۔

٥٩٥٤- (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى سَارِيَةُ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيحُ يَا سَارِيَةَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ يَاسَارِيَةُ الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) (البيهقي في دلائل النبوة ٦/ ٣٧٠)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا ❶ اور اس لشکر پر ایک شخص کو امیر بنایا جس کا نام ساریہ تھا تو اس وقت جب کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ❷ آپ نے پکار کر کہا اے ساریہ! ❸ پہاڑ کو لازم پکڑ' تو ایک قاصد وہاں سے آیا' اس نے کہا اے امیر المومنین ہم دشمن ❹ سے ملے تو ہمیں شکست ہوئی تو اس وقت ایک پکارنے والے نے پکارا' اے ساریہ پہاڑ کو لازم پکڑ' تو ہم نے اپنی پیٹھ پہاڑ کی طرف کر لی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دے دی۔ ❺ (بیہقی فی دلائل النبوۃ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نہاوند کی طرف۔ ❷ یعنی مسجد نبوی میں روبرو اکابر صحابہ اور تابعین کے کہ ان میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ ❸ یعنی ساریہ اور یہ مرخم ہے ساریہ سے۔ ❹ یعنی وہ ہم پر غالب ہوئے۔ ❺ پس شکست دی ان کو اللہ تعالیٰ نے اس میں کئی کرامات ہوئیں' امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو نظر آنا اس گھمسان کا مدینہ میں دوسرا پہنچنا ان کی آواز کا وہاں اور ان میں سے ہر ایک کا اس آواز کو سننا تیسرا ان کا امیر المومنین کی برکت سے فتحیاب ہونا۔

٥٩٥٥- (١٢) وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ مَامِنْ يَّوْمٍ يَّطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

نبیہ بن وہب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ کعب رحمہ اللہ ❶ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو کعب ❷ نے کہا کہ نہیں کوئی دن کہ ظاہر ہو فجر اس کی مگر یہ کہ اس میں ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں یہاں تک کہ وہ

يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يَزُفُّوْنَهٗ۔ (رواه الدارمي) (الدارمي حديث رقم ٩٤)

نبی ﷺ کی قبر کو ڈھانپ لیتے ہیں، وہ اپنے ❸ بازوؤں کو مارتے اور رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھتے ہیں اور جب شام ہوتی ہے تو وہ آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور اتنے ہی آسمان سے اترتے ہیں اور وہ بھی پہلے والوں کی طرح کرتے ہیں، یہاں تک کہ جب ❹ آپ کی قبر پھٹے گی تو آپ ستر ہزار فرشتوں میں نکلیں گے جو کہ آپ کو گھیرے ہوئے ہوں گے۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ مقطوع بھی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کعب احبار رحمہ اللہ یہ کبار تابعین سے تھے انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا لیکن آپ کو دیکھا نہیں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مسلمان ہوئے۔ ❷ کعب نے کہا یعنی یہ سابقہ کتابوں سے دیکھ کر یا سن کر اگلے لوگوں سے یا از راہ کشف کے اور یہی مناسب ہے واسطے اس کے کہ ہو کرامت ان کی۔ ❸ مارتے ہیں بازو اپنے یعنی اڑنے کے لیے قبر کے گرد یا اوپر اس کے بتلاش برکت، قرب اور نور اس کے۔ ❹ جب پھٹے گی نبی ﷺ سے زمین یعنی وقت پھونکنے دوسرے نفخہ کے اٹھیں گے آپ قبر شریف سے۔

بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی وفات کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٩٥٦- (١) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَجَعَلَا يُقْرِاٰنِنَا الْقُرْاٰنَ ثُمَّ جَآءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ ثُمَّ جَآءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَآءَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْوَلَآئِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ جَآءَ فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَاْتُ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ فِيْ سُوَرٍ مِّثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ (رواه البخاري) (البخاري ٧/ ٦٩٩ حديث رقم ٤٩٤١ واحمد في المسند ٤/ ٢٨٤)

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ہمارے ❷ پاس جو سب سے پہلے آئے وہ سیدنا مصعب بن عمیر اور سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تھے، ان دونوں نے ہمیں قرآن کریم پڑھانا شروع کیا، پھر سیدنا عمار، سیدنا بلال اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہ آئے، ان کے بعد سیدنا عمر، نبی ﷺ کے بیس صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ آئے، پھر ان کے بعد نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے اہل مدینہ کو اس دن سے بڑھ کر کسی چیز سے خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ میں نے لڑکوں اور لڑکیوں ❸ کو یہ کہتے ہوئے دیکھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں جو کہ ہمارے پاس آئے ہیں، تو آپ نہیں آئے یہاں تک کہ میں نے **سبح اسم ربك الاعلی** اور اس جیسی دوسری مفصل سورتیں سیکھ لیں۔ ❹ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ باب کے اکثر نسخوں میں اسی طرح ہے بغیر ترجمہ کے اور بعض نسخوں میں ہے باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ اولیٰ اور اظہر ہے اس لیے مؤلف کی عادت ہے کہ مطلق باب بیان کرتا ہے واسطے ذکر کرنے لواحق اور تتمات پہلے باب کے اور یہاں ایسا نہیں ہے بلکہ اس باب میں وہ احوال مذکور ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے متعلق ہیں اسی کے ساتھ ترجمہ کرنا مناسب ہے اس باب کے علاوہ ایک اور باب کے بعد ترجمہ مذکور ہے اس میں بھی وفات کے متعلق باتیں مذکور ہیں تو مناسب یہ ہے کہ اس باب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ مترجم کیا جائے اور آئندہ باب غیر مترجم ہو بیچ بیان لواحق اور تتمات اس کے کے۔ ❷ دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی التماس پر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہجرت سے پہلے بعض مصلحتوں کی بنا پر مدینہ کو روانہ کیا تا کہ وہ انصار کو قرآن شریف اور احکام دین سکھائیں، تو سب سے پہلے ان دونوں جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھیجا۔ ❸ یعنی کمال خوشی سے۔ ❹ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورۂ اعلیٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ آیت ﴿قد افلح﴾ الآیۃ صدقہ فطر کے بارہ میں اتری ہے اور صدقہ فطر ہجرت کے دوسرے برس پر واجب ہوا تو احتمال یہ ہے کہ سورت ان دو آیات کے علاوہ مکہ میں اتری ہو اور صحیح بات یہ ہے کہ یہ ساری سورت مکی ہے اور بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مراد آیت ﴿قد افلح من تزکی ○ و ذکر اسم ربه فصلی ○﴾ میں زکوٰۃ صدقہ فطر اور نماز عید ہے اور نہیں ہے آیت میں مگر ترغیب دینے زکوٰۃ ادا کرنے نماز میں بغیر بیان مراد کے پس بیان کیا اس کو سنت نے بعد اس کے واللہ اعلم۔

٥٩٥٧- (٢) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ)) فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهٗ فَقَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَاعِنْدَهٗ وَهُوَيَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا۔

(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٩٠٤ ومسلم حدیث رقم ٢/ ٢٣٨٢ والترمذی حدیث رقم ٣٦٦٠)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تو فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو اختیار دیا ہے کہ اس کو دنیا کے ناز و نعم جس قدر وہ چاہے دے دے یا وہ چیز کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، تو بندہ نے اس چیز کو پسند کیا جو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے (یہ سن کر) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو دیئے اور فرمایا کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں) ہمیں ان کے رونے پر تعجب ہوا اور ہم نے کہا اس شیخ کی طرف دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کی آسائشیں پسند کرے یا پھر جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کو پسند کرے اور وہ بوڑھا کہتا ہے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختیار دیئے گئے تھے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم میں سے زیادہ عالم تھے۔ ❶ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی موت کی خبر دی تھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سوائے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھ سکا، وہ ہم سب میں سے زیادہ عالم تھے، جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ روئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر! مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کے لحاظ سے مجھ پر تیرا احسان ہے اگر اللہ تعالیٰ کے سوا جانی دوستی میں کسی اور سے کرتا تو تجھ سے کرتا لیکن میری اور تیری اسلام کی برادری اور محبت ہے۔

۵۹۵۸- (۳) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَآءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ ((فَتَقْتَتِلُوْا فَتُهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ))۔ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٤٠٤٢ واخرجه مسلم حديث رقم (٣٠۔ ٢٢٩٦) والنسائي حديث رقم ١٩٥٤ واحمد في المسند ٤ / ١٤٨)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر آٹھ برس کے بعد نماز جنازہ پڑھی ❶ جس طرح کہ کوئی زندوں اور مردوں کو الوداع کرتا ہے' پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے سامان درست کرنے والا ہوں ❷ اور میں تم پر گواہ ہوں' یقیناً تمہارے وعدہ کی جگہ حوض کوثر ہے تحقیق میں اسے دیکھ رہا ہوں اور میں اپنی اس جگہ پر ہوں' تحقیق میں زمین کے خزانہ کی چابیاں دیا گیا ہوں ❸ مجھے اس بات کا ڈر نہیں ❹ کہ تم میرے بعد شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے لیکن مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تم دنیا میں زیادہ رغبت کرنے لگو گے بعض راویوں نے یہ الفاظ زیادہ کئے کہ تم قتل کرو گے' پھر تم ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ تم سے پہلے والے لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ نماز پڑھی الخ اس حدیث سے شہید پر نماز پڑھنا ثابت ہوتا ہے بعض نے کہا یہ نماز' جنازہ کی نماز نہ تھی بلکہ یہ دعاء تھی اور بعض نے کہا یہ آپ کے خصائص میں سے تھا واللہ اعلم۔ ❷ میں تمہارے آگے سامان درست کرنے والا ہوں یعنی میرا سفر آخرت قریب ہے' میں تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہوں۔ ❸ دیا گیا ہوں' میری امت کا بعض عمل سب ملکوں میں ہوگا سو جیسا فرمایا ویسا ہی ہو چکا۔ ❹ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کلام کے مخاطب صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں نہ کہ امت کے دوسرے لوگ اور اس میں شک نہیں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے شرک نہیں کیا اور جبکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ امت سے تو ہر طرح کا شرک وقوع میں آ رہا ہے۔

۵۹۵۹- (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَبِيَدِهٖ سِوَاكٌ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اُلَيِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے مجھ پر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں' میری باری کے دن میرے سینہ اور ہنسلی کے درمیان ❶ وفات دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ نے میری اور آپ کی تھوک کو وفات کے وقت اکٹھا کیا' میرے پاس (میرا بھائی) سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ آیا' اس کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہارا دیئے ہوئے تھی' میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اسے دیکھ رہے تھے' میں نے پہچان لیا کہ آپ مسواک لینا چاہتے ہیں' میں نے کہا کہ میں آپ کیلئے مسواک لوں؟ تو آپ نے اپنے سر مبارک سے اشارہ فرمایا کہ ہاں' تو میں نے بھائی سے مسواک لی' آپ کو (اس کا چبانا) مشکل ہوا' ❷ تو میں نے کہا کہ میں اسے آپ

رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُوْلُ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٌ)) ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُوْلُ ((فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى)) حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٤٤٤٩ ومسلم حدیث رقم (٨٤۔ ٢٤٤٣) واحمد فی المسند ٦/ ٤٨)

کے لئے نرم کر دوں' آپ نے اپنے سر مبارک کے اشارہ سے فرمایا کہ ہاں' میں نے اس کو نرم کر دیا تو آپ نے اسے اپنے دانتوں پر ملا اور آپ کے سامنے ایک برتن میں پانی تھا' آپ اس میں اپنے ہاتھ ڈالتے اور اپنے مبارک چہرہ پر پھیرتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' بے شک موت کے لئے سختیاں ہیں' پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور دعا فرمانے لگے کہ (اے میرے اللہ! مجھے رفیق ❸ اعلیٰ میں شامل فرما' یہاں تک کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی اور آپ کا ہاتھ جھک گیا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ میرے سینہ اور ہنسلی کے درمیان یعنی آپ تکیہ لگائے تھے میرے سینے سے' یہ دلالت کرتا ہے ان کے کمال قرب وقربت پر اور یہ حاکم اور ابن سعد کی روایت کے معارض نہیں' جس میں ہے کہ آپ کا سر مبارک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا' اس لیے کہ حاکم اور ابن سعد کی روایات بہت ضعیف ہیں اور بر تقدیر صحت بھی کوئی محل اعتراض نہیں اس لیے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی کسی وقت آپ کے پیچھے بیٹھ گئے ہوں گے لیکن جب آپ فوت ہوئے تو اس وقت ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی گود میں تھے۔ ❷ یعنی چونکہ وہ سخت تھی اس لیے آپ کو اس سے تکلیف ہوئی۔ ❸ مجھے رفیق اعلیٰ میں' دوسری روایت میں ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ آخری کلمہ تھا جس کو میں نے آپ سے سنا اور رفیق اعلیٰ سے مراد انبیاء علیہم السلام کی ارواح اور مقرب فرشتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ رفیق سے مراد اللہ رب العزت ہے۔

٥٩٦٠- (٥) وَعَنْهَا قَالَتْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَامِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)) وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ((مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ)) فَعَلِمْتُ اَنَّهُ خُيِّرَ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٤٥٨٦ ومسلم حدیث رقم (٨٦۔ ٢٤٤٤) والموطا حدیث رقم ٤٦ من کتاب الجنائز واحمد فی المسند ٦/ ١٧٦)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو مگر وہ دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا جاتا ہے ❶ اور نبی ﷺ جس بیماری میں فوت کئے گئے تو آپ کو آواز کی سختی نے پکڑا' میں نے سنا تو آپ اس وقت فرما رہے تھے وہ ان لوگوں کے ساتھ جن پر تو نے انعام فرمایا' انبیاء علیہم السلام' صدیقین' شہداء اور صالحین میں سے' تو میں نے جان لیا کہ آپ اختیار دیئے گئے ہیں۔ ❷ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کسی نبی' رسول کی رضامندی کے بغیر موت نہیں آتی یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولوں کے لیے تعظیم اور توقیر ہے۔ ❷ نبی ﷺ اختیار دیے گئے کہ اگر دنیا میں رہنا چاہیں تو رہیں لیکن آپ نے اپنے مالک کے وصال کو اختیار کیا اور سفر آخرت قبول فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون سچ ہے اگر لاکھ برس جیے تو کیا فائدہ پھر آخر میں موت ہی ضرور آنے والی ہے یا اللہ موت کو مجھ پر آسان کر اور میرا خاتمہ بالخیر فرما اور عالم برزخ میں مجھے میرے سردار سید الاولین والآخرین محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت کے ساتھ رکھنا۔ آمین۔

٥٩٦١- (٦) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ جَعَلَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ بہت سخت

يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَ اكَرْبَ اَبَاهُ! فَقَالَ لَهَا ((لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ)) فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَاأَبَتَاهُ مِنْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ التُّرَابَ۔ (رواه البخاری) (البخاری ۸/ ۱۴۹ حدیث رقم ۴۴۶۲ وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۳۰ والدارمی حدیث رقم ۸۷ واحمد فی المسند ۳/ ۱۴۱)

بیمار ہوئے اور بیماری کی شدت آپ کو بیہوش کر تی تھی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہائے میرے ابا جان کی سختی' تو آپ نے ان سے فرمایا کہ آج کے بعد تیرے باپ پر سختی نہیں ہے' اور جب آپ فوت ہوگئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا' اے میرے ابا جان آپ نے رب کریم کی دعوت کو قبول کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (اپنے پاس) بلا لیا' اے میرے ابا جان' آپ کا ٹھکانا جنت الفردوس ہے' اے میرے ابا جان آپ کی موت کی خبر ہم جبرئیل علیہ السلام کو پہنچاتے ہیں اور جب آپ کو دفن کر دیا گیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی میرے ابا جان) پر مٹی ڈالنا کس طرح گوارہ ہوا۔ ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ کس طرح گوارا ہوا لخ یعنی آپ کو خاک میں چھپا دیا اور جمال جہاں آرا جس کے تم عاشق تھے یوں مٹی میں دبا دیا اس اکلوتی پیاری بیٹی کا باپ جب جہان سے اٹھ گیا اور باپ بھی ایسا جو سارے جہاں کا نور تھا تو خیال کرنا چاہیے کہ بیٹی کے دل پر کیا صدمہ گذرا ہوگا فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف چھ ماہ تک بحالت رنج وغم زندہ رہیں اور اس مدت میں کبھی نہیں ہنسیں' آخر چھ ماہ کے بعد بموجب آپ کے ارشاد کے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی رضی الله عنها و ارضاها عنا اب کوئی یہ نہ سمجھے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو یہ کلمات سخت رنج کی حالت میں فرمائے یہ نیاحت میں داخل اور وہ منع ہیں' نہیں اس لیے کہ نیاحت وہ ہے جو چلا کر بلند آواز سے ہو' اور جو آہستہ سے کہا جائے وہ نیاحت نہیں اور اگر یہ نیاحت ہوتی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہرگز اس کو نہ کرتیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۵۹۶۲- (۷) عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُوْمِهِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَ فِيْ رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ مَارَاَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ اَحْسَنَ وَلَا اَضْوَءَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَارَاَيْتُ يَوْمًا كَانَ اَقْبَحَ وَلَا اَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں رونق افروز ہوئے تو تمام لوگوں نے خوشی منائی' یہاں تک کہ آپ کے تشریف لانے کی وجہ سے حبشی لوگ اپنے نیزوں سے کھیلے۔ (ابوداؤد) اور دارمی کی روایت میں ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی دن بھی جو کہ اس دن سے بہترین اور روشن ترین ہو' جس دن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور میں نے اس دن سے کوئی دن بھی زیادہ قباحت والا نہیں دیکھا کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی' ترمذی کی روایت میں ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ

الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا کُلُّ شَیْءٍ وَمَانَفَضْنَا اَیْدِیَنَا عَنِ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِیْ دَفْنِهٖ حَتّٰی اَنْکَرْنَا قُلُوْبَنَا۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۴۹۲۳ والترمذی حدیث رقم ۳۶۱۸ وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۳۱ والدارمی حدیث رقم ۸۸ واحمد فی المسند ۳/ ۱۶۱)

نے کہا کہ وہ دن کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے اس سے مدینہ کی ہر چیز ❶ روشن ہوئی اور جب وہ دن آیا کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو مدینہ کی ہر چیز تاریک ہوگئی' اور ابھی ہم نے اپنے ہاتھ اس مٹی سے نہ جھاڑے تھے کہ جس سے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر رہے تھے' ہم نے اپنے دلوں کو ناآشنا پایا۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہر چیز یعنی آپ کے جمال جہاں آرا سے در و دیوار روشن اور منور ہو گئے تھے۔ یعنی جو نور دلوں میں آپ کی صحبت کی وجہ سے تھا وہ گم ہو گیا یہی حال ہے مرشد کامل اور واصل الی اللہ کا جب تک اس کی صحبت میں رہو تو دل پر ایک تسلی رہتی ہے اور جب یہ صحبت جاتی رہتی ہے تو پھر دل اپنے حال پر آ جاتا ہے اور دنیا کی محبت اس میں سما جاتی ہے ولی کامل کی بڑی نشانی یہی ہے کہ جب اس کی صحبت میں بیٹھو تو اللہ تعالیٰ یاد آئے اور دل دنیا سے نفرت کرے۔

۵۹۶۳- (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اخْتَلَفُوْا فِیْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَیْئًا قَالَ ((مَاقَبَضَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّا فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ یُحِبُّ اَنْ یُّدْفَنَ فِیْهِ)) اِدْفِنُوْهُ فِیْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۱۰۱۸ والموطا حدیث رقم ۲۷ من کتاب الجنائز)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ❶ روح قبض کی گئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے دفن کرنے میں اختلاف کیا' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کی روح قبض نہیں کی مگر اس جگہ میں کہ جہاں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اسے دفن کیا جائے' تم ان کو ان کے بستر ❷ کی جگہ میں دفن کرو۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: مجموعی شواہد کی وجہ سے یہ حدیث ثابت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے متعلق اختلاف کیا یعنی تدفین کی جگہ میں کہ کہاں دفن کرنا چاہیے۔

❷ ان کے بستر کی جگہ یعنی جہاں آپ نے وفات پائی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۵۹۶۴- (۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ وَهُوَ صَحِیْحٌ ((اِنَّهٗ لَنْ یُّقْبَضَ نَبِیٌّ حَتّٰی یُرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخَیَّرُ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَأْسُهٗ عَلٰی فَخِذِیْ غُشِیَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَی

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تندرستی کی حالت میں فرماتے تھے کہ کسی نبی کی روح قبض نہیں کی جاتی یہاں تک کہ جنت میں اس کا ٹھکانہ اسے دکھا دیا ❶ جاتا ہے' پھر اسے اختیار دے دیا جاتا ہے' ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ ❷ پر (موت) نازل ہوئی تو آپ کا سر مبارک

السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى)) قُلْتُ اِذَنْ لَّا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهٖ وَهُوَ صَحِيْحٌ فِيْ قَوْلِهٖ ((اِنَّهٗ لَنْ يُّقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ اٰخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهٗ ((اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٥٠٩ ومسلم حدیث رقم ٨٧- ٢٤٤٤)

میری ران پر تھا' آپ پر غشی طاری ❸ کی گئی' پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو آپ نے اپنی نظر چھت ❹ کی طرف اٹھائی' پھر فرمایا کہ اے میرے اللہ میں نے رفیق اعلیٰ کو پسند کیا' میں نے کہا کہ آپ اس وقت ہمیں پسند نہیں کرتے (اور اس جہاں کو پسند کرتے ہیں) آپ فرماتی ہیں میں نے پہچان لیا کہ آپ کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جو آپ نے تندرستی کی حالت میں فرمائی تھی اپنے فرمان میں کہ کسی نبی کی روح قبض نہیں کی جاتی یہاں تک کہ جنت میں اس کو اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے' پھر اسے اختیار دے دیا جاتا ہے' ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری ❺ کلام فرمایا وہ آپ کا یہ فرمانا ہے کہ اے اللہ میں رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ پھر اختیار دیا جاتا ہے اس کو یعنی دنیا میں رہنے یا نہ رہنے کا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم اور توقیر ہے۔ ❷ یعنی آپ پر موت کی علامات' نشانیاں۔ ❸ غشی طاری کی گئی یعنی آپ بے ہوش ہوئے۔ ❹ یعنی آسمان کی طرف' اس لیے کہ چھت آسمان کی طرف ہوتی ہے۔ ❺ آخری کلام الخ' سہیلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت رضاعت میں سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی گود میں جو پہلا کلمہ بولا تھا وہ اللہ اکبر ہے۔

٥٩٦٥- (١٠) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ ((يَا عَائِشَةُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُّ اِنْقِطَاعَ اَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٤٤٢٨ وابوداؤد حدیث رقم ٤٥١٣ والدارمی حدیث رقم ٦٧ واحمد فی المسند ٦/ ١٨)

انہی (ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں فرماتے تھے' اے عائشہ! میں نے خیبر میں جو کھانا کھایا تھا' ❶ اس کا درد ہمیشہ محسوس کرتا رہا ہوں اور یہ وقت اس زہر کی وجہ سے میری رگ وجان کے کٹ جانے کا ہے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ کہ کھایا تھا الخ اس سے وہی زہر آلود گوشت مراد ہے جو آپ کو زینب بنت حارث مرحب کی بہن نے کھلایا تھا۔

٥٩٦٦- (١١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((هَلُمُّوْا اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ)) فَقَالَ عُمَرُ قَدْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا' تو گھر میں بہت سے لوگ تھے اور ان میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں تم اس کے بعد گمراہ نہیں ہوگے' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ❶

غُلِبَ عَلَيْهِ الْوَجْعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((قُوْمُوْا عَنِّيْ)) قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَاحَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ اَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذَالِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ۔ وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَايَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى قُلْتُ يَاابْنَ عَبَّاسٍ وَمَايَوْمُ الْخَمِيْسِ قَالَ اِشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجْعُهٗ فَقَالَ ((اِئْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا)) فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَاشَانُهٗ اَهَجَرَ اِسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ ((دَعُوْنِيْ ذَرُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَافِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ)) فَاَمَرَهُمْ بِثَلٰثٍ فَقَالَ ((اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِمَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ))(متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٤٤٣٢ ومسلم حدیث رقم (٢٠ ـ ١٦٣٧) واحمد فی المسند ١/ ٢٢٢)

نے کہا کہ آپ پر بیماری غالب ہے' تمہارے پاس قرآن کریم ہے اور تمہیں کتاب اللہ کفایت کرتی ہے' گھر میں موجود لوگوں نے اس میں اختلاف کیا اور جھگڑنے لگے' ان میں سے بعض نے کہا کہ قلمدان آپ کے قریب کر دو کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے تحریر کر دیں اور بعض نے ان میں سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مطابق کہا' اور جب لوگ شور شرابہ اور اختلاف میں بڑھ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس سے کھڑے (دور) ہو جاؤ' سیدنا عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اصل مصیبت ❷ وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ اور اس تحریر کے درمیان حائل ہوئی' وہ ان کا اختلاف اور شور شرابہ تھا' سلیمان بن ابی مسلم احول رحمتہ اللہ کی روایت میں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا' جمعرات کا دن اور کیا ❸ ہے جمعرات کا دن پھر وہ اتنا روئے ❹ کہ جو کنکریاں وہاں پڑی تھیں وہ ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئیں میں نے کہا اے ابن عباس! جمعرات کا دن کیا ہے؟ کہا کہ اس دن رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدید ہوئی تھی' اور آپ نے فرمایا تھا کہ میرے پاس شانہ کی ہڈی لاؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں' تم اس کے بعد گمراہ نہیں ہو گے' تو لوگ اختلاف میں پڑ گئے اور نبی ﷺ کے پاس اختلاف لائق نہیں تھا' تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا آپ کا کیا حال ہے؟ آپ سے پوچھو کہ کیا آپ (دنیا) ❺ چھوڑ رہے ہیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے تکرار شروع کیا تو آپ نے فرمایا مجھے چھوڑ دو' میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس میں تم مجھے بلاتے ہو' آپ نے ان کو تین باتوں کا حکم دیا اور فرمایا کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو اور وفود کی اسی طرح تکریم کیا کرو جیسا کہ میں کرتا ہوں اور تیسری بات سے سیدنا ابن عباس نے سکوت فرمایا یا انہوں نے کوئی بات فرمائی اور میں اسے بھول گیا' سفیان کہتے ہیں کہ یہ سلیمان رحمہ اللہ کا قول ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس مقام میں شیعہ حضرات سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو تحریر نہ لکھنے دی'

نافرمانی کی اور کہا ہم کو قرآن کفایت کرتا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ تمہاری فہم کا قصور ہے سیدنا عمر فاروق ؓ پر کوئی طعن کا مقام نہیں اس لیے کہ اس وقت آپ کے حجرہ میں اکثر اصحاب موجود تھے سیدنا علی ؓ بھی ان میں شامل تھے اور آپ نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر سیدنا عمر ؓ کاغذ نہیں لائے تھے تو سیدنا علی ؓ کا ہاتھ کس نے پکڑا تھا اور بعد گفتگو کے آپ نے فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو نبی ﷺ سکوت نہ کرتے اس لیے کہ تبلیغ احکام آپ پر واجب تھی' اس کے علاوہ آپ اس گفتگو کے بعد پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو کسی بھی دن اس کو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن تین چیزوں کی نبی ﷺ نے وصیت کی ہے' آپ وہی لکھواتے اور یہ جو سیدنا عمر فاروق ؓ نے کہا ہم کو قرآن کفایت کرتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ سوائے قرآن کے آپ کی حدیث کی حاجت نہیں' بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم میں سب سے آخر میں ﴿اکملت لکم دینکم﴾ کی آیت اتری یعنی میں تمہارے دین کو پورا کر چکا اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہیں رہا اور قرآن وحدیث میں دین کی تکمیل ہو چکی اس لیے سیدنا عمر فاروق ؓ نے نبی ﷺ کو عین شدت بیماری میں لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا یہ سراسر محبت اور دل سوزی ہے۔ ❷ یعنی کاش وہ اختلاف نہ کرتے تا کہ نبی ﷺ کچھ لکھتے جو کہ ہدایت کا سبب ہوتا امام بیہقی ؒ نے دلائل النبوۃ میں کہا کہ سیدنا عمر ؓ کا مقصود یہ تھا کہ آپ کو اس قدر سخت بیماری میں تکلیف نہ ہو اور اگر آپ کسی چیز کا لکھانا فرض جانتے تو ضرور لکھواتے اور سیدنا عمر ؓ کی اس رائے پر نہ رکتے اس لیے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿یآیہا الرسول بلغ ماانزل الیك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته﴾ اور آپ ﷺ نے سیدنا عمر ؓ کی بات کا انکار نہ کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ نے ان کی رائے کو پسند کیا اور سیدنا عمر ؓ' سیدنا ابن عباس ؓ اور ان کے موافقین سے زیادہ فقیہ تھے۔ ❸ اس میں انہوں نے اس جمعرات کی طرف اشارہ کیا کہ جس میں یہ واقعہ ہوا۔ ❹ یعنی سیدنا ابن عباس ؓ نبی ﷺ کی وفات کو یاد کر کے روئے۔ ❺ یعنی دنیا کو یہ معنی ہیں کلمہ اھجر کے، اس کو حافظ ابن حجر ؒ نے فتح الباری میں قرطبی سے نقل کیا ہے اور ملا علی قاری ؒ نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہے اور شیخ عبدالحق نے یوں لکھا ہے کہ کیا مخلط ہوا ہے کلام ان کا بہ سبب مرض کے اور یہ انکار ہے ان لوگوں پر جنہوں نے منع کیا لکھوانے سے یعنی نبی ﷺ تو ہوش میں ہیں لکھنے سے کیوں منع کرتے ہو۔ انتھی

٥٩٦٧- (١٢) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيْكِ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ اَنِّيْ لَا اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَآءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَآءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١٠٣ـ ٢٤٥٤) وابن ماجه حديث رقم ١٦٣٥)

سیدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر ؓ نے سیدنا عمر ؓ سے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد فرمایا کہ ہمارے ساتھ سیدہ ام ایمن ؓا کی طرف چلو' ہم ان سے ملاقات ❶ کریں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ان سے ملاقات کیا کرتے تھے' جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رو پڑیں' سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے ان سے کہا کہ آپ کیوں رو رہی ہیں کیا آپ نہیں جانتیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے بہتر ہے' میں تو اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اور سیدہ ام ایمن ؓا ان دونوں کے رونے کا سبب بنیں۔ اور یہ ❷ دونوں شیخین بھی ان کے ساتھ رونا شروع ہو گئے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ام ایمن یہ ماں ہیں اسامہ بن زید بن حارثہ ؓ کی اور نبی ﷺ کی آزاد لونڈی تھیں، آپ کے والد کی وفات

کے بعد نبی ﷺ کو میراث میں ہاتھ لگیں پھران کو آزاد کردیا اور نام ان کا برکت تھا اور نکاح کردیا ان کا زید سے اور وہ پانی پلاتیں اور دوا کرتیں زخمیوں کے اور تھیں وہ حبش کی اور وفات ہوئی ان کی عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بیس روز بعد اور زید غلام تھے ام المومنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پھر نبی ﷺ نے ان کو خدیجہ کبریٰ سے مانگا تو دے دیا انہوں نے نبی ﷺ کو اور آزاد کردیا آپ نے ان کو۔

❷ یعنی نبی ﷺ کی وفات کو یاد کرکے شیخین رضی اللہ عنہما بھی رونے لگ گئے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں آپ کے طریق سے انحراف کرنا گوارانہ کیا یہاں تک کہ نبی ﷺ جن لوگوں سے ملنے جاتے تھے تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان سے ملنے گئے' تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت گویا زمانہ نبوت کی تصویر تھی۔

٥٩٦٨ - (١٣) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَاْسَهٗ بِخِرْقَةٍ حَتّٰى اَهْوٰى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَّقَامِيْ هٰذَا)) ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ)) قَالَ فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا اَحَدٌ غَيْرُ اَبِيْ بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِيْكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاَنْفُسِنَا وَاَمْوَالِنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةَ۔ (رواه الدارمی) (الترمذی حدیث رقم ٣٦٥٩ والدارمی حدیث رقم ٧٧ واحمد فی المسند ٣/ ٩١)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اس بیماری میں کہ جس میں آپ کی وفات ہوئی ہم پر نکلے' ہم مسجد میں تھے' آپ اپنا سر مبارک کپڑے سے باندھے ہوئے تھے' آپ نے ممبر کا ارادہ کیا' آپ اس پر چڑھے' ہم بھی آپ کے ساتھ رہے' آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں اپنی اس جگہ سے جہاں میں کھڑا ہوں حوض کوثر کو دیکھتا ہوں' پھر آپ نے فرمایا بے شک ایک بندہ ہے اس پر دنیا اپنی زینت و آرائش کے ساتھ پیش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو پسند کیا' سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ اس بات کو کوئی نہ سمجھ سکا' وہ رو پڑے' اور فرمایا کہ اے اللہ کے رسول! آپ پر ہمارے آباؤ اجداد' ہماری مائیں' ہماری اپنی زندگیاں اور ہمارے اموال قربان ❶ ہوں' سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے اور آج تک دوبارہ اس پر نہ کھڑے ہوئے۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قربان ہوں الخ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ پر اپنا سارا مال تصدق کیا اور آپ کی محبت میں جان تک دریغ نہیں کیا اور نبی ﷺ نے اسی خطبہ میں فرمایا: اے ابوبکر! مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی وجہ سے مجھ پر تیرا احسان ہے۔ جس کی رفاقت کا یہ حال ہو تو کیا ایسے شخص سے یہ گمان ہوسکتا ہے کہ وہ چند کھجور کے درخت ناحق طور سے لے کر نبی ﷺ کی پیاری صاحبزادی کو ناراض کرے گا۔

٥٩٦٩ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةَ قَالَ ((نُعِيَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ)) فَبَكَتْ قَالَ ((لَا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ مجھے میری موت کی

تَبْكِیْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِیْ لَاحِقٌ بِیْ)) فَضَحِكَتْ فَرَاٰهَا بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ یَافَاطِمَةُ رَاَیْنَاكِ بَكَیْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ اِنَّهٗ اَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ قَدْ نُعِیَتْ اِلَیْهِ نَفْسُهٗ فَبَكَیْتُ فَقَالَ لِیْ لَا تَبْكِیْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِیْ لَاحِقٌ بِیْ فَضَحِكْتُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَجَآءَ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَالْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ یَمَانِیَّةٌ))۔ (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۷۹)

خبر پہنچائی گئی ہے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑی ❶ آپ نے فرمایا نہ رو اس لیے کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تو ہی مجھ سے ملے گی یہ سن کر وہ ہنس پڑیں' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے ان کو دیکھا' تو کہا کہ اے فاطمہ! ہم نے تجھے دیکھا کہ پہلے تو رو پڑی' پھر تو ہنس دی' انہوں نے کہا کہ آپ نے مجھے بتایا کہ مجھے موت کی خبر دی گئی ہے تو میں یہ سن کر رو پڑی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ نہ رو' کیونکہ میرے اہل بیت ❷ میں سے تو سب سے پہلے مجھے ملے گی' تو میں یہ سن کر ہنس پڑی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کی مدد آ گئی اور مکہ فتح ہوا اور اہل یمن آئے اور بہت نرم دل ہیں اور ایمان یمنی اور حکمت یمانیہ ہے۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کی وجہ سے۔ ❷ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تو راضی نہیں ہے اس بات سے کہ مومنوں کی عورتوں کی یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو؟ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتوں سے سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا افضل ہیں بلکہ بعض نے پہلی بھی تمام عورتوں سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جزو ہیں، اس لیے ان کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی اور جمہور کا یہ قول ہے کہ مریم کے بعد سب سے افضل ہیں کیوں کہ مریم کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿واصطفاك علی نسآء العالمین﴾ سبحان اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا کتنا بڑا درجہ ہے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں اور سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم تمام نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ دنیا اور آخرت میں آپ کے بھائی ہیں۔

۵۹۷۰- (۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ وَارَاْسَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((ذَاكِ لَوْكَانَ وَاَنَا حَیٌّ فَاَسْتَغْفِرُلَكِ وَاَدْعُوْلَكِ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِیَاهُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِیْ فَلَوْكَانَ ذَالِكَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَ یَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ((بَلْ اَنَا وَارَاْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ وَابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ یَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ یَتَمَنَّی الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ یَاْبَی اللّٰهُ وَیَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْیَدْفَعُ اللّٰهُ وَیَاْبَی

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہائے میرا سر! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ❶ اگر وہ ❷ میری زندگی میں واقع ہوئی تو میں تیری ❸ بخشش کی دعا کروں گا' تو سیدنا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہائے ❹ سخت مصیبت' اللہ کی قسم' میرا گمان ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں' اگر میری موت واقع ہوگئی تو آپ آخر اسی دن میں اپنی بعض بیویوں میں سے کسی کے ساتھ صحبت کر رہے ہوں گے' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ میں اور میرے سر کا ❺ درد' میں نے سوچا یا میں نے ارادہ کیا کہ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی طرف کسی کو بھیجوں اور وعدہ لوں ❻ (خلافت کا) اس خوف سے کہ کہیں کہنے والے کہیں یا خواہش کرنے والے

الْمُؤْمِنُوْنَ))۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٥٦٦٦)

خواہش کریں' پھر میں نے کہا اللہ تعالیٰ انکار فرمائے گا اور مسلمان دفع کریں یا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دفع کرے گا اور مسلمان انکار کریں گے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ میرا سر دکھتا ہے مراد سر سے ذات ہے اور اشارہ کیا اس سے اپنی موت کی طرف یعنی ہائے میں مرتی ہوں۔ ❷ وہ یعنی موت تیری اے عائشہ! ❸ یعنی تیرے سیئات کے اور تیرے درجات کی بلندی کے لیے۔ ❹ سخت ہے مصیبت مجھے یہ کلام محنت ومصیبت کے وقت عرب کی زبان پر آ جاتی ہے بغیر اس کے کہ اس کے معنی مراد ہوں۔ ❺ یعنی میری موت کو یاد کر کہ میں اس عالم سے جا رہا ہوں اور تو میرے بعد زندہ رہے گی اور اس بات کو نبی ﷺ نے وحی کے ساتھ معلوم کیا۔ ❻ یعنی اس کو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کروں اور مسلم میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مرض الموت میں فرمایا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو بلا لا تا کہ میں اس کو اپنی خلافت لکھ دوں میں ڈرتا ہوں کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ میں لائق تر ہوں خلافت کا مگر اللہ تعالیٰ اور مومنین نہیں مانیں گے سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دوسرے کی خلافت کو، ان دونوں احادیث سے صاف معلوم ہوا کہ آپ کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت دل و جان سے منظور تھی اور آپ کی خواہش تھی کہ آپ ان کو خلیفہ مقرر کریں اور خلافت نامہ ان کو لکھ دیں لیکن آپ نے تقدیر اور اجماع پر کفایت کیا یعنی آپ کو معلوم تھا کہ سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کسی کی خلافت اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں اور اجماع بھی سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کسی پر واقع نہ ہوگا تو اس سبب سے ان کو اپنا ولی عہد کرنا نبی ﷺ نے ضروری نہ جانا اس حدیث سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نہایت بڑی فضیلت اور خلافت کی حقیقت ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہے کہ آئندہ کی جیسی خبر دی تھی ویسا ہی ہوا۔

٥٩٧١ - (١٦) وَعَنْهَا قَالَتْ رَجَعَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِّنْ جَنَازَةٍ مِّنَ الْبَقِيْعِ فَوَجَدَنِيْ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا وَاَنَا اَقُوْلُ وَرَأْسَاهُ قَالَ ((بَلْ اَنَا يَاعَائِشَةُ وَرَأْسَاهُ قَالَ وَمَاضَرَّكِ لَوْمُتِّ قَبْلِيْ فَغَسَلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ)) قُلْتُ لَكَاَنِّيْ بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ اِلٰى بَيْتِيْ فَعَرَّسْتَ فِيْهِ بِبَعْضِ نِسَآئِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ بُدِئَ فِيْ وَجْعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ٨٠)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ بقیع سے جنازہ پڑھ کر میرے پاس لوٹے تو آپ ﷺ نے مجھے سر کے درد میں مبتلا دیکھا اور میں کہہ رہی تھی ہائے میرے سر کا درد' آپ نے فرمایا بلکہ میں کہتا ہوں اے عائشہ میرا سر درد کرتا ہے' آپ نے فرمایا تیرا اس میں کیا نقصان ہے اگر تو مجھ سے پہلے مری' تو میں تجھے محمد ﷺ غسل دوں گا' میں تجھے کفن پہناؤں گا' میں تیرا جنازہ پڑھوں گا' اور میں تجھے دفن کروں گا، میں نے کہا گویا میں آپ کو دیکھتی ہوں' اللہ کی قسم اگر آپ یہ کریں گے تو میرے گھر کی طرف لوٹیں گے اور اس میں اپنی بیویوں میں سے کسی سے صحبت کریں گے ❶ تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے' پھر آپ کی وہ بیماری شروع ہوئی جس میں آپ نے وفات پائی۔ (دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس مسکرائے نبی ﷺ یعنی اس لیے کہ دلالت کرتا ہے یہ کہنا ان کا اوپر کمال غیرت ان کی کے بعد مرنے کے۔

٥٩٧٢ - (١٧) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

جعفر صادق بن محمد رحمہ اللہ اپنے باپ سے ❶ روایت کرتے ہیں کہ ایک

اَبِیْہِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَیْشٍ دَخَلَ عَلٰی اَبِیْہِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ بَلٰی حَدِّثْنَا عَنْ اَبِی الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَتَاہُ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ یَامُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰہَ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْكَ تَكْرِیْمًا لَكَ وَتَشْرِیْفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ یَسْاَلُكَ عَمَّا هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْكَ یَقُوْلُ كَیْفَ تَجِدُكَ قَالَ ((اَجِدُنِیْ یَاجِبْرَئِیْلُ مَغْمُوْمًا وَاَجِدُنِیْ یَاجِبْرَئِیْلُ مَكْرُوْبًا)) ثُمَّ جَآءَہُ الْیَوْمَ الثَّانِیْ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَارَدَّ اَوَّلَ یَوْمٍ ثُمَّ جَآءَہُ الْیَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ یَوْمٍ وَرَدَّ عَلَیْهِ كَمَا رَدَّ عَلَیْهِ وَجَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ یُقَالُ لَهٗ اِسْمٰعِیْلُ عَلٰی مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلٰی مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَاْذَنَ عَلَیْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِیْلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ یَسْتَاْذِنُ عَلَیْكَ مَا اسْتَاْذَنَ عَلٰی اٰدَمِیٍّ قَبْلَكَ وَلَا یَسْتَاْذِنُ عَلٰی اٰدَمِیٍّ قَبْلَكَ بَعْدَكَ فَقَالَ ((ائْذَنْ لَهٗ فَاَذِنَ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ یَامُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْكَ فَاِنْ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَكَ قَبَضْتُ وَاِنْ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَتْرُكَهٗ تَرَكْتُهٗ فَقَالَ ((وَتَفْعَلُ یَامَلَكُ الْمَوْتِ)) قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اُمِرْتُ اَنْ اُطِیْعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ یَامُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ اِلٰی لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِمَلَكِ الْمَوْتِ ((اِمْضِ لِمَا

قریشی آدمی میرے والد علی ❷ بن حسین کے پاس آیا تو میرے والد نے کہا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث نہ سناؤں؟ اس نے کہا کہ ہاں ہمیں ابوالقاسم ﷺ کی حدیث بیان کرو میرے والد نے کہا جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ کے پاس ❸ جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد! تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے آپ کی تکریم و تعظیم آپ کے لئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ آپ سے پوچھتا ہے جب کہ وہ آپ سے اس کو بخوبی ❹ جانتا ہے وہ کہتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسا ❺ پاتے ہیں آپ نے فرمایا اے جبریل میں غمگین ❻ اور تکلیف میں مبتلا ہوں پھر جبریل علیہ السلام دوسرے دن آئے اور اس طرح سوال کیا تو نبی ﷺ نے ویسا ہی جواب دیا جیسا کہ پہلے دیا تھا پھر جبریل علیہ السلام تیسرے دن آئے اور اسی طرح سوال کیا جس طرح کہ پہلے دن سوال کیا تھا تو آپ نے وہی جواب دیا جو کہ پہلے دن دیا تھا اور جبریل علیہ السلام کے ساتھ ایک اور فرشتہ آیا جس کا نام اسماعیل تھا جو ایک لاکھ فرشتوں پر حاکم اور ان میں سے ہر ایک فرشتہ ایک لاکھ فرشتوں پر حاکم ہیں، اس فرشتہ نے آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے ❼ جبریل سے اس کے بارہ میں پوچھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ ❽ ملک الموت ہے یہ آپ سے آنے کی اجازت طلب کرتا ہے اس نے آپ سے پہلے کسی سے اجازت نہیں مانگی اور نہ ہی یہ آپ کے بعد کسی سے اجازت مانگے گا تو آپ نے فرمایا کہ اسے بلا لے انہوں نے اس کو بلایا تو اس نے آپ کو سلام کہا پھر کہا اے محمد! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی خدمت میں آپ کی روح قبض کرنے کے لئے بھیجا ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں قبض کرلوں اور اگر حکم کریں تو میں رہنے دوں آپ نے فرمایا اے ملک الموت کیا تو ایسا کرے گا؟ اس نے کہا ہاں مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کی اطاعت کروں راوی کہتا ہے کہ پھر نبی ﷺ نے ❾ جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد! اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا اشتیاق رکھتا ہے تو نبی ﷺ نے ملک الموت سے فرمایا کہ جس چیز کا تجھے حکم دیا گیا ہے وہ کر تو اس نے آپ کی روح

اُمِرْتَ بِهٖ)) فَقَبَضَ رُوْحَهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَآءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِّنْ نَّاحِيَةِ الْبَيْتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَآءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَخَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ اَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(رواہ البیهقی فی دلائل النبوۃ)

کو قبض کر لیا اور جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو گھر کے کونہ سے لوگوں نے ایک آواز سنی ❿ کوئی کہہ رہا ہے کہ اہل بیت تم پر سلامتی ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات ⓫ ہوں' یقیناً اللہ تعالیٰ (کے کلام) میں ہر مصیبت سے تسلی ہے' اور اللہ تعالیٰ ہر ہلاک ہونے والی چیز کا بدلہ دینے والا ہے اور ہر فوت ہونے والی چیز کا تدارک ⓬ کرنے والا ہے' تو اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ اس کا تقویٰ اختیار کرو' اسی سے (بھلائی کی) امید رکھو اور کوئی مصیبت ⓭ زدہ نہیں مگر وہ شخص کہ جو ثواب سے محروم کر دیا گیا ہو' تو علی نے کہا کیا تو جانتا ہے کہ وہ تعزیت کرنے والا کون ہے' وہ خضر علیہ السلام ہیں۔ (بیہقی فی دلائل النبوۃ)

(رواہ البیهقی فی دلائل النبوۃ ۷/ ۲۶۷)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے باپ سے کہ امام محمد بن باقر ہیں۔ ❷ یعنی امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابو طالب ❸ یعنی عیادت کرنے اور پیام پہنچانے کے لیے۔ ❹ بخوبی جانتا ہے کہ اس کا علم حبل الورید سے بھی زیادہ قریب ہے یعنی آپ کا کیا حال ہے۔ ❺ غمگین یہ غم و کرب نبی ﷺ کو بہ سبب دین اور امت کے تھا کہ دیکھنا چاہیے کہ بعد میرے کیا واقع ہو۔ ❻ علماء نے کہا کہ یہ اسمٰعیل علیہ السلام آسمان دنیا کا داروغہ ہے اور حدیث میں ذکر ملک الموت بعد آنے جبرائیل علیہ السلام اور آنے اسمٰعیل علیہ السلام فرشتہ اسی وقت اگر حاضر ہوا ہو اور سیوطی' بیہقی سے لائے ہیں کہ جب تیسرا روز ہوا تو اترے جبرائیل علیہ السلام اور ان کے ساتھ ملک الموت تھے اور ان دونوں کے ساتھ ایک فرشتہ تھا اس کو اسمٰعیل کہتے ہیں کہ حاکم ہے ستر ہزار فرشتوں پر اور ہر فرشتہ ان میں سے امیر ہے ستر ہزار فرشتوں پر۔ ❼ اسمٰعیل علیہ السلام کے بارہ میں پوچھا تو جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ ایک فرشتہ ہے ایسا اور ایسا اور یہ حدیث میں مذکور نہیں ہے۔ ❽ یعنی جبرائیل علیہ السلام نے۔ ❾ یعنی یہ شرف اور کرامت مخصوص نبی ﷺ کے لیے تھی کہ ملک الموت نے آنے کی اجازت طلب کی ورنہ اور آدمیوں پر یکایک چلا آتا ہے اور جان قبض کرتا ہے۔ ❿ یعنی مانند مشورہ چاہنے والے کے کہ کیا کرنا چاہیے۔ ⓫ یعنی ایک شخص اہل بیت کو تسلی دینے کے لیے آیا۔ ⓬ اس میں اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وبشر الصابرين﴾ الآية کی طرف۔ ⓭ یعنی اللہ تعالیٰ کے دین میں یا کتاب میں بدلہ اور تدارک ہے ہر چیز ہلاک اور فوت ہونے والی کا کیا خوب کہا ہے کسی صاحب الحال نے لکل شیء إذا فيعته عوض۔ وليس لله ان ضيعت من عوض۔ جزع فزع مت کرو' دنیا کی مصیبت نہیں ہے بسبب پائے جانے ثواب آخرت کے' مصیبت حقیقی وہ ہے کہ کوئی صبر نہ کرے اور ثواب سے محروم رہے اور صبر معتبر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے کہ جو پہلے صدمہ میں۔

بَابٌ وصیت کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۵۹۷۳- (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے بعد کوئی دینار' درہم' نہ کوئی بکری' نہ کوئی

اَوْصٰی بِشَیْءٍ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۸۔ ۱۶۳۵) وابن ماجہ حدیث رقم ۲۶۹۵ واحمد فی المسند ۶/ ۴۴)

اونٹ اور نہ ہی کوئی ایسی چیز چھوڑی کہ جس کے لئے وصیت کرنا پڑے۔ ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پہلے باب کے متممات میں۔ ❷ یعنی کسی مال کے، کیونکہ نبی ﷺ کا کتاب اللہ، اہل بیت، یہود کو جزیرہ عرب سے نکال دینے اور سفارتکاروں کے ساتھ احسان کرنے کے لئے وصیت کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

۵۹۷۴- (۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِیْ جُوَیْرِیَةَ قَالَ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً وَّلَا شَیْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَیْضَآءَ وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۲۷۳۹ والنسائی حدیث رقم ۳۵۹٤)

سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ جو ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے ❶ بھائی تھے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت کوئی دینار، نہ درہم، نہ غلام، نہ لونڈی وغیرہ کچھ نہیں چھوڑا مگر اپنا سفید خچر ❷ اپنے ہتھیار اور زمین جن کو آپ صدقہ کر ❸ چکے تھے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی یہ نبی ﷺ کی بیویوں میں سے تھیں۔ ❷ مگر سفید خچر اپنا اس کو دلدل کہتے تھے مقوقش حاکم اسکندر نے یہ بطور تحفہ کے بھیجا تھا۔ ❸ صدقہ اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔

۵۹۷۵- (۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا یَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِیْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۲۷۷۶ ومسلم حدیث رقم ۵۵۔ ۱۷۶۰ وابوداؤد حدیث رقم ۲۹۷٤ والموطا ۲/ ۹۹۳ حدیث رقم ۲۸ من کتاب الکلام واحمد فی المسند ۲/ ٤٦٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ میرے مرنے کے بعد میرے ورثاء دینار تقسیم نہیں کریں گے، اور جو میں نے اپنی بیویوں کے لئے خرچہ چھوڑا ہے وہ اپنے عامل کی اجرت کے بعد، تو ❶ وہ صدقہ ہے۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ پس وہ صدقہ ہے نبی ﷺ کے پاس کچھ زمین مدینہ میں تھی اور کچھ فدک اور خیبر میں، سو نبی ﷺ کا معمول تھا کہ اس کے حاصلات سے اپنی بیویوں کو سال بھر کا خرچ دیتے اور جو باقی رہتا اس کو محتاج مسلمانوں میں خرچ کیا کرتے، سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر کچھ بھی تقسیم نہیں کر سکیں گے باقی رہی یہ زمین، تو بیویوں اور کارندوں کے خرچ کے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ ہے، کارندے سے مراد یا خلیفہ ہے یا اس زمین کا عامل، نبی ﷺ کے مال میں جو وراثت نہیں ہے سو اس کی حکمت یہ ہے کہ خلق کو معلوم ہو کہ انبیاء علیہم السلام کی محنت اور جانفشانی صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہیں، یہاں تک کہ اولاد اور وارثوں کو بھی ان کا کوئی حصہ نہیں ملتا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پہلے یہ حال معلوم نہ تھا اسی لیے انہوں نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اپنے والد کا حصہ مانگا اور جب معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے مال میں وراثت نہیں تو پھر وہ خاموش ہو گئیں اصل حقیقت تو اتنی ہے اور باقی تمام بے فائدہ جھگڑے ہیں۔

۵۹۷٦- (٤) عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاهُ صَدَقَةٌ)) (متفق علیه)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے مال ❶ کے وارث نہیں ہوتے ہم جو

(البخاری حدیث رقم ٦٧٢٦ ومسلم حدیث رقم (٥٦۔ ١٧٦١) وابوداؤد حدیث رقم ٢٩٧٦ وحدیث رقم ٢٧ من کتاب الکلام واحمد فی المسند ٦/ ١٤٥)

چھوڑتے ہیں وہ تمام کا تمام صدقہ ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث کو صرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی نے روایت نہیں کیا کہ کوئی بدباطن آپ پر تہمت لگائے یا طعن وتشنیع کرے بلکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی اس کے راوی ہیں اور سیدنا عباس اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما دونوں نے اس حدیث کا اقرار کیا جب یہ دونوں بزرگ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اجلاس میں جھگڑتے ہوئے آئے اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے حلف دے کر پوچھا کہ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تو ان دونوں صاحبوں نے اقرار کیا، غرض نداء کو کفایت کرتا ہے اور بدگمانی کی تو نبی علیہ السلام کے پاس بھی کوئی دوا نہیں ہے۔

٥٩٧٧- (٥) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِیُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ یَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَیْنَیْهِ بِهَلَكَتِهَا حِیْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ٢٤/ ٢٨٨٨)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "❶ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندوں میں سے کسی امت پر مہربانی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کے رسول کو پہلے وفات دے دیتا ہے اور اس کو امت کے لئے میر منزل اور پیش رو بنا دیتا ہے اور جب کسی امت کی ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو اس امت کو عذاب دیتا ہے اور ان کا نبی زندہ موجود ہوتا ہے وہ امت کا حال دیکھتا ہے تو ان کی ہلاکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس نبی کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا ہے جب کہ وہ لوگ اس نبی کو جھٹلاتے اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث سے اپنی امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق میں زیادہ پریشان دل نہ ہوں میری وفات کو غضب الٰہی نہ جانیں، اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھیں اس لیے اس امت کو امت مرحومہ کہتے ہیں۔

٥٩٧٨- (٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِكُمْ یَوْمٌ وَلَا یَرَانِیْ ثُمَّ لَاَنْ یَرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (١٤٢۔ ٢٣٦٤) واحمد فی المسند ٢/ ٤١٧)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے تم پر ایک دن ❶ ضرور آئے گا کہ تم میں سے کوئی مجھے نہ دیکھے گا' پھر اس کا مجھے دیکھنا اسے اس کے اہل وعیال اور اس کے مال سے زیادہ محبوب ہوگا' جو ان کے ساتھ ہوگا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کو غنیمت جانیں۔

❁❁❁

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ

مناقب کا بیان

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَ ذِكْرِ الْقَبَائِلِ

قریش کے مناقب اور قبائل کے ذکر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٩٧٩- (١) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ)) (متفق عليه)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کاروبار میں قریش کے مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں اور کفار قریش کفار کے تابع ہیں۔ ❶ (متفق علیہ)

(البخاری حدیث رقم ٣٤٩٥ ومسلم حدیث رقم ٢- ١٨١٨) واحمد فی المسند ١/ ١٠١)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قریش میں ہمیشہ سرداری رہی کفر میں بھی اور اسلام میں بھی۔

٥٩٨٠- (٢) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ٣- ١٨١٩ واحمد فی المسند ٣/ ٣٧٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کہ لوگ خیر و شر میں قریش کے تابع ہیں۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ان دونوں احادیث کا مطلب یہ ہے کہ قریش کی قوم عرب میں سردار ہے اگر قریش نیک ہوئے تو دوسرے لوگ بھی نیک ہوئے اور اگر قریش بگڑے تو دوسرے لوگ بھی بگڑ جائیں گے اس لیے کہ معمول ہے کہ عمدہ خاندان کی طریق کو لوگ سند پکڑتے ہیں۔

٥٩٨١- (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَيْشٍ مَا بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٥٠٠ ومسلم حدیث رقم ٤- ١٨٢٠)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''خلافت ہمیشہ قریش ❶ میں رہے گی جب تک کوئی ان میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ خلافت ہمیشہ قریش کے پاس ہی رہے گی اور کسی دوسری قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہیں۔

٥٩٨٢- (٤) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۳۵۰۰ والدارمی حدیث رقم ۲۵۲۱)

سے سنا آپ فرماتے تھے کہ خلافت قریش میں رہے گی' ان سے کوئی بھی دشمنی نہیں کرے گا' مگر اللہ تعالیٰ اسے اس کے منہ کے بل ❶ الٹا کر دے گا جب تک کہ قریش دین کو قائم رکھیں گے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ نبی ﷺ کا فرمانا سچ ہوا کہ جب تک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی ان پر غالب نہ ہوا اور چھ سو برس تک سلطنت خلفائے عباسیہ قائم رہی اور جب وہ دین میں سست ہوئے تو ہلاکو اور چنگیز خاں کے ہاتھ سے برباد کئے گئے۔

۵۹۸۳- (۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِيْزًا اِلٰى اِثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْ يَكُوْنَ عَلَيْهِمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۷۲۲۲ ومسلم حدیث رقم (۷۔ ۱۸۲۱) واحمد فی المسند ۵/ ۱۰۱)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اسلام ہمیشہ بارہ خلفاء تک غالب رہے گا' وہ تمام خلفاء قریشی ہوں گے' ایک روایت میں ہے کہ لوگوں کے کام ہمیشہ ہوتے رہیں گے جب تک کہ ان کے حکمران بارہ آدمی اور وہ تمام کے تمام قریشی ہوں گے' اور ایک روایت میں ہے کہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور لوگوں پر بارہ خلفاء ❶ ہوں گے جو کہ تمام کے تمام قریش سے ہوں گے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ ہر چند نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہے کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہوں گے جو سنت رسول ﷺ پر چلیں گے چنانچہ نبی ﷺ کے چاروں خلفاء اور سیدنا حسن اور عمر بن عبدالعزیز اور امام مہدی باقی تفصیل اللہ تعالیٰ ہی کو خوب معلوم ہے اور شیعہ جو کہتے ہیں کہ اس سے بارہ امام مراد ہیں، سو یہ بے دلیل بات ہے اس لیے کہ صحیحین کی دوسری روایت میں اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا موجود ہے اور امیر سردار حاکم کو کہتے ہیں، سوسوائے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہیں ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہے لیکن یہاں حکومت کا بیان ہے۔

۵۹۸۴- (۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۳۵۱۳ والترمذی حدیث رقم ۳۹۴۸ والدارمی حدیث رقم ۲۵۲۵ واحمد فی المسند ۲/ ۱۵۳)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ غفار ❶ بخشے اللہ تعالیٰ ان کو اور اسلم صلح کرے ان سے اللہ تعالیٰ اور عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی معصیت کی۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ غفار اور اسلم دو قومیں تھیں، جو بغیر کسی لڑائی یا جنگ کے ایمان لائے تھے' نبی ﷺ نے ان کو دعا دی اور عصیہ وغیرہ نے آپ کے اصحاب کو دغا سے قتل کیا اس لیے آپ نے ان کو بددعا دی۔

٥٩٨٥- (٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَاَشْجَعُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَهُمْ مَوْلٰی دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٥١٢ ومسلم حدیث رقم (١٨٨۔ ٢٥١٩) والدارمی حدیث رقم ٣٨٥٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریش ❶ انصار' جہینہ' مزینہ' اسلم' غفار اور اشجع میرے دوست ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی دوست نہیں۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ قریش الخ ان لوگوں میں سے اکثر آپ پر ایمان لائے اور اس واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی فضیلت بیان کی۔

٥٩٨٦- (٨) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَیْنَةُ وَجُهَیْنَةُ خَیْرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَّمِنْ بَنِیْ عَامِرٍ وَالْحَلِیْفَیْنِ بَنِیْ اَسَدٍ وَغَطْفَانَ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٥٢٣ ومسلم حدیث رقم (١٩٤۔ ٢٥٢٢) والترمذی فی السنن ٥/ ٦٨٩ حدیث رقم ٣٩٥٢ والدارمی حدیث رقم ٣٨٥٤ واحمد فی المسند ٢/ ٤٢٢)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلم' غفار' مزینہ اور جہینہ یہ تمام قبائل بنی تمیم ❶ اور بنی عامر اور بنی اسد اور غطفان کی دو اقسام سے بہتر ہیں۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اقرع بن حابس بنی تمیم کا سردار مسلمان ہونے کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی، تب آپ نے یہ حدیث فرمائی، یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی بہتر ہے جو دین پر چلے اگر چہ ذات کا کمینہ ہو، ذاتی شرافت اور سرداری کی دینداری کے بغیر کوئی حقیقت نہیں ہے۔

٥٩٨٧- (٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَازِلْتُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ مُنْذُ ثَلٰثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ فِیْهِمْ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ ((هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ)) قَالَ وَجَآءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا)) وَکَانَتْ سَبِیَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ ((اَعْتِقِیْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِیْلَ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٢٥٤٣ ومسلم حدیث رقم ١٩٨-٢٥٢٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے بنی تمیم کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین خصلتیں سنی ہیں میں ان کو اس وقت سے پسند کرتا ہوں' میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی تمیم کے لوگ میری امت میں سے دجال پر بہت سخت ہیں' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنی تمیم کے صدقات آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقات ❶ ہیں اور بنی تمیم میں سے ایک لونڈی ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دے کیونکہ یہ جناب ❷ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یہ صدقات ہماری قوم کے ہیں الخ بنی تمیم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم اس لیے فرمایا کہ وہ مضر کی اولاد ہیں اور مضر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد ہیں۔ ❷ اس لیے کہ یہ عرب سے اور اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں اگر چہ صفت مشترک ہے درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہیں ہے ساتھ بنی تمیم کے لیکن اس کے باوجود اس فرمان میں ایک طرح کا ان کو عنایت اور شرافت دینا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٥٩٨٨- (١٠) وَعَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ يُّرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ)) (رواه الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ٣٩٠٥ واحمد فی المسند ١/ ١٧١)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص قریش کو ذلیل ❶ کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اہانت قریش الخ قریش خواہ امام ہوں یا غیر امام اگر امام ہوں تو ظاہر ہے اور اگر غیر امام ہوں تو اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قریش میں سے ہیں۔

٥٩٨٩- (١١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَللّٰهُمَّ أَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا)) (رواه الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ٣٩٠٨ واحمد فی المسند ١/ ٢٤٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا الٰہی تو نے اول قریش کو عذاب ❶ چکھایا پھر ان کے آخر کو انعام وعطا چکھا۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عذاب یعنی جنگ بدر اور احزاب میں ان کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

٥٩٩٠- (١٢) وَعَنْ اَبِيْ عَامِرِ نِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسْدُ وَ الْاَشْعَرُوْنَ لَايَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ هُمْ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٣٩٤٧ واحمد فی المسند ٤/ ١٢٩)

سیدنا ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسد ❶ اچھا قبیلہ ہے اور اشعری کفار کے ساتھ لڑائی میں نہیں بھاگتے اور نہ غنیمت میں خیانت کرتے ہیں وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یمن کا ایک قبیلہ بنی اسد کے نام سے مشہور ہے اسد ان کے بڑے کا نام ہے اور ان کو ازد بھی کہتے ہیں اور ازد شنوءہ بھی اور اشعر عمرو بن حارثہ اسدی کا لقب ہے اور وہ بھی یمن کے ایک قبیلہ کا بڑا ہے سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم اسی کی اولاد میں سے ہیں، ان کو اشعری اور اشعر دونوں طرح کہتے ہیں۔

٥٩٩١- (١٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ وَيُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَالَيْتَ اَبِي كَانَ اَزْدِيًّا وَيَالَيْتَ اُمِّي كَانَتْ اَزْدِيَّةً)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٣٩٣٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ازد شنوءہ ❶ زمین میں اللہ تعالیٰ کے شیر ہیں لوگ ان کو حقیر کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس سے انکاری ہے' وہ ان کو بلند درجہ دینا چاہتا ہے اور لوگوں پر ایک وقت آنے والا ہے' آدمی کہے گا کاش کہ میرا والد ازدی ہوتا اور کاش کہ میری والدہ ازدی ہوتی۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: مرفوع سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اللہ تعالیٰ کے شیر ہیں یعنی معرکہ شجاعت اور دلاوری میں اور آخر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ازد کا مرتبہ ایسا بلند ہوگا کہ لوگ ان پر رشک کریں گے اور آرزو کریں گے کہ کاش ہم بھی ان میں سے ہوتے۔

٥٩٩٢- (١٤) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَيَكْرَهُ ثَلٰثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفٍ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ. (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٣٩٤٣)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں وفات ہوئی کہ آپ تین قبائل ثقیف' بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو ناپسند فرماتے تھے۔ ❶ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس میں مدلس راوی کی تدلیس ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ناپسند فرماتے تھے الخ یعنی ثقیف کو برا جاننے کا سبب اگلی حدیث میں مذکور ہے اور بنی حنیفہ میں سے مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور بنی امیہ سے یزید بن مروان عبدالملک وغیرہ نے اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ کیا کچھ نیکی کی اس لیے ان دونوں قبائل کو بھی برا جانتے۔

٥٩٩٣- (١٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَ مُبِيْرٌ)) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَ الْمُبِيْرُ هُوَالْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ اَحْصَوْا مَاقَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ٣٩٤٤ واحمد فی المسند ٢/ ٢٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا اور ایک ہلاکو ہوگا سیدنا عبداللہ بن عصمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جھوٹے سے مختار بن ابی عبید مراد ہے اور ہلاکو وہ حجاج بن یوسف ظالم ہے اور کہا ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ جن لوگوں کو حجاج نے باندھ کر قتل کیا ان کی تعداد لوگوں نے ایک لاکھ بیس ہزار شمار کی ہے۔ (ترمذی)

٥٩٩٤- (١٦) وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ اَسْمَآءُ اِنَّ

اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے کہ جس وقت حجاج نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تو سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ كَذَّابًا وَّمُبِیْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَیْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اَخَالُكَ اِلَّا اِیَّاهُ وَسَیَجِیْءُ تَمَامُ الْحَدِیْثِ فِی الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔ (مسلم حدیث رقم ۲۲۹۔ ۲۵۴۵ واحمد فی المسند ۲/ ۸۷)

کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث بیان کی کہ ثقیف میں ❶ ایک بڑا جھوٹا اور ایک ہلاکو ہوگا تو جھوٹے کو تو ہم نے دیکھا ہے اور لیکن ہلاکو تو اے حجاج میں خیال کرتی ہوں کہ وہ تو ہی ہے۔ عنقریب ہی پوری حدیث تیسری فصل میں آئے گی۔

فوائد الحدیث: ❶ ثقیف میں الخ ثقیف ایک قوم ہے جو مکہ کے پاس طائف میں رہتی تھی اس قوم میں حجاج بن یوسف خون ریز پیدا ہوا جس کا ظلم عالم میں مشہور ہے اور کچھ نمونہ اس کے ظلم کا ترمذی کی اسی حدیث میں بھی مذکور ہوا کہ اس نے سوا ایک لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹا مختار ثقفی تھا جس نے شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے بعد کوفہ میں محمد بن حنیفہ کا طرف دار بن کر پہلے امام کے خون کا جھوٹا دعویٰ کیا اور اس بہانے سے سردار بنا اس کے بعد پیغمبری کا دعویٰ کیا، آخر اللہ تعالیٰ نے اس کو برباد کیا، سو یہ حدیث نبی ﷺ کا معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اس قوم سے دو آدمی پیدا ہوئے۔

۵۹۹۵- (۱۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِیْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَیْهِمْ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِیْفًا۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۹۴۲ واحمد فی المسند ۳/ ۳۴۳)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم کو ثقیف کے تیروں نے جلا دیا پس اللہ تعالیٰ کی جناب میں ثقیف پر بددعا کیجئے' آپ نے فرمایا اے میرے اللہ ثقیف کو ہدایت ❶ عطا فرما۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس میں مدلس راوی کی تدلیس ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی طرف اسلام کے اور اطاعت احکام کرے۔

۵۹۹۶- (۱۸) وَعَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مِیْنَاءَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَجَآءَهُ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ مِنْ قَیْسٍ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْیَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((رَحِمَ اللّٰهُ حِمْیَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَیْدِیْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَاِیْمَانٍ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِالرَّزَّاقِ وَیُرْوٰی عَنْ مِیْنَاءَ هٰذَا اَحَادِیْثُ مَنَاكِیْرُ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۹۳۹ واحمد فی المسند ۲/ ۲۷۸)

عبدالرزاق رحمہ اللہ ❶ اپنے والد سے' وہ میناء سے' وہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے تو آپ کے پاس ایک شخص آیا' میرا گمان ہے کہ وہ قیس ❷ سے تھا اس نے کہا اے اللہ کے رسول 'حمیر پر لعنت کیجئے' ❸ آپ نے اس سے منہ پھیر لیا' پھر وہ دوسری سائیڈ سے آیا تو آپ نے پھر اس سے مونہہ پھیر لیا' پھر نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حمیر پر رحم فرمائے' ان کے منہ سلام ہیں' ان کے ہاتھ طعام ہیں اور وہ اہل امن وایمان ہیں۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو نہیں پہچانتے مگر عبدالرزاق کی حدیث سے اور میناء سے منکر احادیث روایت کی جاتی ہیں۔

حکم الحدیث: یہ روایت منکر ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عبدالرزاق یہ بڑے حدیث کے حافظ کثیر التصانیف تھے۔ ❷ (قیس) یہ ایک قبیلہ کا نام ہے۔
❸ یعنی ان پر رحمت سے دور ہونے کی بد دعاء کیجئے۔

۵۹۹۷- (۱۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ ((مِمَّنْ اَنْتَ)) قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ ((مَاكُنْتُ اُرٰى اِنَّ فِي دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ۳۸۳۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "تو کس قبیلہ سے ہے میں نے کہا دوس سے ❶ آپ نے فرمایا میرا گمان تھا کہ دوس میں سے کوئی شخص بھلائی والا نہیں ہے۔" (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ ایک قبیلہ کا نام ہے یمن میں اس حدیث سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور دوس کی مذمت معلوم ہوئی کہ اگر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قبیلہ دوس میں سے نہ ہوتے تو اس میں بھلائی نہ ہوتی۔

۵۹۹۸- (۲۰) وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُبْغِضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ)) قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ ((تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِيْ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۹۲۷ واحمد فی المسند ۵/ ۴۴۰)

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کہ تو مجھے دشمن نہ رکھ تو اپنے دین سے جدا ہو جائے گا' میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں آپ کو کیسے دشمن رکھوں گا' آپ ہی کی وجہ سے تو ہمیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے' آپ نے فرمایا (اگر) عرب سے دشمنی کرے گا تو تو نے مجھ ❶ سے دشمنی کی۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دستور ہے کہ آدمی جس سے محبت رکھتا ہے تو اس کے ملک اور بستی اور شہر کو بھی پسند کرتا ہے اور عرب سے محبت رکھنے کی نبی ﷺ نے باب کی آخری حدیث میں تین وجوہات بیان فرمائیں اور وہ حدیث ان شاء اللہ تعالیٰ آتی ہے۔

۵۹۹۹- (۲۱) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شِفَاعَتِيْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۹۲۸ واحمد فی المسند ۱/ ۷۲)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی عرب سے خیانت ❶ کرے تو وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہوگا اور نہ ہی اسے میری محبت پہنچے گی۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو سیدنا حصین بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے علاوہ سے نہیں جانتے اور وہ اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث من گھڑت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جو کوئی عرب سے خیانت کرے یعنی ان کی خیر خواہی نہ کرے اور ظاہر کرے خلاف اس چیز کے کہ دل میں رکھتا

ہے اور ان سے کینہ رکھے اور اس باب میں اور بہت احادیث ہیں قریب ہیں کہ پہنچیں تو اتر معنوی کی حد کو، جیسے فرمایا نبی ﷺ نے عرب کی محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے دشمنی رکھنا نفاق کی علامت ہے، اس کو حاکم نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

٦٠٠٠- (٢٢) وَعَنْ اُمِّ الْحَرِيْرِ مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَایَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ٣٩٢٩)

سیدہ ام حریر رضی اللہ عنہا سیدنا طلحہ بن مالک صحابی رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ لونڈی ہیں، وہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے مولا سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قرب قیامت کے علامتوں میں سے ہلاک ہونا عرب کا ہے۔'' ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مسلمان عرب کا یا جنس عرب کا اور اس میں اشارہ ہے اس کی طرف کہ غیر عرب تابع ان کے ہیں اور قیامت قائم نہیں ہوگی مگر برے لوگوں پر اس وقت اللہ اللہ کہنے والا کوئی شخص بھی زندہ نہ ہوگا۔

٦٠٠١- (٢٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْمُلْكُ فِيْ قُرَيْشٍ وَالْقَضَآءُ فِي الْاَنْصَارِ وَ الْاَذَانُ فِي الْحَبْشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِي الْاَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ مَوْقُوْفًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ)۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٩٣٦ واحمد فی المسند ٢/ ٣٦٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خلافت ❶ وبادشاہی قریش میں ہے اور قضاء انصار میں ❷ اور اذان کہنا قوم حبشہ میں ہے ❸ اور امین پکڑنا اور امین کرنا ازد میں ہے یعنی یمن ❹ میں اور ایک روایت میں یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔ (ترمذی) اور کہا اس کا موقوف ہونا بہت صحیح ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث موقوف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ منصب ان قوموں کو دینے چاہئیں۔

❷ مراد قضا سے نقابت ہے اور بعض نے کہا بلکہ قضا بمعنے مشہور ہے اس لیے کہ نبی ﷺ نے معاذ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا اور یہ ظاہر تر ہے۔

❸ قوم حبشہ میں ہے کہ رئیس نبی ﷺ کے موذنوں کے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تھے اور وہ حبش کے تھے۔ ❹ مراد رکھتے تھے نبی ﷺ ازد سے یمن کو اس لیے کہ وہ رقیق القلب اور اہل امن وایمان ہیں اور مقصود یہ ہے کہ یہ مناصب ان لوگوں کو دینے چاہئیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٦٠٠٢- (٢٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ((لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ٨٨-١٧٨٢ والدارمی حدیث رقم ٢٣٨٦ واحمد ٣/ ٤١٢)

سیدنا عبداللہ بن مطیع رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آج کے بعد اسے قیامت تک کوئی قریشی باندھ کر قتل نہ کیا جائے گا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایسا نہ ہوگا کہ قریش میں سے کوئی مرتد ہو جائے اور پھر اس کو باندھ کر قتل کریں، واللہ اعلم۔

٦٠٠٣ - (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ نَوْفَلٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰهِ لَاُمَّةٌ اَنْتَ شَرُّهَا لَاُمَّةُ سُوْءٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَاُمَّةُ خَيْرٍ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهٖ فَاُلْقِيَ فِيْ قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُمِّهٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِيَهٗ فَاَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِيَنِّيْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَّسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اٰتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ اِلَيَّ مَنْ يَّسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِيْ سِبْتَيَّ فَاَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَاَيْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَيْكَ اٰخِرَتَكَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَقُوْلُ لَهٗ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ اَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ بِهٖ اَرْفَعُ طَعَامَ رَسُوْلِ

ابونوفل معاویہ بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا ❶ ابونوفل نے کہا کہ قریش نے ابن زبیر ❷ پر سے گزرنا شروع کیا اور دوسرے لوگ بھی اور عبداللہ بن عمران پر گزرے تو وہ ابن زبیر کے پاس ٹھہر گئے' ابن عمر نے کہا اے ابوخبیب ❸ تجھ پر سلام ہو' اے ابوخبیب تجھ پر سلام ہو' اے ابوخبیب تجھ پر سلام ہو' اللہ کی قسم میں تجھے اس کام سے منع کرتا تھا ❹ اللہ کی قسم میں تجھے اس کام سے منع کرتا تھا' اللہ کی قسم میں تجھے اس کام سے منع کرتا تھا' اللہ کی قسم میں تجھے بہت روزے رکھنے والا بہت زیادہ قیام کرنے والا قرابت داروں پر بہت احسان کرنے والا جانتا ہوں۔ اللہ کی قسم وہ لوگ کہ جن کے خیال میں تو برا ہے' وہ خود برے ہیں ❺ اور ایک روایت میں امت خیر آیا ہے' پھر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے گئے' حجاج کو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ٹھہرنے اور سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بات چیت ❻ کی خبر پہنچی تو حجاج نے کسی کو ابن زبیر کی طرف بھیجا' انہیں لکڑی سے اتار کر ❼ یہود کے قبرستان میں دفن کیا گیا' پھر ابن زبیر کی والدہ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیجا تو انہوں نے اس کے پاس آنے سے انکار کیا' اس نے ان کے پاس دوبارہ پھر کسی کو بھیجا کہ تو میرے پاس آ، ورنہ میں تیرے پاس کسی ایسے آدمی کو بھیجوں گا جو تیرے سر کے بالوں سے ❽ پکڑ کر لائے گا' ابونوفل نے کہا کہ سیدہ نے پھر بھی اس کے پاس آنے سے انکار کر دیا اور کہلا بھیجا کہ اللہ کی قسم میں تیرے پاس نہیں آؤں گا جب تک تو میرے پاس اس شخص کو نہ بھیجے جو مجھے میرے سر کے بالوں سے پکڑ کر لے جائے' ابونوفل نے کہا کہ حجاج نے کہا میرا جوتا دکھاؤ' اور وہ جوتا پہن کر اکڑ کر چلتا ہوا سیدہ کے پاس پہنچا اور کہا کہ مجھے کیسا دیکھتی ہے' کہ جو میں نے اللہ تعالیٰ کے دشمن کے ساتھ ❾ کیا ہے' سیدہ نے کہا میں نے تجھے دیکھا کہ تو نے اس پر اس کی دنیا تباہ کی اور اس نے تجھ پر تیری آخرت تباہ کی' مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تو اس کو کہتا تھا کہ اے دو کمر ❿ بندوالی کے بیٹے' اللہ کی قسم میں ذات النطاقین ہوں' ان میں سے ایک میں' میں اللہ کے رسول ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے کھانا اٹھاتی تھی' جانوروں سے

اللّٰہِ ﷺ وَطَعَامَ اَبِیْ بَکْرٍ مِنَ الدَّوَآبِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَۃِ الَّتِیْ لَا تَسْتَغْنِیْ عَنْہُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابًا وَّمُبِیْرًا فَاَمَّا الْکَذَّابُ فَرَاَیْنَاہُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اُخَالُکَ اِلَّا اِیَّاہُ قَالَ فَقَامَ عَنْھَا فَلَمْ یُرَاجِعْھَا (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۲۲۹۔ ۲۵۴۵)

حفاظت کے لئے اور دوسرا کمر بند کہ جو عورت کا کمر بند ہے اس سے کوئی بھی عورت بے پرواہ نہیں ہو سکتی خبردار رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث بیان فرمائی ہے کہ بلاشبہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا اور ایک ہلاکو ہوگا تو جھوٹے کو ہم نے دیکھ لیا اور لیکن ہلاکو تو میرے خیال میں وہ تو ہی ہے ابو نوفل کہتے ہیں کہ پھر حجاج ان کے ہاں سے کھڑا ہوا اور انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مکہ کے اس ناکہ پر جو مدینہ کے راستہ میں ہے۔ ❷ ان کو حجاج ظالم نے سولی دے کر اسی پر لٹکا رہنے دیا تھا۔ ❸ اے ابو خبیب! یہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے خبیب ان کے بڑے بیٹے تھے۔ ❹ یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے اور جھگڑا کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ تم سولی پر لٹکا دیئے گئے۔ ❺ وہ خود بر ے ہیں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہیں کیا اس میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی منقبت نکلی اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی غرض یہ تھی کہ حجاج نے جو برائیاں سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی مشہور کر رکھی ہیں وہ غلط ہیں۔ ❻ یعنی ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس۔ ❼ حجاج یہ نہ سمجھا کہ اس سے کیا ہوتا ہے انسان کہیں بھی گرے لیکن اس کے اعمال اچھے ہونا ضروری ہیں۔ ❽ تیری چوٹیاں پکڑ کر اللہ سمجھے حجاج سے جس نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے ایسی بے ادبی کی۔ ❾ یہ حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا ورنہ وہ ظالم خود اللہ تعالیٰ کا دشمن تھا۔ ❿ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے کر لیے تھے ایک سے تو کمر بند باندھتی تھیں اور دوسرے کا دستر خوان بنایا تھا نبی ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے تو اس میں سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کی فضیلت ہے جن کو حجاج ظالم نے عیب سمجھا اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو ذلیل کرنے کے لیے ان کو دو کمر بند والی کا بیٹا کہتا تھا، سراج الوہاج میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے بھی سماع موتی اور ان کا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جو خطاب سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو کیا بے کار ہوگا اور اہل حق کا مذہب سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بارہ میں یہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مظلوم تھے اور حجاج اور اس کے رفقاء ظالم اور باغی تھے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض اہل تاریخ جو کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بخیل تھے، یہ بالکل غلط ہے کیونکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا اللہ کی قسم! میں جہاں تک جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے اور کتاب الاجواد میں ان کو سخی لکھا ہے۔

۶۰۰۴- (۲۶) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاہُ رَجُلَانِ فِیْ فِتْنَۃِ ابْنِ الزُّبَیْرِ فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰی وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَمَا یَمْنَعُکَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ یَمْنَعُنِیْ اَنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیَّ دَمَ اَخِی الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ یَقُلِ اللّٰہُ تَعَالٰی ﴿وَقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ﴾ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰی

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنہ کے وقت دو آدمی آئے انہوں نے کہا کہ لوگوں نے جو کچھ کیا وہ آپ نے دیکھا اور آپ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں تو آپ کو نکلنے سے کون سی چیز روکے ہوئے ہے تو انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کا علم نکلنے سے منع کیے ہوئے ہے کہ اللہ تعالیٰ

لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَ كَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٤٥١٣)

نے مجھ پر میرے مسلمان بھائی کا خون حرام کیا ہے' ان دونوں نے کہا کیا یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں ہے کہ تم ان سے لڑائی کرو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہ جائے' تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے ❶ لڑائی کی تھی یہاں تک کہ فتنہ نہیں رہا تھا اور دین اسلام خالص اللہ تعالیٰ کا ہو گیا اور تم چاہتے ہو کہ تم لڑائی کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی رہے اور دین غیر اللہ کے لئے ہو۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے ساتھ اور یہی جواب دیا سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے نافع بن ازرق کو جب اس نے ان کو مسلمانوں سے لڑنے کا مشورہ دیا اور سمجھا کہ آیت میں قتال کا دفع فتنہ کے لیے حکم ہے' تو سیدنا عمران رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آیت میں فتنہ سے شرک مراد ہے اور مشرکوں سے ہم ہی لوگ لڑے اور شرک مٹ گیا اب تم مسلمانوں سے لڑنا چاہتے ہو جو کلمہ گو ہیں۔

٦٠٠٥- (٢٧) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو الدَّوْسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهُ يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَاْتِ بِهِمْ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٤٣٩٢ ومسلم حدیث رقم ١٩٧٠-٢٥٢٤ واحمد فی المسند ٢/ ٢٤٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ہلاک ہوا قبیلہ دوس کا اس لیے کہ نافرمانی کی اور اطاعت سے باز رہے پس اللہ تعالیٰ سے ان پر بددعاء کیجئے تو لوگوں نے گمان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بددعا کریں گے آپ نے کہا یا الٰہی! راہ راست دکھا دوس کو اور لا ان کو۔ ❶ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دوس کی قوم کو مسلمان کر کے میرے پاس لا، دوس ایک قوم تھی یمن میں اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسی قبیلہ میں سے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خاطر یہ دعاء کی تو اللہ عزوجل نے آپ کی دعا قبول فرمائی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

٦٠٠٦- (٢٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّيْ عَرَبِيٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ)) (رَوَاهُ الْبُيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ١٦٠٠)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم عرب کو تین وجوہات کی بنا پر دوست ❶ رکھو ایک تو یہ کہ میں عرب سے ہوں اور دوسرا یہ کہ قرآن عربی زبان میں ہے اور تیسرا یہ کہ اہل جنت کا کلام عربی ہے۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: یہ حدیث من گھڑت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دوست رکھو تم عرب کو واہ سبحان اللہ کیا نیک حال اور بڑا درجہ ہے ان لوگوں کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے صحابہ اور اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک سے دوستی رکھیں اور ان کا رویہ اور طریقہ اختیار کریں اللہ تعالیٰ ہم کو اور ہمارے سب بھائیو مسلمانوں کو یہ محبت نصیب کرے اور اسی محبت کی حالت میں موت دے۔

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۶۰۰۷- (۱) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣٦٧٣ واخرجه مسلم حديث رقم ٢٢٢-٢٥٤١ وابو داؤد حديث رقم ٤٦٥٨ والترمذی حديث رقم ٣٨٦١ واحمد ٣/ ١١)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا نہ کہو قسم ہے اس ذات کی جس کے قابو میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ ان کے ایک مد ❶ کے ثواب کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی آدھے مد کے ثواب کو۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ ایک مد کے ثواب کو اخ مد غلہ ناپنے کا ایک پیمانہ ہے، اس میں تقریباً گیارہ چھٹانک (گرام) غلہ سماتا ہے یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس وقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی انہیں کے مال کے خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم میں اسلام پھیلا اسی وجہ سے تمام قرآن میں مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہے، تو معلوم ہوا کہ ان کی عبادت کے برابر قیامت تک کسی کی عبادت نہیں ہوسکتی، پھر ایسے دین کے سرداروں کو بد کہنا کس طرح درست ہوگا اللہ تعالیٰ ان بے ادبوں کو ہدایت دے جو نبی ﷺ کے اصحاب کو برا کہتے، ان کی شان میں نازیبا کلمات استعمال کرتے اور انہیں گالیاں بکتے ہیں، اور دیدہ دانستہ ان کے کمالات کو مٹاتے ہیں۔ (یہ کیسے مسلمان ہیں؟)

۶۰۰۸- (۲) وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَفَعَ يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ((النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِیْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰى اُمَّتِیْ مَا يُوْعَدُوْنَ)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٢٠٧-٢٥٣١)

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ اکثر آسمان کی طرف اپنا سر اٹھاتے تھے، آپ نے فرمایا کہ ستارے آسمان کے لئے امن کا سبب ہیں، جس وقت ستارے چلے جائیں گے تو آسمان کو وہ چیز آئے گی جس کا وعدہ کیا ہے ❶ اور میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے امن کا سبب ہوں اور جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو وہ چیز آئے گی جس کا وہ وعدہ دیئے گئے ہیں ❷ اور جب میرے صحابہ رضی اللہ عنہم چلے جائیں گے تو میری امت کو وہ چیز آئے گی جس کا وعدہ دیئے گئے ہیں ❸ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ وعدہ کیا جاتا ہے یعنی ٹوٹ پھوٹ جائے گا۔ ❷ یعنی اختلاف پڑے گا۔ ❸ وعدہ دیئے جاتے ہیں یعنی فساد اور بدعت نبی ﷺ کی زندگی میں اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہ ہوتا نبی ﷺ سے حل ہو جاتا اور نبی ﷺ کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم میں پہلا اختلاف خلافت میں ہوا اس کے بعد بعض مسائل میں اور جب تک صحابہ رضی اللہ عنہم کا زمانہ رہا تو ان کی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد فساد شروع ہوا اور کچھ ہی مدت کے بعد عالمگیر ہو گیا یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسے آئندہ کی خبر دی ویسا ہی ہوا۔

٦٠٠٩ - (٣) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَیَقُوْلُوْنَ هَلْ فِیْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَیُقَالُ هَلْ فِیْكُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ هَلْ فِیْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَهُمْ)) (متفق علیه) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ ((یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَیَقُوْلُوْنَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِیْكُمْ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَیُوْجَدُ الرَّجُلُ فَیُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ یُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِیْ فَیَقُوْلُوْنَ هَلْ فِیْهِمْ مَنْ رَّاٰی اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَیُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ یُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَیُقَالُ انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِیْهِمْ مَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ یَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَیُقَالُ انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِیْهِمْ اَحَدًا رَاٰی مَنْ رَاٰی اَحَدًا رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ ﷺ فَیُوْجَدُ الرَّجُلُ فَیُفْتَحُ لَهٗ)) (البخاری حدیث رقم ٣٦٤٩ ومسلم حدیث رقم (٢٠٩ - ٢٥٣٢) واحمد فی المسند ٣/ ٧)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک دور آئے ❶ گا ایک جماعت لوگوں میں سے جہاد کرے گی تو وہ مجاہدین کہیں گے کیا تمہارے اندر وہ شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی ہو' وہ کہیں گے کہ ہاں ❷ تو وہ فتح دیئے جائیں گے پھر لوگوں پر ایک دور آئے گا 'لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی' تو کہا جائے گا کہ کیا تمہارے اندر ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے صحبت رکھی ہو' ❸ تو وہ کہیں گے کہ ہاں ہے' پھر وہ فتح دیئے جائیں گے' ❹ پھر لوگوں پر ایک دور آئے گا اور لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی' ان سے کہا جائے گا کیا تمہارے اندر ایسا شخص موجود ہے جس نے اس شخص سے صحبت رکھی ہو جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے صحبت رکھی ہو' ❺ تو وہ کہیں گے کہ ہاں ہے پھر ان کو فتح دی جائے گی (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے' لوگوں پر ایک دور آئے گا ان میں سے ایک لشکر روانہ کیا جائے گا' وہ کہیں گے کہ تم دیکھو کیا تمہارے اندر رسول ﷺ کا کوئی صحابی موجود ہے تو ان میں ایک آدمی (صحابی) موجود ہوگا' پھر وہ فتح دیئے جائیں گے' پھر دوسرا لشکر روانہ کیا جائے گا وہ کہیں گے کہ کیا تمہارے اندر ایسا شخص موجود ہے جس نے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہو تو ان میں ایک شخص موجود ہوگا' پھر وہ فتح دیئے جائیں گے' پھر تیسرا لشکر روانہ کیا جائے گا تو کہا جائے گا کہ تم اپنے اندر نظر دوڑاؤ' تمہارے اندر وہ شخص موجود ہے جس نے اس شخص کو دیکھا ہو کہ جس نے نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہو' پھر چوتھا

لشکر روانہ کیا جائے گا تو کہا جائے گا کہ دیکھو کہ کیا ان کے اندر کوئی ایک ایسا آدمی موجود ہے کہ جس نے اس آدمی کو دیکھا ہو جس نے اس آدمی کو دیکھا ہو ❺ کہ جس نے نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہو' تو ایک آدمی ان میں موجود ہوگا اور اس کی وجہ سے فتح دی جائے گی۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین اور تبع تابعین کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ ان کی برکت سے فتح نصیب ہوگی۔ ❷ ہاں یعنی جواب دیں گے کہ ہاں ہم میں وہ شخص ہے کہ جس نے نبی ﷺ کے ساتھ صحبت رکھی ہے۔
❸ یعنی تمہارے درمیان تابعین ہیں۔ ❹ یعنی تبع تابعین۔ ❺ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تابعین میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا دیکھنا کافی ہے جیسے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں نبی ﷺ کا دیکھنا معتبر ہے اور بعض نے کہا کہ صحابہ میں تو دیکھنا کافی ہے لیکن تابعین میں صحبت اور ملازمت چاہیے کہ جیسے کہ پہلے روایت میں گذرا مگر یہ کہ یہاں دیکھنا ساتھ صحبت کے مراد ہو۔ ❻ اور ایک نسخہ میں لھم بدلے لہ کے یعنی ان کے لیے اس کی برکت کی وجہ سے اور اس حدیث میں چار قرن مذکور ہوئے صحابہ رضی اللہ عنہم' تابعین' اتباع اور تبع اتباع رحمہم اللہ اور صحیح بخاری کی ایک روایت میں بھی حدیث خیر القرون میں چار درجات مذکور ہوئے ہیں اور چونکہ اہل خیر نادر تھے چوتھے قرن میں اس لیے اقتصار کیا تین ہی قرون پر اکثر روایات میں بسبب کثرت اہل علم اور صلاح کے اور قلت بے وقوفی اور فساد کی ان میں ہے۔

٦٠١٠ - (٤) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خَيْرُ أُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَّشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ۔)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ)) (متفق عليه)

(البخاري حديث رقم ٣٦٥٠ ومسلم حديث رقم ٢١٤-٢٥٣٥ وابوداؤد حديث رقم ٤٦٦٧ والترمذي حديث رقم ٣٨٥٩)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین امت میرے دور کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہیں' پھر وہ لوگ کہ جو ان کے بعد ہیں پھر تحقیق ان قرنوں کے بعد ایک قوم ہوگی جو گواہی دیں گے مگر ان سے گواہی نہیں مانگی جائے گی' اور وہ خیانت کریں گے' وہ امین نہیں بنائے جائیں گے وہ نذر مانیں لیکن اسے پورا نہیں کریں گے' اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا' ایک روایت میں ہے کہ وہ ❶ قسم اٹھائیں گے جب کہ انہیں قسم اٹھانے کے لئے نہیں کہا جائے گا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دروغ فاش ہوگا بے علمی اور بددیانتی کی وجہ سے ناحق اور بے فائدہ قسمیں اٹھائیں گے اور بلا ضرورت گواہی دیں گے' یہ حدیث بظاہر اس حدیث کے مخالف ہے جس میں فرمایا کہ بہتر گواہ وہ ہے جو پوچھنے سے پہلے گواہی دے ان میں تطبیق یہ ہے کہ برائی کی حدیث' اس شہادت کے بارہ میں ہے جو صاحب حق کو معلوم ہو مگر صاحب حق کی درخواست سے پہلے دی جائے اور تعریف کی حدیث اس شہادت کے بارہ میں ہے جس کا علم صاحب حق کو نہ ہو اور اس کا حق ڈوب رہا ہو پھر اس سے بیان کی جائے اس کا حق بچانے کے لیے اور یہ جو فرمایا کہ ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا تو امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اکثر موٹے ہوں گے اور برائی اس کی ہے جو موٹا ہونا پسند کرے نہ اس کے جو خلقۃً مگر موٹا ہو' یا یہ معنی کہ وہ لوگ فریبی ہوں گے اور دعویٰ کریں گے ان اوصاف کا جو ان میں نہ ہوں گے یا مال

بہت اکٹھا کریں گے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کے بعد آپ کی صحبت کی برکت سے تین ادوار تک خیریت غالب رہے گی اس کے بعد شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جائے گی اور یہ مطلب نہیں کہ بالکل خیریت نہ رہے گی اس لیے کہ امت محمدیہ قیامت تک سب کے سب کبھی گمراہ نہ ہوں گے بلکہ ہر دور میں کچھ اہل حق قائم رہیں گے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہوں یہ حدیث بھی آپ کا معجزہ ہے کہ جیسا نبی ﷺ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

٦٠١١- (٥) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ((ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ۔)) (مسلم حدیث رقم ٢١٣-٢٥٣٤)

اور مسلم کی ایک روایت میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح آیا ہے کہ پھر ان کے بعد ایک قوم آئے گی کہ جو موٹاپے کو پسند کرے گی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٦٠١٢- (٦) عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّهُمْ خِیَارُکُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَظْهَرُ الْکَذِبُ حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ لَیَحْلِفُ وَلَا یُسْتَحْلَفُ وَیَشْهَدُ وَلَا یُسْتَشْهَدُ اِلَا مَنْ سَرَّهٗ بِحُبُوْحَةِ الْجَنَّةِ فَلْیَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَیْنِ اَبْعَدُ وَلَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ وَسَآءَتْهُ سَیِّئَتُهٗ فَهُوَ مُؤْمِنٌ)) رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَ اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ اِلَّا اِبْرَاهِیْمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِیِّ فَاِنَّهٗ لَمْ یُخْرِجْ عَنْهُ الشَّیْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٢١٦٥ واحمد فی المسند ١/ ٢٦)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ کی تعظیم کرو ❶ اس لیے کہ وہ تمہارے بہترین لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں پھر جھوٹ ظاہر ہوگا یہاں تک کہ تحقیق ایک شخص جو کہ قسم اٹھائے گا' اور وہ قسم نہیں اٹھوایا جائے گا اور گواہی دے گا اس سے گواہی نہیں مانگی جائے گی خبردار! جس کو جنت کا درمیان پسند ہو تو اسے چاہیے کہ وہ جماعت ❷ کو لازم پکڑے' کیونکہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہے ❸ اور وہ دو سے دور ہے اور نہ ہی کوئی مرد کسی اجنبی عورت سے علیحدگی میں ملے' اس لئے کہ شیطان ان کا تیسرا ہے' اور جس ❹ کو نیک کام خوش کرے اور برائی بری لگے تو وہ مومن ہے' اس کو نسائی ❺ نے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد صحیح اور اس کے راوی صحیح والے ہیں' مگر ابراہیم بن حسن الخثعمی، کیونکہ اسے شیخین نے روایت نہیں کیا اور وہ ثقہ ثبت ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اے میری امت۔ ❷ جماعت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ جو فرقہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ اور اگلے ائمہ راشدین کے طریق پر ہو اس کی پیروی کرو اگرچہ اس کی تعداد قلیل ہو جائے تو یہ ضرر نہیں کرتا اس لیے کہ امت محمدیہ ﷺ میں قیامت کے دن ہی فرقہ سواد اعظم ہوگا۔ ❸ یعنی وہ ان دونوں کو ضرور بہکائے گا۔ ❹ یعنی مومن کامل کی علامت یہ ہے کہ نیکی کرنے سے خوش ہو جائے اور بدی سے ناخوش اور کہا ہے کہ یہ دل کی زندگانی کا نشان ہے۔ ❺ مصنف رحمہ اللہ کو اس حدیث کا مخرج معلوم نہیں ہوا اس وجہ سے یہاں سفیدی چھوڑ دی تھی امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس حدیث کا مخرج معلوم کیا اور انہوں نے اس مخرج کو درج کر دیا ہے۔

٦٠١٣- (٧) وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَاتَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِيْ اَوْرَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ۔)) (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٨٥٨)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اس مسلمان کو آگ نہ چھوئے ❶ گی جس نے مجھے دیکھا یا اس شخص کو دیکھا کہ جس نے مجھے دیکھا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایسا بڑا مرتبہ ہے کہ ان کی صورت دیکھنے سے مسلمان پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔

٦٠١٤- (٨) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَاتَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذى حديث رقم ٣٨٦٢ واحمد فى المسند ٤/ ٨٧)

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ کا خوف کرو، میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ کا خوف کرو، میرے بعد ان کو نشانہ ❶ نہ بنانا، جس ❷ نے ان سے محبت کی تو اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ بغض کیا تو اس نے میرے ساتھ بغض کیا، جس نے ان کو تکلیف دی تو اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی تو تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی، اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑ لے۔ (اس کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)

فوائد الحدیث: ❶ افسوس ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بعض نااہلوں نے آپ کی حدیث پر عمل نہ کیا اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نشانہ بنانا شروع کر دیا اور ان پر لعن طعن کر کے اپنی عاقبت تباہ کی اور لعنت کا فوارہ بنے اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے۔ ❷ صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرتا ہے اس لیے کہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں اور احتمال ہے کہ معنی یہ ہوں جو شخص صحابہ رضی اللہ عنہم کو دوست رکھتا ہے تو وہ ان کو اس لیے دوست رکھتا ہے کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے اور یہ معنی مناسب ہیں، آپ کے قول آئندہ ((ومن ابغضهم فبعضى ابغضهم)) کے حاصل یہ کہ اس لیے ان کو دوست رکھتا ہے کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے اور ان کو اس لیے دشمن رکھتا ہے کہ وہ مجھے دشمن رکھتا ہے عاذنا الله من ذالك اور اسی سے ثابت ہوتی ہے اس شخص کے قول کی حقیقت جس نے کہا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہنے والے کا قتل کرنا واجب ہے اور یہی مذہب ہے مالکیہ کا اور علماء نے لکھا ہے کہ علامت صحبت اور نشان دوستی محبت کا یہ ہے کہ محبوب سے سرایت اور تجاوز کرے طرف متعلقوں اس کے کے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کا نشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ہے اور آپ کی محبت کا نشان آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا ہے۔ قال الملا على القارى فى شرح المرقاة على المشكوٰة۔

٦٠١٥- (٩) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَثَلُ اَصْحَابِيْ فِيْ اُمَّتِيْ كَالْمِلْحِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مثال میری امت میں ایسے ہے جیسے

فِی الطَّعَامِ لَایَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ)) قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ (رَوَاهُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ) (البغوی حدیث رقم ٣٨٦٣)

کھانے میں نمک کم ہے' کھانے کا ذائقہ نمک کے بغیر بنتا نہیں' حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا کہ ہمارا نمک تو جاتا رہا' اب ہم کیسے درست ہوں۔ (بغوی فی شرح السنہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

٦٠١٦- (١٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِیْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّابُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ((لَا يُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ)) فِیْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٨٦٥)

سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی کسی زمین میں نہیں مرے گا (مگر) وہ اس حال میں (قبر سے) اٹھایا جائے گا مگر اس کا قائد ہوگا' اور ان کے لئے قیامت کے دن روشنی کا سبب ہوگا۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث لَا يُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ باب محافظت زبان میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٦٠١٧- (١١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٨٦٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم ان لوگوں کو دیکھو کہ وہ میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہتے ہیں تو تم کہو کہ اللہ تعالیٰ کی تمہارے شر پر ❶ لعنت ہو۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث منکر ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کسی طرح برا کہنا اور ان کی کسی بات پر طعن کرنا درست نہیں اور جو کوئی ان کو برا کہے تو اس کے برا کہنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھٹکار پڑتی ہے اگر چہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایسا کام ہوا ہو کہ اگر وہی کام اور کسی سے ہوتو اس کو برا کہیں مگر ان کو برا کہنا درست نہیں۔

٦٠١٨- (١٢) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنْ اِخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰى اِلَیَّ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَلِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِیْ عَلٰى هُدًى)) قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اپنے بعد اختلاف کے متعلق پوچھا ❶ تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ اے محمد! بے شک آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میرے نزدیک آسمان میں ستاروں کی مانند ہیں' ان میں سے بعض دوسرے سے زیادہ قوی ہے اور ہر ایک کے لئے نور ہے تو جس آدمی نے کوئی چیز

((اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ)) (رواہ رزین)

ان سے لی جو اختلاف پر ہیں جس پر وہ ہیں تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہیں' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے تم جس کی بھی پیروی کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔ (رزین)

حکم الحدیث: یہ حدیث باطل ہے، اس کی سند سخت کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جاننا چاہیے کہ حدیث اصحابی کا لنجوم فبا یھم اقتدیتم اھتدیتم میں علماء نے گفتگو کی ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس پر گفتگو کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے، بلکہ ابن حزم رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع باطل ہے مگر بیہقی نے کہا مسلم کی حدیث مذکور النجوم امنة للسماء سے اس کے کچھ معنی مفہوم ہوتے ہیں، امام نووی رحمہ اللہ نے کہا صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہنا سخت حرام ہے، گو وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوں جو لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں شریک تھے اس لیے کہ وہ اس لڑائی کے بارہ میں مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے، جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جو ایسا کرے اس کو سزا دی جائے لیکن قتل نہ کیا جائے اور بعض کے نزدیک قتل کیا جائے جیسے گذرا۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٦٠١٩- (١) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَکْرٍ))۔ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ ((اَبَابَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنَّ اُخُوَّةَ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتِهٖ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِیْ بَکْرٍ۔)) وَفِیْ رِوَایَةٍ ((لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٦٥٤ ومسلم حدیث رقم ٢/ ٢٣٨٢ والدارمی حدیث رقم ٢١٩٠ واحمد فی المسند ١/ ٢٧٠)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بہت احسان کرنے والے مجھ پر اپنی صحبت اور اپنے مال میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور بخاری میں ہے کہ آپ نے فرمایا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) واقع ہوا ہے اور اگر میں کسی کو جگری دوست بناتا تو میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اسلام کی برادری اور اس کی محبت ثابت ہے' مسجد میں کوئی کھڑکی باقی نہ چھوڑی جائے مگر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ❶ کھڑکی جو کہ دیوار میں ہے اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو دوست بناتا تو وہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی الخ مسجد کے صحن سے متصل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دروازے تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے قریب تمام دروازے بند کروا دیے صرف سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر

فضیلت ثابت ہوئی اور اس میں آپ نے ان کی خلافت کا اشارہ کیا۔

٦٠٢٠- (٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهٗ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٣/ ٢٣٨٣ و ابوداؤد حديث رقم ٣٦٥٥ وابن ماجه حديث رقم ٩٣ واحمد فى المسند ٤/ ٤)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر میں دوست بنانا چاہتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ❶ اپنا دوست بناتا' لیکن وہ میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے' اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی کو دوست بنایا ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا خلت کہتے ہیں بالکل ایک خیال میں غرق ہو جانے اور غیر سے انقطاع کرنے کو یہ بات نبی ﷺ کو سوائے اللہ عزوجل کے کسی سے نہ تھی، البتہ محبت تھی ام المؤمنین سیدہ خدیجہ، ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما، سیدنا ابوبکر' سیدنا اسامہ' سیدنا زید رضی اللہ عنہم اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ایک حدیث میں ہے کہ میں حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا گیا ہے کہ محبت کا مرتبہ زیادہ ہے یا خلت کا؟ بعض نے کہا دونوں ایک ہیں اور بعض نے کہا حبیب کا مرتبہ زیادہ ہے کیونکہ یہ صفت ہمارے نبی ﷺ کی ہے اور بعض نے کہا خلت کا زیادہ ہے اور آپ کی خلت بھی اس حدیث سے ثابت ہے۔

٦٠٢١- (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهٖ، ((اُدْعِيْ لِيْ اَبَابَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ اَنَا وَلَا وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ)) (رواه مسلم) وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ: ((اَنَا اَوْلٰى)) بَدْلَ ((اَنَا وَلَا)) (مسلم حديث رقم ١١-٢٣٨٧ وابوداؤد حديث رقم ٤٦٦٠ واحمد فى المسند ٤/ ٣٢٢)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرض الموت میں فرمایا کہ میرے پاس اپنے والد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی کو بلاؤ ❶ تاکہ میں لکھوا دوں' کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کوئی خواہش مند آرزو کرے کہ میں خلافت کا مستحق ہوں' جب کہ وہ شخص نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ اور مومن لوگ انکار کریں گے مگر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ (کے لئے نہیں) (مسلم) اور کتاب حمیدی میں کہ انا اولیٰ بجائے انا ولا کے ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت بدل منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو ان کو خلیفہ کر جائیں لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی تقدیر میں تو یہی ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے اور اجماع مومنین بھی انہیں کی خلافت پر ہوگا، پھر لکھنا کیا ضروری ہے۔

٦٠٢٢- (٤) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ اِمْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ ((فَاِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَابَكْرٍ)) (متفق عليه) (البخارى حديث رقم ٣٦٥٩

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کسی معاملہ میں آپ سے بات کی' آپ نے فرمایا کہ پھر کسی وقت آنا' اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں اگر آپ وفات پا جائیں تو پھر میں کیا کروں' آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے

ومسلم حدیث رقم ۱۰- ۲۳۸٦ والترمذی حدیث رقم ۳٦۷٦)

تو پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ❶ آنا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا صاف اشارہ ہے اور یہ جو اس عورت نے کہا کہ بھلا بتلایئے کہ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو اس کا مطلب یہ ہے اگر آپ کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا کروں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا جو میں کرتا ہوں سو وہ کرے گا۔

٦٠٢٣- (٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ ((عَائِشَةُ)) قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ ((اَبُوْهَا)) قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ((عُمَرُ)) فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٤٣٥٩ ومسلم حدیث رقم ٨- ٢٣٨٤ وابن ماجه حدیث رقم ١٠١)

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ذات السلاسل ❶ کی لڑائی میں امیر بنا کر بھیجا' وہ کہتے ہیں پھر میں آپ کے پاس آیا تو میں نے کہا کہ لوگوں میں سے آپ کو زیادہ محبوب کون ہے' آپ نے فرمایا (ام المومنین سیدہ) عائشہ رضی اللہ عنہا' میں نے کہا مردوں میں سے کون؟ آپ نے فرمایا اس کا باپ ❷' میں نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا عمر (رضی اللہ عنہ)' پھر آپ نے چند اور آدمیوں کو شمار کیا تو میں اس خوف سے خاموش ہو گیا کہ کہیں آخر میں میں نہ آ جاؤں۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ ذات السلاسل نواحی شام میں ایک پانی کا نام ہے وہاں کی لڑائی جمادی الآخر ۸ ہجری میں ہوئی۔
❷ یعنی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث سے سیدنا ابوبکر' سیدنا عمر اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضوان اللہ علیہم کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ اہل سنت کی دلیل ہے کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے افضل ہیں۔

٦٠٢٤- (٦) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيْتُ اَنْ يَّقُوْلَ عُثْمَانَ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣٦٧١ وابوداؤد حدیث رقم ٤٦٢٩)

محمد بن حنفیہ سے روایت ہے ❶ کہ میں نے اپنے والد ❷ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے بہتر کون آدمی ہے' انہوں نے کہا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' میں نے کہا پھر کون؟ کہا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور میں ❸ ڈرا کہ آپ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے' میں نے کہا پھر آپ نے فرمایا میں نہیں مگر مسلمانوں میں سے ایک ❹ آدمی۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہ علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں مگر سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے بطن سے نہیں۔ ❷ یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے۔ ❸ اور ڈرا میں یعنی میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعد نہ پوچھا کون بہتر ہے اس ڈر کے مارے کہ آپ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل فرمائیں گے، پس عنوان سوال سے عدول کر کے میں نے اس طرح پوچھا کہ پھر آپ بہتر ہیں۔ ❹ مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ازراہ تواضع کے فرمایا ورنہ اس سوال کے وقت تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ بلا اختلاف سب لوگوں سے بہتر تھے کیونکہ یہ ذکر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد کا ہے۔

٦٠٢٥- (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں

ﷺ لَا نَعْدِلُ بِاَبِیْ بَکْرٍ اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُکُ اَصْحَابَ النَّبِیِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَیْنَھُمْ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۳۶۹۷ وابوداؤد حدیث رقم ۴۶۲۸ والترمذی حدیث رقم ۳۷۰۷)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ: ((کُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَیٌّ: اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِیِّ ﷺ بَعْدَہٗ اَبُوْبَکْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ))

کسی کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر نہیں کہتے تھے' پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ❶ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی کو برابر شمار نہیں کرتے تھے' پھر ہم نے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں فوقیت دینا چھوڑ دیا (بخاری) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ زندہ تھے ہم کہتے تھے کہ نبی ﷺ کے بعد امت میں سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق' پھر سیدنا عمر' پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ اور یہ تفاضل صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان مراد ہے اور رہے اہل بیت تو وہ ان سے خاص ہیں اور ان کا حکم ان کے حکم مغائر کے پس نہ وارد ہوگا اعتراض بہ سبب نہ ذکر کرنے سیدنا علی اور سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم کے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۶۰۲۶- (۸) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((مَالِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ مَاخَلَا اَبَابَکْرٍ فَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْہِ اللّٰہُ بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَانَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَانَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَاوَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ)) (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۶۵۵ واحمد فی المسند ۲/ ۲۵۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم پر کسی بھی ایک آدمی کا احسان نہیں' مگر ہم نے اس کا بدلہ اتار دیا ہے' سوائے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے' بے شک ان کا ہم پر احسان ہے، جس کا اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن بدلہ ❶ عطا فرمائے گا' اور مجھے کسی ایک کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے نفع ہوا ہے' اور اگر کسی کو میں اپنا دوست بناتا تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا' خبردار! اور بے شک تمہارا صاحب اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر قیامت کے دن کسی کو بے انتہا ثواب نہیں ملے گا کہ نبی ﷺ نے ان کا احسان اللہ تعالیٰ کو سونپا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ کمی نہیں۔

۶۰۲۷- (۹) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ) (الترمذی حدیث رقم ۳۶۵۶)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں ❶ اور ہمارے افضل ہیں ❷ اور رسول اللہ ﷺ کو ہم سے بہت پیارے ہیں۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سردار ہمارے ہیں یعنی حسب نسب میں۔ ❷ افضل ہمارے ہیں یعنی عمل میں اور بھلائیوں کے کرنے میں۔

٦٠٢٨- (١٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ)) (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٦٧٠)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا کہ تو غار میں میرا ساتھی ہے اور حوض کوثر پر بھی تو میرا ساتھی ہوگا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

٦٠٢٩- (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٦٧٣)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ❶ ان لوگوں کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ جن میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود ہوں اور ان کی امامت کوئی دوسرا کرائے۔" (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں جب یہ ثابت ہو گیا تو پھر فاضل کے ہوتے ہوئے کسی مفضول کو خلیفہ مقرر کرنا درست نہیں چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی ﷺ نے نماز میں جو ہمارا دین ہے اس میں آپ کو ہمارا امام بنایا ہے تو پھر آپ کو ہمارے اس دین میں کون ہے جو پیچھے رکھ سکے یعنی خلافت میں۔

٦٠٣٠- (١٢) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ الْیَوْمَ اَسْبِقُ اَبَابَکْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ یَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا اَبْقَیْتَ لِاَهْلِكَ)) فَقُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰی اَبُوْبَکْرٍ بِکُلِّ مَاعِنْدَهٗ فَقَالَ ((یَا اَبَابَکْرٍ مَا اَبْقَیْتَ لِاَهْلِكَ)) فَقَالَ اَبْقَیْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا (رواہ الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ١٦٧٨ والترمذی حدیث رقم ٣٦٧٥ والدارمی حدیث رقم ١٦٦٠)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن صدقہ کرنے کا حکم دیا اور یہ بات میرے پاس زیادہ مال ہونے کی وجہ سے میرے بہت موافق ❶ ہوئی، تو میں نے کہا کہ آج کے دن اگر میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سبقت کر سکا تو آج سبقت لے جاؤں گا' فرماتے ہیں کہ میں اپنا آدھا مال لے آیا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو اپنے گھر والوں کے لئے کتنا باقی چھوڑ آیا ہے' میں نے کہا کہ اس کے برابر' اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جو کچھ تھا وہ ❷ تمام لے آئے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر صدیق! تو اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آیا ہے' تو انہوں نے کہا کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ (کی محبت) کو چھوڑ آیا ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں نے کہا کہ میں کبھی بھی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سبقت نہیں لے جا سکتا۔ (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اتفاقاً اس وقت میں بہت سا مال میرے پاس آ گیا۔

❷ اس میں اشارہ ہے کہ اگر چہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا آدھا مال سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سارے مال سے زیادہ تھا لیکن چونکہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جو کچھ تھا وہ سارا لے آئے، اس لیے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر ان کی فضیلت باقی رہی جیسے کہ حدیث میں آیا ہے۔ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ جُهْدُ الْمُقِلِّ۔

٦٠٣١- (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ)) فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٦٧٩ وابن ماجه حدیث رقم ١٣٧)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کا آزاد کیا گیا ہے آگ سے، تو اس دن سے آپ کا نام عتیق ❶ مشہور ہو گیا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس کا ایک شاہد ہے جو صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قطعی بہشتی ہونا ثابت ہوا۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ اس کی طرف دیکھے جس کو (اللہ تعالیٰ نے) دوزخ سے آزاد کر دیا ہے تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔

٦٠٣٢- (١٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيَ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٦٩٢)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس پر زمین پھٹے گی، پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پھر میں بقیع والوں کی طرف آؤں گا، تو وہ اٹھائے اور میرے ساتھ جمع کئے جائیں گے، پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا، یہاں تک کہ میں حرمین شریفین کے درمیان جمع ❶ کیا جاؤں گا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند میں ایک راوی ہے جو حافظ نہیں تھا۔

فوائد الحدیث: ❶ قیامت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل مکہ کا بقیع میں انتظار کریں گے یہاں تک کہ جمع ہوں گے پھر متوجہ ہوں گے، طرف محشر کے یعنی زمین شام کے پھر وہاں تمام خلائق کے ساتھ جمع ہوں گے۔

٦٠٣٣- (١٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَرَانِيْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِيْ يَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِيْ)) فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَدِدْتُّ اَنِّيْ كُنْتُ مَعَكَ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَمَا اِنَّكَ يَا اَبَابَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ)) (رواه ابوداوٗد) (ابوداؤد حدیث رقم ٤٦٥٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے وہ دروازہ دکھایا کہ جس سے میری امت جنت میں داخل ہوگی، تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کاش میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا، تاکہ میں وہ دروازہ دیکھتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر! ❶ بے شک جنت میں داخل ہونے والوں میں سے میری امت میں سے پہلا آدمی تو ہو گا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان تمام احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جس قدر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت تھی

اتنی کسی سے محبت نہ تھی تو ہر مسلمان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کے علاوہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جس قدر محبت رکھے اتنی کسی کی محبت نہ رکھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٦٠٣٤- (١٦) عَنْ عُمَرَ ذُكِرَ عِنْدَهُ أَبُوْبَكْرٍ فَبَكَى وَقَالَ وَدِدْتُّ أَنَّ عَمَلِيْ كُلَّهُ مِثْلَ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهِ وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيْهِ أَمَّا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهِ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُهُ حَتّٰى أَدْخُلَ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ فِيْهِ شَيْءٌ أَصَابَنِيْ دُوْنَكَ فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ وَوَجَدَ فِيْ جَانِبِهِ ثُقُبًا فَشَقَّ إِزَارَهُ وَسَدَّهَا بِهِ وَبَقِيَ مِنْهُ اِثْنَانِ فَأَلْقَمَهُمَا رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَأْسَهُ فِيْ حِجْرِهِ وَنَامَ فَلُدِغَ أَبُوْبَكْرٍ فِيْ رِجْلِهِ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ أَنْ يَنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهُ عَلَى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَالَكَ يَاأَبَابَكْرٍ)) قَالَ لُدِغْتُ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبَ مَايَجِدُهُ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ وَأَمَّا يَوْمُهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِرْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا لَا نُؤَدِّيْ زَكٰوةً فَقَالَ لَوْمَنَعُوْنِيْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُّهُمْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا تو وہ رو پڑے اور کہا کاش کہ میری تمام زندگی کے اعمال ان کے ❶ دنوں میں سے ایک دن اور راتوں ❷ میں سے ایک رات کے عمل کے برابر ہوتے' انکی رات تو وہ ہجرت کی رات ہے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف آئے اور جب وہاں پہنچے ❸ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا' اللہ کی قسم آپ غار میں داخل نہ ہوں جب تک کہ آپ سے پہلے میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں' تا کہ اگر اس میں کوئی چیز ❹ ہو تو مجھے نقصان دے لے اور آپ اس سے محفوظ رہیں' تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ غار میں داخل ہوئے' اسے جھاڑا اور اس میں کئی ایک سوراخ دیکھے' تو اپنی چادر پھاڑ کر اس سے ان سوراخوں کو بند کیا اور جو دو سوراخ باقی رہ گئے تو اپنے دونوں ❺ پاؤں ان دونوں پر رکھے' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ غار میں تشریف لے آئیں' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے' اپنا سر مبارک ان کی گود میں رکھا اور سو گئے' سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک سوراخ میں سے سانپ نے ان کے پاؤں پر ڈس لیا' انہوں نے اس ڈر سے حرکت نہ کی کہ کہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار نہ ہو جائیں' تو تکلیف کی وجہ سے ان کا آنسو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر گرا تو آپ نے فرمایا ❻ اے ابوبکر! تجھے کیا ہوا؟ کہا میرے والدین آپ پر قربان ہوں' میں ڈسا گیا ہوں ❼ ' تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر لب مبارک لگایا تو ان کی تکلیف ختم ہوگئی' پھر اس زہر نے اثر کیا اور یہی زہر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب بنا ❽ اور ان کا دن وہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو عرب کے بعض لوگ مرتد ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم زکوۃ نہیں دیں گے تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر وہ اونٹ کی رسی بھی نہ دیں گے تو میں ان سے اس پر جہاد کروں گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ لوگوں سے نرمی اور الفت

بِهِمْ فَقَالَ لِيْ اَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْإِسْلَامِ اَنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّيْنُ اَيَنْقُصُ وَاَنَا حَيٌّ۔ (رواه رزين)

کیجئے تو انہوں نے مجھے کہا کہ تو دور جاہلیت میں بہادر تھا اور اسلام میں آ کر تو نامرد ہو گیا ہے، تحقیق وحی منقطع ہو گئی، دین مکمل ہو گیا، کیا میری زندگی میں دین ناقص ہو جائے۔ (رزین)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی ﷺ کے زمانہ حیات میں۔ ❷ یعنی حیات نبی ﷺ کے اوقات میں۔ ❸ اور آپ نے غار میں جانا چاہا۔ ❹ یعنی کوئی موذی چیز قسم دشمن یا حشرات الارض سے مانند سانپ اور بچھو وغیرہ کے۔ ❺ یعنی جب کہ تہہ بند میں سے کچھ ان سوراخوں کے اندر بھرنے کو نہ بچا تو دونوں پاؤں اپنے ان سوراخوں میں ڈال دیے جیسے کہ منہ میں لقمہ ڈالتے ہیں تا کہ موذی چیز کے نکلنے کی کوئی راہ نہ رہے۔ ❻ یعنی سانپ نے ان کے پاؤں میں کاٹا۔ ❼ یعنی بیدار ہوئے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو روتا دیکھا تو فرمایا۔ ❽ آخر عمر میں کہ سانپ کے زہر کے اثر سے فوت ہوئے تو ان کے لیے شہادت فی سبیل اللہ اس حالت میں حاصل ہوئی کہ راستہ میں وہ نبی ﷺ کے رفیق تھے اور یہ ایسا تھا کہ جیسے آپ کو خیبر میں بکری میں زہر دیا تھا اور وقت وفات کے اس کا اثر ظاہر ہوا، اہل سنت نے اتفاق کیا اس پر کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل ہیں، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور اکثر اہل سنت کے نزدیک پھر ان کے بعد سیدنا عثمان پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہما اور بعض اہل سنت نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر مقدم رکھا ہے اور صحیح مشہور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی تقدیم ہے۔ ابومنصور بغدادی نے کہا خلفاء اربعہ کے بعد عشرہ مبشرہ ہیں، پھر اہل بدر، پھر اہل احد، پھر بیعت رضوان والے (رضوان اللہ علیہم) امام ابوعبداللہ مازری رحمہ اللہ نے کہا کہ لوگوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تفضیل میں ایک دوسرے پر اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہم ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے اور جمہور علماء تفضیل کے قائل ہیں۔

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٦٠٣٥- (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَلَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهُ عُمَرُ)) (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ٣٦٨٩ ومسلم حدیث رقم ٣٦٨٩ والترمذی حدیث رقم ٣٦٩٣ واحمد ٦/ ٥٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلی امتوں میں سے بعض لوگوں کو الہام کیے گئے تو اگر میری امت میں سے کوئی شخص ہوا تو وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہوگا۔'' ❶ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ وہ (سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ ہوگا' بے شک نبی ﷺ کی امت تمام امتوں سے افضل ہے، تو جب اگلی امتوں میں صاحب الہام لوگ ہوئے تو نبی ﷺ کی امت میں بطریق اولیٰ ہونا چاہیے، اس حدیث سے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

٦٠٣٦- (٢) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اِسْتَاْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهٗ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُّكَلِّمْنَهٗ وَيَسْتَكْثِرْنَهٗ عَالِيَةً

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی اس وقت آپ کے پاس قریش کی چند عورتیں بیٹھی

اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اِسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ فَقَالَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ اِبْتَدَرْنَ الْحِجَابَ)) قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِيْهِ يَاابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَالَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّاسَلَكَ فَجًّاغَيْرَ فَجِّكَ)) (متفق عليه) وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ: ((زَادَ الْبُرْ قَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: مَا اَضْحَكَكَ)) (البخاری حديث رقم ٣٦٨٣ ومسلم حديث رقم ٢٢-٢٣٩٦ واحمد في المسند ١/ ١٧٨)

ہوئی ❶ بلند آواز سے باتیں کر رہی تھیں' جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھ کر دوڑیں اور پردہ میں ہو گئیں' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور رسول پاک ﷺ مسکرا رہے تھے' تو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے' ❷ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے ان عورتوں سے تعجب ہوا جو میرے پاس بیٹھی تھیں' جب انہوں نے تیری آواز سنی تو وہ جلدی سے پردہ میں چلی گئیں' تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اپنی جان کی دشمنو کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں' تو ان عورتوں نے کہا کہ ہاں (کیونکہ) تم سخت عادت اور سخت طبیعت رکھتے ہو' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے ❸ اور بات کر' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' ہرگز نہیں تجھے شیطان راستہ میں ملتا جس راستہ پر تو چلتا ہے مگر وہ راستہ بدل لیتا ہے (متفق علیہ) حمیدی نے کہا کہ برقانی نے یارسول اللہ ﷺ کے بعد یہ زیادہ کیا کہ ''آپ کو کس چیز نے ہنسایا''۔

فوائد الحدیث: ❶ احتمال ہے کہ یہ بلند کرنا آواز کا نبی ﷺ کی آواز پر بلند کرنے کے منع ہونے سے پہلے کا واقع ہوا اور احتمال ہے کہ ان سب کی آواز مل کر گونج اٹھی ہو نہ یہ کہ ہر ایک کی آواز بانفراد نبی ﷺ کی آواز سے بلند تھی ملا علی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی آوازیں آپ کی آواز سے بلند تھیں تاکہ سورۂ حجرات کی آیت سے اشکال وارد ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ انہوں نے اس حالت میں برخلاف عادت پست آوازی اپنی کے بلند کیں تھیں آوازیں اپنی کلام کرنے میں ساتھ نبی ﷺ کے آپ کے حسن خلق پر اعتماد کر کے۔ ❷ یعنی ہمیشہ خوش رکھے کہ باعث ہے آپ کے دانتوں کے کھلنے کا لیکن بالضرور کچھ سبب سے اس کا اور ظاہر ہوا ہے کوئی امر عجیب پس مطلع کیجیے مجھ کو اس پر۔ ❸ یعنی تیرے کڑے پن اور مضبوطی سے شیطانی کام تیرے گرد بھٹک نہیں سکتے حرام کاموں کا تو کیا ذکر ہے کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہیں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کے وقت میں حجتی کی خدمت کی اس لیے لوگ ان سے ڈرتے تھے دستور ہے کہ چور جیسے کوتوال سے ڈرتے ہیں ویسے بادشاہ سے نہیں ڈرتے اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہیں جانتا، اسی طرح سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔

٦٠٣٧ - (٣) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَااَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَاَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهٖ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوْا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بہشت میں داخل ہوا تو میں سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ رمیصاء رضی اللہ عنہا سے ملا اور میں نے پاؤں کی آواز سنی تو میں نے کہا یہ کون ہے' کہا یہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ہیں' میں نے ایک محل

لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَهٗ فَاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ)) فَقَالَ عُمَرُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلَيْكَ اَغَارُ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣٦٧٩ ومسلم حديث رقم ٢١-٢٣٩٥ واحمد في المسند ٣/ ٣٨٩)

دیکھا اس میں ایک نوجوان عورت تھی' میں نے کہا یہ محل کس کا ہے' انہوں نے کہا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا' تو میں نے ارادہ کیا کہ میں اس میں داخل ہو کر محل کو دیکھوں' تو مجھے تیری غیرت یاد آ گئی' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔ ❶ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا جن کا رمیصاء اور غمیصاء لقب ہے اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بہشت کی بشارت ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کا خواب ایک قسم کی وحی ہے، خواب وخیال نہیں، دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے اس عورت کو وضو کرتے دیکھا تو یہ وضو نظافت اور لطافت کے لیے ہوگا، نہ کہ رفع حدث اور طہارت کے لیے اس لیے کہ جنت دار تکلیف نہیں ہے۔

٦٠٣٨- (٤) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَادُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ)) قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اَلدِّيْنَ)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣٦٩١ ومسلم حديث رقم (١٥ـ ٢٣٩٠) والترمذی حديث رقم ٢٢٨٥ والنسائی حديث رقم ٥٠١١ واحمد في المسند ٣/ ٨٦)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سونے کی حالت میں لوگوں کو دیکھتا ہوں' وہ مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں' اور ان پر قمیض ہیں بعض کی سینے تک اور بعض کی اس سے بھی کم ہیں' اور مجھ پر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پیش کئے گئے تو ان پر اتنی لمبی قمیض تھی کہ وہ اسے کھینچتے تھے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا! اے اللہ کے رسول ﷺ آپ اس کی کیا تعبیر کرتے ہیں' آپ نے فرمایا' اس کی تعبیر دین ❶ ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ دین اور کرتے میں یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا' سردی اور گرمی سے بچاتا ہے' ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دین نہایت کامل اور حد سے زیادہ تھا۔

٦٠٣٩- (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)) قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اَلْعِلْمَ)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣٦٨١ ومسلم حديث رقم (١٦ـ ٢٣٩١) والترمذی حديث رقم ٢٢٨٤ والدارمي

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا' میں نے وہ پیا' یہاں تک کہ اس کی سیرابی میں نے ناخنوں سے نکلتی دیکھی' پھر میں نے بقایا بچا ہوا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ اس کی کیا تعبیر کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا اس کی تعبیر علم ❶ ہے۔ (متفق علیہ)

حدیث رقم ٢١٥٤ واحمد فی المسند ٢/ ١٠٨)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے بڑے راز دار تھے اسی وجہ سے ان کی خلافت میں تمام ممالک میں اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر میں علم دین کا بہت چرچا ہوا۔

٦٠٤٠- (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِیْ عَلٰی قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَّاللّٰهُ يَغْفِرُلَهٗ ضَعْفَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَعَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔)) (البخاری حدیث رقم ٣٦٦٤ ومسلم حدیث رقم ١٧- ٢٣٩٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا' میں نے خود کو ایک منڈیر کے بغیر کنوئیں پر دیکھا' اس پر ایک ڈول تھا' میں نے اس کنوئیں سے پانی نکالا جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا' پھر وہ ڈول ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے لے لیا' تو اس سے ایک ڈول یا دو ڈول کھینچے اور اس کے کھینچنے میں سستی اور کمزوری ہے' اللہ تعالیٰ اس کی کمزوری اور سستی کو معاف فرمائے۔ پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا تو اس کو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پکڑا' میں نے لوگوں میں سے کسی کو طاقت ور نہیں دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی طرح کھینچتا ہو' یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹ سیراب کئے اور اونٹوں کے لئے عطن ❶ مقرر کر لئے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور مقرر کیے اونٹوں کے عطن یعنی لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی سے آسودہ کر کے ان کی نشست گاہ پر بٹھلایا' اس حدیث میں ترقی اسلام اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا اشارہ ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے اور وہ ایک دو ڈول آہستگی سے نکالیں گے یعنی ان کی خلافت کی مدت کم ہوگی ان کے وقت میں کہ اسلام عالم میں خوب نہیں پھیلے گا چنانچہ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کل دو برس خلیفہ رہے اس مدت میں مسیلمہ کذاب اور مرتدوں کو مار کر عرب کا اسلام مضبوط کر کے شام کا کچھ علاقہ فتح کیا تھا کہ آپ کا انتقال ہو گیا پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے وہ دس برس خلیفہ رہے ان کے وقت میں عالم میں خوب اسلام ظاہر ہوا شام، مصر، ایران، عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوئے اور چار ہزار جامع مساجد تیار ہوئیں اور چار ہزار بت خانے توڑے گئے اور بے شمار خزانے مسلمانوں میں تقسیم ہوئے ، لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے تو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہونا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں دکھلا دیا۔

٦٠٤١- (٧) وَفِیْ رِوَايَةِابْنِ عُمَرَ قَالَ ((ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ اَبِیْ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِیْ يَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِیْ فَرِيَّهٗ حَتّٰی رَوَی النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٧٠١٩ ومسلم حدیث رقم (١٧- ٢٣٩٢) واحمد فی المسند ٢/ ٢٧)

اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ پھر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے' سیدنا ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ڈول لیا تو وہ ڈول سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں چرس ہو گیا (بہت بڑا) تو میں نے کسی قوی شخص کو نہیں دیکھا کہ جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جیسا عمل کرتا ہو یہاں تک کہ لوگوں کو سیراب کیا اور انہوں نے اونٹوں کے لئے عطن مقرر کیے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٦٠٤٢- (٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ٣٦٨٢ واحمد فی المسند ٢/ ٥٣)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور اس کے دل پر حق جاری کیا ہے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

٦٠٤٣- (٩) وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ يَقُوْلُ بِهٖ۔)) (ابو داؤد حدیث رقم ٢٩٦٢ وابن ماجه حدیث رقم ١٠٨)

اور ابو داود رحمہ اللہ میں سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے اس طرح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر حق رکھا ہے اور وہ حق کے ساتھ بات کرتا ہے۔

٦٠٤٤- (١٠) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ (رواه البيهقى فى دلائل النبوة) (البیهقی والبغوی حدیث رقم ٣٨٧٧)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ بات ہم بعید نہیں سمجھتے تھے کہ سکینہ ❶ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر جاری ہوتی ہے۔ (بیہقی فی دلائل النبوۃ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ان کا یہ مرتبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے دل میں نیک بات ڈال دی جاتی ہے۔

٦٠٤٥- (١١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)) فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰى فِی الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا۔ (رواه احمد و الترمذى) (الترمذی حدیث رقم ٣٦٨٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٠٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے دعا کی اے ❶ میرے اللہ اسلام کو ابو جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب سے غلبہ عطا فرما' تو عمر نے صبح کی اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مسلمان ہو گیا' پھر آپ نے مسجد میں علی الاعلان نماز ادا فرمائی۔ (احمد' ترمذی)

حکم الحدیث: اس کا شاہد حسن صحیح کے درجہ کا موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دعاء کی یعنی ان دونوں میں سے ایک کو مسلمان کرتا کہ اسلام کو قوت ہو، حاکم نے دلائل النبوۃ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ابو جہل نے کہا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مار ڈالے اس کو سو اونٹنیاں اور اوقیہ چاندی کا ہار دیا جائے گا، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یہ صحیح کہتے ہو، ابو جہل بولا انی الفور دے دوں گا تو عمر نکلے ان سے ایک شخص ملا اور پوچھا کہاں جاتے ہو؟ عمر نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہوں وہ شخص بولا تجھے بنی ہاشم کا خوف نہیں ہے، عمر نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ تو بھی مسلمان ہو گیا؟ وہ بولا میں تجھے اس سے عجیب بات نہ سناؤں، تیری بہن اور بہنوئی بھی دین سے نکل گئے ہیں یہ سن کر عمر اپنی بہن کی طرف چلے اور وہ سورہ طٰہٰ پڑھ رہی تھیں، عمر نے ٹھہر کر سنا،

پھر دروازہ کھول کر بہن کے پاس گئے اور پوچھا تو اس نے اسلام ظاہر کیا، عمر نے غم میں رات کاٹی خیر صبح کو اٹھے اور نبی ﷺ کی جناب میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے (رضی اللہ عنہ)۔

٦٠٤٦- (١٢) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

(الترمذی حدیث رقم ٣٦٨٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اے بہترین لوگوں کے رسول اللہ ﷺ کے بعد تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بے شک تو مجھے کہتا ہے تو البتہ تحقیق میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ کسی شخص پر سورج طلوع ❶ نہیں ہوا کہ جو عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہو۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث باطل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں طلوع ہوا الخ یعنی تم مجھے سب سے اچھا بتاتے ہو اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جس آدمی پر سورج چمکتا ہے یعنی آدمی دنیا میں پیدا ہوا کوئی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر نہ ہوا یعنی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تمام دنیا کے لوگوں سے بہتر ہیں، ملا علی قاری رحمہ اللہ نے کہا یہ یا تو محمول ہے اوپر ایام خلافت ان کی کے کہ ان دنوں میں وہ سب سے بہتر تھے یا مقید ہو ساتھ سیدنا ابی بکر رضی اللہ عنہ کے بعد ہونے یا عدالت کے بارہ میں ان کا ہونا مراد ہو یا طریق سیاست میں۔

٦٠٤٧- (١٣) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْكَانَ بَعْدِیْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٦٨٦ واحمد ٤/ ١٥٤)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ❶ البتہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتا۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تو البتہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتا الخ اور اس عبارت کو محال میں بھی استعمال کرتے ہیں مبالغہ اور گویا یہ اس سبب سے ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو الہام ہوتا ہے اور فرشتہ ان کے دل میں حق القا کرتا ہے گویا ان کو ایک طرح کی عالم وحی سے مناسبت ہے۔

٦٠٤٨- (١٤) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَآءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِیْ وَاِلَّا فَلَا)) فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ

سیدنا بریدہ (اسلمی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ❶ کہ رسول اللہ ﷺ بعض غزوات میں نکلے اور جب آپ واپس آئے تو آپ کے پاس ایک سیاہ رنگ کی لڑکی آئی' ❷ اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو میں آپ ﷺ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گاؤں گی' رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا اگر تو نے نذر مانی تھی تو دف بجالے اور اگر نذر نہیں مانی تھی تو پھر نہ

دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَاعُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۶۹۰ واحمد فی المسند ۵/ ۳۵۳)

بجانا چنانچہ اس لڑکی نے بجانا شروع کیا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بجاتی رہی' پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بجاتی رہی' پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بجاتی رہی' پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے تو اس لڑکی نے دف اپنے مقعد کے نیچے رکھ لی' پھر اس پر بیٹھ گئی' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! بے شک شیطان تجھ سے ڈرتا ہے' ❸ میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ لڑکی دف بجاتی رہی' پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو یہ بجاتی رہی' پھر علی رضی اللہ عنہ آئے تو یہ بجاتی رہی' پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو یہ بجاتی رہی اور جب عمر رضی اللہ عنہ تم آئے تو اس نے دف رکھ دی اور اس کے اوپر بیٹھ گئی۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ مشاہیر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہیں۔ ❷ اس حدیث میں لڑکی سے نابالغ لڑکی مراد ہے، کیونکہ جوان عورت کو تو مطلقاً گانا حرام ہے اور شادی اور خوشی میں گانا بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو اور دف بجانا بشرطیکہ اس کے ساتھ ساز وغیرہ نہ ہوں جائز ہے۔ ❸ یعنی جب شیطان تجھ سے ڈرتا ہے تو دوسرے لوگ بھی تو تجھ سے بہت زیادہ ہیبت میں رہتے ہیں اور اس کی وجہ گذر چکی جس سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ لوگ ڈرتے تھے، ایسی احادیث پر بعض بے وقوفوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ شیطان بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ ڈرے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ شیطان مجھ سے کم ڈرتا ہے اور اگر ایسا بھی ہو تو کیا قباحت ہے، چور جتنا کوتوال سے ڈرتے ہیں بادشاہ سے اتنا نہیں ڈرتے تو اس سے کوتوال کی فضیلت بادشاہ پر نہیں بڑھتی۔

۶۰۴۹- (۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ)) فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيِيْ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا مَابَيْنَ الْمَنْكِبِ اِلٰى رَأْسِهٖ فَقَالَ لِيْ ((اَمَا شَبِعْتِ اَمَا شَبِعْتِ)) فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَا لِاَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ)) قَالَتْ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ہم نے شور شرابا اور لڑکوں کی آواز سنی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو وہاں ایک حبشی عورت ناچ رہی تھی اور اس کے ارد گرد لڑکے تھے' ❶ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! میرے پاس آ اور تماشا دیکھ' تو میں آئی اور میں نے اپنی ٹھوڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر رکھی' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور کندھے کے درمیان سے دیکھنا شروع کیا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ کیا تو ابھی سیر نہیں ہوئی' کیا تو ابھی سیر نہیں ہوئی' تو میں کہتی کہ ابھی میں سیر نہیں ہوئی تاکہ میں آپ کے ہاں اپنا مقام دیکھوں' ❷ جب سیدنا

فَرَجَعْتُ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)۔ (الترمذی حدیث رقم ٦/ ٢٣٣)

عمر رضی اللہ عنہ ظاہر ہوئے تو لوگ اس عورت سے متفرق ہو گئے' ❸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جن وانس کے شیاطین کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ سے بھاگتے ہیں' ❹ آپ فرماتی ہیں کہ پھر میں لوٹ آئی۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور بچے اس کے گرد تھے یعنی تماشا دیکھتے تھے۔ ❷ تاکہ میں اپنا مقام دیکھوں یعنی نہایت مرتبہ اپنا اور غالب محبت اپنی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی یہ کہنا میرا کہ میں سیر نہیں ہوئی اس لیے نہ تھا کہ مجھے اس تماشا کے دیکھنے کی حرص تھی بلکہ مقصود اصلی یہ تھا کہ میں دیکھوں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر چاہتے ہیں اور میرا آپ کے نزدیک کتنا مرتبہ ہے۔ ❸ پس متفرق ہوئے الخ یعنی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے رعب کی وجہ سے۔ ❹ گویا یہ کہنا آپ کا باعتبار ہونے اس کے بیچ صورت لہو ولعب کے ہے' ورنہ کیوں کر دیکھتے اس کو آپ اور کیونکر دیکھتی ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کی دلیل ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٦٠٥٠- (١٦) عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ وَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلٰى نِسَآئِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْاَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ ﴿عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ﴾ فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ۔ (البخاری حدیث رقم ٤٠٢ واحمد فی المسند ١/ ٢٣)

سیدنا انس اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ❶ اپنے پروردگار کی تین چیزوں میں موافقت کی ایک یہ کہ کہا میں نے اے اللہ کے رسول! اگر ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنائیں تو بہتر ہوتا' پس یہ آیت نازل ہوئی'' اور تم ❷ مقام ابراہیم علیہ السلام کو نماز کی جگہ بناؤ اور دوسری یہ کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ کی بیویوں پر نیک اور بدلوگ داخل ❸ ہوتے ہیں اگر آپ اپنی بیویوں کو حکم کرتے کہ وہ پردہ میں رہیں تو بہتر ہوتا' تو پردہ کی ❹ آیت اتری اور تیسرا یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں غیرت کے ❺ قصہ میں آپ کے پاس جمع ہوئیں تو میں نے کہا اگر طلاق دیویں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم کو اے بیویو تو امید ہے کہ پروردگار آپ کو ان کا بدل دے گا بیویاں بہتر تم سے' تو یہ آیت اسی طرح اتری۔

فوائد الحدیث: ❶ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ یہاں خاص تین چیزوں کے ذکر کرنے سے زیادت کی نفی نہیں نکلتی کیونکہ بہت مقامات میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل سے موافقت کی ہے چنانچہ مشہور ان میں سے قصہ اہل بدر کا اور منافقوں پر نماز پڑھنے کا ہے بدر کے قیدیوں کا قصہ تو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں مذکور ہے اور منافقوں پر نماز پڑھنے کا قصہ صحیح مسلم میں موجود ہے اور اکثر جو

واقف ہوئے ہیں ہم ان میں سے پندرہ مقام ہیں صاحب ریاض نے کہا کہ تو ان میں سے لفظی ہیں اور چار معنوی اور دو تو یہ میں ہیں۔
❷ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ یعنی صلوٰۃ الطواف کی جگہ اور مقام ابراہیم سے وہ پتھر مراد ہے کہ جس میں ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان ہیں جو خانہ کعبہ کے بنانے کے وقت اس پر کھڑے ہو کر بناتے تھے اس میں نشان ان کے قدموں کے پڑ گئے تھے، دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ مقام ابراہیم ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا ہم اس کو نماز کی جگہ نہ بنالیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس بات کا حکم نہیں ہوا پس غروب ہوا آفتاب یہاں تک کہ اتری آیت ﴿و اتخذوا من مقام ابراهیم مصلی﴾ مراد یہ ہے کہ دو رکعات طواف کی وہاں پڑھو اور امر اس آیت میں استحباب کے لیے ہے۔ ❸ داخل ہوتے ہیں آپ کی بیویوں پر نیک و بد اور یہ مناسب آپ کی شان وعظمت کے نہیں۔ ❹ یعنی اور جب مانگو ان سے پردہ کے پیچھے سے اور یہ حجاب جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر واجب تھا سوائے اس ستر کے ہے کہ تمام عورتوں پر واجب ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لیے یہ حکم تھا کہ بالکل در پردہ رہیں اور لوگوں کے سامنے نہ آئیں اگرچہ کپڑوں میں پوشیدہ اور مستور ہوں یہ حکم خاص ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لیے تھا اور عورتوں کو لازم ہے کہ خوب اچھی طرح اپنے تئیں ڈھانپ کر نکلیں۔ ❺ غیرت کے قصہ میں شاید غیرت کے قصہ سے مراد یہ ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حرم اپنی موقوف کر دی یا ایک بیوی کے ہاں دوسری بیویوں کی خاطر شہد پینا موقوف کر دیا۔

۶۰۵۱ - (۱۷) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ فِیْ مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ وَفِی الْحِجَابِ وَفِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ۔ (متفق علیه) (مسلم حدیث رقم ۲۴-۲۳۹۹)

اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اپنے رب کی تین چیزوں میں موافقت کی مقام ابراہیم علیہ السلام پر ایک تو نماز ادا کرنے میں اور دوسرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے پردہ کرنے میں اور تیسرا بدر کے قیدیوں کے بارہ میں۔" (متفق علیہ)

۶۰۵۲ - (۱۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ بِذِكْرِ الْاُسَارٰی یَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾ وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ اَمَرَ نِسَآءَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَّحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهٗ زَیْنَبُ وَاِنَّكَ عَلَیْنَا یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْیُ یَنْزِلُ فِیْ بُیُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ وَبِدَعْوَةِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَللّٰهُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ)) وَبِرَاْیِهٖ فِیْ اَبِیْ بَكْرٍ كَانَ اَوَّلَ نَاسٍ بَایَعَهٗ (رواہ احمد) (احمد فی المسند ۱/ ۴۵۶)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چار چیزوں کی وجہ سے لوگوں پر فضیلت دیئے گئے (۱) بدر کے قیدیوں کو قتل کرنے کا مشورہ دینے پر، جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اگر اللہ تعالیٰ کا حکم سبقت ❶ نہ لے گیا ہوتا تو تمہارے فدیہ ❷ لینے کی وجہ سے تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا (۲) پردہ کا ذکر کرنے کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو پردہ کا حکم دیا تو ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا اے خطاب کے بیٹے تو ہم پر حکم کرتا ہے، جب کہ ہمارے گھروں میں وحی نازل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ جب تم امہات المومنین سے کسی چیز کا سوال کرو تو پردہ کی اوٹ سے سوال کرو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا جو کہ ان کے حق میں آپ نے فرمائی کہ اے میرے اللہ عمر (رضی اللہ عنہ) کو اسلام کی ہدایت دے کر) اسلام کو قوت عطا فرما (۳) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے وقت ❸ ان کے اجتہاد کی وجہ سے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ❹ نے

تمام لوگوں سے پہلے ان کی بیعت کی تھی۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سبقت نہ لے گیا ہوتا یعنی پہلے سے لوح محفوظ میں یا علم الٰہی میں ثابت ہے کہ خطا کرنے والا اجتہاد میں نہیں عذاب کیا جائے گا یا یہ کہ اہل بدر مغفور ہیں۔ ❷ یعنی فدیہ بدر کی لڑائی میں ستر کافر پکڑ آئے، نبی ﷺ نے مشورہ پوچھا کہ ان کو کیا کریں اکثر مسلمانوں کا مشورہ تھا کہ مال لے کر چھوڑ دیں اور بعض کا مشورہ تھا کہ سب کو قتل کر دیں، چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا بھی مشورہ تھا آخر مال لے کر چھوڑ دیا، یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ ❸ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے یعنی وقت خلیفہ ہونے کے۔ ❹ یعنی انہوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی پھر دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کی اتباع کرتے ہوئے بیعت کی۔

٦٠٥٣- (١٩) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((ذَاكَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِیْ دَرَجَةً فِی الْجَنَّةِ)) قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ وَاللّٰهِ مَا كُنَّا نَرٰی ذَاكَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِهٖ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ٤٠٧٧)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے از روئے مرتبہ کے بہشت میں وہ شخص بہت بلند ہے ❶ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! اس شخص کے بارہ میں ہم نہیں دیکھتے تھے مگر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ' یہاں تک وہ اپنے راستہ سے چلے (گذر) ❷ گئے۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ شخص بہت بلند ہے، اسی لیے نبی ﷺ نے مبہم فرمایا اور تعیین نہ کی کہ وہ شخص کون ہے اور مقصود یہ تھا کہ لوگ طاعات میں کوشش اور جدو جہد کریں تاکہ وہ مرتبہ پائیں اور وہ مرتبہ پایا نہیں جاتا ہے مگر ساتھ نہایت جدو جہد کے اور مواظبت کی طاعات وعبادات پر اور اخلاق وکمالات کے ساتھ متصف ہونے کے۔ ❷ یہاں تک کہ گذر گئے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یعنی وفات پا گئے۔

٦٠٥٤- (٢٠) عَنْ اَسْلَمَ قَالَ سَاَلَنِیْ ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَاْنِهٖ یَعْنِیْ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حِیْنَ قُبِضَ كَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰی انْتَهٰی مِنْ عُمَرَ۔ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ٣٦٨٧)

اسلم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھ سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حالات ❶ کے متعلق پوچھا تو میں نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ن کی وفات کے بعد میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو بہت ❷ کوشش کرنے والا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سخی یہاں ❸ تک کہ وہ انتہٰی کو پہنچے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ حالات کے متعلق یعنی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے۔ ❷ بہت کوشش کرنے والا اور زیادہ سخی یعنی اعمال خیر میں۔ ❸ یہاں تک کہ انتہٰی کو پہنچے یعنی آخر عمر تک' علماء نے کہا ہے کہ یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت پر محمول ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس عموم سے نکل جائیں۔

٦٠٥٥- (٢١) وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ یَاْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَاَنَّهٗ یُجَزِّعُهٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا كُلُّ ذَالِكَ

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ زخمی کیے گئے تو وہ اپنے درد ظاہر کرتے تھے ❶ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اور گویا کہ وہ جزع فزع کر رہے تھے

لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَابَكْرٍ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِّنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِّنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۳۶۹۲)

اے امیر المومنین یہ تمام (درست) نہیں، البتہ تحقیق تم رسول اللہ کی صحبت میں رہے اور تم نے آپ سے اچھی صحبت ❷ رکھی، پھر وہ تم سے جدا ہوئے اور وہ اس وقت تم سے ❸ خوش تھے، پھر تم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے اور تم نے ان سے اچھی صحبت رکھی۔ پھر وہ تم سے جدا ہو گئے اور وہ تم سے ❹ خوش تھے، پھر تم نے ❺ مسلمانوں سے صحبت رکھی اور تم نے ان سے اچھا برتاؤ کیا، ❻ اگر تم ان سے جدا ہو گئے تو اس حالت میں جدا ہو گئے کہ وہ تم سے راضی ہوں گے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا (اے ابن عباس رضی اللہ عنہ) تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی رضا مندی کا جو ذکر کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات سے مجھ پر بڑا احسان ہے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اور ان کی رضا مندی کا جو ذکر کیا ہے۔ تو بے شک یہ بھی اللہ تعالیٰ کے احسانات سے مجھ پر بڑا احسان ہے۔ اور جو تم نے میرا جزع فزع دیکھا ہے تو یہ ❼ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی وجہ سے ہے، ❽ اللہ کی قسم اگر میرے پاس زمین کی بھرائی کے برابر سونا ہو ❾ تو میں اللہ تعالیٰ کے عذاب دیکھنے سے پہلے اس کا بدلہ دوں۔ ❿ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس زخم کی تکلیف کا اثر ظاہر کر رہے تھے، جو آپ کو ابولؤلؤ مجوسی ایرانی نے مسجد نبوی میں امامت کے دوران آپ کو لگایا تھا، یہ واقعہ ۲۷ ذی الحجہ ۲۳ ہجری بروز بدھ کا ہے، یہ ابولؤلؤ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو تسلی دیتے تھے اور ان کو درد ظاہر کرنے سے روکتے تھے۔ ❷ اچھی صحبت رکھی تم نے ان سے یعنی ساتھ رعایت حقوق اور آداب کے۔

❸ کہ وہ تم سے راضی تھے فرمایا ((لو کان بعدی نبی لکان عمر)) ❹ کہ وہ تم سے راضی تھے اس لیے کہ کہا انہوں نے تم کو امیر المومنین۔ ❺ یعنی اپنی خلافت کے دنوں میں۔ ❻ پس اچھی صحبت رکھی تم نے یعنی خوب عدل کیا اور بڑی سیاست ہوئی تمہاری۔

❼ یعنی فضل کیا مجھ پر بغیر کسی کسب کے پس نہیں برا جانتا میں اس کے کرب کو بلکہ شکر و حمد کرتا ہوں میں اللہ کے لیے۔

❽ یعنی تمہارے درمیان فتنوں کے واقع ہونے سے ڈرتا ہوں اس لیے کہ یہ مانند باب مغلق کے تھے فتنوں کے آگے جیسے حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث الفتنہ میں گذرا۔

❾ یہ کہا انہوں نے بہ سبب غلبہ خوف کے کہ واقع ہوا ان کو اس وقت بخوف قصور کرنے کے اللہ کے حقوق میں کذا قال الحافظ فی الفتح، استیعاب میں لکھا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ جس وقت زخمی ہوئے تو فرماتے تھے اس حال میں کہ سر ان کا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔

❿ ظلوما لنفسی غیر انی مسلم۔ اصلی صلوتی کلها واصوم یعنی میں بڑا ظلم کرنے والا ہوں اپنے نفس پر صرف اتنی بات ہے کہ میں مسلمان ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور روزے رکھتا ہوں۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ❶

سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٦٠٥٦- (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((بَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَةً اِذْاَعْیٰی فَرَکِبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْاَرْضِ)) فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَکَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ)) وَمَاهُمَا ثَمَّ وَقَالَ ((بَیْنَمَا رَجُلٌ فِیْ غَنَمٍ لَهٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰی شَاةٍ مِّنْهَا فَاَخَذَهَا فَاَدْرَکَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَهَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَهَا غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ یَتَکَلَّمُ)) فَقَالَ ((اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ)) وَمَاهُمَا ثَمَّ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٤٧١ ومسلم حدیث رقم (١٣ ـ ٢٣٨٨) والترمذی حدیث رقم ٣٦٧٧)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا' اس وقت جب کہ ایک شخص اپنی گائے کو ہانکتا تھا' جب وہ تھک گیا تو گائے پر سوار ہو گیا' گائے نے کہا کہ ہم سواری کے لئے نہیں پیدا کی گئیں' ہم تو کھیتی باڑی کے لئے پیدا کی گئی ہیں' تو لوگوں نے کہا سبحان اللہ گائے بولتی ہے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی' اور یہ دونوں حضرات اس وقت وہاں نہیں تھے' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایک آدمی اپنی بکریوں کے ریوڑ میں تھا کہ اچانک ایک بھیڑیے نے بکری پر حملہ کر کے بکری کو پکڑ لیا' تو بکری کا مالک آ گیا' اس نے بھیڑیے سے بکری کو چھڑا لیا۔ بھیڑیے نے بکری کے مالک سے کہا کہ ❷ سبع کے دن اس بکری کا کون محافظ ہوگا' اس دن میرے علاوہ کوئی چرواہا نہیں ہوگا' تو لوگوں نے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بھی بولتا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی' اور یہ دونوں بزرگ اس وقت وہاں ❸ نہیں تھے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ چونکہ واقع ہوا ہے ذکر شیخین کے معاً احادیث میں کہ منعقد کیا مولف نے ایک باب اور بیچ ذکر کرنے ان احادیث کے اور بلاشبہ ان دونوں اصحاب کا اکثر احوال میں اکٹھا ذکر کیا جاتا تھا بسبب ہونے دونوں کے وزیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مقرب وقت بے وقت درگاہ کے اور مشیر تدابیر اور امین امور میں اور مصاحب اور ہمنشین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوقات واحوال میں، اس حدیث سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ آپ نے اپنے ایمان کے ساتھ ان کے ایمان کو ملایا اس کے بعد حاضرین صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم بھی ایمان لائے جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لائے۔ ❷ یوم السبع ساتھ فتح سین کے اور ضمہ ب کے مراد اس سے وہ دن ہے جس میں تمام لوگ مر جائیں گے اور درندے رہ جائیں گے گویا بکریوں کے چرانے والے بھیڑیے ہوں گے۔
❸ یہ راوی کا قول ہے یعنی جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس مجلس میں موجود نہ

تھے اور احتمال ہے کہ یہ نبی ﷺ کا قول ہو یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑیے کے کلام کے وقت یہ دونوں شخص موجود نہ تھے مگر ان کو اس کا یقین ہے کہ بیل اور بھیڑیے کو کلام کی طاقت دینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک عجب نہیں۔

۶۰۵۷- (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِهٖ اِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰی مَنْکِبِیْ یَقُوْلُ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَیْكَ لِاَنِّیْ كَثِیْرًا مَّا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((كُنْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ)) فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ (متفق علیه)

(البخاری حدیث رقم ۳۶۷۷ ومسلم حدیث رقم (۱۴ ـ ۲۳۸۹) وابن ماجه حدیث رقم ۹۸)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک قوم میں ❶ کھڑا تھا اس قوم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اس وقت دعا خیر کی جبکہ وہ اپنی چارپائی پر لٹائے گئے' تو اس وقت اچانک ❷ ایک شخص نے میرے پیچھے سے اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی' وہ یہ کہہ رہا تھا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے' مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیرے دونوں ساتھیوں سے ملائے گا' اس لئے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اکثر سنا کرتا تھا' آپ فرماتے تھے' میں ابوبکر اور عمر' کیا میں نے ابوبکر اور عمر نے' چلا میں' ابوبکر اور عمر' داخل ہوا میں' ابوبکر اور عمر اور نکلا میں' ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما تو جب میں نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو وہ ❸ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب تھے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن۔ ❷ یعنی وفات کے بعد نہلانے کے لیے اور ان پر ایک جماعت حاضر تھی۔
❸ اب منہ کالا ہوا ان بے ایمانوں کا جو معاذ اللہ! سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں اختلاف بیان کرتے ہیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے تو اپنی خلافت میں تمام اموال نبی ﷺ کے سیدنا علی اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہما کے سپرد کر دیئے اور سیدنا علی کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اس قدر محبت تھی کہ انہوں نے اپنی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کر دیا باوجودیکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بوڑھے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۶۰۵۸- (۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَیَتَرَآءَوْنَ اَهْلَ عِلِّیِّیْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّیَّ فِیْ اُفُقِ السَّمَآءِ وَاِنَّ اَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا)) (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰی نَحْوَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

(ابوداؤد حدیث رقم ۳۹۸۷ والترمذی حدیث رقم ۳۶۵۸ وابن ماجه حدیث رقم ۹۶ واحمد فی المسند ۳/ ۲۶)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''البتہ اہل جنت اہل علیین کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم آسمان میں چمکنے والے ستاروں کو دیکھتے ہو' اور بلاشبہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ان میں سے ہوں گے اور یہ کتنا ہی خوب ❶ ہے۔ (بغوی فی شرح السنہ اور اسی طرح ابوداؤد' ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے شیخین کا جنتی ہونا اور ان کا بلند درجہ ہونا معلوم ہوا اور ان کے منہ میں خاک جو ان پر طعن کرتے ہیں۔

٦٠٥٩ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ)۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٦٦٤ واحمد فی المسند ١/ ٨٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما دونوں اہل بہشت کے پہلوں اور پچھلوں میں سوائے انبیاء اور رسل علیہم السلام کے ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہیں۔'' ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے اور حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اہل بہشت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کے یہی مستحق تھے کیونکہ جب جنت میں سردار ہوں گے تو دنیا کی سرداری میں کیا شک رہا مگر واقع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اہل جنت کا سردار فرمایا ہے نہ کہ دوزخیوں کا اس لیے دوزخی ان کی سرداری سے انکار رکھتے ہیں نعوذ بالله من ذالك۔

٦٠٦٠ - (٥) وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ۔ (ابن ماجه حديث رقم ٩٥)

اور ابن ماجہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

٦٠٦١ - (٦) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَابَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) (ابن ماجه حديث رقم ٣٦٦٣ وابن ماجه حديث رقم ٩٧ واحمد فی المسند ٥/ ٣٨٢)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے معلوم نہیں کہ تمہارے درمیان میری بقایا کتنی زندگی ہے میرے بعد تم دو لوگوں یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرنا۔ ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے ان کی خلافت کی صراحت ہوئی اور رد ان متعصبین اہل مذاہب کے اقوال کی تردید ہوئی جنہوں نے لکھا ہے کہ شافعی رحمہ اللہ کی تقلید واجب ہے اور شیخین کی تقلید جائز نہیں اور معلوم ہوا کہ اگر کسی مسئلہ میں شیخین ایک کا قول ہو اور باقی تمام ائمہ کا ایک قول ہو تو شیخین کے قول سے تمسک لازمی ہے اور اس سے اعراض جائز نہیں۔

٦٠٦٢ - (٧) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ اَحَدٌ رَاْسَهٗ غَيْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ كَانَا يَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٣٦٦٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو سوائے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے کوئی ایک شخص بھی اپنا سر نہ اٹھاتا تھا' یہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر مسکراتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر مسکرا دیتے تھے۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ سچا راوی ہے اور [illegible]

٦٠٦٣- (٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْهِمَا فَقَالَ ((هٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٣٦٦٩ وابن ماجه حدیث رقم ٩٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی ﷺ نکلے اور مسجد میں داخل ہوئے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ایک ان میں سے آپ کی دائیں طرف اور دوسرا آپ کی بائیں جانب میں تھے اور نبی ﷺ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح ہم قیامت کے دن ❶ اٹھائے جائیں گے۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس میں ایک ضعیف راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں تصریح ہوگئی جس کی علی رضی اللہ عنہ کو امید تھی۔

٦٠٦٤- (٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی اَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ ((هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ مُرْسَلًا) (الترمذی حدیث رقم ٣٦٧١)

سیدنا عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ دونوں (میرے) کان ❶ اور (میری) آنکھ (کی طرح) ہیں۔ (ترمذی نے بطریق ارسال کے روایت کیا)

حکم الحدیث: یہ مرسل روایت ہے لیکن موصول بھی صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس میں شیخین کی زیادہ حرص کا حق کے سننے اور اس کے دیکھنے پر بیان ہے یعنی یہ دونوں صاحب مسلمانوں کے درمیان کان اور آنکھ کے مشابہ ہیں جس میں بہ نسبت تمام اعضاء کے شرف اور نفاست میں قریب اس معنی کے ہیں یہ کہ بعض نے کہا کہ مثل ان کے دین میں بمنزلہ سمع و بصر کے ہے جسم میں یا یہ بہ نسبت میرے بمنزلہ سمع و بصر کے ہیں کہ سنتا ہوں میں بواسطہ ان کے اور دیکھتا ہوں بواسطہ ان کے یہ مضمون راجع ہوتا ہے طرف معنی وزارت و وکالت کے یا مراد بیان کرنا شدت حرص ان کی کا ہے اوپر سننے حق کے اور اتباع اس کے اور مشاہدہ حق کے انفس اور آفاق میں۔

٦٠٦٥- (١٠) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَ وَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَائِیْلُ وَ مِیْکَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٦٨٠)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں ہے کوئی نبی ﷺ مگر اس کے لیے دو آسمان کے فرشتوں میں سے دو زمین والوں میں سے وزیر ہوتے ہیں تو آسمان والوں میں سے جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہیں اور زمین والوں میں سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دو وزیر ہیں۔'' ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں ظاہر دلالت ہے کہ یہ دونوں صاحب دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں حالانکہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پوری امت سے افضل ہیں۔

٦٠٦٦- (١١) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَاَیْتُ کَاَنَّ مِیْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَکْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَکْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِیْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ ((خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ یُؤْتِی اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ یَّشَآءُ)) (رواه الترمذی و ابوداوٗد) (ابوداؤد حدیث رقم ٤٦٣٤ والترمذی حدیث رقم ٢٢٨٧ واحمد فی المسند ٥/ ٥٠)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان سے اترا ہے آپ کا اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو آپ غالب آئے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ غالب آئے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ غالب آئے پھر ترازو اٹھا لیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس خواب کی وجہ سے غمگین ❶ ہوئے یعنی آپ کو اس بات کے سننے نے غمگین کیا تو آپ نے فرمایا: ''کہ یہ خلافت نبوت ہے ❷ اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا اسے ملک دے گا۔'' (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بہ سبب اس کے کہ معلوم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد فتنوں کا ظہور ہوگا۔

❷ یعنی ان دونوں صاحبوں کی خلافت نبوت ہے کہ اس میں اصلاً آمیزش بادشاہت اور خلاف نہ ہوگا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ترازو کے اٹھائے جانے کی یہ تعبیر فرمائی کہ خلافت کا زمانہ خالص ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ پر منتہی ہوگا کہ اس پر اتفاق ہوگا اس کے بعد کچھ خلاف اور بے انتظامی راہ پائے گی اور بعد از خلافت چاروں کے بادشاہت ہوگی جیسے کہ حدیث میں آیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٦٠٦٧- (١٢) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَاطَّلَعَ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ قَالَ ((یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَاطَّلَعَ عُمَرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٣٦٩٤)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر ایک شخص اہل بہشت میں سے آئے گا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے پھر فرمایا کہ تم پر ایک شخص اہل بہشت میں سے آئے گا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے۔'' ❶ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں شیخین کے جنتی ہونے کی بشارت ہے۔

٦٠٦٨- (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَیْنَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حِجْرِیْ فِیْ لَیْلَةٍ ضَاحِیَةٍ اِذْقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ یَکُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ قَالَ ((نَعَمْ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس وقت جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک چاندنی رات میں میری گود میں تھا میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا کسی ایک کی اتنی نیکیاں ہوں گی جتنے کہ آسمان کے ستارے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہاں وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہے

عُمَرُ)) قُلْتُ فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ ((اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ)) (رواه رزين)

میں نے کہا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی تمام نیکیاں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی طرح ❶ ہیں۔ (رزین)

حکم الحدیث: یہ روایت من گھڑت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں۔

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٦٠٦٩- (١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْسَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذَالِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ ((اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ.)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ((اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٢٧- ٢٤٠٢ واحمد فى المسند ١/ ٧١)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے آپ کی رانیں ❶ یا پنڈلیاں کھلی (ننگی) تھیں، تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے ان کو اجازت دے دی، اور آپ اسی حالت میں رہے، وہ آئے، انہوں نے آپ سے باتیں کیں، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے، انہوں نے آنے کی اجازت طلب کی، تو آپ نے انہیں اجازت دے دی، اور آپ اسی حالت میں رہے، وہ آئے، انہوں نے آپ سے باتیں کیں، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے آنے کی اجازت طلب کی، تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے، آپ نے اپنا کپڑا درست کیا اور جب وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلے گئے تو ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا (اے اللہ کے رسول) جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے پرواہ نہ کی اور آپ اپنی جگہ سے ملے نہیں، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے تو پھر بھی آپ اسی حالت میں رہے، اور پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ نے اپنا کپڑا درست کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں ایسے آدمی کا حیا نہ کروں کہ جس سے فرشتے ❷ حیا کرتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ بلاشبہ (سیدنا) عثمان رضی اللہ عنہ ایک بہت ہی شرم و حیا والا مرد ہے اور میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میں اس کو

اسی حالت میں اجازت دوں اور وہ شرم وحیا کی وجہ سے اپنی ضرورت لے کر مجھ تک نہ ❸ پہنچ سکے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے علماء نے استدلال کیا ہے کہ ران ستر نہیں اس کا کھولنا جائز ہے اور بخاری نے بھی اس حدیث سے یہی سمجھا اور کہا کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی اسناد صحیح ہیں اور جرہد کی حدیث میں زیادہ احتیاط ہے امام نووی رحمہ اللہ نے تو کہا کہ اس حدیث سے رانوں کے ستر نہ ہونے پر استدلال نہیں ہو سکتا کیونکہ راوی کو عضو کے بارہ میں شک ہے کہ وہ رانیں تھیں یا پنڈلیاں، کہا صحیح یہی ہے کہ ران ستر ہے۔ ❷ تو آپ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے شرم کی اس لیے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کثرت حیا سے مشہور تھے اس لیے آپ نے بھی ان سے ویسا ہی برتاؤ کیا، مصابیح میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ سب سے زیادہ میری امت میں سچے شرم کرنے والے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ سب سے زیادہ شرم کرنے والے اور سب سے زیادہ عزت والے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❸ یعنی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے حیا کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنا بدن بھی نہیں کھولتے مبادا کہ میرا کھلا بدن دیکھ کر (سیدنا) عثمان رضی اللہ عنہ حیاء سے اپنا مطلب نہ کہہ سکے، اس حدیث سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اس لیے کہ جتنی زیادہ شرم اتنا زیادہ ایمان۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٦٠٧٠- (٢) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَ رَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ٣٨٩٨ واحمد فی المسند ١/ ٧٤)

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے رفیق ہے اور میرا رفیق ❶ یعنی بہشت میں عثمان (رضی اللہ عنہ) ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند میں مسلسل چار علتیں پائی جاتی ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ اس تخصیص سے فقط رفع منزلت ان کی مراد ہے ورنہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں رفیق ہیں۔

٦٠٧١- (٣) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ۔ (ابن ماجه حدیث رقم ١٠٩)

اور ابن ماجہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد قوی نہیں ہے اور یہ منقطع ہے۔

٦٠٧٢- (٤) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُّ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَ اَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ

سیدنا عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ اس وقت لشکر تبوک کے خرچ کے لئے ترغیب ❶ دلا رہے تھے' تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جھولوں اور کجاووں کے ساتھ سو اونٹ میرے ذمہ ہوئے' پھر (دوبارہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کے لئے ترغیب دلائی' تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ (پھر) کھڑے ہوئے اور کہا (اے اللہ کے رسول) بمعہ ساز و سامان دو سو اونٹ' اللہ تعالیٰ کے راستہ میں

عَلَیَّ ثَلٰثُمِائَةِ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَنْزِلُ عَلَی الْمِنْبَرِ وَهُوَ یَقُوْلُ ((مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٧٠٠ واحمد فی المسند ٤/ ٧٥)

میرے ذمہ ہیں' پھر آپ نے (تیسری مرتبہ) لشکر کے لئے (سامان اکٹھا کرنے کی) ترغیب دلائی تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ (پھر تیسری مرتبہ) کھڑے ہوئے اور کہا (اے اللہ کے رسول) تین سو اونٹ بمعہ اسلحہ وغیرہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں میرے ذمہ ہیں' تو میں نے رسول پاک ﷺ کو منبر سے اترتے وقت دیکھا' آپ کہہ رہے تھے کہ (سیدنا) عثمان رضی اللہ عنہ کو اس عمل کے بعد کوئی چیز نقصان نہیں دے گی جو وہ کریں' اس عمل کے بعد جو وہ کریں ان کو کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ رغبت دلاتے تھے جیش العسرہ پر یعنی غزوۂ تبوک پر' تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک میں مدینہ سے سولہ دن کی راہ پر نبی ﷺ نے وہاں لڑائی کا ارادہ کیا، ستر ہزار یا زیادہ لشکر جمع ہوا' سامان کچھ نہ تھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تو اس وقت آپ نے اس لشکر کے لیے ساز و سامان دینے والے سے بہشت کا وعدہ کیا، چنانچہ بخاری میں ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص تنگی کے لشکر کا سامان درست کرے گا تو اس کے لیے بہشت ہے، یہ سن کر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے آدھے لشکر کے سامان کا وعدہ کر دیا اور چھ سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیاں راہ اللہ میں حاضر کیں، تو نبی ﷺ بہت خوش ہوئے آپ اشرفیوں کو اپنے دامن میں اچھالتے تھے اور فرماتے تھے (سیدنا) عثمان رضی اللہ عنہ کو اب کوئی گناہ نقصان نہ پہنچا سکے گا، تو اس حدیث اور آئندہ حدیث میں یہی مذکور ہے۔

٦٠٧٣ - (٥) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَآءَ عُثْمَانُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ بِاَلْفِ دِیْنَارٍ فِیْ کُمِّهٖ حِیْنَ جَهَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِیْ حَجْرِهٖ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یُقَلِّبُهَا فِیْ حَجْرِهٖ وَیَقُوْلُ ((مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْیَوْمِ)) مَرَّتَیْنِ۔ (رواه احمد) (الترمذی حدیث رقم ٣٧٠١ واحمد فی المسند ٥/ ٦٣)

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس ایک ہزار دینار اپنے دامن میں بھر لائے جب کہ لشکر تبوک کے لئے سامان اکٹھا کیا گیا' تو وہ دینار آپ کی گود میں ڈال دیئے' میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ان کو اپنی گود میں الٹتے پلٹتے تھے اور فرماتے تھے کہ آج کے عمل کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کو کوئی چیز نقصان نہیں دے گی' آپ نے یہ کلمہ دو مرتبہ فرمایا ❶۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں ضرر کریں گے عثمان کو وہ گناہ کہ کریں بعد عمل آج کے دن کے یعنی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ ایسے نیک کام کیے کہ وہ کام اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسے مقبول ہوئے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کوئی آئندہ گناہ ہو بھی جائے تو اس گناہ سے ان کو کوئی نقصان نہ ہوگا، ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی گناہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے ثابت بھی ہو تو پھر بھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر طعن درست نہیں' اس لیے کہ اگر گناہ ہوا ہوگا تو معاف بھی ہو ہوگا پھر اس پر طعن کرنا ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص بیمار ہو کر اچھا ہو گیا اور پھر کوئی احمق اس کو بیمار کہے۔

٦٠٧٤ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے

اللّٰهِ ﷺ بِبَیْعَةِ الرِّضْوَانِ کَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَکَّةَ فَبَایَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ عُثْمَانَ فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ)) فَضَرَبَ بِاِحْدٰی یَدَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی فَکَانَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَیْرًا مِّنْ اَیْدِیْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ **(رواه الترمذی)** (الترمذی حدیث رقم ۳۷۰۲)

صحابہ رضی اللہ عنہم کو بیعۃ الرضوان کا حکم فرمایا ❶ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اہل مکہ کے پاس سفیر بن کر گئے تھے تو آپ نے لوگوں سے بیعت لی' (صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے بیعت کی) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کام میں ہیں تو آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا تو رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں سے بہتر تھا جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے لئے بیعت کی تھی۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بیعت رضوان کا ان چھٹے سال ہجری کے نبی ﷺ نے حدیبیہ میں پہنچ کر مکہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا یہاں جھوٹی خبر اڑی کہ ان کو مارڈالا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اب انہوں نے پہل کی اور یہ بھی کہ ۸۰ آدمی مکہ کے لشکر کے گرد آئے کہ اکیلے دو کے لیے ماریں وہ سب زندہ پکڑ لیے اس پر نبی ﷺ نے ارادہ کیا لڑنے کا تو ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے اور کہا مجھ سے اقرار کرو کہ مرنے تک کوتاہی نہ کرو گے تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اقرار کیا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے آپ نے خود اقرار دیا' اس حدیث سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

۶۰۷۵ – (۷) وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنِ الْقُشَیْرِیْ قَالَ شَهِدْتُّ الدَّارَ حِیْنَ اَشْرَفَ عَلَیْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُکُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ وَلَیْسَ بِهَا مَآءٌ یُّسْتَعْذَبُ غَیْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ ((مَنْ یَّشْتَرِیْ بِئْرَ رُوْمَةَ یَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ بِخَیْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِی الْجَنَّةِ)) فَاشْتَرَیْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِیْ وَاَنْتُمُ الْیَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِیْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰی اَشْرَبَ مِنْ مَّآءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُکُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ یَّشْتَرِیْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَیَزِیْدُهَا فِی الْمَسْجِدِ بِخَیْرٍ لَّهٗ

سیدنا ثمامہ بن حزن قشیری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں یوم ❶ دار کو اس وقت حاضر تھا جب کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اوپر سے ان لوگوں پر جھانکا تھا' تو فرمایا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب رسول پاک ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں میٹھے پانی کا کنواں سوائے رومہ کے نہیں تھا' تو آپ نے فرمایا کہ کون ❸ ہے جو رومہ کو خرید کر مسلمانوں (کیلئے وقف کر دے) کے ڈول کے ساتھ اپنا ڈول کرے' اس کے لئے اس سے بہتر جنت میں بدلہ ہے' تو میں نے اپنے خالص مال سے اسے خرید کر وقف کیا' آج تم لوگ مجھے اس کا پانی پینے سے روکتے ہو' اور میں دریا کا پانی (پینے پر مجبور ہوں) پیتا ہوں' ان لوگوں نے کہا اے اللہ ہاں! پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں علم ہے کہ تحقیق نمازیوں پر مسجد تنگ ہوئی تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا کون ہے جو فلاں کی اولاد سے زمین کا

مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ)) فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَةٌ بِالْحَضِيضِ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ ((اُسْكُنْ ثَبِيرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ)) قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا (رواه الترمذی والنسائی والدارقطنی) (الترمذی حدیث رقم ٣٧٠٣ والنسائی حدیث رقم ٣٦٠٨ والدار قطنی حدیث رقم ٢ من باب وقف المساجد والسقايات)

ٹکڑا خرید کر مسجد میں اضافہ کر دے اس کیلئے جنت میں اس سے بہتر بدلہ ہے' تو میں نے اس کو اپنے خالص ❸ مال سے خرید کر مسجد میں شامل کر دیا لیکن آج تم لوگ مجھے اس میں دو رکعات ادا کرنے سے بھی روکتے ہو؟ انہوں نے کہا اے اللہ ہاں!' پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے جیش العسر ❹ (لشکر تبوک) کا سازو سامان اپنے خالص مال سے مہیا کیا تھا' لوگوں نے کہا اے اللہ ہاں! پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ثبیر مکہ پر تھے اور آپ کے ساتھ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور میں (یعنی عثمان) تھے' تو پہاڑ نے حرکت کی' یہاں تک کہ اس کے کچھ پتھر نیچے گرنے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنی ایڑی ماری اور فرمایا' اے ثبیر سکون کر' اس لئے کہ تجھ پر (اللہ تعالیٰ کا) نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں' لوگوں نے کہا اے اللہ ہاں! تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اکبر' ان لوگوں نے گواہی دے دی' رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں' یہ کلمہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ فرمایا۔ (ترمذی' نسائی اور دار قطنی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ وہ دن ہے کہ جس میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ مقتول ہوئے اور منافقوں اور باغیوں نے ان کو گھیر کر ایک مدت تک محاصرہ کیے رکھا آپ ہر روز اس کی چھت پر چڑھتے اور اپنی حقیقت بیان فرماتے۔ ❷ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ میں آئے تو وہاں سوائے ایک کنوئیں کے میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کنواں خراب ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس کنوئیں کو صاف کرا دے اس کو بہشت ملے گی، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنا مال لگا کر اس کو صاف کرایا جب تیار ہوا تو کافروں نے مسلمانوں کو پانی بھرنے سے روکا اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خریدنے کا فرمایا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ۳۵ ہزار درہم میں اس کو خرید لیا اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اس کو وقف کر دیا۔ ❸ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ مکان بیس ہزار یا پچیس ہزار درہم میں خرید کر مسجد میں شامل کر دیا۔ ❹ یہ ایک مقام تھا شام کے ملک میں مدینہ سے سولہ دن کی مسافت پر' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر تو جمع ہو گیا لیکن اسلحہ وغیرہ بالکل نہ تھا اور تکلیف بہت تھی تو اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا سامان مہیا کرنے والے کو بہشت کا وعدہ دیا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے آدھے لشکر کا سامان مہیا کر دیا، چھ سو اونٹ اور ایک ہزار یا دو ہزار اشرفیاں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں حاضر کیں جیسے عنقریب یہ بیان گذرا۔

٦٠٧٦ - (٨) وَعَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ

سیدنا مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ ((هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى)) فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ ((نَعَمْ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) (الترمذی حدیث رقم ٣٧٠٤ وابن ماجه حدیث رقم ١١١ واحمد فی المسند ٥/ ٣٥)

اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کا واقع ہونا جلد ہی فرمایا (تو اتنے میں) ایک شخص اپنے سر پر کپڑا اوڑھے ہوئے وہاں سے گذرا تو آپ نے فرمایا یہ شخص اس دن راہ ہدایت پر ہوگا راوی کہتے ہیں کہ میں اس کی طرف کھڑا ہوا (اور دیکھا) وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے تو میں نے آپ ﷺ کو ان کا چہرہ دکھایا اور میں نے کہا (کیا) یہی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! ❶ (ترمذی' ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر بلوہ کیا وہ گمراہ تھے اور آپ ہدایت پر اور حق آپ کی طرف تھا اور وہ ناحق پر اور اگلی حدیث میں اس کی صراحت ہے۔

٦٠٧٧- (٩) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((يَا عُثْمَانُ اَنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ)۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٧٠٥ وابن ماجه حدیث رقم ١١٢ واحمد فی المسند ٦/ ٧٥)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عثمان! تحقیق شان یہ ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ تجھے ایک کرتہ ❶ پہنائے تو اگر لوگ تیرا وہ کرتہ اتارنا چاہیں تو تو یہ کرتہ ان کے لئے نہ اتارنا ❷۔ (ترمذی' ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے کہ اس حدیث میں قصہ دراز ہے۔ ❸

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک کرتہ یعنی خلافت کا۔ ❷ پس نہ اتارنا الخ یعنی اگر لوگ تجھے معزول کرنا چاہیں تو تو خود کو ان کے لیے خلافت معزول نہ کرنا کیونکہ تو حق پر ہوگا اور وہ لوگ باطل پر ہوں گے۔ اور اسی حدیث کے سبب سے عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے نفس کو معزول نہ کیا جس وقت کہ لوگوں نے محاصرہ کیا ہر چند کہ لوگ مصر ہوئے۔

❸ قصہ دراز ہے اور وہ قصہ آنے مصریوں کا ہے ساتھ استغاثہ کے مصر کے عامل کے ہاتھ سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور بھیجنا سیدنا محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا ولایت مصر کو اور پھرنا ان کا درمیان راہ سے بہ سبب مکر مروان کے اور محصور کرنا اور قتل کرنا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا اور یہ قصہ سیر کی کتب میں لکھا ہے اور یہ اول فتنہ ہے کہ دین اسلام میں جو واقع ہوا فانا لله و انا الیه راجعون۔

٦٠٧٨- (١٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ ((يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا)) لِعُثْمَانَ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٧٠٨ واحمد فی

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنہ کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اس میں ایک مظلوم قتل کیا جائے گا (اور یہ آپ ﷺ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے از روئے سند

المسند ۲/ ۱۱۵) کے۔

۶۰۷۹- (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِیْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ عَهِدَ اِلَیَّ عَهْدًا وَّاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) (الترمذی حدیث رقم ۳۷۱۱ وابن ماجه حدیث رقم ۱۱۳ واحمد فی المسند ۱/ ۵۸)

سیدنا ابو سہلہ رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے دار کے دن مجھے کہا کہ تحقیق ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت ❷ کی تھی اور میں اس پر صبر کرنے والا ہوں۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دار کے دن یعنی جس دن سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا جانا ہے۔

❷ مجھے وصیت کی تھی یہ وہی وصیت ہے جو پہلے حدیث میں گزری کہ اگر تم کو اللہ تعالیٰ کسی دن خلیفہ بنائے اور منافق تمہیں اتارنا چاہیں تو خلافت کے کرتے کو ان کے لیے نہ اتارنا اور ابن ماجہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض موت میں فرمایا کہ پسند رکھتا ہوں میں کہ میرے پاس میرے بعض اصحاب ہوتے ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول! کیا بلائیں ہم آپ کے لیے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تو آپ خاموش رہے' پھر عرض کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بلائیں' تو آپ خاموش ہو رہے، پھر عرض کی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو بلائیں تو فرمایا: ہاں، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اکیلے میں باتیں کیں اور آپ باتیں کرتے تھے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا چہرہ متغیر ہوتا جاتا تھا سیدنا قیس رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے سیدنا ابوسہلہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت بیان کی اور وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے دار کے دن، پھر یہی حدیث بیان کی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۶۰۸۰- (۱۲) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰٓؤُلَاۗءِ الْقَوْمُ قَالُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّیْ سَائِلُكَ عَنْ شَیْءٍ فَحَدِّثْنِیْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَّلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ

عثمان بن عبداللہ بن موہب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اہل مصر میں سے ایک شخص حج کے ارادہ سے آیا' اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا' اس نے کہا یہ کس قوم کے لوگ ہیں' انہوں نے کہا کہ قریش ہیں' اس شخص نے کہا ان میں شیخ کون ہے' لوگوں نے کہا سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' اس نے کہا اے ابن عمر رضی اللہ عنہ میں آپ سے کچھ سوالات کرتا ہوں' آپ مجھے ان کا جواب دیں' کیا آپ کو معلوم ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ احد کے دن بھاگ گئے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں! اس نے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بدر سے غائب تھے' اور جنگ بدر میں حاضر نہیں تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں! اس نے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان سے غیر حاضر تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں! اس نے کہا اللہ اکبر' تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے

اللّٰہَ عَفَاعَنْہُ وَاَمَّا تَغَیُّبُہٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّہٗ کَانَتْ تَحْتَہٗ رُقَیَّۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَکَانَتْ مَرِیْضَۃً فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَہِدَ بَدْرًا وَسَہْمَہٗ وَاَمَّا تَغَیُّبُہٗ عَنْ بَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ فَلَوْکَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَکَّۃَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَہٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عُثْمَانَ وَکَانَتْ بَیْعَۃُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَاذَھَبَ عُثْمَانُ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ((ھٰذِہٖ یَدُ عُثْمَانَ)) فَضَرَبَ بِھَا عَلٰی یَدِہٖ وَقَالَ ((ھٰذِہٖ لِعُثْمَانَ)) ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْھَبْ بِھَا الْاٰنَ مَعَکَ۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۳۶۹۸ والترمذی حدیث رقم ۳۷۰۶)

پاس آ میں تجھ سے ان باتوں کی وضاحت بیان کروں (۱) سیدنا عثمان کا احد کے دن بھاگنا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرما دیا ہے ❶ (۲) آپ کا میدان بدر سے غائب ہونا اس لئے تھا کہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ ان کی بیوی تھیں اور وہ بیمار تھیں تو رسول پاک ﷺ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ تیرے لئے بدر میں حاضر ہونے والوں میں سے ایک شخص کے برابر ثواب اور حصہ ہے ❷ (۳) آپ کا بیعت رضوان سے غائب ہونا اس وجہ سے تھا کہ اگر ان سے زیادہ ❸ کوئی مکہ میں عزت والا ہوتا تو آپ ﷺ اس کو مکہ روانہ کرتے' تو رسول پاک ﷺ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ روانہ کیا ❹ اور بیعت رضوان سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے مکہ جانے کے بعد ❺ (حدیبیہ میں) ہوئی تو رسول پاک ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے' آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے' پھر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا کہ جا اب' ان سوالات کے جوابات اپنے ساتھ لے جا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اللہ تعالیٰ نے ان سے معاف کر دیا سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سورۂ آل عمران کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا ﴿ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعن انما استزلھم الشیطان ببعض ماکسبوا ولقدعفا اللہ عنھم﴾ ''یعنی جو لوگ تم میں سے ہٹ گئے جس دن دو فوجیں آپس میں مٹھ بھیڑ ہوئیں سو ان کو شیطان نے ان کے گناہوں کی شامت سے پھسلا دیا اور اللہ تعالیٰ ان کو بخش چکا'' اس سے معلوم ہوا کہ احد کی لڑائی میں جو لوگ ہٹ گئے تھے ان پر گناہ نہیں رہا تو یہ تیرا طعن بے جا ہے اور باقی دو طعنوں کا بے جا ہونا خود حدیث میں مذکور ہے۔ ❷ تیرے لیے ثواب ایک شخص کا ہے الخ یعنی تو حکم حاضرین بدر کا رکھتا ہے دنیا اور آخرت میں پس ان کا بدر سے غائب ہونا ان کے حق میں ہرگز نقصان دہ نہیں ہے اور ان کا غائب ہونا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے تبوک سے غائب ہونے کی طرح تھا کہ ان کو اہل بیت کی خبر گیری کے لیے چھوڑ گئے تھے لیکن یہ نہیں معلوم کہ نبی ﷺ نے ان کے لیے بھی حصہ غنیمت میں دیا یا نہیں۔ واللہ اعلم۔

❸ بہت عزت والا یعنی کنبہ کے لحاظ سے باقی صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے۔ ❹ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کے ہاں اپنا سفیر بنا کر بھیجا تاکہ وہ مشرکوں سے نبی ﷺ کی طرف سے گفتگو کریں اور ان کو نبی ﷺ کے تعرض کرنے سے باز رکھیں پس استقبال کیا ان کا اہل مکہ اور گروہ نے اور آگے اپنے لے چلے سوار کرا اور اپنی پناہ میں کیا ان کو کہ کوئی تعرض نہ کرے ان سے اور کہا انہوں نے کہ اپنے عمرہ کے لیے خانہ کعبہ کا طواف کرو' تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا حاشا کہ میں طواف کروں نبی ﷺ کی غیر موجودگی میں۔

❺ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے مکہ جانے کے بعد جب کہ جھوٹی خبر اڑی کہ مشرکوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو مار ڈالا۔

٦٠٨١- (١٣) وَعَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ: جَعَلَ النَّبِیُّ ﷺ یُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ فَلَمَّا كَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَاتُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْهِ۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٧١١ والبیهقی فی دلائل النبوۃ ٦/ ٣٩١)

سیدنا ابوسہلہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے سرگوشی شروع ❶ کی اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ بدلتا جاتا تھا' تو جب یوم الدار آیا تو ہم نے کہا کیا ہم ان کے ساتھ لڑائی نہ کریں' انہوں نے فرمایا کہ نہیں' بے شک رسول پاک ﷺ نے مجھ سے ایک بات کا وعدہ لیا تھا پس میں اس پر صبر کرنے والا ہوں۔

فوائد الحدیث: ❶ سرگوشی کرتے تھے الخ یعنی فرمایا کہ تجھ پر بلوائے ہوگا۔

٦٠٨٢- (١٤) وَعَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِیْهَا وَاَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْكَلَامِ فَاَذِنَ لَهٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهِ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا اَوْقَالَ اِخْتِلَافًا وَفِتْنَةً)) فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ لَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْمَا تَاْمُرُنَا بِهٖ قَالَ ((عَلَیْكُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِهٖ)) وَهُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِكَ (رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)۔ (البیهقی فی دلائل النبوۃ ٦/ ٣٩٣)

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر اس حال میں داخل ہوئی کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں قید کر دیئے گئے تھے اور تحقیق انہوں نے سنا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ' سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے بات چیت کرنے کے لئے اجازت مانگ رہے ہیں آپ ❶ نے ان کو اجازت دے دی' تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد ❷ وثناء بیان کی' پھر فرمایا میں نے رسول پاک ﷺ سے سنا ہے کہ تم عنقریب میرے بعد فتنے اور اختلاف یا فرمایا کہ اختلاف اور فتنے دیکھو گے' تو لوگوں میں سے کسی نے آپ سے کہا اے اللہ کے رسول ❸ ہمارے لئے کون ہے یا آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا کہ ❹ تمہیں امیر اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت لازم ہے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اس ❺ (امیر) کا اشارہ فرما رہے تھے۔ (بیہقی فی دلائل النبوۃ)

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے اس وقت واقف نہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ان کی خدمت میں یا گھیرنے والوں میں سے جو حاضر تھے ان سے کلام کرنے کے لیے اذن چاہا۔

❷ یعنی جیسے خطبہ سے پہلے دستور ہے۔

❸ یعنی کس کی مطابعت کریں کہ اس کی مطابعت میں فائدہ ہو ہمارے لیے نہ نقصان۔

❹ یعنی نبی ﷺ۔

❺ یعنی لفظ امیر کے کہنے میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ وہ اس مجلس میں حاضر تھے۔

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَآءِ الثَّلٰثَةِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمْ

ان تینوں (یعنی خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم) کے مناقب کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٦٠٨٣- (١) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ ((اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِىٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ)) (رواه البخارى) (البخارى حديث رقم ٣٦٨٦ وابوداؤد حديث رقم ٤٦٥١ والترمذى حديث رقم ٣٦٩٧ واحمد فى المسند ٥/ ٣٣١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کوہ احد پر چڑھے اور سیدنا ابوبکر' سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم بھی (آپ کے ساتھ تھے) تو وہ ہلنے لگا آپ نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا اے احد! سکون ❷ کر تجھ پر نہیں ہے مگر نبی اور صدیق (رضی اللہ عنہ) اور دو شہید (رضی اللہ عنہم)۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ مناقب ان تینوں یعنی بعض احادیث میں ان حضرات ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے منقبت بقا واقعہ ہوئی ہے اس باب میں وہ احادیث مذکور ہیں۔ ❷ ٹھہر تو اے احد الخ چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہے کہ جیسا نبی ﷺ نے فرمایا ویسا ہی ہوا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، جنبش پہاڑ کی از راہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوں نے اس کو مشرف کیا۔

٦٠٨٤- (٢) وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِىِّ ﷺ فِىْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ ((اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ ((اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِىُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِىْ ((اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ)) فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِىُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ (متفق عليه) (البخارى حديث رقم ٣٦٩٣ ومسلم حديث رقم (٢٨- ٢٤٠٣) والترمذى حديث رقم ٣٧١٠ واحمد فى المسند ٤/ ٤٠٦)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھا ❶ تو ایک شخص آیا ❷ اس نے دروازہ کھلوایا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کے لیے دروازہ کھول دے اور اس کو بہشت کی بشارت دے ❸ تو جب میں نے دروازہ کھولا تو وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے میں نے ان کو اس بات کی بشارت دی جو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی' ❹ پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوایا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کے لیے دروازہ کھول دے اور اس کو جنت کی بشارت دیدے تو میں نے دروازہ کھولا تو وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے میں نے ان کو اس بات کی بشارت دی کہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوایا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کے لیے دروازہ کھول

دے اور اس کو بہشت کی بشارت دی جو کہ اس کو بڑی ❺ بلا اور مصیبت کے ساتھ پہنچے گی' جب میں نے دروازہ کھولا تو وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے' میں نے ان کو اس بات کی بشارت دی جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی' تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ سے ہی مدد طلب کی جاتی ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ ایک باغ میں الخ یہ وہ باغ تھا کہ جس میں بئر اریس (کنواں) تھا۔ ❷ ایک شخص یعنی ہم نے نہیں پہچانا اس کو کہ کون ہے۔ ❸ بہشت کے یعنی بہشت عالیہ کے۔ ❹ یعنی اس نعمت بشارت پر۔ ❺ اس حدیث میں ایک بڑا معجزہ ہے کہ جیسے آپ نے پہلے سے خبر دی تھی ویسا ہی ہوا، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر بڑا بلوہ ہوا آخر انہوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے اور یہ مختصر ہے حدیث طویل سے جس کا ابتداء یہ ہے کہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر نکلے اور کہنے لگے میں آج کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت کروں گا اور آپ کے ساتھ رہوں گا' وہ مسجد میں آئے اور پوچھا آپ کہاں ہیں لوگوں نے کہا اس طرف تشریف لے گئے، سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پوچھتے ہوئے بئر اریس پر پہنچے، سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں دروازے پر بیٹھ گیا یہاں تک کہ آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا پھر میں آپ کے پاس گیا آپ کنوئیں کے منڈیر پر بیٹھے پنڈلیاں کنوئیں میں لٹکائے ہوئے تھے میں نے سلام کہا اور لوٹ کر دروازہ پر آ بیٹھا، میں نے کہا میں آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بواب بنوں گا، آخر حدیث تک۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٦٠٨٥ - (٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔ (رواه الترمذی) (ابوداؤد حدیث رقم ٤٦٢٨ والترمذی حدیث رقم ٣٨٠٧ واحمد فی المسند ١٤/٢)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کہا کرتے تھے کہ سیدنا ابوبکر' سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو)۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٦٠٨٦ - (٤) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبَابَكْرٍ نِيطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنِيطَ عُمَرُ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ)) قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَّا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات میں خواب میں ایک صالح مرد دکھایا گیا گویا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لٹکائے گئے ہیں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے لٹکائے گئے ہیں' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

نُوْطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وَلَاةُ الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِیَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (رواه ابوداؤد)

(ابوداؤد حدیث رقم ٤٦٣٦)

کہ جب ہم رسول پاک ﷺ کے پاس سے اٹھے تو ہم نے کہا کہ وہ مرد صالح تو رسول پاک ﷺ ہیں اور بعض کا ان کے بعض کے ساتھ متصل ہونا ہے (مطلب یہ کہ) یہ اس کام کے والی ❶ ہیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ اس کام کے والی ہیں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نبوت کے کام میں سربراہ کار اور منصرم تھے۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٦٠٨٧- (١) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِیٍّ ((اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ)) (متفق علیه)

(البخاری حدیث رقم ٣٧٠٦ و مسلم حدیث رقم (٣٠ـ ٢٤٠٤) والترمذی حدیث رقم ٣٧٢٤ و ابن ماجه حدیث رقم ١١٥ واحمد فی المسند ١/ ١٧٧)

سیدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو مجھ سے ہارون علیہ السلام کے مرتبہ میں ہے موسیٰ علیہ السلام سے' مگر فرق یہی ہے کہ میرے بعد کوئی رسول نہیں ہے۔ ❶ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ ہجری کے نویں سال جب نبی ﷺ جنگ تبوک کو چلے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں خلیفہ کیا، منافقوں نے کہا کہ پیغمبر پر علی رضی اللہ عنہ بھار و ہیں، اس لیے ان کو ساتھ نہ لیا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اس بات سے رنج ہوا، تیار ہو کر نبی ﷺ سے جا ملے اور یہ منافقوں کا طعنہ بیان کیا اور کہا اے اللہ کے نبی! کیا آپ مجھے عورتوں اور لڑکوں پر خلیفہ کرتے ہیں؟ تو اس وقت نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس میں کچھ رتبہ نہیں دیکھا جاتا دیکھو موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے بڑے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے، تو جیسے ہارون علیہ السلام کی عزت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسے تمہاری عزت میرے نزدیک ہے، ہاں اتنی بات البتہ ہارون علیہ السلام میں زیادہ تھی کہ وہ نبی بھی تھے اور تم نبی نہیں، اس لیے کہ میں خاتم النبیین ﷺ ہوں میرے بعد کسی کا نبی ہونا ممکن نہیں، اس حدیث سے سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہیں کہ اس حدیث سے علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی حقیقت ثابت ہوتی ہے یعنی نبی ﷺ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی خلافت کے لائق نہیں، یہ سراسر بے جوڑ بات ہے اس لیے کہ ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے سامنے مر گئے تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ یوشع علیہ السلام ہوئے تھے، اگر ہارون علیہ السلام زندہ رہتے اور موسیٰ علیہ السلام کے بعد خلیفہ ہوتے تو پھر مثال پوری ہوتی۔

۶۰۸۸- (۲) وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ أَنْ لَّا يُحِبَّنِيْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِيْ إِلَّا مُنَافِقٌ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۳۱۔ ۷۸) والترمذی حدیث رقم ۳۷۱۷ والنسائی حدیث رقم ۵۰۱۸ واحمد فی المسند ۱/ ۸٤)

سیدنا زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! جس نے پھاڑا دانہ کو اور پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ حکم کیا نبی ﷺ نے میرے بارہ میں یہ کہ نہیں دوست رکھے گا مجھے مگر مومن اور نہیں دشمن رکھے گا مجھے مگر منافق۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مگر منافق الخ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی محبت ایمان کی نشانی اور ان سے بغض نفاق کی علامت ہے۔

۶۰۸۹- (۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ ((لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ)) فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ أَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ ((أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ)) فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ ((فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ)) فَأُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجْعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ ((اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ)) (متفق عليه) وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ ((أَنْتَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْكَ)) فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ۔ (البخاری حدیث رقم ٤۲۱۰ ومسلم حدیث رقم (۳۳۔ ۱٤۰٦) والترمذی حدیث رقم ۳۷۲٤ ابن ماجه حدیث رقم ۱۱۳ واحمد فی المسند ۱/ ۳۳۱)

سیدنا سہل بن سعد (ساعدی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے ❶ دن فرمایا کہ میں یہ جھنڈا ❷ کل ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح فرمائے گا' جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اس سے محبت کرتا ہے' جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف چلے' ہر ایک ان میں سے اس امید میں تھا کہ جھنڈا اسے عطا کیا جائے گا' آپ نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہے ❸ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے' آپ نے کہا کسی کو ان کی طرف بھیجو' وہ لائے گئے تو رسول پاک ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا تو ان کی آنکھیں ایسی شفایاب ہوئیں کہ گویا کبھی ان کو کوئی تکلیف ہوئی نہ تھی' آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا ❹ عطا فرمایا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول میں ان سے لڑوں یہاں تک کہ وہ ہماری ❺ طرح ہو جائیں آپ نے فرمایا' اپنی نرمی اور آہستگی سے گزر یہاں تک کہ جب تو ان کی زمین میں پہنچ جائے تو ان کو اسلام کی دعوت دے اور انہیں بتا جو اللہ تعالیٰ کے حقوق ان پر ہیں' اللہ کی قسم اگر ایک آدمی کو بھی تیری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرما دی تو یہ تیرے لئے سرخ ❻ اونٹوں سے بہتر ہے (متفق علیہ) اور سیدنا براء رضی اللہ عنہ

کی حدیث جس میں نبی ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا کہ ''تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے'' باب بلوغ الصغیر میں ذکر کی گئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ غزوۂ خیبر کے دن، خیبر مدینہ سے شام کی جانب آٹھ منزل ہے اور یہ غزوہ سنہ ۷ ہجری میں تھا۔
❷ یہ جھنڈا کہ علامت سرداری کی ہے۔ ❸ کہاں ہیں علی بن ابی طالب اور وہ پیچھے رہ گئے تھے بہ سبب آنکھوں کے دکھنے کے، بعد ازاں اثناء راہ میں یا بعد پہنچنے کے خیبر میں جا ملے۔ ❹ پس دیا ان کو جھنڈا، اس حدیث سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی۔
❺ مانند ہمارے یعنی مسلمان ہوں اور یہ حدیث سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اس وقت بیان کی جب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو امیر مقرر کیا اور کہا تم ابوتراب کو برا کیوں نہیں کہتے تو سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا میں تین باتوں کی وجہ سے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو برا نہیں کہوں گا، اگر ان باتوں میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہے، پھر ایک وجہ بیان کی جو فصل اول کی پہلی حدیث میں گذری کہ آپ نے فرمایا ((انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ)) اور دوسری وجہ جو اس حدیث میں مذکور ہے اور تیسری یہ وجہ کہ جب آیۂ مباہلہ اتری تو آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو بلایا پھر کہا: یا اللہ! یہ میرے اہل ہیں، امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث میں ایک صحابی پر الزام آتا ہے اور اس کی تاویل ضروری ہے وہ اس طرح سے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برا کہنے کا سبب پوچھا گویا دریافت کیا کہ تم برا کہنے سے کیوں پرہیز کرتے ہو ان کے ڈر سے یا دلیل شرعی سے اگر دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو اچھا کرتے ہو اور اگر کسی اور وجہ سے ہے تو وہ کیا وجہ ہے؟
❻ بہتر ہے اس سے الخ یعنی اس لیے کہ ثواب کو بقاء اور دنیا کو فنا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۶۰۹۰- (۴) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ عَلِیًّا مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۷۱۲ واحمد فی المسند ۴/۴۳۷)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا علی (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں علی (رضی اللہ عنہ) سے ❶ ہوں اور علی (رضی اللہ عنہ) ہر مومن کا دوست ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور میں علی رضی اللہ عنہ سے، یہ کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگت اور مشارکت سے نسب میں کنایہ ہے۔

۶۰۹۱- (۵) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ۔ (رواه احمد والترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۷۱۳ واحمد فی المسند ۴/ ۳۶۸)

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی ﷺ نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں تو علی (رضی اللہ عنہ) بھی اس کا دوست ہے۔ (احمد، ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۶۰۹۲- (۶) وَعَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ

سیدنا حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَلَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْعَلِیٌّ)) (رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ وَ رَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ جُنَادَۃَ)۔ (الترمذی فی السنن ۵/ ۵۹۳ حدیث رقم ۳۷۱٦ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۱۹ واحمد فی المسند ٤/ ١٦٤)

نے فرمایا: ''علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں اور نہ ادا کرے میری طرف سے کوئی مگر میں یا علی (رضی اللہ عنہ) ❶ (ترمذی) اور اس کو احمد نے سیدنا ابی جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حکم الحدیث: اس کے کچھ شواہد ہیں جو اسے مضبوط کرتے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ عرب میں قاعدہ تھا کہ صلح یا نقض صلح نہیں کرتا ان میں مگر سردار قوم کا یا جو اس سے قرابت قریبہ رکھتا ہو اور اس کے سوا اور کی بات نہ مانتے تھے اور جب حج فرض ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حجاج کرام کا امیر بنا کر روانہ فرما دیا اور حکم فرمایا کہ مقدمہ سورہ براءۃ کا مشرکوں کو سنائیں اور ان کا اقرار ان کے منہ پر ماردیں پھر لوگوں نے آپ سے عرب کی وہ عادت بیان کی کہ نقض صلح کے لیے آپ کا قرب ضروری ہے تو اس وقت آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا اور علی رضی اللہ عنہ کو تکریماً سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عذر کرنے کے لیے یہ الفاظ فرما دیئے۔

٦٠٩٣- (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بَیْنَ اَصْحَابِہٖ فَجَاءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنَاہُ فَقَالَ اٰخَیْتَ بَیْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاخِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحَدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ))۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۳۷۲۰)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم کرایا' ❶ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے' ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں' انہوں نے کہا آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھائی چارہ قائم کرا دیا اور میرا کسی سے بھائی چارہ نہیں کروا دیا تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔ ❷ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ درمیان اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے چنانچہ سیدنا ابو درداء اور سیدنا سلمان رضی اللہ عنہم میں بھائی چارہ قائم کروایا۔
❷ تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے یعنی تجھے کیا حاجت ہے کہ کسی اور سے بھائی چارہ کرے۔

٦٠٩٤- (٨) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم طَیْرٌ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ((ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَیْكَ یَاْکُلُ مَعِیَ ھٰذَا الطَّیْرَ)) فَجَاءَہٗ عَلِیٌّ فَاَکَلَ مَعَہٗ۔ (رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۳۷۲۱)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا ❶ آپ نے دعا کی یاالٰہی! میرے پاس ایسے شخص کو لا جو کہ تجھے تیری مخلوق سے بہت پیارا ہو وہ میرے ساتھ یہ پرندہ (چرغہ) کھائے' تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہوں نے آپ کے ساتھ کھایا۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بھنا ہوا یا پکا ہوا، امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث موضوع ہے اور حاکم نے کہا مختصر میں یہ حدیث بہت طریق سے مروی ہے لیکن تمام طرق ضعیف ہیں۔

٦٠٩٥- (٩) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا كُنْتُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ وَإِذَاسَكَتُّ اِبْتَدَأَنِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٣٧٢٢)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا تو آپ مجھے دے دیتے' اور جب میں خاموش رہتا تو آپ مجھے بن مانگے دے دیتے۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

٦٠٩٦- (١٠) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَانَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيْكٍ۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٧٢٣)

انہی (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں حکمت کا گھر ❶ ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہے۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ بعض علماء نے یہ حدیث شریک تابعی سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اسناد اس حدیث میں صنابحی سے اور نہیں پہچانتے ہیں ہم اس حدیث کو کسی سے ثقات میں سے سوائے شریک کے''

حکم الحدیث: اس کی سند میں شریک نامی راوی ہے جس کا حافظہ بُرا تھا۔

فوائد الحدیث: ❶ طیبی رحمہ اللہ نے کہا شیعہ نے تمسک کیا ہے اس حدیث سے کہ حکمت اور علم کا لینا علی رضی اللہ عنہ ہی سے خاص ہے، نہیں ہاتھ آتا وہ کسی اور واسطہ سے سوائے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے واسطہ کے' کیونکہ گھر میں نہیں داخل ہوتے مگر دروازے سے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿واتوا البیوت من ابوابها﴾ اور اس حدیث میں ان کے لیے کوئی حجت نہیں ہے کیونکہ جنت کا گھر حکمت کے گھر سے فراخ نہیں ہے اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور اس حدیث کو روایت کیا ہے عبدالسلام بن صلاح ہروی شیعی نے، اس لیے لوگوں نے اس حدیث کی سند میں گفتگو کی ہے، بعض نے اس کی تصحیح کی ہے اور بعض نے تحسین اور بعض نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے یہاں تک یحییٰ بن معین نے کہا کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے اور ایک جماعت نے اس کو موضوع کہا ہے۔

٦٠٩٧- (١١) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَاانْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ))۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٧٢٧)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ طائف کے دن بلایا' ان سے سرگوشی کی تو لوگوں نے کہا البتہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سرگوشی اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ لمبی ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ان کو سرگوشی کے ساتھ خاص نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان ❶ سے سرگوشی کی۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس میں ایک راوی ابوزبیر کی تدلیس ہے جبکہ باقی رواۃ ثقہ ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پہنچایا میں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کہ حکم کیا تھا مجھے اس کے پہنچانے کا بطریق سرگوشی کے اور اس راز میں کچھ غزوہ کے متعلق باتیں تھیں۔

۶۰۹۸ - (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ ((یَا عَلِیُّ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ یُجْنِبُ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرِیْ وَغَیْرُكَ)) قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِبْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ لَایَحِلُّ لِاَحَدٍ یَسْتَطْرِقُهٗ جُنُبًا غَیْرِیْ وَغَیْرُكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۳۷۲۷)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے علی! کسی بھی جنبی آدمی کو یہ جائز نہیں ❶ کہ میرے اور تیرے علاوہ اس مسجد سے گزرے' علی ❷ بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے پوچھا کہ اس حدیث کا معنی (مطلب) کیا ہے تو انہوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کو یہ جائز نہیں کہ وہ حالت جنابت میں اس مسجد سے راستہ بنائے' میرے اور تیرے علاوہ۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امام جزری رحمہ اللہ کہتے ہیں اس حدیث کے ضعف پر محدثین کا اتفاق ہے۔ ❷ علی بن منذر' یہ علی بن منذر کوفی ہے اور اس نے مشہور طریق سے سفیان بن عیینہ اور ولید بن مسلم سے روایت کی ہے اور اس سے ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

۶۰۹۹ - (۱۳) وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَیْشًا فِیْهِمْ عَلِیٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ یَدَیْهِ یَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ عَلِیًّا))۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۷۳۷)

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی تھے' وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے فرما رہے تھے کہ اے میرے اللہ مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک کہ تو مجھے علی رضی اللہ عنہ کو نہ دکھا دے۔ ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خیر و عافیت سے واپس لا نا تا کہ میں اس کو صحیح وسالم دیکھوں ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کمال محبت تھی اور وہ نہایت مقبول اللہ تعالیٰ کے بندے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۶۱۰۰ - (۱۴) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((لَایُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا) (الترمذی حدیث رقم

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی رضی اللہ عنہ کو نہیں دوست رکھتا منافق اور نہیں دشمن رکھتا ان کو مومن۔'' (احمد' ترمذی) اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کے۔

۳۷۱۷ واحمد فی المسند ٦/ ۲۹۲)

حکم الحدیث: اس میں ایک مجہول راوی ہے۔

٦١٠١- (١٥) وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ))۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٦/ ٣٢٣)

انہی (ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو برا کہا تو تحقیق اس نے مجھے بُرا کہا۔ ❶ (احمد)

حکم الحدیث: اس میں ابواسحاق السبیعی راوی ہے جسے اختلاط ہو گیا تھا۔

فوائد الحدیث: ❶ مجھے برا کہا یعنی جس نے ان کو برا کہا تو گویا کہ اس نے مجھے برا کہا' اس حدیث کا تقاضا یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو برا کہنا کفر یا یہ محمول ہو تہدید پر یا معنی ہو حلال جاننے پر۔

٦١٠٢- (١٦) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فِيْكَ مَثَلٌ مِّنْ عِيْسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ)) الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهٗ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُفَرِّطُنِيْ بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَ مُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَانِيْ عَلٰى اَنْ يُبْهِتَنِيْ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ١/ ١٦٠)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ میں عیسیٰ علیہ السلام سے ایک مشابہت ہے یہود نے ان کو دشمن رکھا یہاں تک کہ ان کی والدہ کو تہمت لگائی اور نصاریٰ نے ان کو دوست بنایا یہاں تک کہ ان کو ان کے مرتبہ سے اتارا جو کہ ان کا مرتبہ نہیں ہے' پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے بارہ میں دو آدمی ہلاک ہوں گے ایک تو میری محبت میں حد سے زیادہ تعریف کرے گا جو کہ مجھ میں نہیں اور دوسرا میرا دشمن جو مجھ ❶ پر بہتان لگائے گا اس کی ہلاکت میرے ساتھ دشمنی کی وجہ سے ہوگی۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہلاک ہوں گے الخ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ کچھ لوگوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر بہتان باندھا کہ یہ مسلمان نہ تھے اور دنیا کے طالب تھے اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہتک کی اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرایا معاذ اللہ اور دوسرا کچھ لوگوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے حد سے زیادہ محبت کی اور کہا کہ نبوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر اتری مگر جبرائیل علیہ السلام نے غلطی کی وغیر ذلک، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خارجیوں اور رافضیوں دونوں کا ایمان تباہ ہے اور اہلسنت کا عقیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے بموجب درست ہے۔

٦١٠٣- (١٧) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ ((اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ)) قَالُوْا بَلٰى قَالَ ((اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَّفْسِهٖ)) قَالُوْا بَلٰى

سیدنا براء بن عازب اور سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غدیر خم پر اترے ❶ تو آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ❷ ہاتھ پکڑا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کے ساتھ ان کے نفسوں سے نزدیک تر ہوں' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہاں! کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا

فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ)) فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ هَنِيْأً يَابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ۔ (رواه احمد)

(الترمذی حدیث رقم ۳۷۱۳ وابن ماجه حدیث رقم ۱۱۶ واحمد فی المسند ۴/ ۲۸۰)

نہیں جانتے تم کہ میں ہر مومن کے ساتھ اس کے نفس سے زیادہ قریب ہوں صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ اے میرے اللہ جس کا میں دوست ہوں تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس کا دوست ہے' اے میرے اللہ اس شخص کو دوست رکھ جو علی رضی اللہ عنہ کو دوست رکھے اور اس کو دشمن رکھ جو علی رضی اللہ عنہ کو دشمن رکھے' تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس کے بعد ان سے ملے تو ان سے کہا کہ اے ابوطالب کے بیٹے خوش ہو جا تیری صبح اور تیری شام ہر مومن اور ❸ مومنہ کی دوستی میں ہوتی ہے۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب حجۃ الوداع سے لوٹے اور غدیر خم مکہ اور مدینہ کے درمیان جحفہ کے پاس ایک مقام کا نام ہے۔ ❷ یعنی جب تمام صحابہ رضی اللہ عنہم جمع ہو گئے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منبر اونٹ کے پالانوں کا بنایا اور اس پر چڑھ کر یہ حدیث فرمائی۔ ❸ اس حدیث سے شیعہ نے سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر دلیل پکڑی ہے' ثبوت بلافصل پر زیادہ گفتگو کا یہ مقام نہیں ہے مگر خلاصہ یہ ہے کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ولی یا مولی یہاں حکم کے معنوں میں ہے بلکہ بمعنی محبوب و ناصر ہے اور یہ معنی بھی ان لفظوں کے مسلم الطرفین ہیں کیونکہ لفظ ولی یا مولیٰ مشترک و کثیر المعانی ہے جیسے معتق اور عتیق اور متصرف امر اور دوست اور ہمسایہ اور ابن عم اور تابع اور حلیف اور صہر اور عبد منعم علیہ اور منعم کے معنوں میں وارد ہوتا ہے پس حمل اس کا بغیر دلیل کے کسی معنی متعین پر ممنوع ہے، غرض اس حدیث سے فقط یہی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھیں اور ان کے بغض سے مجتنب رہیں اور تقدیم آئمہ ثلاثہ کی امامت میں امر اجماعی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس میں داخل ہیں اور یہ بخوبی ظاہر ہے کہ اصحاب جو اہل لسان تھے وہ اس سے خلافت بلافصل نہ سمجھے ورنہ کبھی ممکن نہ تھا کہ اس کے خلاف پر اجماع کرتے اور تقدیم ائمہ آخر پر راضی ہوتے حالانکہ وہ فہم کتاب وسنت میں افضل امت تھے۔

۶۱۰۴- (۱۸) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ((اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ)) ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ (رواه النسائی)

(النسائی حدیث رقم ۳۲۲۱)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ابھی چھوٹی ہے' پھر علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا تو آپ نے اس سے نکاح کر دیا۔ ❶ (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور بعض روایات میں آیا ہے کہ ام ایمن نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا تم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام کیوں نہیں بھیجتے حالانکہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہو، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ کلام کروں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا اور خوش ہوئے اور جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہونا سنا تو اس کا اظہار کیا تو آپ نے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ان سے نکاح کر دیا۔

۶۱۰۵- (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

(الترمذی حدیث رقم ۳۷۳۲ واحمد فی المسند ۱/ ۱۷۵)

باب علی کے علاوہ تمام دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٦١٠٦- (٢٠) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِيْ مَنْزِلَةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ اٰتِيْهِ بِاَعْلٰى سَحَرٍ فَاَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ اِنْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِيْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ (رواه النسائی) (النسائی حدیث رقم ۱۲۱۳ واحمد فی المسند ۱/ ۸۵)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں میرا ایک مقام تھا جو کہ مخلوق میں سے میرے علاوہ کسی اور کے لئے نہیں تھا' میں آپ کے پاس اول سحری کے وقت آتا تو میں کہتا اے اللہ کے نبی آپ پر سلامتی ہو' اگر آپ کھنکھارتے تو میں اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جاتا ❶ اور اگر آپ نہ کھنکھارتے تو میں آپ کے پاس حاضر ہو جاتا۔ (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ سمجھ کر کہ نبی ﷺ یہاں کسی کام میں مشغول ہیں اور کوئی شرعی یا عرفی مانع ہے۔

٦١٠٧- (٢١) وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْحَضَرَ فَاَرِحْنِيْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَاَرْفِغْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كَيْفَ قُلْتَ)) فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ اَوْشْفِهٖ)) شَكَّ الرَّاوِيْ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجْعِيْ بَعْدُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) (الترمذی حدیث رقم ۳۵٦٤ واحمد فی المسند ۱/ ۱۰۷)

انہی (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں بیمار ہو گیا تو مجھ پر رسول اللہ ﷺ گذرے اور میں ❶ کہہ رہا تھا یا الٰہی اگر میری موت کا وقت آ گیا ہے تو مجھے راحت ❷ دو اور اگر ابھی وقت میں تاخیر ہے تو میری زندگی ❸ کو فراغ فرما اور اگر یہ بیماری ہے تو مجھے صبر کی توفیق عطا فرما' رسول پاک ﷺ نے فرمایا تو نے کس طرح کہا' تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے سامنے وہ کلمات دہرائے جو انہوں نے کہے تھے' تو رسول پاک ﷺ نے ان کو اپنا پاؤں مارا اور دعا فرمائی کہ اے میرے اللہ اس کو عافیت دے یا اسے شفا عطا فرما' یہ راوی کا شک ❹ ہے' سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے یہ تکلیف نہیں ہوئی۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور میں کہہ رہا تھا یعنی بسبب شدت بیماری کے۔ ❷ پس راحت دے مجھے یعنی موت دے دے تاکہ راحت

پاؤں میں۔ ❸ فراخ کر زندگانی میری یعنی بہ سبب دینے صحت کے۔ ❹ شک کیا راوی نے کہ عافہ فرمایا یا اشفہ۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٦١٠٨- (١) عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰی عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ۔ (رواه البخاری)

(البخاری حدیث رقم ٣٧٠٠)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی شخص بھی خلافت کا ان لوگوں سے زیادہ حقدار نہیں ہے جب رسول پاک ﷺ فوت ہوئے تو آپ ان سے راضی تھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ❷ سیدنا علی، سیدنا عثمان، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا سعد اور سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم کے نام لئے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ عشرہ مبشرہ سے یہ لوگ مراد ہیں (١) سیدنا ابوبکر (٢) سیدنا عمر (٣) سیدنا عثمان (٤) سیدنا علی (٥) سیدنا طلحہ (٦) سیدنا زبیر (٧) سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف (٨) سیدنا سعد بن ابی وقاص (٩) سیدنا سعید بن زید اور (١٠) سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ تمام بہشتی ہیں اور ان کے بہشتی ہونے میں کچھ شک نہیں اور ان کو نبی ﷺ نے اسی ترتیب سے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ میں جنتی فرمایا ہے جس کو ترمذی نے روایت کیا۔ ❷ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات قریب ہوئی تو اس وقت انہوں نے فرمایا کہ اس خلافت کی لیاقت ان لوگوں سے زیادہ کسی میں نہیں سو ان ہی میں کسی کو میرے بعد خلیفہ بنانا۔

٦١٠٩- (٢) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰی بِهَا النَّبِیَّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٤٠٦٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٢٨)

سیدنا قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے ہاتھ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا شل ہو گیا تھا کہ بچایا تھا اس کے ساتھ نبی ﷺ کو دن احد کے۔ (بخاری)

٦١١٠- (٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يَّاْتِيْنِیْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ)) قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اِنَّ لِكُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِیَّ الزُّبَيْرُ.)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٢٨٤٦ ومسلم حدیث رقم (٤٨۔ ٢٤١٥) والترمذی حدیث رقم ٣٧٤٤ وابن ماجه حدیث رقم ١٢٢ واحمد فی المسند ٣/ ٣١٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کون ہے جو میرے پاس غزوہ احزاب کے دن لوگوں کی خبر لائے" سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں لاؤں گا" تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا بلاشبہ ہر نبی کے (مددگار) حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر رضی اللہ عنہ ❶ ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی، بڑے بہادر سپاہی اور نبی ﷺ پر ہر وقت فدا رہتے تھے، چنانچہ

اس حدیث سے ثابت ہوا اور یہ معاملہ جنگ احزاب میں گذرا کہ قبائل عرب کے مدینہ پر چڑھ آئے تھے اور نبی ﷺ سے جنگ تھی ایک دن بہت سردی تھی نبی ﷺ نے اصحاب سے چاہا کہ کوئی خبر لائے، کسی نے دم نہ مارا سوائے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے، پھر یہ گئے اور ان کو سردی نہ لگی اور خبر لائے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر ابر و باراں اور ہوائے سرد بھیجی اور وہ سب لوگوں کے خیمے اکھیڑ گئی انکی ہانڈیاں الٹ گئیں اور وہ بھاگ گئے۔

٦١١١- (٤) وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يَّاْتِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ)) فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَوَيْهِ فَقَالَ ((فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٧٢٠ ومسلم حدیث رقم ٤٩-٢٤١٦ والترمذی حدیث رقم ٣٧٤٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٢٣ واحمد ١/ ١٦٦)

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو بنی قریظہ کے پاس جائے اور میرے پاس ان کی خبر لائے تو میں چلا اور جب میں واپس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ میرے لئے جمع فرمائے اور فرمایا کہ تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہو۔ (متفق علیہ)

٦١١٢- (٥) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَاسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ ((يَا سَعْدُ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٤٠٥٩ ومسلم حدیث رقم (٤١- ٢٤١١) والترمذی حدیث رقم ٣٧٥٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٢٩ واحمد ١/ ١٢٤)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے کسی کے لئے نہیں سنا کہ آپ نے اپنے والدین کسی ایک کے لئے جمع کئے ہوں سوائے سیدنا سعد بن ❶ مالک کے' میں نے احد کے دن آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے سعد تیر پھینک تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یہ فضیلت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ ہی کو حاصل ہوئی جیسے اوپر کی حدیث میں گذرا مگر شاید اس کا علم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو نہ ہوا اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بڑے تیر انداز تھے جب جنگ احد میں کافروں نے ہجوم کر کے نبی ﷺ کو نرغہ کر لیا تو اس وقت آپ نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث فرمائی، آپ دوسرے لوگوں سے تیر لے کر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو دیتے جاتے تھے، اس حدیث سے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگا رنگ کی قدرت ہے آدمیوں کے اختلاف میں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تو ایسے نبی ﷺ کے جاں نثار جن کو نبی ﷺ ایسی عمدہ بات فرمائیں اور ان کا بیٹا عمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل کہ نبی ﷺ کے لخت جگر یعنی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے ولی پیدا کرنا یہ اسی کی قدرت ہے۔

٦١١٣- (٦) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّيْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٧٢٨ ومسلم حدیث رقم (١٢- ٢٩٦٦) والترمذی حدیث رقم ٢٣٦٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٣١ واحمد فی المسند ١/ ١٧٤)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں پہلا عرب ہوں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تیر پھینکا۔ (متفق علیہ)

٦١١٤- (٧) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ)) إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ ((مَنْ هٰذَا)) قَالَ أَنَا سَعْدٌ قَالَ ((مَاجَاءَ بِكَ)) قَالَ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ٢٨٨٥ ومسلم حدیث رقم (٤٩-٢٤١٠) والترمذی حدیث رقم ٣٧٥٦ واحمد فی المسند ١/ ٣٩١)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آنے سے پہلے ایک رات ❶ نہیں سوئے تو آپ نے فرمایا کہ کاش کوئی صالح آدمی میرا پہرہ دے جب ہم نے ہتھیاروں ❷ کی آواز سنی تو آپ نے فرمایا کہ یہ کون ہے؟ کہا میں سعد ہوں! فرمایا تجھے کیا چیز لائی' کہا میرے دل میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں خوف ❸ پیدا ہوا تو میں آپ کا پہرہ دینے کے لئے آ گیا' رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرمائی پھر آپ سو گئے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کسی غزوہ سے اپنے آنے کے وقت۔ ❷ آواز ہتھیار کی کہ تلوار اور کمان وغیرہ کھٹ کھٹ بولتے ہیں۔ ❸ یعنی کہ آپ تنہا ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن آپ کو کسی قسم کا نقصان پہنچائیں۔

٦١١٥- (٨) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ وَأَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٤٣٨٢ ومسلم حدیث رقم ٥٣-٢٤١٩ والترمذی حدیث رقم ٣٧٩٦ وابن ماجہ حدیث رقم ١٣٦ واحمد ١/ ١٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر ایک امت کے لیے ایک امانت والا ہے اور اس امت کا امانت دار ❶ ابوعبیدہ بن جراح ہے رضی اللہ عنہ۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اور امانت دار اس امت کا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں، ہر چند تمام صحابہ رضی اللہ عنہم امانت دار تھے لیکن جس میں جو صفت زیادہ ہوتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی صفت سے اس کی تعریف کرتے، جیسے سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کو رحم دل اور سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کڑا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو حیامند اور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو قاضی اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو دلی جاں نثار فرمایا۔

٦١١٦- (٩) وَعَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُوْ بَكْرٍ فَقِيْلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِيْلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ٩/ ٢٣٨٥ واحمد فی المسند ٦/ ٦٣)

سیدنا ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا جس وقت ان سے پوچھا گیا کہ اگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو اپنا خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے تو انہوں نے فرمایا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو' تو پوچھا گیا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو؟ کہا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو' کہا گیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو؟ ❶ فرمایا سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کون ہے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے یعنی جس کو خلیفہ کرتے۔

٦١١٧- (١٠) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِیٌّ ﷺ اَوْصِدِّيْقٌ اَوْشَهِيْدٌ)) وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا(رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ٥٠- ٢٤١٧' ابوداؤد حدیث رقم ٤٦٥١' الترمذی حدیث رقم ٣٥٧٥٧' ابن ماجه حدیث رقم ١٣٤' احمد ٥- ٣٣١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ حراء پر تھے اور آپ کے ساتھ سیدنا ابوبکر' سیدنا عمر' سیدنا عثمان' سیدنا علی' سیدنا طلحہ اور سیدنا زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے تو پہاڑ نے حرکت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جا' نہیں تجھ پر مگر نبی ❶ یا صدیق یا شہید اور بعض نے یہ لفظ زیادہ کیا کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں تجھ پر مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکر رضی اللہ عنہ کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہے اور باقی بزرگوار شہید ہیں' سوائے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے کہ وہ اسہال کی بیماری سے فوت ہوئے تھے' تو وہ بھی شہیدوں میں داخل ہوئے' چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ جو اسہال کی بیماری سے مرے وہ بھی شہید ہے اور پہاڑ آپ کی تشریف آوری سے خوش ہو کر ملنے لگا اس حدیث میں پیش گوئی ہے ان لوگوں کے لیے اور جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ویسا ہی ہوا کہ سوائے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام لوگ شہید ہوئے چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ' سیدنا عثمان' سیدنا علی' سیدنا طلحہ اور سیدنا زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین ظلماً مقتول و شہید ہوئے' حضرات ثلاثہ کا قتل تو مشہور ہے اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ وادی سباع میں بصرہ کے قریب واقعہ جمل سے لوٹتے وقت مقتول ہوئے جب وہ ترک قتال کی نیت کر کے رجوع کر چکے تھے اسی طرح سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ بھی اسی واقعہ میں بیعت ترک قتال آدمیوں سے دور ہو گئے تھے کہ ایک تیر ان کے لگا اور شہید ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پتھروں میں بات سمجھنے کی قوت اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے اور جس شخص کو امن ہو عجب اور تکبر سے اس کی تعریف اس کے منہ پر کرنا جائز ہے ورنہ نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٦١١٨- (١١) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَبُوْبَكْرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِی الْجَنَّةِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) (الترمذی حدیث رقم ٣٧٤٧ واحمد فی المسند ١/ ١٩٣)

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بہشت میں ہے' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بہشت میں' سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بہشت میں' سیدنا علی رضی اللہ عنہ بہشت میں' سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ بہشت میں' سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ بہشت میں' سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بہشت میں' سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بہشت میں' سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بہشت میں اور سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بہشت میں۔'' ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بہشت میں ان دس بزرگواروں کے عشرہ مبشرہ کے ساتھ مسمّی ہونے کی یہی حدیث دلیل ہے اور ان دس بزرگوں کی بشارت بالجنت کے ساتھ مشہور ہونے کی ایک یہ وجہ ہے کہ ان کی بشارت ایک ہی حدیث میں واقع ہوئی، ورنہ بشارت ان ہی دس میں منحصر نہیں ہے، بلکہ دوسروں کے لیے بھی آئی ہے صرح بذلك العلماء الاعلام، یہاں ایک نکتہ ہے کہ اس سے متنبہ ہونا چاہیے کہ ذکر خلفاء رضی اللہ عنہم کا جس جگہ احادیث میں واقع ہوا ہے سب کا یا بعض کا اسی ترتیب سے واقع ہوا ہے اور اس سے اہلسنت کے مذہب کا حق ہونا ثابت ہوتا ہے۔

٦١١٩- (١٢) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ۔ (ابن ماجه حديث رقم ١٣٣)

اس کو ابن ماجہ نے سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٦١٢٠- (١٣) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَآءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا ((وَفِيْهِ وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ))

(الترمذی حدیث رقم ٣٧٩٠ وابن ماجه حديث رقم ١٥٤ واحمد فی المسند ٣/ ٢٨١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر سب سے زیادہ مہربان سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے ❶ اور اللہ تعالیٰ کے احکامات میں میری امت میں سے زیادہ سخت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ❷ ہے اور بہت سچا ان کا حیا میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہے اور بہت فرائض دان ان کے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں ❸ اور بہت زیادہ قرآن کو پڑھنے والا سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ❹ ہے اور بہت جاننے والا ان کا حلال وحرام کو سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہے اور ہر امت کے لیے امین ہے اور اس امت کا امین سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ہے۔'' (احمد اور ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث سیدنا معمر رضی اللہ عنہ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے بطریق ارسال کے روایت کی گئی ہے اور معمر کی حدیث میں ہے کہ سب سے بڑھ کر صحیح فیصلے کرنے والا میری امت سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے کہ لطف وپند سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں۔ ❷ عمر رضی اللہ عنہ کہ تشدد وسختی سے پیش آتا ہے جو خلاف شرع کام کرے۔ ❸ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں، ان کو علم میراث میں بڑا دخل تھا۔ ❹ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، یہ تجوید قرآن میں ماہر تھے۔

٦١٢١- (١٤) وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر احد کے دن دو زرہیں تھیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑے پتھر کی طرف اٹھے ❶ اور نہ چڑھ سکے ❷ پھر سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کے نیچے بیٹھے یہاں

الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اَوْجَبَ طَلْحَةُ))۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۷۳۸ واحمد فی المسند ۱/ ۱۶۵)

تک کہ آپ کو اٹھا کر پتھر کے برابر کر دیا تو میں نے رسول پاک ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے واجب ❸ کر لیا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک بڑے پتھر کے جو وہاں تھا نہ اس پر چڑھے۔ ❷ پس نہ چڑھ سکے یعنی زر ہیں پہنے ہوئے ہونے کی وجہ سے۔ ❸ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے واجب کر لیا یعنی اس عمل کی وجہ سے جنت کو اپنے لیے واجب کر لیا۔

۶۱۲۲- (۱۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَقَدْقَضٰى نَحْبَهٗ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۷۳۹ وابن ماجه ۱/ ۴۶ حدیث رقم ۱۲۵)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''کہ جو کوئی اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ وہ روئے زمین پر ایسے آدمی کو چلتا پھرتا دیکھے جس نے اپنا ذمہ پورا کر لیا ❶ ہے تو وہ اس کو دیکھ لے' ایک روایت میں ہے کہ جس کو یہ چیز اچھی لگتی ہو کہ وہ روئے زمین پر شہید کو چلتا پھرتا دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پورا کر چکا ہے اپنا ذمہ الخ غرض یہ ہے کہ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿من المؤمنین رجال صدقوا ماعاهدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبه ومنهم من ینتظر وما بدلوا تبدیلاً﴾ یعنی مومنوں میں کئی مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا انہوں نے جو قول کیا تھا اللہ تعالیٰ سے پھر کوئی ان میں ہے کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ان میں راہ دیکھتا ہے اور بدلا نہیں ایک ذرہ، واقعہ یہ ہے کہ کچھ لوگ بدر میں حاضر نہ ہوئے انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ اگر اب مشرکوں سے مقابلہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ ہم کو لے جائے گا تو آپ دیکھیے گا ہم کیا کرتے ہیں، پھر احد کے دن ان لوگوں نے نہایت بہادری دکھلائی اور یہ آیت ان کے حق میں اتری، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ بھی ان بہادروں میں داخل ہیں جن کی صفت اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے۔

۶۱۲۳- (۱۶) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنَيَّ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۳۷۴۱)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے کانوں نے رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سنا کہ آپ فرماتے تھے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ بہشت میں میرے ہمسایہ ہیں۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

۶۱۲۴- (۱۷) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ اُحُدٍ ((اَللّٰهُمَّ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ❶ اس دن یعنی روز احد کے فرمایا: یا الٰہی!

اشْـدُدْ رَمْيَتَـهٗ وَاَجِـبْ دَعْـوَتَـهٗ)) (رواه فى شرح السنة) (البغوى حديث رقم ٣٩٢٢)

قوی کر تیراندازی اس کی اور قبول کر دعا اس کی۔ (بغوی نے شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا یعنی میرے لیے۔

٦١٢٥- (١٨) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ))۔ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٧٥١)

انہی (سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا الٰہی سعد رضی اللہ عنہ جس وقت تجھ سے دعا مانگے تو اس کی دعا کو قبول فرما۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٦١٢٦- (١٩) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَاجَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ ((اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ)) وَقَالَ لَهٗ ((اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ))۔ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٧٥٣ واحمد فى المسند ١/ ٩٢)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کو نہیں جمع کیا مگر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے لیے' آپ نے اس کو احد کے دن فرمایا کہ تیر پھینک تجھ پر میرے والدین قربان' اور اس کو یہ بھی فرمایا کہ اے قوی (طاقتور) نوجوان ❶ تیر پھینک۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اے نوجوان قوی! سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نوجوان قوی تھے' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام لائے اس وقت یہ سترہ برس کے تھے اور ایک وقت میں لازم کیا انہوں نے اپنے گھر میں رہنا' ایک قبہ میں بیٹھے رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو کہہ دیا تھا کہ مجھ سے لوگوں کے حالات بیان نہ کیا کرو یہاں تک کہ امت کسی امام پر جمع ہو۔

٦١٢٧- (٢٠) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ اِمْرَءٌ خَالَهٗ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ اُمُّ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((هٰذَا خَالِيْ)) وَفِي الْمَصَابِيْحِ ((فَلْيُكْرِمَنَّ)) بَدَلَ ((فَلْيُرِنِيْ))۔ (الترمذى حديث رقم ٣٧٥٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ یہ میرا ماموں ہے تو اگر کسی کا ایسا ماموں ہو تو وہ مجھے دکھائے ❶ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا ❷ کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بنی زہرہ میں سے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بنی زہرہ سے تھیں اسی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرا ماموں ہے اور مصابیح میں ہے پس ❸ چاہیے کہ ہر شخص اپنے ماموں کی تکریم کرے یعنی فلیرنی کی بجائے ''فلیکرمن'' ہے۔

حکم الحدیث: اس میں ایک راوی ضعیف ہے لیکن اس کی متابعت موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی برابر اور مانند اس ماموں کے جیسا کہ میرا ماموں ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ کسی کا ماموں میرے ماموں جیسا نہیں ہے۔ ❷ یعنی بیچ فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سعد کو ماموں اپنا۔ ❸ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا یہ تصحیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٦١٢٨- (٢١) عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَبْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ اِنِّىْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُنَا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَاِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهٗ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْاَسَدٍ تُعَزِّرُنِىْ عَلَى الْاِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِىْ وَكَانُوْا وَشَوْابِهٖ اِلٰى عُمَرَ قَالُوْا لَايُحْسِنُ يُصَلِّىْ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٧٢٨ ومسلم حدیث رقم (١٢- ٢٩٦٦) و الترمذی حدیث رقم ٢٣٦٥ واحمد فی المسند ١/ ١٧٤)

سیدنا قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں عرب میں سے پہلا آدمی ہوں' جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تیر چلایا اور ہم نے دیکھا کہ ہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور کیکر کے پھل اور پتے ہماری خوراک ہوتے تھے اور ہم میں سے کوئی ایک جب پاخانہ کرتا تو وہ بکری کی میگنیوں کی طرح ہوتا تھا اس میں کوئی آمیزش نہیں ہوتی تھی' پھر یہ بنواسد مجھے اسلام پر تعزیر (زجر و توبیخ) کرتے ہیں جس سے میں اس وقت ناامید ہوا اور میرا عمل گم ہوا اور بنواسد نے سیدنا ❶ عمر رضی اللہ عنہ کو میری شکایت کرتے ہوئے کہا کہ (سیدنا سعد رضی اللہ عنہ) اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا عامل بنایا تھا تو وہاں کے لوگوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی شکایت کی ہر ایک امر کی حتیٰ کہ نماز کی اور وہ اس شکایت میں جھوٹے تھے۔

٦١٢٩- (٢٢) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ رَاَيْتُنِىْ وَاَنَا ثَالِثُ الْاِسْلَامِ وَمَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِى الْيَوْمِ الَّذِىْ اَسْلَمْتُ فِيْهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَاِنِّىْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣٧٢٧ وابن ماجه حدیث رقم ١٣٢)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میں تیسرا مسلمان ہوں' اور کوئی شخص اسلام نہیں ❶ لایا مگر اس دن سے کہ جس دن میں مسلمان ہوا اور تحقیق میں سات دن تک ٹھہرا رہا اور بے شک میں اسلام کا تہائی تھا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اور نہیں اسلام لایا الخ مراد اس سے یہی ہے کہ میں اسلام میں تیسرا شخص تھا اور ایک ہفتہ تک ایسا ہی رہا' اس کے بعد دوسرے لوگ اسلام لائے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ سابقون الاولون میں سے ہیں۔

٦١٣٠- (٢٣) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لِنِسَآئِهٖ ((اِنَّ اَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِىْ مِنْ بَعْدِىْ وَلَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّيْقُوْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِاَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ بْنُ عَوْفٍ قَدْتَصَدَّقَ عَلٰى

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کو فرماتے تھے کہ مجھے اپنے بعد تمہارا معاملہ غم میں ڈالے ❶ ہوئے ہے اور ہرگز تمہارے حالات پر صبر نہیں کریں گے مگر صدیق لوگ' ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کا مقصد صدقہ کرنے والوں سے تھا پھر ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابی سلمہ بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ

أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِحَدِيْقَةٍ بِيْعَتْ بِأَرْبَعِيْنَ أَلْفًا۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۷۴۹ واحمد فی المسند ۶/ ۷۷)

تعالیٰ تیرے والد کو جنت کے چشمہ سے پلائے اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے لئے ایک باغ وقف کر دیا تھا جو کہ چالیس ہزار کا فروخت ہوا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عورتوں کا معاملہ بہت نازک ہوتا ہے خصوصاً معمولی سی بات میں رنجیدہ اور ناخوش ہو جاتی ہیں، بیویوں کے لیے ہر وقت خادم اور خدمتگار موجود چاہیے بالخصوص اس وقت میں نہایت مشکل ہے کہ ظاہر میں کچھ وجہ معاش کی نہ ہو اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں کے معاملہ میں اندیشہ رہتا تھا کہ میرے بعد ان کا کیا حال ہو گا ان کی خاطر داری اور برداشت اور کام خدمت کون کرے گا مگر ہاں جو شخص نہایت صبر کرنے والا ہر بات کی برداشت کرے اور محنت اور مشقت اپنے اوپر گوارا کرے اور سچا دین دار ہو یعنی اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتا ہو سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تیرا باپ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ سلوک سے پیش آیا اس کو اللہ تعالیٰ بہشت کی نہر کا پانی پلائے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کیا ان کو ایک باغ دیا جو کہ چالیس ہزار میں فروخت ہوا شاید چالیس ہزار اشرفی یا چالیس ہزار درہم کہ اس کے دس ہزار پانچ سو روپے ہوتے ہیں۔

۶۱۳۱ - (۲۴) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ لِأَزْوَاجِهِ ((إِنَّ الَّذِيْ يَحْنُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ))۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۶/ ۲۹۹)

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اپنی بیویوں سے فرماتے تھے کہ میرے بعد جو شخص تم پر لب بھر بھر کر خرچ کرے گا تو وہ صادق اور نیک ہو گا' اے میرے اللہ! عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو جنت کے چشمہ سے پلا۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۶۱۳۲ - (۲۵) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِيْنًا فَقَالَ ((لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِيْنًا حَقَّ أَمِيْنٍ)) فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۳۷۴۵ ومسلم حدیث رقم (۵۵۔ ۲۴۲۰) والترمذی حدیث رقم ۳۷۹۶ وابن ماجه حدیث رقم ۱۳۵ واحمد فی المسند ۵/ ۳۹۸)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل نجران ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس ایک ایماندار آدمی بھیجیے تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے پاس امین آدمی ضرور بھیجوں گا جو امانت کے لائق ہو گا' تو لوگ اس کے منتظر رہے' سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن جراح کو بھیجا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ نجران' یمن میں ایک گاؤں کا نام تھا اور اس حدیث کا فائدہ فصل اول میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث گذشتہ میں گذرا۔

٦١٣٣- (٢٦) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ ((إِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَابَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَايَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا يَأْخُذُبِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ))۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ١/ ١٠٩)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے بعد کس کو اپنا امیر بنائیں' آپ نے فرمایا اگر تم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر بناؤ گے تو تم ان کو امانت دار' دنیا سے بے رغبت اور آخرت سے رغبت کرنے والا پاؤ گے' اور اگر تم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو ان کو قوی امین پاؤ گے جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے اور اگر تم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے جب کہ میں نہیں دیکھ رہا کہ تم ان کو امیر بناؤ گے تو تم ان کو ہادی ہدایت یافتہ پاؤ گے' وہ تمہیں راہ راست پر لے جائیں گے۔ ❶ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تم کو راہ راست پر لے جائیں گے' اس حدیث سے سیدنا ابوبکر' سیدنا عمر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم کی خوبیاں بخوبی معلوم ہوتی ہیں اور یہ جو فرمایا کہ میں نہیں دیکھ رہا کہ تم میرے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر بناؤ گے یعنی بلافصل' یہ اس لیے کہ نبی ﷺ کو وحی سے معلوم ہوا کہ لوگ میرے بعد علی رضی اللہ عنہ کو اپنا حاکم بلافصل نہیں بنائیں گے۔

٦١٣٤- (٢٧) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رَحِمَ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ زَوَّجَنِي اِبْنَتَهُ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِالْهِجْرَةِ وَ صَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِّنْ مَّالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٣٧١٤)

انہی (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم کرے کہ جس نے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیا' مجھے اپنی اونٹنی پر دارالہجرہ کی طرف سوار کرلایا' غار میں میرا رفیق ساتھی بنا اور اپنے مال سے بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کرایا' اللہ تعالیٰ عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے وہ حق بات کہتا ہے اگر چہ کسی کو کڑوا لگے حق نے اس کو اس طرح چھوڑا ہے کہ اس کا کوئی دوست ❶ نہیں رہا' اللہ تعالیٰ عثمان رضی اللہ عنہ پر رحم کرے جس سے ملائکہ ❷ حیا کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ علی رضی اللہ عنہ پر رحم کرے' اے میرے اللہ! حق کو اس کے ساتھ کر دے جہاں بھی ❸ وہ ہو۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی عمر رضی اللہ عنہ اس قدر سچ بولتا ہے کہ سچ کہنے کی وجہ سے لوگوں نے اس کو ترک کر دیا اور کوئی اس کا دوست نہ رہا۔
❷ چنانچہ کسی نے کبھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا بدن کھلا ہوا نہ دیکھا اور خود انہوں نے اپنا بدن ناف سے نیچے رانوں تک شرم سے نہ دیکھا۔

❸ یعنی ان کے وقت میں کئی طرح پر لوگ ہوں گے، تو جس طرف علی رضی اللہ عنہ ہو اسی طرف حق واجبی ہو، اس حدیث سے بھی سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کا اپنے وقت میں امام برحق ہونا ثابت ہوا۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٦١٣٥- (١) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ﴾ دَعَارَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِيْ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٢٢-٢٤٠٤ والترمذی حديث رقم ٢٩٩٩)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری ''تو کہہ آ و بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی اور سیدہ فاطمہ اور سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضوان اللہ علیہم کو بلایا اور عرض کیا یاالٰہی! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے ان بزرگوں کا بڑا کمال ثابت ہوا اور یہ جو شیعہ حضرات آیت مباہلہ اور اس حدیث سے سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی دلیل پکڑتے ہیں سو محض بے جوڑ بات ہے اس سے اور خلافت سے کیا مناسبت ہے، قرابت اور چیز ہے اور خلافت اور چیز، اگر صرف قرابت اور محبت خلافت کی شرط ہوتی تو سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ پر خلیفہ ہونے میں مقدم تھیں حالانکہ یہ کسی کا مذہب نہیں۔

٦١٣٦- (٢) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم غَدَاةً وَّ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَآءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ جَآءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهٗ ثُمَّ جَآءَ تْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَآءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ قَالَ ((اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٦١- ٢٤٢٤ وابو داؤد حديث رقم ٤٠٣٢ والترمذی حديث رقم ٣٨٧١ واحمد فی المسند ٦/ ١٦٢)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح میں اس حال میں باہر نکلے کہ آپ پر نقش دار سیاہ بالوں والی ایک کملی تھی تو سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے ان کو (اس میں) داخل کیا' پھر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ آئے ان کو بھی ساتھ داخل کر لیا' پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو ان کو بھی اس میں داخل کر لیا' پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو ان کو بھی اس میں داخل کر لیا پھر فرمایا ❶ کہ اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کر دے اور تم کو پاک کر دے' پاک کرنا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کلام اللہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور گھر والوں کے حق میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندی باتیں اے گھر والو اور پاک کرے تم کو ستھرائی سے' اس آیت سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ یہ آیت صرف بیویوں کے حق

میں ہے سو نبی ﷺ نے سیدنا حسن' سیدنا حسین' سیدنا علی مرتضیٰ اور سیدہ فاطمہ رضوان اللہ علیہم کو ایک کملی میں اپنی گود میں لے کر یہ آیت پڑھی تو مطلب یہ تھا کہ ان کے حق میں بھی یہ دعا ہو جائے اور لوگ سمجھ لیں کہ آیت کے حکم میں یہ پانچوں شخص بھی شامل ہیں صرف بیویاں ہی نہیں۔

۶۱۳۷- (۳) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ))۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۳۸۲ و ابن ماجه حدیث رقم ۱۵۱۱ واحمد فی المسند ۴/ ۳۰۰)

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت ابراہیم رضی اللہ عنہ ❶ نے وفات پائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تحقیق اس کے لیے ایک دودھ پلانے والی بہشت میں ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی ﷺ کے بیٹے اور یہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے۔

۶۱۳۸- (۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهٗ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفٰى مَشْيَتُهَا مِنْ مَشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ ((مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ)) ثُمَّ اَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِرَّهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِيْ قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ اَخْبَرَنِيْ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّهٗ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اَرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَاِنِّيْ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ)) فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِيْ سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ ((يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ ((اَنَّهٗ يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهٖ)) فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ ((اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَتْبَعُهٗ)) فَضَحِكْتُ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۶۲۸۵ ومسلم حدیث رقم ۹۸۔۲۴۵۰ وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۲۱)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کی بیویاں آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں ان کے چلنے کی آواز رسول پاک ﷺ سے پوشیدہ نہیں تھی' جب آپ ﷺ نے ان کو دیکھا تو فرمایا میری بیٹی کو خوش آمدید ہو' پھر آپ نے ان کو بٹھایا' ❶ پھر ان کے کان میں سرگوشی کی تو وہ سخت رو پڑیں' جب آپ نے ان کا غم دیکھا تو پھر ان کے کان میں سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں' اور جب رسول پاک ﷺ کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کیا سرگوشی کی تھی وہ کہنے لگیں کہ میں رسول پاک ﷺ کی سرگوشی کو ظاہر نہیں کروں گی پھر جب آپ فوت ہو گئے تو میں نے (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے کہا کہ میں تجھے اس حق کا واسطہ دیتی ہوں جو میرا تجھ پر ہے مجھے ضرور بتا کہ وہ کیا بات تھی' تو وہ کہنے لگیں کہ اب جب کہ آپ ﷺ فوت ہو گئے ہیں تو اب ایسی کوئی بات نہیں (سنیے) جب آپ نے پہلی مرتبہ سرگوشی کی تھی تو وہ یہ تھی کہ آپ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک مرتبہ دور کرتے تھے' اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ میرے ساتھ دور کیا ہے اور میں اجل کو نہیں دیکھتا مگر یہ کہ تحقیق وہ قریب ہے' تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر' بے شک میں تیرے لئے اچھا آگے جانے والا ہوں (یہ سن کر) تو میں رو پڑی' اور جب آپ نے میری بے

صبری دیکھی تو دوسری مرتبہ سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہ! کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ تو اہل جنت کی عورتوں یا مومن عورتوں کی سردار ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے مجھ سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بیماری میں آپ کی روح قبض کی جائے گی تو میں رو پڑی' پھر آپ نے مجھ سے سرگوشی کی کہ اہل بیت میں سے میں پہلے آپ کے پیچھے جاؤں گی تو میں ہنس پڑی۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتوں سے سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا افضل ہیں اور بعض نے پہلی بھی تمام عورتوں سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جزو ہیں اس وجہ سے ان کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی اور جمہور کا یہ قول ہے کہ سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سب سے افضل ہیں، کیونکہ سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿واصطفاك علی نسآء العالمین﴾ سبحان اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کا کتنا بڑا درجہ ہے سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں اور سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم تمام نوجوان اہل جنت کے سردار ہیں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ دنیا اور آخرت میں آپ کے بھائی ہیں، اللہ عزوجل ان سب سے راضی ہوا۔

٦١٣٩- (٥) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا فَقَدْ اَغْضَبَنِیْ))۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ ((یُرِیْبُنِیْ مَا اَرَابَهَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٧٦٧ ومسلم حدیث رقم (٩٤۔ ٢٤٤٩) وابوداؤد حدیث رقم ٢٠٧١ والترمذی حدیث رقم ٣٨٦٩ وابن ماجه حدیث رقم ١٩٩٨ واحمد فی المسند ٢٠٧١)

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فاطمہ! میرے گوشت کا ٹکڑا ہیں ❶ تو جس نے اس کو غصہ میں ڈالا گویا کہ اس نے مجھے غصہ میں ڈالا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو چیز مجھے قلق میں ڈالتی ہے تو وہی چیز اس کو بھی قلق میں ڈالتی ہے اور جو چیز مجھے تکلیف دیتی ہے تو وہی چیز اس کو بھی تکلیف دیتی ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے گوشت کا ٹکڑا ہیں، ابوجہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تو اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند کہ دوسرا نکاح حلال ہے لیکن خوف تھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سوکن کے رنج سے کہیں علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت میں توقف نہ کریں جس سے دین میں خلل پڑے اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوسرے نکاح سے منع کیا۔

٦١٤٠- (٦) عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا فِیْنَا خَطِیْبًا بِمَآءٍ یُّدْعٰی خُمًّا بَیْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ ((اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُّوْشِكُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبُ وَاَنَا تَارِكٌ فِیْكُمُ الثَّقَلَیْنِ

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے درمیان خطبہ فرمانے کے لئے ایک چشمہ کے پاس کھڑے ہوئے جس کا نام خم تھا جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور وعظ ونصیحت کی' پھر فرمایا اما بعد! اے لوگو خبردار میں ایک

أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ)) فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ((كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلٰلَةِ)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٣٦۔ ٢٤٠٨) والدارمي حديث رقم ٣٣١٦ واحمد في المسند ٣/ ١٤)

بشر ہوں قریب ہے کہ میرے رب کریم کا ایلچی میرے پاس آ جائے تو میں (اس کی بات کو) قبول کرلوں اور میں تم میں دو بڑی بھاری چیزیں چھوڑ رہا ہوں ان میں سے پہلی چیز کتاب اللہ ہے جس میں ہدایت اور روشنی ہے تو تم اللہ تعالیٰ کی کتاب پکڑ لو اور اس کو مضبوطی سے تھام لو (آپ نے) کتاب اللہ پر شوق دلایا اور اس میں رغبت دلائی پھر فرمایا (دوسری چیز) میرے اہل بیت ہیں میں تم کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں میرے ❶ (اہل بیت کے حقوق کے خیال کرنے) میں اور ایک روایت میں ہے کتاب اللہ اللہ تعالیٰ کی وہ رسی ہے کہ جو اس کی پیروی کرے گا تو وہ ہدایت پر ہوگا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہی پر ہوگا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نبی ﷺ کی بیویاں اور نبی ﷺ کی اولاد سب اہل بیت ہیں ہندوستان میں بھی بیوی کو گھر کے لوگ بولتے ہیں، بیوی کو اہل بیت میں نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہے یا تعصب الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اس لیے کہ ان کا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہے، قرآن کے ہوتے کسی چیز پر عمل نہیں کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہیں بخلاف خارجیوں اور ناصبیوں کے اور شیعہ کا تو عجب حال ہے کہ ہر چند آپ کو اہل بیت کا دوست کہتے ہیں لیکن نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو اہل بیت میں داخل نہیں کرتے صرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کو اہل بیت میں شمار کرتے ہیں، سوان میں بھی بہت سے لوگ امام زادوں کو بد کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سوائے اماموں کے قرآن کا مطلب کوئی نہیں سمجھتا تو گویا ان کے نزدیک قرآن مجید تورات اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہے، تو صاف ظاہر ہوا کہ اہل سنت کے سوا اس حدیث پر کسی کا عمل نہیں۔

٦١٤١ - (٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ (رواه البخاري) (البخاري حديث رقم ٣٧٠٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو سلام کہتے تو کہتے سلام تجھ پر اے بیٹے ❶ صاحب دو بازوں کے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ نبی ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ آتا دیکھا اس لیے ان کا لقب طیار اور ذوجناحین ہوگیا۔

٦١٤٢ - (٨) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهٗ فَأَحِبَّهٗ))۔ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٣٧٤٩ ومسلم حديث رقم (٥٩۔ ٢٤٢٢) والترمذي حديث رقم ٣٧٨٣)

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کے کندھے پر تھے اور آپ فرما رہے تھے اے میرے اللہ میں اس سے محبت ❶ کرتا ہوں اس لئے تو بھی اس سے محبت فرما۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ نبی ﷺ نے ایک بار سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں لے کر چوما اور پھر یہ دعا کی۔

٦١٤٣- (٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ طَآئِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ حَتّٰى اَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ ((اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ)) يَعْنِیْ حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَآءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ))۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٢١٢٢ ومسلم حديث رقم (٥٧- ٢٤٢١) وابن ماجه حديث رقم ١٤٢ واحمد فی المسند ٢/ ٢٤٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دن کے ایک حصہ میں باہر نکلا یہاں تک کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے تو فرمایا کہ کیا یہاں لڑکا ہے کیا یہاں لڑکا ہے یعنی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ تو تھوڑی ہی دیر بعد وہ دوڑتے ہوئے آئے یہاں تک کہ ہر ایک ان میں سے اپنے ساتھی سے گلے ❶ ملا تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا اے میرے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور اس سے بھی محبت کر جو اس سے ❷ محبت کرے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ گلے ملا یعنی نبی ﷺ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے گلے سے لگ گئے اور وہ نبی ﷺ کے گلے لگ گئے اس حدیث سے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی اور معلوم ہوا کہ بچوں سے مہربانی کرنا مستحب ہے۔ ❷ پس دوست رکھے اس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے اس کو یعنی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے جو کوئی محبت کرے اس سے تو بھی محبت کر، سبحان اللہ اہل بیت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے ہر چند مومن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی محبت نہیں چاہیے لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اور رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی محبت ہے، مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ نبی ﷺ کی سنت پر جان دے جو سنت پر رہا وہ ان کا دوست ہے اور جو بدعت میں گیا تو وہ دشمن ہوا۔

٦١٤٤- (١٠) عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّ عَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ ((اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ))۔ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ٢٧٠٤ وابوداؤد حديث رقم ٤٦٦٢ والترمذی حديث رقم ٣٧٧٣ والنسائی حديث رقم ١٤١٠)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے اور آپ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور دوسری مرتبہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ پر اور آپ فرماتے تھے کہ یہ میرا بیٹا سید ہے اور امید ہے۔ ❶ کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرا دے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو سپرد کی تو مسلمانوں میں صلح ہوگئی اور لڑائی نہ ہونے پائی، اس حدیث میں نبی ﷺ نے مسلمانوں کے تفرق کی خبر دی کہ مسلمان پھوٹ کر دو گروہ ہو جائیں گے ایک جماعت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہوگی اور دوسرے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ، چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسے سیر کی کتب میں مذکور ہے۔

٦١٤٥- (١١) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابو نعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنِيْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((هُمَا رَيْحَانَيَّ مِنَ الدُّنْيَا)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣٧٥٣ والترمذی حدیث رقم ٣٧٧٠)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا' ان سے ایک آدمی نے محرم کے بارہ میں پوچھا' ❶ شعبہ کہتے ہیں میرا گمان ہے ❷ کہ وہ آدمی مکھی کو قتل کرنے کے بارہ میں پوچھ رہا تھا' آپ نے فرمایا کہ اہل عراق مجھ سے مکھی کے بارہ میں ❸ پوچھ رہے ہیں اور جب کہ انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے بیٹے کو قتل کر دیا ہے' حالانکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ کہا شعبہ نے جو کہ اس حدیث کا راوی ہے عبدالرحمٰن سے۔ ❷ گمان کرتا ہوں میں یعنی سائل کو کہ اس نے محرم کے متعلق پوچھا کہ جو مکھی کو مارتا ہے کیا اس پر لازم آتا دم یا نہیں۔ ❸ پوچھتے ہیں الخ یعنی اظہار کرتے ہیں کمال تقویٰ کا۔

٦١٤٦- (١٢) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ اَيْضًا كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣٧٤٨ والترمذی حدیث رقم ٣٧٧٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی بھی زیادہ مشابہت والا نہیں تھا اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بارہ میں کہا کہ وہ بھی لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت مشابہت رکھتے تھے۔ ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ مشابہت رکھتے تھے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے سے سر تک اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نیچے کے بدن میں۔

٦١٤٧- (١٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى صَدْرِهٖ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ))۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ ((عَلِّمْهُ الْكِتَابَ)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣٧٥٦ والترمذی حدیث رقم ٣٨٢٤ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینہ سے لگایا ❶ اور کہا یا الٰہی اس کو حکمت سکھلا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو کتاب اللہ سکھلا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سینہ سے لگانا اشارہ تھا طرف اس کے کہ سینہ مبارک منبع علم اور کان حکمت ہے۔

٦١٤٨- (١٤) وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءً فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ ((مَنْ وَضَعَ هٰذَا)) فَاُخْبِرَ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٤٣ ومسلم حدیث رقم ١٣٨-٢٤٧٧ واحمد فی المسند ١/ ٣١٤)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیٹرین میں داخل ہوئے' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھا اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیٹرین سے نکلے تو فرمایا کہ یہ پانی کس نے رکھا ہے جب آپ کو بتایا گیا تو آپ نے دعا کی اے میرے اللہ اس کو ❶ دین میں سمجھ بوجھ عطا فرما۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اسی دعا کی برکت سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بڑے عالم ہوئے اور قرآن کی تفسیر اکثر انہیں سے روایت ہے۔

٦١٤٩- (١٥) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا فَاِنِّيْ اُحِبُّهُمَا۔)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَاِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣٧٣٥ والترمذی حدیث رقم ٣٧٨٣ واحمد فی المسند ٥/ ٣٦٩)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اس کو اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر فرماتے' اے میرے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت ❶ فرما' اور ایک روایت میں ہے کہ رسول پاک ﷺ مجھے پکڑ کر اپنی ران پر بٹھاتے اور دوسری ران پر سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بٹھاتے پھر دونوں کو ملاتے' پھر فرماتے اے میرے اللہ دونوں پر اس لئے مہربانی فرما کہ میں ان دونوں پر مہربانی کرتا ہوں۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے سیدنا حسنین رضی اللہ عنہم کی بڑی فضیلت نکلی کہ نبی ﷺ نے ان کی محبت اور ان کے محب کی محبت کی اللہ تعالیٰ سے دعا کی، اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حب بھی اللہ عزوجل کی ایک صفت ہے، مثل دوسری صفات باری تعالیٰ کے اور کئی بار گذرا کہ صفات باری تعالیٰ پر ویسا ہی ایمان لانا چاہیے جیسے نازل ہوا ان کے ساتھ قرآن مجید اور وارد ہوئیں ان کے ساتھ اخبار صحاح بغیر اس کے کہ تشبیہ دی جائے اس کی صفات کو مخلوقات کی صفات سے بلکہ ہمارا قول منتہی ہونا چاہیے اس پر جتنا کہا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے بغیر زیادت اور اضافت کے اس کی طرف اور بغیر تکلیف اور تشبیہ اور تحریف اور تبدیلی اور تفسیر کے اور بغیر اس کے کہ زائل کریں ہم الفاظ خبر کو ان معنوں سے کہ معروف ہیں عرب کے نزدیک یا وضع کریں اس کے لیے کوئی تاویل منکر جو قابل انکار ہو اور ہمارا یہ کام ہے کہ تفویض کریں ہم ان کے علم کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ کی طرف اور کہیں ہم جیسے کہ خبر دی اللہ تعالیٰ نے راسخین فی العلم کے قول کی کہ وہ کہتے ہیں ((آمنا به کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الا لباب۔))

٦١٥٠- (١٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَ اَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ)) (متفق عليه) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ ((اُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ))۔ (البخاری حدیث رقم ٣٧٣٠ ومسلم حدیث رقم (٦٣۔ ٢٤٢٦) والترمذی حدیث رقم ٣٨١٦ واحمد فی المسند ٢/ ٢٠)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس لشکر پر سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ❶ امیر مقرر کیا تو بعض لوگوں نے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے امیر بننے پر اعتراض کیا تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم ان کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو اس سے پہلے تم نے ان کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کیا تھا اور اللہ کی قسم وہ تو پیدا ہی امارت کے لئے ہوا ہے اور یہ کہ وہ مجھے لوگوں سے زیادہ محبوب ہے' اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) بھی اپنے والد کے بعد لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب ہے (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں اسی طرح ہے اور اس کے آخر میں ہے کہ میں تمہیں اس کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے صالحین میں سے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ پہلے آپ نے سیدنا زید رضی اللہ عنہ کو لشکر کا سردار مقرر کر کے شام میں بھیجا تھا وہ شام میں شہید ہوئے اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری ان کے بیٹے کو دی تا کہ ان کا رنج کم ہو اور اس لیے کہ وہ لڑائی میں دوسروں کی نسبت کے زیادہ کوشش کریں گے تو بعض لوگ بولے ایک نوجوان کو بڑے بڑے مہاجرین اور انصار کا آپ نے امیر مقرر کیا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

٦١٥١- (١٧) وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ﴾ (متفق عليه) وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَآءِ قَالَ لِعَلِيٍّ ((اَنْتَ مِنِّيْ)) فِيْ بَابِ ((بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَ حِضَانَتِهٖ)) (البخاری حدیث رقم ٤٧٨٢ ومسلم حدیث رقم ٦٢-٢٤٢٥)

اور انہی (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام کو ہم نہیں بلاتے تھے مگر زید ❶ بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے یہاں تک کہ قرآن حکیم کی یہ ہدایت نازل ہوئی ''کہ ان کو ان کے باپوں کے نام سے بلاؤ'' (متفق علیہ) اور سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی حدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارہ میں کہ تو مجھ سے ہے باب بلوغ صغیر اور حضانتہ میں ذکر کی گئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر زید بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی شی ڈس آ زید رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہتے تھے اور اس حدیث کا اس باب میں لانا بات سے آگاہ کرنے کے لیے ہے کہ مولیٰ آدمی کا اس کے اہل بیت سے ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٦١٥٢- (١٨) عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءَ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ((يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٧٨٦ واحمد فی المسند ٣/ ١٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن دیکھا وہ اپنی اونٹنی قصوا پر سوار ❶ خطبہ پڑھتے تھے تو میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے اے لوگو میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے پکڑے رہو گے تو ہرگز ہرگز گمراہ نہیں ہو گے وہ کتاب اللہ اور میری ❷ عترت میرے اہل بیت۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قصوا اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے کانوں کے کونے کٹے ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے کان کٹے نہ تھے بلکہ وہ پیدائش میں اسی طرح کی تھی یا زیادہ دوڑتی تھی اس لیے اس کو قصوا کہتے ہیں۔ ❷ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ تمسک یہ ہے کہ اس کے احکامات کو بجالائے اور جن چیزوں سے اس نے منع فرمایا ہے ان سے باز رہے اور عترت کے ساتھ تمسک یہ ہے کہ ان سے محبت رکھے اور ان کی روشن راہ پر چلے۔

٦١٥٣- (١٩) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم میں وہ چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رہو گے تو میرے بعد ❶ تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے ایک ان

الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِىْ اَهْلُ بَيْتِىْ وَلَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِىْ فِيْهِمَا)) (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٧٨٨ والدارمى حديث رقم ٣٣١٦ واحمد فى المسند ٤/ ٣٦٦)

میں ❷ سے دوسری سے بڑی ہے' کتاب اللہ جو کہ آسمان سے زمین تک ایک پھیلی ہوئی رسی ہے اور میری عزت میری اہل بیت ❸ میں وہ ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے' تو تم دیکھو کہ تم کیسے میرے خلیفہ ثابت ہوتے ہو ان دونوں میں۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی میری وفات کے بعد۔ ❷ ایک ان میں سے کہ وہ کتاب اللہ ہے۔ ❸ دوسرے سے کہ وہ عترت ہے اس حدیث میں ارشاد ہے کہ میرے بعد ان کے حقوق کی خوب رعایت کرنا۔

٦١٥٤ - (٢٠) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ وَسَلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٨٧٠ وابن ماجه حديث رقم ١٤٥ واحمد فى المسند ٢/ ٤٤٢)

انہی (سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی' سیدہ فاطمہ' سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لیے فرمایا کہ میں ان سے لڑائی ❶ کروں گا جو ان سے لڑائی کریں گے اور میں ان سے صلح کروں گا جو ان سے صلح کریں گے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مطلب یہ ہے کہ جس نے ان سے دوستی کی اس نے مجھ سے دوستی کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے میرے ساتھ عداوت کی۔

٦١٥٥ - (٢١) وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِىْ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُ اَىُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٨٧٤)

جمیع بن عمیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا' میں نے سوال کیا کہ رسول پاک ﷺ کو کون سے لوگ زیادہ محبوب تھے' انہوں نے فرمایا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پھر پوچھا گیا کہ مردوں میں سے کون؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ان کا خاوند ❶۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہاں سے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انصاف اور صداقت معلوم ہوئی کہ کیا جواب دیا باوجود یکہ یہ کہتیں کہ میں اور میرا والد اور بعید نہیں کہ اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے تو وہ کہتیں کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے والد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بہت پیارے تھے۔

٦١٥٦ - (٢٢) وَعَنْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ

سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا

الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُغْضَبًا وَّاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ ((مَا اَغْضَبَكَ)) قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا وَلِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُّبْشَرَةٍ وَاِذَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ)) ثُمَّ قَالَ ((اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّيْ فَقَدْ اٰذَانِيْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُاَبِيْهِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ (الترمذی حدیث رقم ٣٧٥٨ واحمد فی المسند ٤/ ١٦٥)

عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ❶ غصہ کی حالت میں آئے اور میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' تو آپ نے فرمایا تجھے کس چیز نے غصہ دلایا' انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ہمیں ❷ اور قریش کو کیا ہوگیا ہے کہ جب ❸ وہ آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو خوشگوار چہروں سے ملتے ہیں اور جب وہ ہم سے ملتے ہیں تو اس کے بغیر ❹ ملتے ہیں' تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا' پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ تم سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے محبت ❺ نہ کرے۔ پھر آپ نے فرمایا اے لوگو! جس نے میرے چچا کو تکلیف دی تو تحقیق اس نے مجھے تکلیف پہنچائی کیونکہ ❻ انسان کا چچا اس کے والد کی طرح ہے۔ (ترمذی) اور مصابیح میں مطلب سے ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کسی نے ان کو غصہ دلایا تھا اور کوئی ایسا کام کیا تھا جو ان کی خفگی کا باعث تھا۔ ❷ یعنی بنی ہاشم کے لیے۔ ❸ یعنی بقیہ ان کے کے۔ ❹ اس کے بغیر یعنی بغیر خوشی اور کشادہ روی کے۔ ❺ نہیں داخل ہوگا کسی شخص کے دل میں ایمان یہاں تک کہ دوست رکھے تم کو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور ان کی محبت یہی ہے کہ ان کے طریقہ پر چلے۔ ❻ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے ان سے بعض لوگ خوشی سے نہ ملے تو اس وقت انہوں نے آپ سے شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چچا ہر شخص کا اس کے باپ کے برابر ہوتا ہے بھلا کوئی کسی کی تعظیم کرے اور اس کے باپ کی تعظیم نہ کرے تو وہ شخص کیسے خوش ہوگا۔

٦١٥٧- (٢٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَاَنَامِنْهُ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ٣٧٥٩)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سیدنا عباس رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٦١٥٨- (٢٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ ((اِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَاْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَلَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ)) فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهٗ وَاَلْبَسَنَا كِسَاءَهٗ ثُمَّ قَالَ

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب سوموار کی صبح ہو تو تم اپنی اولاد کے ساتھ میرے پاس آنا' میں تمہارے لئے ایسی دعا کروں گا کہ جو آپ کو اور آپ کی اولاد کو نفع دے گی' تو

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَاتُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهِ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٧٦٢)

جب صبح ہوئی تو وہ گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ گئے آپ نے اپنی ❶ چادر ہمیں اوڑھائی پھر فرمایا اے میرے اللہ عباس اور اس کی اولاد کو بخش دے ایسا بخشنا کہ ظاہری اور باطنی کوئی گناہ باقی نہ رہے اے میرے اللہ ان کی ان کی اولاد میں حفاظت فرما۔ ❷ (ترمذی) اور رزین نے زیادہ کیا کہ آپ نے فرمایا کہ ان کے بعد ان کی اولاد ❸ میں خلافت باقی رکھ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آپ نے اپنی چادر ہمیں اوڑھائی گویا یہ اشارہ تھا کہ پھیلائے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت اپنی جیسے کہ پھیلائی میں نے چادر اپنی۔ ❷ یا الٰہی! محفوظ رکھ اس کو اس کی اولاد میں یعنی اکرام کر اس کا اور اس کو آفات اور بلیات سے محفوظ رکھ تا کہ نہ ضائع ہو وہ اپنی اولاد کے حق میں۔ ❸ اس کی اولاد میں یعنی مدت مدید تک چنانچہ ایک مدت تک خلافت عباسیوں کے گھر میں رہی۔

٦١٥٩- (٢٥) وَعَنْهُ اَنَّهُ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٨٢٢)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انہوں نے جبرائیل علیہ السلام کو دو بار ❶ دیکھا اور ان کے لیے رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ دعا فرمائی۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دیکھا جبرائیل علیہ السلام کو، امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع الجوامع میں بیان کیا ہے مگر ظاہر ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جبرائیل علیہ السلام کو صحابی رسول سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں دیکھا ہوگا اور مخفی نہیں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کو سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں تو دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی دیکھا کرتے تھے تو پھر تخصیص کی وجہ کیا ہوئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جبرائیل علیہ السلام کو سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں عالم ملکوت میں دو مرتبہ دیکھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم عالم ناسوت میں دیکھا کرتے تھے۔

٦١٦٠- (٢٦) وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ دَعَالِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ (رواه الترمذی) (الترمذی فی السنن ٥/ ٦٣٨ حدیث رقم ٣٨٢٢)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا فرمائے۔ ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دو مجلسوں میں یہ دعا کی، یا یہ کہ ایک مرتبہ حکمت کی دعا کی اور ایک مرتبہ فقہ کی۔

٦١٦١- (٢٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَنِّيْهِ بِاَبِيْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ مسکینوں کو دوست رکھتے اور ان کے پاس بیٹھتے اور ان سے ❶ باتیں کرتے اور مسکین ان سے باتیں کرتے اور رسول

الْمَسَاكِيْنَ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٧٦٣ وابن ماجه حديث رقم ٤١٢٥)

اللہ ﷺ نے ان کی کنیت ❷ ابوالمساکین رکھی۔(ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تواضع اور غمخواری کرتے ان کی اور مسکنت ظاہر کرتے ان کے لیے۔
❷ یعنی جیسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب کہتے تھے۔

٦١٦٢- (٢٨) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذى حديث رقم ٣٧٦٣)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کو بہشت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہوئے ❶ دیکھا۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس لیے جعفر طیار کہلائے'طورپشتی نے کہا سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے اور ان کو مسلمانوں پر سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کے بعد امیر بنایا گیا تھا تو یہ لڑے اللہ عزوجل کی راہ میں یہاں تک کہ ان کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹ گئے اور نبی ﷺ نے ان کو فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہوئے دیکھا ان کے دو پر تھے خون سے بھرے ہوئے۔

٦١٦٣- (٢٩) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ))۔ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٧٦٨ وابن ماجه حديث رقم ١١٨ واحمد ٣/٣)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما دونوں بہشت کے ❶ جوانوں کے سردار ہیں۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں یعنی یہ ان سے افضل ہیں کہ جو جوانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ کے راستہ جہاد کرکے اپنی جان نچھاور کر گئے کیونکہ دوسری حدیث میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارہ میں ((سيد اكهول اهل الجنة)) آیا ہے یعنی یہ دونوں جنت میں عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہوں گے۔

٦١٦٤- (٣٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ سَبَقَ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ) (الترمذى حديث رقم ٣٧٧٠)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تحقیق (سیدنا) حسن اور (سیدنا) حسین رضی اللہ عنہما وہ دونوں دنیا سے میرے پھول ہیں۔'' (ترمذی) اور یہ حدیث پہلی فصل میں گذر چکی ہے۔

٦١٦٥- (٣١) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَاهُوَ

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات کسی کام کے لئے نبی پاک ﷺ کے پاس آیا تو نبی پاک ﷺ باہر تشریف لائے ❶ آپ ایک چیز پر لپٹے ہوئے

فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ قُلْتُ مَاهٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ ((هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَابِنْتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۷۶۹)

تھے' میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی' جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو میں نے کہا یہ کیا چیز ہے جس کو آپ لپیٹے ہوئے ہیں آپ نے اس کو کھولا ❷ تو وہ سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما آپ کی رانوں پر بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے میری بیٹی کے بیٹے ہیں' اے میرے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور جو شخص ان سے محبت کرے تو تو بھی ان سے محبت فرما۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنے گھر سے۔

❷ یعنی دونوں صاحبزادوں کو دونوں طرف گود میں لے کر چادر سے لپیٹ لیا تھا جیسے کہ نفیس اور محبوب چیز کو لپیٹا جاتا ہے۔

۶۱۶۶- (۳۲) وَعَنْ سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ مَايُبْكِيْكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((شَهِدْتُّ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۳۷۷۱)

سیدہ سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی' وہ رو رہی تھیں' تو میں نے کہا کس چیز نے آپ کو رلایا؟ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور ان کے سر اور داڑھی مبارک پر خاک تھی تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول یہ آپ کو کیا ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ میں ابھی ابھی قتل حسین رضی اللہ عنہ کی جگہ پر ❶ حاضر تھا۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال تشویش ہوئی تو مسلمان کو چاہیے کہ جب حسین رضی اللہ عنہ کا حال سنے تو افسوس کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے اور ہر سال واقعہ کربلا کی نقل کرنا گویا ہر سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو رنج پہنچانا ہے۔

۶۱۶۷- (۳۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ ((اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ)) وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ ((اُدْعِيْ لِيَ ابْنَيَّ)) فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۷۷۲)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ آپ کے اہل بیت میں سے کونسا شخص آپ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے تھے کہ میرے لیے میرے دونوں بیٹوں کو بلا' تو آپ ان ❶ دونوں کو سونگھتے اور

ان کو اپنے گلے سے لگاتے۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس لیے کہ وہ آپ کے پھول تھے۔

٦١٦٨- (٣٤) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُنَا اِذَا جَآءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((صَدَقَ اللّٰهُ ﴿اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا))۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد والنسائی) (ابو داؤد حدیث رقم ١١٠٩ والترمذی حدیث رقم ٣٧٧٤ والنسائی حدیث رقم ١٥٨٥ وابن ماجه حدیث رقم ٣٦٠٠)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما آ گئے' انہوں نے سرخ کرتے پہنے ہوئے تھے چل کر آ رہے تھے' اور وہ گر پڑتے ❶ تھے' تو رسول پاک ﷺ منبر سے اتر کر آ گئے ان دونوں کو اٹھایا اور ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھایا' پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ''کہ تحقیق تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ❷ ہیں'' میں نے ان دونوں بچوں کو چلتے ہوئے گرتے پڑتے دیکھا تو میں صبر ❸ نہ کر سکا یہاں تک کہ میں نے ❹ اپنا خطبہ روک دیا اور ان کو اٹھا لیا۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی چھوٹی عمر اور ان کی کمزوری کی وجہ سے۔ ❷ یعنی محل آزمائش اور امتحان تمہارے کے ہیں اور یہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور شفقت کے جو نبی ﷺ کے قلب مبارک میں تھا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن اور مستحب اور پسندیدہ ہے اور عمل خطبہ میں جائز ہے پس یہ قسم مداخل عبادات سے ہوا اور عذر کرنا نبی ﷺ کا تواضع تھا اور تنبیہ کرنا اصحاب کو' تو کہا و پر ارتکاب ایسے عمل کے عادت نہ پکڑیں اور سہل نہ جانیں اور بہانہ نہ پکڑیں مقام عالی سے اترنے میں اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی کا ہے اور ظاہر کرنا محبت کا۔ ❸ یعنی بہ سبب ان کی محبت کے۔ ❹ بات اپنی کے کہ نصیحت امت کو اور بیان احکام وامر و نواہی کرتا تھا۔

٦١٦٩- (٣٥) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ٣٧٧٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٤ واحمد فی المسند ٤/ ١٧٢)

سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سیدنا حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوست رکھے جس نے دوست رکھا حسین رضی اللہ عنہ کو' حسین رضی اللہ عنہ اسباط میں سے سبط ہے۔'' ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سبط گروہ اور جماعت کو کہتے ہیں اور اسی سے ہے اسباط یعنی اولاد اسحٰق بن ابراہیم علیہ السلام کی' غرض اسباط اولاد

اسحٰق علیہ السلام کو کہتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تشبیہ دی اسباط سے اور اس میں بشارت ہوئی کہ ان سے ایک بڑا گروہ پیدا ہوگا اور ایسا ہی ہوا اور سبط ولد کو بھی کہتے ہیں یعنی اس میں تاکید بھی ہوئی ان کی بعضیت کی کہ وہ میری اولاد کی اولاد ہیں اور بعض نے کہا اسباط خاصہ اولاد ہے اور بعض نے کہا اولاد اور بعض نے کہا اولاد نہایت' غرض سبط ان تمام معانی میں مستعمل ہوتا ہے۔

٦١٧٠- (٣٦) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَابَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ النَّبِيِّ ﷺ مَاكَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٧٧٩ واحمد فی المسند ١/ ٩٩)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس چیز میں زیادہ مشابہت رکھتے ہیں جو کہ سر سے سینہ تک کے درمیان ہے اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز میں زیادہ مشابہ ❶ ہیں کہ جو سینہ سے نیچے ہے۔(ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند میں کمزوری ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ دونوں شہزادے مل کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری تصویر تھے۔

٦١٧١- (٣٧) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّيْ دَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ ﷺ فَاُصَلِّيْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلَهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَلِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَآءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ ((مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((مَا حَاجَتُكَ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٧٨١ واحمد فی المسند ٥/ ٣٩١)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ مجھے چھوڑ دے ❶ کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں اور آپ کے ساتھ نماز مغرب ادا کروں اور میں آپ سے اپنی اور تیری بخشش کی دعا کراؤں' میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' میں نے آپ کے ساتھ نماز مغرب ادا کی' آپ نے ❷ (نوافل) ادا کئے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی' پھر آپ واپس لوٹے (گھر کی طرف) تو میں آپ کے پیچھے چل پڑا' آپ نے میری آواز سنی تو فرمایا کیا یہ حذیفہ (رضی اللہ عنہ) ہے' میں نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا تجھے کیا کام ہے' اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری والدہ کو معاف فرمائے۔ بے شک یہ ایک فرشتہ ہے جو آج کی رات سے پہلے کبھی بھی زمین پر نہیں اترا' اس نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی کہ مجھے سلام کہے اور مجھے خوشخبری دے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اہل جنت کی عورتوں کی سردار ❸ ہیں اور تحقیق سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مجھے اجازت دے شاید ان کی ماں ان کو اس وقت جانے سے روکتی ہوگی مسجد کے دور ہونے کی وجہ سے جیسے ماں باپ کی عادت ہوتی ہے۔ ❷ اور اس حدیث میں فضیلت مشغول رہنے کی ہے ساتھ نوافل کے مابین مغرب اور عشاء کے اور اس کو احیاء مابین العشائین کہتے ہیں۔ ❸ اس حدیث سے کمال فضیلت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور سیدنا حسنین رضی اللہ عنہما کی ثابت ہوئی۔

٦١٧٢- (٣٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ))۔ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٧٨٤ وابن ماجه حديث رقم ٦٨٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے تو ایک شخص نے کہا کہ اچھی سواری پر سوار ہوا تو اے لڑکے! تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور وہ اچھا سوار ہے۔ ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کے بعض راوی ضعیف ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ اور وہ اچھا سوار ہے یعنی ایسا مرتبہ اور کس کو کیسے ملے گا کہ محبوب الٰہی کے کاندھے پر سوار ہوا۔

٦١٧٣- (٣٩) وَعَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلٰثَةِ الْاٰفٍ وَّخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلٰثَةِ الْاٰفٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَا فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى حِبِّيْ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٨١٣)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی تنخواہ ❶ ساڑھے تین ہزار معین کی ❷ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار ❸ معین کی تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے کہا کہ تم نے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو مجھ پر ❹ کس سبب سے فضیلت دی' اللہ کی قسم! اس نے مجھ سے کسی مشہد کی طرف سبقت نہیں کی ❺ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سبب سے کہ سیدنا زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھا اور سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھ ❻ سے زیادہ محبوب تھا' تو اس لیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ❼ کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ انہوں نے تنخواہ معین کی یعنی اپنی خلافت میں۔ ❷ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے یعنی بیت المال سے واسطے قوت ان کی کے۔ ❸ تین ہزار درہم الخ یعنی بہ نسبت سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پانچ سو درہم کم مقرر کیے۔
❹ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو مجھ پر یعنی ان کا روزینہ مجھ سے کیوں زیادہ مقرر کیا۔ ❺ طرف کسی مشہد کے' طیبی نے کہا کہ مراد مشہد سے جگہ حاضر ہونے کی قتل کے لیے اور معرکہ کفار ہے۔ ❻ تجھ سے اور سبب اس کا یہ تھا کہ یہ دونوں اہل بیت میں سے تھے اس لیے کہ قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔ ❼ پس ترجیح دی میں نے الخ یعنی فضیلت سے قطع نظر کر کے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی رعایت کی اس حدیث سے

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بڑی عمدہ منقبت نکلی۔

٦١٧٤ - (٤٠) وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ ((هُوَذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ)) قَالَ زَيْدٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَأْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَائِيْ۔ (رواه الترمذى) (الترمذی حدیث رقم ٣٨١٥)

سیدنا جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میرے ساتھ میرے بھائی سیدنا زید رضی اللہ عنہ کو بھیجئے' آپ نے فرمایا: ''وہ یہ ہے اگر وہ تیرے ساتھ جانا چاہے تو میں اسے منع نہیں کروں گا' ❶ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں آپ پر ❷ کسی کو ❸ پسند نہیں کرتا تو سیدنا جبلہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کی عقل کو اپنی عقل سے بہتر دیکھا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند میں ایک کمزور راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تو میں اسے منع نہیں کروں گا یعنی اس لیے کہ میں اسے آزاد کر چکا ہوں۔ ❷ آپ پر یعنی آپ کی ملازمت پر۔ ❸ کسی کو نہ بھائی کو اور نہ باپ کو۔

٦١٧٥ - (٤١) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهُ يَدْعُوْلِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٨١٧ واحمد في المسند ٥/ ٢٠١)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ❶ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری سے ضعیف ہوئے تو میں اور لوگ ❷ مدینہ میں اترے' تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' جب کہ آپ خاموش کر دیے گئے تھے' آپ نے کلام نہ فرمائی' آپ اپنے دونوں ہاتھ مجھ پر رکھتے اور پھر اٹھا لیتے' تو میں نے پہچان لیا کہ آپ میرے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور اصلی قصہ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ یہ یمن کے باشندے تھے اور آٹھ برس کی عمر میں قید کر کے لائے گئے تھے اور حکیم بن حزام ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے نے ان کو ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے خریدا، جب ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں تو انہوں نے سیدنا زید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا اور آپ نے ان کو آزاد کر کے اپنا لے پالک بنا لیا اور سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا سے جس کو آپ نے آزاد کیا تھا ان کا نکاح کر دیا اور اس سے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے یہ بدر اور دیگر غزوات میں حاضر ہوئے اور ان کے سوائے کسی اور صحابی کا نام قرآن مجید میں مذکور نہیں ہے اور یہ غزوہ موتہ میں پچپن برس کی عمر میں شہید ہوئے۔
❷ یعنی اس لشکر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس میں امیر بنا کر روانہ کیا تھا آپ کی سخت بیماری کی خبر سنا کر واپس آ گئے۔

٦١٧٦ - (٤٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُّنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَنَا

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ ❶ اسامہ رضی اللہ عنہ کا آب بینی دور کریں ام المومنین

الَّذِیْ اَفْعَلُ وَقَالَ ((عَائِشَةُ اَحِبِّیْهِ فَاِنِّیْ اُحِبُّهُ))۔

(رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۸۱۸)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے چھوڑیے میں وہ (دور) کرتی ہوں آپ نے فرمایا' اے عائشہ! اسے دوست رکھ اس لئے کہ میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ان کی ناک صاف کریں۔

۶۱۷۷- (۴۳) وَعَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْجَاءَ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ یَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَةَ اِسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ یَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ ((اَتَدْرِیْ مَاجَاءَ بِهِمَا)) قُلْتُ لَاقَالَ ((لٰكِنِّیْ اَدْرِیْ اِئْذَنْ لَهُمَا)) فَدَخَلَا فَقَالَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَیُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ ((فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ)) قَالَا مَاجِئْنٰكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ ((اَحَبُّ اَهْلِیْ اِلَیَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ)) قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ((ثُمَّ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ)) فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ ((اِنَّ عَلِیًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) وَ ذُكِرَاَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُاَبِیْهِ فِیْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ۔

(الترمذی حدیث رقم ۳۸۱۹)

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیٹھا ہوا تھا ❶ اچانک سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ آئے وہ دونوں اندر آنے کی اجازت طلب کرنا چاہتے تھے' ان دونوں نے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول پاک ﷺ سے ہمارے لئے اجازت طلب کرو' میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ سیدنا علی اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہم اجازت مانگتے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ وہ دونوں کس ❷ لئے آئے ہیں' میں نے کہا مجھے علم نہیں' ❸ آپ نے فرمایا لیکن میں جانتا ہوں ان کو اندر آنے کی اجازت دے دو' وہ دونوں اندر آئے اور کہا اے اللہ کے رسول ہم آپ سے یہ پوچھنے کے لئے آئے ہیں کہ آپ کے اہل میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا فاطمہ بنت محمد ﷺ' انہوں نے کہا ہم آپ سے آپ کے گھر والوں کے متعلق پوچھنے کے لئے نہیں ❹ آئے آپ نے فرمایا میرے اہل میں سے مجھے وہ محبوب ہے جس پر ❺ اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور میں نے اس پر انعام کیا ❻ 'وہ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہیں' انہوں نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب ❼ ہے' تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول آپ نے اپنے چچا کو آخر میں کر دیا آپ نے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ آپ سے ہجرت میں سبقت ❽ کر گئے ہیں۔ (ترمذی) اور ذکر کی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ کتاب الزکوٰۃ میں۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تھا میں بیٹھا ہوا یعنی نبی ﷺ کے دروازہ پر اور سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ ان دنوں چھوٹے ہوں گے۔ ❷ کیا چیز لائی ہے الخ یعنی کیوں آئے ہیں۔ ❸ لیکن جانتا ہوں میں کہ کس وجہ سے آئے ہیں۔ ❹ نہیں آئے ہم یعنی آپ کی اولا د وازواج سے نہیں پوچھتے بلکہ متعلقین میں سے پوچھتے ہیں۔ ❺ اللہ تعالیٰ نے اس پر انعام کیا یعنی اسلام اور ہدایت کے ساتھ۔ ❻ اور انعام کیا میں نے اس پر یعنی آزاد کر کے جاننا چاہیے کہ انعام حق بھی انعام نبی ﷺ کا قرآن میں بہ نسبت سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے کہ جو باپ اسامہ رضی اللہ عنہ کا ہے مذکور ہے لیکن انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹے پر ہے اس اعتبار سے نبی ﷺ نے مصداق آیت کریمہ کا اسامہ رضی اللہ عنہ کو ٹھہرایا حاصل یہ کہ اگر چہ ورود حق کا بیچ حق زید رضی اللہ عنہ کے ہے لیکن اس کا بیٹا اس کا تابع ہے بیچ حاصل ہونے دونوں انعاموں کے۔ ❼ علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب ہیں تو یہ نص جلی ہے اس پر کہ نہیں لازم آتی محبوبیت سے افضلیت اس لیے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ افضل ہیں سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ سے بالاجماع۔ ❽ ساتھ ہجرت کے اور ایسے ہی ساتھ اسلام کے پس یہ واجب کرتا ہے تقدیم اجلیت کو کہ مترتب ہے اوپر فضیلت کے اور نظیر اس کی یہ ہے کہ سیدنا عباس' سیدنا ابوسفیان' سیدنا بلال اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر آئے اور اندر آجانے کی اجازت طلب کی جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے آنے کی خبر ہوئی تو پہلے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اجازت دی اس پر ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا کہ انہوں نے موالی کو ان پر مقدم کر دیا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ہماری جزا ہے ہم نے اسلام وہجرت میں تاخیر کی تھی' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کو سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ سے کمال محبت تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٦١٧٨- (٤٤) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ فَرَاٰى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَقَالَ بِاَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔ (رواه البخاري) (البخاري حديث رقم ٣٧٥٠)

سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھی ❶ پھر وہ چلتے ہوئے نکلے اور ان کے ساتھ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کہا ❷ کہ میرا والد ان پر فدا ہو یہ نبی ﷺ کے مشابہ ہے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں ہے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ یہ سن کر ہنستے تھے۔ ❸ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اپنی خلافت کے ایام میں۔ ❷ یعنی از راہ خوش طبعی کے۔ ❸ یعنی از راہ خوشی کے۔

٦١٧٩- (٤٥) عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِيْ حُسْنِهٖ شَيْئًا قَالَ اَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ۔ (رواه البخاري)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبید اللہ ❶ بن زیاد کے پاس حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک ایک تھال میں رکھ کر لایا گیا' تو وہ سر مبارک کو چھڑی سے چھیڑنے لگا ❷ اور ان کی خوبصورتی ❸ پر طعن کرنے لگا' سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم وہ رسول پاک ﷺ کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتے تھے اور ان کا سر مبارک وسمہ کے ساتھ رنگا ہوا تھا۔ (بخاری)

حکم الحدیث: صرف آخری جملہ کے بہت شواہد موجود ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ اس شمر اور عمر بن سعد اور قاتلین حسین رضی اللہ عنہ سے مختار بن عبید نے خوب بدلہ لیا لیکن آخر میں وہ بھی خراب ہو گیا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کیا آخر مصعب بن زبیر مقابلہ میں مارا گیا اور اس عبید اللہ بن زیاد کو ابراہیم بن مالک بن اشتر نخعی نے زمین موصل میں قتل کیا۔ ❷ یعنی چھڑی کا سرا آپ کی بینی مبارک پر مارتا تھا۔ ❸ یعنی طعن کیا ان کے حسن میں اور ترمذی کی روایت آئندہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعریف کی اور مبالغہ کیا ان کے حسن و جمال میں مگر استہزاء اور تمسخر اور اظہار خوشی کے طریق پر کہ حاصل ہوئی اس بد بخت کو آپ کے قتل ہونے پر۔

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمَذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ اَنْفِهِ وَيَقُوْلُ مَارَاَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ اَمَا اِنَّهُ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (البخاري حديث رقم ٣٧٤٨ والترمذي حديث رقم ٣٧٧٨)

ترمذی کی روایت میں اس طرح آیا ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں ابن زیاد کے پاس تھا تو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر اس کے پاس لایا گیا' اس نے چھڑی کے ساتھ ان کے ناک پر مارنا شروع کیا ❶ اور وہ کہتا تھا کہ میں نے ایسا ❷ خوبصورت آدمی نہیں دیکھا' تو میں نے کہا خبر دار' بے شک یہ لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے زیادہ مشابہ تھے۔ (اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے)

فوائد الحدیث: ❶ اور طبرانی نے اس طرح روایت کیا ہے کہ عبید اللہ چھڑی آپ کی آنکھوں اور ناک میں رکھتا تھا تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اپنی چھڑی اٹھا اس لیے کہ تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اس جگہ دیکھا ہے۔

❷ اور بزار کی روایت میں آیا ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عبید اللہ کو کہا کہ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ اس جگہ کو سونگھتے تھے جہاں تیری چھڑی لگتی ہے' سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا تو اس نے چھڑی ہٹالی اور ذخائر میں ہے عمارہ بن عمیر سے کہ کہا جب کہ لایا گیا سر ابن زیاد اور اس کے یاروں کا یعنی بعد مارے جانے کے تو میں چبوترہ پر تھا تو میں لوگوں کے پاس پہنچا کہ وہ کہہ رہے تھے وہ آیا تو اچانک وہاں ایک سانپ آیا جو کہ سروں میں گھستا تھا یہاں تک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتھنی میں اور ٹھہرا تھوڑی سی دیر پھر نکلا اور چلا یہاں تک کہ غائب ہو گیا پھر کہا لوگوں نے کہ وہ آیا پس کہا یہ دو بار یا تین بار روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦١٨٠- (٤٦) وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ ((وَمَا هُوَ)) قَالَتْ اِنَّهُ شَدِيْدٌ قَالَ ((وَمَا هُوَ)) قَالَتْ رَأَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رَأَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ)) فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا اے اللہ کے رسول! میں نے آج رات ایک برا خواب دیکھا ہے' آپ نے فرمایا وہ کیا ہے، انہوں نے کہا وہ خواب بہت سخت ہے' آپ نے فرمایا وہ کیا ہے' انہوں نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے بدن کا ایک ٹکڑا کو کاٹ کر میری گود میں رکھا گیا ہے' تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اچھا خواب دیکھا ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک بیٹے کو جنم دے گی' وہ تیری ❶ گود میں ہوگا' تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو جنم دیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حِجْرِهِ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَإِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ مَالَكَ قَالَ ((أَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ أُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَأَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ.))

اور وہ میری گود میں آیا جس طرح کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا تھا' میں ایک دن رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں نے بچہ کو آپ کی گود میں دیا پھر میں دوسری طرف دیکھنے لگی' تو اچانک رسول پاک ﷺ کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں' تو میں نے کہا اے اللہ کے نبی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ کو کیا ہوا ہے' آپ نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت ❷ کے کچھ لوگ عنقریب میرے اس بیٹے کو قتل کر دیں گے ❸ ' تو میں نے کہا❹ اس کو' آپ نے فرمایا ہاں! اور جبریل علیہ السلام نے مجھے اس کی سرخ مٹی ❺ لا کر دکھائی ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کو تیری گود میں رکھیں گے بہ سبب قرابت کے تو اس کو تربیت کرے کے۔ ❷ امت میری یعنی اجابت۔ ❸ قتل کرے گی یعنی از راہ ظلم کے۔ ❹ یعنی بطریق تعجب و استبعاد کے۔ ❺ یعنی اس جگہ کی مٹی کہ جہاں یہ قتل ہوگا۔

٦١٨١ - (٤٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ بِيَدِهِ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ مَاهٰذَا قَالَ ((هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ)) فَأُحْصِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَأَجِدُ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَأَحْمَدُ الْأَخِيْرَ). (احمد فی المسند ١/ ٢٤٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو ایک دن دوپہر کے وقت خواب میں دیکھا کہ آپ کے بال ❶ پراگندہ اور پاؤں خاک سے لتھڑے ہوئے ہیں' آپ کے ہاتھ میں ایک شیشی ہے جس میں خون ہے' میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' یہ کیا ہے' آپ نے فرمایا یہ حسین رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے' میں ہمیشہ سے آج کے دن اسے چنتا رہا ہوں' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس وقت کو یاد رکھا تو میں نے دیکھا کہ وہ اسی وقت قتل کئے گئے تھے۔ (یہ دونوں احادیث بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیں) اور احمد نے اس حدیث کا آخری حصہ روایت کیا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ یہاں جو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ پر رنج و تکلیف ہوئی اس کا حال دریافت کر کے

عالم ارواح میں نبی ﷺ کو رنج ہوا اور مغموم ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ عبید اللہ بن زیاد اور عمر بن سعد اور شمر اور خولے وغیرہ مردودوں نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو رنج پہنچایا' تو ہر مسلمان کو چاہیے کہ ایسی حرکت نہ کرے جس میں نبی ﷺ کو اور آپ کے اہل بیت کو دنیا میں یا آخرت میں رنج پہنچے اور کربلا کی ہر سال نقل کرنا گویا نبی ﷺ کو ہر سال رنج پہنچانا ہے۔

٦١٨٢- (٤٨) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ وَاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ))۔ **(رواه الترمذي)** (الترمذي حديث رقم ٣٧٨٩)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اس لئے کہ وہ اپنی نعمتوں سے تمہاری ❶ پرورش کرتا ہے' اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میری محبت کی وجہ سے ❷ محبت کرو۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی طرح طرح کی نعمتوں سے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے ﴿وما بكم من نعمة فمن الله﴾ یعنی جو کچھ تم کو نعمت ملتی ہے تو وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور معنی حدیث کا یہ ہے کہ اگر نہیں دوست رکھتے ہو تم اللہ تعالیٰ کو مگر اس لیے کہ دیتا ہے تم کو نعمت تو پس دوست رکھو اس کو ورنہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ محبوب لذاتہ وصفاتہ ہے نزدیک عارفین محبین کے برابر ہے کہ نعمت دے یا نہ دے پس یہ بطور قول اللہ سبحانہ کے ہے ﴿فليعبد رب هذا البيت﴾۔ ❷ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے' اس لیے کہ محبوب کا محبوب' محبوب ہوتا ہے اور اس لیے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله﴾ الآیہ۔

٦١٨٣- (٤٩) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((اَلَا اِنَّ مِثْلَ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ مِّثْلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَّكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ)) **(رواه احمد)** (هذا الحديث ليس موجودا في مسند الامام احمد وقد اخرجه الحاكم في المستدرك ٣/ ١٥١)

سیدنا ابو ذر (غفاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ (میں) کعبہ کے دروازہ کو پکڑے ہوئے تھا' نبی ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے' خبردار بے شک تم میں میرے اہل بیت نوح علیہ السلام کے سفینہ کی طرح ہیں' کہ جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے ❶ رہ گیا وہ ہلاک ہوا۔ (احمد)

فوائد الحدیث: ❶ جاننا چاہیے کہ جیسے نبی ﷺ نے اہل بیت کو موجب نجات فرمایا ویسے ہی اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو موجب امن کا فرمایا۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٦١٨٤- (١) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے زمانہ میں سیدہ مریم بنت

نِسَآئِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ))۔ (متفق عليه) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ (البخاری حديث رقم ٣٤٣٢ ومسلم حديث رقم (٦٩۔ ٢٤٣٠) والترمذی حديث رقم ٣٨٧٧)

عمران رضی اللہ عنہا تمام عورتوں سے افضل تھیں اور امت محمدیہ میں (ام المؤمنین سیدہ) خدیجہ رضی اللہ عنہا سب عورتوں سے افضل ہیں۔ (متفق علیہ) اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ سیدنا ابوکریب رضی اللہ عنہ نے کہا اور وکیع نے آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا۔ ❶

فوائد الحدیث: ❶ اور اشارہ کیا وکیع نے طرف آسمان وزمین کے واسطے بیان معنی دنیا کے یعنی بہتر ہے ان سے کہ آسمان وزمین کے درمیان ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدہ مریم رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہر ایک اپنی اپنی امت کی عورتوں سے بہترین تھیں۔

٦١٨٥- (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَى جِبْرَئِيْلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَآءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَاصَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣٨٢٠ ومسلم حديث رقم (٧١۔ ٢٤٣٢) والترمذی حديث رقم ٣٨٧٦ واحمد فی المسند ٢/ ٢٣١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسول! یہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک برتن لے کر آ رہی ہیں ❶ جس میں سالن یا طعام ❷ ہے تو جب وہ آپ کے پاس آئیں تو آپ اس کو اس کے پروردگار کا سلام کہیں اور میری طرف سے بھی اور ان کو جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری دیں جو کھلا والے موتی کا ہے اس میں تکلیف اور شور نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ آ رہی ہیں یعنی مکہ سے متوجہ ہوئیں۔ ❷ سالن ہے یا طعام یہ شک راوی کا ہے اور آنا ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مکہ سے غار حرا میں تھا جبکہ نبی ﷺ وہاں عبادت میں مشغول تھے۔

٦١٨٦- (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَآءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَ رُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَآءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا اِمْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةَ فَيَقُوْلُ ((اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣٨١٨ ومسلم حديث رقم (٧٦۔ ٢٤٣٤) والترمذی حديث رقم ٣٨٧٥ وابن ماجه حديث رقم ١٩٩٧ واحمد فی المسند ٥/ ٢٠٢)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی بیویوں میں سے کسی ایک پر اتنی غیرت نہیں کی جتنی کہ میں نے ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کی حالانکہ میں نے ان کو دیکھا نہیں، لیکن نبی پاک ﷺ اکثر ان کا ذکر کیا کرتے تھے اور بعض اوقات آپ بکری ذبح کرتے پھر اس کے بہت سے ٹکڑے کر کے ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیجتے تو کبھی میں کہہ دیتی گویا کہ دنیا میں سوائے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اور کوئی عورت ہی نہیں؟ آپ نے فرمایا بے شک وہ ایسی اور ایسی تھیں اور اس سے میری اولاد ❶ ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بہت مال دار تھیں جب ان کا نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تو انہوں نے اپنا تمام مال آپ پر نثار کیا، عورتوں میں سب سے پہلے وہی ایمان لائیں، آپ ان سے بہت راضی رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد انہیں سے پیدا ہوئی یعنی قاسم، طیب، طاہر رضی اللہ عنہم تینوں بیٹے لڑکپن میں وفات پا گئے چار بیٹیاں زندہ رہیں یعنی سیدہ رقیہ، سیدہ زینب، سیدہ ام کلثوم، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہن سوائے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کسی کی اولاد باقی نہیں رہی لیکن سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ ام المؤمنین سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم تھیں وہ بھی لڑکپن میں فوت ہو گئے خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجھے دو وجوہات کی بنا پر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے محبت ہے، ایک تو یہ کہ اس میں خوبیاں بہت تھیں دوسرا یہ کہ میری نسل قیامت تک اسی سے باقی رہے گی۔

٦١٨٧- (٤) وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَاعَائِشُ! هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ)) قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَيَرٰى مَالَا أَرٰى (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٧٦٨ ومسلم حدیث رقم (٩١- ٢٤٤٧) والترمذی حدیث رقم ٣٧٨١ والنسائی حدیث رقم ٣٩٥٣)

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! یہ جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں' تو انہوں نے جواباً وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ کہا' آپ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس ❶ اس چیز کو دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس چیز کو یعنی جبرائیل علیہ السلام کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے اور میں نہیں دیکھتی تھی۔

٦١٨٨- (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيْئُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَّجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ يُمْضِهِ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٨٩٥ ومسلم حدیث رقم ٧٩- ٢٣٤٨)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تو مجھے خواب میں تین راتیں دکھائی گئیں ایک فرشتہ ریشمی کپڑے میں تیری تصویر لاتا رہا اور اس نے مجھے کہا کہ یہ آپ کی بیوی ہے' تو میں نے تیرے چہرہ سے کپڑا ہٹایا تو وہ تو ہی تھی' اور میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ❶ ہے تو پھر یہ ہو کر رہے گا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہ ہوئی تو نکاح لازمی ہوگا اس لیے کہ نبی کے خواب میں کچھ شک اور تردد نہیں ہوتا۔

٦١٨٩- (٦) وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ لوگ اپنے اپنے تحائف کے ساتھ ❶ میری باری کے دن کا انتخاب کرتے وہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا مندی چاہتے تھے اور آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں دو گروہوں میں تقسیم تھیں' ایک گروہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا' سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا تھیں اور

رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یُکَلِّمُ النَّاسَ فَیَقُوْلُ مَنْ اَرَادَاَنْ یُّهْدِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَلْیُهْدِهٖ اِلَیْهِ حَیْثُ کَانَ فَکَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا ((لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْیَ لَمْ یَاْتِنِیْ وَاَنَا فِیْ ثَوْبِ امْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ)) قَالَتْ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اَذَاكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَکَلَّمَتْهُ فَقَالَ ((یَابُنَیَّةُ اَلَا تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبُّ)) قَالَتْ بَلٰی قَالَ ((فَاَحِبِّیْ هٰذِهٖ)) (متفق علیه) وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَآءِ)) فی باب بدء الخلق بروایة ابی موسی۔ (البخاری حدیث رقم ۲۵۸۱ ومسلم حدیث رقم (۸۲۔ ۲۴۴۱) والترمذی حدیث رقم ۳۸۷۹)

دوسرے گروہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ❷ اور رسول پاک کی دوسری تمام بیویاں ❸ تھیں' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گروہ نے ❹ ان سے کہا کہ تم رسول پاک ﷺ سے بات کرو کہ آپ لوگوں سے کہیں کہ جو شخص رسول پاک ﷺ کو تحفہ دینا چاہے تو آپ جہاں ہوں' وہ وہیں آپ کو تحفہ بھیج دیا کرے' ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے بات کی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں مجھے تکلیف نہ دو' کیونکہ تم میں سے مجھ پر کسی بیوی کے (بستر یا کھیس) لحاف میں وحی نہیں آتی سوائے عائشہ رضی اللہ عنہا کے' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے اللہ کے رسول! میں اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتی ہوں کہ میں آپ کو کبھی ایسی تکلیف دوں' پھر انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کو رسول پاک ﷺ کی طرف بھیجا' انہوں نے آپ سے بات کی تو آپ نے فرمایا اے میری بیٹی کیا تجھے وہ چیز پسند نہیں جو کہ مجھے پسند ہے' انہوں نے کہا ہاں' آپ نے فرمایا تو تو اس سے محبت کر۔ ❺ (متفق علیہ) اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ فضل عائشة رضی اللہ عنہا علی النساء' باب بدء الخلق میں سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت سے ذکر کی گئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی طلب کرتے تھے زیادہ ثواب ساتھ تحفوں اپنے کے میری باری کے دن میں یعنی پیش کش جو نبی ﷺ کے لیے لانے چاہتے تو رہنے دیتے اس روز تک کہ نوبت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہو اور نبی ﷺ ان کے پاس ہوں، خدمت بابرکت میں لے جائیں۔ ❷ یعنی ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ان کی سردار تھیں۔ ❸ بیویاں نبی ﷺ کی دو گروہ تھیں کہ متفق تھا مزاج ہر گروہ کا اور رائے اس کی عشرت وصحبت میں۔ ❹ یعنی ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے۔ ❺ پس دوست رکھ تو اس کو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کو ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کمال محبت تھی تو جس نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا کہا اور ان سے عداوت رکھی تو اس نے بلاشک نبی ﷺ کو رنج دیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۶۱۹۰۔ (۷) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((حَسْبُكَ مِنْ نِّسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِیَةُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تجھے جہان کی عورتوں سے کفایت کرتا ہے' ❶ مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور سیدہ فاطمہ بنت محمد ﷺ اور فرعون کی

امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ))۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٨٧٨ واحمد فی المسند ٣/ ١٣٥)

عورت (بیوی) آسیہ رضوان اللہ علیہن ❷ ۔" (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کفایت کرتا ہے الخ ابن ماجہ نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اس حدیث میں اتنا اور زیادہ کیا ((وفضل عائشة علیٰ سائر النساء كفضل الثريد علیٰ سائر الطعام))۔ یعنی ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دوسری (جہان کی) عورتوں پر فضیلت ایسی ہے جیسے کہ تمام کھانوں پر ثرید کو برتری ہے۔ ❷ یعنی پہچاننا مناقب وفضائل ان چار عورتوں کا کہ اپنے غیر سے افضل ہیں۔

٦١٩١- (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَآءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَآءَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (رواه الترمذی) واحمد فی المسند ٣/ ١٣٥، الترمذی حدیث رقم ٣٨٨٠)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام ان کی تصویر ایک سبز ریشمی کپڑے میں رسول پاک ﷺ کے پاس لائے اور کہا کہ یہ دنیا اور آخرت میں ❶ آپ کی بیوی کی تصویر ہے۔ (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ دنیا اور آخرت میں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور بہشت دونوں کے لیے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پسند کر کے نبی ﷺ کی زوجہ بنایا تھا۔

٦١٩٢- (٩) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ لَهَا بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ ((مَا يُبْكِيْكِ)) فَقَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّيْ ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اِنَّكِ لَاِبْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَاِنَّكِ تَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ)) ثُمَّ قَالَ ((اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ))۔ (رواه الترمذی والنسائی) واحمد فی المسند ٣/ ١٣٥، الترمذی حدیث رقم ٣٨٩٤ واحمد فی المسند ٣/ ١٦٥)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر پہنچی کہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کے بارہ میں کہا کہ وہ یہودی کی بیٹی ہے تو ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں اور جب نبی پاک ﷺ ان کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھیں آپ نے فرمایا تجھے کس چیز نے رلا دیا' انہوں نے کہا کہ مجھے حفصہ رضی اللہ عنہا نے طعنہ دیا کہ تو یہودی کی بیٹی ہے' نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ بے شک تو نبی کی بیٹی ہے ❶ اور تو ایک نبی کی بیوی ہے' تو حفصہ رضی اللہ عنہا تجھ پر کس وجہ سے فخر کرتی ہے' پھر آپ نے فرمایا اے حفصہ! اللہ تعالیٰ کا خوف کر۔ (اس کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا)۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا باپ حیی بن اخطب ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھا اور ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے اس لحاظ سے ان کے جد اعلیٰ اور ان کے چچا نبی ہوئے اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی۔

٦١٩٣- (١٠) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَآئِهَا وَضِحْكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَّهٗ يَمُوْتُ)) فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ ((اِنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ)) فَضَحِكْتُ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ۳۸۷۳)

اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فتح مکہ کے سال ❶ اپنے پاس بلایا اور ان سے سرگوشی کی تو آپ رو پڑیں، پھر آپ نے ان سے سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں، اور جب رسول پاک فوت ہو گئے تو میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس رونے اور ہنسنے کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجھے رسول پاک ﷺ نے بتایا تھا کہ بے شک وہ مرنے والے ہیں تو میں رو پڑی، پھر آپ نے مجھے بتایا ❷ کہ تو اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہے، سوائے مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کے، تو میں ہنس پڑی۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فتح مکہ کے سال یہ کسی راوی کا وہم کیونکہ یہ سرگوشی نبی ﷺ نے سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے اپنی مرض الموت میں کی تھی۔ ❷ اور یہ اس روایت کے منافی نہیں ہے جس میں سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو کہا کہ میرے اہل بیت میں سے پہلے تو ہی مجھ کو ملے گی کیونکہ آپ نے یہ دونوں باتیں ان کو فرمائیں اور مناسبت حدیث کی اس باب کے ساتھ ظاہر نہیں ہے بلکہ مناقب اہل بیت کے ساتھ اس حدیث کو زیادہ مناسبت ہے لیکن ذکر کیا اس کو بتقریب حدیث اول کے اس فصل سے کہ ذکر کیا اس میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ساتھ ذکر ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کے اور یہ ایک فن ہے بدیع کلام سے پس ہوگی یہ تفصیل واسطے بعض اس چیز کے کہ اوپر گذری۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٦١٩٤ - (١١) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۸۸۳)

سیدنا ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اصحاب رسول ﷺ پر جس مسئلہ میں بھی کوئی مشکل پیش آتی تو ہم ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ لیتے، ان کو اس کے متعلق علم ہوتا ❶ ۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی حل اس اشکال کا کر دیتیں بہ سبب اپنے وفور علم کے کہ بہ سبب سننے کے نبی ﷺ سے اور قوت اجتہاد سے حاصل ہوا تھا۔

٦١٩٥ - (١٢) وَعَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۸۸٤)

سیدنا موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ❶ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں دیکھا میں نے، یہ مبالغۃً کہا یا حقیقتاً اس لیے کہ انہوں نے کسی کو ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ فصیح نہیں دیکھا۔

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

مناقب کا جامع بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٦١٩٦- (١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِي يَدِيْ سَرَقَةً مِّنْ حَرِيْرٍ لَا اَهْوِيْ بِهَا اِلٰى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِيْ اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ)) اَوْ ((اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ))۔ **(متفق عليه)** (البخاری حديث رقم ٧٠١٥ والترمذی حديث رقم ٣٨٢٥ والدارمی حديث رقم ٢٦٣٨)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے میں جنت میں جس جگہ کی خواہش کرتا ہوں تو وہ مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے میں نے اس کے متعلق ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے بات کی تو ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ ''تمہارا بھائی صالح آدمی ہے'' یا فرمایا ''عبداللہ ❶ نیک آدمی ہے'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یہ قریشی عدوی ہیں اپنے باپ کے ساتھ مکہ میں چھوٹی سی عمر میں اسلام لائے اور حاضر ہوئے مابعد خندق کے تمام جہادوں میں اور تھے اہل ورع اور علم اور زہد اور بڑی احتیاط والے، سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم میں سے کوئی نہیں مگر کہ جھکے اس کی طرف دنیا اور جھکا وہ دنیا کی طرف سوائے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے، نافع رحمہ اللہ نے کہا نہیں مرے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ یہاں تک کہ آزاد کیے ہزار بردے یا زیادہ اور آپ تمام حاجیوں سے پہلے پہنچتے جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرتے تھے عرفات وغیرہ میں، ان کی پیدائش وحی کے آنے سے ایک برس پہلے ہوئی اور ان کی وفات ٧٣ ہجری میں سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے مارے جانے کے تین ماہ بعد ہوئی اور انہوں نے وصیت کی کہ مجھے دفن کرنا حل میں پس نہ ہو سکا یہ بسبب حجاج کے اور دفن کیے گئے ذی طوی میں مہاجرین کے مقبرہ میں اور ان کی چوراسی برس کی عمر ہوئی۔

٦١٩٧- (٢) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اِنَّ اَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَّ سَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِّنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ اِلٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَيْهِ لَا نَدْرِيْ مَا يَصْنَعُ فِيْ اَهْلِهٖ اِذَا خَلَا (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ٦٠٩٧ والترمذی حديث رقم ٣٨٠٧

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں میں سے از روئے وقار درمیانہ روی اور سیدھے طریقے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ گھر سے نکلنے سے لے کر واپس جانے تک ابن ام عبد ہیں لیکن جب وہ گھر میں اکیلے ہوتے ہیں تو پتہ نہیں وہ کیا کرتے ہیں۔ (بخاری)

واحمد فی المسند ٥/ ٣٩٤)

٦١٩٨- (٣) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَّا نَرٰى اِلَّا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهِ وَدُخُوْلِ اُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٧٦٣ ومسلم حدیث رقم ١١٠- ٢٤٦٠ والترمذی ٣٧٦٣)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تو ہم ایک مدت تک یہی گمان کرتے رہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ❶ نبی ﷺ کے اہل بیت میں سے ایک فرد ہیں یہ اس وجہ سے تھا کہ ہم ان کا اور ان کی والدہ کا نبی ﷺ کے پاس جانا دیکھتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نبی ﷺ کے وقت یہ چاروں اصحاب قرآن کے بڑے واقف تھے اس لیے نبی ﷺ نے ان کی استادی سند کردی ہے تاکہ لوگ ان سے سیکھیں۔

٦١٩٩- (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٧٦٠' مسلم حدیث رقم ١١٨- ٢٤٦٤' احمد)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کو ان چار سے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' ❶ سیدنا سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ' سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سیکھو۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خادم خاص تھے اور رات دن ان کی آمد ورفت نبی ﷺ کے گھر میں رہتی تھی تو ہر وقت اجازت طلب کرنے میں دقت تھی اس لیے ان کے لیے فقط اتنی بات تھی کہ وہ پردہ اٹھاتے تاکہ ہم کو معلوم ہو جائے کہ کوئی آرہا ہے اور بعد اس کے اگر ہم منع نہ کریں تو چلے آنا اس سے معلوم ہوا کہ یہ نبی ﷺ کے اہل بیت میں تھے اور نہایت حاضر باش۔

٦٢٠٠- (٥) وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَاَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ فَاِذَا شَيْخٌ قَدْجَآءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُوالدَّرْدَآءِ قُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِيْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ يَعْنِيْ عَمَّارًا اَوَلَيْسَ

سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں شام آیا' میں نے دو رکعات ❶ نماز پڑھی پھر میں نے دعا کی کہ یاالٰہی! میرے لیے نیک بخت ❷ ہمنشین مہیا فرما' پھر میں لوگوں کے پاس آیا اور میں ان میں بیٹھا' تو وہاں اچانک ایک بوڑھا آدمی آیا اور وہ میرے پہلو میں بیٹھ گیا' میں نے پوچھا یہ کون ❸ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں میں نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ میرے لئے ایک نیک بخت ہم نشین مہیا فرما تو اللہ تعالیٰ نے تجھے میرے لئے مہیا کر دیا' اس نے پوچھا تو کون ہے' میں نے کہا میں ❹ اہل کوفہ سے ہوں'

فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ (رواه البخاري) (البخاري حديث رقم ٣٧٤٢ والترمذي حديث رقم ٣٨١١ والنسائي حديث رقم ٤٦٥ واحمد ٦/ ٤٥٠)

اس نے کہا کیا تم میں ام عبد کا ❺ بیٹا ہے کہ جس کے پاس نبی پاک ﷺ کا جوتا' تکیہ اور چھاگل ہے اور تم میں وہ شخص ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان پر شیطان سے پناہ دی ہے' یعنی سیدنا عمار رضی اللہ عنہ ❻۔ کیا اور تم میں رسول پاک ﷺ کا بھید جاننے والا نہیں ہے کہ جس بھید کو اس کے علاوہ نہیں جانتا یعنی سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دمشق کی مسجد میں۔ ❷ ہمنشین نیک بخت یعنی عالم باعمل یا ادا کرنے والا حق اللہ تعالیٰ کا اور اس کے بندوں کا۔ ❸ کہا میں نے یعنی لوگوں سے۔ ❹ یعنی سیدنا ابو درداء سے۔ ❺ یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابن ام عبد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے اور غرض یہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت کرتے تھے اور نبی ﷺ کے ساتھ رہتے تھے خلوتوں اور جلوتوں میں اور درست کرتے تھے بستر شریف آپ کا اور رکھتے تھے تکیہ آپ کا اور موجود کرتے آپ کے لیے پانی وضو کا، جب اٹھتے آپ وضو کے لیے اور جب آپ بیٹھتے تو وہ آپ کا جوتا اتار لیتے اور جب آپ اٹھتے تو وہ آپ کو جوتا پہناتے تو ایسا شخص لائق ہے اس کے کہ ہو اس کے پاس علم شرعی۔ ❻ یعنی پاک، پاک کیا گیا اور فرمایا نہ پیش کیے گئے عمار پر دو امر کہ نہ اختیار کیا اس میں سے بہتر کو۔

٦٢٠١ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةَ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً أَمَامِي فَإِذَا بِلَالٌ)). (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٠٦ ـ ٢٤٥٧) واحمد ٥/ ٣٦٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ مجھے بہشت دکھائی گئی تو میں نے سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو دیکھا اور میں نے اپنے آگے پاؤں کی آہٹ سنی تو وہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ (مسلم)

٦٢٠٢ - (٧) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِؤُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ﴾ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٤٦ ـ ٢٤١٣)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم چھ آدمی ❶ تھے تو مشرکین نے نبی پاک ﷺ سے کہا کہ آپ اپنی مجلس سے ان لوگوں کو دور کر دیں تاکہ یہ ہم پر ❷ دلیری نہ کریں' سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان چھ آدمیوں میں' میں' سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ 'قبیلہ ھزیل کا ایک آدمی' سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اور دو آدمی جن کا میں نام نہیں لیتا تو نبی پاک ﷺ کے دل میں بات واقع ہوئی جو اللہ تعالیٰ ❸ نے چاہا کہ واقع ہو اور آپ نے اپنے دل ❹ میں یہ بات سوچی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی' ان لوگوں کو (اپنے پاس سے) نہ ہٹائیے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی رضا مندی چاہتے ہو۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ منجملہ ان اسرار کے یہ ہے کہ نبی ﷺ نے ان کو منافقوں کے نام اوران کے نسب اور علامتیں بتلائے۔ ❷ ان کو ہم پر مخالطت اور ہمارے ساتھ کلام کرنے کی جرات نہ ہوا گر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم آپ پر ایمان لائیں اور آپ کے پاس آئیں۔ ❸ یعنی چاہا نبی ﷺ نے کہ دور کریں ان کو اس طمع کے پیش نظر کہ وہ (مشرک) ایمان لائیں۔ ❹ یعنی یہ کہ مسلمان اٹھ جائیں میرے پاس سے جب کہ مشرک آئیں واسطے رعایت جانبین کے۔

٦٢٠٣- (٨) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهٗ ((يَااَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٥٠٤٨ ومسلم حدیث رقم (٢٣٥- ٧٩٣) والترمذی حدیث رقم ٣٨٥٥ والنسائی حدیث رقم ١٠١٩ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٦ والدارمی حدیث رقم ٣٤٩٢ واحمد فی المسند ٥/ ٣٤٩)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کو فرمایا اے ابوموسیٰ! تحقیق تو خوش آوازی دیا ❶ گیا ہے داؤد علیہ السلام کی خوش آوازی سے۔ متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ دیا گیا ہے تو الخ سیدنا ابوموسیٰ علیہ السلام نہایت خوش آواز تھے نبی ﷺ نے سفر میں ایک رات ان کو قرآن پڑھتے سنا، دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی دلکش ہے گویا تیرا گلا بانسری ہے اور تیری آواز میں لحن داؤدی کا اثر ہے۔

٦٢٠٤- (٩) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَرْبَعَةٌ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْزَيْدٍ قِيْلَ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْزَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِیْ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٨١٠ ومسلم حدیث رقم (١١٩- ٢٤٦٥) واحمد فی المسند ٥/ ١٣٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے دور میں ❶ چار آدمیوں نے قرآن کریم کو جمع کیا' سیدنا ابی بن کعب' سیدنا معاذ بن جبل' سیدنا زید بن ثابت اور سیدنا ابوزید رضی اللہ عنہم ہیں' سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کون سا ابوزید! تو انہوں نے کہا کہ وہ میرے ایک چچا ہیں۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ چار آدمیوں نے الخ اس حدیث سے بعض ملحدوں نے قرآن مجید کے تواتر میں شبہ کیا ہے حالانکہ اس میں یہ نہیں ہے کہ سوائے ان چار کے اور لوگ حافظ نہ تھے اور مازری نے پندرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارہ میں نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے اور صحیح حدیث میں ہے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے جمع کرنے والوں میں سے ستر آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی آپ کی وفات کے قریب ہوئی اور یوں مان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے جب بھی تواتر میں خلل نہیں پڑتا کس لیے کہ اجزاء قرآن ہزاروں کو یاد تھے اور اس وجہ سے مجموعی قرآن بھی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان اور ملحد نے اختلاف نہیں کیا۔

٦٢٠٥- (١٠) وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَبْتَغِیْ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ

سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی' ہم اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرتے تھے' تو اللہ تعالیٰ پر ہمارا ثواب واقع ہو گیا ہم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ وہ اس عالم سے گزر چکے ہیں' انہوں

يُوْجَدُ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ إِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((غَطُّوْا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ)) وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔ **(متفق علیه)** (البخاری حدیث رقم ٣٨٩٧ ومسلم حدیث رقم (١٢٦ ـ ٢٤٦٨) والترمذی حدیث رقم ٣٨٥٣ واحمد فی المسند ٥/ ١١٢)

نے اپنے اجر سے کچھ نہیں کھایا' ان میں سے ایک سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں جو احد کے دن شہید ہوئے' تو ان کے لئے کفن نہ تھا کہ جس میں ان کو کفنایا جاتا مگر صرف ایک چادر تھی' تو جب ہم ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ننگے رہ جاتے' اور جب ان کے پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا' تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ اس کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر اذخر کی گھاس ڈال دو' اور ہم میں سے کچھ ایسے ہیں کہ جن کے لئے پھل پک چکا ہے اور وہ اس کو ❶ چنتے ہیں۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ پس وہ چنتے ہیں اس میوے کو، یہ کنایہ ہے غنیموں سے کہ پایا ان کو ان لوگوں نے کہ بیچ زمانہ فتوح بلاد اسلام کے تھے اور سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ جب شہید ہوئے تو سوائے ایک چادر کے کفن میسر نہ آیا اور چادر بھی ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پاؤں کھلتے تھے اور پاؤں پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کچھ میسر نہ آئے تو کفن میں ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے۔

٦٢٠٦- (١١) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ بِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ)) **(متفق علیه)** (البخاری حدیث رقم ٣٨٠٣ ومسلم حدیث رقم ١٢٤ ـ ٢٤٦٦' الترمذی حدیث رقم ٣٨٤٩' ابن ماجه حدیث رقم ١٥٨' احمد ٣/ ٣١٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ❶ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر عرش نے حرکت کی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر رحمٰن کے عرش نے حرکت کی۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ عرش نے حرکت کی الخ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ مدینہ کے سردار تھے جنگ احد میں شہید ہوئے ان کی فضیلت میں نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی اور عرش کا ہلنا اپنے ظاہر پر محمول ہے اس لیے کہ ممکن ہے کہ عرش میں ادراک اور تمیز ہو اور یہی ظاہر حدیث ہے۔

٦٢٠٧- (١٢) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ ((أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَأَلْيَنُ)) **(متفق علیه)** (البخاری حدیث رقم ٣٨٠٢ ومسلم حدیث رقم (١٢٦ ـ ٢٤٦٨) والترمذی حدیث رقم ٣٨٤٧ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٧ واحمد فی المسند

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک ریشمی جوڑا بطور تحفہ دیا گیا' تو صحابہ رضی اللہ عنہم اس کو ہاتھ لگاتے اور اس کی ملائمیت پر تعجب کرتے' تو آپ نے فرمایا کیا تم اس کی ملائمیت پر تعجب کرتے ہو جب کہ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ❶ رومال جنت میں اس سے بھی زیادہ بہتر اور ملائم ہیں۔ (متفق علیہ)

۳/ ۲۰۹)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں مجمع البحار میں ہے کہ یہ کپڑا جس پر صحابہ رضی اللہ عنہم کو تعجب آیا وہ دومۃ الجندل کے والی کے بھائی کی قبا تھی، جس کو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہدیہ لینا جائز ہے اگر چہ مشرک کا ہو کہ آپ نے مشرکین کے ہدیے قبول فرمائے ہیں دوم یہ کہ جنت میں رومال بھی ہوں گے سوم یہ کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ جنتی ہیں، چہارم یہ کہ جنت کی ادنیٰ چیز بھی دنیا کی اعلیٰ چیزوں سے بلکہ ساری دنیا سے افضل اور بہتر ہے اور کیونکر نہ ہو کہ وہ باقی اور یہ فانی ہے۔

۶۲۰۸ - (۱۳) وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ)) قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَّاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٣٤٤ ومسلم حدیث رقم (١٤١ ـ ٢٤٧٠) والترمذی حدیث رقم ٣٨٢٩)

سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! انس رضی اللہ عنہ آپ کا خادم ہے آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا کیجئے، آپ نے دعا فرمائی یا الٰہی ❶ اس کا مال اور اس کی اولاد میں اضافہ فرما، اور جو کچھ تو نے اسے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما، سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم میرا مال بہت زیادہ ہے اور میری اولاد کی اولاد آج کے دن تک سو کو پہنچ چکی ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: یا الٰہی! بہت برکت کر الخ چنانچہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ایک سو بیس ان کے لڑکے پوتے پیدا ہوئے اور بصرہ میں ان کے کھجور کے باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتے تھے اور ان کے ہاں بھیڑ بکریوں کی اتنی کثرت تھی جس کا شمار نہیں۔

۶۲۰۹ - (۱٤) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٨١٢ ومسلم حدیث رقم ١٤٧ ـ ٢٤٨٣)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے زمین پر چلتے ❶ پھرتے کسی آدمی کے لئے یہ کہا ہو کہ وہ جنتی ہے، سوائے سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ زمین پر چلتے پھرتے اس کہنے سے عشرہ مبشرہ نکل گئے اس لیے کہ وہ ان سے پہلے ہو چکے، پس گویا کہ کہا نہیں سنا میں نے واسطے اس شخص کہ وہ زندہ ہے اب روئے زمین پر اور امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ نہیں ہے یہ مخالف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ابوبکر فی الجنة وعمر فی الجنة الخ کہ دس صحابہ رضی اللہ عنہم کے جنتی ہونے اور ان کے علاوہ بعض دوسروں کے جنتی ہونے کی بشارت دی ہے اس لیے کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے نفی کی اپنے سننے کی اور ان کے سننے کی نفی اور پر نفی بشارت کے غیر کے لیے دلالت نہیں کرتی ہے اور جب نفی اور اثبات کا تعارض ہوتا ہے تو اثبات نفی پر مقدم ہوتا ہے، انتہی! باقی رہی کلام سعد کے زندہ موجود ہونے میں پس اس کا دفع یوں ہو سکتا ہے کہ مراد ان کے قول یمشی سے یہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے لیے اس وقت کہ چلتے ہوں زمین پر بخلاف بشارات غیر ان کے کے اور اس سے اشکال جاتا رہتا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

۶۲۱۰ - (۱۵) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ

سیدنا قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ کی مسجد

جَالِسًا فِیْ مَسْجِدِ الْمَدِیْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی وَجْهِهٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ تَجَوَّزَ فِیْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّكَ حِیْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ مَالَمْ یَعْلَمْ فَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَیْتُ رُؤْیًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَیْهِ وَرَاَیْتُ كَاَنِّیْ فِیْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سِعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا فِیْ وَسْطِهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِیْدٍ اَسْفَلُهٗ فِی الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِی السَّمَآءِ فِیْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِیْلَ لِیْ، اِرْقَهْ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِیْعُ فَاَتَانِیْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِیَابِیْ مِنْ خَلْفِیْ فَرَقِیْتُ حَتّٰی كُنْتُ فِیْ اَعْلَاهُ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِیْلَ، اِسْتَمْسِكْ فَاسْتَیْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِیْ یَدِیْ فَقَصَصْتُهَا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ ((تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰی فَاَنْتَ عَلَی الْاِسْلَامِ حَتّٰی تَمُوْتَ)) وَذٰلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۳۸۱۳ ومسلم حدیث رقم (۱۴۸ ـ ۲۴۸۴) واحمد فی المسند ۵/ ۴۵۲)

میں بیٹھا ہوا تھا' ایک شخص آیا اس کے چہرہ پر خشوع کا نشان ❶ تھا تو لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت سے ہے' اس نے مختصر ❷ دو رکعات پڑھیں' پھر وہ نکلا تو میں اس کے پیچھے چل پڑا' میں نے کہا کہ جب تو مسجد میں داخل ہوا تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ شخص اہل جنت میں سے ہے' اس نے کہا اللہ کی قسم کسی آدمی کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ جس کا اسے علم نہ ہو وہ بات کہے' تو میں تجھے بتاتا ہوں کہ ان لوگوں نے ایسا کیوں کہا' میں نے رسول پاک ﷺ کے دور میں ایک خواب دیکھا تھا تو میں نے وہ آپ ﷺ کے سامنے بیان کیا (خواب یہ تھا) میں نے خود کو دیکھا کہ میں ایک بہت بڑے باغ میں ہوں' اس کی کشادگی اور تروتازگی بیان کی اس کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں ہے' اور اوپر والا آسمان میں اور اس کے اوپر ایک حلقہ ہے تو مجھے کہا گیا کہ اس پر چڑھ تو میں نے کہا کہ مجھ میں یہ طاقت نہیں' میرے پاس ایک خادم آیا' اس نے میرے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے تو میں اس پر چڑھا یہاں تک کہ میں اس کے اوپر والے حصہ تک پہنچ گیا' میں نے اس کے حلقہ کو پکڑ لیا' مجھے کہا گیا کہ اس کو مضبوطی سے پکڑ' تو میری آنکھ کھل گئی' اور وہ حلقہ میرے ہاتھ میں تھا' تو میں نے نبی پاک ﷺ کے سامنے بیان کیا تو آپ نے فرمایا یہ باغیچہ اسلام ہے اور یہ ستون اسلام کے ارکان ہیں اور وہ حلقہ ❸ عروہ وثقی ہے اور تو مرتے وقت تک اسلام پر قائم رہے گا' راوی کہتے ہیں کہ وہ آدمی سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سکون اور وقار۔ ❷ یعنی تحیۃ المسجد ہلکی قراءت پڑھی۔ ❸ یعنی وہ حلقہ، حلقہ اسلام ہے، ان دونوں احادیث سے سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا معلوم ہوا، پہلی حدیث سے تو ظاہر ہے اور اس حدیث میں آپ نے فرمایا کہ تو مرتے دم تک اسلام پر قائم رہے گا اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت یقینی ہے۔

۶۲۱۱ - (۱۶) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ثابت بن قیس بن

بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِي بَيْتِهِ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ ((مَا شَأْنُ ثَابِتٍ أَيَشْتَكِي)) فَأَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ثَابِتٌ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) (رواه مسلم)

(مسلم حدیث رقم ۱۸۷۔ ۱۱۹)

شماس انصار کے خطیب تھے ❶ تو جب یہ آیت اتری "اے ایمان والو! نہ بلند کرو آواز اپنی نبی ﷺ کی آواز پر" آخر آیت تک' تو سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور نبی ﷺ کے پاس آنے جانے سے اپنے آپ کو روک لیا تو نبی ﷺ نے سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ❷ پوچھا کہ ثابت کا ❸ کیا حال ہے' کیا وہ بیمار ہے؟ تو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے پوچھنے کا ذکر کیا تو سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت اتر چکی ہے اور تم جانتے ہو کہ تم میں سے میری آواز رسول اللہ ﷺ کی آواز سے اونچی ہے تو اس لئے میں اہل دوزخ میں ❹ سے ہوں' سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلکہ وہ تو اہل جنت میں ❺ سے ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ انصار کے خطیب یعنی فصیح ان کا نثر میں جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہے نظم میں کلام کرنے والے کو ایسا ہی خطیب کہتے ہیں نثر میں کلام فصیح کرنے والے کو۔ ❷ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے یعنی اس لیے کہ وہ ان کے رئیس تھے۔ ❸ ثابت کا کیا حال ہے یعنی ثابت کو کیا ہوا کہ وہ نہیں آتا، کیا بیمار ہے، ظاہراً صدق حال ثابت کے تاثیر کی اور باعث نبی ﷺ کے خبر پوچھنے کا ہوا کہ ان کا حال پوچھا تو سعد رضی اللہ عنہ متحیر ہوئے جواب میں ان کو کچھ نہ سوجھا۔ ❹ میں اہل دوزخ سے ہوں کہ میرے اعمال تباہ ہوئے جیسے کہ حکم کرتی ہے آیت کریمہ تو سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ یہ سمجھ کر بیٹھ رہے اور یہ نہ سمجھے کہ مراد اس سے بلند کرنا آواز کا ہے باختیار وقصد کہ مقتضے ہے بے ادبی کا۔
❺ بلکہ وہ اہل بہشت سے ہے اس حدیث سے سیدنا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا معلوم ہوا۔

٦٢١٢- (١٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ قَالُوا مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ﴿وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ﴾ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ ((لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ۔)) (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٤٨٩٧ ومسلم حديث رقم (٢٣١۔ ٢٥٤٦) والترمذي حديث رقم ٣٢٦١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ سورۂ جمعہ اتری اور جب یہ آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ نازل ہوئی' تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا' یہ کون لوگ ہیں جو ابھی نہیں ہیں' راوی کہتے ہیں کہ ہم میں سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے' تو نبی ﷺ نے سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ پر اپنا ہاتھ رکھا پھر فرمایا' اگر ایمان ثریا ❶ کے قریب ہوتا تو البتہ اس کو کوئی ایک لوگ ان میں سے لیتے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ ثریا اور پروین ان چند ستاروں کا نام ہے جو نہایت متصل ہیں، جیسے گلدستہ، سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہاں نظر کام نہیں کرتی تو بھی فارسیوں کو نصیب ہوتا، اس حدیث میں فارسیوں کی باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت میں

ملک فارس میں بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ وغیرہم

٦٢١٣- (١٨) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا)) يَعْنِيْ اَبَاهُرَيْرَةَ ((وَاُمَّهٗ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١٥٨-٢٤٩١ واحمد في المسند ٢/ ٣٢٠)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا الٰہی اپنے اس چھوٹے سے بندے سے محبت ❶ فرما' یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اس کی والدہ کو اپنے ایمان دار بندوں کی طرف محبوب بنا دے اور مومنین سے ان دونوں کو محبت کرنے والا بنا دے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یا الٰہی! محبوب بنا دے الخ یہ مسلم کی حدیث طویل کا ایک ٹکڑا ہے جس میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کے مسلمان ہونے کا ذکر ہے اور اس حدیث کے آخر میں ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے میرے بارہ میں سنایا مجھے دیکھا ہو اور اس نے مجھ سے محبت نہ رکھی ہو۔

٦٢١٤- (١٩) وَعَنْ عَائِذِبْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَاسُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَااَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّاللّٰهِ مَأْخَذَهَافَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ ((يَااَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ)) فَاَتَاهُمْ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَايَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَااَخِيْ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١٧٠-٣٥٠٤ واحمد في المسند ٥/ ٦٤)

سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو سفیان' ❶ سیدنا سلمان' سیدنا صہیب اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آیا' تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں نے اللہ تعالیٰ کے دشمن کی گردن کو پکڑنے کی جگہ سے نہیں لیا تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم قریش کے اس شیخ اور ان کے سردار کے بارہ میں یہ کہتے ہو' پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو اس بات کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر رضی اللہ عنہ شاید کہ تم نے ان لوگوں کو غصہ دلایا ہے (دیکھ) اگر تو نے ان کو غصہ دلایا ہے تو تحقیق تو نے اپنے پروردگار کو ناراض کر لیا' پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا اے میرے بھائیو کیا تم مجھ سے ناراض ہو' تو ان لوگوں نے کہا نہیں اے ہمارے بھائی' اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ابو سفیان کافر تھے اور صلح کر کے مسلمانوں میں آئے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا نیک لوگوں کی عزت رکھنا ضروری ہے اور ان کو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہے کہ ان کی ناخوشی سے اللہ تعالیٰ ناخوش ہو جاتا ہے۔

٦٢١٥- (٢٠) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ)) (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٣٧٨٤ ومسلم حديث رقم ١٢٨-٧٤ والترمذي

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایمان کی ❶ نشانی انصار کی محبت ہے اور نفاق کی نشانی انصار کی دشمنی ہے۔'' (متفق علیہ)

حدیث رقم ۳۹۰۰ والنسائی حدیث رقم ۵۰۱۹

واحمد فی المسند ۳/ ۷۰)

فوائد الحدیث: ❶ ایمان کی نشانی یعنی کمال ایمان کی نشانی۔

۶۲۱۶ - (۲۱) وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِلْاَنْصَارِ ((لَايُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۳۷۸۳ ومسلم حدیث رقم (۱۲۹ـ ۷۵) وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۳ واحمد فی المسند ۴/ ۹۶)

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' آپ فرماتے تھے کہ انصار کو نہیں دوست رکھتا مگر مومن ❶ اور نہیں بغض رکھتا ان سے مگر منافق ❷ پس جو شخص انصار کو دوست رکھے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ دوست رکھے گا اور جو شخص ان کو دشمن رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دشمن رکھے گا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ مگر مومن یعنی کامل۔ ❷ مگر منافق یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہے مشابہ منافق کے۔

۶۲۱۷ - (۲۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا حِيْنَ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَآءَ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ' اَلْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ' فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ فَحُدِّثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ وَلَمْ يَدَعْ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَآءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((مَاحَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ)) فَقَالَ فُقَهَآءُ هُمْ اَمَّا ذَوُوْا رَاْيِنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَاَمَّا اُنَاسًا مِنَّا حَدِيْثَةً اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَدَعُ الْاَنْصَارَ وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)) قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۳۱۴۷ ومسلم

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے بعض لوگوں نے کہا جس وقت کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ❶ ہوازن کے اموال سے دیا جو ❷ دیا' تو آپ نے قریش کے کئی لوگوں کو سو سو اونٹ دیئے' ان لوگوں نے کہا کہ رسول پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے' آپ نے قریش کو مال غنیمت دیا اور ہمیں چھوڑ دیا اور حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک ان کے خون ❸ کے قطرے گر رہے ہیں' رسول پاک ﷺ کے پاس ان کی یہ باتیں بیان کی گئیں تو آپ نے انصار کی طرف پیغام بھیجا' ان کو چمڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا اور ان کے علاوہ کسی اور کو نہ بلایا' جب وہ جمع ہو گئے تو رسول پاک ﷺ ان کے پاس آئے اور فرمایا تمہاری یہ کیسی بات مجھے پہنچی ہے' تو ان کے سمجھدار لوگوں نے کہا' اے اللہ کے رسول ﷺ ہم میں سے صاحب الرائے لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہیں کہا البتہ چند نوعمر نوجوانوں نے ایسا کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول پاک ﷺ کو معاف فرمائے کہ قریش کو انہوں نے نواز دیا اور ہمیں چھوڑ دیا جب کہ ہماری تلواروں سے اب تک ان کے خون کے قطرے گر رہے ہیں' تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا

حدیث رقم (۱۳۲ـ ۱۰۵۹) واحمد فی المسند ۳/ ۱۶۶)

میں کئی ایسے لوگوں کو ❹ دیتا ہوں کہ جو کفر سے ابھی نئے عہد والے ہیں میں ان کی تالیف قلب کرتا ہوں کیا تم لوگوں کو یہ پسند نہیں کہ وہ لوگ تو اموال لے جائیں اور تم اپنے گھروں کو رسول پاک ﷺ (کی محبت) لے کر لوٹو' انصار نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم اس بات پر راضی ہیں۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اموال ہوازن سے کہ ایک قبیلہ مشہورہ کا نام ہے۔ ❷ اس عبارت میں اشارہ ہے کثرت اس اموال پر اس لیے کہ غنیمت جو حاصل ہوئی وہ بہت تھی چنانچہ مروی ہے کہ چھ ہزار آدمی تھے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی کے اور کچھ اوپر چالیس ہزار بکریاں تھیں۔ ❸ یعنی ہماری تلواروں کے زور سے وہ مسلمان ہوئے ہیں۔ ❹ یعنی قریش نو مسلم ہیں ان کو تازہ مصیبت پڑی ہے بھائی بند ان کے لڑائیوں میں مارے گئے اسلام کی خوبی ان کے دلوں میں ابھی نہیں جمی لگاؤ کے واسطے دنیا کا مال دینا مناسب تھا اور تم ایمان دار لوگ ہو تم کو دنیا لینا مناسب نہیں، قریش نے دنیا پائی تم نے مجھے پایا ہے قسمت اس کی جس کو حصہ میں نبی ﷺ آئیں، ان احادیث سے انصار کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

۶۲۱۸- (۲۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا' الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَّ النَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ))۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۴۳۳۰ ومسلم حدیث رقم (۱۳۵ـ ۱۰۶۱) والترمذی حدیث رقم ۳۸۹۹ وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۴ والدارمی حدیث رقم ۲۵۱۴ واحمد فی المسند ۳/ ۵۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر نہ ہوتی ہجرت ❶ تو البتہ ہوتا میں ایک شخص انصار میں سے اور اگر دوسرے لوگ ❷ ایک وادی میں چلیں اور انصار ایک دوسری وادی یا پہاڑی درہ میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا درہ میں چلوں (کیونکہ) انصار ستر ❸ کی طرح ہیں اور دوسرے لوگ اوپر کے کپڑے کی طرح ہیں' تم عنقریب میرے بعد ترجیح ❹ دیکھو گے تو اے انصار تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم حوض کوثر پر مجھ سے ملو۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم مجھے ایسے پسند ہیں کہ اگر ہجرت کی صفت مجھ میں موجود نہ ہوتی تو اپنی ذات کو انصاریوں میں شمار کرتا۔ ❷ اس میں کمال عنایت کا انصار کے حال پر بیان ہے امت پر دین میں نبی ﷺ کی اطاعت واجب ہے اور نبی ﷺ پر امت کی اطاعت واجب نہیں تو اس حدیث میں اگر ظاہری راہ مراد ہے تو مطلب صاف ہے کہ دین کی بات نہیں اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہے تو مطلب یہ ہے کہ دنیاوی کاموں میں اور ہر لحاظ میں نبی ﷺ کو انصاری کی خاطر داری منظور ہے یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہے۔ ❸ یعنی بہت قریب ہیں طرف میرے لوگوں سے باعتبار مرتبہ کے۔
❹ یعنی لوگ آپ کو ترجیح دیں گے تم پر یہ حدیث بھی معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا اس حدیث سے بڑی فضیلت انصار کی پائی گئی۔

۶۲۱۹- (۲۴) وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن

يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ ((مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ)) فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَ اِلَيْكُمْ، اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ)) قَالُوْا وَاللّٰهِ مَاقُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ ((فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيُعْذِرَانِكُمْ)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٨٦-١٧٨٠)

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ابوسفیان کے گھر داخل ہوا ❶ تو وہ امن میں ہے اور جو کوئی ہتھیار ڈال دے تو وہ بھی امان میں ہے' انصار نے کہا کہ جس آدمی کے دل میں اپنی قوم کے لئے نرمی اور اپنی بستی میں رغبت پیدا ہوگئی ہے اور رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی آپ نے فرمایا اے انصار تم نے کہا کہ جس آدمی کے دل میں قوم کے لئے نرمی اور اپنی بستی میں رغبت پیدا ہوگئی' ہرگز نہیں' میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں' میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے۔ انصار نے کہا اے اللہ کے رسول' اللہ کی قسم ہم نے ❷ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ بخل کرتے ہوئے ایسا کہا ہے آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہیں سچا سمجھتے اور معذور جانتے ہیں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جب نبی ﷺ دس ہزار کا لشکر لے کر مکہ فتح کرنے کے لیے گئے تو فتح ہونے سے ایک روز پہلے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے ابوسفیان راہ میں مسلمان ہو گئے، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول! ابوسفیان اپنی ناموری کو بہت چاہتا ہے کچھ کیجئے کہ مکہ میں اس کا نام ہو جائے تو اس وقت آپ نے مکہ میں یہ فرمایا: جو ابوسفیان کے گھر میں ہے، وہ پناہ میں آیا۔ ❷ یعنی ہماری یہ بات طعن کی وجہ سے نہ تھی فقط ہم کو یہی خوف ہوا کہ کہیں نبی ﷺ ہماری بستی چھوڑ کر مکہ میں نہ رہ جائیں، سو اب ہماری خاطر جمع ہوئی۔

٦٢٢٠- (٢٥) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى صِبْيَانًا وَّنِسَاءً مُّقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِّنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ، اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِّنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ)) يَعْنِي الْاَنْصَارَ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٣٧٨٥ ومسلم حديث رقم ١٧٤-٢٥٠٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انصار کے بچوں اور عورتوں کو ایک شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ ان کے لئے کھڑے ہوگئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ تم لوگوں میں سے مجھے بہت پسند ہو' اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ لوگوں میں سے تم مجھے بہت پسند ہو' یعنی آپ نے یہ بات انصار ❶ سے کہی۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ مراد رکھتے نبی ﷺ جماعت انصار کو یعنی ساتھ قول اپنے انتم کے اور معنی اللھم کے یا تو قسم کے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ اے اللہ! تو جانتا ہے میرے صدق کو اس چیز میں کہ کہتا ہوں میں کہ جب دیکھا نبی ﷺ نے اس جماعت کو اور خوش ہوئے ان کے دیکھنے سے اور جوش محبت آیا خبر دی نبی ﷺ نے اس کی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو اس پر بہ سبب کمال عنایت اور مکرمت کے۔

٦٢٢١ - (٢٦) وَعَنْهُ قَالَ مَرَّ اَبُوْبَكْرٍ وَّالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ يَبْكُوْنَ فَقَالَا مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِذَالِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ عَصَّبَ عَلٰى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذَالِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ))۔ (رواه البخاري) (البخاری حدیث رقم ٣٧٩٩ ومسلم حدیث رقم ١٧٦ - ٢٥١٠ والترمذی حدیث رقم ٣٩٠٤ واحمد فی المسند ٣/ ١٨٨)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ انصار کی مجالس میں سے ایک مجلس پر گزرے جو کہ رو رہے تھے' تو ان دونوں نے کہا تم کس وجہ سے رو رہے ہو' انہوں نے کہا ہمیں نبی ﷺ کی مجلس یاد آ گئی تو ان دونوں میں سے ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو اس بات کے متعلق بتایا' تو نبی ﷺ نکلے اور آپ نے سر مبارک پر چادر کا کنارہ باندھ رکھا تھا' آپ منبر پر چڑھے اور اس دن کے بعد آپ منبر پر نہیں چڑھے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا میں تمہیں انصار کے بارہ میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ میرے راز ❶ دان اور میری گٹھڑی کی طرح ہیں' اور تحقیق ان کے ذمہ جو ❷ تھا وہ انہوں نے ادا کر دیا ہے جو باقی رہا وہ ان کا ہے' تو تم ان کے نیک لوگوں سے قبول کرو اور ان کے بدکاروں سے درگزر کرو۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس لیے کہ وہ میرے راز دان اور بھیدی ہیں اور ''کرش'' ساتھ فتح کاف اور کسر راء کے اور وزن ''کتف'' کے اور ایک نسخہ میں ساتھ جزم راء کے شکنبہ گائے بیل وغیرہ کا مانند معدہ کے آدمی کے لیے یعنی اوجھ اور عیبہ ساتھ فتح عین مہملہ اور جزم یاء کے اور فتح باء کے جامہ دان کہ اس کو بیگ کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ انصار دوست درونی اور محل سر اور امانت اور اعتماد میرے کے ہیں تمام امور میں اور ان چیزوں کے ساتھ مشابہت اس لیے دی کہ گائے بیل وغیرہ جمع کرتے ہیں چارہ پانی اپنا اوجھ میں اور لوگ رکھتے ہیں کپڑے اپنے جامہ دانی میں اور عرب کنایہ کرتے ہیں قلب اور سینہ سے ساتھ جلبہ کے اور کرش بمعنی عیال مرد اور اولاد چھوٹی اور جماعت کے بھی آیا ہے اور حمل کرنا اس معنی پر بھی درست ہے یعنی انصار جماعت میری اور اصحاب میرے ہیں اور بمنزلہ اولاد اور چھوٹی اولاد میری کے ہیں جو محل شفقت اور مہربانی اور غم خواری کے اکثر ہوتے ہیں۔ ❷ اس حق کو کہ ان پر تھا یعنی مدد کرنا اور خیر خواہی اور صرف مال، حاصل یہ کہ انہوں نے اس عہد کو پورا کیا کہ کیا تھا لیلۃ العقبہ میں ساتھ اترنے اس آیت کے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى الآیۃ یہ بیعت کی انہوں نے کہ ہم مدد کریں گے نبی ﷺ کی اور اللہ عزوجل کی طرف سے وعدہ جنت کے ملنے کا ہوا تھا، وہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ انصار نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

٦٢٢٢ - (٢٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَّلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَّيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی اس بیماری میں نکلے کہ جس میں وفات پائی یہاں تک کہ منبر پر بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کہی اس پر' پھر کہا اے پر بعد حمد و ثنا کے جانو کہ لوگ بہت ہوں گے اور انصار کم ہوں گے یہاں تک کہ لوگوں میں منزلہ نمک کے طعام میں ❶ ہوں گے پس جو شخص تم میں سے کسی چیز کا حاکم ہو کہ ضرر پہنچائے اس میں

مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ))۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣٦٢٨ ومسلم حدیث رقم ١٧٦-٢٥١٠ واحمد فی المسند ١/٢٨٩)

کسی قوم کو اور نفع پہنچائے اس میں دوسری قوم کو تو اسے چاہیے کہ قبول کرے وہ حاکم ان کے نیک کار سے اور چاہیے کہ در گذر کرے ان کے بدکار سے۔ ❷ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ طعام میں یعنی مسلمان بہت ہوں گے اور روز بروز بڑھتے جائیں گے اور ہر طرف سے ہجرت کر کے آئیں گے، اپنے اپنے وطن چھوڑ کر اور کم ہو جائیں گے انصار اس لیے کہ وہ اپنا بدل نہیں رکھتے کیونکہ انصار عبارت ہے اس جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہ جگہ دی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مدد کی آپ کی اور مسلمانوں کی اور یہ ایک چیز ہے ہو چکنے والی جو مرا پھر وہ کہاں اور یہ بات مہاجرین میں کہ مکہ سے آپ کے ہمراہ آئے قائم ہے پس ظاہر یہ ہے کہ یہ پیش گوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ساتھ کثرت مہاجرین کے اور ان کی اولاد کے اور ان کی فراخی کے شہروں میں اور ٹھہرنے اور ملک گیری کرنے ان کے بخلاف انصار کے کہ کم ہوگا وجد ان کا اور نہیں باقی رہیں گے وہ اور بلاشبہ واقع ہوا جو کچھ خبر دی تھی اس کی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ❷ درگذر کرے ان کے خطا کاروں سے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر انصار سے کچھ برائی ہوگئی ہو تو ان پر طعن درست نہیں ہے اور سوائے حدود کے ان کی خطاؤں کو نہ پکڑنا چاہیے۔

٦٢٢٣- (٢٨) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ)) (رواه مسلم) (البخاری حدیث رقم ٤٩٠٦ ومسلم حدیث رقم (١٧٢-٢٥٠٦) والترمذی حدیث رقم ٣٩٠٩ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٥)

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا الٰہی انصار کو بخش اور انصار کے بیٹوں اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کو۔ (مسلم)

٦٢٢٤- (٢٩) وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٧٨٩ ومسلم حدیث رقم (١٧٩-٢٥١١) والترمذی حدیث رقم ٣٩١١)

سیدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انصار کے بہترین ❶ گھر بنو نجار ہیں' پھر بنو عبدالاشہل' پھر بنو الحارث بن خزرج' پھر بنو ساعدہ انصار کے تمام قبائل میں بھلائی ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مدینہ میں انصار اصحاب رضی اللہ عنہم کے بہت محلے اور احاطے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تمام نے مدد کی اس لیے مجملاً تعریف کی مگر جن لوگوں سے زیادہ تر جاں نثاری ہوئی ان کے علیحدہ علیحدہ نام لے کر خوبی بیان کی۔

٦٢٢٥- (٣٠) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ۔ فَقَالَ ((اِنْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ❶ زبیر اور مقداد رضوان اللہ علیہم کو بھیجا۔ اور ایک روایت میں مقداد کے بجائے ابو مرثد کا نام ہے تو آپ نے فرمایا تم روانہ

خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا))
فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلَى الرَّوْضَةِ
فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ
مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ
الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ
فَاِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِّنَ
الْمُشْرِكِينَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُولِ
اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا حَاطِبُ
مَا هٰذَا)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ اِنِّي كُنْتُ
امْرَأً مُّلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَكَانَ
مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُونَ بِهَا
اَمْوَالَهُمْ وَاَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ
النَّسَبِ فِيهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي
وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًى
بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهُ قَدْ
صَدَقَكُمْ)) فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَضْرِبْ
عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّهُ قَدْ
شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ
فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ.))
وَفِي رِوَايَةٍ ((قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ)) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى
﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ
اَوْلِيَآءَ﴾ **(متفق عليه)** (البخاری حدیث رقم ۳۰۰۷
ومسلم حدیث رقم (۱۶۱ـ ۲۴۹۴) وابوداؤد حدیث
رقم ۲۶۵۰ والترمذی حدیث رقم ۳۳۰۵ والدارمی
حدیث رقم ۲۷۶۱ واحمد فی المسند ۱/ ۸۰)

ہو جاؤ جب تم روضہ خاخ پہنچ جاؤ تو وہاں اونٹ کجاوہ میں بیٹھی ہوئی ایک عورت ملے گی' اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے آؤ' سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے یہاں تک کہ ہم روضہ پہنچ گئے تو وہاں وہ عورت ملی' ہم نے کہا وہ خط نکال' اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں' تو ہم نے کہا یا تو تو خط نکالے گی یا پھر تو اپنے کپڑے اتارے گی (دو میں سے تجھے ایک کام لازمی کرنا پڑے گا) تو اس نے اپنی چٹیاں سے وہ خط نکالا' ہم وہ خط لے کر نبی ﷺ کے پاس آ گئے' تو اس خط میں لکھا ہوا تھا کہ یہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اہل مکہ کے مشرکین کے لئے ہے اس میں رسول اللہ ﷺ کے بعض کاموں کے متعلق مخبری تھی' ❷ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے حاطب یہ کیا ہے' انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول مجھ پر جلدی نہ کیجئے' ❸ میں ایک شخص قریش کے ساتھ چمٹایا گیا ہوں میں قریشی نہیں ہوں' اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی اہل مکہ کے ساتھ رشتہ داری ہے وہ اس وجہ سے اہل مکہ ان کے اموال اور ان کے اہل وعیال کی وہاں حفاظت کرتے ہیں۔ تو میں نے چاہا کہ جب مجھ سے قریش کی نسبت نہیں ہے تو میں ان کے ساتھ کوئی احسان کردوں ❹ تاکہ وہ اس احسان کی وجہ سے میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں' اور میں نے کفر نہیں کیا' نہ ہی میں دین اسلام سے مرتد ہوا ہوں' اور نہ میں اسلام کے بعد کفر کو پسند کرتا ہوں' تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ بے شک حاطب رضی اللہ عنہ نے تم سے سچ کہا ہے' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھ پر چھوڑ دیجئے تاکہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں' ❺ تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ بے شک یہ بدر میں حاضر تھا' اور اے عمر رضی اللہ عنہ شائد تجھے اس بات کا علم نہیں کہ اللہ تعالی نے اہل بدر پر جھانکا تھا اور فرمایا تھا کہ

(آج کے بعد) تمہارا جو من چاہے عمل کرو، تحقیق تمہارے لئے جنت واجب ہوگئی' اور ایک روایت میں ہے کہ تحقیق میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی' فرمایا ''اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔'' ❻ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ارادہ کیا کہ مکہ میں اچانک جا پہنچیں اور کافروں کو غافل پا کر ماریں تو سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ نے یہ حال مکہ والوں کو خط میں لکھ بھیجا آپ کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا تب ان کو بھیجا۔ ❷ ایک روایت میں ہے کہ سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ نے اس خط میں جناب رسول اللہ ﷺ کی تیاری اور فوج کی آمادگی اور مکہ کی روانگی سے کافروں کو مطلع کر دیا۔ ❸ یعنی مجھے فوراً سزا نہ دیجئے میرا حال سن لیجئے۔ ❹ یعنی ان کا حلیف ہوں۔ ❺ اور یہ کہا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے باوجود تصدیق کرنے رسول اللہ ﷺ کے اس حال میں کہ خطاب کیا ان کے تصدیق عذر میں، اس لیے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دین میں بہت قوی تھے اور اس وقت میں بعض لوگ تھے ہی ایسے کہ منسوب تھے طرف نفاق کے، پس انہوں نے گمان کیا کہ جس نے مخالفت کی امر نبی ﷺ کی وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہیں کیا انہوں نے اس پر، پس اسی لیے اجازت چاہی ان کے قتل کرنے کی اور اطلاق کیا ان پر منافق ہونے کا اس لیے کہ شاید انہوں نے دل میں اور کچھ رکھا ہو خلاف ظاہر کے اور عذر مذکور کیا ہو کچھ تاویل کر کے انتہی۔ ❻ نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے آپ کا اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس کو پکڑنا اور اس کا پردہ کھولنا درست ہے اور جاسوس کافر نہیں ہوتا، مگر ایسی جاسوسی کہ مسلمانوں کے خلاف میں ہو سخت کبیرہ گناہ ہے اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اس کا قتل بھی جائز ہے اگرچہ توبہ کرے' اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس کو سزا دیں قتل نہ کریں اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونے کا یہ مطلب ہے کہ آخرت میں ان کا مؤاخذہ نہ ہوگا مگر دنیا سے ان سے مؤاخذہ ہوا اور سیدنا مسطح رضی اللہ عنہ کو حد پڑی وہ بدری تھا۔ انتہی ملخصاً۔

٦٢٢٦ - (٣١) وَعَنْ رَفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ ((مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ)) اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذَالِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣٩٩٢ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٠)

سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا تم اہل بدر کو اپنے اندر کس مرتبہ ❶ میں رکھتے ہو' آپ نے فرمایا مسلمانوں سے افضل' یا آپ نے اس جیسا کوئی اور کلمہ کہا' جبریل علیہ السلام نے کہا کہ بدر میں حاضر ہونے والے ملائکہ ❷ کے لئے بھی ایسا ہی حکم ہے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث اور حدیث گذشتہ اور حدیث آئندہ سب سے معلوم ہوا کہ بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جو تین سو تیرہ یا تین سو پندرہ تھے بڑے درجات والے ہیں' اگر ان سے کوئی گناہ بھی ہوا تو بالکل معاف ہے، نبی ﷺ کے چاروں خلفاء بھی بدری ہیں تو جس نے ان پر طعن کیا اس نے اپنے ایمان میں خلل ڈالا۔ ❷ بدر کی لڑائی میں فرشتے آئے تھے اور نبی ﷺ کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑے تھے، سو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ جیسا تم بدر والوں کو سب سے افضل جانتے ہو ویسے ہی ہم سب فرشتوں میں سے ان فرشتوں کو افضل جانتے ہیں جو بدر میں حاضر ہوئے تھے۔

٦٢٢٧ - (٣٢) وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

اللّٰہِ ﷺ ((اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا یَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اَحَدٌ شَھِدَ بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَّۃَ)) قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ﴿اِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا﴾ قَالَ ((فَلَمْ تَسْمَعِیْہِ)) یَقُوْلُ ﴿ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا﴾ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ((لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ اَحَدٌ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَھَا))۔ **(رواہ مسلم)** (مسلم حدیث رقم (۱۶۳۔ ۲۴۹۶) وابوداؤد حدیث رقم ۴۶۵۳ والترمذی حدیث رقم ۳۸۶۰ وابن ماجہ حدیث رقم ۴۲۸۱)

نے فرمایا: ''بلاشبہ میں امید رکھتا ہوں کہ جو شخص بدر میں اور حدیبیہ ❶ میں شریک ہوا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا' ام المومنین نے کہا اے اللہ کے رسول کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ ''تم میں سے کوئی نہیں مگر وہ اس میں وارد ہوں گا'' آپ نے فرمایا تو تو نے یہ نہیں سنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' پھر ہم تقویٰ رکھنے والوں کو نجات دیں گے'' اور ایک روایت میں ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی شخص بھی دوزخ میں نہیں جائے گا جنہوں نے اس کے نیچے بیعت کی تھی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بدر میں اور حدیبیہ میں الخ یہ ان دو مقامات کے نام ہیں جہاں کافروں سے جہاد ہوئے اور اس مقام پر کلمہ ان شاء اللہ ادباً اور تبرکاً نبی ﷺ نے فرمایا۔

۶۲۲۸- (۳۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّۃِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَۃٍ قَالَ لَنَا النَّبِیُّ ﷺ ((اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْاَرْضِ)) **(متفق علیہ)** (البخاری حدیث رقم ۴۱۵۴ ومسلم حدیث رقم ۷۱-۱۸۵۶)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار اور چار سو تھے تو نبی ﷺ نے ہمارے لیے فرمایا کہ تم آج کے دن بہترین اہل زمین کے ہو۔ (متفق علیہ)

۶۲۲۹- (۳۴) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ یَّصْعَدُ الثَّنِیَّۃَ ثَنِیَّۃَ الْمُرَارِ فَاِنَّہٗ یُحَطُّ عَنْہُ مَاحُطَّ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ)) وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَھَا خَیْلُنَا خَیْلُ بَنِی الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((کُلُّکُمْ مَغْفُوْرٌ لَّہٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ)) فَاَتَیْنَاہُ فَقُلْنَا تَعَالَ یَسْتَغْفِرْلَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّسْتَغْفِرَلِیْ صَاحِبُکُمْ۔ **(رواہ مسلم)** وَ ذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ ((اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْکَ)) فی **باب بعد فضائل القران۔** (مسلم حدیث رقم ۱۲-۲۸۸۰ والترمذی حدیث رقم ۳۸۶۳)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی ثنیۃ المرار پہاڑی پر چڑھے ❶ تو اس سے اس کے گناہ جھاڑ دیئے جائیں گے جس طرح کہ بنی اسرائیل کے جھاڑے گئے تھے اور اس ثنیہ پر سب سے پہلے ہمارے یعنی بنی خزرج کے گھوڑے چڑھے' پھر لوگ متواتر چڑھے تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا تم تمام کو معاف کر دیا گیا ہے مگر ❷ سرخ اونٹ والے کو نہیں' تو ہم اس کے پاس آئے اور ہم نے کہا آ چل تیرے لئے رسول پاک ﷺ سے بخشش کا کہیں اس نے کہا کہ مجھے گمشدہ اونٹ مل جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ تمہارا ساتھی میرے لئے بخشش مانگے۔ (مسلم) اور ذکر کی گئی سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ نبی ﷺ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے لیے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم کیا ہے کہ میں

تجھ پر سورہ لم یکن پڑھوں اس باب میں کہ بعد فضائل القرآن کے مذکور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نبی ﷺ ایک مرتبہ مدینہ سے مکہ کو چلے راستہ میں ایک ٹیلا آ گیا جس کا نام ثنیۃ المرار تھا وہاں کافر مسلمانوں کے مارنے کے لیے چھپے بیٹھے تھے، تب نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافروں کو دھمکانے کے لیے چڑھ جائے گا تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے، بنی اسرائیل یعقوب علیہ السلام کی اولاد جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے ان کو حکم ہوا تھا کہ کافروں کے شہر کے دروازے میں داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہوں گے اسی قصہ کو نبی ﷺ نے یہاں یاد فرمایا۔

❷ یہ گنوار ٹیلے پر نہ چڑھا اپنا اونٹ تلاش کرتا رہا، معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو بگاڑ دیتی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۶۲۳۰- (۳۵) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ)) وَفِيْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ بْنِ اُمِّ عَبْدٍ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۳۷۹۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۹۷ واحمد فی المسند ۵/ ۳۹۹)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرے بعد تم ان دو آدمیوں کی پیروی کرنا جو میرے بعد میرے صحابہ میں سے خلفاء بنائے جائیں گے وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ❶ کی سیرت اختیار کرو اور ام عبد کے عہد ❷ کو مضبوط پکڑو۔ اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ جو حدیث تم کو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کریں تو اس کی تصدیق کرو بدلے وتمسکوا بعھد ابن ام عبد کے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ سند ضعیف ہے لیکن اس کی دوسری سند اور شواہد بھی ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ اور سیرت اختیار کرو الخ اس جملہ میں اشارہ ہے طرف حق ہونے خلافت امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی۔

❷ ساتھ عہد ابن ام عبد کے الخ ابن ام عبد کنیت ہے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اور مراد ان کے عہد سے امر خلافت ہے پس پہلے انہوں نے ہی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی گواہی دی اور قائم کی اس پر دلیل یہ کہ ہم اس کو پیچھے نہیں ڈالتے ہیں جس کو رسول اللہ ﷺ نے مقدم کیا ہمارے دین کے کام یعنی نماز میں کیا ہم ان کو اپنی دنیا کے لیے پسند نہ کریں۔

۶۲۳۱- (۳۶) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا مِّنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمْ اِبْنَ اُمِّ عَبْدٍ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ) (الترمذی الحدیث رقم ۳۸۰۹ وابن ماجه ۴۹ حدیث رقم ۱۳۷ واحمد فی المسند ۱/ ۱۰۷)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں ❶ کسی کو بغیر مشورہ کے امیر بناتا تو البتہ میں ان پر ام عبد کے بیٹے کو امیر مقرر کرتا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس میں ایک کمزور راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگر میں کسی کو الخ تورپشتی نے کہا ضرور ہے تاویل اس حدیث کی اور مراد اس سے کسی خاص لشکر کی امارت ہے یا

حیوۃ میں کسی امر کا خلیفہ کرنا اور جائز نہیں محمل اس حدیث کا خلافت راشدہ پر جو نبی ﷺ کے بعد ہوئی اس لیے کہ وہ قریش کے ساتھ مخصوص ہے جیسا حدیث میں وارد ہوا ہے اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قریش سے نہیں ہیں۔

۶۲۳۲- (۳۷) وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَلِيْ اَبَاهُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّي سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَمَّارُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ ﷺ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْاِنْجِيْلَ وَالْقُرْاٰنَ۔ (رواہ الترمذی)

(الترمذی الحدیث رقم ۳۸۱۱)

سیدنا خیثمہ بن ابو سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ میں آیا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ میرے لیے ❶ ہمنشین نیک بخت میسر کرے تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو میرے لیے میسر کیا' میں ان کے پاس بیٹھا اور کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تھی کہ میسر کرے میرے لیے ہمنشین نیک ❷ تو تو میرے لیے موافقت کیا گیا تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو کہاں سے ہے' میں نے کہا میں کوفہ سے آیا ہوں میں بھلائی کا طلبگار اور متلاشی ہوں تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم میں سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ ❸ مستجاب الدعوۃ نہیں ہے اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کا پانی اور نعلین رکھنے والے اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ جو کہ راز دان ❹ رسول اللہ ﷺ ہیں اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے شیطان سے پناہ دی ❺ اوپر زبان نبی ﷺ اپنے کے اور سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ جو دو کتابوں یعنی انجیل اور قرآن کے صاحب ہیں۔ ❻ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ میسر کرے میرے لیے ہم نشین نیک بخت یعنی ایسا ہم نشین ملے کہ صلاحیت رکھے کہ بیٹھے اس کے ساتھ اور استفادہ ہو اس کی ہم نشینی سے۔ ❷ پس الخ یعنی اتفاق ہوا میرے لیے تیری ہم نشینی کا۔ ❸ سیدنا سعد بن مالک یہ وہی سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں جن کا ذکر ہو چکا اور مالک ابو وقاص کا نام ہے۔ ❹ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ راز دان رسول اللہ ﷺ، منافقوں کے حالات جانتے تھے۔ ❺ پناہ دی الخ یعنی نبی ﷺ کی زبان مبارک پر جاری ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ عمار کو شیطان سے اور اس کی اتباع سے محفوظ رکھے۔

❻ یعنی انجیل اور قرآن کے اس لیے کہ انہوں نے انجیل پڑھی اور اس پر ایمان لائے پہلے اترنے قرآن کے اور عمل کیا اس پر، قرآن پر ایمان لائے نبی ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر اور عمران کی اڑھائی سو برس تھی اور ان کا لقب سلمان الخیر تھا۔

۶۲۳۳- (۳۸) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا شخص سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ❶ ہے اچھا شخص سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہے اچھا شخص سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ❷ ہے اچھا شخص سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ہے اچھا شخص ثابت رضی اللہ عنہ بن

بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی الحدیث رقم ۳۷۹۵)

قیس بن شماس رضی اللہ عنہ ہے اچھا شخص سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہے اچھا شخص سیدنا معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ ہے۔'' (روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اچھا شخص ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ الخ غالباً یہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار رضوان اللہ علیہم ایک مجلس میں جمع ہوں گے تو ہر ایک کو ساتھ مدح اور ثنا کے مشرف کیا یا کوئی اور تقریب ہوئی ہو ان کے ذکر کی۔ ❷ اچھا شخص ہے ابوعبیدہ بن جراح یہ وہی ابوعبیدہ ہیں جن کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ اس امت کا امانت دار ہے اور یہ حدیث عشرہ مبشرہ کے فضائل میں گذری اور سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تک جو صاحب مذکور ہوئے ان کا ذکر اوپر ہو چکا اور اسید بن حضیر انصاری ہیں قبیلہ اوس میں سے اور ان صحابہ میں سے تھے جو عقبہ میں اور بدر میں اور ان کے بعد کے سب جہادوں میں حاضر ہوئے تھے ان سے ایک جماعت صحابہ نے روایت کی اور مدینہ میں ۲۰ ہجری میں فوت ہوئے اور بقیع میں دفن کئے گئے اور ثابت بن قیس اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی ہو چکا اور رہے معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ یہ انصاری ہیں قبیلہ خزرج میں سے حاضر ہوئے عقبہ اور بدر میں اور یہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

٦٢٣٤- (٣٩) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلٰى ثَلٰثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۷۹۷)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت تین آدمیوں کی مشتاق ❶ (انتظار میں) ہے علی، عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم کے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جنت مشتاق ہے یعنی بہت مشتاق ہے طیبی رحمہ اللہ نے کہا یعنی جنت کا مشتاق ہونا تینوں کے لیے ایسا ہے کہ جیسا عرش عظیم کا ہلنا سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر تھا۔

٦٢٣٥- (٤٠) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ ((ائْذَنُوْا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ))۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۷۹۸ وابن ماجه الحدیث رقم ١٤٦)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کے لیے اجازت مانگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''اجازت دو اس کو پاک ہے پاک کیا گیا ہے''۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٦٢٣٦- (٤١) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا))۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۷۹۹ وابن ماجه الحدیث رقم ١٤٨ واحمد فی

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں اختیار دیا گیا سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو دو کاموں کے درمیان مگر اس نے بہتر ان دونوں میں سے اختیار کیا۔'' ❶ (ترمذی)

المسند ۱/ ۳۸۹)

حکم الحدیث: اس کی سند میں تدلیس ہے لیکن اس کا ایک شاہد ہے جو اسے مضبوط کرتا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اختیار کیا الخ ہمیشہ سلف صالح کا یہی دستور تھا کہ وہ اپنے لیے امر محتاط کو اختیار کرتے تھے اور دوسروں کو ایسی چیز بتاتے تھے کہ ان پر زیادہ سہل اور آسان ہو اس لیے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بھیجے گئے ہو تم سہولت اور آسانی کرنے کے لیے نہ تنگی کرنے کے لیے۔

۶۲۳۷- (۴۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهُ ذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((اِنَّ الْمَلَآئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ))۔ (رواه الترمذي)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقوں نے کہا کہ اس کا جنازہ عجب ہلکا ہے کیونکہ انہوں نے بنی قریظہ ❶ میں فیصلہ کیا تھا نبی ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ ملائکہ نے اس کا جنازہ اٹھا رکھا تھا۔ (ترمذی)

(الترمذي الحديث رقم ۳۸۴۷)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بنی قریظہ میں الخ بنی قریظہ یہودی تھے مدینہ کے قریب، نبی ﷺ سے اور ان سے صلح تھی پانچویں سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ نبی ﷺ سے قول توڑ کے کافروں کے ساتھ شریک ہوئے، جب مشرک مکہ کو پلٹ گئے تو نبی ﷺ نے بنی قریظہ کے گرد پندرہ روز تک گھیرا ڈالے رکھا، ان لوگوں نے تنگ آ کر پیغام دیا کہ ہم قلعہ سے اترتے ہیں اور ہم سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر راضی ہیں تو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کے لڑنے والے جوان تو قتل ہوں اور لڑکے اور عورتیں ان کی لونڈی غلام بنائے جائیں نبی ﷺ نے فرمایا اے سعد! تو نے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق حکم کیا اس پر منافقوں نے جو یہودیوں کے بھائی بند تھے، سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ پر طعن کیا۔

۶۲۳۸- (۴۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الغَبْرَآءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ))۔ (رواه الترمذي) (الترمذي الحديث رقم ۳۸۰۱ وابن ماجه الحديث رقم ۱۵۶ واحمد في المسند ۲/ ۱۷۵)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' آپ فرماتے تھے کہ نہیں سایہ کیا آسمان نے اور نہیں اٹھایا زمین نے کسی کو جو کہ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچا ہو۔ ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے، ہر چند تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سچے تھے لیکن جس میں جو صفت زیادہ ہوتی نبی ﷺ اسی صفت سے اس کی تعریف کرتے۔

۶۲۳۹- (۴۴) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ مِنْ ذِيْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰى مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ شِبْهِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ)) يَعْنِيْ فِي الزُّهْدِ۔

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں سایہ کیا آسمان نے اور نہیں اٹھایا زمین نے کسی صاحب زبان کو جو کہ زیادہ سچا ہو اور نہ پورا کرنے والا ہو' کلام حق کو ابو ذر رضی اللہ عنہ سے' وہ جناب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے

(رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۳۸۰۲ وابن ماجه حدیث رقم ۱۵٦ واحمد فی المسند ۲/ ۱۷۵)

مشابہ ہیں یعنی زہد میں۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٦٢٤٠- (٤٥) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَتِ الْمَوْتُ قَالَ اِلْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِی الدَّرْدَآءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِیْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّهٗ عَاشِرُ عَشْرَةٍ فِی الْجَنَّةِ))۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۸۰٤ واحمد فی المسند ٥/ ۲٤۳)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کو موت آئی تو کہا کہ علم چار آدمیوں سے حاصل کرو ❶ سیدنا عویمر رضی اللہ عنہ سے کہ ان کی کنیت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہے ❷ اور سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے جو کہ یہودی تھے پھر مسلمان ہوئے تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے وہ بہشت میں دس کا دسواں ہے۔ ❸ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی علم کتاب وسنت کا یا علم حلال وحرام کا اور یہ ظاہر تر ہے بموجب فرمانے نبی ﷺ کے اَعْلَمُكُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ساتھ اسی کے ظاہر ہوتی ہے وجہ خصوصیت کی بھی۔ ❷ مشہور ہوئے یہ ساتھ کنیت ہی کے اور سیدہ درداء رضی اللہ عنہا ان کی بیٹی تھیں اور عویمر انصاری خزرجی تھے، فقیہ عالم زاہد حکیم اہل صفہ سے بھائی چارہ کر دیا تھا نبی ﷺ نے ان کے اور سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے درمیان عویمر نے شام میں سکونت اختیار کی تھی اور دمشق میں ۳۲ ہجری میں وفات پائی۔ ❸ دسواں ہے دس کا یعنی وہ مانند دس آدمیوں کے ہے کہ بہشتی ہیں کیونکہ وہ عشرہ مبشرہ سے نہیں۔

٦٢٤١- (٤٦) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَوِاسْتَخْلَفْتَ قَالَ ((اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَّا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُاللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ)) (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۸۱۲)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ❶ کاش آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیتے' آپ نے فرمایا اگر میں تم پر کسی کو خلیفہ مقرر کردوں اور تم اس کی نافرمانی کرو تو تم عذاب دیئے جاؤ گے لیکن حذیفہ رضی اللہ عنہ ❷ جس بات کی تمہیں خبر دے تو اس کی تصدیق کرو اور جو تم کو عبداللہ پڑھائیں تو اس کو پڑھو۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ گویا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اہم اور ضروری ہے کہ تم مجھ سے خلیفہ مقرر کرنے کا سوال نہ کرو اس لیے کہ وہ حاصل ہوگا ساتھ اتفاق اور اجماع تمہارے کے۔ ❷ یعنی منافقین کے بارہ میں کیونکہ منافقوں کے احوال سے یہ زیادہ واقف تھے بہ نسبت دوسرے صحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے۔

٦٢٤٢- (٤٧) وَعَنْهُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ اِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَاِنِّیْ

انہی (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں ہر شخص کے لیے فتنہ سے ڈرتا ہوں' کہ فتنہ ❶ اسے نقصان نہ پہنچائے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ)) (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) وَ سَكَتَ عَنْهُ وَاَقَرَّهُ عَبْدُ الْعَظِيْمِ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٤٦٦٣)

سوائے ❷ محمد بن مسلمہ کے کیونکہ میں نے رسول پاک ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ (اے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ)! تجھے فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (ابوداؤد) اور سکوت کیا اس سے اور ثابت رکھا اس حدیث کو عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ نے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فتنہ یعنی دنیوی مصیبت۔ ❷ محمد بن مسلمہ کے' یہ محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی ہیں تمام غزوات میں حاضر ہوئے سوائے تبوک کے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کو نبی ﷺ نے سال تبوک میں خلیفہ بنایا اور یہ فضلا صحابہ میں سے تھے اور سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مدینہ میں اسلام لائے تھے اور گوشہ گزین ہوئے ایام فتنہ میں بموجب فرمانے نبی ﷺ کے اور سلامت رہے اس کے شر و ضرر سے (رضی اللہ عنہ)۔

٦٢٤٣- (٤٨) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ)) فَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ وَ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهٖ۔ (رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ٣٨٦٢ واحمد فى المسند ٦/ ٩٣)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر میں دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! میرا گمان ہے کہ ❶ اسماء رضی اللہ عنہا نے ایک بچے کو جنم دیا ہے' تم اس کا نام نہ رکھنا حتی کہ میں اس کا نام رکھوں تو آپ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور آپ کے ہاتھ میں کھجور تھی اس سے آپ نے اس کو گھٹی ❷ دی۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ میرا گمان ہے' الخ یعنی چراغ جو اس وقت جلایا ہے نشان اس کا ہے کہ اسماء رضی اللہ عنہا جو حاملہ تھیں انہوں نے بچے کو جنم دیا ہے۔ ❷ اور تحنیک (گھٹی) الخ تحنیک یہ ہے کہ کھجور یا اور کوئی میٹھی چیز منہ میں چبا کر بچے کے تالو میں لگا دیں۔

٦٢٤٤- (٤٩) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَّاهْدِ بِهٖ))۔ (رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ٣٨٤٢ واحمد فى المسند ٤/ ٢١٦)

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: یاالٰہی! اس کو ❶ سیدھی راہ دکھانے والا اور سیدھی راہ پایا گیا اور لوگوں کو اس کی وجہ سے ہدایت عطا فرما۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ الخ اس حدیث سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔

٦٢٤٥- (٥٠) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ)۔ (الترمذى

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اسلام لائے ❶ اور سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ایمان لایا۔'' (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب اور نہیں اسناد اس کی قوی۔

الحدیث رقم ۳۸٤٤ واحمد فی المسند ٤/ ١٥٥)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اسلام لائے لوگ، مراد لوگوں سے مکہ کے لوگ ہیں جو فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے بجبر وقہر اور عمرو بن عاص فتح مکہ سے برس دن پہلے ایمان لائے برغبت خود اور فتح مکہ کے دن جو لوگ مسلمان ہوئے تو خوف کے مارے مسلمان ہوئے بعد ازاں ان کا ایمان کامل ہوا اور ابن ملک نے تخصیص عمرو کے ساتھ ایمان لانے کی برغبت اس لیے کی کہ واقع ہوا اسلام ان کے دل میں حبشہ میں جب کہ اقرار کیا نجاشی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا تو متوجہ ہوئے بارادہ ایمان لانے کے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر اس کے کہ بلائے ان کو کوئی طرف ایمان کے، پس آئے طرف مدینہ کے اور ایمان لائے پس امیر کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت پر جس میں سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

٦٢٤٦- (٥١) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا)) قُلْتُ اُسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا قَالَ ((اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهَ بِهِ اَبَاكَ)) قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ وَاَحْيَا اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ فَنَزَلَتْ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا﴾ اَلْاٰيَةَ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٣٠١٠ وابن ماجه حدیث رقم ١٩٠ واحمد فی المسند ٣/ ٣٦١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے تو آپ نے فرمایا: ''اے جابر! مجھے کیا ہے کہ میں تجھے ٹوٹا ہوا دیکھتا ہوں' میں نے کہا میرا باپ ❶ شہید کیا گیا ہے اس نے بچے اور قرض چھوڑا ہے' آپ نے فرمایا کیا میں تجھے اس بات کی خوشخبری نہ دوں کہ جس سے اللہ تعالیٰ تیرے باپ سے پیش آیا ہے' میں نے کہا ضرور اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز کسی سے کلام نہیں کیا مگر پردہ کے پیچھے سے اور اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کو زندہ کیا پھر اس سے بالمشافہ کلام کی اور فرمایا اے میرے بندے اپنی کوئی خواہش بتا میں وہ تجھے عطا کروں' تیرے باپ نے کہا اے میرے پروردگار تو مجھے زندہ کر دے تا کہ میں دوبارہ تیرے راستہ میں قتل کیا جاؤں' اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ تحقیق میرا حکم گزر چکا ہے' کہ وہ دوبارہ دنیا میں ❷ نہیں لوٹائے جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی'' کہ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کئے جائیں انہیں مردہ گمان نہ کرو''۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ غزوۂ احد میں۔

❷ مردے دنیا میں دوبارہ نہیں لوٹائے جائیں گے یعنی اس طرح کہ وہ جیتے رہیں دنیا میں مدت دراز تک ادا کرتے رہیں اس میں طاعات۔

٦٢٤٧- (٥٢) وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفَرَلِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ﷺ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً۔ (رواه الترمذى)

(الترمذى حديث رقم ٣٨٥٢)

میرے لیے پچیس مرتبہ بخشش چاہی۔(ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث مسلم کی شرائط پر ہے۔

٦٢٤٨- (٥٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَمْ مِّنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِىْ طِمْرَيْنِ لَايُوْبَهُ لَهٗ لَوْاَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَآءُ بْنُ مَالِكٍ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَآئِلِ النُّبُوَّةِ) (الترمذى حديث رقم ٣٨٥٤ والبيهقى فى دلائل النبوة ٦/ ٣٦٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی پراگندہ بال، غبار آلود قدموں اور پرانے کپڑے پہنے لوگ ایسے ہیں کہ جن کی پرواہ نہیں کی جاتی اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم ❶ دے دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم ❷ کو سچا کر دے ان میں براء ❸ بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ترمذی، بیہقی فی دلائل النبوۃ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگر قسم دیدیں یعنی قسم اٹھائیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا کرے گا۔ ❷ اس قسم میں ان کو سچا کرتا ہے اور کر دیتا ہے اس کام کو یا قسم اٹھائیں اپنے فعل پر کہ ایسا کچھ کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس فعل کا اسباب مہیا کر دیتا ہے اور ان کو اس کام کے کرنے کی توفیق دیتا ہے۔
❸ ان میں سے سیدنا براء بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں، یہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بھائی، ایک ماں اور ایک باپ سے تھے، فضلاء صحابہ اور ان کے دلیروں اور پہلوانوں سے حاضر ہوئے غزوہ احد میں اور سب جہادوں میں کہ بعد غزوہ احد کے واقع ہوئے اور یہ بڑے قوی اور شجاع تھے کہ مشرکوں کو مقابلہ کی حالت میں انہوں نے مارا ہے سوا اس کے کہ شریک اوروں کے ہو کر مارا ہوا اور ظاہر ہوئی ان سے جنگ شدید روز یمامہ کے اور شہید ہوئے بیسویں سال میں۔

٦٢٤٩- (٥٤) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلَا اِنَّ عَيْبَتِى الَّتِىْ اٰوِىْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِىْ وَاِنَّ كَرِشِىَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُّحْسِنِهِمْ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) (الترمذى حديث رقم ٣٩٠٤ واحمد فى المسند ٣/ ٨٩)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خبردار! میری گٹھڑی ❶ جن کی طرف میں پناہ پکڑتا ہوں وہ میرے اہل بیت ہیں اور انصار میرے راز دان (دلی دوست) ہیں تم ان کے بدکاروں سے معاف کرو اور ان کے اچھے لوگوں سے قبول کرو۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس میں ایک ضعیف راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ میرے بھید کی جگہ یعنی محل سر و امانت میرے کے اور معنی مفصل لفظ علیہ کے اس باب کی پہلی فصل میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث پر لکھے گئے اور وہاں یہ لفظ انصار کی تعریف میں واقع ہوا ہے اور یہ منافات نہیں رکھتا کہ ان کے غیر کے حق میں بھی وارد ہو خصوصاً اہل بیت کہ بہت خاص ہیں ساتھ اس صفت کے۔

٦٢٥٠- (٥٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ ((لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار سے کوئی ایک شخص بھی جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن

(رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)۔ (مسلم حدیث رقم (۱۳۰ ـ ۷۰) والترمذی حدیث رقم ۳۹۰۶ واحمد فی المسند ۱/ ۳۰۹)

پر ایمان لانے والا ہو بغض نہیں کرتا۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس میں ایک مدلس راوی کی تدلیس ہے لیکن اس کے دو شاہد موجود ہیں۔

٦٢٥١- (٥٦) وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّھُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّۃٌ صُبُرٌ۔)) (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۹۰۳ واحمد فی المسند ۳/ ۱۵۰)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے فرمایا کہ اپنی قوم کو میری طرف سے سلام پہنچا اس لیے کہ جو کچھ میں جانتا ہوں وہ پارسا' صبر کرنے والے ہیں۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٦٢٥٢- (٥٧) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ یَشْکُوْا حَاطِبًا اِلَیْہِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((کَذَبْتَ لَا یَدْخُلُھَا فَاِنَّہٗ قَدْ شَھِدَ بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَّۃَ))۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۶۲ ـ ۲۱۹۵) والترمذی حدیث رقم ۳۸۶۵ واحمد فی المسند ۳/ ۳۲۵)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حاطب (بن ابوبلتعہ رضی اللہ عنہ) کا غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ کی آپ سے شکایت کی اور کہا اے اللہ کے رسول! حاطب رضی اللہ عنہ آگ ❶ میں ضرور داخل ہوگا تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جھوٹا ❷ ہے' وہ آگ میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ تحقیق وہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ❸ ہوا تھا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بہت زیادہ ظلم کرنے کی وجہ سے۔ ❷ یعنی اس سبب سے کہ جزم کیا تو نے اور تاکید کر کے کہا تو نے۔ ❸ اس لیے کہ وہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا ہے اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صحابہ رضی اللہ عنہم جنگ بدر اور حدیبیہ میں موجود تھے ان پر دوزخ حرام ہے۔

٦٢٥٣- (٥٨) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ ﴿وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَکُمْ﴾ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ ذَکَرَ اللّٰہُ اِنْ تَوَلَّیْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰی فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا وَ قَوْمُہٗ وَلَوْ کَانَ الدِّیْنُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَہٗ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ))۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۹۳۳)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور اگر تم منہ پھیرو ❶ تو اللہ تعالیٰ تمہارے بدلہ میں ایک گروہ لائے گا' پھر وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے' کہ اگر ہم مونہہ پھیر لیں تو وہ ہماری جگہ لے لیں گے اور ہم جیسے نہیں ہوں گے' تو آپ نے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ران پر ہاتھ مارا' پھر فرمایا یہ اور ان کی قوم ہے اور اگر دین ثریا پر ❷ ہو تو فارس کے

لوگ اس تک پہنچ جائیں گے۔(ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھیرو تم یعنی ایمان لانے سے محمد ﷺ پر، اور ان کے دین کی مدد کرنے سے۔

❷ ثریا کے پاس الخ ثریا اور پروین ان چند ستاروں کا نام ہے جو نہایت متصل ہیں جیسے گلدستہ سو فرمایا: اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہاں نظر کام نہیں کرتی تو بھی فارسیوں کو نصیب ہوتا، اس حدیث میں فارسیوں کی باریک بینی اور استعداد ایمان بیان فرمائی سو حقیقت میں ملک فارس میں بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے صحاح ستہ والے۔ رحمہم اللہ

٦٢٥٤- (٥٩) وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَأَنَا بِهِمْ أَوْ بِبَعْضِهِمْ أَوْثَقُ مِنِّي بِكُمْ أَوْ بِبَعْضِكُمْ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٩٣٢)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اہل عجم کا ذکر کیا گیا تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں ان پر یا ان میں سے ان کے بعض لوگوں پر تم سے یا تمہارے ❶ بعض لوگوں سے زیادہ اعتماد رکھتا ہوں۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تمہارے بہ نسبت الخ طیبی رحمہ اللہ نے کہا یہاں خطاب ایک خاص قوم کو ہے جن کو جہاد میں مال کے خرچ کرنے کی ترغیب دی اور انہوں نے سستی کی اس میں بہر تقدیر اس میں تعریف ہے اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہے بہ نسبت ان کے اور ملا علی رحمہ اللہ نے اس کی شرح بسط و تفصیل سے مع سند کی آیات سے لکھی ہے، یہاں طوالت کے پیش نظر اس میں سے نہیں لکھا گیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٦٢٥٥- (٦٠) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ وَأُعْطِيْتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ)) قَالَ ((أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَأَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ))۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٧٨٤ واحمد فی المسند ١/ ١٤٨)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ ہر نبی کے لیے سات آدمی برگزیدہ اور نگہبان ہوتے تھے اور میں چودہ دیا گیا ہوں ہم نے کہا وہ کون ہیں آپ نے فرمایا وہ میں ہوں اور میرے دونوں بیٹے ❶ اور جعفر، ❷ حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، عبداللہ بن مسعود، ابوذر اور مقداد رضوان اللہ علیہم اجمعین۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ میرے دونوں بیٹے یعنی سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما۔

❷ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔

٦٢٥٦ - (٦١) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَاَغْلَظْتُ لَهٗ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَآءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهٗ وَلَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكٰى عَمَّارٌ وَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهٗ وَقَالَ ((مَنْ عَادٰى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَهُ اللّٰهُ)) قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رِضٰى عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهٗ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ۔ (احمد في المسند ٤/ ٩٠)

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ معاملہ تھا' تو میں نے ان سے سخت کلامی کی ❶ تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میری شکایت لے گئے' تو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ❷ بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت لے گئے اور وہ ان کو سخت کہتے تھے' اور نہیں زیادہ کرتے تھے مگر سختی' اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خاموشی سے سنتے رہے آپ نے کوئی کلام نہ کی تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا اے اللہ کے رسول کیا آپ دیکھ نہیں رہے' پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا جو ❸ عمار رضی اللہ عنہ سے دشمنی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی کرے گا اور جو عمار رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ❹ بغض رکھے گا' سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں باہر ❺ نکلا تو مجھے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کی رضامندی سے زیادہ کوئی چیز محبوب ❻ نہ تھی تو میں سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس طرح پیش آیا کہ میں نے ان کو راضی کر لیا۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کلام یعنی گفتگو ایک معاملہ میں۔ ❷ پس آئے خالد یہ کلام اس راوی کا ہے جو سیدنا خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے اور لفظ قال محذوف ہے دلالت کرتی ہے اس پر عبارت مابعد کی **قال خالد فخرجت** اور میرک نے کہا احتمال ہے کہ یہ کلام سیدنا خالد رضی اللہ عنہ سے ہو بطریق التفات کے پس روئے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ یعنی بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور کثرت غضب اپنے کے اور سکوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ ❸ دشمنی کرے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے یعنی ساتھ زبان کے۔ ❹ اور جو کوئی بغض رکھے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے یعنی ساتھ دل کے۔

❺ پس باہر نکلا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بقصد راضی کرنے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے بالکل۔

❻ یعنی میرا یہ ارادہ تھا کہ کوئی ایسا کام کروں کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ مجھ سے راضی ہو جائیں تو مجھ میں اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہ میں محبت پیدا ہو جائے۔

٦٢٥٧ - (٦٢) وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((خَالِدٌ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ)) (رَوَاهُمَا اَحْمَدُ) (احمد في المسند ٤/ ٩٠)

سیدنا ابوعبیدہ (بن جراح رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' آپ فرماتے تھے کہ خالد رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی شمشیروں میں سے ایک شمشیر ہے ❶ اور اپنے قبیلہ کا اچھا جوان ❷ ہے۔ (احمد)

حکم الحدیث: یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک شمشیر ہے، کہ کھینچا ہے اس کو اللہ عزوجل نے مشرکوں پر اور مسلط کیا اس کو کافروں پر اور غرض یہ ہے کہ خوب

لڑتا ہے کافروں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ ❷ اور اچھا جوان الخ خالد بنی مخزوم میں سے تھے کہ نام ہے پدر کا قریش سے۔

٦٢٥٨- (٦٣) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمَرَنِىْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَاَخْبَرَنِىْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ)) قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ ((عَلِيٌّ مِنْهُمْ)) يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثًا ((وَاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ اَمَرَنِىْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِىْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٣٧١٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٩ واحمد فی المسند ٥/ ٣٥١)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں سے دوستی کا حکم کیا ہے' اور مجھے بتایا کہ میں (یعنی اللہ تعالیٰ بھی) ان سے محبت کرتا ہوں' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان کے نام تو بتایئے آپ نے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ ان میں سے ہے' یہ بات آپ نے تین مرتبہ دہرائی اور دوسرے ابوذر' مقداد اور سلمان رضی اللہ عنہم ہیں' مجھے اللہ تعالیٰ نے ان سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے ❶۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس میں ایک برے حافظے والا راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ محبت کرتا ہے ان سے، سبحان اللہ کیا بڑا مرتبہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے اور اپنے حبیب کو ان کی محبت رکھنے کا حکم دیا۔

٦٢٥٩- (٦٤) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِىْ بِلَالًا (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣٧٥٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور آزاد کیا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سردار ہمارے یعنی سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو (بخاری)

٦٢٦٠- (٦٥) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِاَبِىْ بَكْرٍ اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِىْ لِنَفْسِكَ فَاَمْسِكْنِىْ وَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِىْ لِلّٰهِ فَدَعْنِىْ وَعَمَلَ اللّٰهِ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣٧٥٥)

قیس بن ابو حازم تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ❶ کہا کہ اگر آپ نے مجھے اپنے لئے خریدا ہے تو پھر مجھے قابو رکھیئے اور اگر آپ نے مجھے اللہ تعالیٰ کے لئے خریدا ہے تو پھر مجھے اللہ تعالیٰ کے لئے ❷ عمل کرنے کے لئے چھوڑ دیجئے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ جب کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے بسبب نہ صبر کرنے کے مسجد نبوی کے دیکھنے پر ملک شام جانے کا ارادہ کیا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے درخواست کی کہ میری صحبت میں رہ اور ویسے ہی اذان کہہ جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کہا کرتا تھا۔ ❷ یعنی چھوڑ مجھے اللہ تعالیٰ کے لیے کام کرتا رہوں اور خلق سے کچھ سروکار نہ رکھوں اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام دیکھنے کی تاب نہیں ہے اور ان کے بغیر میں یہاں نہیں رہ سکتا تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ہمراہ ایک لشکر کے کہ شام کو جاتا تھا اس کے ساتھ گئے اور دمشق میں وفات پائی اور جس حدیث میں پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا مدینہ کی طرف لوٹنا مذکور ہے اور ان کا اذان دینا اور مدینہ کا کانپنا ان کی اذان سننے سے تو اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے، وہ موضوع معلوم ہوتی ہے، سیوطی رحمہ اللہ نے اس کو ذیل میں ذکر کیا ہے۔

٦٢٦١- (٦٦) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول

اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَقَالَتْ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَآءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَالِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَالِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ یُّضَیِّفُهٗ یَرْحَمُهُ اللّٰهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتَ صِبْیَانِیْ قَالَ فَعَلِّلِیْهِمْ بِشَیْءٍ وَنَوِّمِیْهِمْ فَاِذَا دَخَلَ ضَیْفُنَا فَاَرِیْهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰی بِیَدِهٖ لِیَاْكُلَ فَقُوْمِیْ اِلَی السِّرَاجِ كَیْ تُصْلِحِیْهِ فَاَطْفِئِیْهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّیْفُ وَبَاتَا طَاوِیَیْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ اَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ مِّثْلَهٗ وَلَمْ یُسَمِّ اَبَا طَلْحَةَ وَفِیْ اٰخِرِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (**متفق علیه**) (البخاری حدیث رقم ۳۷۹۸ ومسلم حدیث رقم (۱۷۲ ـ ۲۰۵٤) والترمذی حدیث رقم ۳۳۰٤)

اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں فقیر ہوں ❶ تو آپ نے کسی کو اپنی کسی بیوی کے پاس ❷ بھیجا تو بیوی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس پانی کے علاوہ کوئی چیز نہیں' پھر دوسری بیوی کے پاس بھیجا تو انہوں نے وہی کہا جو پہلی بیوی نے کہا تھا اور اس طرح ایک ایک کر کے تمام بیویوں نے ❸ یہی جواب دیا پھر رسول پاک ﷺ نے فرمایا کون ہے جو اس آدمی کی مہمان نوازی کرے' اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا' تو انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جس کا نام سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ❹ تھا اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں اس کی مہمان نوازی کروں گا' وہ مہمان کو اپنے گھر لے گیا اور اپنی بیوی سے پوچھا ❺ کہ (کھانے کو) کچھ ہے' اس نے کہا نہیں مگر بچوں ❻ کے لئے کچھ ہے تو سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کو کسی چیز سے بہلا کر سلا دو ❼ اور جب ہمارا مہمان گھر میں داخل ہو تو اس طرح محسوس ❽ ہو کہ ہم کھا رہے ہیں اور جب مہمان اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھائے تو چراغ کو درست کرنے کے بہانے کھڑی ہو کر اسے بجھا دینا ❾ چنانچہ بیوی نے ایسا ہی کیا' وہ بیٹھے اور مہمان نے کھانا کھایا اور میاں بیوی اور بچوں نے بھوک سے رات گزاری اور جب صبح ہوئی تو سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ کے پاس آئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا ہے یا راوی ❿ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فلاں مرد اور فلاں عورت پر ہنسا ہے' ایک اور روایت میں اسی طرح ہے لیکن اس میں سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا نام نہیں ہے اور اس کے آخر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی'' اور وہ لوگ اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ⓫ ہیں اگر چہ وہ خود بھوک سے ہوں'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ فقیر ہوں رنج ومشقت اٹھاتا ہوں بھوک وغیرہ سے، مجھے کچھ دو۔ ❷ کسی بیوی کے پاس یعنی تاکہ دریافت

کرے اگر کچھ ان کے پاس ہو تو اس کے لیے دے دیں۔ ❸ تمام بیویوں نے مانند اس کے جواب دیا شاید کہ ہو یہ حال ابتداء میں پہلے فتح ہونے خیبر وغیرہ کے اور حاصل ہونے غنائم وغیرہ کے۔ ❹ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نام ان کا سیدنا زید بن سہل انصاری رضی اللہ عنہ ہے، یہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے خاوند ہیں جو سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ ❺ اپنی بیوی کو وہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی ماں تھیں۔ ❻ مگر بچوں کے لیے یعنی چھوٹے لڑکوں کے لیے کچھ رکھ چھوڑا ہے کہ ان کو بار بار بھوک لگتی ہے ورنہ معلوم ہے کہ بچوں کو بھوکا رکھ کر مہمانوں کو کھلانا جائز نہیں۔

❼ اور سلا دے ان کو گویا سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے قصد کیا کہ بچے نہ دیکھیں کھانا مہمانوں کا تا کہ خواہش کریں جیسے کہ بچوں کی عادت ہوتی ہے۔

❽ یعنی اس طعام میں سے اس لیے کہ جب مہمان دیکھتا ہے کہ صاحب خانہ نہیں کھاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہے اس کو۔

❾ بجھا دینا یعنی تا کہ اندھیرا ہو جائے اور وہ ہمارے کھانے سے مطلع نہ ہو۔ ❿ اس حدیث سے اللہ عزوجل کے لیے ضحک کی صفت ثابت ہوئی مثل دوسری صفات باری تعالیٰ کے اور صفات باری تعالیٰ پر کئی مرتبہ گفتگو گذری۔ ⓫ اور ترجیح دیتے ہیں اپنے نفسوں پر یعنی مہمانوں کو یا دوسروں کو اپنے سے اول رکھتے ہیں اس حدیث سے سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی، سبحان اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کیا آپ پر فدا تھے اور کیا خالص ایماندار تھے کہ محتاجی کی حالت میں اپنی جان پر محتاجوں کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اس مضمون کو حق تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے ﴿ویؤثرون﴾ الآیۃ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اپنی جانوں پر غیروں کو مقدم رکھتے ہیں اگر چہ ان کو تنگی اور حاجت ہو پہلے ایسے کامل لوگوں سے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اہل بیت کا حق چھین لیں اور ناحق سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لیں حق تعالیٰ بدگمانی سے پناہ میں رکھے۔

٦٢٦٢- (٦٧) وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ)) فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ ((نِعْمَ عَبْدُاللّٰهِ هٰذَا)) وَيَقُوْلُ ((مَنْ هٰذَا)) فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ ((بِئْسَ عَبْدُاللّٰهِ هٰذَا)) حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ ((مَنْ هٰذَا)) فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُاللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ ((سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ)) (رواه الترمذي) (الترمذي حديث رقم ٣٨٤٦)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک منزل میں اترے تو لوگ گذرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اے ابوہریرہ! یہ کون ہے؟ تو میں کہتا کہ فلاں ہے' پھر آپ فرماتے کہ یہ اللہ کا اچھا بندہ ہے پھر آپ فرماتے کہ یہ کون ہے؟ میں کہتا کہ یہ فلاں ہے تو آپ فرماتے کہ یہ اللہ کا برا بندہ ❶ ہے' یہاں تک کہ گذرے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تو آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا یہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہے' آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اچھا بندہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ اللہ تعالیٰ کا برا بندہ الخ شاید یہ فرمانا آپ کا کسی منافق سے ہو کیونکہ مومن کے لیے فرمانا اس بات کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دور تھا اور معمول نہ تھا آپ کا اگر چہ راہ روش بد پر ہو۔

٦٢٦٣- (٦٨) وَعَنْ زَيْدِبْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ (رواه

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار نے کہا اے اللہ کے رسول! ہر نبی کے لیے تابعدار تھے اور ہم نے آپ کی تابعداری کی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم میں سے ہمارے

البخاری) (البخاری حدیث رقم ۳۷۸۷)

تابع کرے ❶ تو آپ نے یہ دعا فرمائی۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ کہ ہم میں سے ہمارے تابع کرے یعنی دعا کرو کہ ہمارے تابع ہیں ہم سے یعنی متصل ہمارے اور پیرو ہمارے نیکی کرنے میں کرے اور اوپر طریقہ اور سیرت ہماری کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ﴾

۶۲۶۴- (۶۹) وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيْدًا اَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ اَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ اَبِىْ بَكْرٍ سَبْعُوْنَ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۴۰۷۸)

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عرب کے قبائل سے کسی قبیلہ کو نہیں پہچانتے کہ جس کے شہداء قیامت کے دن انصار ❶ سے زیادہ ہوں۔ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ احد کے میدان میں ان میں سے ستر آدمی قتل کئے گئے اور بئر معونہ کے دن ستر آدمی اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ❷ جنگ یمامہ کے دن ستر آدمی قتل کئے گئے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں پہچانتے ہم کسی قبیلہ کو الخ یعنی روز قیامت کے متحقق ہوگا کہ کس کثرت سے انصار مارے گئے اور کیا عزت ہوگی ان کی۔ ❷ جنگ یمامہ کے دن الخ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب کے ساتھ لڑنے کے لیے گئے تھے۔

۶۲۶۵- (۷۰) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ اٰلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَاُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ (رواه البخاری)

(البخاری حدیث رقم ۴۰۲۲)

سیدنا قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر والوں کی عطا ❶ پانچ ہزار تھی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا البتہ میں ان کو بعد کے آنے والے لوگوں پر فضیلت دوں گا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ عطا بدر والوں کی پانچ پانچ ہزار تھی یعنی جو کہ جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے ان کے ہر ہر شخص کو بیت المال سے پانچ پانچ ہزار درہم ملتے تھے۔

تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّىَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فِى الْجَامِعِ لِلْبُخَارِىِّ

جامع بخاری میں مذکور اہل بدر کے اسماء گرامی

اَلنَّبِىُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْهَاشِمِىُّ ﷺ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ اَبُوْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ الْقُرَشِىُّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِىُّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِىُّ خَلَّفَهُ النَّبِىُّ ﷺ عَلٰى ابْنَتِهٖ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبِ الْهَاشِمِىُّ، اِيَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ، بِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ مَوْلٰى اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ، حَمْزَةُ بْنُ

① نبی ﷺ ❶ محمد بن عبداللہ ہاشمی، ② سیدنا عبداللہ ❷ بن عثمان، سیدنا ابوبکر صدیق قریشی، ③ سیدنا عمر ❸ بن خطاب عدوی، ④ سیدنا عثمان ❹ بن عفان قریشی نبی ﷺ ان کو مدینہ میں اپنی بیٹی سیدہ رقیہ کے پاس چھوڑ گئے تھے اور مال غنیمت میں سے اہل بدر کے ساتھ ان کا حصہ بھی دیا ⑤ سیدنا علی ❺ بن ابوطالب ہاشمی، ⑥ سیدنا ایاس ❻ بن بکیر، ⑦ سیدنا

عَبْدِالْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِیُّ، حَاطِبُ بْنُ اَبِیْ بَلْتَعَةَ حَلِیْفُ
لِقُرَیْشٍ، اَبُوْ حُذَیْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ الْقُرَشِیُّ،
حَارِثَةُ بْنُ الرُّبَیِّعِ نِ الْاَنْصَارِیُّ، قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ
حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِی النَّظَّارَةِ، خُبَیْبُ بْنُ عَدِیِّ
الْاَنْصَارِیُّ، خُنَیْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِیُّ، رِفَاعَةُ بْنُ
رَافِعِ نِ الْاَنْصَارِیُّ، رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِالْمُنْذِرِ اَبُوْ لُبَابَةَ
الْاَنْصَارِیُّ، اَلزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِیُّ، زَیْدُ بْنُ سَهْلٍ
اَبُوْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیُّ، اَبُوْ زَیْدِ نِ الْاَنْصَارِیُّ، سَعْدُ
بْنُ مَالِكِ نِ الزُّهْرِیُّ، سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِیُّ، سَعِیْدُ
بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلِ نِ الْقُرَشِیُّ، سَهْلُ بْنُ
حُنَیْفِ الْاَنْصَارِیُّ، ظُهَیْرُ بْنُ رَافِعِ نِ الْاَنْصَارِیُّ،
عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدِنِ الْهُذَلِیُّ، عُتْبَةُ بْنِ مَسْعُوْدِنِ
الْهُذَلِیُّ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفِ الزُّهْرِیُّ، عُبَیْدَةُ بْنُ
الْحَارِثِ الْقُرَشِیُّ، عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِیُّ،
عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِیْفُ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیِّ، عُقْبَةُ بْنُ
عَمْرِونِ الْاَنْصَارِیُّ، عَامِرُ بْنُ رَبِیْعَةَ الْعَنَزِیُّ، عَاصِمُ
بْنُ ثَابِتِ نِ الْاَنْصَارِیُّ، عُوَیْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِیُّ،
عِتْبَانُ بْنُ مَالِكِ نِ الْاَنْصَارِیُّ، قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ،
قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ، مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ
الْجَمُوْحِ، مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَآءَ وَاَخُوْهُ، مَالِكُ بْنُ رَبِیْعَةَ
اَبُوْ اُسَیْدِ نِ الْاَنْصَارِیُّ، مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ
الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ، مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِیْعِ
الْاَنْصَارِیُّ، مَعْنُ بْنُ عَدِیِّ نِ الْاَنْصَارِیُّ، مِقْدَادُ بْنُ
عَمْرِونِ الْكِنْدِیُّ حَلِیْفُ بَنِیْ زُهْرَةَ، هِلَالُ بْنُ
اُمَیَّةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ۔

بلال ❼ بن رباح یہ سیدنا ابوبکرصدیق کے آزاد کردہ غلام
ہیں' ⑧سیدنا حمزہ ❽ بن عبدالمطلب ہاشمی' ⑨سیدنا
حاطب ❾ بن ابو بلتعہ' قریش کے حلیف' ⑩سیدنا
ابوحذیفہ ❿ بن عتبہ بن ربیعہ قریشی' ⑪سیدنا حارثہ ⓫ بن
ربیع انصاری' یہ بدر کے دن شہید ہوئے اور یہ سیدنا حارثہ'
سیدنا سراقہ کا بیٹا تھا یہ دونوں نظار میں تھے ⑫سیدنا ⓬ خبیب
بن عدی انصاری' ⑬سیدنا ⓭ خنیس بن حذافہ سہمی' ⑭سیدنا
رفاعہ ⓮ بن رافع انصاری' ⑮سیدنا رفاعہ ⓯ بن عبدالمنذر
ابولبابہ انصاری' ⑯سیدنا زبیر ⓰ بن عوام قریشی' ⑰سیدنا
زید ⓱ بن سہل یعنی سیدنا ابوطلحہ انصاری' ⑱سیدنا ابوزید ⓲
انصاری' ⑲سیدنا سعد ⓳ بن مالک' ⑳زہری ⓴ سعد بن
خولہ قریشی' ㉑سیدنا سعید (21) بن زید بن عمرو بن نفیل قریشی'
㉒سیدنا سہل بن حنیف انصاری' ㉓سیدنا ظہیر بن رافع
انصاری اور ㉔ان کے بھائی ㉕سیدنا عبداللہ بن مسعود ہذلی'
㉖سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف' ㉗زہری عبیدہ بن حارث قریشی'
㉘سیدنا عبادہ بن صامت انصاری' ㉙سیدنا عمرو بن عوف بنی
عامر بن لوی ہم نسب' ㉚سیدنا عقبہ بن عمرو انصاری'
㉛سیدنا (22) عامر بن ربیعہ' ㉜عنزی سیدنا عاصم بن ثابت
انصاری' ㉝سیدنا عویم بن ساعدہ انصاری' ㉞سیدنا عتبان بن
مالک انصاری' ㉟سیدنا قدامہ (23) بن مظعون' ㊱سیدنا قتادہ
بن نعمان انصاری' ㊲سیدنا معاذ (24) بن عمرو بن جموح'
㊳سیدنا (25) معوذ بن عفراء اور ان ㊴کے بھائی ㊵سیدنا مالک
بن ربیعہ' ㊶سیدنا ابواسید انصاری' ㊷سیدنا مسطح بن اثاثہ بن
عباد بن مطلب بن عبدمناف' ㊸سیدنا (26) مرارہ بن ربیع
انصاری' ㊹سیدنا معن (27) بن عدی انصاری' ㊺سیدنا
(28) مقداد بن عمرو کندی بنی زہرہ کے ہم نسب' ㊻سیدنا ہلال
بن امیہ انصاری' راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سب سے۔

(رضوان اللہ علیہم اجمعین)۔

فوائد الحدیث: ❶ نبی ﷺ سے تیمناً اور تبرکاً شروع کیا۔ ❷ عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ پانچویں پشت میں نبی ﷺ اوران کا نسب ملتا ہے۔ ❸ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ بھی پانچویں واسطے میں نبی ﷺ سے ملتے ہیں۔ ❹ اپنی بیٹی کے پاس، نبی ﷺ جب غزوۂ بدر کو چلے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی، نبی ﷺ کی بیٹی بیمار تھیں تب آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نہ چلو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہیں ان میں سے ایک مرد کے برابر ثواب آخرت میں پاؤ گے اور حصہ مال کا دنیا میں ملے گا اس کو بخاری نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

❺ علی بن ابوطالب ہاشمی' یہ نبی ﷺ کے حقیقی چچا کے بیٹے تھے۔ ❻ ایاس بن بکیر الخ یہ مہاجرین اولین سے ہیں۔ ❼ بلال بن رباح' یہ مؤذن تھے نبی ﷺ کے کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن ہے۔ ❽ حمزہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے حقیقی چچا بھی تھے اور خالہ زاد بھائی بھی تھے۔ ❾ حاطب بن ابی بلتعہ ان کا ذکر ہو چکا۔ ❿ سیدنا ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قریشی' یہ بھی مہاجرین اولین سے تھے۔ ⓫ سیدنا حارثہ بن ربیع انصاری' ان کی بابت نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ فردوس اعلیٰ میں گیا۔ ⓬ خبیب رضی اللہ عنہ الخ غزوہ رجیع میں ان کو کافروں نے قید کر لیا اور مکہ میں حارث کے بیٹوں کے پاس ان کو بھیجا، انہوں نے بڑی بے رحمی سے ان کو قتل کیا، ان کا قصہ بہت عجیب بخاری میں مذکور ہے۔ ⓭ سیدنا خنیس بن حذافہ سہمی' یہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند تھے۔ ⓮ رفاعہ بن رافع انصاری الخ یہ بھائی ہیں مالک بن رافع کے اور حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور تمام جہادوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ۔ ⓯ رفاعہ بنت عبدالمنذر الخ یہ حاضر ہوئے عقبہ میں اور بدر میں اور تمام جہادوں میں اور بعض نے کہا کہ بدر میں حاضر نہیں ہوئے بلکہ امیر کیا تھا نبی ﷺ نے ان کو مدینہ میں اور اصحاب بدر کے ساتھ ان کو بھی حصہ دیا تھا جیسا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دیا تھا۔ ⓰ زبیر بن عوام الخ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جمع ہوتے ہیں ساتھ نبی ﷺ کے قصے میں چار واسطوں سے ان کی والدہ نبی ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ ⓱ زید بن سہل رضی اللہ عنہ الخ حاضر ہوئے عقبہ اور بدر میں اور غزوات میں کہ بعد بدر کے ہوئے ان کی کنیت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ہے اور یہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے خاوند ہیں۔ ⓲ ابوزید رضی اللہ عنہ الخ یہ قرآن کے جامعین میں سے ہیں۔ ⓳ سعد بن مالک الخ ان کا ذکر ہو چکا۔

⓴ سیدنا سعد بن خولہ قریشی الخ انہوں نے پہلے حبش کی طرف ہجرت کی۔ ㉑ سعید بن زید الخ یہ بہنوئی تھے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عشرہ مبشرہ سے۔ ㉒ سیدنا سہل بن حنیف انصاری اور بھائی ان کے یعنی خدیج بن رافع اور ملا علی رحمہ اللہ نے کہا ان کا نام مظہر تھا۔

㉓ سیدنا عامر بن ربیعہ' عنزی' عنزی یہ نسبت ہے عنزہ کی طرف کہ ان کے اجداد سے ہے۔ ㉔ قدامہ بن مظعون الخ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے۔ ㉕ معاذ بن عمرو الخ انہوں نے قتل کیا معاذ بن عفراء کے ساتھ مل کر ابوجہل کو۔ ㉖ معوذ بن عفراء اور بھائی ان کے یعنی معاذ بن عفراء۔ ㉗ مرارہ بن ربیع الخ یہ ان تین میں سے ہیں کہ جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے ان میں سے ایک سیدنا کعب بن مالک' دوسرے سیدنا ہلال بن امیہ جن کا نام ابھی آتا ہے اور تیسرے یہ سیدنا مرارہ بن ربیع رضوان اللہ علیہم اور توبہ قبول کی ان کے حق میں اللہ عزوجل نے اور نازل کیں آیات قرآن کی ان کے حق میں اور اسی سبب سے نام رکھا گیا اس سورت کا توبہ۔ ㉘ معن بن عدی الخ یہ حلیف ہیں بنی عمرو بن عوف کے اور اسی سبب سے کہا جاتا ہے ان کو انصاری بھائی چارہ کرایا ان کا نبی ﷺ نے سیدنا زید بن خطاب برادر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے اور یہ دونوں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ㉙ مقداد بن عمرو ان کو مقداد بن اسود بھی کہتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ اُوَيْسِ الْقَرْنِيِّ

یمن، شام اور اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر کا باب

الفصل الاول (پہلی فصل)

٦٢٦٦- (١) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَّاْتِيْكُمْ مِّنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَّقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ۔)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ))۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (٢٢٣ـ ٢٥٤٢)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یمن سے ایک آدمی تمہارے پاس آئے گا جس کا نام اویس ہے' وہ یمن میں اپنی والدہ کے علاوہ کسی کو نہیں چھوڑے گا' تحقیق اسے برص کی بیماری تھی' اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس کی وہ بیماری ختم ہوگئی مگر ایک درہم یا ایک دینار برابر جگہ باقی رہ گئی' تو تم میں سے جو شخص بھی اس سے ملے تو چاہیے کہ وہ تمہارے لئے بخشش کی دعا کرے' اور ایک روایت میں ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ تابعین میں سے ایک بہترین آدمی ہے جس کا نام اویس ہے' اس کی ایک ہی والدہ ہے اسے برص کی بیماری تھی تم اس سے درخواست کرنا کہ وہ تمہارے لئے بخشش ❶ کی دعا کرے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ استغفار کرے تمہارے لیے، اس حدیث سے اویس قرنی رحمہ اللہ کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی، اویس قرنی تابعین میں سے ہیں، صحابی نہیں ہر چند کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے، اس حدیث سے اویس قرنی رحمہ اللہ کی صحابہ رضی اللہ عنہم پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ تابعی صحابی سے افضل نہیں ہوسکتا اور صرف دعا کرانے سے افضلیت ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے بعض لوگوں سے دعا کرائی ہے، بلکہ پانچوں وقت کی اذان میں تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونے کے لیے دعا کرنے کا فرمایا۔

٦٢٦٧- (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَّاَلْيَنُ قُلُوْبًا اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَّالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ))۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ٤٣٨٨ و مسلم

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تمہارے پاس اہل یمن آئے ❶ وہ از روئے دل اور از روئے قلب کے بہت نرم ہیں ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے اور فخر ❷ اور تکبر کرنا اونٹ والوں میں ہے اور چین اور آہستگی بکری والوں میں ہے۔'' (متفق علیہ)

حدیث رقم ٨٤-٥٢ واحمد ٢/ ٢٥٢)

فوائد الحدیث: ❶ تمہارے پاس اہل یمن الخ جب یمن کے لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور ایمان لائے تب نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہیں حکمت اس علم کو کہتے ہیں جس سے دین اور دنیا آراستہ ہو جائے اس حدیث میں اہل یمن کی بڑی فضیلت ہے' سچ فرمایا نبی ﷺ نے یمن میں ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہیں۔
❷ اور فخر الخ عرب میں نبی ﷺ کے وقت میں دو گروہ تھے سو ان کی عادت بتلائی کے اونٹ والے بدمزاج ہیں اور بکریاں چرانے والے غریب یہ صحبت کی تاثیر ہے کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہے اور بکری غریب۔

٦٢٦٨- (٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٣٠١ ومسلم حدیث رقم (٥٨- ٥٢) والترمذی حدیث رقم ٢٢٤٣ والموطا حدیث رقم ١٥ من كتاب الاستئذان واحمد فی المسند ٢/ ٤١٨)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کفر کا سر ❶ مشرق کی طرف ہے اور فخر و تکبر گھوڑے والوں' اونٹ والوں اور ہل چلانے والوں میں ہے جو اونٹ کی پشم کے خیموں کے رہنے والے ہیں اور نرمی بکری والوں کے دل میں ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ کفر کا سر مشرق کی طرف ہے اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال بھی اسی طرف سے نکلے گا۔

٦٢٦٩- (٤) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِیْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٤٩٨ ومسلم حدیث رقم (٨١- ٥١) والترمذی حدیث رقم ٢٢٦٨ والموطا حدیث رقم ٢٩ من كتاب الاستئذان واحمد فی المسند ٢/ ١٢١)

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اس طرف سے فتنے آئیں گے آپ نے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا' جفا اور سخت دلی ہل چلانے والوں میں ہے جو کہ خیموں میں رہتے ہیں' وہ اونٹوں اور گائے کی دموں کے پیچھے لگنے والے جو کہ ربیعہ اور مضر قبیلہ سے ہیں۔ (متفق علیہ)

٦٢٧٠- (٥) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيْمَانُ فِيْ اَهْلِ الْحِجَازِ))۔ (رواه مسلم) (البخاری حدیث رقم ٤٣٨٩ ومسلم حدیث رقم (٩٢- ٥٣) واحمد فی المسند ٣/ ٣٣٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سختی دلوں کی اور سختی زبانوں کی مشرق میں ہے اور ایمان ❶ اہل حجاز میں ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور ایمان اہل حجاز میں ہے حجاز اس ملک کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہے۔

٦٢٧١- (٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ يَمَنِنَا)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ يَمَنِنَا)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِیْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّهٗ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ ((هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٧٠٩٤ و الترمذی حدیث رقم ٣٩٥٣)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے میرے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما' اے میرے اللہ ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول اور ہمارے نجد میں' آپ نے فرمایا اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما' اے اللہ ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول! اور ہمارے نجد (کے لئے بھی دعا کیجئے) تو میرا گمان ہے کہ آپ نے تیسری مرتبہ میں فرمایا اس جگہ زلزلے اور فتنے ہوں گے اور یہیں سے ہی شیطان کا سینگ ظاہر ❶ ہوگا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ شیطان کا سینگ یعنی سورج شام کا ملک مدینہ سے اتر کی طرف ہے اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک مشرق کی طرف ہے شام کو اپنی طرف اس لیے نسبت کیا کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی زمین ہے اور یمن کو اپنی طرف اس لیے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین میں ہے اور تہامہ یمن سے متعلق ہے اشرف نے کہا کہ نبی ﷺ نے یمن اور شام کے لیے برکت کی دعا کی اس لیے کہ نبی ﷺ کی پیدائش کی جگہ مکہ ہے اور آپ کے دفن ہونے کی جگہ مدینہ ہے اور وہ شام سے متعلق ہے پس یہ دونوں کافی ہیں ان کی فضیلت میں اور اسی سبب سے نبی ﷺ نے ان کو اپنی طرف اضافت کیا۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

٦٢٧٢- (٧) عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٩٥٤ و احمد فی المسند ٥/ ١٨٥)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ' سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یمن کی طرف نظر کی اور فرمایا اے میرے اللہ ان کے دلوں کو متوجہ فرما اور ہمارے لئے ہمارے صاع ❶ اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور برکت دے الخ صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہے اور مد پیمانہ ہے صاع کی چوتھائی تخمیناً بقدر تین پاؤ کے اور جب نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے اہل یمن کے دلوں کے متوجہ ہونے کی طرف دار الہجرت کی دعا کی اور ان کے آنے سے معیشت کی تنگی متصور تھی تو طعام میں اہل مدینہ کے لیے برکت کی دعا کی۔

٦٢٧٣- (٨) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((طُوْبٰی لِلشَّامِ)) قُلْنَا لِاَیِّ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ((لِاَنَّ مَلٰٓئِکَۃَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَۃٌ اَجْنِحَتَھَا عَلَیْھَا۔)) (رواہ احمد والترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۹۵۴ واحمد فی المسند ۵/ ۱۸۴)

نے فرمایا: ''خوشحالی اہل شام کے لیے ہے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا اس لیے کہ رحمٰن کے فرشتے اپنے ❶ بازو شام کی زمین پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ (روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے بازو واضح یعنی کفر سے حفاظت کرنے کے لیے اور لفظ رحمٰن میں اشارہ ہے اس پر کہ مراد فرشتوں سے رحمت کے فرشتے ہیں اور فرشتوں کے پروں کو پرندوں کے پروں سے قیاس نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ پرندوں کے سوائے تین چار بازوؤں کے نہیں ہوتے چہ جائے کہ چھ سو پر جو نبی ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کے دو بار دیکھے اور حاصل یہ کہ فرشتوں کے لیے پر ثابت کرنے چاہئیں مگر ان کی کیفیت سے باز رہنا چاہیے۔

٦٢٧٤- (٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ نَحْوِ حَضْرَ مَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ)) قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَاتَاْمُرُنَا قَالَ ((عَلَیْکُمْ بِالشَّامِ۔)) (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۲۱۷ واحمد فی المسند ۲/ ۱۱۹)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب حضر موت کی ایک آگ نکلے گی یا حضر موت سے وہ آگ لوگوں کو اکٹھی کرے گی، ہم نے کہا اے اللہ کے رسول (ایسے وقت میں) آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں' آپ نے فرمایا تم پر شام لازم ہے (یعنی تم شام میں چلے جانا) (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

٦٢٧٥- (١٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِنَّھَا سَتَکُوْنُ ھِجْرَۃٌ بَعْدَ ھِجْرَۃٍ فَخِیَارُ النَّاسِ اِلٰی مُھَاجَرِ اِبْرَاھِیْمَ)) وَفِیْ رِوَایَۃٍ ((فَخِیَارُ اَھْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُھُمْ مُھَاجَرَ اِبْرَاھِیْمَ وَیَبْقٰی فِی الْاَرْضِ شِرَارُ اَھْلِھَا تَلْفِظُھُمْ اَرْضُوْھُمْ تَقْذَرُھُمْ نَفْسُ اللّٰہِ تَحْشُرُھُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ تَبِیْتُ مَعَھُمْ اِذَا بَاتُوْا وَتَقِیْلُ مَعَھُمْ اِذَا قَالُوْا۔)) (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۸۲ واحمد فی المسند ۲/ ۱۹۹)

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے کہ عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی تو لوگوں میں سے بہترین وہ آدمی ہوگا جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ ہجرت کر جائے گا' اور ایک روایت میں ہے کہ اہل زمین میں سے بہتر ہوگا جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کو لازم کر لے گا اور زمین میں برے لوگ باقی رہ جائیں گے ان کی زمینیں انہیں پھینک دیں گی ❶ 'اللہ تعالیٰ کی ذات ان کو مکروہ رکھے گی' ان کو آگ بندروں اور خنزیروں کے ساتھ اکٹھا کرے گی' وہ آگ ان کے ساتھ رات گزارے گی جہاں

وہ رات گزاریں گے اور ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس میں ایک ضعیف راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھینک دیں گی ان کو زمین ان کی الخ یعنی دور ڈال دیں گے رحمت اور کرامت کے مکانوں سے۔

٦٢٧٦- (١١) وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَيَصِيْرُ الْأَمْرُ اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُّجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ)) فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْلِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ ((عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ)) (رواه احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد حديث رقم ٢٤٨٣ واحمد في المسند ٤/ ١١٠)

سیدنا ابن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ دین کا کاروبار اس طرح ہو جائے گا کہ تم ❶ لشکر جمع کئے ہوئے ہو جاؤ گے' ایک لشکر شام میں ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق ❷ میں ہوگا' سیدنا ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے ❸ پسند فرمایئے کہ اگر میں اس وقت میں ہوں تو میں کس لشکر میں شامل ہوں' آپ نے فرمایا کہ تو شام کے لشکر کو لازم پکڑنا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ ❹ کی پسندیدہ زمین ہے' وہ اپنے پسندیدہ بندوں کو اس میں جمع کرے گا اور اگر تم اس سے انکار کرو تو پھر تم ❺ یمن کو لازم پکڑنا اور وہاں کے تالابوں سے پانی پینا کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل میرے لئے شام اور اس کے رہنے والوں کے لئے کفیل ❻ بن چکا ہے۔ (احمد' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لشکر جمع کیے گئے یعنی کلمہ اسلام میں اور مختلف مراعات احکام میں۔ ❷ عراق میں یعنی عراق عرب میں اور وہ بصرہ کے ہے سوائے خراسان اور ماوراءالنہر کے۔ ❸ پسند فرمایئے الخ یعنی فرمایئے کہ میں ان لشکروں میں سے کس لشکر میں رہوں۔ ❹ پسندیدہ الخ یعنی پسند کیا ہے اس کو تمام زمین سے واسطے رہنے کے اخیر زمانہ میں۔ ❺ اپنے یمن میں رہنا اضافت یمن کی ان کی طرف بہ سبب اس کے کہ مخاطب عرب ہیں اور یمن ان کی زمین سے ہے۔ ❻ کفیل بن چکا ہے الخ یعنی میری وجہ سے' میری امت کے حق میں کہ محافظت کرے شام کی اور اس کے رہنے والوں کی کفار کے شر سے اور ان کے غالب آنے سے اس دیار پر۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٦٢٧٧- (١٢) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ وَقِيْلَ الْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ ((اَلْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ

سیدنا شریح بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس اہل ❶ شام کا ذکر کیا گیا اور ان سے درخواست کی گئی کہ اے امیر المومنین ❷ انہیں لعنت کیجئے' انہوں نے کہا نہیں' بلاشبہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا تھا

اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ۔)) (احمد فی المسند ۱/ ۱۱۲)

کہ ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس آدمی ہیں ان میں سے جب بھی کوئی ابدال فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا آدمی بدل دیتا ہے ان کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور ان کی مدد سے دشمنوں سے بدلہ لیا جاتا ہے اور اہل شام سے ان کی وجہ سے عذاب پھیر دیا جاتا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اہل شام کا ذکر کیا گیا الخ مراد اہل شام سے یہاں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مخالفین ہیں جو کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ تھے شام میں کہ حاکم ملک شام کے تھے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے آخر تک، پس ان کا ذکر ساتھ برائی کے کیا گیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سامنے۔ ❷ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں لعنت نہیں کرتا الخ اس لیے کہ وہ ہمارے بھائی ہیں جنھوں نے ہم پر بغاوت کی اور دوسری روایت میں صراحت کے ساتھ یہ مذکور ہے۔

٦٢٧٨- (١٣) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَاِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيْهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَاِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا مِنْهَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوْطَةُ)) (رواهما احمد) (ابو داؤد حدیث رقم ٤٢٩٨ واحمد فی المسند ٤/ ١٦٠)

صحابہ رضی اللہ عنہم میں ❶ سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب شام فتح کیا جائے گا اور جب تمہیں اس مکانات اور شہروں میں رہائش کا اختیار دیا جائے تو تم ایک شہر کو لازم پکڑنا جس کا نام ❷ دمشق ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کے لئے لڑائیوں سے پناہ ❸ کی جگہ ہے اور دمشق شہر ملک شام کا جامع ❹ ہے دمشق کی زمینوں میں ایک زمین ہے جس کا نام غوطہ ❺ ہے۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک شخص سے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کہ نام اس کا معلوم نہیں ہوا اور راوی کا کسی صحابی کے نام سے واقف نہ ہونا صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے نقصان نہیں رکھتا کیونکہ تمام صحابہ عدول ہیں۔ ❷ دمشق ساتھ کسر دال اور فتح میم کے بموجب قول اکثر وافصح کے کہ پائے تخت شام کا ہے۔ ❸ جگہ پناہ مسلمانوں کی ہے لڑائیوں معنی یہ ہیں کہ اس میں مسلمان داخل ہوتے اور پناہ لیتے ہیں جیسے کہ پناہ لیتی ہے پہاڑ میں بکری پہاڑ کی چوٹی کی طرف۔ ❹ شہر جامع شام کا ہے یہ معنی ہیں فسطاط کے اور فسطاط بمعنی شہر جامع کے بھی آتا ہے اور اسی لیے مصر کو بھی فسطاط کہتے ہیں اور فسطاط بمعنی خیمہ بھی آتا ہے۔ ❺ اس کا نام کہ غوطہ غرطہ ہے، باغوں اور چشموں کا نام ہے جو کہ دمشق کے گرد ہیں اور بعض نے کہا غوطہ نزدیک دمشق کے ایک شہر ہے۔

٦٢٧٩- (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْخِلَافَةُ بِالْمَدِيْنَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ۔)) (البیهقی ٦/ ٤٤٧ والحاکم فی المستدرك ٣/ ٧٣)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خلافت ❶ مدینہ میں ہے اور ملک ❷ شام میں ہے۔''

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ خلافت مدینہ میں ہے یعنی غالباً اس لیے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانہ میں کوفہ میں رہتے تھے یا مراد یہ ہے کہ خلافت مستقرہ مدینہ میں ہے۔ ❷ اور ملک یعنی بادشاہت اس میں اشارہ ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بادشاہت کی طرف۔

٦٢٨٠- (١٥) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رَأَيْتُ عَمُوْدًا مِّنْ نُّوْرٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِيْ سَاطِعًا حَتّٰى اِسْتَقَرَّ بِالشَّامِ))۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) (البيهقي في دلائل النبوة ٦/ ٤٤٩)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے سر کے نیچے سے نور کا ایک ستون نکلتا ہوا دیکھا جو شام میں جا کر ٹھہر ❶ گیا ہے۔ (بیہقی فی دلائل النبوۃ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ شام میں جا کر ٹھہر گیا ہے' یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر ثابت رہنے دین اور قرار پکڑنے اور اس کے غلبہ کے شام میں اور اسی قبیل سے نور کا نکلنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کے پیٹ سے وقت ولادت کے اور روشن ہونا شام کے مکانوں کا اس سے۔

٦٢٨١- (١٦) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ اِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَآئِنِ الشَّامِ))۔ (رواه ابو داوٗد) (ابو داؤد حديث رقم ٤٢٩٨)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کے اجتماع کی جگہ غوطہ میں روز جنگ ❶ ہے وہ ایک شہر کی طرف ہے جس کا نام دمشق ہے اور وہ شام کے تمام شہروں سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ روز جنگ یعنی جنگ دجال کے۔

٦٢٨٢- (١٧) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَأْتِيْ مَلِكٌ مِّنْ مُّلُوْكِ الْعَجَمِ فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَآئِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ۔ (رواه ابو داوٗد) (ابو داؤد حديث رقم ٤٦٣٩)

سیدنا عبدالرحمٰن بن سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نزدیک ہے کہ عنقریب عجم کے بادشاہوں سے ایک بادشاہ آئے گا تو وہ دمشق کے علاوہ تمام شہروں ❶ پر غالب ہوگا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث مقطوع ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سوائے دمشق کے، بیان نہیں کیا شارحین نے کہ وہ بادشاہ کون ہے؟ جاننا چاہیے کہ احادیث فضیلت شام اور بیت المقدس، صخرہ، عسقلان، قزوین، اندلس اور دمشق اور سوائے ان کے کہ آئے ہیں اور محدثین نے حکم کیا ہے اوپر اکثر ان کے ساتھ ضعف کے، واللہ اعلم کذا فی سفر السعادت۔

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس امت کے ثواب کا بیان ❶

الفصل الاول (پہلی فصل)

٦٢٨٣ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّما اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَابَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰى كَرَجُلِ نِ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عَطَآءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ))۔

(رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣٤٥٩ واحمد فی المسند ٢/ ١٢٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک تمہاری عمر کی مدت دوسری امتوں کی نسبت جو کہ گزر چکی ہیں عصر سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک ہے' تمہاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال اس طرح ہے کہ ایک آدمی نے کچھ لوگوں کو کام پر لگایا اور کہا کہ کون ہے جو آدھے دن تک میرے لئے ایک ایک قیراط پر کام کرے گا تو یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا' پھر اس نے کہا کون ہے جو دوپہر سے لے کر عصر تک ایک ایک قیراط پر کام کرے تو نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا' پھر اس نے کہا کون ہے جو عصر سے مغرب تک' دودو قیراط پر کام کرے' خبردار تم وہ لوگ ہو جو عصر کی نماز سے لے کر مغرب تک کا عمل کر رہے ہو' خبردار تمہارے لئے دومرتبہ اجر ہے' تو یہود ونصاریٰ ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کہ کام ہمارا زیادہ لیکن ہمارے لئے ثواب بہت کم ہے' ❷ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو کیا میں نے تم پر تمہارے حق میں کچھ بھی ظلم کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک یہ میرا فضل ہے میں جس کو چاہتا ہوں اسے دیتا ہوں۔

فوائد الحدیث: ❶ اس امت کے ثواب کا بیان، فضیلت اس امت مرحومہ کی اور کثرت ان کی بہ سبب دوسری امتوں کے خارج حد حصر اور حیطہ بیان سے ہے اور اس کے ثابت کرنے میں بھی قول حق سبحانہ وتعالیٰ کا ہے ﴿كنتم خير امة اخرجت للناس﴾ یعنی تھے بہتریں امت جو کہ نکالی گئی لوگوں کے لیے اور اللہ تعالیٰ کا قول ﴿وكذالك جعلنا كم امة وسطًا لتكونوا شهدآء على الناس﴾ اور بس ہے یہ کہ وہ امت محمد ﷺ ہیں کہ خاتم النبیین اور سید المرسلین اور افضل الخلائق ہیں۔ اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كماصليت على ابراهيم وعلىٰ آل ابراهيم انك حميد مجيد۔

❷ مطلب یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کی ہر چند کہ عمریں زیادہ تھیں اور عبادت بھی بہت لیکن امت محمدیہ کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے ان سے ثواب دگنا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اسی حدیث کے مطابق مضمون انجیل میں بھی موجود ہے چنانچہ متی کی انجیل باب بیس آیت ایک میں عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ایک مالک نے صبح کے وقت ایک دینار پر مزدور مقرر کیے اور اپنے باغ میں بھیجے، پھر چند ساعت کے بعد اور مزدور اتنی مزدوری پر باغ میں بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک دینار دیا، پہلوں نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی اور یہ تھوڑی دیر کے محنتی، برابر ہو گئے، مالک نے جواب دیا کہ کیا میں نے تم پر ظلم کیا جو تمہاری مزدوری مقرر ہوئی تھی، سو تم نے پائی مجھے اپنے مال میں اختیار ہے جتنا جس کو چاہوں دوں، علیٰ ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جائیں گے اور مقدم مؤخر بلائے گئے تو بہت لوگ ہیں لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہیں، فقط اس انجیل کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدیہ امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب میں افضل ہے اس لیے کہ سب سے پچھلی امت ہے سو یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے، یہود و نصاریٰ کے شور و غل سے کیا ہوتا ہے۔

٦٢٨٤- (٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِیْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ))۔ (رواه مسلم)

(مسلم حديث رقم (١٢ـ ٢٨٣٢) واحمد في المسند ٢/ ٤١٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت میں سے بہت سخت ❶ سے مجھ سے محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے ان کی چاہت یہ ہوگی کہ وہ اپنے مال اور اپنے اہل و عیال کے بدلہ میں مجھے دیکھیں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی ﷺ کی تمنائی دیدار میں اپنے اہل و عیال اور مال کو فدا کرنے کا آرزومند ہوگا۔

٦٢٨٥- (٣) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ ((لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ)) (متفق عليه) وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ ((اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ)) (فِیْ كِتَابِ الْقِصَاصِ) (البخاري حديث رقم ٣٦٤١ ومسلم حديث رقم ١٧٤-١٠٣٧ وابوداؤد حديث رقم ٤٢٥٢ وابن ماجه حديث رقم ٣٩٥٢ واحمد في المسند ٤/ ١٠١)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا' آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں سے ایک گروہ ❶ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ قائم رہے گا' جو ان کی مدد چھوڑ دے یا ان کی مخالفت کرے تو وہ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔ (متفق علیہ) اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ان مــن عباد الله کتاب القصاص میں ذکر کی گئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس گروہ سے اہل حدیث کا گروہ مراد ہے جیسے ترمذی کی حدیث میں علی بن مدینی نے تصریح کی ہے کہ یہ گروہ اہل حدیث کا گروہ ہے اور وہ حدیث فصل ثالث میں ان شاء اللہ تعالیٰ آتی ہے۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

٦٢٨٦- (٤) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ۔)) (رواه الترمذى) (الترمذی حدیث رقم ۲۸۶۹ واحمد فی المسند ۳/ ۱۳۰)

''میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے (جس کے بارہ میں یہ معلوم ❶ نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا اول بہتر ہے یا اس کا آخر۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ متعدد طرق کی بنا پر صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نبی ﷺ کی ساری امت کی یہ مثال نہیں ہے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم افضل ترین امت ہیں، نص اور سنت کے ساتھ اور یہ تمثیل ہے قرون مشہود لہا بالخیر کے باقی امت کے علاوہ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٦٢٨٧ - (٥) عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ اَوْ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ يَكُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَ اَعْمَقَهَا عُمْقًا وَاَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَا اَنَا مِنْهُمْ۔)) (رواه رزين)

جعفر صادق رحمہ اللہ اپنے باپ سے ❶ وہ اپنے دادا سے ❷ روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اور خوش ہو جاؤ ❸ بے شک میری امت کی مثال ❹ بارش کی سی ہے نہیں ❺ معلوم کیا جا سکتا کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر، یا اس کی مثال ایک باغ کی سی ہے جس سے ایک سال تک ایک فوج ❻ کھلائی گئی، پھر اس سے ایک سال دوسری فوج کھلائی گئی، ہو سکتا ہے کہ جب اس سے دوسری فوج کھائے تو وہ باغ بہت اچھا، بہت چوڑا اور بہت گہرا بن جائے، وہ امت کیسے ہلاک ہو جس کی ابتداء میں میں ہوں، اس کے واسط میں مہدی اور اس کے آخر میں مسیح علیہ السلام ہوں، لیکن اس کے درمیان میں ایک گجرو ❼ ٹیڑھی جماعت ہو گی، جس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو گا اور نہ ❽ ہی میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق ہو گا۔ (رزین)

حکم الحدیث: میں ان تمام الفاظ کے ساتھ کسی سند سے واقف نہ ہو سکا۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے باپ یعنی امام باقر سے۔ ❷ امام جعفر کے دادا سے یعنی زین العابدین علی بن حسین سے۔

❸ خوش ہو جاؤ اور خوش ہو جاؤ، دو مرتبہ فرمایا اس کو تاکید کے لیے یا ایک دنیا کے لیے اور دوسرا آخرت کے لیے۔ ❹ مثال بارش کی سی یعنی مشابہ حال انواع بارش کے ہے بیچ حصول منفعت کے۔ ❺ نہیں معلوم کیا جاتا کہ آخر اس کا بہتر ہے الخ بظاہر اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے شک، تردد اور عدم یقین اس میں ہے کہ اول امت بہتر ہے یا آخر امت اور حقیقت میں یہاں یہ مقصود نہیں ہے، بلکہ کنایہ ہے اس سے کہ تمام امت بہتر ہے جیسے کے تمام بارش بہتر اور نافع ہوتی ہے یعنی سب برابر ہیں خیر اور نافع ہونے میں تو خیر تفصیل کے معنی میں نہیں ہے تو پہلوں نے صحبت رکھی ساتھ نبی ﷺ کے اور اتباع کیا آپ کا اور پہنچایا بلانا آپ کا اسلام کی طرف اور بنیاد رکھی آپ کے قواعد دین کی اور مدد کی

نبی ﷺ کی اور بعد والوں نے نگاہ رکھا اور مقرر کیا اس کو اور تمام کیا اس کی بنا کو اور محکم کیا اس کے ارکان کو اور بلند کیا اس کے منار کو اور پھیلایا اس کی روشنی کو اور ظاہر کیا اس کی نشانیوں کو۔ ❻ کھلائی گئی الخ یعنی نفع اٹھایا بعض اس کے سے ایک جماعت نے۔ ❼ نہیں ہوں گے وہ مجھ سے یعنی میرے طریق پر نہیں۔ ❽ اور نہ میں ان سے ہوں یعنی ان سے راضی نہیں ہوں اور نہ مددگار رہوں، بلکہ میں بیزار اور ناراض ہوں ان سے ان کے فسق اور ظلم کی وجہ سے۔

٦٢٨٨- (٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَیُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَيْكُمْ اِيْمَانًا)) قَالُوْا الْمَلٰٓئِكَةُ قَالَ ((وَمَالَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ)) قَالُوْا فَالنَّبِيُّوْنَ قَالَ ((وَمَالَهُمْ لَايُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْیُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ)) قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ ((وَمَالَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ)) قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَیَّ اِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا))۔ (البیهقی فی دلائل النبوة ٦/ ٥٣٨)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا کہ ❶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کونسی مخلوق ❷ تمہیں ایمان کے لحاظ سے زیادہ پسند ہے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ فرشتے ❸ آپ نے فرمایا اور ان کو کیا ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں ❹ جب کہ وہ اپنے رب کے پاس ہیں' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا پھر انبیاء علیہم السلام ہیں' آپ نے فرمایا اور ان کو کیا ہے کہ وہ ایمان نہ لائے جب کہ ان پر وحی نازل ❺ ہوتی ہے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا تو ہم ہیں' آپ نے فرمایا اور تمہیں کیا ہے کہ تم ایمان نہ لاؤ اور جب کہ ❻ میں تم میں موجود ہوں' راوی کہتے ہیں پھر رسول پاک ﷺ نے فرمایا' بے شک میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ایمان ان لوگوں کا ہے جو میرے بعد ❼ ہوں گے وہ مصحف پائیں ❽ گے اس میں احکامات لکھے ہوئے ہیں' وہ اس پر ایمان لائیں گے ❾ جو کچھ اس میں ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا۔ ❷ کون سی مخلوق الخ مخلوقات میں سے کس کا ایمان بہت قوی اور اچھا جانتے ہو۔ ❸ فرشتے ہیں یعنی ان کے ایمان کو ہم بہت اچھا اور قوی جانتے ہیں۔ ❹ حالانکہ وہ نزدیک پروردگار اپنے کے ہیں یعنی وہ مقرب ہیں اور دیکھتے ہیں عجائب وغرائب کا ہے ان کے ایمان میں۔ ❺ حالانکہ وحی اترتی ہے ان پر اور فرشتہ روح الامین آتا ہے ان کے پاس اور بلا واسطہ پیغام پروردگار کا پہنچاتا ہے ان کو اور مشاہدات اور معائنہ اس کے انوار کا کرتے ہیں۔

❻ حالانکہ میں الخ اور مشاہدہ کرتے ہو اور آثار وحی کے اور ایمان کے اور دیکھتے ہو نشانیاں نبوت کی۔ ❼ میرے بعد یعنی میری وفات کے بعد کہ وہ تابعین ہیں اور اتباع ان کے روز قیامت تک۔ ❽ پائیں گے الخ یعنی پائیں گے قرآن اور حدیث جن میں احکام دین کے مسطور ہیں۔ ❾ ایمان لائیں گے الخ یعنی غائبانہ ایمان لائیں گے ساتھ سننے اخبار و آثار کے بے مشاہدہ اور معائنہ انوار کے۔

٦٢٨٩- (٧) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ

عبدالرحمٰن بن علاء حضرمی سے روایت ہے' کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی جس نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے

((اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَّهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ))۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) (البیهقی فی دلائل ٦/ ٥١٣)

سنا کہ اس امت کے آخر میں کچھ لوگ ہوں گے کہ جن کا اجر پہلے ❶ لوگوں جیسا ہوگا وہ نیکیوں کا حکم کریں گے اور برائیوں سے منع کریں گے اور فتنہ پردازوں سے لڑائی ❷ کریں گے۔ (بیہقی فی دلائل النبوۃ)

حکم الحدیث: میں اب تک اس کی سند سے واقف نہیں ہوں۔

فوائد الحدیث: ❶ مانند ثواب الخ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہ کے۔

❷ اور لڑیں گے الخ یعنی ہاتھوں کے ساتھ یا زبانوں کے ساتھ فتنہ والوں سے باغی اور خارجی رافضی اور تمام اہل بدع مراد ہیں۔

٦٢٩٠ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((طُوْبٰى لِمَنْ رَّاٰنِيْ وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَّمْ يَرَنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ))۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٥/ ٢٦٤)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خوشی ہو اس شخص کو ❶ کہ جس نے مجھ کو دیکھا اور سات مرتبہ اس شخص کو خوشی ہو جس نے مجھے نہیں دیکھا اور وہ میرے ساتھ ایمان لایا۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس حدیث کا شاہد ہے جو اسے مضبوط کرتا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس شخص کو کہ دیکھا مجھ کو یعنی اور ایمان لایا مجھ پر اور اس حدیث میں تعین عدد سات کا سپرد ہے شارع صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پر پس مراد اس سے تکثیر ہے نہ کہ تحدید۔

٦٢٩١ - (٩) وَعَنْ اَبِيْ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جُمُعَةَ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا؟ اَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ ((نَعَمْ قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوٰى رَزِيْنٌ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهٖ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا اِلٰى اٰخِرِهٖ۔ (الدارمی الحدیث رقم ٢٧٤٤ واحمد فی المسند ٤/ ١٠٦)

ابن محیریز تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابی جمعہ سے کہا جو کہ ایک صحابی ہیں' ہمیں ایک حدیث بیان کیجئے جسے تم نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو' انہوں نے کہا اچھا میں تمہیں ایک خوب فائدہ دینے والی حدیث بیان کرتا ہوں' ایک دن ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چاشت کا کھانا کھایا اور ہمارے ساتھ سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے زیادہ بھی کوئی اچھا ہو سکتا ہے' ہم اسلام لائے اور ہم نے آپ کے ساتھ جہاد بھی کیا ہے' ❶ آپ نے فرمایا کہ ہاں' وہ لوگ تمہارے بعد آئیں گے' وہ میرے ساتھ ایمان لائیں گے' ❷ حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہوگا۔ (احمد) اور روایت کی رزین نے سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے قال یارسول اللہ احد خیر منا سے آخر تک۔

حکم الحدیث: دو میں سے ایک سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک حدیث یعنی جو فائدہ دے تجھے اور بشارت بخشے خیریت اور فضیلت کے۔ ❷ ایمان لائیں گے مجھ پر حالانکہ نہیں دیکھا مجھ کو یعنی وہ اس حیثیت سے بہتر ہوں گے اگرچہ تم بہتر ہو ان سے مسابقہ اور مشاہدہ اور مجاہدہ کے لحاظ سے۔

٦٢٩٢- (١٠) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)) قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) (الترمذی حدیث رقم ٢١٩٢)

معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک نے فرمایا جس وقت اہل شام برباد ہوں گے تو تم میں بھلائی نہیں ہوگی' اور میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ رہے گی' جو مدد کیے گئے ہوں گے' جو شخص ان کی مدد چھوڑ دے تو وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ❶ ہو جائے۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے یعنی قیامت قریب ہو، ایک طائفہ قلیلہ اہل حدیث کا ہر زمانہ میں قرآن وحدیث پر قائم رہا اور لوگ ان کے ساتھ عداوت کرتے رہے لیکن ان کی عداوت سے کچھ ضرر نہ ہو سکا اور قیامت تک یہ طائفہ قائم رہے گا یہاں تک کہ امام مہدی سے مل جائے گا۔

٦٢٩٣- (١١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ۔)) (رواه ابن ماجة والبيهقي) (ابن ماجه حدیث رقم ٢٠٤٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا اور نسیان کو معاف کر دیا اور وہ چیز کہ جس پر یہ زبردستی کئے جائیں۔'' ❶ (ابن ماجہ' بیہقی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ مجبور کیے گئے ہیں یہ اس پر ابن ماجہ نے اس حدیث پر مجبور اور بھولنے والے کی طلاق کا باب مقرر کیا ہے اور کہا ((باب طلاق المکره والناسی)) پھر اس حدیث کو بیان کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکرہ اور ناسی کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا اور دنیا کے احکام میں بھی اس کو معافی ہوگی اور بھولے سے طلاق دے دیں یا زبردستی سے تو طلاق نہ پڑے گا اسی طرح چوک کے ساتھ جیسے زبان سے الحمدللہ کہنے کا ارادہ کیا ہے اور ''أَنْتِ طَالِقٌ'' نکل گیا تو طلاق نہ پڑے گی جن لوگوں نے یہ حکم دیا ہے کہ بھول چوک کے ساتھ طلاق پڑ جائے گی، ان کا قول اس حدیث کے رو سے غلط ہے۔

٦٢٩٤- (١٢) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ قَالَ ((أَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ

بہز بن حکیم رحمہ اللہ اپنے باپ سے' انہوں نے بہز کے دادا سے' انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ کی تفسیر میں فرما رہے تھے کہ تم ستر امتوں کو پورا کرنے والے ہو' تم اللہ

تَعَالٰی))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ) (الترمذی حدیث رقم ۳۰۰۱ وابن ماجه حدیث رقم ۴۲۸۸ والدارمی حدیث رقم ۲۷۶۰)

تعالیٰ کے نزدیک ان تمام میں سے بہتر اور عزت والے ہو۔ (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تم پورا کرنے والے ہو ستر امتوں کو الخ یعنی سترویں امت تم ہو اور بہت گرامی قدر اللہ عزوجل کے نزدیک اور مراد عدد سے تکثیر ہے نہ کہ تحدید اور یہ عدد بمعنی تکثیر بہت آتا ہے یا یہ کہ ستر امتیں جو بڑی بڑی گذری ہیں وہ مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جیسا تمہارا رسول خاتم النبیین ہے اسی طرح تم خاتم الامم ہو یہ اس ضعیف امت پر ہمارے مالک کی عنایت ہے۔

مصنف کتاب مشکوٰۃ کے نے کہا: قدر دانی کرے اللہ تعالیٰ اس کی سعی کی اور تمام کرے اس پر نعمتیں اپنی، واقع ہوئی فراغت جمع کرنے احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے آخر دن جمعہ رمضان کے نزدیک دیکھنے ہلال (چاند) شوال کے سات سو سینتیسویں برس میں (۷۳۷ھ) ساتھ حمد اللہ تعالیٰ کے اور نیک توفیق اس کی کے اور سب تعریف واسطے اللہ کے کہ پالنے والا عالموں کا ہے اور درود اور سلام اوپر اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل کے اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم سب پر۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ o رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ o اِلٰهُ الْحَقُّ اٰمِیْنُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اٰمِیْنُ

اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق وتائید سے مشکوٰۃ شریف کی نظر ثانی وتسہیل مکمل ہوئی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ

وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

عبد الخبیر اُویسی حفید

(علامہ ابوتراب عبد التواب محدث ملتانی رحمہ اللہ)

۹۔۷۔۲۰۰۹

الاکمال فی اسماء الرجال از صاحب مشکوٰۃ

دیباچہ از مؤلف

اے اللہ! مجھے اس کتاب کو مکمل اور تمام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ ہی پر توکل کرتے ہیں' اے اللہ! تو پاک ہے ہم تمام شکر کی صورتوں کے لحاظ سے تیرا شکر ادا کرتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر آپ کی آل' آپ کے اصحاب اور آپ کے تمام انبیاء بھائیوں پر خاص رحمت عطا فرمائے۔

امابعد! اسماء الرجال کی یہ کتاب دو ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلا باب صحابہ' صحابیات رضوان اللہ علیہم اور ان کے بعد جو تابعین وتابعیات رحمہم اللہ وغیرہ ہوئے ہیں' کے ذکر میں ہے' جن کا ذکر یا جن کی روایت اس کتاب مشکوٰۃ میں آئی ہے۔

ان کے اسماء کی ترتیب حروف تہجی کے حساب سے قائم کی گئی ہے' جن کی کنیت ان کے نام سے زیادہ مشہور ہے ان کا ذکر کنیت کے حرف کے ماتحت آئے گا نہ کہ اسم کے حرف کے ماتحت۔ مثلاً سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ یا عبدالرحمٰن ہے تو ہم ان کا ذکر حرف ہاء کے ماتحت کریں گے حرف عین کے ماتحت نہیں۔

دوسرا باب صاحب اصول (ائمہ محدثین رحمہم اللہ) کے تذکرہ میں ہے جن میں سے بعض کا ذکر تو ہم نے مشکوٰۃ کے شروع میں کر دیا ہے اور بعض کا نہیں کیا۔

باب اوّل

صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا تذکرہ' اس میں چند فصلیں ہیں۔

حرف ''الف''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ:

یہ سیدنا انس بن مالک بن نضر رضی اللہ عنہ ہیں' ان کی کنیت ابوحمزہ ہے' قبیلہ خزرج میں سے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص ہیں۔ ان کی والدہ کا نام سیدہ ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا ہے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اس وقت ان کی عمر دس برس تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بصرہ میں مقیم رہے تاکہ وہاں لوگوں کو دین سکھائیں۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بصرہ میں سب سے آخر ۹۱ ہجری میں آپ کا انتقال ہوا' عمر ۱۰۳ سال کی تھی جبکہ ایک کے قول کے مطابق آپ کی عمر ۹۹ سال ہوئی۔ ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ یہ قول زیادہ صحیح ہے۔ کہا جاتا ہے ان کی اولاد کی تعداد ایک سو ہے۔ جبکہ ایک قول کے مطابق ۸۰ جن میں ۷۸ مرد اور ۲ عورتیں ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

سیدنا انس بن مالک الکعبی رضی اللہ عنہ:

یہ انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ ہیں' ان کی کنیت ابوامامہ اور ان کا نام اس حدیث کی سند میں مذکور ہے جو مسافر' حاملہ اور مرضعہ (دودھ پلانے والی) کے روزوں کے سلسلہ میں مروی ہے' آپ نے بصرہ میں رہائش رکھی' آپ سے ابن قلابہ نے (احادیث کو) روایت کیا ہے۔

سیدنا انس بن النضر رضی اللہ عنہ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بن نضر انصاری' نجاری' یہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔ جب جنگ احد کے روز یہ شہید ہوئے تو اس وقت ان کے جسم پر تلوار' نیزہ اور برچھی کے ۳۰ سے زیادہ نشانات دیکھے گئے۔ انہی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی من المؤمنین رجال صدقوا ماعاھدوا اللہ علیہ الآیۃ

سیدنا انس بن مرثد رضی اللہ عنہ:

سیدنا انس بن مرثد رضی اللہ عنہ ابومرثد کے بیٹے ہیں' ابومرثد کا نام کَنَّاز بن حسین ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ان کا نام انیس تھا ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہی وہ انیس ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُغْدُیَا اُنَیْسُ اِلَی امْرَاَۃِ ھٰذِہٖ الخ یعنی صبح کو اے انیس! اس عورت سے مل کر پوچھو اگر اس نے زنا کا اقرار کرلیا تو اس کو سنگسار کر دینا اور ایک یہ قول ہے کہ یہ دوسرے انیس تھے۔ واللہ اعلم۔ آپ کی وفات ۲۰ ہجری میں ہوئی۔ ان کو ان کے والد اور ان کے دادا اور بھائی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی ہے۔ ان سے سہل بن حنظلہ اور حکم بن مسعود نے روایت کیا' کناز میں کاف مفتوح ہے اور نون مشدد اور زائے معجمہ ہے۔

سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ:

سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ انصاری اوس قبیلہ سے ہیں' آپ ان اصحاب میں سے ہیں جو عقبہ ثانیہ کے موقع پر حاضر تھے اور عقبہ والی رات میں یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام لوگوں تک پہنچانے پر مامور اور محافظ تھے۔ دونوں عقبہ کا درمیانی فاصلہ ایک سال تھا۔ آپ بدر میں اور اس کے بعد دیگر غزوات میں بھی حاضر رہے آپ سے صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ مدینہ منورہ ۲۰ ہجری میں آپ کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

سیدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ مالک بن ربیعہ انصاری' ساعدی کے بیٹے ہیں' آپ تمام غزوات میں حاضر ہوئے' آپ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور تھے اور آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا۔ آپ کا انتقال ۶۰ ہجری میں ہوا۔ جس وقت آپ کی عمر ۷۸ سال تھی تو آپ کی بینائی ختم ہوگئی۔ بدری صحابہ میں سے آپ کی وفات سب سے آخر میں ہوئی۔ اسید میں ھمزہ مضموم اور سین مہملہ مفتوح اور یا ساکن ہے۔

سیدنا اسلم رضی اللہ عنہ:

سیدنا اسلم رضی اللہ عنہ' ان کی کنیت ابو رافع ہے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کا ذکر حرف را میں آئے گا۔ ان شاء اللہ

سیدنا اسمر رضی اللہ عنہ:

سیدنا اسمر طائی صحابی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں' آپ کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہوتا ہے۔ مفرس مضرس میں میم مضموم اور ضاد معجمہ مفتوح اور راء مکسورہ مشددہ ہے۔

سیدنا اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ:

سیدنا اشعث بن قیس بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں' آپ کی کنیت ابو محمد کندی ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کندہ قبیلہ کا وفد آیا تو آپ اس کے ساتھ رئیس وفد ہو کر آئے تھے اور یہ واقعہ ۱۰ ہجری کا ہے۔ یہ اسلام سے پہلے اپنے قبیلہ کے بہت معزز اور ممتاز شخص تھے۔ اسلام میں بھی آپ بہت وجیہ شخص تھے مگر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ اسلام سے پھر گئے تھے پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں دوبارہ اسلام قبول کیا اور کوفہ میں رہتے ہوئے ۴۰ ہجری میں وفات پائی۔ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

سیدنا اشج رضی اللہ عنہ:

سیدنا اشج کا اصل نام منذر رضی اللہ عنہ ہے' آپ الحائذ العصری العبدی کے بیٹے ہیں' یہ اپنی قوم کے سردار اور ان کو اسلام کی طرف لانے والے تھے۔ آپ وفد عبد القیس میں شامل ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے' آپ کا شمار اعراب اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ آپ سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ان کا ذکر باب الحذر والتانی میں ہے۔ العصری میں عین مفتوح اور صاد مہملہ مفتوح اور راء مہملہ ہے۔

سیدنا اشیم الضبابی رضی اللہ عنہ:

شیم ضبابی کا ذکر باب الفرائض میں ضحاک کی حدیث میں ہے۔

سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم:

سیدنا ابراہیم' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ ہیں' آپ ام المؤمنین سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مملوکہ تھیں۔ مدینہ منورہ میں ذی الحجہ ۸ہجری کو پیدا ہوئے اور سولہ ماہ کی عمر میں وفات ہوگئی اور ایک قول کے مطابق اٹھارہ ماہ زندہ رہے۔آپ بقیع الغرقد میں مدفون ہوئے۔

سیدنا اغر مازنی رضی اللہ عنہ:

سیدنا اغر رضی اللہ عنہ مزنی کے بیٹے صحابی ہیں' آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اور معاویہ بن قرہ نے ان سے روایت کی ہے۔اغر میں همزہ مفتوح ہے اور غین معجمہ مفتوح ہے اور راء مشدد ہے۔

سیدنا ابیض رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابیض رضی اللہ عنہ' حمال کے بیٹے ہیں' قوم سبا کے شہر مارب سے آپ کا تعلق ہے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد کی صورت میں حاضر ہوئے اور ایمان لے آئے۔یمن میں رہتے تھے آپ سے بہت کم احادیث روایت کی گئی ہیں۔حمال میں حاء مفتوح اور میم مشدد مارب کی میم پر فتح ہے اور ہمزہ ساکن اور را اور باء مکسور ہے۔یمن میں صنعاء کے قریب ایک شہر ہے البسائی سین مہملہ مفتوح اور باء موحدہ پر فتح اور الف کے بعد همزہ۔

سیدنا اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ:

سیدنا اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ تمیمی ہیں' آپ بنی تمیم کے وفد کے ساتھ فتح مکہ کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ مولفۃ القلوب میں سے ہیں۔ یہ قبل از اسلام اور اسلام کے بعد دونوں ادوار میں معزز رہے' آپ کو سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے اس لشکر پر امیر بنایا تھا جس کو خراسان کی طرف بھیجا تھا اور یہ لشکر سمیت جوزجاج میں مصائب کا شکار ہوگئے۔آپ سے سیدنا جابر اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔

سیدنا ابوالازہر رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوازہر نماری رضی اللہ عنہ ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے' آپ سے خالد بن معدان اور ربیعہ بن یزید نے روایت کی ہے۔آپ کا شمار شام والوں میں ہوتا ہے۔

سیدنا اکیدر دومہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا اکیدر رضی اللہ عنہ عبدالملک کے بیٹے اور دومۃ الجندل کے خطاب سے مشہور ہیں' آپ کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ مبارک ارسال فرمایا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا۔ان کا ذکر باب الجزیہ میں ہے اکیدر اکدر کی تصغیر ہے اور دومۃ

میں دال مہملہ پر ضمہ وفتحہ دونوں درست ہیں۔ دومہ شام اور حجاز کے درمیان ایک مقام کا نام ہے۔

سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ:

سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ ثقفی ہیں اور ایک قول یہ ہے اوس بن ابی اوس اور یہ عمرو بن اوس کے والد ہیں' آپ سے ابوالاشعث سمعانی اور ان کے بیٹے عمرو وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

سیدنا ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ:

سیدنا ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ لیثی ہیں' آپ غزوہ بدر میں اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شریک رہے' آپ دارارقم میں اسلام لائے۔ آپ نے ۳۴ ہجری میں انتقال فرمایا۔

سیدنا ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ دوسی مدنی ہیں۔' آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے' امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کرنا ثابت نہیں۔ ان سے عورتوں کے بارہ میں صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہے۔ ان سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ:

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ قضاعی کے بیٹے ہیں۔ اور ان کی والدہ ام ایمن ہیں جن کا نام برکتہ تھا۔ اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں پالا تھا۔ یہ آپ کے والد ماجد عبداللہ بن عبدالمطلب کی کنیز تھی اور سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے غلام تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے' یہ آپ کے محبوب اور محبوب کے بیٹے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کی عمر بیس سال تھی۔ اور بعض اقوال اس کے بھی خلاف ہیں' آپ وادی القری میں قیام پذیر ہو گئے تھے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اسی جگہ وفات پائی' اور بعض کا قول ہے کہ ۵۴ ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔ ابن عبدالبر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہی ٹھیک ہے۔ آپ سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ:

سیدنا اسامہ بن شریک الدنیانی ثعلبی ہیں۔ اہل کوفہ میں ان کی زیادہ روایات پھیلیں اور ان کو کوفہ والوں میں ہی شمار کیا جاتا ہے' ان سے زیاد بن علاقہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ الاکبر انصاری خزرجی کے بیٹے ہیں' یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے اور یہ ان چھ صحابہ میں سے تھے' جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا اور ان فقہاء میں سے تھے جو زمانہ نبوت میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ اور صحابہ میں کتاب اللہ کے بڑے قاری سمجھے جاتے تھے' ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابومنذر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابوطفیل کی کنیت سے خطاب فرمایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سید الانصار کا خطاب دیا۔ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سید المسلمین کا خطاب دیا۔ آپ نے مدینہ طیبہ میں ۱۹ ہجری

میں انتقال فرمایا۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔

سیدنا افلح رضی اللہ عنہ:

سیدنا افلح رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں' ان سے حبیب مکی روایت کرتے ہیں۔

سیدنا ایفع بن ناکور رضی اللہ عنہ:

سیدنا ایفع بن ناکور رضی اللہ عنہ یمن کے رہنے والے تھے' یہ ذی الکلاع کے نام سے مشہور اور اپنی قوم کے رئیس تھے' جن کی اطاعت اور اتباع کی جاتی تھی اور یہ مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے۔ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسود عنسی کے مقابلہ اور اس کے قتل کے لئے اہل اسلام کی مدد کرنے کے بارہ میں لکھا تھا۔ محاربہ صفین میں ۳۷ ہجری میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اشتر نخعی کے ہاتھ سے قتل ہو گئے۔

سیدنا انجشہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا انجشہ رضی اللہ عنہ سیاہ رنگ کے غلام' حدی خوان تھے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو نظم گا کر ہنگایا کرتے تھے۔ عمدہ آواز سے نظم پڑھتے۔ ان سے سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ یہ وہی ہیں جن کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (رويدك يا انجشة رفقا بالقوارير) ''اے انجشہ آہستہ آہستہ چلاؤ ان نازک شیشوں کی رعایت کرو۔'' یعنی عورتوں کو' ایسا نہ ہو کہ ٹوٹ جائیں۔ انجشہ میں ہمزہ مفتوح ہے اور نون ساکن اور جیم مفتوح اور شین معجمہ ہے۔

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ ہیں' ان کا نام صدی ہے اور یہ عجلان باہلی کے بیٹے ہیں' آپ مصر کے رہنے والے تھے پھر یہ حمص منتقل ہو گئے اور وہیں پر انتقال ہوا۔ ان اصحاب میں سے ہیں جن سے بکثرت روایات کی گئی ہیں۔ اہل شام کے ہاں ان کی مرویات زیادہ ہیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔ آپ نے ۸۶ ہجری میں وفات پائی تو اس وقت آپ کی عمر ۹۱ سال تھی اور یہ سب سے آخری صحابی تھے جن کا شام میں انتقال ہوا۔ ایک قول یہ ہے کہ شام میں سب سے بعد میں سیدنا عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے۔ صُدَیّ میں صاد پر ضمہ اور دال مہملہ مفتوح ہے اور یا مشدد ہے۔

سیدنا ابوامامہ انصاری رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوامامہ سعد ہے۔ سہل بن حنیف انصاری اوسی کے بیٹے ہیں۔ یہ اپنی کنیت سے ہی زیادہ مشہور ہیں' یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال سے دو سال پہلے پیدا ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ان کا نام ان کے نانا سعد بن زرارہ کے نام پر اور ان کی کنیت ان کی کنیت پر رکھی۔ یہ بوجہ کم عمری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سن سکے۔ اس لئے بعض لوگوں نے ان کا ذکر صحابہ کے بعد کے لوگوں میں کیا ہے۔ اور ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے ان کو منجملہ صحابی ثابت کر کے فرمایا ہے کہ وہ مدینہ میں بڑے تابعین کے بڑے علماء میں سے تھے۔ اپنے والد اور ابوسعید وغیرہ سے انہوں نے احادیث سنی ہیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایات کیں ہیں۔ آپ نے ۱۰۰ ہجری

میں وفات پائی اور اس وقت آپ کی عمر ۹۲ سال تھی۔

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ خالد بن زید انصاری خزرجی ہیں اور یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے۔ اور افواج کی محافظت کرتے ہوئے قسطنطنیہ میں ۵۱ ہجری میں وفات پائی اور یہ اس وقت یزید بن معاویہ کے ساتھ تھے جبکہ ان کے والد (سیدنا معاویہ) قسطنطنیہ میں جہاد کر رہے تھے تو ان کے ساتھ جہاد پر جانے کے لئے نکلے مگر بیمار ہو گئے۔ جب بیماری بڑھ گئی تو اپنے ساتھیوں کو وصیت فرمائی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے جنازہ کو اٹھا لینا۔ پھر جب دشمن کے سامنے صف بستہ ہو جاؤ تو مجھے اپنے قدموں کے نیچے دفن کر دینا چنانچہ لوگوں نے آپ کو وہیں دفن کر دیا۔ آپ کی قبر مبارک قسطنطنیہ کی چار دیواری کے قریب ہے جو آج تک مشہور ہے۔ (جس کی لوگ تعظیم کرتے ہیں اس کے وسیلے سے لوگ اللہ تعالیٰ سے شفا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو شفا دیتا ہے۔) ان سے ایک جماعت نے روایات بیان کی ہیں۔ قسطنطنیہ میں قاف مضموم اور سین ساکن ہے پہلی طاء مضموم اور دوسری طاء مکسور ہے اور اس کے بعد یاء ساکنہ ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ان حروف کو ہم نے اسی طریقے سے منضبط کیا ہے اور اسی طریقہ سے یہ مشہور ہے۔ اور قاضی عیاض مغربی نے مشارق میں بہت سے لوگوں سے نقل کیا ہے کہ اس میں بعد نون کے یاء مشددہ بھی ہے۔

سیدنا ابوامیہ مخزومی رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوامیہ رضی اللہ عنہ یہ صحابی ہیں' ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے' ان سے ابومنذر روایت کرتے ہیں۔

سیدنا امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ:

یہ امیہ بن مخشی خزاعی ازدی ہیں ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے' طعام کے بارہ میں ان سے حدیث مروی ہے' ان کے بھتیجے مثنیٰ عبدالرحمٰن ان سے روایت کرتے ہیں۔ مخشی میں میم مفتوح خاء ساکن اور شین مکسور ہے اور یاء مشدد ہے۔

سیدنا امیہ بن صفوان رضی اللہ عنہ:

سیدنا امیہ رضی اللہ عنہ بن صفوان بن امیہ بن خلف الجمحی ہیں' انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور اپنے بھتیجے سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ وغیرہ سے عاریت کے بارہ میں روایت کیا ہے۔

سیدنا ابواسرائیل رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابواسرائیل رضی اللہ عنہ صحابہ میں سے ایک شخص تھے۔ جنہوں نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ کسی سے بات نہیں کریں گے اور روزہ کی حالت میں دھوپ میں کھڑے رہیں گے اور اپنے اوپر سایہ نہیں کریں گے' ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بیٹھیں اور سایہ میں بیٹھیں اور لوگوں سے کلام بھی کریں۔ ان کی حدیث سیدنا ابن عباس اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کے پاس ہے۔

سیدنا آبی اللحم خلف بن عبدالملک رضی اللہ عنہ:

سیدنا خلف بن عبدالملک الغفاری رضی اللہ عنہ' آبی اللحم کے نام سے مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عبداللہ ہے اور ایک قول کے

مطابق حویرث ہے۔ آبی اللحم کے معنی ہیں گوشت سے انکار کرنے والا۔ اور یہ آبی اللحم کے لقب سے اس لئے مشہور ہوئے کہ گوشت بالکل نہیں کھاتے تھے۔ اور ایک یہ قول ہے کہ وہ اس جانور کا گوشت نہیں کھاتے تھے جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہوتا تھا (یعنی اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی اس سے پرہیز کرتے تھے) جنگ حنین میں شہید ہوئے ان کے آزاد کردہ غلام سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ آبی میں همزہ پر زبر اور مد ہے اور حاء موحدہ مکسورہ اور یاء ساکنہ ہے۔

تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

یہ اویس رحمۃ اللہ علیہ بن عامر ان کی کنیت ابوعمر ہے یہ قرن کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر آپ کا دیدار نصیب نہ ہوسکا ان کے مقبول ہونے کی بشارت دی گئی اور ان کو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اور آپ کے بعد دوسروں نے بھی دیکھا۔ یہ زہد اور خلق سے کنارہ کشی میں مشہور تھے۔ محاربہ صفین کے موقع پر ۳۷ھ میں یا تو شہید ہو گئے یا گم ہو گئے۔

آبان رحمۃ اللہ علیہ

آبان رحمۃ اللہ علیہ بن عثمان بن عفان قرشی محدثین اہل مدینہ میں سے تابعی ہیں اور اپنے والد محترم اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایات کرتے ہیں۔ ان کی روایات بکثرت ہیں ان سے امام زہری نے روایت کی ہے۔ یہ یزید بن عبدالملک کے زمانہ میں انتقال فرما گئے۔ آبان میں همزہ مفتوح ہے اور باء پر تشدید نہیں۔

ایوب بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

ایوب رحمۃ اللہ علیہ بن موسیٰ ہیں عمرو بن سعید العاص رضی اللہ عنہ اموی کے بیٹے ہیں انہوں نے عطاء اور مکحول اور ان کے ہم مرتبہ محدثین رحمۃ اللہ علیہم سے روایات بیان کی ہیں اور ان سے شعبہ وغیرہ نے روایات بیان کی ہیں۔ یہ بڑے فقہاء میں سے تھے۔ انہوں نے ۱۳۲ ہجری میں وفات پائی۔

امیہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

امیہ رحمۃ اللہ علیہ جو عبداللہ بن خالد بن اسید مکی کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ان سے زہری وغیرہ نے روایات بیان کی ہیں۔ یہ والی خراساں رہے اور ۸۰ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

اسلم رحمۃ اللہ علیہ

اسلم رحمۃ اللہ علیہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کی کنیت ابو خالد تھی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حبشی تھے۔ انہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں ۱۱ ہجری کو خرید ا تھا انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث سنیں اور ان سے زید بن اسلم نے روایات بیان کی ہیں یہ مروان کے دور حکومت میں ۱۱۴ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔

ارزق بن قیس رحمۃ اللہ علیہ

ارزق رحمۃ اللہ علیہ قیس حارثی کے بیٹے تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سیدنا برزہ سے اور سیدنا ابن عمر سے اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے احادیث سنیں۔ ان سے کثیر لوگوں نے روایات کی ہیں۔

اعمش رحمۃ اللہ علیہ

ان کا نام سلیمان بن مہران رحمۃ اللہ علیہ کاہلی اسدی ہے یہ اعمش کے نام سے مشہور ہیں' یہ بنی کاھل کے آزاد کردہ تھے اور بنی کاھل بنی اسد خذیمہ کا ایک شعبہ ہے۔ یہ ۶۰ ہجری ''رے'' میں پیدا ہوئے' وہاں سے اٹھا کر کوفہ میں لائے گئے اور بنی کاھل کے ایک شخص نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا' یہ اجل علماء علم حدیث اور قراۃ کے مشہور بزرگوں میں سے ہیں۔ ان پر اکثر کوفیوں کی روایات کا مدار ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایات کی ہیں۔ ۱۴۸ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

اعرج رحمۃ اللہ علیہ

اعرج رحمۃ اللہ علیہ' ان کا نام عبدالرحمٰن بن ہرمز مدنی ہے۔ یہ بنی ہاشم کے آزاد کردہ تھے اور تابعین کے مشہور اور ثقہ بزرگوں میں سے تھے۔ یہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے اور ان سے ہی مشہور تھے۔ ان سے زہری نے روایت کی ہے۔ انہوں نے اسکندریہ میں ۱۱۰ ہجری کو وفات پائی۔

اسود رحمۃ اللہ علیہ

اسود بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ محاربی ہیں سیدنا عمرو بن معاذ اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے تھے اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایات بیان کی ہیں ۸۴ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

ابراہیم بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ

ابراہیم بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ طائفی اور تابعی ہیں' ان کی احادیث اہل مکہ میں مشہور ہیں۔ یہ ثقہ راوی تھے اور صحیح روایات روایت کرتے تھے۔

ابراہیم بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ' سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔ ابواسحٰق زہری قرشی ان کی کنیت ہے۔ یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بچپن میں لائے گئے' انہوں نے اپنے والد ماجد سے اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے احادیث سنیں اور ان سے ان کے بیٹے سعد اور زہری رحمۃ اللہ علیہم روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے ۹۲ ہجری میں وفات پائی اس وقت آپ کی عمر ۷۵ برس تھی۔

ابراہیم بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ' اشہل کے بیٹے ہیں انہوں نے موسیٰ بن عقبیٰ اور بہت سے لوگوں سے روایت کی ہے اور قعنبی اور بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔ یہ کثرت سے روزے رکھتے اور نوافل پڑھتے تھے' ان کو دارقطنی نے متروک کہا ہے۔ یہ ۱۶۰ ہجری میں انتقال

فرما گئے۔

ابراہیم بن الفضل رحمۃ اللہ علیہ

ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فضل مخزومی کے بیٹے ہیں اور انہوں نے مقبری وغیرہ سے روایت کی ہے اور ان کو بعض نے ضعیف کہا ہے اور بعض نے ان سے روایت کی ہے مثلاً ابن نمیر اور وکیع وغیرہ۔

اسحٰق بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بن عبداللہ انصاری' ثقہ اور مدینہ کے تابعین میں سے ہیں۔ واقدی کہتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حدیث میں ان سے بڑا درجہ کسی کو نہیں دیتے تھے۔ انہوں نے سیدنا انس بن مالک اور سیدنا ابو مرثد وغیرہما رضی اللہ عنہم سے روایت بیان کی ہے۔ اور ان سے یحیٰی بن کثیر اور مالک اور ہمام نے روایت کیا ہے' ان کا ذکر باب الانفاق میں ہے۔ یہ ۱۳۲ ہجری میں انتقال فرما گئے۔

اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ

ابو یعقوب اسحٰق بن ابراہیم التیمی رحمۃ اللہ علیہ' ابن راہویہ کے نام سے شہرت رکھتے ہیں۔ بڑے درجہ کے اہل علم اور ارکان المسلمین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کی ذات حدیث فقہ اتقان صدق اور پرہیزگاری کی جامع مظہر تھی۔ آپ تلاش علم میں خراسان عراق حجاز یمن اور شام کے شہروں میں گھومتے رہے' پھر آپ نے نیشاپور کو اپنا وطن بنا لیا اور وہیں پر ۲۳۸ ہجری کو ۷۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے فضائل کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا انہوں نے سفیان بن عیینہ اور وکیع رحمۃ اللہ علیہم جیسے بڑے بڑے ائمہ سے احادیث سنیں۔ ان سے بخاری مسلم ترمذی اور دیگر ائمہ نے روایات کی ہیں۔

ابواسحٰق سبیعی رحمۃ اللہ علیہ

ابواسحٰق رحمۃ اللہ علیہ عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی کوفی ہیں۔ انہوں نے سیدنا علی اور سیدنا ابن عباس اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے' اور سیدنا براء بن عازب اور سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے روایات سنی ہیں اور ان سے اعمش' شعبہ اور امام ثوری نے روایات کی ہیں۔ یہ ایک کثیر روایات والے تابعی ہیں۔ ان کی ولادت خلافت عثمانی کے دو سال گزرنے پر ہوئی' انہوں نے ۱۲۹ ہجری میں وفات پائی۔ سبیعی میں سین مہملہ مفتوح ہے اور با موحدہ مکسورہ ہے اور عین مہملہ ہے۔

ابواسحٰق بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ' موسیٰ انصاری کے بیٹے ہیں' یہ رہنے والے تو مدینہ کے تھے مگر کوفہ میں مقیم ہو گئے۔ یہ بغداد تشریف لائے اور وہاں سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کی احادیث بیان کیں۔ ابواسحٰق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مسلم ترمذی نسائی اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم نے روایت کی ہے۔ بڑے اعتبار والے مانے گئے ہیں۔ انہوں نے ۲۲۴ ہجری میں انتقال فرمایا۔

ابوابراہیم اشہلی رحمۃ اللہ علیہ

ابوابراہیم اشہلی رحمۃ اللہ علیہ انصاری' کا بہت تھوڑا حال معلوم ہو سکا ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے احادیث سنیں ان سے یحیٰی بن کثیر نے روایت کی ہے۔ اس بیان کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الکنی میں تحریر کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے محمد بن

اسماعیل رحمۃ اللہ سے ابوابراہیم کے والد کے بارہ میں دریافت کیا جو صحابی تھے تو انہوں نے کہا کہ وہ نہیں جانتے۔

ابواسرائیل رحمۃ اللہ علیہ:

ابواسرائیل اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ خلیفۃ الملائی کے صاحبزادے ہیں یہ حکم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے اسید بن الحمال اور نعیم وغیرہما نے روایت کی ہے۔ یہ ضعیف راوی ہیں۔ انہوں نے ۱۶۹ ہجری میں وفات پائی۔

ابوایوب المراغی رحمۃ اللہ علیہ:

ابوایوب المراغی عتکی رحمۃ اللہ علیہ' سیدہ جویریہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے اور یہ معتبر اور ثقہ راوی ہیں۔

ابواحوص رحمۃ اللہ علیہ:

ابواحوص کا نام عوف رحمۃ اللہ علیہ ہے' یہ مالک بن فضلہ کے فرزند ہیں۔ انہوں نے اپنے والد' سیدنا ابن مسعود اور سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے احادیث سنیں اور ان سے ابواسحٰق حسن بصری اور عطاء بن السامی نے روایات کی ہیں۔

احوص رحمۃ اللہ علیہ:

احوص بن الجواب رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابوالجواب ضبی ہے' یہ اہل کوفہ میں سے تھے' ان سے امام علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے۔ انہوں نے ۲۲۱ ہجری میں وفات پائی۔ الجواب میں جیم مفتوح اور واؤ مشدد اور باء موحدہ ہے۔

ابواحوص رحمۃ اللہ علیہ:

ابواحوص سلام رحمۃ اللہ علیہ' سلیم کے بیٹے حافظ احادیث تھے۔ آدم بن علی اور زیاد بن علاقہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مسدد اور ہناد نے روایت کی ہے۔ ان سے تقریباً چار ہزار ۴۰۰۰ احادیث مروی ہیں اور ابن معین نے ان کو پختہ اور معتبر کہا ہے۔ ان کا ۱۷۹ ہجری میں انتقال ہوا۔

(۵۸) ابی بن خلف:

ابی بن خلف اور اس کا بھائی امیہ ابی بن خلف کے بیٹے ہیں۔ خلف وہب کا بیٹا تھا اور امیہ ابی کا بھائی تھا۔ ابی بڑا ہی خبیث مشرک تھا جس کو غزوہ احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ امیہ شرک کی حالت میں بدر کے دن قتل کیا گیا۔

صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن کے حالات

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما:

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں' ان کو ذات النطاقین اس لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اس رات کو جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تھی اپنے پٹکے کو پھاڑ کر دو حصے کئے تھے ایک حصہ سے توشہ دان کو باندھا اور دوسرے حصہ سے مشکیزہ کا مونہہ بند کیا گیا یا اپنا پٹکا بنالیا۔ یہ سیدنا عبداللہ بن زبیر کی والدہ ہیں آپ نے مکہ میں اسلام قبول کیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت تک صرف ستر

آدمی اسلام لائے تھے۔ آپ عمر میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دس برس بڑی تھیں۔ جب آپ کے بیٹے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نعش کولکڑی سے اتار کر دفن کر دیا گیا تو اس کے دس دن یا بیس دن بعد ۱۰۰ سال کی عمر میں آپ ۷۳ ہجری میں مکہ میں وفات پا گئیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایات کی ہیں۔

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا:

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ ہجرت کی' وہیں پر عبداللہ یا محمد اور عون پیدا ہوئے۔ پھر آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور جب سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے' تو ان سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا۔ پھر ان کے بطن سے محمد رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ اور جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا اور آپ سے یحیٰی پیدا ہوئے۔ ان سے بہت سے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایات بیان کی ہیں۔ عمیس میں عین مضموم اور میم مفتوح اور یا ساکن ہے اور سین مہملہ ہے۔

سیدہ انیسہ بنت خبیب رضی اللہ عنہا:

سیدہ انیسہ رضی اللہ عنہا انصاریہ صحابیہ ہیں' ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے بھائی خبیب بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ انیسہ اور خبیب یہ دونوں تصغیر کے صیغہ ہیں۔

سیدہ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ امیمہ رضی اللہ عنہا رقیقہ کی بیٹی ہیں' ان کے والد کا نام عبداللہ ہے اور رقیقہ ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن اور خویلہ کی بیٹی ہیں۔ ان کو اہل مدینہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ رقیقہ میں راء مضموم ہے اور دونوں قاف پر زبر اور درمیان میں یا ساکن ہے۔

سیدہ امامہ بنت العاص رضی اللہ عنہ:

سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا ابوالعاص بن ربیع کی بیٹی ہیں' سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ان کی والدہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا تھا' یہ سیدہ فاطمہ کی بھانجی تھیں' سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو انہوں نے وصیت کی تھی۔ سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کا نکاح زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے پڑھایا تھا کیونکہ سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کے والد نے ان کو یہی وصیت کی تھی۔ باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ میں ان کا ذکر آیا ہے۔

حرف الباء

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ ہے' یہ سیدنا عثمان ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں' قحافہ کے قاف پر پیش ہے ابوقحافہ عامر کے بیٹے تھے' وہ عمرو کے' وہ کعب کے' وہ سعد کے' وہ تیم کے اور وہ مرہ کے' اس طرح ساتویں پشت میں ان کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل

گیا ہے آپ کو عتیق اس لئے کہا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: من اراد ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر۔ ''جو شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھنا چاہتا ہے جو جہنم کی آگ سے آزاد ہو چکا ہے تو وہ ابوبکر کو دیکھ لے۔'' رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر غزوہ میں شریک رہے اور آپ سے کبھی جدا نہیں ہوئے نہ اسلام سے قبل اور نہ اسلام لانے کے بعد' آپ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے' آپ کا رنگ سفید' لاغر اندام' رخسار پر سیاہ تل اور چہرے پر گوشت بہت کم تھا' آپ کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئیں' پیشانی ابھرواں اور انگلیوں کی جڑیں گوشت سے خالی تھیں۔ آپ مہندی اور وسمہ سے خضاب کرتے تھے۔ آپ کو آپ کی اولاد کو' آپ کے والدین اور آپ کے پوتے کو نبی ﷺ سے شرف صحبت حاصل ہوا۔ ایسی بڑی نعمت اصحاب میں سے کسی کو حاصل نہیں ہوئی آپ نے منگل کی رات مغرب اور عشاء کے درمیان میں ۲۲ جمادی الاخر کو آپ نے وفات آئی' اس وقت آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔ آپ نے یہ وصیت کی تھی کہ آپ کو آپ کی زوجہ محترمہ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا غسل دیں اس لئے انہوں نے آپ کو غسل دیا' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی' آپ کی خلافت ۲ سال ۴ ماہ رہی۔ آپ سے صحابہ اور تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کیا ہے۔ آپ سے بہت کم احادیث وارد ہیں' کیونکہ آپ نبی ﷺ کے بعد تھوڑی مدت حیات رہے اور انصرام امور خلافت کی بناء پر اس کی فرصت بھی نہ مل سکی۔

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوبکرہ نفیع رضی اللہ عنہ بن الحارث ہیں اور یہ حارث بن کلدہ ثقفی کے غلام تھے' پھر انہوں نے ان کو اپنے اہل بیت میں شامل کر لیا تھا یعنی ان کو اپنا بیٹا بنا لیا تھا' ان کے نام سے ان کی ابوبکرہ کنیت زیادہ مشہور ہوئی۔ ان کی اس کنیت کی یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ طائف کے دن (جس دن نبی ﷺ نے طائف کا محاصرہ کر رکھا تھا) یہ ایک گھیری سے لٹک کر کودے تھے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لے آئے' تو آپ کو ابوبکرہ کی کنیت سے نبی ﷺ نے مخاطب فرمایا اور آزاد کر دیا۔ اس لئے یہ نبی ﷺ کے موالی میں سے ہیں' یعنی آزاد کردہ غلام۔ آپ بصرہ میں فروکش ہو گئے تھے اور وہیں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ سے کثیر لوگوں نے روایت کی ہے۔ نفیع میں نون مضموم اور فاء مفتوح ہے اور یاء ساکن ہے۔

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابو برزہ فضلہ رضی اللہ عنہ بن عبید اسلمی' انہوں نے شروع زمانہ میں اسلام قبول کر لیا اور انہوں نے ہی عبداللہ بن خطل کو قتل کیا تھا۔ اور نبی اکرم ﷺ کی وفات تک کے تمام غزوات میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک رہے' پھر بصرہ آ کر قیام پذیر ہو گئے اور خراسان میں جہاد کیا اور مرو میں ۶۰ ہجری میں انتقال فرما گئے۔

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابو بردہ ھانی بن نیار رضی اللہ عنہ عقبہ ثانیہ میں ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ حاضر تھے آپ بدر اور اس کے بعد کی لڑائیوں میں شریک رہے آپ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں' آپ بے اولاد تھے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے شروع کے زمانہ میں تمام جنگوں میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا اور پھر وفات پا گئے۔ ان سے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔ ہانی

میں نون مکسور اور اس کے بعد ھمزہ ہے اور نیار میں نون مکسور اور دو نقطوں والی یا ہے۔

سیدنا ابوبصیر رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوبصیر عتبہ رضی اللہ عنہ بن اسد ثقفی' یہ ابتدائی زمانہ میں ہی اسلام لے آئے۔ ان کا ذکر حدیبیہ میں آتا ہے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی انتقال فرما گئے تھے۔ اسد میں ھمزہ مفتوح ہے اور سین مہملہ مکسور ہے' ان کا ذکر حرف عین میں بھی آنے والا ہے۔

سیدنا ابوبصرہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا حمیل یا جمیل بن بصرہ رضی اللہ عنہ غفاری قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں' حمل حمیل کی تصغیر ہے۔

سیدنا ابوبشیر رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوبشیر قیس رضی اللہ عنہ بن عبید انصاری مازنی کے بیٹے ہیں۔ ابن عبدالبر صاحب استیعاب کہتے ہیں کہ ان کے صحیح نام پر واقفیت نہیں ہوسکی اور کسی ایسے شخص نے جو قابل وثوق واعتماد ہوان کا نام نہیں بیان کیا۔ ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر اپنی کتاب میں بغیر نام کے کیا ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے انہوں نے طویل عمر پائی اور یوم حرہ کے بعد وفات پا گئے۔

سیدنا ابوالبداح رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوالبداح رضی اللہ عنہ' جن کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک قول ہے کہ ان کا نام عاصم بن عدی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ عاصم بن عدی کے بیٹے ہیں۔ یہ ایک لقب سے مشہور ہوئے۔ ان کی کنیت ابوعمر تھی' ان کے صحابی ہونے میں بھی اختلاف ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی اور بعض نے کہا کہ نہیں ہوئی البتہ ان کے والد کو حاصل ہوئی۔ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ صحابی ہیں۔ بداح میں باء موحدہ مفتوح ہے اور دال مہملہ مشدد اور حاء مہملہ ہے۔ ۱۱۷ ہجری میں وفات ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ۸۴ سال تھی۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا اور ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے روایات کیں۔

سیدنا بلال بن الرباح رضی اللہ عنہ:

سیدنا بلال بن الرباح رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں' آپ شروع زمانہ میں اسلام لائے' یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے مکہ میں اسلام کو ظاہر کیا' غزوۂ بدر اور بعد کے تمام محاربات میں شریک رہے اور آخر وقت میں شام میں مقیم ہوگئے آپ بے اولاد تھے' آپ سے صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ آپ ۶۳ سال کی عمر میں ۲۰ ہجری کو دمشق میں انتقال فرما گئے اور باب الصغیر میں دفن کئے گئے اور ایک قول اس طرح بھی ہے کہ انتقال حرب میں ہوا اور باب الاربعین میں دفن ہوئے۔ صاحب کشاف کہتے ہیں کہ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو اسلام کی وجہ سے سخت مصائب کے ساتھ ساتھ مکہ والوں کے ظلم بھی برداشت کرنا پڑے۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو تکلیف پہنچانے میں امیہ بن خلف جُمحی خود حصہ لیتا تھا۔ تقدیر اس طرح تھی کہ یہ ملعون بدر کے دن سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں جہنم واصل ہوا۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کو آزاد کرنے والے ہیں۔

سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ:

سیدنا بلال بن حارث ابوعبدالرحمٰن مزنی رضی اللہ عنہ اشعر میں رہتے تھے اور آپ نے مدینہ دیکھا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے حارث نے اور علقمہ بن وقاص نے روایت کیا' ان کی عمر ۸۰ برس ہوئی اور ۶۰ ہجری میں انہوں نے انتقال فرمایا۔

سیدنا بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ:

سیدنا بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ بدر سے پہلے اسلام لائے' مگر معرکہ بدر میں شریک نہ ہو سکے' آپ بیعت الرضوان میں شریک تھے اور مدینہ منورہ کے رہائشیوں میں سے تھے' پھر بصرہ چلے گئے اور وہاں سے جہاد کرتے ہوئے خراسان پہنچے' مرو میں یزید بن معاویہ کے دور میں ۶۲ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے بہت سارے لوگوں نے روایت کی ہے۔ اور حصیب حصب کی تصغیر ہے۔

سیدنا بشر بن معبد رضی اللہ عنہ:

سیدنا بشر بن معبد رضی اللہ عنہ الخصاصیہ کے نام سے مشہور ہیں' ان کی والدہ کا نام خصاصیہ اور ان کا نام کبشہ تھا۔ لوگوں نے ان کو والدہ کے نام کی طرف منسوب کیا اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے۔ اور ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔

بسر بن ابی ارطاۃ رضی اللہ عنہ:

بسر بن ابی ارطاۃ ابوعبدالرحمٰن ہیں اور ابوارطاۃ کا نام عُمیر العامری قرشی تھا' کہا جاتا ہے کہ یہ کم عمری کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سن سکے' جبکہ اہل شام ان کا سننا ثابت کرتے ہیں۔ واقدی کا قول ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال قبل پیدا ہوئے تھے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ آخر عمر میں ان کے دماغ میں اختلاط ہو گیا تھا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں وفات پائی اور بعض کہتے ہیں کہ عبدالملک کے زمانہ میں وفات پائی۔

سیدنا بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ:

سیدنا بدیل بن ورقاء خزاعی رضی اللہ عنہ بہت پہلے اسلام لائے ان سے ان کے دو بیٹوں عبداللہ اور سلمہ وغیرہما نے روایت کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شہید ہو گئے اور بعض کہتے ہیں کہ یوم صفین میں شہید ہوئے اور ایک قول ہے کہ یوم صفین میں جس نے ان کو قتل کیا وہ ان کے بیٹے عبداللہ تھے۔ بدیل بدل کا مصغر ہے۔

سیدا ابناء بسر رضی اللہ عنہما:

سیدا ابناء بسر کے بیٹے رضی اللہ عنہما عطیہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہما ہیں ان کا ذکر حرف عین میں آئے گا ان دونوں کی ایک حدیث کھجور اور مکھن کھانے کے بارہ میں ہے' جس میں دونوں ناموں کو ملا کر ابنا بسر (یعنی بسر کے دونوں بیٹے) کہا گیا ہے۔ ان کے نام مذکور نہیں ہیں۔

سیدنا بیاضی رضی اللہ عنہ:

یہ بیاضہ بن عامر کی طرف منسوب ہے اور ان کا نام عبداللہ بن جابر انصاری رضی اللہ عنہ ہے' یہ صحابی تھے۔

تابعین عظام رحمہم اللہ کے حالات

بلال بن یسار رحمۃ اللہ علیہ

یہ بلال یسار کے بیٹے ہیں جو سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے' جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے اور یہ زید بن حارثہ نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنے باپ اور دادا سے روایت کی ہے اور ان سے عمرو بن مرہ نے روایت کی ہے اور بصرہ والوں میں ان کی احادیث رائج ہیں۔

بلال بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ عبداللہ بن عمر بن خطاب قرشی عدوی کے بیٹے ہیں جو حدیث میں سنجیدہ واقع ہوئے تھے۔

بسر بن محجن رحمۃ اللہ علیہ

سیدنا بسر بن محجن رحمۃ اللہ علیہ دیلمی حجازی اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں' ابن مندہ نے ان کا اسم گرامی صحابہ کے ذیل میں درج کیا اور کہا ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے اور بخاری وغیرہ نے ان کو تابعی کہا ہے اور یہی بات ٹھیک ہے ان سے زید بن اسلم نے روایت کی ہے محجن میں میم مفتوح اور حاء مہملہ ساکن اور جیم مفتوح اور اخیر میں نون ساکن ہے اور دیلمی میں دال مکسور ہے اور یاء ساکن ہے۔

بہز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ

یہ معاویہ بن حیدہ قشیری بصری کے بیٹے ہیں ان کے متعلق علماء میں اختلاف پایا گیا ہے۔ انہوں نے اپنے باپ اور دادا سے روایت کی ہے اور ان سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے جبکہ امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ان کی کوئی روایت درج نہیں کی۔ ابن عدی نے کہا ہے کہ میں نے ان کی ایسی کوئی حدیث نہیں دیکھی جو قابل انکار ہو۔ حیدہ میں حاء مہملہ مفتوح اور یاء ساکن اور دال مفتوح ہے۔

بشر بن مروان رحمۃ اللہ علیہ

مروان بن حکم اموی قرشی کے بیٹے اور عبدالملک کے بھائی ہیں' یہ اپنے بھائی کی جانب سے والی اعراق تھے۔ جمعہ کے خطبہ کے باب میں ان کا ذکر آیا ہے۔ بشر میں باء مکسور اور شین معجمہ ساکن ہے۔

بشر بن رافع رحمۃ اللہ علیہ

یحییٰ بن کثیر اور بہت سے لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عبدالرزاق اور بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف جبکہ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے قوی کہا ہے۔

بشیر بن ابی مسعود رحمۃ اللہ علیہ

سیدنا ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں' انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے عروہ' یونس بن میسرہ اور بہت سے لوگوں نے

روایت کی ہے۔

بشیر بن میمون رحمۃ اللہ علیہ:

یہ اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بشیر بن مفضل وغیرہ نے روایت کی ہے یہ ثقہ راوی ہیں۔

بجالہ بن عبدہ رحمۃ اللہ علیہ:

یہ بجالہ بن عبدہ تمیمی، جزء بن معاویہ کے کاتب اور احنف بن قیس مکی کے چچا ثقہ راوی ہیں اور ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے انہوں نے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث سنیں اور ان سے سیدنا عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ نے۔ یہ ۹۰ ہجری تک مکہ میں حیات تھے۔ بجالہ میں باء موحدہ مفتوح اور جیم مخفف یعنی بغیر تشدید کے ہے۔ اور جزء میں جیم مفتوح اور زاء ساکن ہے جس کے بعد ہمزہ ہے۔

ابو بردہ رحمۃ اللہ علیہ:

یہ ابو بردہ عامر سیدنا عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں اور عبداللہ بن قیس سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام ہے، ابو بردہ ایک مشہور کثیر الروایات تابعی ہیں اپنے والد اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما وغیرہما سے روایت کرتے تھے اور قاضی شریح کے بعد ان کی جگہ عہد قضاء پر کوفہ میں مامور کئے گئے۔ پھر ان کو حجاج بن یوسف نے معزول کر دیا۔

ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ:

یہ ابوبکر بن عیاش اسدی بڑے علماء میں شمار کئے جاتے ہیں، یہ ابواسحٰق وغیرہ سے روایت کرتے تھے اور ان سے احمد اور ابن معین نے روایت کی ہے، احمد کا قول ہے کہ یہ صدوق اور ثقہ ہے، مگر کبھی خطا کر جاتے تھے۔ ۱۵۳ ہجری میں ۹۶ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ عیاش میں دو نقطوں والی یاء مشدد ہے اور شین معجمہ ہے۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ:

یہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن مخزومی ہیں، ابوبکر ان کا نام اور کنیت بھی ہے، یہ تابعی ہیں اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث سماعت کیں اور ان سے شعبی اور زہری نے روایات کی ہیں۔

ابوبکر بن عبداللہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ:

یہ حمیدی تھے جو امام بخاری کے شیخ ہیں اور ان کا ذکر حرف عین میں آئے گا۔

ابوالبختری رحمۃ اللہ علیہ:

ان کا نام سعید بن فیروز ہے ان کی حدیث رؤیت ہلال کے بارہ میں ہے۔

صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن کے حالات

سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا:

بریرہ میں با مفتوح ہے پہلی راء مکسوری ساکن ہے یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی ہیں' جن کو ام المومنین نے آزاد کر دیا تھا' یہ ام المومنین سیدہ عائشہ' سیدنا ابن عباس اور سیدنا عروہ بن زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کرتی ہیں۔

سیدہ بسرۃ رضی اللہ عنہا:

یہ صفوان بن نوفل کی بیٹی ہیں۔ نسلاً قریشی اسدیہ تھیں اور یہ ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھیں۔

سیدہ بہیسہ رضی اللہ عنہا:

یہ بہیسہ فزاریہ صحابیہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کی حدیث بیع کے بارہ میں ہے۔ بہیسہ میں ہاء مضموم اور ہا مفتوح ہے اور ی ساکن اور سین مہملہ ہے۔

سیدہ ام بجید رضی اللہ عنہا:

یہ ام بجید حواء یزید بن سکن کی بیٹی القاریہ ہیں۔ یہ اسماء بنت یزید کی بہن ہیں۔ ان کی شہرت ان کی کنیت سے زیادہ ہوئی۔ یہ ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن بجید نے روایت کیا ہے۔ بجید بجد کی تصغیر ہے۔

تابعیات رحمہم اللہ کے حالات

بنانۃ رحمۃ اللہ علیہا:

بنانۃ باء کے پیش اور نون کی تخفیف کے ساتھ ہے۔ عبدالرحمٰن بن حیان کی آزاد کردہ انصاریہ ہیں' یہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں اور ان سے ابن جریج نے روایت کیا ہے' ان کی حدیث جلاجل والی ہے۔ حیان میں حاء مہملہ مفتوح ہے اور یاء مشدد ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

حرف التاء

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ:

سیدنا تمیم رضی اللہ عنہ بن اوس پہلے نصرانی تھے جو ۹ ہجری میں اسلام لائے۔ یہ ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے۔ اور کبھی ایک ہی آیت بار بار پڑھتے ہوئے صبح ہو جاتی۔ محمد بن المنکدر نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ رات کو صبح تک سوتے رہے اور تہجد کے لئے نہ اٹھ سکے' تو اپنے نفس کو اس غفلت کی سزا دینے کے لئے ایک سال تک رات کو جاگ کر نوافل ادا

کرتے رہے اور سوئے نہیں' یہ پہلے مدینہ منورہ میں رہتے تھے' پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں شام میں مقیم ہو گئے اور وفات تک وہیں رہے اور سب سے پہلے انہوں نے مسجد میں چراغ جلایا۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال اور جساسہ کا قصہ بیان کیا ہے اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

ابوتمیمہ رحمۃ اللہ علیہ

تمیمہ طریف بن خالد الہجیمی رحمۃ اللہ علیہ کی اصل عرب کے حصہ یمن سے ہے' ان کے چچا نے ان کو فروخت کر دیا تھا یہ تابعی ہیں اور بے شمار صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے قتادہ وغیرہ رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے ۹۵ ہجری میں وفات پائی۔

حرف الثاء

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ:

سیدنا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ انصاری اور خزرجی ہیں' یہ غزوہ احد اور اس کے بعد جتنے بھی غزوات ہوئے سب میں حاضر ہوئے اور یہ اکابر صحابہ میں سے ہیں اور انصار کے بڑے علماء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی تھی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے۔ یمامہ کے دن جس دن مسیلمہ کذاب سے جنگ ہوئی' اسی جنگ میں ۱۲ ہجری کو شہید ہو گئے۔ ان سے انس بن مالک وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوزید انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی اس وقت ان کی عمر کم تھی۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر کے ساتھ جو فتنہ ہوا یہ اس میں شہید ہو گئے۔

سیدنا ثابت بن الدحداح رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابن الدحداح انصاری رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں شریک ہوئے اور خالد بن ولید کے نیزہ سے جو جسم کے پار ہو گیا تھا شہید ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا انتقال بستر پر ہوا جب یہ حدیبیہ سے واپس آئے تھے اور تشییع الجنازہ کے باب میں ان کا ذکر ملے گا۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بجدد کے بیٹے ہیں' ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے' ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کر آزاد کیا تھا' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک حضر اور سفر میں آپ کے ہمراہ رہے' پھر یہ شام آ گئے اس کے بعد رملہ چلے گئے پھر وہاں سے حمص میں مقیم ہو گئے اور وہاں پر ۵۴ ہجری میں انتقال فرمایا' ان سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے۔ بجدد میں باء مضموم اور جیم ساکن اور پہلی دال مہملہ مضموم ہے۔

سیدنا ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ:

سیدنا ثمامہ رضی اللہ عنہ بن اثال حنفی اہل یمامہ کے سردار تھے۔ جب یہ قید ہوئے تو ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا' آپ نے ان کو رہا کر دیا' رہائی کے بعد یہ تشریف لے گئے اور غسل کر کے کپڑے تبدیل کئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ ان کا اسلام بہت اچھا رہا' ان سے سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔ ثمامہ میں ثاء مضموم اور دونوں میم غیر مشدد ہیں اور اثال میں ہمزہ مضموم اور ثاء غیر مشدد اور آخر میں لام ہے۔

سیدنا ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابو ثعلبہ جرہم بن ناشب خشنی اپنی کنیت سے ہی مشہور ہیں' یہ بیعت رضوان والی بیعت میں بھی شریک تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کی قوم کی طرف دعوت کے لئے بھیجا تو وہ اسلام لے آئے۔ ابو ثعلبہ شام میں آ گئے تھے اور وہیں پر ۷۵ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ جرہم میں جیم اور ہاء دونوں مضموم ہیں۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

ثابت بن ابی صفیہ رحمۃ اللہ علیہ:

ثابت ابو صفیہ کے بیٹے ہیں' ان کی کنیت ابو حمزہ ہے اور یہ کوفہ کے رہنے والے تھے' انہوں نے محمد بن علی باقر سے حدیث کو سنا اور وکیع اور ابن عیینہ نے ان سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے ۱۴۸ ہجری میں انتقال فرمایا۔

ثابت بن اسلم البنانی رحمۃ اللہ علیہ:

ان کا نام ثابت ہے اور یہ اسلم بنانی کے بیٹے ہیں' ان کی کنیت ابو محمد ہے' یہ بصرہ کے مشہور علماء میں سے تابعی ہیں اور ان کا شمار ثقات میں ہوتا ہے' یہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں مشہور ہوئے اور چالیس سال ان کی شاگردی کی۔ انہوں نے بہت سے علماء سے حدیث روایت کی اور ان سے بھی ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ انہوں نے ۱۲۳ ہجری میں ۸۶ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

ثمامہ بن حزن رحمۃ اللہ علیہ:

یہ ثمامہ حزن قشیری کے بیٹے ہیں' ان کا شمار تابعین کے طبقہ ثانیہ میں کیا گیا ہے اور ان کی حدیث بصریین روایت کرتے ہیں۔ سیدنا عمر' سیدنا عبداللہ بن عمر' اور سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہم کو انہوں نے دیکھا ہے۔ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کو سنا۔ اسود بن شیبان بصری نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ حزن کی حاء مہملہ پر زبر اور زاء اور نون پر جزم ہے۔

ثور بن یزید رحمۃ اللہ علیہ:

یہ کلاعی شامی کے بیٹے ہیں جو حمص میں رہتے تھے۔ انہوں نے سیدنا خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے حدیث کو سنا اور ان سے سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید نے حدیث کو نقل کیا ان کی وفات ۱۵۵ ہجری میں ہوئی ان کا تذکرہ باب الملاحم میں آتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

حرف الجیم

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ:

ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے' یہ انصاری ہیں اور قبیلہ سلم سے تعلق ہے یہ مشہور صحابی ہیں اور کثرت سے احادیث روایت کرنے والے اصحاب میں شمار کئے جاتے ہیں۔ غزوۂ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ ایسے غزوات کی تعداد اٹھارہ ہے۔ یہ شام چلے آئے تھے' آخر عمر میں ان کی بینائی چلی گئی تھی' ان سے بہت لوگوں نے حدیث کو نقل کیا۔ انہوں نے مدینہ منورہ میں ۷۴ ہجری کو انتقال فرمایا۔ اس وقت ان کی عمر ۹۴ سال تھی۔ ایک قول کے مطابق مدینہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے آخر میں آپ نے عبدالملک بن مروان کے دور خلافت میں وفات پائی۔

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ:

ابوعبداللہ عامری ان کی کنیت ہے' یہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھانجے ہیں' انہوں نے کوفہ میں ۷۴ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے حدیث روایت کی ہے۔

سیدنا جابر بن عتیق رضی اللہ عنہ:

ابوعبداللہ انصاری ان کی کنیت ہے' یہ بدر اور بعد کے غزوات میں شامل رہے' ان سے ان کے دو بیٹوں عبداللہ اور ابوسفیان اور بھتیجے عتیک بن حارث نے روایت کیا ہے ان کی وفات ۶۱ ہجری میں ۶۱ برس کی عمر میں ہوئی۔

سیدنا جبار بن صخر رضی اللہ عنہ:

سیدنا جبار رضی اللہ عنہ صخر انصاری سلمی کے بیٹے ہیں' یہ بیعت عقبہ' غزوہ بدر اور بعد کے غزوات میں حاضر رہے' یہ ان ستر صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے لیلۃ العقبہ میں شمولیت کی' شرحبیل بن سعد نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ جبار کی جیم پر زبر اور باء مشدد ہے۔

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ:

ابوعمرو ان کی کنیت ہے' جس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اسی سال یہ اسلام لائے۔ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چالیس دن قبل اسلام لایا تھا' یہ کوفہ میں تشریف لائے اور کافی عرصہ وہاں قیام کیا پھر وہاں سے قرقیاد کی طرف منتقل ہوگئے۔ اور ۵۱ ہجری میں اسی جگہ انتقال فرمایا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ عبداللہ کے بیٹے اور سفیان بجلی علقی کے پوتے ہیں۔ علقہ قبیلہ بجیلہ کی ایک شاخ ہے اور بجیلہ میں کچھ لوگ ہیں جن کو قسر کہا جاتا ہے۔ قاف کے زبر اور سین کے جذم کے ساتھ۔ یہ لوگ خالد بن عبداللہ القسر ی کے خاندان کے لوگ ہیں۔

انہوں نے فتنہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے چار سال بعد وفات پائی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔ جندب جیم کے ضمہ نون کے جزم اور دال کے پیش یا زبر کے ساتھ ہے۔

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ:

ابو محمد قرشی نوفلی ان کی کنیت ہے' یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے۔ پھر مدینہ چلے گئے اور وہیں پر ۵۴ ہجری میں فوت ہوئے ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے' یہ نسلاً قریشی تھے۔

سیدنا جرہد بن خویلد رضی اللہ عنہ:

سیدنا جرہد رضی اللہ عنہ بن خویلد مدنی اسلمی ہیں' ان کا شمار اہل صفہ میں ہوتا ہے۔ ۶۱ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کے بیٹوں عبداللہ' عبدالرحمٰن' سلیمان اور مسلم نے ان سے روایت کیا ہے۔ جرہد میں جیم اور ہا دونوں پر زبر ہے۔

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب:

یہ ہاشمی اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ ان کا خطاب ذوالجناحین ہے۔ یہ ۳۱ آدمیوں کے بعد ایمان لے آئے تھے' یہ سیدنا علی سے دس سال بڑے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صورت اور سیرت میں یہ سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو طالب کے اونٹوں کے درمیان نماز پڑھ رہا تھا کہ اچانک ابو طالب نے ہم کو جھانکا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ لیا اور ان سے کہا آیئے آپ بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھیے' تو انہوں نے کہا میں آپ پر یقین رکھتا ہوں کہ آپ حق پر ہیں لیکن میں برا سمجھتا ہوں کہ میں سجدہ میں جاؤں اور میری سرین بلند ہو جائے لیکن اے جعفر تم اترو اور اپنے چچا کے بیٹے کے پہلو میں نماز پڑھو چنانچہ سیدنا جعفر اترے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب نماز پڑھنے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری کرنے کے بعد سیدنا جعفر کی طرف مونہہ کر کے فرمایا: یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے جسم سے دو بازو ملائے گا جن کے ذریعہ تم جنت میں جہاں چاہو گے اڑتے پھرو گے جیسے کہ تم اپنے چچا کے بیٹے کے بازوؤں سے ملے ہو۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور بہت سے صحابہ نے حدیث روایت کی ہے' آپ ۸ ہجری میں جنگ موتہ میں شہید ہو گئے اس وقت آپ کی عمر ۴۱ برس تھی' آپ کے جسم کے سامنے کے حصہ میں تلوار اور نیزہ کے نوے (۹۰) زخم ملے۔

سیدنا الجارود رضی اللہ عنہ:

یہ جارود معلیٰ عبدی ہیں' ان کا نام بشر ہے' عمر کے بیٹے ہیں ایک قول کے اعتبار سے ان کا لقب جارود ہے اور اس بارہ میں بہت اختلاف ہے۔ یہ ۹ ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وفد عبدالقیس کے ساتھ اسلام لائے' اس کے بعد وہ بصرہ میں مقیم ہو گئے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۱۲ ہجری میں فارس میں ان کو شہید کر دیا گیا ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

سیدنا جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ:

یہ جبلہ بن حارثہ کلبی ہیں' جو سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں' جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا تھا۔ یہ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

سے عمر میں بڑے تھے۔ان سے ابواسحٰق سبیعی اور دوسرے محدثین نے احادیث روایت کی ہیں۔

سیدنا ابوجہیم رضی اللہ عنہ:

جہیم جیم کی پیش ہاء کی زبر اور یا کے سکون کے ساتھ ہے' وکیع کے تذکرہ کے مطابق تو یہ عبداللہ بن جہیم ہیں اور ایک قول ہے کہ یہ عبداللہ بن حارث الصمہ انصاری ہیں۔صمہ صاد کی زیر اور میم کی تشدید کے ساتھ۔(رضی اللہ عنہ)

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ:

ان کا نام سیدنا وہب بن عبداللہ عامری ہے' یہ کوفہ میں فروکش ہوئے اور یہ کم سن صحابہ میں سے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت یہ بالغ نہیں تھے۔لیکن حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور روایت کیا ہے۔کوفہ میں ۷۴ ہجری میں انتقال فرما گئے۔ان کے بیٹے عون رحمۃ اللہ علیہ نے اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی ایک جماعت نے ان سے روایت کیا ہے۔جحیفہ جیم کی پیش اور حاء کی زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

سیدنا ابوجمعہ رضی اللہ عنہ:

ایک قول کے مطابق یہ انصاری اور دوسرے قول کے مطابق کنانی ہیں۔ان کے نام کے بارہ میں اختلاف ہے۔کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کا نام حبیب بن سباع ہے اور بعض نے جنید بن سباع اور بعض نے مختلف نام روایت کئے ہیں۔ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل رہی ان کا شمار اہل شام میں کیا جاتا ہے۔

سیدنا ابوالجعد رضی اللہ عنہ:

ان کا نام اور کنیت ایک ہی ہے اور ایک قول ہے کہ ان کا نام وہب ہے۔ان سے عبیدہ بن سفیان نے روایت کیا ہے۔عبیدہ عین کے زبر اور باء کے زیر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

سیدنا ابوجندل رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوجندل رضی اللہ عنہ سہل بن عمرو قریشی عامری کے بیٹے ہیں اور یہ مکہ میں اسلام لائے۔صلح حدیبیہ کے موقع پر بیڑیاں پہنے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ان کے والد نے ان کو اسلام کی وجہ سے بیڑیاں ڈالیں تھیں۔ان کا تذکرہ صلح حدیبیہ کے باب میں آتا ہے۔یہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں انتقال فرما گئے۔

سیدنا ابوجہم رضی اللہ عنہ:

یہ حذیفہ عدوی قریشی کے بیٹے ہیں اور یہ کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔یہ وہ صحابی ہیں جن کی (انبجانیہ) چادر کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے طلب فرمایا تھا۔

سیدنا ابوجری رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوجری جابر رضی اللہ عنہ سلیم کے بیٹے ہیں' بنو تمیم سے ان کا تعلق ہے' یہ بصرہ تشریف لائے' ان کی حدیث بھی بصریوں میں

منقول ہے۔ یہ بہت کم حدیث نقل کرنے والوں میں سے ہیں' ان سے بہت کم روایات مروی ہیں۔ جری جیم کے پیش راء کے زبر اور باء کی تشدید کے ساتھ ہے۔

سیدنا ابو جمیل رضی اللہ عنہ:

ان کا ذکر کتاب الزکاۃ میں آتا ہے' ان کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ:

یہ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں۔ ان کا لقب صادق ہے' گویا یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پوتے کے پوتے ہیں' ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور یہ اہل بیت کے بڑے لوگوں میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور دوسرے لوگوں سے روایات کی ہیں۔ ان سے ائمہ حدیث اور بڑے بڑے محدثین نے حدیث کو نقل کیا ہے۔ جن میں یحییٰ بن سعید' ابن جریج' مالک بن انس' سفیان ثوری' ابن عیینہ اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ آپ ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۴۸ ہجری میں اڑسٹھ ۶۸ سال کی عمر میں انتقال فرمایا یہ بقیع میں ایسی قبر میں دفن ہوئے جس میں ان کے والد محمد باقر اور ان کے دادا علی زین العابدین دفن تھے۔

جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ:

یہ جعفر بن ابو عثمان طیالسی کے بیٹے ہیں' ان کی کنیت ابو الفضل ہے' انہوں نے ایک جماعت سے حدیث کو نقل کیا ہے اور بے شمار محدثین نے ان سے حدیث نقل کی ہے۔ یہ قابل اعتماد اور بڑے حافظہ کے مالک تھے۔ ۲۸۲ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔

ابو جعفر القاری رحمۃ اللہ علیہ:

ابو جعفر یزید بن القعقاع قاری مدنی مشہور تابعی اور عبداللہ بن عیاش کے آزاد کردہ ہیں۔ سیدنا ابن عمر اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے احادیث کو سنا اور ان سے امام مالک بن انس وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ القاری ہمزہ کے ساتھ قراءت سے ماخوذ' مہموز ہے۔

ابو جعفر عمیر بن یزید رحمۃ اللہ علیہ:

یہ ابو جعفر عمیر بن یزید خطمی ہیں انہوں نے محدثین کی ایک جماعت سے حدیث کا سماع ہے اور حماد شعبہ اور یحییٰ ابن سعید نے ان سے حدیث کو نقل کیا ہے۔

ابو الجویریہ رحمۃ اللہ علیہ:

یہ ابو الجویریہ حطان بن خفاف جرمی تابعی ہیں۔ یہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور معن بن یزید کے حدیث میں شاگرد ہیں۔ جویریہ جاریہ کی تصغیر ہے۔ حطان میں حاء کا زیر اور طاء مشدد اور آخر میں نون ہے۔ خفاف میں خا کا ضمہ ہے اور پہلی خاء مخفف ہے اور جرم میں جیم کا زبر ہے اور راء ساکن ہے۔

ابوالجوزاء رحمۃ اللہ علیہ

ان کا نام اوس بن عبداللہ الازدی ہے' یہ بصرہ کے رہنے والے تابعی ہیں' ان کی احادیث مشہور ہیں۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم سے انہوں نے احادیث کو سنا اور ان سے عمرو بن مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے لوگوں نے روایت کیا ہے۔ آپ ۸۳ ہجری میں شہید کر دیئے گئے۔

جزء بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ:

یہ جزء معاویہ تمیمی کے بیٹے ہیں اور ان سے بجالہ نے حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ مجوس سے دیت لینے کے متعلقات میں آتا ہے۔ جزء جیم کے زبر اور زاء کے سکون کے ساتھ ہے اور آخر میں ہمزہ ہے اور یہی صحیح ہے۔ اہل لغت بھی اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ اور اہل حدیث جیم کے کسرہ زاء کے سکون اور آخر میں دو نقطوں والی یاء سے ضبط کرتے ہیں اور دارقطنی کی بھی یہی روایت ہے جبکہ عبدالغنی نے جیم کے فتح اور زاء کے کسرہ اور آخر میں یائے تحتانی کے ساتھ ضبط کیا ہے۔

جمیع بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ

یہ جمیع بن عمیر تیمی کوفہ رہتے تھے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ سیدنا عمر اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے حدیث کو سنا اور علاء بن صالح اور صدقہ بن المثنی نے ان سے احادیث کو روایت کیا ہے۔

ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ

ان کا نام عبدالملک ہے' یہ عبدالعزیز بن جریج کے بیٹے ہیں۔ مکہ کے رہنے والے مشہور فقیہہ اور بلند پایہ علماء میں سے ہیں۔ انہوں نے مجاہد بن ابی ملیکہ اور عطاء سے احادیث کو سنا اور ان سے ایک جماعت نے حدیث روایت کی ہے۔ ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے جریج سے سنا وہ فرماتے تھے کہ علم حدیث کو جس طرح انہوں نے مشقت اور محنت سے حاصل کیا ہے کسی دوسرے نے نہیں کیا۔ انہوں نے ۱۵۰ ہجری میں وفات پائی۔

جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ

یہ جبیر بن نفیر حضرمی ہیں' انہوں نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کو پایا۔ یہ اہل شام کے علماء میں بڑا درجہ رکھتے تھے۔ ان کی حدیث اہل شام میں مشہور ہے۔ انہوں نے ۸۰ ہجری میں شام کے اندر وفات پائی۔ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک گروہ حدیث کی روایت کرتا ہے۔ نفیر نون کے پیش اور خاء کی فتحہ کے ساتھ اور یائے تحتانی کے سکون کے ساتھ ہے اور آخر میں اس کے راء ہے۔

صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن کے حالات

ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا حارث کی بیٹی اور ازواج مطہرات میں سے ہیں۔ ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ مریسیع میں قید کیا تھا' اس غزوہ

کوغزوۂ بنی مصطلق بھی کہتے ہیں جو ۵ ہجری میں ہوا۔ اور ثابت بن قیس نے ان کو مکاتب بنا دیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے کتابت کا بدل ادا فرمایا اور آزاد کر کے ان سے شادی کر لی ان کا نام برہ تھا' نبی اکرم ﷺ نے بدل کر جویریہ رکھ دیا۔ آپ نے ربیع الاول میں ۶۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے سیدنا ابن عباس' سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہم نے احادیث روایت کی ہیں۔

سیدہ جدامہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ جدامہ اسود یہ وہب رضی اللہ عنہا کی بیٹی ہیں' یہ مکہ میں اسلام لائیں اور نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے بیعت کی اور اپنی قوم کے پاس سے ہجرت کر گئیں۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے روایت کیا ہے۔ جدامہ جیم کے ضمہ کے ساتھ ہیں دال مہملہ کے ساتھ ہے اور بعض نے دال منقولہ کے ساتھ کہا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں یہ تصحیف ہے یعنی اصل دال ہے نہ کہ ڈال۔

حرف الحاء

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

اسد اللہ واسد رسول' سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب:

یہ عبدالمطلب کے بیٹے' نبی اکرم ﷺ کے محترم چچا اور آپ کے رضاعی بھائی بھی ہیں' ان کی کنیت ابو عمارہ ہے۔ نبی ﷺ اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا۔ جو ابولہب کی لونڈی تھی۔ یہ اللہ کے شیر تھے بعثت کے دوسرے سال شروع میں ہی اسلام لے آئے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ چھٹے سال اسلام لائے جب نبی ﷺ دارالارقم تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو عزت ملی' یہ غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ احد میں جام شہادت نوش کر گئے۔ وحشی بن حرب نے شہید کیا۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کو بہت محبت تھی' یہ نبی ﷺ سے چار سال بڑے تھے۔ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ قول میرے نزدیک درست نہیں ہیں کیونکہ ثوبیہ نے آپ کو اور سیدنا حمزہ کو دودھ پلایا ہے مگر یہ دو وقتوں میں آگے پیچھے بھی ہو سکتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے دو سال بڑے تھے ان سے سیدنا علی' سیدنا عباس اور سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔ عمارہ عین کے پیش کے ساتھ ہے اور ثوبیہ ثاء مثلثہ کی پیش اور واؤ کے زبر اور یائے تحتانی کے سکون اور بائے موحدہ کے سکون سے ہے۔

سیدنا حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ:

یہ قبیلہ اسلم کے رہنے والے تھے' ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے' ان سے ایک جماعت نے حدیث کو نقل کیا ہے۔ ان کا انتقال ۶۱ ہجری میں ہوا۔ انہوں نے ۸۰ سال عمر پائی۔

سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ:

یمان کا نام حسیل تصغیر کے ساتھ اور یمان ان کا لقب ہے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ العبسی ہے۔ عین کی فتح اور باء کے سکون کے ساتھ۔ یہ نبی اکرم ﷺ کے راز دار ہیں۔ ان سے سیدنا علی' سیدنا عمر' سیدنا ابو درداء اور کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور

تابعین ﷭ نے روایت کیا ہے۔ مدائن کے شہر میں ان کا انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔ ان کی وفات سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ۴۰ دن بعد ۳۵ ہجری میں ہوئی۔

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ:

یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے بیٹے ہیں' ان کی کنیت ابومحمد ہے' یہ نبی اکرم ﷺ کے نواسے آپ کے روحانی پھول اور جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ رمضان المبارک کی ۱۵ تاریخ ۳ ہجری کو پیدا ہوئے۔ یہ سیدنا حسن کی ولادت کے بارہ میں سب سے صحیح بات ہے۔ ان کی وفات ۵۰ ہجری میں ہوئی' بعض نے ۵۸ ہجری' بعض نے ۴۹ ہجری اور بعض نے ۴۴ ہجری بھی لکھا ہے۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے ان کے بیٹے حسن بن حسن اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ایک بڑی جماعت نے آپ سے روایت کیا ہے۔ جب ان کے والد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں شہید کر دیئے گئے تو لوگوں نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت علی الموت کی' یہ بیعت کرنے والے ۴۰۰۰۰ ہزار لوگ تھے اور سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے سپرد خلافت کا کام ۱۵ جمادی الاولیٰ ۴۱ ہجری کو کیا۔

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما:

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں' ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے' یہ بھی نبی اکرم ﷺ کے نواسے اور شجر نبوت کے پھول ہیں اور سید اشباب اہل الجنۃ کا حصہ ہیں' یہ ماہ شعبان کی ۵ تاریخ کو پیدا ہوئے۔ ان کا علوق بطن فاطمہ میں سیدنا حسن کی ولادت کے پچاس رات بعد ہو گیا۔ جمعہ کے دن دسویں محرم ۶۱ ہجری میں میدان کربلا میں جو سرزمین کوفہ اور حاء کے درمیان ہے شہید ہوئے۔ سنان بن انس نخعی نے آپ کو شہید کیا۔ بعض نے کہا کہ ان کو شمر ذی الجوشن نے قتل کیا اور خول بن یزید اصبحی نے جو قبیلہ حمیر کا ہے' سیدنا حسین کے سر کو کاٹا اور اس کو لے کر عبداللہ بن زیاد کے پاس لایا اور یہ شعر پڑھا:

اوقــود كـــابـــي فـضـتـــه وذهبـــا ... انـــي قتـلـــت الـمـلـك الـمـحـجـبـا

قتـلـــت خيـــر الـنـــاس امـــا وابـــا ... وخيـــره اذا يـــنـسـبـــون نسبـــا

''میری اونٹنی کو چاندی اور سونے سے بھر دو' اس لئے کہ میں نے ایسے بادشاہ کو قتل کیا ہے جو کسی سے ملنے والا نہیں تھا۔ میں نے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے تمام لوگوں میں بہتر ہے' اور جب لوگ نسب بیان کریں تو وہ تمام لوگوں میں بہتر ہے۔''

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ سیدنا حسین کے ساتھ شمر نے ان کی اولاد اور بھائی اور اہل بیت میں سے تئیس آدمیوں کو قتل کیا۔ ان سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے بیٹے علی زین العابدین اور فاطمہ اور سکینہ آپ کی دونوں صاحبزادیاں روایت کرتی ہیں۔ سیدنا حسین کی عمر شہادت کے وقت ۵۸ برس تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ملاحظہ فرمایئے کہ عبداللہ بن زیاد بھی عاشورہ کے دن ۶۷ ہجری میں قتل کیا گیا' اس کو ابراہیم بن مالک اشتر نخعی نے میدان جنگ میں قتل کیا اور اس کے سر کو مختار کے پاس بھیجا سیدنا مختار نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کر دیا اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے علی بن حسین کے سامنے پیش کیا۔ خولی فائے معجمہ کے فتح واؤ کے جزم راء کے زبر اور یائے تحتانی کے تشدید کے ساتھ ہے۔ اور سکینہ سین کی پیش کاف کے زبر یا تحتانی کے

سکون اور نون کے ساتھ زبر ہے۔

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ:

ابو الولید الانصاری خزرجی ان کی کنیت ہے' یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کے شاعر تھے۔ یہ بہادر اور جوانمرد شعراء میں سے ہیں۔ ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ تمام عرب کا اتفاق ہے کہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ تمام گاؤں کے بہترین شعراء میں سے ہیں۔ ان سے سیدنا عمر بن خطاب' سیدنا ابو ہریرہ اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ۴۰ ہجری میں انتقال فرمایا اور بعض کہتے ہیں ۵۰ ہجری میں ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ۶۰ سال دور جاہلیت میں اور ۶۰ سال اسلام میں۔

سیدنا حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ:

سیدنا حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ کو سفیان بن حکم بھی کہا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ حافظ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ میرے نزدیک ان کا سماع ثابت ہے۔

سیدنا حکم بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ:

سیدنا حکم غفاری رضی اللہ عنہ قبیلہ غفارہ کے رہنے والے نہیں بلکہ وہ نعیلہ کی اولاد میں سے ہیں جو غفار بن ملیل کے بھائی ہیں۔ ملیل میم کے ضمہ اور لام اول کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ ان کا شمار علماء بصرہ میں ہوتا ہے اور یہ مقام مرو پر فوت ہوئے جبکہ بعض نے کہا ہے کہ بصرہ میں ۵ ہجری میں فوت ہوئے۔ وہ اور سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ دونوں ایک ہی جگہ ''مرو'' میں دفن ہیں ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

سیدنا حنظلہ بن ربیع رضی اللہ عنہ:

یہ بنو تمیم سے ہیں' ان کو کاتب کہا گیا ہے کیونکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی کی کتابت کی پھر وہ مکہ تشریف لے گئے' وہاں سے قرقیا داور پھر وہیں قیام کیا اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں انتقال کر گئے۔ ان سے ابو عثمان نہدی اور یزید بن شخیر روایت کرتے ہیں۔

سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ:

ان کے والد ابو بلتعہ کا نام عمرو ہے اور ایک قول کے مطابق راشد لحمی ہے' یہ غزوۂ بدر اور خندق کے درمیان ہونے والے تمام غزوات میں شامل رہے۔ انہوں نے ۳۰ ہجری میں مدینہ کے اندر وفات پائی' اس وقت ان کی عمر ۶۵ سال تھی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

سیدنا حویصہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا حویصہ رضی اللہ عنہ بن مسعود بن کعب انصاری کے بیٹے اور محیصہ کے بھائی ہیں' حویصہ اپنے بھائی محیصہ سے عمر میں بڑے تھے لیکن اسلام محیصہ کے بعد لائے۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ خندق اور بعد میں ہونے والے تمام غزوات میں شامل رہے' محمد سہیل وغیرہ

محدثین نے ان سے روایت کیا ہے حویصہ حاء کے پیش واؤ کے زبر یائے تحتانی مشدد مکسور اور صاد مہملہ کے ساتھ ہے۔

سیدنا حبیش بن خالد رضی اللہ عنہ:

سیدنا حبیش رضی اللہ عنہ بن خالد خزاعی فتح مکہ کے دن شہید ہوئے' یہ سیدنا خالد بن ولید کے ساتھ تھے۔ ان سے ان کے بیٹے ہشام نے روایت کیا ہے۔ حبیش حاء کے پیش بائے موحدہ کی زبر یائے تحتانی کے سکون اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔

سیدنا حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ مسلمہ قریشی فہری کے بیٹے ہیں۔ فہری کا فاء کسرہ کے ساتھ ہے۔ ان کو حبیب الروم کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے رومیوں کے ساتھ بہت لڑائیاں کی ہیں۔ یہ فاضل مستجاب الدعوات ہوئے ہیں۔ ملک شام میں ۴۲ ہجری میں ان کا انتقال ہوا' ان سے ابن ابی ملیکہ اور دوسرے محدثین نے روایت کیا ہے۔

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ:

ان کی کنیت ابوخالد قریشی اسدی ہے' یہ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں' یہ ہاتھیوں کے واقع سے ۱۳ سال قبل کعبہ میں پیدا ہوئے اور جاہلیت اور اسلام دونوں دوروں میں ان کی عزت کی گئی۔ ان کا اسلام لانا فتح مکہ تک موخر ہوا۔ ان کی عمر ۱۲۰ سال ہوئی۔ ۶۰ سال اسلام میں ۶۰ سال جاہلیت میں رہے۔ یہ بڑے متقی نیک ذہن صحابہ میں سے تھے۔ ان کا اسلام لانا اخلاص پر مبنی تھا' ان کا ۵۴ ہجری میں اپنے مکان کے اندر مدینہ منورہ میں انتقال ہوا تھا۔ حالانکہ یہ ابتدا میں مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ ۱۰۰ غلاموں کو دور جاہلیت میں آزاد کیا۔ ۱۰۰ اونٹ سواری کے لئے دے دیئے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

سیدنا حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ:

یہ قبیلہ نمیر کے رہنے والے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان سے ان کے بھتیجے معاویہ بن حکم نے اور امام قتادہ نے روایت کیا ہے۔

سیدنا حصین بن وحوح رضی اللہ عنہ:

یہ انصاری صحابی ہیں' ان کی حدیث مدینہ والوں میں مشہور ہے۔ کہا گیا ہے کہ ان کو تکالیف دے کر شہید کیا گیا۔

سیدنا حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ:

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا' ان کو شرف صحبت حاصل ہوا۔ ان کو اہل کوفہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان سے کثیر لوگوں نے روایت کی ہے۔

سیدنا حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ:

یہ انصاری مازنی ہیں' ان کا شمار اہل مدینہ میں کیا جاتا ہے' ان کی حدیث حجازیوں کے ہاں رائج ہے۔ ان سے کثیر لوگوں نے روایت کیا ہے۔

سیدنا حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ سراقہ انصاری کے بیٹے ہیں اور ربیع ان کی والدہ اور وہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں۔غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے اور یہ پہلے شخص ہیں جو انصار میں سے شہید ہوئے۔ بخاری میں ہے کہ ان کی والدہ کا نام امۃ الربیع یا ام الربیع ہے اور وہ نام جو اسماء صحابہ میں ذکر کیا جاتا ہے وہ راء کی پیش اور باء موحدہ کے فتح اور یاء تحتانی کے کسرہ اور تشدید کے ساتھ مستعمل ہے۔

سیدنا حارثہ بن وھب رضی اللہ عنہ:

سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ بن وھب خزاعی سیدنا عبیداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی ہیں۔ان کو اہل کوفہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ان سے ابواسحٰق سبیعی یا شبیعی (سین کے زبر اور باء موحدہ کسرہ کے ساتھ) نے روایت کیا ہے۔

سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ:

یہ غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے بلکہ تمام غزوات میں شریک رہے فضلاء صحابہ میں ان کو شمار کیا جاتا ہے' باب البر وصلہ میں ان کا تذکرہ آتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ تشریف فرما تھے' آپ کے پاس جبرائیل موجود تھے میں نے سلام کہا اور اجازت چاہی' جب میں واپس ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں واپس آ گئے تو آپ نے مجھ سے کہا' تم نے ان کو دیکھا تھا' جو میرے پاس بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا وہ جبرائیل علیہ السلام تھے اور انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔

سیدنا حارث بن حارث رضی اللہ عنہ:

یہ اشعری ہیں اور علماء شام میں شمار کئے جاتے ہیں۔ان سے ابوسلام حبشہ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

سیدنا حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ:

یہ مخزومی ہیں اور ابوجہل بن ہشام کے بھائی ہیں۔ان کو اہل حجاز میں شمار کیا جاتا ہے' یہ اشراف قریش میں شمار ہوتے ہیں' فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ان کے لئے ام ہانی بنت ابی طالب نے امن چاہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امن دے دیا' پھر شام کی طرف منتقل ہو گئے اور ۱۵ ہجری کو جنگ یرموک میں شہید کر دیئے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ۱۰۰ اونٹ عطیہ میں دے دیئے جس طرح دوسرے مؤلفۃ القلوب صحابہ کو دیئے تھے' یہ بھی مؤلفۃ القلوب میں سے ہیں۔ پھر ان کا اسلام کامل ہو گیا۔ یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جہاد کے لئے ملک شام کی طرف روانہ ہوئے' اس وقت مکہ والے ان کی جدائی میں رو پڑے تو انہوں نے فرمایا میرا یہ سفر اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور جہاں تک قیام کا تعلق ہے تو میں تم سے بڑھ کر کسی کو ترجیح نہیں دیتا پھر یہ شام میں ہی جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ انتقال فرما گئے۔

سیدنا حارث بن حارث کلدۃ رضی اللہ عنہ:

سیدنا حارث رضی اللہ عنہ حارث بن کلدہ ثقفی طبیب کے بیٹے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں' ان کا ذکر کتاب الاطعمہ

میں آتا ہے ان کے تذکرہ کو ابن مندہ اور ابن الاثیر اور ان دونوں کے علاوہ محدثین اسمائے صحابہ میں لائے ہیں اور حافظ ابن عبدالبر نے حارث بن کلدہ کے صحابی بیٹے (حارث) کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا والد اسلام لائے بغیر فوت ہو گیا تھا۔ اس کا اسلام لانا ثابت نہیں ہے۔ کلدہ میں کاف پر زبر لام پر جزم اور دال مہملہ ہے۔

سیدنا ابوحبہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوحبہ رضی اللہ عنہ ثابت بن نعمان انصاری بدری ہیں' ان کی کنیت اور نام میں بہت زیادہ اختلاف ہوا ہے۔ ابن اسحٰق نے ان کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا ہے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے' ان کو کنیت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ان کا نام انہوں نے ذکر نہیں کیا۔ حبہ حائے حطی کی زبر اور بائے موحدہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔ بعض نے بجائے باء کے نون کے ساتھ ذکر کیا ہے اور بعض نے یاء کے ساتھ نقل کیا ہے لیکن پہلی صورت زیادہ صحیح ہے۔ یہ جنگ احد میں شہید ہوئے۔

سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ:

یہ عبدالرحمٰن سعد انصاری خزرجی ساعدی کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت زیادہ مشہور ہے' ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخری دور حکومت میں انتقال فرمایا۔

سیدنا ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ:

یہ عتبہ بن ربیعہ کے بیٹے ہیں' ایک قول ہے کہ ان کا نام مہشم ہے اور بعض کے نزدیک ہشیم ہے اور بعض نے ہاشم نقل کیا ہے ان کا شمار فضلائے صحابہ میں ہوتا ہے' یہ غزوۂ احد اور غزوۂ بدر میں شامل ہوئے اور اس کے علاوہ تمام غزوات میں حصہ لیا یہ جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے اس وقت ان کی عمر ۵۳ سال تھی۔

سیدنا ابوحنظلیہ رضی اللہ عنہ:

ان کا نام سہل ہے' یہ عبداللہ حنظلیہ کے بیٹے' یہ حنظلیہ ان کی پردادی ہیں اور یہ پردادی کے نام سے مشہور ہو گئے۔

تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

حارث بن سوید رحمۃ اللہ علیہ:

یہ حارث بن سوید تیمی کوفی کے بیٹے ہیں' کبار تابعین اور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور ان سے ابراہیم تیمی نے روایت کیا ہے انہوں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے آخری دور میں وفات پائی۔

حارث بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ:

حارث بن مسلم بنو تمیم میں سے ہیں' ان کی حدیث شامیوں میں مشہور ہے۔ ان سے عبدالرحمٰن بن حسان نے روایت کیا ہے۔

حارث بن اعور رحمۃ اللہ علیہ:

حارث بن عبداللہ اعور خارفی ہمدانی کے بیٹے ہیں' یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مشہور اصحاب میں سے ہیں' ایک قول کے مطابق انہوں

نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے چار احادیث سنی ہیں اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی انہوں نے روایت کیا ہے ان سے عمرو بن مرہ اور شعبی نے روایت کیا ہے۔ امام نسائی نے ان کو غیر قوی کہا ہے جبکہ امام ابوداؤد ان کی ثقاہت کی طرف گئے ہیں' انہوں نے کوفہ میں ۶۵ ہجری میں انتقال فرمایا۔

حارث بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ

یہ شہاب حرمی کے بیٹے ہیں' ابواسحٰق اور عاصم بن بہدلہ سے انہوں نے روایت کیا ہے اور ان سے طالوت اور عیشی نے روایت کیا ہے' ان کو اکثر لوگوں نے ضعیف کہا ہے۔

حارثہ بن مضرب رحمۃ اللہ علیہ

حارثہ رحمۃ اللہ علیہ مضرب عبدی کوفی کے بیٹے اور مشہور تابعی ہیں۔ انہوں نے سیدنا علی' سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہما سے حدیث سنی اور ان سے ابن نمیر اور یعلی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

حارثہ بن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ حارث دحیہ راسی کے بیٹے ہیں' انہوں نے سیدنا مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے حدیث کو روایت کیا ہے اور ان سے مقدمی اور نصر بن علی نے روایت کیا ہے اور کچھ لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

حارثہ بن ابی الرجال رحمۃ اللہ علیہ

یہ حارثہ بن ابی الرجال ہیں جنہوں نے اپنے دادا ابوالرجال اور دادی عمرہ سے روایت کیا ہے۔ ان سے ابن نمیر اور یعلی نے روایت کی ہے۔ کچھ لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

حفص بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ

یہ حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب ہیں۔ محدثین کے ہاں قابل اعتماد ہیں۔ ان پر لوگوں کا اجماع ہے۔ اجلہ تابعین میں سے ہیں احادیث کو بہت زیادہ نقل کرنے والے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث کو سنا ہے۔

حفص بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

یہ سلیمان کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابوعمر والاسدی ہے' یہ ابواسد کے آزاد کردہ ہیں۔ علقمہ بن مرثد اور قیس بن مسلم سے انہوں نے احادیث کو نقل کیا ہے۔ اور ان سے ایک جماعت نے نقل کیا ہے۔ یہ قراۃ میں قابل اعتماد ہیں' لیکن حدیث میں نہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ محدثین کے ہاں متروک ہے۔ انہوں نے ۱۰۸ ہجری میں ۹۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

حنش بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

حنش رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ سبائی کے بیٹے ہیں بعض نے کہا کہ یہ کوفہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' جب وہ شہید ہو گئے تو یہ مصر چلے آئے۔ انہوں نے ۱۰۰ ہجری میں وفات پائی۔

حکیم بن الاثرم رحمۃ اللہ علیہ

حکیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد ابوتمیم اور حسن سے روایت کیا ہے اور ان سے عوف اور حماد بن سلمہ نے۔ یہ حدیث میں ثقہ مانے جاتے ہیں۔

حکیم بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ حکیم معاویہ قشیری کے بیٹے ہیں۔ حدیث کے معاملہ میں بہتر سمجھے جاتے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے اور ان کے بیٹے نے ان سے روایات سنیں جس کا نام بہز جریدی ہے۔

حکیم بن ظہیر رحمۃ اللہ علیہ

یہ حکیم ظہیر فرازی کے بیٹے ہیں انہوں نے علقمہ بن مرثد اور زید بن رفیع سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن صباح دولانی نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ متروک عندالمحد ثین ہیں۔

حرام بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

حرام رحمۃ اللہ علیہ سعید بن محیصہ کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابونعیم انصاری حارثی ہے یہ تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے باپ اور سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ان سے شہاب زہری نے۔ ان کی وفات ۷۰ سال کی عمر میں ۱۱۷ ہجری میں ہوئی۔ حرام حلال کی ضد ہے۔

حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ سلمہ بن دینار کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابوسلمہ الربعی ہے یہ ربیعہ بن مالک کے آزاد کردہ حمید الطویل کے بھانجے ہیں۔ بصرہ کے مشہور علماء سے ان کا تعلق ہے اور وہاں کے ائمہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان سے بہت زیادہ احادیث مروی ہیں۔ انہوں نے بہت سے لوگوں سے روایات کی ہیں یہ سنت اور عبادت میں مشہور ہیں۔ انہوں نے ۱۶۷ ہجری میں انتقال فرمایا۔ ثابت سے اور حمید الطویل اور قتادہ سے انہوں نے احادیث سنیں۔ اور ان سے یحیٰی بن سعید ابن مبارک اور وکیع نے روایات کیں۔

حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ

یہ حماد بن زید ازدی ثقہ راوی ہیں۔ ثابت بنانی اور دوسرے لوگوں سے انہوں نے روایت کیا ہے۔ اور ان سے عبداللہ بن مبارک اور یحیٰی بن سعید نے روایت کیا ہے۔ یہ سلیمان بن عبدالملک کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۹ ہجری میں انتقال فرما گئے۔ یہ نابینا تھے۔

حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

یہ ابوسلیمان کے بیٹے ہیں اور ابوسلیمان کا نام مسلم اشعری ہے۔ یہ کوفی ہیں اور تابعین میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ایک جماعت سے انہوں نے حدیث کو سنا ہے اور ان سے شعبہ اور ثوری وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ یہ اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالم ہوئے ہیں۔

ابراہیم نخعی سے انہوں نے ملاقات کی ہے کہا گیا ہے کہ ان کی وفات ۱۲۰ ہجری میں ہوئی۔

حماد بن ابی حمید رحمۃ اللہ علیہ:

حماد بن ابی حمید مدنی ہے۔ زید بن اسلم وغیرہ سے حدیث روایت کرتے ہیں اور ان سے قعنبی نے روایت کیا ہے۔ اور کچھ لوگوں نے ان کی روایات کو ضعیف کہا ہے۔

حمید بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ:

یہ عبدالرحمٰن کے بیٹے عوف زہری قرشی مدنی کے پوتے ہیں۔ کبار تابعین میں سے ہیں' انہوں نے ۱۰۵ ہجری میں ۷۳ برس کی عمر میں وفات پائی۔

حمید بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ:

یہ حمید بن عبدالرحمٰن حمیری بصری' بصرہ کے ائمہ اور ثقات علماء میں سے جلیل القدر تابعی ہیں۔ یہ سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ:

یہ حسن بصری ابوالحسن کے بیٹے ہیں۔ ابو سعید ان کی کنیت ہے۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کے باپ کا نام یسار ہے۔ یہ قبیلہ بنی سبئی میسان سے ہیں۔ یسار کو ربیع بنت نضر نے آزاد کیا تھا۔ یہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے آخری دو سالوں کے دوران مدینہ میں پیدا ہوئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بذات خود ان کی تحنیک کی۔ ان کی والدہ' ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں بعض اوقات جب ان کی والدہ نہیں ہوتی تھیں تو ام المؤمنین رضی اللہ عنہا اپنی چھاتی ان کے مونہہ میں ڈال دیتیں تو ان میں دودھ بھر آتا جس کو یہ پی لیتے تھے' یہاں تک کہ ان کی والدہ لوٹ آتیں۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ جس حکمت وعرفان کے مقام پر آپ پہنچے یہ اسی برکت کا نتیجہ ہے۔ یہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی بعد مدینہ چلے آئے۔ انہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور آپ سے ملاقات مدینہ میں ہوئی' بصرہ والی ملاقات ثابت نہیں ہے کیونکہ حسن بصری جس وقت بصرہ جا رہے تھے تو یہ ابھی وادی قری میں پہنچے تھے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بصرہ میں تشریف لا چکے تھے۔ انہوں نے سیدنا ابو موسیٰ اشعری' سیدنا انس بن مالک' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین اور ان کے علاوہ کئی لوگوں سے روایت کیا ہے۔ ان سے بھی تابعین اور تبع تابعین کی ایک بڑی جماعت نے روایت کیا۔ وہ اپنے زمانہ کے زہد تقویٰ وعلم کے امام تھے۔ انہوں نے رجب ۱۱۰ ہجری کو انتقال فرمایا۔

حسن بن علی بن راشد رحمۃ اللہ علیہ:

یہ علی بن راشد واسطی کے بیٹے ہیں' انہوں نے ابوالاحوص اور ہشیم سے روایات کی ہیں اور ان سے امام ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ یہ ثقہ راوی ہیں۔ یہ ۲۳۷ ہجری میں وفات پا گئے۔

حسن بن علی الہاشمی:

یہ حسن علی الہاشمی کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے اعرج سے روایت کیا ہے اور ان سے حسن مسلم قتیبہ نے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو

منکر الحدیث کہا ہے۔

حسن بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ:

یہ حسن ابوجعفر جعفری کے بیٹے ہیں۔ سیدنا نافع اور سیدنا ابن الزبیر رضی اللہ عنہما سے حدیث نقل کرتے ہیں اور ان سے ابن مہدی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ لوگوں نے ان کی حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ یہ بڑے صالح علماء میں سے تھے۔ انہوں نے ۱۶۷ ہجری میں وفات پائی۔

حنظلہ بن قیس الزرقی رحمۃ اللہ علیہ:

حنظلہ رحمۃ اللہ علیہ قیس زرقی انصاری کے بیٹے اور ثقات اہل مدینہ اور وہاں کے تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ وغیرہ سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے روایات کی ہیں۔

حبیب بن سالم رحمۃ اللہ علیہ:

حبیب رحمۃ اللہ علیہ سالم مولیٰ نعمان بن بشیر کے بیٹے ہیں' ان کو نعمان نے مکاتب بنا دیا تھا۔ محمد بن المنتشر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

حرب بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ:

یہ عبید اللہ ثقفی کے بیٹے ہیں' ان کے نام اور ان کی حدیث میں اختلاف واقع ہوا ہے' ان کی حدیث کو عطا بن سائب نے نقل کیا ہے مگر سند میں حرب کے بارہ میں اختلاف پڑ گیا' ایک حدیث میں سفیان بن عیینہ عطاء سے اور عطاء حرب سے اور حرب اپنے ماموں سے اور ان کے ماموں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری سند میں ابوالاحوص عطاء سے عطاء حرب سے اور حرب اپنے نانا سے اور ان کے نانا اپنے باپ سے۔ اور تیسری سند میں حرب نقل کرتے ہیں۔ عطاء سے اور عطاء نقل کرتے ہیں حرب بن ہلال ثقفی سے اور وہ اپنے نانا سے اور امام ابوداؤد کی روایت کی سند اس طرح ہے کہ ابوداؤد حرب بن عبید اللہ سے اور حرب اپنے نانا سے اور نانا اپنے والد سے اور یہ روایت زیادہ مشہور ہے۔ اور ان کی روایت یہود اور نصاریٰ سے عشر لینے کے بارہ میں ہے۔

حجاج بن حسان رحمۃ اللہ علیہ:

حجاج بن حسان حنفی ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے' یہ تابعی ہیں۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ کے اصحاب سے احادیث کو سنا ہے۔ اور ان سے یحییٰ بن سعید اور یزید بن ہارون روایت کرتے ہیں۔

حجاج بن الحجاج رحمۃ اللہ علیہ:

یہ حجاج احول اسلمی کے بیٹے ہیں اور کہا گیا ہے کہ باہلی مصری ہیں۔ انہوں نے فرزدق قتادہ اور محدثین میں سے ایک جماعت سے روایات کی ہیں اور ان سے ابراہیم طہمان اور یزید بن ربیع نے روایت کیا ہے' محدثین نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔ ۱۳۱ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

حجاج بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ

حجاج بن یوسف ثقفی کی عمر ۵۴ برس تھی' یہ عبدالملک بن مروان کی طرف سے عراق اور خراسان کا گورنر تھا۔ اور اس کے بعد اس کا بیٹا ولید گورنر ہوا۔ مقام واسط میں شوال ۹۵ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کا ذکر مناقب قریش کے باب قبائل کے ذکر میں آتا ہے۔ ان کی موت کا قصہ عنقریب حرف سین کے ماتحت سعید بن جبیر کے تذکرہ میں آئے گا۔

ابوحیہ رحمۃ اللہ علیہ:

ان کا نام عمرو بن نصر خارجی ہمدانی ہے' یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

ابوحرہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابوحرہ حاء کی پیش اور راء کی تشدید کے ساتھ ہے ان کا نام حنفیہ الرقاشی ہے' ان کی اپنے چچا سے باب الغضب میں ایک حدیث **الا لا تظلموا لا لا رجل مال امرء الا لطيب نفس منه** آئی ہے۔

ابن خرم رحمۃ اللہ علیہ:

ابوبکر ان کی کنیت ہے' یہ محمد بن عمرو ابن خرم کے بیٹے ہیں۔ ابوحیہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابن شہاب زہری روایات کرتے ہیں۔

صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن کے حالات

ام المؤمنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا:

ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں اور ان کی والدہ زینب ہیں جو مظعون کی بیٹی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہ سیدنا خنیس بن حذافہ سہمی کی بیوی تھیں اور ان کے ہمراہ ہجرت کر گئیں تھیں لیکن سیدنا خنیس رضی اللہ عنہ کا انتقال غزوۂ بدر کے بعد ہوگیا جب آپ کے خاوند سیدنا خنیس رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے رشتہ کا تذکرہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا لیکن ان دونوں نے اس رشتہ کو قبول نہ کیا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رشتہ کر لیا اور یہ واقعہ ۳ ہجری کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک طلاق دے دی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ آپ کو کہا کہ رجوع کر لیں کیونکہ یہ بہت روزے رکھتی ہیں' رات کو عبادت گذار ہیں اور جنت میں بھی آپ کی بیوی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے رجوع کر لیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کے ایک گروہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے ان کی وفات ۶۰ سال کی عمر میں ۴۵ شعبان کو ہوئی۔

سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا ابوذویب کی بیٹی ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثوبیہ کے بعد دودھ پلایا' سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کا وہ بچہ جس کے دودھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی گئی عبداللہ بن حارث تھا اور عبداللہ کی بہن جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں کھلایا کرتی تھیں ان کا نام شیماء تھا۔ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی والدہ ماجدہ کے پاس دو سال دو ماہ کے بعد لوٹا دیا اور ایک قول ہے کہ

پانچ سال کے بعد لوٹایا۔ ان سے عبداللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر باب البر والصلہ میں آتا ہے۔

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا:

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا امہات المومنین میں سے ہیں' ان کا نام رملہ ہے' یہ سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن صخر بن حرب کی بیٹی ہیں اوران کی والدہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں جو سیدنا ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں۔ ان کے نکاح کے وقت اور مقام نکاح میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ ان کا نکاح مقام حبشہ میں ۶ ہجری میں ہوا اور نجاشی نے نکاح کرایا اور ۴۰۰ سو دینار مہر بھی نجاشی نے دیئے اور بعض لوگوں نے کہا کہ نجاشی نے چار لاکھ ۴۰۰۰۰۰ درہم جہیز اپنی طرف سے ادا کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرحبیل بن حسنہ کو لینے کے لئے بھیجا اور یہ ان کو لے کر مدینہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قربت مدینہ ہی میں فرمائی۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ کا نکاح سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کرایا۔ ان کی وفات مدینہ میں ۴۴ ہجری میں واقع ہوئی۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کیا ہے۔

سیدہ ام الحصین رضی اللہ عنہا:

یہ اسحٰق کی بیٹی اور قبیلہ احمس سے ہیں ان سے ان کے بیٹے یحییٰ بن حصین وغیرہ نے روایت کیا ہے' یہ حجۃ الوداع میں حاضر ہوئیں تھیں۔

سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا ملحان بن خالد کی بیٹی' قبیلہ بنی نجار کی رہنے والی ہیں۔ یہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ یہ مشرف بہ اسلام ہوئی اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو ان کے ہاں قیلولہ کیا کرتے تھے۔ اور یہ سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ روم کے ملک میں انہوں نے اپنے خاوند کے ہمراہ جہاد کرتے کرتے جام شہادت نوش کیا۔ ان کی قبر مقام قرنس میں ہے۔ ان سے ان کے بھانجے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور شوہر سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ان کے صحیح نام پر سوائے کنیت کے اطلاع نہیں پا سکا۔ ان کی وفات سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ہوئی۔ ملحان میم کے کسرہ لام کے سکون اور حا مہملہ ونون کے ساتھ ہے۔

سیدہ حمنہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ حمنہ رضی اللہ عنہا جحش کی بیٹی' یہ ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی بہن اور قبیلہ اسد کی رہنے والی ہیں' یہ سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں اور جب وہ شہید ہو گئے تو سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا۔

تابعیات رحمہن اللہ کے حالات

حسناء رحمہا اللہ:

یہ صرمیہ معاویہ کی بیٹی ہیں' یہ اپنے چچا سے اور ان کے چچا نبی اکرم ﷺ سے حدیث نقل کرتے ہیں۔ان سے عوف اعرابی نے روایت کیا ہے۔ان کی حدیث اہل بصرہ میں رائج ہے۔ابن ماکولا نے حسناء کے بارہ میں ایسا ہی لکھا ہے۔حازمی نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے خنشاء بنت معاویہ لکھا ہے اور بعض حنساء حرمیہ کہتے ہیں۔اور ان کے دو چچا حارث اور اسلم کے بارہ میں بھی لکھا گیا ہے۔صرمیہ صاد کے زبر اور راء کے زیر کے ساتھ ہے۔حنساء فعلاء کے وزن پر حسن سے ماخوذ ہے اور خنساء میں خائے معجمہ اور نون سین مہملہ سے پہلے ہے۔

حفصہ بنت عبدالرحمٰن:

یہ عبدالرحمٰن کی بیٹی ہیں جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں' یہ منذر بن زبیر بن عوام کے نکاح میں تھیں۔

ام الحریر رحمہا اللہ:

حریر حائے مہملہ کے زیر اور پہلی راء کے زیر کے ساتھ ہے۔سیدنا طلحہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ ہیں' یہ اپنے آقا سے روایت کرتی ہیں اور محمد بن زرین اپنی والدہ سے اور ان کی والدہ ام الحریر سے نقل کرتی ہیں' ان کی احادیث اشراط ساعۃ میں آتی ہیں۔

حرف الخاء

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ:

سیدنا خالد رضی اللہ عنہ ولید قرشی کے بیٹے ہیں جو مخزومی ہیں' ان کی والدہ لبابۃ الصغریٰ ہیں جو ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔اسلام لانے سے قبل ان کا شمار قریش کے عزت دار لوگوں میں کیا جاتا تھا۔نبی اکرم ﷺ نے ان کو سیف اللہ کا خطاب دیا تھا۔انہوں نے ۲۱ ہجری میں انتقال فرمایا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو کچھ وصیت کی۔ان سے ان کے خالہ زاد بھائی عبدالرحمٰن عباس اور علقمہ اور جبیر بن نفیر روایت حدیث کرتے ہیں۔

سیدنا خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا خالد رضی اللہ عنہ ہوذہ عامری کے بیٹے ہیں یہ خود اور ان کے بھائی حرملہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خزاعہ کے پاس جا کر ان کو اسلام کی بشارت دی۔یہ مولفۃ القلوب میں سے ہیں سیدنا خالد رضی اللہ عنہ بن ہوذہ وہی ہیں جن سے نبی اکرم ﷺ نے غلام اور لونڈی خریدی تھی اور ان کے لئے عہد نامہ لکھ دیا تھا۔

سیدنا خلاد بن سائب رضی اللہ عنہ:

سیدنا خلاد رضی اللہ عنہ سائب بن خلاد کے بیٹے خزرجی ہیں' یہ اپنے والد اور سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حبان بن واسع وغیرہ۔

سیدنا خباب بن الارت رضی اللہ عنہ:

ابوعبداللہ تمیمی ان کی کنیت ہے ان کو زمانہ جاہلیت میں قیدی بنالیا گیا تھا' اس کے بعد ایک خزاعیہ عورت نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا تھا' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام لائے تھے۔ یہ ان لوگوں میں شامل ہیں جن کو اسلام کی وجہ سے بے شمار تکالیف دی گئیں لیکن انہوں نے اس پر صبر کیا' یہ کوفہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے اور وہیں پر ۷۳ سال کی عمر میں ۳۷ ہجری میں انتقال کر گئے۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے۔

سیدنا خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ:

یہ حذافہ رضی اللہ عنہ قریشی عدوی کے بیٹے اور قریش کے ماہر سواروں میں سے تھے۔ ان کو ایک خارجی نے سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سمجھ کر شہید کر دیا۔ یہ خارجی ان تین شخصوں میں سے ایک ہے جنہوں نے سیدنا علی' سیدنا معاویہ اور سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کے قتل پر اتفاق کیا تھا اور ان میں سے ہر ایک ان تینوں کی جان لینے کی کوشش میں تھا تو اللہ تعالیٰ نے فیصلہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارہ میں کر دیا اور باقی دونوں اصحاب بچ گئے۔ اور خارجہ کا قتل ۴۰ ہجری میں واقع ہوا۔

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ:

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعمارہ' یہ انصاری اور دوسی ہیں۔ یہ ذوشہادتین کے لقب سے مشہور ہوئے۔ جنگ بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں شامل رہے۔ جنگ صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے۔ جب سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو انہوں نے اپنی تلوار سونت لی اور مقابلہ کیا یہاں تک کہ جام شہادت نوش کیا۔ آپ سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عمارہ اور جابر بن عبداللہ نے روایت کیا ہے۔ خزیمہ خاء معجمہ کے ضمہ اور زاء معجمہ کے فتح کے ساتھ ہے اور عمارہ عین کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

سیدنا خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ:

سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ جزء کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ ان سے ان کے بھائی حبان بن جزء حدیث کی روایت کرتے ہیں' یہ عرب کے یکتا لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ جزء جیم کے زبر رائے معجمہ کے سکون اور اس کے بعد ہمزہ کے ساتھ ہے۔ اصحاب حدیث جزی جیم کی زیر اور رائے معجمہ کی کسرہ اور آخر میں یاء کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ یہ بیان عبدالغنی کا ہے۔ اور حافظ دارقطنی رحمہ اللہ نے جیم کے کسرہ اور زائے معجمہ کے سکون کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اور حبان حائے مہملہ کے کسرہ اور بائے موحدہ کی تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

سیدنا خریم بن الاخرم رضی اللہ عنہ:

سیدنا خریم رضی اللہ عنہ اخرم کے بیٹے' شداد بن عمرو بن فاتک اسدی کے پوتے ہیں۔ لیکن یہ اپنے دادا کی طرف نسبت کر دیئے گئے

ہیں۔ان کو خزیم بن فاتک بھی کہا جاتا ہے' ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک اہل کوفہ میں اور ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے۔

سیدنا خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ:

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ عدی انصاری اوسی کے فرزند ہیں۔غزوۂ بدر میں شامل ہوئے اور غزوۂ رجیع کے دن ۳ ہجری کو قید کر لئے گئے۔ پھر ان کو مکہ لے جایا گیا اور حارث بن عامر کی اولاد نے ان کو خرید لیا' انہوں نے حارث کو بدر کے دن کفر کی حالت میں قتل کر دیا تھا' اس لیے اب حارث کے بیٹوں نے ان کو خریدا تھا تاکہ وہ اس کو اپنے باپ کے بدلہ میں قتل کر سکیں' یہ قیدی بن کر ان کے پاس رہے۔ پھر ان لوگوں نے مقام تنعیم پر ان کو سولی چڑھا دیا۔ یہ اسلام میں پہلے شخص ہیں جن کو اسلام کے نام پر سولی دی گئی۔ان سے حارث بن برصاء نے حدیث کی روایت کی ہے۔صحیح بخاری میں روایت ہے کہ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی کسی بیٹی سے موئے زہار صاف کرنے کے لئے استرہ مانگ لیا' پھر سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کے چھوٹے بیٹے کو اٹھا کر اپنی ران پر بٹھا لیا جبکہ استرا ان کے ہاتھ میں تھا' بچے کی ماں اس کارروائی سے بالکل بے خبر تھی اور جب ماں نے دیکھا تو وہ بہت گھبرائی سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ نے اس کے چہرہ سے گھبراہٹ کے آثار دیکھے تو کہنے لگے' آپ سمجھتی ہیں کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا' ہرگز نہیں' میں ایسا کبھی نہیں کروں گا تو بچے کی ماں کہنے لگی میں نے خبیب (رضی اللہ عنہ) سے بہتر قیدی کوئی نہیں دیکھا اور میں نے خبیب (رضی اللہ عنہ) کو قید کے دوران دیکھا کہ ان کے پاس تازہ انگور کا گوشہ ہے جبکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں کوئی پھل بھی نہ تھا اور یہ کہتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا رزق ہے' جو ان کو دیا گیا۔اور جب سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو حرم سے حل کی طرف قتل کرنے کے لئے لے چلے تو آپ نے کہا کہ مجھے دو رکعات نماز پڑھ لینے دو اور نماز پڑھنے کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم! اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ کفار سمجھیں گے کہ میں موت سے گھبراہٹ کی وجہ سے دیر کر رہا ہوں تو میں نماز اور بھی لمبی کرتا پھر انہوں نے یہ دعا مانگی' اے اللہ! ان میں سے ایک ایک کو شمار کر کے قتل کر دے اور ان میں سے کسی کو نہ چھوڑ۔اور پھر یہ دو اشعار پڑھے۔

فلست ابالی حین اقتل مسلما   علی ای شق کان اللہ مصرع

وذالك فی ذات الالہ وان یشاء   یبارك علی اوصال شلو ممزع

''میں جب بحالت اسلام قتل کیا جاؤں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ مجھے کس کروٹ پر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کرنے کے لئے لٹایا جائے گا اور یہ تمام مصائب اللہ تعالیٰ کے رستہ میں ہیں اگر وہ چاہے تو میرے اعضاء کے جوڑ جوڑ کو برکت سے بھر دے۔''

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صبر کے ساتھ جان دیتے وقت دو رکعات نماز پڑھنے کا طریقہ رائج کر دیا۔

سیدنا خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا خنیس رضی اللہ عنہ بن حزافہ سہمی قریشی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے۔یہ غزوۂ بدر میں

اور پھر غزوۂ احد میں حاضر ہوئے جس میں ان کو ایک زخم لگا اور پھر اسی کی وجہ سے مدینہ میں پہنچ کر جان دے دی ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ خنیس تصغیر کے ساتھ ہے۔

سیدنا ابوخراش رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوخراش حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔ خراش خائے معجمہ کے زیر اور رائے مہملہ غیر مشدد اور شین معجمہ کے ساتھ ہے اور حدرد حائے مہملہ کے زبر دونوں دال مہملہ کے ساتھ اور رائے مہملہ کے ساتھ ہے۔

سیدنا ابوخلاد رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوخلاد رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں۔ حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں ان کے نام اور نسب سے واقف نہیں ہوں۔ ان کی حدیث یحییٰ بن سعید کے نزدیک صحیح ہے، جو ابوفروہ سے اور ابوفروہ خلاد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مومن کو دیکھو کہ اس کو دنیا کے بارہ میں زہد عطا کر دیا گیا ہے اور کم گوئی عطا کی گئی ہے تو اس کی صحبت اختیار کرو اس لئے کہ وہ حکمت سکھلائے گا۔ اور دوسری روایت بھی اسی طرح ہے لیکن اس کی سند میں ابوفروہ اور خلاد کے درمیان ابومریم کا واسطہ ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

خیثمہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ:

یہ عبدالرحمٰن کے بیٹے اور ابوسرہ جعفی کے پوتے ہیں اور ابوسرہ جعفی کا نام یزید بن مالک ہے جو کہ کبار تابعین میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ابووائل یا ابوواصل سے پہلے ان کی وفات ہوگئی تھی۔ سیدنا علی اور سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ وغیرہ سے احادیث کو سنا ہے۔ ان سے اعمش، منصور اور معرورہ بن مرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کو دو لاکھ وراثت میں ملے جس کو انہوں نے علماء پر صرف کر دیا۔ خیثمہ خاء معجمہ کے فتح اور یاء تحتانی کے سکون اور ثائے مثلثہ کے فتح کے ساتھ ہے۔ سبرہ سین کے زیر اور بائے موحدہ کے سکون کے ساتھ ہے۔

خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ:

ابوعبداللہ شامی کلاعی ان کی کنیت ہے یہ حمص کے لوگوں میں شمار ہوتے ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ میں ستر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملا ہوں اور یہ شام کے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔ ۱۰۴ہجری میں طرسوس کے مقام پر ان کا انتقال ہوا۔ معدان میم کے فتح اور عین کے سکون اور دال پر تشدید نہیں ہے۔

خالد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

یہ خالد بن عبداللہ واسطی طحان، سیدنا حصین رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں شمار ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنے آپ کو تین مرتبہ خریدا اور اپنے وزن پر چاندی خیرات کی۔ آپ نے ۱۷۷ہجری میں

وفات پائی اور بعض نے ۱۸۲ ہجری بتایا ہے اور آپ کی پیدائش ۱۱۰ ہجری میں ہوئی۔

خارجہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ:

خارجہ رحمۃ اللہ علیہ' سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ انصاری مدنی کے بیٹے جلیل القدر تابعی ہیں' سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ کو انہوں نے پایا ہے۔ اپنے والد اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ان کو سماعت حدیث ہے۔ یہ مدینہ کے فقہائے سبعہ میں سے ہیں۔ پختہ کار اور ثقہ ہیں ان سے امام زہری روایت کرتے ہیں' یہ ۹۹ ہجری میں انتقال فرما گئے۔

خارجہ بن الصلت رحمۃ اللہ علیہ:

یہ خارجہ بن الصلت برجمی ہیں' براجم میں سے بنو تمیم کی ایک شاخ ہے۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود اور اپنے چچا رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام شعبی روایت کرتے ہیں۔ اہل کوفہ ان کی حدیث کو زیادہ معتبر سمجھتے ہیں۔

خشف بن مالک رحمۃ اللہ علیہ:

یہ خشف بن مالک قبیلہ ''طے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ اپنے والد اور چچا اور سیدنا عمرو بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زید بن جبیر نے روایت کیا ہے' یہ اعتماد والے راوی ہیں۔ خشف خاء کے کسرہ شین مجملہ کے سکون اور فاء معجمہ کے ساتھ ہے۔

ابو خزامہ رحمۃ اللہ علیہ:

یہ ابو خزامہ بن یعمر ہیں' یہ بنی الحارث بن سعد سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری۔ یہ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ خزامہ خائے معجمہ کے کسرہ کے ساتھ ہے اور زائے معجمہ پر تشدید نہیں ہے۔

ابو خلدہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابو خلدہ خالد بن دینار تمیمی سعدی بصری ہیں' یہ درزی کا کام کرتے تھے اور ثقات تابعین میں سے ہیں۔ یہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے وکیع وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ خلدہ خائے معجمہ کے فتح اور لام کی سکون کے ساتھ ہے۔

صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن کے حالات

سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا:

ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا خویلد بن اسد کی بیٹی قریشیہ اور امہات المومنین میں سے ہیں' پہلے یہ ابو ہالہ بن زرارہ کی بیوی تھیں پھر ان سے عتیق بن عائذ نے نکاح کیا' اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح ہوا۔ نکاح کے وقت ان کی عمر ۴۰ سال سے اوپر تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۲۵ سال تھی۔ اس سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا تھا اور جب تک سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا زندہ رہیں تو آپ نے کسی اور سے نکاح نہ کیا' یہاں تک کہ سیدہ خدیجہ کی وفات ہوگئی۔ یہ وہ عظیم المرتبت خاتون ہیں جو سب سے پہلے آپ پر ایمان لائیں' اس وقت نہ مردوں میں سے کوئی ایمان لایا تھا اور نہ عورتوں میں سے کسی نے اسلام قبول کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اولاد انہیں کے پیٹ سے ہوئی سوائے ابراہیم رضی اللہ عنہ کے' کیونکہ وہ ام المومنین سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ سے

پیدا ہوئے، ان کی وفات ہجرت سے پانچ سال قبل مکہ میں ہوگئی تھی۔ بعض نے چار سال اور بعض نے تین سال لکھا ہے۔ اس وقت نبوت کے ۱۰ سال گذر چکے تھے۔ ان کی عمر ۶۵ برس کی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ۲۵ سال رہیں وفات کے بعد آپ مقام حجون میں دفن ہوئیں۔

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون کی بیوی ہیں، یہ بڑی نیک اور پرہیزگار تھیں، ان سے ایک گروہ نے روایت کیا ہے۔

سیدہ خولہ بنت ثامر رضی اللہ عنہا:

سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا قبیلہ انصار سے ہیں، اہل مدینہ میں ان کی حدیث زیادہ مشہور ہے۔ ان سے نعمان بن ابی عیاش زرقی نے روایت کیا ہے اور ایک قول ہے کہ یہ خولہ قیس بن بنی مالک بن نجار کی بیٹی ہیں اور قیس کا لقب ثامر ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ یہ دونوں عورتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔

سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا:

سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا قیس کی بیٹی اور قبیلہ جہنیہ سے تعلق رکھتی ہیں، ان کی حدیث اہل مدینہ کے ہاں مروج ہے۔ ان سے نعمان بن خربوذ نے روایت کیا ہے۔ خربوذ خاء کے پیش اور رائے مہملہ اور ذال معجمہ کے ساتھ ہے۔

سیدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا:

سیدہ خنساء رضی اللہ عنہا ابن خالد کی بیٹی انصار یہ اسدیہ ہیں، ان کی حدیث مدینہ والوں میں مشہور ہے۔ ان سے سیدنا ابوہریرہ، ام المؤمنین سیدہ عائشہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہے۔ خنساء میں خاء پر فتح نون ساکن سین مہملہ اور مد ہے خذام میں خائے معجمہ مکسور اور ذال معجمہ بغیر تشدید کے ہے۔

سیدہ ام خالد بن سعید بن العاص الامویہ رضی اللہ عنہا:

یہ ام خالد امویہ ہیں اور خالد سعید بن عاص کے بیٹے تھے، یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ حبشہ میں پیدا ہوئیں، یہ جب مدینہ لائی گئیں تو کم عمر تھیں پھر ان سے سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا ان سے چند لوگوں نے روایت کیا ہے۔

حرف الدال

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ:

سیدنا دحیہ رضی اللہ عنہ کلبی کے بیٹے اور بلند مرتبہ صحابہ میں سے ہیں، یہ احد اور بعد کی کئی لڑائیوں میں شامل تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ۶ ہجری میں قیصر کے پاس مدت صلح کے زمانہ میں بھیجا۔ قیصر نے ایمان لانا چاہا مگر اس کے پادری ایمان نہ لائے تو وہ بھی اسلام قبول نہ کر سکا۔ یہ وہی صحابی ہیں جن کی صورت میں جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لے کر آتے تھے۔ یہ ملک شام میں چلے

گئے تھے اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک وہیں رہے۔ بے شمار تابعین نے ان سے روایت کیا ہے۔ دال کے کسرہ اور حاء مہملہ کے سکون کے ساتھ ہے اور دونوں نقطوں والی یا کے ساتھ ہے اور بعض کے قول کے مطابق دال کے فتح کے ساتھ ہے۔

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ:

ان کا نام سیدنا عویمر رضی اللہ عنہ ہے یہ عامر انصاری خزرجی کے صاحبزادے ہیں اور یہ اپنی کنیت کے ساتھ ہی مشہور ہوئے ہیں۔ یہ کچھ عرصہ بعد اسلام لائے تھے اور اپنے خاندان میں سب سے آخر میں انہوں نے اسلام قبول کیا تھا' یہ بڑے نیک مسلمان' بڑے سمجھدار اور صاحب علم ہوئے ہیں۔ انہوں نے شام میں قیام کیا اور ۳۲ ہجری میں دمشق میں ان کا انتقال ہوا۔

تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

داؤد بن صالح رحمۃ اللہ:

یہ صالح بن دینار کے فرزند ہیں جو کھجوروں کی تجارت کیا کرتے تھے اور انصار کے آزاد کردہ اور مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ سالم بن عبداللہ اور اپنے والد اور اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں۔

داؤد بن الحصین رحمۃ اللہ علیہ:

داؤد رحمۃ اللہ علیہ' یہ عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مالک وغیرہ نے روایت کیا ہے انہوں نے ۱۳۵ ہجری میں ۷۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابن الدیلمی رحمۃ اللہ علیہ:

ان کا نام ضحاک ہے۔ یہ فیروز کے بیٹے تابعی ہیں۔ ان کی احادیث اہل مصر میں رائج ہیں' یہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ دیلمی میں دال مفتوح ہے۔ یہ منسوب ہے دیلم پہاڑ کی طرف جو لوگوں میں مشہور ہے اور فیروز فاء کے فتح اور یائے تحتانی دو نقطوں والی سکون اور راء کے پیش کے ساتھ ہے۔ آخر میں زاء ہے۔

ابوداؤد کوفی رحمۃ اللہ علیہ:

ابوداؤد نفیع حارث نابینا کے بیٹے اہل کوفہ سے تعلق رکھتے ہیں' یہ سیدنا عمران بن حصین اور سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے روایت کرنے والے سفیان ثوری اور شریک رحمہم اللہ ہیں۔ یہ محدثین کے نزدیک متروک ہیں کیونکہ یہ رفض کی طرف مائل تھے ان کا ذکر کتاب العلم میں آتا ہے۔

صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن کے حالات

سیدہ ام الدرداء رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کا نام خیرہ ہے' یہ ابوحدرد کی بیٹی اور قبیلہ اسلم کی رہنے والی ہیں۔ یہ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ عقل

مند اور فاضل صحابیات میں سے ہیں۔ نہایت عابدہ اور متبع سنت تھیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ ان کا انتقال سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے دو سال پہلے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں شام کے ملک میں ہوا۔

حرف الذال

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا نام جندب اور ان کے والد کا نام جنادہ ہے' یہ بلند مرتبہ تارک الدنیا اور مہاجرین میں سے ہیں۔ مکہ میں شروع اسلام میں ایمان لائے۔ ایک قول ہے کہ یہ ایمان لانے والوں میں پانچویں صحابی ہیں پھر یہ اپنی قوم کی طرف چلے گئے اور وہاں پر ایک طویل عرصہ رہے یہاں تک کہ غزوۂ خندق کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ آ گئے۔ پھر مقام ربذہ میں ٹھہرے اور وہیں پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں ان کا انتقال ہوا' یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کے اعلان کرنے سے پہلے ہی عبادت گذارتے تھے۔ ان سے بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔

سیدنا ذومخبر رضی اللہ عنہ:

میم کے کسرہ خائے معجمہ کے سکون بائے موحدہ کے فتح کے ساتھ۔ یہ نجاشی کے بھتیجے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں کیا جاتا ہے۔ جبیر بن نفیر نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کی احادیث اہل شام ہی سے ملتی ہیں۔

سیدنا ذوالیدین رضی اللہ عنہ:

یہ بنوسلیم کے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں' ان کو خرباق بھی کہا جاتا ہے' یہ حجاز کے رہنے والے صحابی ہیں۔ جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہو گیا تھا یہ اس میں موجود تھے۔ الخرباق خائے معجمہ کے کسرہ رائے مہملہ کے سکون بائے موحدہ کے ساتھ ہے۔

حرف الراء

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ:

سیدنا رافع رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ حارثی انصاری ہیں' جنگ احد میں ان کو ایک تیر آ کر لگا' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمہارے اس تیر کا گواہ ہوں۔ ان کا یہ زخم عبدالملک بن مروان کے زمانہ تک رہا' انہوں نے چھیاسی سال کی عمر میں ۷۳ ہجری میں انتقال فرمایا۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کیا ہے۔ خدیج خائے معجمہ کے فتح دال کے کسرہ اور آخر میں جیم معجمہ کے ساتھ ہے۔

سیدنا رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ:

سیدنا رافع رضی اللہ عنہ بن عمرو غفاری ہیں' ان کا شمار اہل بصرہ میں کیا جاتا ہے۔ ان سے عبداللہ بن صامت نے روایت کیا ہے۔ اکل تمر کے بارہ میں ان کی حدیث ہے۔

سیدنا رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ:

سیدنا رافع رضی اللہ عنہ قبیلہ جہینہ سے تعلق رکھتے ہیں اور صلح حدیبیہ کے موقع پر یہ حاضر تھے۔ ان سے ان کے دو بیٹے ہلال اور حارث روایت کرتے ہیں۔ مکیث میں میم کا فتح کاف کا کسرہ اور دو نقطوں والی یا کا سکون اور آخر میں ثائے مثلثہ ہے۔

سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ:

سیدنا رفاعہ رضی اللہ عنہ ان کی کنیت ابومعاذ ہے' یہ زرقی انصاری ہیں اور غزوۂ احد' غزوۂ بدر بلکہ تمام غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں بھی حاضر ہوئے تھے' سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے شروع دور میں ان کی وفات ہوگئی۔ ان کے دونوں بیٹے عبید اور معاذ اور ان کے بھتیجے یحیٰی بن خلاد ان سے روایت کرتے ہیں۔

سیدنا رفاعہ بن سموال رضی اللہ عنہ:

سیدنا رفاعہ رضی اللہ عنہ سموال قرظی کے بیٹے ہیں' یہ وہی ہیں جنھوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں پھر عبدالرحمٰن زبیر نے ان سے نکاح کر لیا' ان سے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ سموال میں سین کا کسرہ ہے۔ اور ایک قوم کے نزدیک فتحہ ہے۔ میم ساکن ہے واؤ غیر مشدد اور لام ہے۔ الزبیر زاء کی زبر باء موحدہ کی زیر اور بعض نے زاء کا ضمہ اور باء کا فتح پڑھا ہے۔ سیدنا رفاعہ رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ماموں ہیں۔

سیدنا رفاعہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ:

یہ انصاری ہیں ابولبابہ ان کی کنیت ہے۔ ان کا ذکر حرف لام میں آئے گا۔

سیدنا رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ:

سیدنا رویفع رضی اللہ عنہ ثابت بن سکن کے بیٹے انصاری ہیں' ان کا شمار اہل مصر میں کیا جاتا ہے۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ۴۶ ہجری میں طرابلیس مغربی پر امیر مقرر کیا تھا۔ ان کا انتقال برقہ میں ہوا اور بعض نے کہا کہ شام میں ہوا۔ ان سے حنش بن عبداللہ اور دوسرے حضرات روایت کرتے ہیں۔ رویفع رافع کی تصغیر ہے۔ اور حنش حائے مہملہ' نون کے فتح اور شین معجمہ کی ساتھ ہے۔

سیدنا رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ:

سیدنا رکانہ رضی اللہ عنہ عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب قریشی کے بیٹے بڑے طاقتور آدمی تھے' اہل حجاز کے پاس ان کی حدیث ہے۔ یہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہے اور ایک قول ہے کہ ۴۲ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ رکانہ میں راء پر ضمہ ہے اور کاف غیر مشدد ہے اور نون ہے۔

سیدنا رباح بن الربیع رضی اللہ عنہ:

سیدنا رباح رضی اللہ عنہ بن الربیع اسیدی کاتب ہیں ان کی احادیث اہل بصرہ میں مروج ہیں' قیس بن ظہیر ان سے روایت کرتے ہیں۔الاسیدی ہمزہ کے ضمہ سین کے فتح پہلی آخری یاء دونوں مشدد ہیں۔

سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ:

سیدنا ربیعہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوفراس اسلمی ہے اور یہ کعب کے بیٹے ہیں' ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے اور یہ اہل صفہ میں سے ہیں۔ایک قول ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم رہے ہیں اور آپ کے پرانے ساتھی ہیں' سفر اور حضر میں آپ کے ساتھ رہے۔آپ نے ۶۳ ہجری میں وفات پائی' آپ سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

سیدنا ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ:

سیدنا ربیعہ رضی اللہ عنہ حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم کے بیٹے ہیں۔جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں ان کو شرف صحبت اور روایت حاصل ہے' یہ وہ ہیں جن کے بارہ میں فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں جس خون کو سب سے پہلے معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کا ہے اور یہ اس لئے فرمایا کہ ربیعہ کے ایک بیٹے کو جس کا نام آدم تھا' اس کو قتل کیا گیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام میں اس مطالبہ کو چھوڑ دیا۔انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ۲۳ ہجری کو وفات پائی۔

سیدنا ربیعہ بن عمرو رضی اللہ عنہ:

یہ ربیعہ عمرو جرشی کے بیٹے ہیں واقدی نے بیان کیا ہے کہ یہ راہبط کے خروج کے دن قتل کر دیئے گئے۔

سیدنا ابورافع اسلم رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں' ان کے نام سے زیادہ ان کی کنیت مشہور ہے اور یہ قبطی تھے۔یہ پہلے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے غلام تھے' انہوں نے ہدیہ کے طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اسلام کی خوشخبری دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس خوشی میں آزاد کر دیا' یہ غزوۂ بدر سے پہلے اسلام لائے تھے۔ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کچھ دن پہلے یہ وفات پا گئے تھے۔

سیدنا ابورمثہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابورمثہ رضی اللہ عنہ رفاعہ بن یثربی کے بیٹے تیمی' امراءالقیس کی اولاد میں سے زید بن مناۃ بن تمیم کے بیٹے تھے' ان کے نام میں بہت اختلاف ہے۔بعض نے وہ نام ذکر کیا ہے جو ابھی ہم نے لکھا ہے اور بعض نے عمارہ یثربی کہا ہے اور بعض نے دوسرے نام ذکر کئے ہیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئے تو ان کا شمار اہل کوفہ میں سے کیا جاتا ہے۔ایاد بن لقیط نے ان سے روایت کیا ہے۔رمثہ راء کے کسرہ اور میم کے سکون اور ثائے مثلثہ کے ساتھ ہے۔

سیدنا ابورزین رضی اللہ عنہ:

ان کا نام لقیط ہے' عامر بن صبرہ کے بیٹے ہیں' ان کا ذکر حرف لام میں آئے گا۔

سیدنا ابوریحانہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوریحانہ رضی اللہ عنہ شمعون بن یزید کے بیٹے اور بنو قریظہ میں سے انصاری یعنی انصار کے حلیف ہیں' ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ کہا گیا ہے۔ ان کی صاحبزادی ریحانہ بڑی عابدہ اور پرہیزگار تھیں۔ یہ شام میں قیام پذیر رہے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

ابورجاء رحمۃ اللہ علیہ:

یہ ابورجاء عمران بن تمیم عطاردی ہیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسلام لے آئے تھے۔ سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔ یہ بڑے عالم باعمل تھے اور قراءت کے عالم تھے۔ انہوں نے ۱۰۷ ہجری میں وفات پائی۔

ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ:

یہ ابوعبدالرحمٰن کے بیٹے جلیل القدر تابعی اور مدینہ کے مشہور فقہاء میں سے ہیں۔ سیدنا انس بن مالک اور سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے احادیث سنی ہیں اور سفیان ثوری اور مالک بن انس ان سے روایت کرتے ہیں۔ ۱۳۳ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔

صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن کے حالات

سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا:

سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا معوذ کی بیٹی انصار میں سے بڑی قدر و منزلت والی صحابیہ ہیں' ان کی حدیث اہل بصرہ میں اور اہل مدینہ میں رائج ہے۔ ربیع را کے پیش باء موحدہ کے فتح اور دو نقطوں والی یائے مکسور کی تشدید کے ساتھ ہے۔

سیدہ الربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا:

یہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ انصاری کی پھوپھی ہیں اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ ہیں۔ صحیح بخاری میں آتا ہے کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ربیع بنت نضر کی والدہ ہیں جن کا ذکر صحابیہ عورتوں کے ذیل میں آتا ہے' وہ ربیع ہی ہیں اور یہی صحیح ہے۔

سیدہ رمیصاء رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام رضی اللہ عنہا سلیم ملحان کی بیٹی اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں ان کا ذکر حرف سین کے تحت آئے گا۔

حرف الذاء

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ:

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ انصاری ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ہیں اور جس وقت یہ مدینہ آئے تھے تو اس وقت ان کی عمر گیارہ برس تھی' ان کا شمار ایسے فقہائے صحابہ میں ہوتا ہے جن پر فرائض کا دارومدار ہے نیز یہ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے تدوین قرآن میں بڑا حصہ لیا۔ اور انہوں نے خلافت ابوبکر میں قرآن کی کتابت بھی کی ہے اور قرآن کریم کو مصحف سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں نقل کیا ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے ۴۵ ہجری میں مدینہ کے اندر ۵۶ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ:

سیدنا زید رضی اللہ عنہ ان کی کنیت ابوعمران ہے۔ یہ انصاری خزرجی ہیں ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے' انہوں نے کوفہ میں قیام کیا اور وہیں ۶۶ ہجری میں انتقال فرمایا ان کی عمر ۵۶ برس تھی۔

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ:

سیدنا زید رضی اللہ عنہ قبیلہ جہنیہ سے تعلق رکھتے ہیں' یہ کوفہ آ گئے تھے اور وہیں ۷۸ ہجری میں وفات پائی۔ ان کی عمر ۸۵ برس تھی ان سے سیدنا انس رضی اللہ عنہ اور عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا زید رضی اللہ عنہ کی کنیت ابواسامہ ہے۔ سعدی بنت ثعلبہ ان کی والدہ ہیں' جو بنی معن سے تعلق رکھتی ہیں' زید ان کو ان کی والدہ اپنی قوم کے پاس ملانے کے لئے لائیں تو بنی معن بن جرید کے لشکر نے دور جاہلیت میں ان پر لوٹ مار کی پھر اس لشکر کا گذر بنی معن کے ان گھروں پر سے ہوا جو زید بن حارثہ کی والدہ کا خاندان تھا۔ یہ لٹیرے زید بن حارثہ کو اٹھا کر بھاگ گئے' اس وقت ان کی عمر آٹھ سال تھی۔ یہ نوعمر لڑکے تھے اور ان کو بازار عکاظہ میں لے گئے اور فروخت کے لئے پیش کر دیا تو ان کو حکیم بن حزام بن خویلہ نے اپنی پھوپھی خدیجہ بنت خویلد کے لئے خرید لیا۔ ان کی بولی ۴۰۰ درہم تک لگی۔ اور جب ام المؤمنین سیدہ خدیجہ کا نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو گیا تو انہوں نے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا' اس نے ان کو اپنے پاس رکھ لیا پھر اس تمام واقعہ کا زید بن حارثہ کے خاندان کو علم ہوا تو ان کے والد اور چچا کعب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فدیہ ادا کر کے ان کو اپنے ساتھ لے جانا چاہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو مکمل اختیار دے دیا کہ اگر وہ اپنے والد کے پاس رہنا چاہیں تو وہ خوشی سے جا سکتے ہیں اور اگر میرے پاس رہنا چاہیں تو بھی رہ سکتے ہیں تو زید بن حارثہ نے اپنے گھر والوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دی اور اپنے والد اور چچا کے ہمراہ نہیں گئے۔ اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور احسانات ان کے دل میں گھر کر چکے تھے۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مقام حجر میں لے گئے اور لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں نے زید کو اپنا بیٹا بنا لیا ہے۔ میں ان کا وارث ہوں اور یہ میرے وارث ہیں پھر لوگ ان کو زید بن محمد کہنے لگے۔ یہاں تک

کہ اللہ نے یہ حکم نازل کیا کہ اللہ کے نزدیک یہ بات زیادہ انصاف والی ہے کہ تم لڑکوں کو ان کے والدین کی طرف منسوب کر کے پکارو تو اس وقت سے آپ کو زید بن حارثہ کہا جانے لگا۔ یہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے اور یہ نبی ﷺ سے دس سال چھوٹے تھے اور ایک قول کے مطابق بیس سال چھوٹے تھے۔ نبی ﷺ نے ان کا نکاح اپنی آزاد کردہ لونڈی سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا سے کر دیا ان سے اسامہ پیدا ہوئے' اس کے بعد سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ان کا نکاح ہوا اور ان کو رسول اللہ کا محبوب کہا جاتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے نام کے سوا کسی اور کا نام قرآن پاک میں نہیں لیا' وہ آیت یہ ہے۔ **فلما قضى زيد منها وطرا زوجنكها**۔ ان سے ان کے بیٹے اسامہ اور دوسرے لوگوں نے روایت کیا ہے۔ غزوۂ موتہ جمادی الاولیٰ ۸ ہجری میں جبکہ ان کی عمر ۵۵ برس تھی اور یہ لشکر کے امیر تھے شہید ہو گئے۔

سیدنا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ:

سیدنا زید رضی اللہ عنہ بن خطاب عدوی قریشی' سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے عمر میں بڑے تھے' یہ پہلے مہاجرین میں سے ہیں اور یہ سیدنا عمر سے پہلے ایمان لے آئے تھے جنگ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور جنگ یمامہ جو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی تھی اس میں شہید ہوئے۔ ان سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔

سیدنا زید بن سہل رضی اللہ عنہ:

سیدنا زید رضی اللہ عنہ سہل کے بیٹے ہیں اور اپنی کنیت ابوطلحہ کے ساتھ مشہور ہوئے ان کا ذکر حرف طاء میں آئے گا۔

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ:

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ قریشی ہے ان کی والدہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا عبدالمطلب کی بیٹی اور نبی ﷺ کی پھوپھی ہیں۔ یہ اور ان کی والدہ شروع میں ہی اسلام لے آئے تھے جبکہ اس وقت ان کی عمر ۱۶ برس تھی۔ ان کے چچا نے دھوئیں سے ان کا سانس دبایا تاکہ یہ اسلام سے پھر جائیں مگر انہوں نے اسلام کو نہ چھوڑا۔ یہ نبی ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے اور یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سب سے پہلے تلوار نکالی۔ یہ عشرہ مبشرہ صحابہ میں سے ہیں' جنگ احد میں نبی ﷺ کے ساتھ ڈٹے رہے۔ لمبے قد اور گورے رنگ کے تھے۔ بعض نے کہا کہ ان کا رنگ گندمی تھا' ان کے جسم پر گوشت کم تھا اور بال جسم پر بہت زیادہ تھے' ہلکے رخساروں والے تھے۔ ان کو مقام سفوان میں (جو سین اور فاء کی فتحہ کے ساتھ ہے اور بصرہ میں واقع ہے) عمرو بن جرموز نے ۳۶ ہجری میں شہید کر دیا۔ ان کی عمر ۶۴ سال ہوئی۔ پہلے وادی سباع میں دفن کئے گئے پھر وہاں سے بصرہ منتقل کر دیئے گئے اور وہاں پر ان کی قبر کا ہونا مشہور ہے۔ ان سے ان کے دو بیٹوں عبداللہ اور عروہ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

سیدنا زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ:

زیاد لبید کے بیٹے ہیں' ابوعبداللہ ان کی کنیت ہے' یہ انصاری زرقی ہیں' یہ تمام غزوات میں نبی ﷺ کے ہمراہ رہے ان کو حضر موت کا گورنر بھی بنایا گیا۔ ان سے سیدنا عوف بن مالک اور سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت

کے شروع میں وفات پائی۔

سیدنا زیاد بن الحارث رضی اللہ عنہ:

سیدنا زیاد رضی اللہ عنہ حارث صدائی کے بیٹے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کے مؤذن بھی رہے' ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے' صدائی میں صاد مہملہ پر پیش ہے اور دال مہملہ پر تشدید نہیں ہے اور الف کے بعد ہمزہ ہے۔

سیدنا زاہر بن اسود رضی اللہ عنہ:

سیدنا زاہر رضی اللہ عنہ بن اسود اسلمی یہ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی' یہ کوفہ میں مقیم رہے اور کوفہ والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

سیدنا زراع بن عامر رضی اللہ عنہ:

سیدنا زراع رضی اللہ عنہ عبدالقیس کے فرزند ہیں اور عبدالقیس کے وفد میں شامل ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے تھے' ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے اور ان کی حدیث اہل بصرہ کے ہاں مروج ہے۔

سیدنا زرارہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ:

سیدنا زرارہ رضی اللہ عنہ ابی اوفی کے بیٹے صحابہ میں سے ہیں' ان کی وفات سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ہوئی۔

سیدنا ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوزید رضی اللہ عنہ وہ انصاری صحابی ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قرآن پاک کو اپنے حافظہ سے جمع کیا۔ ان کے نام میں علماء کے اندر اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام سعید بن عمیر ہے اور بعض کے نزدیک قیس بن السکن ہے۔

سیدنا ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ:

ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔

سیدنا زبیدی رضی اللہ عنہ:

سیدنا زبیدی رضی اللہ عنہ ان کی نسبت زبید کی طرف کی جاتی ہے' ان کا نام منسبہ بن سعد بتلایا جاتا ہے اور ان کے صحابی ہونے میں بھی شک ہے۔ زبیدی زائے معجمہ کے پیش اور بائے موحدہ کی زبر کے ساتھ ہے۔

تابعین عظام رحمہم اللہ کے حالات

زبیر بن عدی رحمہ اللہ:

زبیر رحمہ اللہ عدی کے بیٹے اور ہمدانی کوفی ہیں' یہ تابعی ہیں اور مقام رے کے قاضی رہے۔ یہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے سفیان ثوری وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ یہ ۱۳۱ ہجری میں انتقال فرما گئے۔ ہمدانی میں میم ساکن ہے۔

زبیر العربی رحمۃ اللہ علیہ

یہ نمیری اور بصری ہیں' یہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے معمر حماد بن زید وغیرہ یہ ثقہ راوی ہیں۔

زیاد بن کسیب رحمۃ اللہ علیہ

یہ کسیب کے بیٹے عدوی تابعی ہیں اور ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے یہ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کسیب کسب کی تصغیر ہے۔

زہرہ بن معبد رحمۃ اللہ علیہ

زہرہ رحمۃ اللہ علیہ ان کی کنیت ابوعقیل ہے (عین کی زبر کے ساتھ) یہ معبد کے بیٹے قریشی اور مصری ہیں' انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام وغیرہ سے حدیث سنی۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔ ان کی حدیث کا بڑا حصہ اہل بصرہ کے یہاں ہیں۔

زہیر بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ

ابوخثیمہ جعفی ان کی کنیت ہے' یہ کوفی ہیں' ان کا قیام جزیرہ میں رہا' یہ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں اور ابواسحٰق ہمدانی اور ابوزبیر سے حدیث کو سنا۔ ان سے ابن المبارک اور یحییٰ بن یحییٰ روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ کتاب الزکاۃ میں ملتا ہے۔ یہ ۱۷۴ ہجری میں انتقال فرما گئے۔

زمیل بن عباس رحمۃ اللہ علیہ

یہ اپنے مولیٰ سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے یزید بن الہاد نے روایت کیا ہے' ان میں کچھ ضعف ہے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ

یہ زہرہ بن کلاب کی طرف منسوب ہیں' جو ان کے جداعلیٰ ہیں۔ اسی لیے ان کو زہری کہتے ہیں۔ بکران کی کنیت ابوبکر ہے اور ان کا نام محمد ہے' یہ عبداللہ بن شہاب کے بیٹے' بڑے فقیہ اور محدث ہوئے ہیں' ان کا شمار جلیل القدر تابعین میں ہوتا ہے' یہ مدینہ کے زبردست عالم اور فقیہ ہیں۔ علوم شریعت میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔ جن میں قتادہ اور مالک بن انس بھی شامل ہیں۔ عمر بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں میں نے ان سے بڑا عالم کسی کو نہیں پایا۔ مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ جن علماء کو آپ نے دیکھا ہے ان میں سے کس کو بڑا عالم سمجھتے ہیں تو انہوں نے کہا ابن شہاب کو پھر پوچھا گیا کہ ان کے بعد؟ تو فرمایا کہ ابن شہاب کو پھر تیسری مرتبہ پوچھا گیا تو فرمایا ابن شہاب ہی ہیں۔ رمضان کے مہینہ میں ان کی وفات واقع ہوئی۔

زر بن حبیش رحمۃ اللہ علیہ

زر رحمۃ اللہ علیہ اسدی کوفی ہیں' ابومریم ان کی کنیت ہے۔ انہوں نے جاہلیت کے زمانہ میں ۶۰ برس گذارے ہیں اور اتنے ہی اسلام کے اندر گذارے ہیں۔ یہ عراق کے ان بڑے قاریوں میں سے ہیں جو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ انہوں نے سیدنا

عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث کو سنا۔ان سے تابعین وغیر تابعین کی ایک کثیر جماعت روایت کرتی ہے۔زر زائے معجمہ کی کسرہ اور رائے مہملہ کی تشدید کے ساتھ ہے حبیش میں حائے مہملہ پر ضمہ اور بائے موحدہ کے زبر اور دو نقطوں والی یاء کے سکون سے ہے اور آخر میں شین ہے۔

زرارہ بن ابی اوفی رحمۃ اللہ علیہ

زرارہ رحمۃ اللہ علیہ بن ابی اوفی ابوحاجب جرشی بصرہ کے قاضی تھے۔یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے حدیث نقل کرتے ہیں جن میں سے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ایک ہیں' جن سے یہ روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا الحال المرتحل' پوچھا اے اللہ کے رسول! الحال المرتحل کیا ہے۔آپ نے فرمایا ایسا قرآن پڑھنے والا جو شروع سے اس کو پڑھے اور آخر تک چلا جائے اور آخر سے شروع کرے تو اول تک پہنچا دے۔ان سے قتادہ اور عوف نے روایت کیا ہے۔انہوں نے ایک دن امامت کی اور نماز میں فاذ انقر فی الناقور۔تلاوت فرمائی اور پھر ان کی ایک زوردار چیخ نکلی۔انہوں نے ۹۳ ہجری میں وفات پائی۔

زیاد بن حدید رحمۃ اللہ علیہ

زیاد رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابومغیرہ ہے' یہ بنواسد سے تعلق رکھتے ہیں' کوفی اور تابعی ہیں۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے حدیث کو سنا۔ایک جماعت نے ان سے روایت کیا ہے جن میں سے شعبی بھی ہیں۔حدید حائے مہملہ کے پیش اور دال مہملہ کے زبر کے ساتھ ہے اور یائے تحتانی کے سکون اور راء مہملہ کے ساتھ ہے۔

زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ

ابواسامہ ان کی کنیت ہے۔یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں' مدنی اور جلیل القدر تابعی ہیں۔صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ان سے سفیان ثوری اور ایوب سختانی روایت کرتے ہیں اور مالک اور ابن عیینہ حدیث نقل کرتے ہیں۔انہوں نے ۱۳۶ ہجری میں انتقال فرمایا۔

زید بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ

ان سے سلمہ بن صفوان زرقی روایت کرتے ہیں۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حیا کے بارہ میں ان سے حدیث نقل کی ہے۔

زید بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

یہ زید بن یحییٰ دمشقی' امام اوزاعی سے حدیث نقل کرتے ہیں اور ان سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور داری رحمۃ اللہ علیہ۔یہ ثقہ ہیں۔

ابوزبیر رحمۃ اللہ علیہ

ان کا نام محمد بن اسلم ہے۔یہ مکہ کے رہنے والے تھے۔حکیم بن حزام کے آزاد کردہ ہیں۔ان کا تعلق طبقہ ثانیہ سے ہے' یہ مکہ کے تابعین میں سے ہیں۔سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث کو سنا۔ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔۱۲۵ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابوزرعہ کا نام عبیداللہ بن عبدالکریم رے کے رہنے والے ہیں۔ایک بڑی جماعت سے انہوں نے حدیث کو سنا ہے۔ان سے عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں۔ یہ حافظ حدیث اور امام ہیں۔ ثقہ اور قابل اعتماد ہیں حدیث کے عالم اور جرح وتعدیل کے جاننے والے ہیں۔ یہ ۲۰۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور مقام رے میں وفات پائی۔

صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن کے حالات

(ام المؤمنین سیدہ) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا:

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا جحش کی بیٹی اور امہات المومنین میں سے ہیں' ان کی والدہ کا نام امیہ ہے جو عبدالمطلب کی بیٹی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں یہ زینب بنت جحش اس سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں پھر سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق دے دی۔ پھر ۵ ہجری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے انتقال کرنے والی ہیں۔ان کا پہلا نام برہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھا۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی تعریف میں کہتی ہیں کہ میں نے دین میں ان سے بہتر کسی کو نہیں پایا۔ یہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی اور سچ بولنے والی ہیں۔ زیادہ صدقات دینے والی ہیں' زیادہ قرابت والی ہیں اور وہ کام جن میں اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے جان بھی جاسکتی ہے کر گزرنے والی ہیں۔ ۲۰ ہجری میں مدینہ میں انتقال فرما گئیں۔ بعض نے کہا کہ ۲۱ ہجری میں ان کی عمر وفات کے وقت ۵۳ سال تھی۔ام المؤمنین سیدہ عائشہ اور ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہن ان سے روایت کرتی ہیں۔

سیدہ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا:

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ زینب رضی اللہ عنہا ازواج مطہرات میں سے ہیں۔ان کا نام بھی پہلے برہ تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر زینب رکھ دیا۔ ملک حبشہ میں پیدا ہوئیں پہلے عبداللہ بن زمعہ کی بیوی تھیں۔ اپنے زمانہ کی سب سے بڑی عورتوں میں فقیہ تھیں۔ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے انہوں نے واقعہ حرہ کے بعد انتقال فرمایا۔

سیدہ زینب بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا:

یہ عبداللہ بن معاویہ کی بیٹی بنو ثقیف کی رہنے والی اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ ان سے ان کے شوہر سیدنا ابوسعید' سیدنا ابوہریرہ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

تابعیات رحمہن اللہ کے حالات

زینب بنت کعب:

زینب بنت کعب بن عجرہ انصار میں سے ہیں اور سالم بن عوف کے خاندان سے تابعیہ ہیں۔

حرف السین

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ:

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی کنیت ابواسحٰق ہے اور ان کے والد ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب ہے۔ یہ زہری ہیں اور قبیلہ قریش سے تعلق ہے۔ یہ ان دس اشخاص میں سے ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے۔ یہ شروع اسلام میں ہی ایمان لے آئے تو اس وقت ان کی عمر ۱۷ برس تھی۔ ان کا بیان ہے کہ میں اسلام لانے والوں میں پہلا شخص ہوں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تیراندازی کی۔ یہ تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ اس بات کی لوگوں میں بڑی شہرت تھی۔ ان کی بددعا سے لوگ ڈرتے تھے اور دعائے خیر کی تمنا رکھتے تھے۔ اور یہ اس لئے تھا کہ اللہ کے رسول نے ان کے لئے دعا کی تھی کہ ان کے تیر کو سیدھا پہنچادے اور ان کی دعا قبول فرما۔ ان کے لئے اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ارم فداك وابی امی** ۔"پھینکو تم پر میرے ماں اور باپ قربان ہوں۔"

یہ الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور شخص کے لئے نہیں فرمائے۔ چھوٹے قد اور مضبوط جسم کے آدمی تھے۔ رنگ گندمی تھا اور بال جسم پر زیادہ تھے۔ انہوں نے اپنے محل مقام عتیق میں جو مدینہ سے قریب ہے میں وفات پائی اور لوگ ان کو اپنے کاندھوں پر اٹھا کر مدینہ لائے۔ مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مروان ان دنوں مدینہ کا گورنر تھا۔ مقام بقیع میں دفن ہوئے۔ یہ واقع ۵۵ ہجری کا ہے۔ ان کی عمر ۷۰ برس سے کچھ اوپر تھی۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ان کی موت عشرہ مبشرہ میں سے سب سے آخر میں واقع ہوئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا۔ ان سے صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔

سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ:

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ معاذ کے بیٹے انصاری اشہلی اوسی ہیں، انہوں نے مدینہ میں عقبہ اولیٰ اور ثانیہ کے درمیان اسلام قبول کیا ان کے اسلام لانے کی وجہ سے عبدالاشہل کے بیٹے اور ان کے تمام خاندان والے اسلام میں داخل ہو گئے۔ انصار کے تمام خاندانوں میں یہ پہلا خاندان ہے جو اسلام لایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سید الانصار کا لقب دیا یہ اپنی قوم میں بڑے عزت والے اور سردار تسلیم کئے جاتے تھے۔ ان کا شمار جلیل القدر اور اکابر اور اخیار صحابہ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر اور احد میں شرکت کی اور ڈٹ کر بہادرانہ مقابلہ کیا۔ جنگ خندق میں ان کی شہ رگ پر تیر لگا اور خون بند نہ ہونے کی وجہ سے یہ ایک ماہ بعد شہید ہو گئے۔ یہ واقعہ ذیقعدہ ۵ ہجری میں پیش آیا۔ ان کی عمر اس وقت ۳۷ برس کی تھی۔ ان کو جنت البقیع میں سپرد خاک کیا گیا۔ ان سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

سیدنا سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بن خولہ نے غزوۂ بدر میں شرکت فرمائی اور حجۃ الوداع کے سال مکہ میں وفات پا گئے۔

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوثابت انصاری ہے یہ زہری خزرجی اور بارہ نقباء میں سے ایک ہیں۔ان کا شمار انصار کے سرداروں میں ہوتا تھا۔ یہ شان وشوکت میں سب سے بڑھ چڑھ کر تھے ریاست سرداری ایسی پائی تھی جس کا اعتراف ان کی قوم بھی کرتی تھی۔ ایک جماعت ان سے حدیث کی روایت کرتی ہے۔ان کا انتقال ۱۵ ہجری میں جس وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو اڑھائی سال گذر چکے تھے مقام حوران میں جو سرزمین شام میں واقع ہے ہوا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۱۱ ہجری کو جبکہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا اس دوران ان کا انتقال ہوا۔ اس بات پر سب اتفاق کرتے ہیں کہ ان کو غسل خانہ میں مردہ پایا گیا' دیکھا گیا تو ان کا تمام جسم سبز ہو چکا تھا۔ سب لوگ ان کی موت کی وجہ معلوم نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ ایک پکارنے والے کی آواز ان کے کانوں میں آئی اور وہ کسی کو دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ ورمینا بسھمین فلم نخطئ فوادہ۔

''ہم نے خزرج کے سردار سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے اور ہم نے دو تیر ان کے قلب پر چلائے ہیں کہ نشانہ خطانہ ہوا۔''

اس وجہ سے یہ مشہور ہو گیا کہ کسی جن بھوت نے ان کو قتل کیا ہے۔

سیدنا سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ:

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ انصار کے قبیلہ خزرج سے ہیں' یہ جنگ احد میں شہید ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ میں بھائی چارہ کا تعلق قائم کیا تھا' یہ اور سیدنا خارجہ بن زید رضی اللہ عنہما ایک ہی قبر میں دفن ہوئے تھے۔(سعد یا سعید ان کے نام کے بارہ میں دو اقوال ہیں)۔

سیدنا سعید بن الاطول رضی اللہ عنہ:

سیدنا سعید رضی اللہ عنہ اطول کے بیٹے ہیں اور قبیلہ جہینہ سے ان کا تعلق ہے۔ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی۔ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور ابونفرہ روایت کرتے ہیں۔(ان کے نام کے بارہ میں بھی دو اقوال ہیں سعد یا سعید)

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ:

سیدنا سعید رضی اللہ عنہ زید کے بیٹے ہیں' ابوعوران کی کنیت ہے یہ عدوی قرشی اور عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں انہوں نے شروع میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا یہ سوائے غزوۂ بدر کے تمام غزوات میں شریک رہے کیونکہ یہ سیدنا طلحہ بن عبداللہ (یا عبیداللہ) رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جو قریش کے غلہ والے قافلہ کی کھوج لگانے کے لئے مقرر تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت میں ان کا حصہ بھی رکھا تھا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں اور یہ وہی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں جن کی وجہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ان کا

رنگ گندمی اور قد لمبا تھا' ان کے بدن پر زیادہ بال تھے۔ ۵۱ ہجری میں مقام عتیق پر ان کا انتقال ہوا تھا پھر ان کی میت کو مدینہ میں لا کر بقیع الغرقد میں دفن کیا گیا ستر سال سے کچھ اوپر عمر پائی اور ان سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

سیدنا سعید بن حریث رضی اللہ عنہ:

سیدنا سعید رضی اللہ عنہ قریشی اور مخزومی ہیں' فتح مکہ میں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اس وقت ان کی عمر پندرہ برس تھی پھر بعد میں کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے' وہیں ان کی وفات ہوئی اور وہیں ان کی قبر ہے۔ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ ان کی قبر جزیرہ میں ہے۔ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ ان سے ان کے بھائی سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ:

سیدنا سعید بن العاص رضی اللہ عنہ قریشی ہیں' ان کی پیدائش ہجرت والے سال ہوئی' یہ قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ اور جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم سے قرآن کی کتابت کی ان میں سے ایک یہ بھی تھے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا۔ انہوں نے اہل طبرستان سے جنگ کی اور اس میں فتح یاب ہوئے۔ انہوں نے ۵۹ ہجری میں انتقال کیا۔

سیدنا سعید بن سعد رضی اللہ عنہ:

سیدنا سعید رضی اللہ عنہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں یہ انصاری ہیں۔ ایک قول ہے کہ یہ نبی کریم کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ان کے بیٹے شرحبیل اور ابوامامہ بن سہل ان سے روایت کرتے ہیں واقدی وغیرہ کا کہنا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح ہے۔ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے یمن کے گورنر تھے۔

سیدنا سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ:

سیدنا سبرہ رضی اللہ عنہ بن معبد جہنی ہیں' یہ مدینہ کے رہنے والے ہیں- ان سے ان کے بیٹے ربیع روایت کرتے ہیں ان کا شمار مصر کے محدثین میں ہوتا ہے۔ سبرہ میں سین مفتوح اور با ساکن ہے۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ:

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ بن سعد ساعد انصاری ہیں' ان کی کنیت ابوعباس ہے۔ ان کا نام حزن تھا پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل رکھ دیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ان کی عمر ۱۵ سال تھی۔ سیدنا سہل رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں ۹۱ ہجری میں انتقال کیا' بعض نے ۸۸ ہجری بیان کیا ہے۔ یہ سب سے آخری صحابی ہیں جن کا مدینہ میں انتقال ہوا۔ ان سے ان کے بیٹے عباس اور زہری اور ابوحازم روایت کرتے ہیں۔

سیدنا سہل بن حثمہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کی کنیت ابومحمد ہے اور ان کو ابوعمارہ اوسی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ۳ ہجری میں پیدا ہوئے۔ کوفہ میں اقامت گزین ہوئے' ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے اور مدینہ میں ہی سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ایک بڑا گروہ ان سے حدیث کی روایت کرتا ہے۔

سیدنا سہیل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ:

سیدنا سہیل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ اوسی ہیں' یہ جنگ احد اور بدر اور تمام غزوات میں شامل رہے۔ جنگ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور رسول اللہ کی وفات تک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے۔ ان کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں اپنا قائم مقام بنایا۔ اور اس کے بعد ان کو حاکم فارس بنا دیا۔ ان سے ان کے بیٹے ابوامامہ وغیرہ حدیث روایت کرتے ہیں۔ یہ ۳۸ ہجری میں کوفہ میں انتقال کر گئے۔

سیدنا سہل بن بیضاء رضی اللہ عنہ:

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ بن بیضاء ہیں اور انہیں کے بھائی سہیل تھے۔ بیضاء ان کی والدہ کا نام تھا اور اصل نام وعد یا سعد تھا' ان کے والد کا نام وہب بن ربیع تھا اور ان کا تعلق ان مسلمانوں سے ہے جو مکہ میں اسلام لائے اور اس کو ظاہر کیا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ اپنے اسلام کو چھپاتے تھے اور مشرکین کے ساتھ بدر میں پہنچے۔ اسی زمانہ میں ان کو گرفتار کر لیا گیا تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق شہادت دی کہ انہوں نے ان کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تو ان کو چھوڑ دیا گیا۔ مدینہ میں ہی ان کا انتقال ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اور ان کے بھائی سیدنا سہیل رضی اللہ عنہما دونوں کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان دونوں بھائیوں کا ذکر نماز کے بیان میں آ چکا ہے۔

سیدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کی پردادی کا نام حنظلیہ تھا اور بعض کہتے ہیں کہ یہ ان کی والدہ کا نام تھا اور انہی کی جانب یہ منسوب اور اسی نام سے متعارف ہیں۔ ان کے والد کا نام ربیع بن عمرو تھا سیدنا سہل رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی' یہ بڑے عالم صحابی اور نہایت خلوت پسند تھے۔ ذکر و نماز میں مشغول رہتے تھے' ملک شام میں سکونت تھی ان کا انتقال سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے شروع خلافت کے زمانہ میں ملک دمشق میں ہوا۔

سیدنا سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ:

سیدنا سہیل بن عمرو قریشی عامری ابوجندل کے والد تھے۔ یہ قریش کے باعزت لوگوں میں سے تھے اور قبیلہ قریش کے خطیب بھی تھے جنگ بدر میں بحالت کفر گرفتار ہوئے' اس لئے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے دانت توڑ دیجئے تاکہ آپ کے خلاف کبھی آئندہ خطبہ نہ دے سکے۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دو شاید کہ یہ کبھی ایسے مقام پر ہوں کہ تم بھی تعریف کرو اور یہی صلح حدیبیہ میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جس کو مرتد ہونا تھا وہ ہو گیا تو یہی سیدنا سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دے کر تسلی اور تشفی دی اور اس ارتداد اور اختلاف سے لوگوں کو روکا۔ ۱۸ ہجری میں طاعون کی وجہ سے ان کا انتقال ہوا۔ ایک قول یہ ہے کہ یرموک میں قتل کئے گئے۔ ایک دوسرے نسخہ میں انہی سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارہ میں حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے کو گھیر لیا۔ جن میں سہیل بن عمرو اور ابوسفیان بن حرب بھی تھے اور یہ لوگ قریش کے معززین میں سے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اجازت دینے کے لئے ایک جوان نکلا جو سب سے پہلے بدریوں کو داخلہ کی

اجازت دے رہا تھا جیسے سیدنا صہیب رومی اور سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہم تو اس پر سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آج کے دن جیسا معاملہ کبھی نہیں دیکھا' غلاموں کو تو اجازت دی جا رہی ہے اور ہم شرفاء ادھر بیٹھے ہیں ہماری طرف توجہ ہی نہیں ہے' اس پر سیدنا سہیل رضی اللہ عنہ بولے اللہ کی قسم میں تمہارے چہروں پر موجود کراہت کو محسوس کر رہا ہوں۔ اگر تم غضبناک ہو تو اپنے نفس پر غصہ کرو۔ کیونکہ سب لوگوں کو دعوت اسلام دی گئی تھی تم کو بھی ساتھ ہی دی گئی تھی لیکن دوسرے لوگ اسلام میں جلدی آ پہنچے مگر تم نے دیر کر دی' غور سے میری بات سنو کہ وہ فضیلت جس میں یہ غلام تم سے سبقت لے گئے ہیں تمہاری اس فضیلت سے بھاری ہے۔ قوت کے لحاظ سے وہ بھاری ہے اس دروازہ کے لئے جس کے بارہ میں تم جھگڑ رہے ہو۔ اس کے بعد فرمایا: اے لوگو! یہ غلام تم میں اسلام کی فضیلت کے باب میں آگے نکل گئے ہیں اب تمہارے لئے کوئی فضیلت کا راستہ نہیں جس سے تم ان سے آگے نکل سکو۔ اب اس جہاد کا خیال رکھو اور اس کو اپنے لئے ضروری خیال کرو۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ تم کو درجہ شہادت پر فائز کر دے اور تم سرخ روئی کے ساتھ اس سے ملو۔ پھر کپڑے جھاڑ کر کھڑے ہو گئے اور ملک شام کی طرف چلے گئے۔ حسن فرماتے ہیں اس مرد پر تعجب ہے کہ وہ کس قدر عقلمند اور اپنے قول میں سچا ہے۔ قسم اللہ تعالیٰ کی کہ ہرگز وہ اپنے اس بندے کو جو اس کے پاس جلدی پہنچا اس آدمی کی طرح نہیں بنائے گا جو اس کے پاس دیر میں پہنچا۔

سیدنا سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ:

سیدنا سہیل رضی اللہ عنہ قریشی ہیں۔ ان کے نسب کا پورا ذکر ان کے بھائی سیدنا سہیل رضی اللہ عنہ کے باب میں گذر چکا ہے۔ یہ ابتداء میں ہی اسلام لے آئے تھے انہوں نے ملک حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت فرمائی۔ ان سے سیدنا عبداللہ بن انیس اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی وفات ۹ ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تبوک سے واپسی کے بعد ہوئی۔ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ:

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ الفزاری ہیں۔ یہ قبیلہ انصار کے حلیف تھے' یہ حافظ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ انہوں نے بصرہ میں ۵۹ ہجری میں وفات پائی۔

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ:

سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ بن صرد ان کی کنیت ابو مطرف ہے' یہ خزاع قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے' یہ بہت ہی اچھے فاضل اور عبادت گذار تھے۔ مسلمان جب سے کوفہ میں داخل ہوئے یہ اسی وقت سے مدینہ میں رہنے لگے تھے۔ انہوں نے ۹۳ سال عمر پائی۔ صرد صاد مہملہ کے ضمہ اور راء کے فتح کے ساتھ ہے۔

سیدنا سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ بن بریدہ اسلمی ہیں' یہ اپنے والد اور سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے علقمہ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے ۱۵ ہجری میں انتقال فرمایا۔

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ:

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی کنیت ابومسلم اسلمی مدنی ہے یہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں اور پیدل جنگ کرنے والوں میں سب سے زیادہ بہادر اور قوی ہیں۔ ۷۴ ہجری کو مدینہ میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر اس وقت ۸۰ برس تھی۔ ان سے کثیر لوگ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ:

سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ بن ہشام قریشی اور مخزومی ہیں' یہ بھی مہاجرین حبشہ میں سے تھے اور یہ ابوجہل کے بھائی تھے اور یہ شروع زمانہ میں اسلام لے آئے تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں بڑی تکلیفیں برداشت کیں اور مکہ میں نظر بند کئے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت میں جن کمزوروں اور ضعیفوں کے لئے دعا فرماتے تھے ان میں ان کو بھی شریک کر لیتے تھے۔ یہ مکہ میں قید ہونے کی وجہ سے جنگ بدر میں شامل نہ ہو سکے۔ ۱۴ ہجری میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران جنگ مرج الصغیر میں شہید ہوئے۔

سیدنا سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ:

سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ بن صخر انصاری بیاضی ہیں' ایک قول ہے کہ ان کا نام سلیمان تھا۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد جماع کر لیا تھا رونے اور گریہ کرنے والوں میں سے یہ بھی ہیں۔ ان سے سلیمان بن یسار اور ابن مسیب روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کی روایت معتبر نہیں ہے۔

سیدنا سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ:

سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ بن محبق کی کنیت ابوسنان ہے۔ محبق کا نام صخر بن عتبہ الہذلی تھا' ان کا اہل بصرہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ محبق میں میم کا پیش حاء مہملہ کا فتحہ بائے موحدہ کا کسرہ اور مشدد ہے آخر میں قاف ہے۔ اصحاب حدیث باء پر فتحہ دیتے ہیں۔

سیدنا سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ:

سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ بن قیس اشجعی ہیں۔ ابو عاصم ان کو اہل شام میں شمار کرتے ہیں اور کوفہ میں رہنے والوں میں بھی ان کا شمار ہوتا ہے۔ ہلال بن یساف وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ:

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ فارس الاصل رامہرمز کے رہنے والے ہیں اور ایک قول ہے کہ اصفہان کے مضافات میں ایک گاؤں جی نامی ہے یہ وہاں کے رہنے والے تھے۔ دین کی طلب میں سفر کیا اور سب سے پہلے نصاریٰ مذہب اختیار کیا اور ان کی کتابیں دیکھیں اور اس دین پر پے در پے مشقتیں برداشت کرتے ہوئے ڈٹے رہے' پھر قوم عرب نے ان کو قید کر لیا اور یہودیوں کے ہاتھوں میں فروخت کر دیا تو انہوں نے یہودیوں سے مکاتبت کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کتابت میں ان کی مدد فرمائی۔ کہا جاتا ہے کہ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مدینہ تشریف لائے تو یہ دس سے اوپر آدمیوں کے غلام رہ چکے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہیں۔ اور یہ

بھی انہیں میں سے ہیں کہ جن کے قدوم کی جنت الفردوس متمنی ہے۔ان کی عمر بہت زیادہ تھی کہا جاتا ہے کہ ۲۵۰ سال اور ایک قول ہے کہ ۳۵۰ سال عمر ہوئی۔لیکن پہلی بات صحیح ہے۔یہ اپنے ہاتھ سے روزی کماتے اور صدقہ بھی کیا کرتے تھے' ان کی بہت سی تعریفات ہیں اور فضائل کی بھرمار ہے نبی کریم ﷺ سے ان کی فضیلت میں متعدد احادیث وارد ہیں۔۳۵ ہجری میں شہر مدائن میں ان کی وفات ہوئی۔سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا انس رضی اللہ عنہما ان سے روایت کرتے ہیں۔

سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ:

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بن عامر الضبی کو اہل بصرہ میں شمار کیا جاتا ہے اور بعض علماء کا خیال ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے روایت کرنے والوں میں ان کے علاوہ کوئی اور ضبی نہیں۔

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے آزاد کیا اور بعض کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بیوی ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو آزاد کیا اور ان سے نبی ﷺ کی تاحیات خدمت کا عہد لیا تھا۔ایک قول ہے کہ سفینہ ان کا لقب تھا اور ان کے نام کے بارہ میں اختلاف ہے' کوئی رباح کہتا ہے' کوئی مہران اور کوئی رومان کہتا ہے۔یہ عربی النسل تھے۔بعض نے ان کو فارسی الاصل کہا ہے۔ایک قول ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے تو جب کوئی تھک جاتا تو اپنی تلوار' نیزہ اور ڈھال وغیرہ ان کے اوپر لاد دیتا تھا' یہاں تک کہ ان پر بہت سی چیزیں لاد دی گئیں۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بار برداری کے معاملہ میں تو یہ سفینہ ہے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن محمد زیاد اور کثیر روایت کرتے ہیں۔

سیدنا سالم بن معقل رضی اللہ عنہ:

سیدنا سالم رضی اللہ عنہ بن معقل ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے آزاد کردہ ہیں۔فارس اصطرح کے رہنے والے ہیں آزاد کردہ لوگوں میں بڑے فاضل اور افضل اور اکرم صحابہ میں سے تھے۔ان کا شمار خاص قراء میں کیا جاتا ہے اس لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا چار آدمیوں سے قرآن سیکھو۔ابن ام عبد' ابی بن کعب' سالم بن معقل' مولیٰ ابی حذیفہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے۔یہ بدر میں شریک ہوئے ہیں۔ان سے سیدنا ثابت بن قیس اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا سالم بن عبید رضی اللہ عنہ:

سیدنا سالم رضی اللہ عنہ بن عبید الاشجعی اہل صفہ میں سے تھے۔ان کو اہل کوفہ میں سمجھا جاتا ہے۔ان سے ہلال بن یساف وغیرہ روایت کرتے ہیں۔یساف ی کی فتح کے ساتھ ہے' سین مہملہ پر تشدید نہیں ہے اور آخر میں فاء ہے۔

سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ:

سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بن جعشم مدلجی الکنانی ہیں۔قدید میں آتے جاتے تھے اور اہل مدینہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے' یہ بڑے اونچے درجہ کے شاعروں میں سے ہیں۔۲۴ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

سیدنا سفیان بن اسید رضی اللہ عنہ:

سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ بن اسید الحضرمی شامی ہیں۔ جبیر بن نفیر نے ان سے حمص والوں کے بارہ میں روایت کیا ہے۔ اسید اکثر کے نزدیک ہمزہ کی فتح اور سین کے فتح اور بغیر یاء کے ہے۔ (یعنی اَسَدُ)

سیدنا سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ:

سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ ابی زہیر کے بیٹے ازدی قبیلہ شنوءہ کے رہنے والے ہیں۔ ان کی حدیث اہل حجاز میں رائج ہے۔ ابن زبیر وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

سیدنا سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بن زمعہ (یا ربیعہ) کنیت ابو عمر ثقفی ہے۔ اہل طائف میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ یہ صحابی تھے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی جانب سے طائف میں حاکم تھے۔

سیدنا سنجرہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا سنجرہ رضی اللہ عنہ ان کی کنیت ابوعبداللہ الازدی ہے' ان سے ان کے بیٹے عبداللہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی ایک روایت کتاب العلم میں ہے۔ سنجرہ میں سین پر فتح اور خاء معجمہ ساکن و باء موحدہ مفتوح ہے۔

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ:

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو یزید کندی ہے۔ یہ ۲ ہجری میں پیدا ہوئے اور اپنے والد کے ہمراہ حجۃ الوداع کے موقع پر پہنچے تو اس وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ ان سے زہری اور محمد بن یوسف روایت کرتے ہیں۔ ۸۰ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

سیدنا سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ:

سیدنا سائب رضی اللہ عنہ بن خلاد کی کنیت ابو سہلہ ہے' یہ انصاری خزرجی ہیں۔ ۹۱ ہجری میں ان کی پیدائش ہوئی۔ ان سے ابن خلاد اور عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں۔

سیدنا سوید بن قیس رضی اللہ عنہ:

سیدنا سوید بن قیس رضی اللہ عنہ ان کی کنیت ابوصفوان ہے۔ ان سے سماک بن حرب روایت کرتے ہیں اور ان کا شمار اہل کوفہ میں کیا گیا ہے۔

سیدنا ابوسیف القین رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوسیف رضی اللہ عنہ القین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ ابراہیم کے رضاعی باپ تھے۔ ان کا نام براء بن اوس انصاری ہے۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں اور ان کی بیوی سیدہ ام بردہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ جنہوں نے ابراہیم کو دودھ پلایا تھا۔

سیدنا ابوسعید بن مالک رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوسعید بن مالک رضی اللہ عنہ انصاری خدری ہیں' یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہوئے' آپ حافظ حدیث اور صاحب عقل وفضل علماء میں سے تھے۔ بہت احادیث روایت کرتے ہیں۔ صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔ ۷۴ ہجری میں انتقال فرما گئے اور مقام بقیع میں دفن کئے گئے۔ آپ نے ۸۴ سال کی عمر پائی۔ خدرہ خاء معجمہ کے ضمہ اور دال مہملہ کے سکون کے ساتھ ہے۔

سیدنا ابوسعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوسعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ حارثی انصاری ہیں اور ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ یہ اہل مدینہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان کی حدیث صید (عبدالحمید) بن جعفر سے روایت ہے جو اپنے باپ سے اور وہ زیاد بن مینا سے روایت کرتے ہیں۔ مینا میم کے کسرہ اور دو نقطوں والی یاء کے سکون کے ساتھ پھر نون ہے۔ یہ مد کے ساتھ بھی ہے اور بغیر مد کے بھی ہے۔

سیدنا ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوسعید حارث رضی اللہ عنہ بن معلیٰ انصاری زرقی ہیں' ان کی عمر ۶۴ برس تھی انہوں نے ۶۴ ہجری میں انتقال فرمایا۔

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوسلمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ' عبدالاسد کے بیٹے مخزومی قریشی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے ہیں' ان کی والدہ برہ عبدالمطلب کی بیٹی تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہ ام سلمہ کے شوہر تھے۔ دس (لوگوں) کے بعد یہ ایمان لائے' تمام غزوات میں شریک رہے یہاں تک کہ ۴ ہجری میں مدینہ میں انتقال کر گئے ان کی کنیت ان کے نام سے زیادہ مشہور ہے۔

سیدنا ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن صخر بن حرب بنی امیہ میں سے قریشی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ یہ عام الفیل سے دس برس پہلے مکہ میں پیدا ہوئے۔ اسلام سے پہلے قریش کے معزز سرداروں میں ان کا شمار ہوتا تھا اور قریش کے سرداروں کا جھنڈا انہیں کے پاس رہتا تھا۔ یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے' یہ بھی انہیں لوگوں میں سے ہیں جن کے دل میں اسلام کی محبت پیدا کرنے کے لئے خاص سلوک تالیف قلب کیا جاتا تھا۔ غزوہ حنین میں انہوں نے شرکت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کے مال غنیمت میں سے ان کو بھی مولفۃ القلوب میں داخل رکھتے ہوئے ۱۰۰ اونٹ اور چالیس اوقیہ عطا کئے۔ غزوۂ طائف میں ان کی ایک آنکھ پھوٹ گئی۔ پھر یہ جنگ یرموک تک یک چشم ہی رہے' یرموک میں ان کی دوسری آنکھ پر بھی پتھر لگا اور بالکل نابینا ہو گئے۔ ان سے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے ۳۴ ہجری میں وفات پائی اور بقیع میں ان کو دفن کیا گیا۔

سیدنا ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن حارث بن عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہیں اور آپ کے دودھ شریک بھائی ہیں۔ اس لئے کہ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بھی دودھ پلایا تھا۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ ان کا نام مغیرہ تھا اور دوسری کہتی ہے کہ نہیں بلکہ نام

ہی ان کی کنیت تھی اور مغیرہ تو ان کے بھائی تھے۔ یہ ان شعراء میں سے ہیں جن کے نقش پر دوسرے لوگ بھی چلتے تھے۔ انہوں نے پہلے رسول اللہ ﷺ کی ہجو کہی تھی جس کا جواب سیدنا حسان بن ثابت نے دیا تھا۔ پھر یہ اسلام لائے تو ایسی شان سے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے شرم وحیا کی وجہ سے کبھی سر اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ بھی عجیب وغریب ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو جاؤ اور ان سے وہ کہو جو یوسف علیہ السلام کے مجرم بھائیوں نے یوسف علیہ السلام سے کہا تھا کہ تاللہ لقد اثرك الله علینا ''اور اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر ترجیح دی ہے۔'' اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ ہم مجرم اور گنہگار ہیں۔ چنانچہ ابوسفیان نے ایسا ہی کیا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لا تثریب علیکم الیوم۔** ''اور یہ اسلام لے آئے۔'' ان کی موت کا سبب یہ ہوا کہ حج کے دوران جب نائی سے بال منڈوائے تو ایک مسا جوان کے سر میں تھا کٹ گیا اور یہ اس تکلیف میں مبتلا ہو گئے یہاں تک کہ حج سے واپسی پر ۲۰ ہجری (یا ۲۵ ہجری) میں مدینہ میں انتقال فرما گئے۔ اور عقیل بن ابی طالب کے مکان میں دفن ہوئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

سیدنا ابو سمح رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو سمح نام ایاد رضی اللہ عنہ تھا' یہ نبی اکرم ﷺ کے خادم تھے اور بعض کے نزدیک آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے' یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے ایاد ہمزہ کی کرہ اور یا کی تخفیف کے ساتھ ہے ان کے انتقال کے مقام کا علم نہیں ہو سکا۔

سیدنا ابو سہلہ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو سہلہ سائب رضی اللہ عنہ خلاد کے بیٹے ہیں' ان کا تذکرہ اس سے پہلے اسی حرف میں آچکا ہے۔

تابعین عظام رحمہم اللہ کے حالات

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ

سعید رحمہ اللہ بن مسیّب کی کنیت ابومحمد ہے' یہ قریشی مخزومی مدنی ہیں۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو دو سال گذر گئے تھے تو یہ پیدا ہوئے اور ان تابعین سرداروں میں سے تھے جو نقش اول پر گامزن تھے۔ وہ فقہ حدیث زہد تقوی اور طہارت کے جامع تھے۔ ان چیزوں کو دیکھنے کے لئے ان کی ہی طرف اشارہ کیا جاتا اور انہی کو مخصوص کیا جاتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلوں کے سب سے بڑے عالم تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت سے انہوں نے ملاقات کی ہے اور ان تمام سے انہوں نے روایات کی ہیں اور ان سے زہری اور بہت سے تابعین نے روایت کیا ہے' مکحول رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے طلب علم میں تمام روئے زمین کو چھان مارا لیکن ابن المسیب رحمہ اللہ سے بڑا عالم اور فقیہ کوئی نہیں دیکھا اور خود ابن المسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے چالیس حج کئے ہیں۔ ۹۳ ہجری میں انتقال فرما گئے۔

سعید بن عبدالعزیز رحمہ اللہ

سعید رحمہ اللہ بن عبدالعزیز تنوخی دمشقی ہیں۔ اوزاعی رحمہ اللہ کے زمانہ میں اور اس کے بعد بھی اہل شام کے فقہاء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ احمد کا بیان ہے کہ ملک شام میں سعید بن عبدالعزیز سے زیادہ کسی کی احادیث صحیح نہیں ہیں اور کہتے تھے کہ سعید اور اوزاعی رحمہ اللہ

میں میرے نزدیک کوئی فرق نہیں۔ سعید رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ رویا کرتے تھے۔ ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ میں جب بھی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو ہمیشہ دوزخ متشکل ہو کر میرے سامنے لائی جاتی ہے۔ نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ ثقہ ہے اور قابل وثوق ہے۔ اور یہ مکحول اور زہری رحمہم اللہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ثوری وغیرہ روایت کرتے۔ ۱۶۷ ہجری میں ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر ۷۰ سال سے کچھ زیادہ تھی۔

سعید بن ابی الحسن رحمۃ اللہ علیہ

سعید رحمۃ اللہ علیہ بن ابی الحسن کا نام یسار ہے' یہ بصرہ کے رہنے والے تابعی ہیں' یہ سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے قتادہ عون (یا عوف) نے روایت کیا ہے' یہ ۱۰۹ ہجری میں اپنے بھائی سے ایک سال پہلے انتقال کر گئے۔

سعید بن حارث رحمۃ اللہ علیہ

سعید رحمۃ اللہ علیہ بن حارث ابن معلیٰ انصاری حجازی مدینہ کے قاضی ہیں اور بڑے مشہور تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے سیدنا ابن عمر' سیدنا ابو سعید اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہم سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔

سعید بن ابی ہند رحمۃ اللہ علیہ

سعید رحمۃ اللہ علیہ بن ابی ہند سمرہ کے آزاد کردہ ہیں' یہ سیدنا ابو موسیٰ اشعری اور سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور نافع بن عمر الجمحی روایت کرتے ہیں' یہ مشہور ثقہ ہیں۔

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ

سعید رحمۃ اللہ علیہ بن جبیر اسدی کوفی' جلیل القدر تابعین میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ انہوں نے سیدنا ابو مسعود' سیدنا ابن عباس' سیدنا ابن عمر' سیدنا ابن زبیر اور سیدنا انس رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔ ماہ شعبان ۹۵ ہجری میں جبکہ ان کی عمر ۴۹ سال تھی حجاج بن یوسف نے ان کو قتل کرایا اور خود حجاج رمضان میں مرا۔ اور بعض کے نزدیک اسی سال شوال میں اور ایک قول یہ بھی ہے کہ حجاج ان کی شہادت کے چھ ماہ بعد فوت ہوا اور ان کے قتل کے بعد کسی کے قتل پر قادر نہیں ہو سکا' کیونکہ سعید نے اس وقت یہ دعا کی تھی کہ جب حجاج نے ان سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ بتاؤ تم کو کس طرح قتل کیا جائے اور میں تم کو اسی طرح قتل کروں گا؟ سعید رحمۃ اللہ علیہ بولے کہ اے حجاج تو اپنا قتل ہونا بتا کیونکہ جس طرح تو مجھے قتل کرے گا تو میں آخرت میں تجھے اسی طرح قتل کروں گا۔ حجاج بولا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو معاف کر دوں بولے اگر معافی واقعی ہوگی تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی اور رہا تو' تو اس میں تیرے لئے کوئی برأت اور عذر نہیں۔ حجاج یہ سن کر بولا کہ اس کو لے جاؤ اور قتل کر دو' چنانچہ جب ان کو دروازہ سے باہر نکالا گیا تو یہ ہنس پڑے اس کی اطلاع حجاج کو دی گئی تو اس نے کہا کہ ان کو واپس لاؤ ان کو واپس لایا گیا تو ان سے ہنسنے کا سبب پوچھا گیا انہوں نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تیری دلیری اور تیرے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے حلم اور بردباری پر تعجب ہو رہا ہے۔ یہ سن کر حجاج نے حکم دیا کہ چمڑا بچھایا جائے پھر کھال بچھائی گئی پھر حکم دیا کہ ان کو قتل کر دیا جائے سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

انی وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔

یعنی میں نے اپنی پیشانی اس ذات کی طرف کی جس کے لئے آسمان اور زمین ہیں اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ پھر حجاج نے حکم دیا کہ ان کو قبلہ سے مخالف سمت میں مضبوطی سے باندھ دیا جائے۔ سعید نے فرمایا:

فاینما تولوا فثم وجه الله۔

"تم جس طرف بھی پھرو اللہ تعالیٰ کا چہرہ اسی طرف ہے۔" اب حجاج نے حکم دیا کہ سر کے بل الٹا کر دیا جائے آپ نے فرمایا:

منها خلقنكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة اخرى۔

یعنی اس مٹی سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے اور اس میں تم کو لوٹائیں گے اور اس سے ہی تم کو دوسری مرتبہ نکالیں گے۔

یہ سن کر حجاج نے حکم دیا کہ ان کو ذبح کر دو۔ سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں اور حجت پیش کرتا ہوں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کے بندے ہیں۔ (اے حجاج)! یہ (حجت) میری طرف سے سنبھال کر رکھ یہاں تک کہ قیامت کے دن تو مجھ سے ملے۔ پھر فرمایا: اے اللہ حجاج کو میرے بعد کسی کے قتل پر قادر نہ کرنا۔ اس کے بعد کھال پر ان کو ذبح کر دیا گیا۔ کہتے ہیں کہ حجاج اس وقعہ کے پندرہ دن بعد تک زندہ رہا اس کے بعد اس کے پیٹ میں کیڑے پڑ گئے۔ حجاج نے حکیم کو بلوایا تا کہ معائنہ کرے اس نے گوشت کا سڑا ہوا ایک ٹکڑا منگایا اور اس کو دھاگے میں پرو کر اس کے گلے سے (اس کے پیٹ میں) اتارا اور کچھ دیر تک چھوڑے رکھا اس کے بعد حکیم نے اس کو نکالا تو دیکھا کہ وہ خون سے بھرا ہوا ہے، حکیم سمجھ گیا کہ اب یہ بچنے والا نہیں ہے۔ حجاج اپنی بقیہ زندگی میں چیختا رہتا کہ مجھے اور سعید کو کیا ہو گیا ہے کہ میں جب بھی سوتا ہوں وہ میرا پاؤں پکڑ کر اٹھا دیتا ہے۔ سعید بن جبیر عراق کی کھلی آبادی میں دفن کئے گئے اور ان کی قبر وہاں زیارت گاہ بنی ہوئی ہے۔

سعید بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ:

سعید رحمۃ اللہ علیہ بن ابراہیم بن عوف زہری قریشی ہیں مدینہ کے قاضی تھے۔ مدینہ کے بڑے فضلاء اور کبار تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور بہت سے لوگوں سے سماعت حدیث کی ہے۔ ۱۲۵ ہجری میں ان کا انتقال ہوا جبکہ ان کی عمر ۷۲ سال تھی۔

سعید بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ:

سعید رحمۃ اللہ علیہ بن ہشام انصاری اونچے درجہ کے تابعین میں سے ہیں، انہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ سے سنا ہے اور ان سے حسن رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں ان کی حدیث اہل بصرہ میں پائی جاتی ہے۔

سفیان بن دینار رحمۃ اللہ علیہ:

سفیان رحمۃ اللہ علیہ بن دینار خرما فروش کوفی ہیں، سعید بن جبیر اور مصعب بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور ابن مبارک وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ یہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کی ان کو زیارت نصیب ہوئی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ:

سفیان رحمۃ اللہ علیہ ثوری کوفی ہیں۔ مسلمانوں کے پیشوا اور مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت کاملہ ہیں یہ اپنے زمانہ میں فقیہ اور اجتہاد کے

جامع تھے۔حدیث کے بڑے عالم زاہد و عابد، متقی اور ثقہ تھے۔خصوصاً علم حدیث کے علوم کے مرجع تھے۔تمام لوگ ان کی دینداری زاہدی اور پرہیزگاری اور ثقہ ہونے پر متفق ہیں اور کوئی بھی ایسا نہیں جو اس میں اختلاف رکھتا ہو ائمہ مجتہدین میں سے ایک یہ بھی ہیں قطب اسلام نیز ارکان دین میں بھی ان کا شمار ہوتا ہے۔۹۹ ہجری میں سلیمان بن عبدالملک کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔انہوں نے محدثین کی ایک بڑی جماعت سے روایات کیں۔ان سے معمر اوزاعی، ابن جریج، مالک شعبہ ابن عیینہ، فضیل بن عیاض اور ان کے علاوہ اور بہت سے آدمی روایت کرتے ہیں رحمہ اللہ۔۱۶۱ ہجری میں بصرہ کے اندر ان کا انتقال ہو گیا۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ آزاد کردہ ہیں، ۱۰۷ ہجری میں ۱۵ شعبان کو کوفہ میں پیدا ہوئے، یہ امام تھے عالم تھے۔محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں۔حجۃ فی الحدیث اور زاہد متورع ہیں، ان کی حدیث کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔انہوں نے زہری اور اس کے علاوہ بہت سے لوگوں سے سنا اور ان سے اعمش ثوری شیعہ شعبہ، شافعی، احمد اور اس کے علاوہ بہت سے محدثین روایات کرتے ہیں۔سب کہتے ہیں کہ اگر مالک اور سفیان نہ ہوتے تو حجاز کا علم ختم ہو جاتا۔۱۹۸ ہجری کو یکم رجب کو مکہ میں وفات پائی اور حجون میں دفن کئے گئے، انہوں نے ستر حج کئے تھے۔

سلیمان بن حرب رحمہ اللہ

سلیمان بن حرب رحمہ اللہ بصری مکہ کے قاضی تھے۔بصرہ کے جلیل القدر اور صاحب علم لوگوں میں سے تھے، ابو حاتم رحمہ اللہ نے ان کے بارہ میں لکھا ہے کہ یہ ائمہ میں سے تھے۔تقریباً ۱۰۰۰۰ احادیث ان سے روایت ہیں حالانکہ میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کوئی کتاب نہیں دیکھی اور بغداد میں ان کی مجلس میں گیا تو تخمینہ لگایا کہ شرکاء کی تعداد چالیس ہزار تھی۔۱۴۰ ہجری میں صفر میں پیدا ہوئے اور ۱۵۸ ہجری تک طلب حدیث میں سرگرداں رہے اور ۱۹ سال تک حماد بن زید کی خدمت میں لگے رہے۔ان سے احمد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔۲۲۴ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔

سلیمان بن ابی مسلم رحمہ اللہ

سلیمان رحمہ اللہ بن ابی مسلم احول مکی ہیں اور ابن نجیح کے ماموں تھے، یہ حجاز کے تابعین اور علماء میں بڑے ثقہ مانے جاتے ہیں۔انہوں نے طاؤس اور ابو سلمہ سے سنا ہے اور ان سے ابن عیینہ و جریج اور شعبہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ رحمہ اللہ

سلیمان بن ابی حثمہ رحمہ اللہ

سلیمان رحمہ اللہ بن ابی حثمہ قریشی عدوی مسلمانوں میں بڑے صالح اور فاضل لوگوں میں شمار ہوتے اور بڑے درجہ کے تابعین میں سے سمجھے جاتے تھے۔ان سے ان کے بیٹے ابوبکر روایت کرتے ہیں۔

سلیمان بن مولٰی میمونہ رحمہ اللہ

سلیمان رحمہ اللہ بن مولٰی میمونہ ہیں (اور یہ مشہور ابن یسار نہیں ہیں) تابعی ہیں۔

سلیمان بن عامر رحمۃ اللہ علیہ

سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بن عامر کندی ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن راہویہ اور ان کے علاوہ بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

سلیمان بن ابی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بن ابی عبداللہ تابعی ہیں' انہوں نے صحابہ اور مہاجرین رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا۔ یہ سیدنا سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے ان کی حدیث فضائل مدینہ میں نقل کی ہے۔

سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ

سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بن یسار کی کنیت ابوایوب ہے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام المومنین سیدہ میمونہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کے بھائی عطا بن یسار ہیں۔ اہل مدینہ کے بڑے تابعین میں سے ہیں۔ یہ فقیہ پرہیزگار فاضل متقی اور حجت تھے اور فقہاء سبعہ میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ آپ ۷۳ سال کی عمر میں ۱۰۷ ہجری میں انتقال فرما گئے۔

سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

سالم رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں' ان کی کنیت ابوعمران ہے' یہ قریشی اور عدوی اور مدنی ہیں اور مدینہ کے فقہا میں سے یہ بھی ایک ہیں اور تابعین کے سرخیل اور معتمد علماء میں سے ہیں۔ ۱۰۶ ہجری میں مدینہ کے اندر ان کا انتقال ہوا۔

سالم بن ابی جعد رحمۃ اللہ علیہ

سالم بن ابی جعد کا نام رافع رحمۃ اللہ علیہ کوفی ہے' آپ مشہور اور معتبر رواۃ میں سے ہیں۔ انہوں نے سیدنا ابن عمر' سیدنا جابر اور سیدنا انس رضی اللہ عنہم سے حدیث کو سنا اور ان سے منصور اور اعمش روایت کرتے ہیں۔ ۹۷ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

سیار بن سلامہ رحمۃ اللہ علیہ

سیار بن سلامہ بصری تمیمی کی کنیت ابوالمنھال ہے' یہ مشہور تابعین میں سے ہیں۔

سماک بن حرب رحمۃ اللہ علیہ

سماک بن حرب رحمۃ اللہ علیہ ذہلی کی کنیت ابومغیرہ ہے۔ یہ سیدنا جابر بن سمرہ اور سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے تقریباً دوسو احادیث مروی ہیں۔ یہ ثقہ تھے لیکن ان کا حافظہ کمزور ہوگیا تھا۔ ابن مبارک اور شعبہ وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ انہوں نے ۱۲۳ ہجری میں وفات پائی۔

سوید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ

سوید بن وھب رحمۃ اللہ علیہ ابن عجلان رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ ہیں۔

ابوسائب رحمۃ اللہ علیہ:

ابوسائب رحمۃ اللہ علیہ ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ اور تابعی ہیں انہوں نے سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابوسعید وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے اور ان سے علاء بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں۔

ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے چچا عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں یہ زہری اور قریشی ہیں۔ ایک قول کے مطابق مدینہ کے سات مشہور فقہاء میں سے یہ بھی ایک ہیں اور مشہور صاحب علم تابعین میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں سیدنا ابن عباس' سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم سے انہوں نے احادیث کو سنا اور ان سے زہری یحییٰ بن کثیر اور شعبہ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے ۷۲ سال کی عمر میں ۹۴ ہجری میں انتقال فرمایا۔

ابوسورہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابوسورہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے چچا ابوایوب اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے واصل بن سائب یحییٰ بن جابر طائی اور ابن معین رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن اسماعیل (بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو یہ کہتے سنا کہ اس کی حدیث غیر مقبول ہے۔

صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن کے حالات

ام المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا:

ام المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ شروع زمانہ میں اسلام لے آئیں تھیں' پہلے یہ اپنے چچا کے بیٹے سکران بن عمر کے نکاح میں تھیں اور جب ان کے شوہر کا انتقال ہوگیا تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کرلیا اور مکہ میں آپ نے ان کے ساتھ خلوت فرمائی۔ یہ نکاح ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد از وفات اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نکاح سے پہلے ہوا۔ انہوں نے مدینہ ہجرت فرمائی اور جب یہ بوڑھی ہوگئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ان کو طلاق دے دیں' تو ام المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ان کو طلاق مت دیں اور (اس کے بدل میں) ام المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی۔ آپ نے ان کو اپنے نکاح میں باقی رکھا۔ ماہ شوال ۵۴ ہجری کو آپ نے مدینہ میں وفات پائی۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام المؤمنین ام سلمہ ہند بنت امیہ رضی اللہ عنہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح سے پہلے سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ (۳ یا ۴ ہجری کو) انتقال فرماگئے تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سال جس سال سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا اور ماہ شوال کی کچھ راتیں باقی تھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کرلیا۔ ۵۹ ہجری میں ان کا انتقال ہوگیا اور جنت البقیع میں

بیٹی اور ان کے بیٹے عمر اور ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ملحان کی بیٹی ہیں اور ان کے نام میں اختلاف ہے۔ مختلف اقوال کے ساتھ مثلاً سہلہ' رملہ' ملیکہ اور غمیصہ رمیصاء وغیرہ بیان کیا گیا ہے۔ مالک بن نضر ابوانس بن مالک نے ان سے نکاح کیا۔ انہی کے بطن سے سیدنا انس رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے پھر یہ مالک بن نضر بحالت کفر قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد یہ اسلام لے آئیں۔ ابوطلحہ نے جبکہ یہ مشرک تھے ان کو نکاح کا پیغام بھجوایا تو انہوں نے انکار کر دیا اور ان کو اسلام کی دعوت دی۔ ابوطلحہ اسلام لے آئے تو کہا کہ میں تم سے نکاح کرتی ہوں اور تم سے تمہارے اسلام کی وجہ سے کچھ حق مہر نہیں لوں گی اور سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کر لی۔ ان سے ایک بہت بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔ ملحان میم کے کسرہ اور لام کے سکون کے ساتھ ہے۔ اور حاء مہملہ کے ساتھ ہے۔

سیدہ سبیعہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ سبیعہ رضی اللہ عنہا حارث کی بیٹی اسلم قبیلہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں۔ پھر حجۃ الوداع والے سال میں مکہ میں انتقال ہوا۔ ان کی حدیث کوفہ میں زیادہ ہے اور ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

سیدہ سہیمہ بنت عمر رضی اللہ عنہا:

سہیمہ رضی اللہ عنہا عمر (یا عمیر) کی بیٹی قبیلہ مزینہ سے ہیں' یہ رکانہ بن عبدزید کے نکاح میں تھیں ان کا ذکر طلاق کے بارہ میں آتا ہے۔ سہیمہ سین کے پیش اور ہاء کے زبر کے ساتھ ہے۔

سیدہ سلامہ بنت الحر رضی اللہ عنہا:

سیدہ سلامہ رضی اللہ عنہا بنت الحر ازدیہ ہیں' ان کو فزاریہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی حدیث کوفہ والوں میں مروی ہے اور یہ لفظ الحر' عبد کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے۔

سیدہ سلمی رضی اللہ عنہا:

سیدہ سلمٰی رضی اللہ عنہا رافع کی ماں اور ابورافع کی زوجہ صحابیہ ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن علی روایت کرتے ہیں۔ یہ ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی ہیں اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہمراہ انہوں نے غسل دیا تھا۔

حرف الشین

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ:

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ ان کی کنیت ابویعلیٰ انصاری ہے یہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں' بیت المقدس میں ان کا قیام تھا اور یہ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ ۵۸ ہجری میں جبکہ ان کی عمر ۷۵ سال تھی ملک شام میں انتقال فرما گئے۔ سیدنا عبادہ بن

صامت اور سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے کہ سیدنا شداد رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو علم وحلم کی دولت سے نوازا گیا۔

سیدنا شریح بن ھانی رضی اللہ عنہ:

سیدنا شریح رضی اللہ عنہ بن ھانی ابوالمقدم حارثی ہیں' انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد پایا ہے اور شریح کے نام کے ساتھ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے باپ ہانی بن زید کی کنیت رکھی تھی اور فرمایا کہ تم ابوشریح ہو۔ سیدنا شریح رضی اللہ عنہ' سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ ان کے بیٹے مقدام ان سے روایت کرتے ہیں۔

سیدنا شرید بن سوید رضی اللہ عنہ:

سیدنا شرید رضی اللہ عنہ بن سوید ثقفی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ حضرموت کے رہنے والے تھے لیکن ان کو قبیلہ ثقیف میں شمار کیا جاتا ہے اور بعض ان کو اہل طائف میں شمار کرتے ہیں۔ ان کی حدیث اہل حجاز میں پائی جاتی ہے' ان سے بہت سے آدمی روایت کرتے ہیں۔

سیدنا شکل بن حمید رضی اللہ عنہ:

سیدنا شکل رضی اللہ عنہ بن حمید عبسی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے شتیر کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں کرتا۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ شکل شین اور کاف کے زبر اور لام کے ساتھ ہے۔ اور شُتیر' شُتر کی تصغیر ہے۔

سیدنا شریک بن سحماء رضی اللہ عنہ:

سیدنا شریک رضی اللہ عنہ بن سحماء ہیں اور سحماء ان کی والدہ ہیں جن کی نسبت سے یہ مشہور ہوئے اور ان کے باپ عبدہ بن مغیث ہیں جن کا ذکر لعان کے مسائل میں ہوتا ہے اور یہ وہ ہیں کہ جن پر ہلال بن امیہ نے اپنے بیوی کے بارہ میں تہمت لگائی تھی اور اس کے بعد لعان کرنا پڑا تھا۔ یہ اپنے باپ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ عبدہ عین اور باء کے زبر کے ساتھ ہے اور بعض نے بائے موحدہ پر جزم پڑھا ہے۔

سیدنا ابوشبرمہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوشرمہ رضی اللہ عنہ (لفظ شبرمہ میں شین پر پیش باء ساکن اور راء پر پیش ہے)۔ صحابی ہیں ان کے حالات معلوم نہیں ہو سکے' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں حج کی نیابت کے سلسلہ میں ان کا ذکر آتا ہے۔ اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات میں ہی فوت ہو گئے۔

سیدنا ابوشریح رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوشریح خویلد رضی اللہ عنہ بن عمر کعبی عدوی خزاعی ہیں' یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے۔ اور ۶۸ ہجری میں مدینہ میں انتقال فرما گئے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں اور ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

شقیق بن ابی سلمہ رحمۃ اللہ علیہ

شقیق بن ابی سلمہ رحمۃ اللہ علیہ' ان کی کنیت ابووائل اسدی ہے۔ انہوں نے اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا' وہ کہا کرتے تھے کہ میری عمر بعثت نبوی کے وقت دس سال کی تھی اور اس وقت میں اپنی بھیڑ بکریاں جنگل میں چرایا کرتا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی تعداد سے روایت کرتے ہیں' ان میں سیدنا عمر بن خطاب' سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما ہیں۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے خاص لوگوں اور ان کے بڑے اصحاب میں سے تھے۔ ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔ یہ ثقہ اور معتمد راوی تھے۔ یہ حجاج کے زمانہ میں فوت ہو گئے ایک قول کے مطابق ۹۹ ہجری میں فوت ہوئے۔

شریک الہوزنی رحمۃ اللہ علیہ

سیدنا شریک ہوزنی رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں' یہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور ان سے از ہر حراری نے روایت کیا ہے۔

شریک بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ

شریک رحمۃ اللہ علیہ بن شہاب حارثی بصری ہیں اور ان کو تابعین میں شمار کیا گیا ہے۔ یہ سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ارزق بن قیس ان سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن یہ اس بارہ میں مشہور نہیں ہیں۔

شریح بن عبید رحمۃ اللہ علیہ

شریح رحمۃ اللہ علیہ عبید حضرمی کے بیٹے ہیں۔ یہ ابوامامہ وجبیر بن نفیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے صفوان بن عمرو اور معاویہ بن صالح روایت کرتے ہیں۔

ابوالشعثاء رحمۃ اللہ علیہ

ابوالشعثاء سلیم رحمۃ اللہ علیہ بن اسود محاربی کوفی مشہور اور معتبر رواۃ میں سے ہیں۔ حجاج کے عہد میں ان کا انتقال ہوا۔

شعبی رحمۃ اللہ علیہ

عامر رحمۃ اللہ علیہ بن شراحیل کوفی اور مشہور علم والے لوگوں میں سے بھی ہیں۔ یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں پیدا ہوئے اور بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک بڑا گروہ روایت کرتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے پانچ سو صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے اور کبھی کوئی حرف کاغذ پر نہیں لکھا' انہوں نے مجھ سے جو حدیث بھی بیان کی تو میں نے اسے محفوظ کر لیا۔ ۱۰۴ ہجری میں جبکہ ان کی عمر ۸۲ سال تھی وفات ہوئی۔ ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے دور کے' شعبی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے اور ثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے امام تھے۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ علماء تو چار ہی گذرے ہیں۔ ابن المسیب مدینہ میں' شعبی کوفہ میں' حسن بصرہ میں اور مکحول شام میں۔

ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ:

ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ ذکر حرف زاء کے تحت گذر چکا ہے۔

شیبہ بن ربیعہ:

شیبہ بن ربیعہ بن عبدالشمس بن عبد مناف جاہلی ہے۔ جنگ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں قتل ہوا۔ یہ مشرک تھا۔

صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن کے حالات

سیدہ شفا بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ شفا رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ قرشی عدوی ہیں۔ احمد بن صالح مصری کہتے ہیں کہ ان کا نام لیلیٰ اور شفا لقب ہے جو کہ نام پر غالب آ گیا۔ یہ ہجرت سے پہلے اسلام لائیں آپ بڑی عاقلہ اور فاضلہ عورتوں میں سے تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لاتے تھے اور دن کو وہیں آرام فرماتے تھے۔ ان کے لئے آپ نے چادر اور بستر کا انتظام کر رکھا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی بستر پر آرام فرماتے تھے۔ شفا شین کے کسرہ اور فا اور مد کے ساتھ ہے۔

سیدہ ام شریک غزیہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام شریک غزیہ بنت دودان قریشیہ عامریہ صحابیہ ہیں۔ دودان دال مہملہ کے پیش کے ساتھ ہے۔

سیدہ ام شریک انصاریہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام شریک انصاریہ رضی اللہ عنہا ذکر کتاب العدت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جاؤ ام شریک کے گھر میں عدت پوری کرو اور ایک قول ہے کہ جن کے گھر عدت گذارنے کا حکم دیا تھا وہ پہلی ام شریک ہیں۔ لیکن یہ قول صحیح نہیں اس لئے کہ پہلی ام شریک قریشیہ بنی لوی بن غالب کی اولاد میں سے تھیں اور یہ انصاریہ ہیں کیونکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کی بعض روایات میں آیا ہے کہ سیدہ ام شریک رضی اللہ عنہا انصار میں سے ایک مالدار عورت ہیں۔

حرف الصاد

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ:

سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ بن عسال مرادی کوفہ کے رہنے والے تھے۔ ان کی حدیث اہل کوفہ میں مشہور تھی۔ عسال عین کے زبر اور سین مہملہ کے تشدید اور لام کے ساتھ ہے۔

سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ بن معطل:

سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عمرو سلمی ہے۔ انہوں نے غزوہ خندق اور اس کے علاوہ تمام غزوات میں شرکت کی ہے۔ انہی کے

بارہ میں وہ سب کچھ کہ جو حدیث افک میں کہا گیا ہے۔ آپ بڑے نیک صاحب فضل بہادر انسان تھے۔ غزوہ ارمینیہ میں شہید ہوئے جبکہ ان کی عمر ۶۰ سال سے اوپر تھی۔

سیدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ بن امیہ بن خلف جمحی قریشی ہیں فتح مکہ کے دن مسلمانوں سے لڑے۔ پھر عمیر بن وہب اور ان کے بیٹے وہب بن عمیر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی پناہ طلب کی اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پناہ دے دی تھی اور ان دونوں کو امن کی علامت کے طور پر چادر عطا کی۔ پھر وہب نے صفوان بن امیہ کو پالیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے تو صفوان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یہ وہب بن عمیر کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے امن دیا ہے کہ میں دو ماہ تک آزادانہ پھروں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو وہب! نیچے اترو' صفوان کہنے لگے میں اس وقت تک نیچے نہیں اتروں گا جب تک کہ آپ مجھے صاف صاف بتلا نہ دیں' آپ نے فرمایا نیچے اترو تمہارے لئے چار ماہ تک آزادانہ چلنے پھرنے کی اجازت ہے' تو صفوان نیچے اتر آئے' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین اور طائف میں بحالت کفر شریک ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مال غنیمت میں سے بہت کچھ دیا۔ اس پر صفوان نے اللہ کی قسم اٹھا کر کہا کہ اس کثیر غنیمت کو دے کر نبی کے پاکیزہ نفس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص خوش نہیں ہوسکتا اور اسی دن اسلام لے آئے اور مکہ میں قیام کیا۔ پھر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور وہیں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے پاس قیام کیا اور ہجرت کا واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہی۔ سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ دور جاہلیت میں قریش کے سرداروں میں سے تھے' ان کی بیوی ان سے ایک ماہ بعد اسلام لائیں اور جب یہ دونوں مسلمان ہو گئے تو دونوں کا نکاح برقرار رکھا گیا۔ ۴۲ ہجری میں مکہ میں سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ ان سے متعدد آدمی روایت کرتے ہیں اور یہ ان میں سے ہیں کہ جن کے ساتھ اسلام پر راسخ کرنے کے لئے تالیف قلب کا معاملہ کیا جاتا تھا۔ یہ مکہ میں ہی پکے مسلمان بن چکے تھے اور یہ قریش کے فصیح زبان لوگوں میں سے تھے۔

سیدنا صخر بن وداعہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا صخر رضی اللہ عنہ بن وداعہ عامدی ہیں اور یہی ابن عمر بن عبداللہ بن کعب ہیں جو ازدقبیلہ سے ہیں' اگرچہ طائف میں ان کا قیام تھا مگر ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔

سیدنا صخر بن حرب رضی اللہ عنہ:

سیدنا صخر رضی اللہ عنہ بن حرب کی کنیت ابوسفیان قریشی ہے۔ یہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں ان کا ذکر حرف سین کے تحت گذر چکا ہے۔

سیدنا صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ:

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بن سنان' عبداللہ بن جدعان تیمی کے آزاد کردہ ہیں' ان کی کنیت ابو یحیٰی ہے' دجلہ اور فرات کے درمیان شہر موصل میں ان کے مکانات تھے اور رومیوں نے ان کے اطراف میں یورش کر کے ان کو قید کر لیا اس وقت یہ چھوٹے سے بچے تھے۔

اس لئے ان کی نشو ونما روم میں ہی ہوئی۔ رومیوں سے ان کو بنو کلب خرید کر مکہ لے آئے، بنو کلب سے عبداللہ بن جدعان نے خرید لیا اور آزاد کر دیا اور یہ بھی مرتے دم تک عبداللہ کے ساتھ رہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب یہ روم میں بڑے ہوئے اور کچھ سمجھ بوجھ ہوئی تو خود وہاں سے بھاگ کر مکہ چلے آئے اور عبداللہ بن جدعان کے حلیف بن گئے اور اس طرح بھی کہا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب دارالارقم میں تیس سے اوپر آدمیوں کے ہمراہ ٹھہرے ہوئے تھے تو صہیب اور عمار بن یاسر نے آ کر ایک ہی دن اسلام قبول کیا تھا اور یہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جن کو کمزور سمجھا گیا اور مکہ میں تکالیف پہنچائیں گئیں، اس لئے یہ مدینہ کو ہجرت کر گئے اور انہی کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ ''کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اپنے نفس کا سودا کرتے ہیں'' ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔ انہوں نے ۸۰ ہجری میں مدینہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر نوے سال کی تھی۔ جدعان جیم کے پیش اور دال کے جزم کے ساتھ ہے اس کے بعد عین مہملہ ہے۔

سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا صعب رضی اللہ عنہ بن جثامہ لیثی ہیں۔ ودان اور ابواء میں جو کہ سرزمین حجاز میں واقع ہے ان کا قیام تھا۔ ان کی حدیث بھی اہل حجاز میں پائی جاتی ہے۔ یہ سیدنا عبداللہ بن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ یہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں انتقال فرما گئے۔ جثامہ جیم کے زبر اور ثائے مثلثہ کی شدید کے ساتھ ہے۔

سیدنا الصنابحی رضی اللہ عنہ:

سیدنا الصنابحی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (اس لفظ میں صاد پر پیش ہے اور نون غیر مشدد ہے اور ایک لفظ والی باء اور حاء مہملہ ہے۔) اس لئے مشہور ہے کہ صنابح بن زاہر بن عامر کی طرف منسوب ہوئے یہ قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہے ان کا ذکر ان کے نام عبداللہ کے تحت حرف عین میں آئے گا۔

سیدنا ابوحرمہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوحرمہ مالک رضی اللہ عنہ بن قیس مازنی ہیں، بعض نے مالک بن قیس اور بعض نے قیس بن صرمہ بھی کہا ہے اور یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں، انہوں نے بدر اور دیگر غزوات میں شرکت کی۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ صرمہ صاد کے زیر اور راء ساکن کے ساتھ ہے۔

تابعین رحمہم اللہ کے حالات

صالح بن خوات رحمہ اللہ:

صالح رحمہ اللہ خوات انصاری مدنی کے بیٹے اور مشہور تابعی ہیں۔ ان کی حدیث عزیز کے درجہ کی ہے۔ انہوں نے حدیث کو اپنے والد اور سہل بن ابی حثمہ سے سنا اور ان سے یزید بن رومان وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی حدیث مدینہ والوں میں پائی جاتی ہے۔ خوات خاء معجمہ کے زبر واؤ کی تشدید اور تائے فوقانی کے ساتھ ہے۔

صالح بن درھم رحمۃ اللہ علیہ

صالح رحمۃ اللہ علیہ بن درھم باہلی سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبہ اور قطان نے روایت کیا ہے اور ثقہ راوی ہیں۔

صالح بن حسان:

صالح رحمۃ اللہ علیہ بن حسان مدنی ہیں' بصرہ میں ان کا قیام تھا' سعید بن مسیب اور عروہ رحمہم اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابو عاصم اور حضرمی روایت کرتے ہیں اور ایک جماعت ان کی مرویات کو ضعیف کہتی ہے جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان کی حدیث کو منکر کہتے ہیں۔

صخر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

صخر رحمۃ اللہ علیہ بن عبداللہ بن بریدہ ہیں' یہ اپنے والد' اپنے دادا سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حجاج بن حسان اور عبداللہ بن ثابت نے روایت کیا ہے۔

صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ

صفوان رحمۃ اللہ علیہ بن سلیم' سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں اور مدینہ کے جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور کچھ تابعین رحمہم اللہ سے روایت کرتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے صالح اور برگزیدہ بندوں میں سے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ چالیس سال تک ان کے پہلو نے زمین کو نہیں چھوا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان کی پیشانی زیادہ سجود کرنے کی وجہ سے زخمی ہوگئی تھی' یہ شاہی عطیات کو قبول نہیں کرتے تھے اور ان کے مناقب بہت زیادہ ہیں۔ انہوں نے ۱۳۲ ہجری میں انتقال فرمایا۔ ان سے ابن عیینہ روایت کرتے ہیں۔

ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ

ابوصالح ذکوان رحمۃ اللہ علیہ گھی اور روغن زیتون کے تاجر اور مدنی تھے' یہ گھی اور زیتون کا تیل کوفہ لے جایا کرتے تھے۔ یہ ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث زوجہ محترمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں' یہ بڑے جلیل القدر بہت مشہور اور بہت روایت کرنے والے ہیں یہ سیدنا ابو ہریرہ او سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن سہل اور اعمش نے روایت کیا ہے۔

صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن کے حالات

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا حیی بن اخطب کی بیٹی ہیں جو کہ بنی اسرائیل میں سے تھے اور ہارون بن عمران علیہ السلام کے نواسہ تھے۔ صفیہ' کنانہ بن ابی الحقیق کی بیوی تھیں جو جنگ خیبر میں ماہ محرم ۷ ہجری میں قتل کردیا گیا اور یہ قید ہوگئیں' تو ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے پسند فرما لیا۔ بعض نے روایت کی ہے کہ یہ صفیہ سیدنا دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذمہ لگادی گئیں تھیں' پھر ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات غلاموں کے

بدلہ میں خرید لیا' اس کے بعد یہ اسلام لے آئیں' پھر آپ ﷺ نے ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور ان کا مہر ان کی آزادی قرار پایا۔ انہوں نے ۵۰ ہجری میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ ان سے سیدنا انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ حیی میں حاء مہملہ پر پیش اور نیچے دو نقطے والی یاء کا زبر اور دوسری یاء پر تشدید ہے اخطب میں ہمزہ کا زبر حائے معجزم کا جزم طائے مہملہ پر زبر آخر میں بائے موحدہ ہے۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب:

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا عبدالمطلب کی بیٹی اور نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی ہیں' اسلام سے پہلے یہ حارث بن حرب کی زوجیت میں تھیں' پھر وہ ہلاک ہو گیا اس کے بعد عوام بن خویلد نے ان سے نکاح کر لیا تو ان سے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ یہ طویل مدت تک زندہ رہیں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت ۲۰ ہجری میں انہوں نے وفات پائی۔ ان کی عمر ۷۳ سال تھی اور جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔

سیدہ صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ عنہا:

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ابوعبید کی بیٹی بنو ثقیف میں سے ہیں' یہ مختار بن ابی عبید کی بہن ہیں اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کی اور آپ سے ارشادات کو سنا مگر آپ سے روایت نہیں کی۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ اور ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں اور ان سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ نافع رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت شیبہ:

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا شیبہ حجبی کی بیٹی ہیں۔ ان سے میمون بن مہران وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے دیکھنے کے بارہ میں ان کے متعلق اختلاف ہوا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نہیں دیکھا۔

سیدہ صماء بنت بسر رضی اللہ عنہا:

سیدہ صماء رضی اللہ عنہا بسر کی بیٹی مازنیہ' صحابیہ ہیں' کہا گیا ہے کہ صماء ان کا لقب ہے۔ اور ان کا نام بہیہ ہے اور ان سے ان کے بیٹے عبداللہ روایت کرتے ہیں۔

حرف الضاد

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا ضماد بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ضماد رضی اللہ عنہ بن ثعلبہ ازدی ہیں۔ ازدشنوءہ ہیں' نبی اکرم ﷺ کے زمانہ جاہلیت میں دوست تھے' یہ علاج معالجہ اور جھاڑ پھونک کا کام کرتے تھے اور علم کے ہمیشہ متلاشی رہتے تھے' یہ شروع زمانہ میں ہی اسلام لے آئے تھے یہ وہی ہیں کہ جس وقت کچھ قرآن انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا تو کہا کہ آپ کے کلمات سمندر سے زیادہ گہرے ہیں' ان کا ذکر باب علامات نبوت میں آتا ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ان سے روایت کرتے ہیں۔ ضماد کے ضاد کا کسرہ میم غیر مشدد ہے۔ شنوءہ کی شین کا زبر نون کا پیش واؤ ساکن اور همزہ کا زبر ہے۔

سیدنا ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ:

سیدنا ضحاک رضی اللہ عنہ بن سفیان کلابی عامری ہیں۔ یہ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں' ان کا نجد میں قیام تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کی قوم کے لوگوں پر حاکم بنا دیا جو اسلام لے آئے تھے۔ ابن مسیّب اور حسن بصری رحمہ اللہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ اپنی شجاعت کی وجہ سے سو سواروں کے برابر سمجھے جاتے ہیں۔ اور میدان جنگ میں آپ کی حفاظت کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر تلوار لے کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

ضحاک بن فیروز رحمۃ اللہ علیہ:

ضحاک رحمۃ اللہ علیہ بن فیروز دیلمی تابعی ہیں۔ ان کی حدیث اہل بصرہ میں شائع ہے ان کا ذکر حرف دال میں آچکا ہے۔ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

ضرار بن صرد رحمۃ اللہ علیہ:

ضرار رحمۃ اللہ علیہ بن صرد کی کنیت ابونعیم ہے' یہ کوفہ کے رہنے والے اور چکی والے مشہور ہیں۔ معتمر بن سلیمان وغیرہ سے حدیث کو سنا اور ان سے علی بن منذر روایت کرتے ہیں۔ نعیم میں نون کا ضمہ عین مہملہ مفتوح ہے۔ ضرار میں ضاد مکسور اور پہلی راء غیر مشدد ہے اور صرد میں صاد مہملہ کا ضمہ اور رائے مہملہ کا زبر ہے۔

حرف الطاء

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ کی کنیت ابو محمد قریشی ہے' یہ عشرہ مبشر میں سے ہیں' یہ شروع میں ہی اسلام لے آئے تھے اور تمام غزوات میں شرکت کی سوائے بدر کے۔ عدم شرکت کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سعید بن زید کے ہمراہ اس غلہ کے قافلہ کا معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا تھا جو قریش کے سردار ابوسفیان بن حرب کے ساتھ آ رہا تھا۔ تو یہ بدر کی مڈبھیڑ کے دن واپس ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے بدر کے دن اپنے ہاتھوں کو استعمال کیا۔ شدت حملہ کی وجہ سے ان کے ہاتھ کی انگلیاں سن ہو گئیں' انہوں نے اس دن بیس زخم کھائے' بعض نے کہا کہ ۷۵ زخم لگے' کچھ تلوار کے اور کچھ تیروں کے۔ یہ گندم گوں رنگ کے اور گھنے بال والے تھے' ان کے بال نہ بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ حسین مکھ والے تھے۔ یہ واقعہ جمل میں شہید ہوئے اور جمعرات کے دن بیس جمادی الثانی ۳۰ ہجری میں بصرہ میں دفن ہوئے' ان کی عمر ۶۴ برس تھی' ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

سیدنا طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ:

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ بن براء انصاری ہیں۔ یہ وہ ہیں کہ جن کی نماز جنازہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی وفات پر پڑھائی اور دعا فرمائی کہ اے اللہ ان سے ہنستے ہوئے ملاقات فرما اور یہ بھی تیری خدمت میں ہنستے ہوئے حاضر ہوں۔ ان کا شمار حجاز کے علماء میں ہوتا ہے۔ ان سے حصین بن وجوح روایت کرتے ہیں۔

سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ:

سیدنا طلق رضی اللہ عنہ بن علی کی کنیت ابوعلی حنفی یمامی ہے' ان کو طلق بن ثمامہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے قیس روایت کرتے ہیں۔

طارق بن شہاب:

طارق رحمۃ اللہ علیہ بن شہاب کی کنیت ابوعبداللہ ہے' یہ بجلی کوفی ہیں اور زمانہ جاہلیت میں موجود تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بھی دیکھا لیکن آپ سے سماع حدیث ثابت نہیں مگر بہت کم۔ انہوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۳۳ جنگوں میں حصہ لیا۔ اور ۸۲ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

طارق بن سوید رضی اللہ عنہ:

سیدنا طارق رحمۃ اللہ علیہ بن سوید کو نبی اکرم ﷺ کا شرف صحبت حاصل رہا ہے' ان کی حدیث بیان خمر کے بارہ میں موجود ہے ان سے علقمہ بن وائل روایت کرتے ہیں۔

سیدنا طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ:

سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ بن عمرو دوسی مکہ میں اسلام لائے' نبی اکرم ﷺ کی تصدیق کی' اور اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے اور نبی اکرم ﷺ کے ہجرت کرنے تک وہیں رہے۔ پھر اپنی قوم کے ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ رہنا چاہتے تھے ساتھ لے کر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں آخر تک موجود رہے۔ یہ جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے اور ایک قول ہے کہ جنگ یرموک میں جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی شہید ہوئے۔ ان سے سیدنا جابر اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار حجاز کے علماء میں ہوتا ہے۔

ابوطفیل:

سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ ان کا نام عامر ہے اور یہ واصلہ کے بیٹے لیثی اور کنانی ہیں یہ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ اور نبی ﷺ کے دور حیات میں سے آٹھ سال ان کو نصیب ہوئے۔ انہوں نے مکہ میں ۱۰۲ ہجری میں وفات پائی۔ یہ روئے زمین کے آخری صحابی تھے' ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

سیدنا ابوطیبہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوطیبہ کا نام نافع رضی اللہ عنہ ہے' یہ پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے اور یہ محیصہ بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ مشہور صحابی ہیں۔ محیصہ کی میم مضموم ہے۔ یائے مہملہ پر فتح ہے اور یائے تحتانی پر تشدید ہے اور زیر ہے اور آخر میں صاد مہملہ ہے۔

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ان کا اسم گرامی زید رضی اللہ عنہ ہے۔ یہ سہل انصاری بخاری کے بیٹے ہیں' یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ کے شوہر ہیں۔ یہ مشہور تیراندازوں میں سے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارہ میں فرمایا کہ ابوطلحہ کی آواز ایک لشکر کی آواز سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ انہوں نے ۳۱ ہجری میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر ۷۷ سال تھی۔ اہل بصرہ کا خیال ہے کہ وہ سمندر میں سفر کر رہے تھے کہ ان کی وفات ہوگئی اور کسی جزیرہ میں سات دن کے بعد دفن کئے گئے۔ بیعت عقبہ میں ۷۰ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ یہ بھی شریک تھے۔ پھر بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

طلحہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

طلحہ رحمۃ اللہ علیہ بن عبیداللہ بن کریز خزاعی تابعی اہل مدینہ میں سے ہیں۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی تابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

طلحہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

طلحہ رحمۃ اللہ علیہ بن عبداللہ' عوف زہری قریشی کے پوتے اور مشہور تابعین میں سے ہیں' ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ یہ سخاوت کی صفت میں مشہور تھے اور یہ اپنے چچا عبدالرحمٰن وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے ۹۹ ہجری میں وفات پائی۔

طلق بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ:

طلق رحمۃ اللہ علیہ بن حبیب عنزی بصری بڑے عابد تھے' سیدنا عبداللہ بن زبیر' سیدنا جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مُصعب بن عمیر اور عمرو بن دینار وایوب روایت کرتے ہیں۔ عنزی میں عین مہملہ اور نون دونوں پر زبر ہے۔

طفیل بن ابی:

طفیل رحمۃ اللہ علیہ سیدنا ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کے بیٹے تابعی ہیں عزیز الحدیث ہیں۔ ان کی حدیث اہل حجاز میں شائع ہے' اپنے والد وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابوطفیل نے روایت کیا ہے۔

کیسان رحمۃ اللہ علیہ:

طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کیسان کے بیٹے خولانی ھمدانی یمانی اور فارسی الاصل ہیں۔ ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے

زہری اور بہت سے دیگر لوگ روایت کرتے ہیں۔عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ ہے کہ میں نے طاؤس جیسا کوئی عالم نہیں دیکھا۔وہ علم و عمل میں بہت اونچے تھے۔مکہ میں ۱۰۵ ہجری میں انتقال ہوا۔

حرف ظاء

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ:

سیدنا ظہیر رضی اللہ عنہ بن رافع حارثی انصار کے قبیلہ اوس میں سے ہیں۔عقبہ ثانیہ کی بیعت اور غزوۂ بدر اور اس کے مابعد غزوات میں شریک رہے اور یہ رافع بن خدیج کے علاوہ ہیں۔یہ رافع بن ظہیر سے روایت کرتے ہیں۔ظہیر کی طائے معجمہ پر پیش ہے اور ہائے مہملہ مفتوح اور دو نقطوں والی یاء ساکن ہے۔

حرف العین

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:

امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کی کنیت ابوحفص ہے اور یہ عدوی قریشی ہیں آپ نبوت کے چھٹے سال میں اسلام لائے۔اور بعض نے کہا کہ پانچویں سال‘ ان سے پہلے چالیس مرد اور گیارہ عورتیں اسلام لا چکی تھیں۔اور کہا جاتا ہے کہ چالیسویں مرد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے‘ ان کے اسلام قبول کرنے کے دن سے ہی اسلام نمایاں ہونا شروع ہوا اور اسی وجہ سے ان کا لقب فاروق ہو گیا۔سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ فاروق آپ کا لقب کیسے پڑا تو انہوں نے فرمایا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ میرے اسلام لانے سے تین دن پہلے اسلام قبول کر چکے تھے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو اسلام کے لئے کھول دیا تو میں نے کہا اللہ لا الہ الا ھو لہ الاسماء الحسنی۔ ’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں‘ اس کے لئے اچھے نام ہیں۔‘‘ اس کے بعد کوئی جان بھی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیاری نہ رہی‘ اس کے بعد میں نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں تو میری بہن نے بتایا کہ وہ دار الارقم بن ابی الارقم میں جو صفا کے پاس ہے تشریف رکھتے ہیں۔میں ابوالارقم کے مکان پر حاضر ہوا کہ اس وقت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے اصحاب کے ساتھ موجود تھے اور خود بھی تشریف فرما تھے۔میں نے دروازہ کو کھٹکھٹایا‘ لوگوں نے نکلنا چاہا تو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے ساتھیوں سے فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ سب نے کہا عمر بن خطاب ہے‘ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور مجھے کپڑوں سے پکڑ لیا پھر خوب زور سے مجھے اپنی طرف کھینچا میں رک نہ سکا اور گھٹنے کے بل زمین پر گر گیا۔اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کب تک کفر سے باز نہیں آؤ گے۔تو بے ساختہ میری زبان سے نکلا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔اس پر دار ارقم کے لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔جس کی آواز مسجد والوں نے بھی سنی۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کے بعد میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنی موت و حیات میں دین حق

پر نہیں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سب اپنی موت اور حیات میں حق پر ہو اس پر میں نے عرض کیا پھر اس حق کو چھپانے کا کیا مطلب؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہم ضرور حق لے کر نکلیں گے۔ چنانچہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کو دو صفوں کے درمیان نکالا ایک صف میں سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تھے اور دوسری صف میں خود میں تھا اور میرے اندر جوش کی وجہ سے چکی کے چلنے کی طرح کی گڑگڑاہٹ تھی یہاں تک کہ ہم مسجد حرام میں پہنچ گئے۔ مجھے اور سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو قریش نے دیکھا تو ان کو ایسا صدمہ ہوا کہ جو پہلے کبھی نہیں ہوا ہوگا۔ اس دن نبی اکرم ﷺ نے میرا نام فاروق رکھا کیونکہ اس دن میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حق و باطل میں فرق کر دیا۔ داؤد بن حصین اور زہری نے روایت کیا ہے کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تو جبرئیل امین علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ تمام آسمان والے عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام پر خوش ہوئے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں یقین رکھتا ہوں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے علم کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام جہان کے لوگوں کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا علم زیادہ ہوگا۔ اور فرمایا کہ سیدنا عمر ۱۰ میں سے ۹ حصے علم اپنے ساتھ لے گئے اور ایک حصہ باقی رہ گیا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے اور یہ پہلے خلیفہ ہیں جو امیر المومنین کے لقب سے پکارے گئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ گورے رنگ کے تھے جس میں سرخی غالب تھی۔ بعض نے گندم گوں کہا ہے آپ لمبے قد کے تھے اور آپ کے سر کے اکثر بال گر گئے تھے' آپ کی آنکھوں میں نہایت سرخی رہتی تھی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد تمام امور انتظامیہ کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت اور ان کے معین فرمانے کی وجہ سے مکمل طور پر انجام دیا اور مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلؤ نے مدینہ میں بدھ کے دن فجر کی نماز پڑھانے کے دوران (۲۶ ذی الحجہ میں ۲۳ ہجری کو) آپ کو خنجر سے زخمی کر دیا اور دسویں محرم الحرام کو اتوار کے دن ۲۴ ہجری میں (شہادت کے بعد) دفن کئے گئے آپ کی عمر ۶۳ سال تھی اور یہ ان کی عمر کے بارہ میں سب سے صحیح قول ہے ان کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے جنازہ کی نماز سیدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ ان سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عشرہ مبشرہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی اور تابعین رحمہم اللہ کی ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔

سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن ابی سلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے جو کہ مخزومی قریشی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ان کی پرورش کی تھی' ان کی والدہ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں جنہوں نے ان کے والد سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد نبی اکرم ﷺ سے نکاح کر لیا تھا۔ یہ عمر بن ابوسلمہ ۲ ہجری کو حبشہ میں پیدا ہوئے جس وقت نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ۸ سال تھی۔ ۸۳ ہجری میں دور عبدالملک بن مروان مدینہ میں وفات پائی' انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے احادیث کو سن کر یاد کیا تھا یہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ:

امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ اموی قریشی ہے۔ ان کا اسلام لانا اسلام کے ابتدائی دور میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر ہوا جبکہ نبی اکرم ﷺ ابھی دارالارقم نہیں گئے تھے انہوں نے حبشہ کی طرف دو دفعہ ہجرت فرمائی۔

غزوۂ بدر میں یہ شریک نہ ہو سکے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور آپ کی بیوی ان دنوں بیمار تھیں' نبی اکرم ﷺ نے اسی معذوری کی بنا پر مال غنیمت میں سے ان کا حصہ مقرر فرمایا اور مقام حدیبیہ میں جو تحت الشجرہ بیعت رضوان ہوئی اس میں بھی آپ شریک نہ ہو سکے کیونکہ آپ کو نبی ﷺ نے صلح کے معاملات طے کرنے کے لئے مکہ بھیجا تھا۔ اور جب بیعت رضوان ہو رہی تھی تو آپ نے اپنے دست مبارک کو دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ بیعت عثمان کے لئے ہے' ان کو ذوالنورین بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ان کے عقد میں نبی اکرم ﷺ کی دو صاحبزادیاں سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا یکے بعد دیگرے آئیں تھیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ گورے رنگ کے میانہ قد تھے اور بعض نے کہا کہ گندم گوں رنگ کے پتلے اور خوبصورت چہرہ والے تھے۔ آپ کا سینہ چوڑا تھا اور سر پر بال بہت زیادہ تھے' آپ بڑی ڈاڑھی والے تھے اور ڈاڑھی کو زرد رنگا کرتے تھے۔ ۲۴ ہجری میں محرم الحرام کی پہلی (۱) تاریخ کو آپ کو خلیفہ بنایا گیا' اسود تجیبی نے جو کہ مصر کا رہنے والا تھا اس نے آپ کو قتل کیا اور بعض نے کسی اور کا نام بتایا ہے' آپ کو شنبہ کے روز جنت البقیع میں دفن کیا گیا' اس وقت آپ کی عمر شریف ۸۲ سال کی تھی' اور بعض نے کہا کہ ۸۸ سال تھی ان کا دور خلافت ۱۲ برس سے کچھ دن کم رہا۔ آپ سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے۔

سیدنا عثمان بن عامر رضی اللہ عنہ:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد بزرگوار قریشی بنو تمیم میں سے ہیں' ان کی کنیت ابوقحافہ ہے۔ قاف کے پیش کے ساتھ اور ہائے مہملہ بغیر تشدید کے ہے۔ یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک زندہ رہے۔ انہوں نے ۱۶ ہجری میں وفات پائی اور ان کی عمر ۹۷ سال تھی ان سے سیدنا صدیق اکبر اور سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔

سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون کی کنیت ابوسائب ہے' یہ جمحی قریشی ہیں اور تیرہ آدمیوں کے بعد اسلام لائے تھے۔ انہوں نے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ دونوں کیں ہیں' یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور دور جاہلیت میں بھی شراب سے دور رہتے تھے۔ مہاجرین میں سے یہ پہلے شخص ہیں کہ جن کی وفات شعبان میں مدینہ کے اندر ہجرت کے پورے تیس ماہ گذرنے پر ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے مرنے کے بعد ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور جب یہ دفن کئے گئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ شخص گذرنے والوں میں سے ہمارے بہترین شخص تھے۔ یہ جنت البقیع میں دفن کئے گئے' آپ بڑے عابد اور مجتہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ ان کے بیٹے سائب اور بھائی قدامہ بن مظعون ان سے روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بن طلحہ عبدی قریشی جمحی ہیں' ان کو نبی اکرم ﷺ کا شرف صحبت حاصل ہے اور ان کا ذکر باب المساجد میں آتا ہے۔ ان سے ان کے چچا کے بیٹے شیبہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے مکہ میں ۴۲ ہجری میں وفات پائی۔

سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف انصاری سہل کے بھائی ہیں' ان کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عراق کی مردم شماری اور اس پر ٹیکس مقرر کرنے پر

لگا دیا تھا اور وہاں کے رہنے والوں پر انہوں نے خراج اور جزیہ مقرر فرمایا تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ان کو بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ پھر ان کو سیدنا طلحہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہما نے جبکہ وہ بصرہ آئے تو ان کو نکال دیا۔ واقعہ جمل کی وجہ سے ایسا ہوا۔ اس کے بعد یہ کوفہ میں مقیم رہے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہے' ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بن ابی العاص بنو ثقیف سے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طائف کا حاکم بنایا تھا اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پورے دور خلافت اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے پہلے دو سال تک طائف کے حاکم رہے' اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو یہاں سے ہٹا کر عمان اور بحرین کا عامل بنا دیا۔ یہ عثمان بن ابی العاص ثقیف کے وفد میں شامل ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے اور یہ وفد کے ارکان میں سے سب سے چھوٹے تھے' اس وقت ان کی عمر ۲۹ سال تھی اور یہ وفد ۱۰ ہجری میں حاضر ہوا۔ یہ بصرہ میں رہے اور وہاں پر ہی ۵۱ ہجری میں وفات پائی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ثقیف قبیلہ والوں نے مرتد ہونے کا ارادہ کیا تو آپ نے ان کو فرمایا کہ تم لوگوں میں اسلام لانے میں سب سے آخر میں تھے' مرتد ہونے میں سب سے آگے مت بڑھو۔ تو یہ لوگ مرتد ہونے سے رک گئے۔ ان سے تابعین کا ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب:

سیدنا امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب ان کی کنیتیں ابوتراب اور ابوالحسن ہیں آپ قریشی ہیں اور اکثر اقوال کے اعتبار سے مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے تھے اور اس وقت ان کی عمر کے بارہ میں اختلاف ہے۔ ایک قول ہے کہ ان کی عمر ۱۵ سال تھی بعض نے ۱۶ سال اور بعض نے ۱۸ سال اور جبکہ بعض نے دس سال بھی' بیان کی ہے۔ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوائے غزوۂ تبوک کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ بعض وجوہات کی بنا پر آپ کو اپنے گھر میں رہنے دیا گیا اسی واقعہ کے سلسلہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ تم کو وہ حیثیت حاصل ہو جو جناب ہارون علیہ السلام کو جناب موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے تھی۔ آپ گندم گوں رنگ کے تھے اور کھلتی ہوئی رنگت کے مالک اور بڑی بڑی آنکھوں والے تھے۔ لمبائی کے اعتبار سے آپ پست قد کی طرف مائل تھے۔ پیٹ بڑا تھا۔ زیادہ بالوں اور چوڑی ڈاڑھی والے تھے۔ سر کے بال وسط میں سے اڑے ہوئے تھے اور سر اور ڈاڑھی دونوں سفید تھیں۔ آپ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن جمعہ کے روز ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ ہجری کو خلیفہ مقرر ہوئے اور عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی نے کوفہ میں ۱۸ رمضان کو آپ پر تلوار سے حملہ کیا' آپ زخمی ہونے کے تین روز بعد شہید ہو گئے۔ آپ کے دونوں صاحبزادے سیدنا حسن' سیدنا حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم نے آپ کو غسل دیا اور نماز جنازہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ صبح کے وقت آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ کی عمر ۶۳ سال کی تھی۔ بعض نے ۶۵ سال اور بعض نے ۷۰ سال اور جبکہ بعض نے ۵۸ سال بیان کی ہے آپ کی مدت خلافت ۴ سال نو ماہ اور کچھ دن ہے۔ آپ کے صاحبزادے سیدنا حسن' سیدنا حسین اور سیدنا محمد رضی اللہ عنہم اور دوسرے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین کرام رحمہم اللہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

سیدنا علی بن شیبان رضی اللہ عنہ:

سیدنا علی بن شیبان حنفی یمامی ہیں ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں۔

سیدنا علی بن طلق رضی اللہ عنہ:

سیدنا علی بن طلق حنفی یمامی ہیں ان سے سلم بن سلام روایت کرتے ہیں' یہ اہل یمامہ میں سے ہیں اور ان کی حدیث اہل یمامہ میں پائی جاتی ہے۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کی کنیت ابومحمد ہے' یہ زہری قریشی اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ یہ شروع دور میں ہی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام لے آئے تھے۔ انہوں نے حبشہ کی طرف دو بار ہجرت فرمائی ہے۔ آپ تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل اور غزوۂ احد میں ثابت قدم رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ان کے پیچھے نماز پڑھی اور جو حصہ فوت ہو گیا تھا اس کو پورا کیا۔ یہ طویل قامت باریک جلد اور گوری رنگت والے تھے جس میں سرخی جھلکتی تھی۔ لمبی ہتھیلیوں والے اور اونچی ناک والے تھے۔ غزوۂ احد میں ان کے پاؤں میں لنگ واقع ہو گئی تھی۔ عام الفیل کے دس سال بعد یہ پیدا ہوئے اور ۳۲ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۲ سال تھی' ان سے سیدنا عبداللہ بن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن ابزیٰ خزاعی ہیں' یہ نافع بن عبدالحارث کے آزاد کردہ ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کو خراسان کا گورنر بنا کر بھیجا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے' یہ سیدنا عمر اور سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے زیادہ روایت کرتے ہیں اور ان کے بیٹے عبداللہ اور سعید ان سے روایت کرتے ہیں آپ نے کوفہ میں انتقال فرمایا۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن ازھر رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن ازھر قریشی سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ انہوں نے غزوۂ حنین میں شرکت کی۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالحمید وغیرہ روایت کرتے ہیں اور واقعہ حرہ سے قبل ان کی وفات ہوئی۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں' ان کی والدہ ام رومان ہیں جو ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھی والدہ ہیں' یہ صلح حدیبیہ کے سال اسلام لائے اور بہترین مسلمان ثابت ہوئے' یہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تمام اولاد میں سب سے بڑے تھے۔ ان سے ام المؤمنین سیدہ عائشہ اور ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہما وغیرہ روایت کرتی ہیں۔ انہوں نے ۵۳ ہجری میں وفات پائی۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن حسنہ' حسنہ ان کی والدہ ہیں اور یہ اپنی والدہ کی طرف نسبت سے زیادہ مشہور ہیں۔ان کے والد عبداللہ بن المطاع ہیں۔ان سے یزید اور ابن وہب روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن شرحبیل رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن شرحبیل بن حسنہ' عبدالرحمٰن بن حسنہ کے بھتیجے ہیں۔انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ان سے روایت کرنے والے ان کے بیٹے عمران ہیں۔فتح مصر میں یہ اور ان کے بھائی موجود تھے۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن یزید بن خطاب ہیں۔اور یہ سیدنا عمر بن خطاب کے بھتیجے ہیں' عدوی قریشی ہیں۔جب یہ چھوٹے سے تھے تو ان کو ان کے دادا ابولبابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور تحنیک کرائی۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دست مبارک پھیرا اور ترقی اور برکت کی دعا دی۔محمد بن سعد نے کہا ہے کہ نبی کی جب وفات ہوئی تو ان کی عمر چھ سال تھی۔انہوں نے اپنے چچا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حدیث کو سنا ہے اور سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عبدالرحمٰن بن عمر کے انتقال سے پہلے فوت ہوئے۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن سمرہ قریشی ہیں یہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحبت حاصل ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔اور ۱۵ ہجری میں بصرہ میں ہی فوت ہوئے۔ان سے سیدنا عباس اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما اور بہت سے لوگ ان کے علاوہ بھی روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن سہل انصاری ہیں' جو غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے اور شہید ہوئے۔ان کا ذکر کتاب القسامہ میں آتا ہے اور ایک قول ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں بھی حاضر ہوئے تھے' یہ بڑے ذی علم اور صاحب فہم تھے۔ان سے سہل بن ابی حثمہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ شبل انصاری کے بیٹے ہیں' ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے' ان سے تمیم بن محمد اور ابو راشد روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عثمان تمیمی قریشی ہیں جو طلحہ بن عبیداللہ کے بھتیجے اور صحابی ہیں۔ان کے بارہ میں بھی منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔یہ کسی سے روایت نہیں کرتے اور دوسرے ان سے روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن ابوقراد اسلمی اہل حجاز میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے ابوجعفر خطمی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ قراد قاف کے پیش اور دال کے غیر مشدد ہونے کے ساتھ ہے۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن کعب کی کنیت ابولیلیٰ ہے' یہ مازنی انصاری ہیں' یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ اور ۲۴ ہجری میں وفات پائی۔ یہ بھی ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جن کے بارہ میں آیت اتری ہے کہ ''وہ لوگ اس حال میں واپس ہوئے کہ ان کی آنکھیں اس غم میں آنسو بہاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کے لیے ان کے پاس کچھ نہیں۔''

سیدنا عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن یعمر دیلمی ہیں' ان کو شرف صحبت اور روایت حاصل ہے۔ کوفہ میں آئے۔ خراسان پہنچے ان سے بکیر بن عطا روایت کرتے ہیں ان کے سوا کوئی روایت نہیں کرتا۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عایش حضرمی رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالرحمٰن کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے' ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ان سے رؤیت کے متعلق حدیث منقول ہے۔ ان سے ابوسلام ممطور راوی اور ان سے خالد بن اللجاج (یا اللجلاج یا الحلاج) روایت کرتے ہیں اور ان کی حدیث **عن مالك بن يخامر عن معاذ بن جبل عن رسول الله** صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ بلاواسطہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن صحیح پہلی ہی سند ہے اور اسی کی تصدیق امام بخاری وغیرہ رحمہم اللہ نے کی ہے۔ عایش یائے تحتانی کے زیر اور شین معجمہ کے ساتھ ہے اور یخامر میں دو نقطوں والی یاء کا ضمہ اور خائے معجمہ غیر مشدد ہے اور میم مکسور ہے اور رائے مہملہ ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مالک بن یخامر کی یہ روایت مرسل ہے اس لئے کہ ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ثابت نہیں۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن ابی عمیرہ مدنی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ قریشی ہیں۔ ان کی حدیث میں اضطراب بتلایا جاتا ہے کہ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے یہ قوی الحافظہ نہیں اور یہ شامی ہیں۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ عمیرہ عین مہملہ کے زبر اور میم کے زبر کے ساتھ ہے اور آخر میں رائے مہملہ ہے۔

سیدنا عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ زہری قریشی ہیں' یہ فتح مکہ کے سال اسلام لائے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے کاتب رہے' پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بیت المال کا حاکم بنالیا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو اسی عہدہ پر مامور رکھا' پھر سیدنا عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے اس خدمت سے استعفیٰ دینا چاہا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے استعفیٰ منظور کرلیا۔ ان سے عروہ اور اسلم جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں' روایت کرتے ہیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت

میں ان کی وفات ہوئی۔

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی اوفی ہیں اور ابو اوفی کا نام علقمہ بن قیس اسلمی ہے۔ حدیبیہ اور خیبر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے ہیں اور ہمیشہ مدینہ میں قیام رہا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اس کے بعد آپ کوفہ تشریف لے گئے اور کوفہ میں انتقال کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں یہ سب سے آخری ہیں۔ انہوں نے ۸۷ ہجری میں انتقال فرمایا۔

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن بسر سلمی مازنی' ان کے والد بسر' ان کی والدہ اور ان کے بھائی عطیہ اور ان کی بہن صماء رضی اللہ عنہم کو صحبت نبوی کا شرف حاصل ہے۔ انہوں نے شام میں قیام فرمایا اور مقام حمص میں ۸۸ ہجری کو اچانک وضو کرتے ہوئے فوت ہوگئے شام کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے آخر میں ان کی وفات ہوئی۔ اور ایک قول ہے کہ وہاں کے سب سے آخری صحابی جنہوں نے انتقال کیا وہ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ ہیں' ان سے ایک گروہ نے روایت کی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عدی قریشی زہری اہل حجاز میں شمار کیے جاتے ہیں' یہ قدید اور عسفان کے درمیان رہتے تھے۔ ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور محمد بن جبیر روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں' یہ طائف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' اس دوران ان کو ایک تیر آ کر لگا جس کو ابو محجن ثقفی نے پھینکا تھا۔ اسی سے سیدنا ابوبکر کے دور اول خلافت میں ۱۱ ہجری کو شوال کے مہینہ میں ان کی وفات ہوئی' یہ قدیم الاسلام صحابہ میں سے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ثعلبہ مازنی عذری ہیں' ہجرت سے چار سال پہلے ان کی ولادت ہوئی اور ۸۹ ہجری میں انہوں نے وفات پائی۔ ان کو فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرہ پر اپنا دست مبارک پھیرا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور زہری روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ بن رضی اللہ عنہ جحش' اسدی ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں' آپ کے دارالارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی اسلام لے آئے تھے' آپ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ اور مدینہ دونوں ہجرتیں کیں' آپ بڑے مقبول الدعوات تھے آپ غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہید ہوگئے۔ یہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مال غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کرایا اس کے بعد قرآن نے نازل ہو کر ان کی رائے کی مطابقت کی جس کا ذکر اس آیت میں ہے: **واعلموا انما غنتم من شیی فان**

لله خمسه الایة۔ اور بات یہ ہوئی تھی کہ جب یہ ایک چھوٹے لشکر میں واپس ہوئے تو انہوں نے غنیمت کا پانچواں حصہ لے کر نبی اکرم ﷺ کے لئے علیحدہ رکھ دیا جبکہ دور جاہلیت میں دستور تھا کہ سردار کو مال غنیمت میں سے چوتھا حصہ دیا جاتا تھا ان سے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی عمر چالیس سے کچھ زیادہ تھی کہ ان کو ابوالحکم بن اخنس نے قتل کر دیا یہ اور سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے۔

سیدنا عبداللہ بن ابی حمساء رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی حمساء عامری کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے' ان کی حدیث عبداللہ بن شقیق کے پاس ہے جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ عبداللہ بن ابی الحمساء سے۔

سیدنا عبداللہ بن ابی الجد عاء رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی الجد عاء تمیمی کا تذکرہ وحدان میں آتا ہے اور وحدان کا لفظ ان رواۃ کے حق میں بھی استعمال کیا گیا ہے جو شیخین امام مسلم و امام بخاری رحمہ اللہ میں سے صرف کسی ایک سے روایت کرتے ہیں ان کا شمار اہل بصرہ میں کیا جاتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب قریشی ہیں۔ ان کی والدہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس ہیں' سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ زمین حبشہ میں پیدا ہوئے اور یہ سرزمین حبشہ میں پہلے بچے تھے جو حبشہ کے مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ۸۰ ہجری میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر ۹۰ سال تھی۔ یہ بڑے سخی' ظریف الطبع' بردبار اور پاکباز اور ان کو سخاوت کا دریا کہا جاتا تھا اور مشہور تھا کہ اسلام میں ان سے زیادہ کوئی سخی نہیں۔ ان سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن جہیم رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جہیم انصار میں سے ہیں' ان کی حدیث نمازی کے آگے گذرنے والے کے بارہ میں ہے ان سے بسر بن سعید روایت کرتے ہیں۔ ان کی حدیث کی سند مالک عن ابی جہیم ہے جس میں نام کا ذکر نہیں اور ان کی حدیث کو ابن عیینہ اور وکیع نے روایت کیا ہے۔ ان دونوں نے ان کا نام عبداللہ ابن جہیم لیا ہے۔ اور یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں اور ہم نے ان کا تذکرہ حرف الجیم میں کیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن جزء رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جزء کی کنیت ابوالحارث سہمی ہے' مصر میں ان کا قیام تھا اور یہ بدر میں شریک ہوئے تھے ان سے مصر کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ انہوں نے ۸۵ ہجری میں وفات پائی۔ جزء میں جیم مفتوح رائے معجمہ ساکن اور آخر میں ہمزہ ہے۔

سیدنا عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حبشی خثعمی کو شرف روایت حاصل ہوا ہے' ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے اور انہوں نے مکہ میں قیام کیا۔ ان سے عبید بن عمیر روایت کرتے ہیں۔ عبید اور عمیر دونوں مصغر ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ ابی حدرد کے بیٹے ہیں اور ابوحدرد کا نام سلام بن عمر اسلمی ہے۔ غزوات میں سب سے پہلا غزوہ جس میں وہ شریک ہوئے۔ وہ حدیبیہ ہے' اس کے بعد خیبر اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ انہوں نے ۷۱ ہجری میں انتقال فرمایا۔ ان کی عمر ۸۱ سال کی تھی یہ اہل مدینہ میں سمجھے جاتے ہیں۔ ابن القعقاع ان سے روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ حنظلہ انصاری کے بیٹے ہیں اور یہ وہی حنظلہ ہیں جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پیدا ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو ان کی عمر سات سال تھی' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور ان سے روایت بھی کی ہے' یہ بڑے خیر خواہ صاحب فضل انصار میں سردار تھے۔ یہی وہ شخص ہیں کہ جن کے ہاتھ پر اہل مدینہ نے اس بات کے لئے بیعت کی تھی کہ یزید بن معاویہ کو خلافت سے علیحدہ کیا جائے اور اسی وجہ سے ان کو واقعہ حرہ ۶۳ ہجری میں قتل کر دیا گیا ان سے ابن ابی ملکیہ اور عبداللہ بن ابی یزید اور اسماء بنت زید بن خطاب وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حوالہ ازدی ملک شام میں ٹھہرے' ان سے جبیر بن نفیر وغیرہ روایت کرتے ہیں ۸۰ ہجری میں ان کا انتقال ہو گیا۔

سیدنا عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حبیب' قبیلہ جہینہ کے ہیں جو انصار کا حلیف تھا یہ مدنی صحابی ہیں۔ ان کی حدیث اہل حجاز میں پائی جاتی ہے ان سے ابن معاذ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ بن رواحہ خزرجی انصاری نقباء میں سے ایک یہ بھی ہیں یہ بیعت عقبہ میں موجود تھے اور بدر اور خندق اور مابعد کے غزوات میں سوائے فتح مکہ کے شریک ہوئے تھے کیونکہ یہ جنگ موتہ میں شہید کر دیئے گئے تھے اور یہ اس جنگ میں امیر لشکر تھے۔ یہ بہترین کلام کہنے والے شعراء میں سے ہیں۔ ان سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان کی کنیت ابوبکر ہے یہ اسدی قریشی ہیں اور ان کی کنیت ان کے نانا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کنیت اور ان کے نام پر ان کا نام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔ مدینہ میں مہاجرین میں سے سب سے پہلا بچہ یہی تھا جو سن ۱ ہجری میں پیدا ہوا' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے کان میں اذان کہی اور ان کی والدہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے مقام قباء میں ان کو جنم دیا اور ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں رکھ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوہارا منگوایا اور اس کو چبایا اور کچھ لعاب ان کے مونہہ میں ڈالا اور چھوہارا ان کے تالو سے چپکا دیا۔ سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں گئی وہ لعاب رسول تھا اور آپ نے ان کے لیے برکت کی دعا بھی کی' یہ بالکل

صاف چہرہ والے تھے اور ان کے چہرہ پر ایک بال بھی نہیں تھا ان کی ڈاڑھی بھی نہیں تھی' یہ بہت روزے رکھنے والے اور نوافل ادا کرنے والے تھے۔ موٹے تازے' بڑے بارعب اور قوی تھے۔ حق بات ماننے والے' تعلقات اور رشتہ قائم کرنے والے' ان میں وہ باتیں موجود تھیں جو کسی اور میں نہ تھیں۔ چنانچہ ان کے والد نبی اکرم ﷺ کے صاحبین میں سے تھے اور ان کی والدہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں اور ان کے نانا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے ان کی دادی نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ ان کی خالہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں جو نبی اکرم ﷺ کی بیوی ہیں جب ان کی عمر ۸ سال تھی تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیعت کی۔ حجاج بن یوسف نے مکہ میں ان کو قتل کیا اور منگل ۱۷ جمادی الثانی ۷۳ ہجری کو انہیں سولی پر لٹکا دیا۔ ان کے لئے ۶۴ ہجری میں خلافت کے لئے بیعت لی گئی تھی۔ ان سے پہلے ان کی خلافت کی کوئی بات چیت نہ تھی' ان کی خلافت ماننے پر اہل حجاز' یمن اعراق اور خراسان وغیرہ سوائے شام کے یا شام کے بھی کچھ حصہ کے لوگ تیار تھے۔ انہوں نے لوگوں کے ساتھ آٹھ حج کئے ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زمعہ قریشی اسدی کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے' ان سے عروہ بن زبیر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ انصاری خزرجی ہیں' یہ بیعت عقبہ اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے' یہ وہی ہیں جن کو ۱ ہجری میں اذان کے کلمات بتائے گئے' یہ اہل مدینہ میں سے تھے۔ ۳۲ ہجری میں مدینہ میں ان کا انتقال ہوا ان کی عمر ۶۴ سال تھی یہ خود اور ان کے والدین رضی اللہ عنہما صحابی تھے۔ ان سے ان کے بیٹے محمد اور سعید بن مسیب اور ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ بن زید عاصم انصاری بنو مازن میں سے ہیں' یہ غزوۂ احد میں شریک ہوئے مگر غزوۂ بدر میں شامل نہ ہو سکے۔ یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے وحشی بن حرب کے ساتھ شریک ہو کر قتل کیا اور یہ عبداللہ حرہ کے واقعہ میں ۶۳ ہجری میں قتل کر دیئے گئے۔ ان سے عباد بن تمیم جو ان کے بھتیجے ہیں اور ابن مسیب رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں۔ عباد بائے موحدہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔

سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سائب مخزومی قریشی ہیں' ان سے مکہ والوں نے قراءت سیکھی ہے اور ان کو اہل مکہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل سے پہلے مکہ میں وفات پائی۔ ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سرجس مدنی ہیں ان کو مخزومی بھی کہا جاتا ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ مخزومیوں کے حلیف ہیں' مخزومی نہیں' بلکہ بصری ہیں ان کی حدیث اہل بصرہ میں پائی جاتی ہے ان سے عاصم الاحول روایت کرتے ہیں سرجس میں دو سین ہیں جن کے درمیان جیم ہے اور سرجس' نرجس کے وزن پر ہے۔

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سلام کی کنیت ابو یوسف ہے' یہ اسرائیلی تھے اور یوسف بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ یہ بنی عوف بن الخزرج کے حلیف اور علمائے یہود میں سے تھے اور یہ ان لوگوں میں سے بھی تھے جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی تھی۔

سیدنا عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ عبدالرحمٰن کے بھائی اور محیصہ کے بھتیجے تھے ان کو خیبر میں قتل کر دیا گیا تھا' ان کا ذکر باب القسامہ میں ہے۔

سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ بن شخیر عامری اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنی عامر کے وفد میں شامل ہو کر حاضر ہوئے ان سے ان کے دو بیٹے مطرف اور یزید روایت کرتے ہیں۔ الشخیر میں شین معجمہ اور خاء معجمہ دونوں زیر سے ہیں۔ خاء پر تشدید اور یائے تحتانی ساکن ہے۔

سیدنا عبداللہ بن صنابحی رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ صنابحی کے بیٹے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ ابوعبداللہ ہیں اور حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے کہا کہ میرے نزدیک درست یہ ہے کہ صنابحی ابوعبداللہ تابعی ہیں نہ کہ صحابی اور کہا کہ عبداللہ صنابحی صحابہ میں مشہور نہیں ہیں۔ اور صنابحی صحابی کی حدیث کو امام مالک رحمہ اللہ نے مؤطا میں اور امام نسائی نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عامر کریز قریشی یہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ماموں کے بیٹے ہیں اور جب یہ پیدا ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے تو آپ نے ان پر دم کیا تھتکارا اور اعوذ پڑھی اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ۱۳ سال تھی۔ بعض نے کہا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایت نہیں کیا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد رکھا۔ انہوں نے ۵۹ ہجری میں وفات پائی۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو خراسان اور بصرہ کا حاکم بنایا تھا اور یہ وہاں پر مستقل حاکم رہے یہاں تک کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے۔ پھر جب امارت کے اختیارات سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوئے تو بصرہ اور خراسان کا والی ان کو دوبارہ بنا دیا گیا۔ یہ بڑے سخی کریم اور کثیر المناقب ہیں انہوں نے ہی خراسان کو فتح کیا اور شاہ فارس کسریٰ انہی کی گورنری میں قتل کر دیا گیا اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ انہوں نے فارس کے تمام اطراف کو اور اسی طرح عامہ خراسان اصفہان' کرمان اور حلوان کو فتح کیا اور انہوں نے ہی بصرہ کی نہر کھدوائی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا کے بیٹے ہیں۔ ان کی ماں لبابہ حارث کی بیٹی ہیں اور ام المؤمنین سیدہ

میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ یہ ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو اس وقت ان کی عمر ۱۳ سال یا ۱۵ سال تھی اور ایک قول ہے کہ دس سال تھی۔ یہ امت محمدیہ کے بڑے عالم اور بہترین لوگوں میں سے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمت فقہ تاویل قرآن کی ان کو دعا دی تھی۔ انہوں نے جبرائیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا۔ مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں جب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تو کہتا کہ آپ سب سے خوبصورت ہیں اور جب وہ بات کرتے تو میں کہتا ہے کہ آپ سب سے فصیح و بلیغ ہیں اور جب آپ حدیث بیان کرتے تو میں کہتا کہ آپ سب سے بڑے عالم ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ بڑے مقرب تھے اور وہ ان کو اپنے قریب جگہ دیتے تھے اور جلیل القدر صحابہ کے ساتھ مشورہ کرنے میں ان کو بھی شریک کرتے تھے۔ آخری عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی۔ طائف کے مقام پر ۶۸ ہجری میں سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ان کا انتقال ہوا' اس وقت ان کی عمر ۷۱ سال تھی ان سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی بڑی جماعت اور تابعین روایت کرتے ہیں۔ یہ گورے رنگ اور لمبے قد والے تھے' ان کے رنگ میں زردی کی آمیزش تھی اور یہ موٹے تازے اور خوش دل تھے' ان کے سر پر کافی بال تھے۔ جن میں یہ مہندی لگاتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قریشی' عدوی ہیں' انہوں نے اپنے والد کے ساتھ مکہ میں بچپن میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے اور غزوۂ احد میں ان کا شامل ہونا اختلافی ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ سب سے پہلا غزوۂ جس میں یہ شریک ہوئے' وہ غزوۂ خندق تھا۔ بعض نے کہا کہ یہ بدر میں بچہ ہونے کی وجہ سے نہیں لئے گئے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو احد کے دن شامل ہونے کی اجازت دے دی تھی۔ ایک قول یہ ہے کہ یوم احد میں آپ کو واپس کر دیا گیا تھا اس لئے کہ اس وقت ان کی عمر ۱۴ سال تھی۔ اس کے بعد آپ غزوۂ خندق اور دیگر غزوات میں شریک ہوئے' آپ بڑے علم زہد اور تقویٰ پرہیز تھے' معاملات میں بڑی دیکھ بھال اور احتیاط کرتے تھے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی نہیں بچا کہ جو دنیا کی طرف جھک گیا ہو اور دنیا اس کی طرف جھک گئی ہو' سوائے سیدنا عمر اور ان کے بیٹے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے۔ میمون بن مہران رحمہ اللہ کا قول ہے کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ کسی کو محتاط اور پرہیزگار نہیں دیکھا اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے زیادہ کسی کو عالم نہیں دیکھا۔ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی میں ایک ہزار غلاموں کو بلکہ اس سے بھی زیادہ کو آزادی دی۔ نزول وحی سے ایک سال قبل ان کی ولادت ہوئی اور ۷۳ ہجری میں سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کے تین ماہ بعد اور ایک قول کے مطابق چھ ماہ بعد وفات پائی انہوں نے وصیت کی کہ مجھے حل میں دفن کیا جائے لیکن حجاج کی وجہ سے یہ وصیت پوری نہ ہو سکی اور مقام ذی طوی میں مہاجرین کے مقبرہ کے اندر دفن کیا گیا اور حجاج نے ایک شخص کو حکم دیا تھا جس کے مطابق اس نے اپنے نیزہ کے نیچے کی بودی کو زہر میں بجھایا اور راستہ میں اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے مزاحمت کی اور اپنے نیزہ کی بودی کو آپ کے پاؤں کی پشت میں مارا' اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ حجاج ایک دن خطبہ دے رہا تھا اور نماز میں بہت تاخیر کر دی تو اس پر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سورج تمہارے لئے ٹھہرا نہیں رہے گا۔ اس پر حجاج نے کہا کہ میں نے ٹھان لیا تھا کہ تمہاری بینائی کو نقصان پہنچاؤں گا۔ تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر تو ایسا کرے گا تو کوئی تعجب نہیں کیونکہ تو بڑا بے وقوف ہے اور ہم پر زبردستی کا حاکم ہے۔ ایک قول ہے کہ سیدنا عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات آہستہ کہی اور حجاج کو نہیں سنایا۔ اور آپ حجاج بن یوسف سے تمام مواقف اور مقامات میں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے تھے پیش پیش رہتے تھے اور یہ بات حجاج کو ناگوار محسوس ہوتی تھی۔ آپ کی عمر ۸۴ سال تھی بعض کے مطابق ۸۲ سال۔ آپ سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ قریشی ہیں' یہ اپنے والد سے پہلے اسلام لے آئے تھے' ان کے والد ان سے تیرہ سال بڑے تھے۔ بعض نے بارہ سال کہا ہے۔ آپ بڑے عابد حافظ عالم اور مطالعہ کرنے والے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے احادیث لکھنے کی اجازت مانگی تو انہیں اجازت مل گئی۔ ان کی وفات کے بارہ میں اختلاف ہے۔ کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ واقعہ حرہ کی راتوں میں ذی الحجہ ۵۵ ہجری میں انتقال ہوا۔ بعض نے ۷۳ ہجری کا کہا ہے۔ بعض نے ۶۷ ہجری میں مکہ میں بتائی ہے بعض نے ۵۵ ہجری میں طائف میں ان کی وفات کا ذکر کیا ہے۔ اور کچھ لوگ ۵۴ ہجری میں مصر کے اندر بتلاتے ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ یعلی بن عطاء اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے لئے سرمہ بناتی تھیں۔ کیونکہ یہ رات بھر عبادت کیا کرتے تھے اور چراغ بجھا کر بہت رویا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ان کی آنکھوں کی پلکیں گر گئیں اور بعض نسخوں میں رسغ کے معنی پلکوں میں فساد پیدا ہونا لکھا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہذلی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخلہ سے پہلے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے کچھ عرصہ قبل شروع میں اسلام لے آئے تھے ایک قول کے مطابق آپ اسلام لانے والوں میں چھٹے آدمی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا اور یہ آپ کے خاص خدام میں شامل ہو گئے تھے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے رازداں تھے۔ آپ کی مسواک نعلین مبارک اور وضو کا پانی سفر میں اٹھائے رکھتے تھے۔ آپ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی غزوۂ بدر اور مابعد غزوات میں شریک رہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جنت کی بشارت دی۔ آپ نے فرمایا: ابن ام معبد کا بیٹا میری امت کے لئے جو پسند کرے میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں اور جس کو وہ برا سمجھے تو میں بھی اس کو برا سمجھتا ہوں اور ابن ام معبد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صورت اور سیرت اور حلم میں مشابہ تھے۔ ہلکے بدن اور چھوٹے قد والے' گہرے گندمی رنگ والے اور نحیف الجثہ تھے' لمبے قد کے لوگ بیٹھے ہوئے ان کے قد کے برابر معلوم ہوتے تھے۔ کوفہ میں مسند قضاء کے مالک بنائے گئے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی پوری خلافت میں اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے شروع میں بیت المال کی ذمہ داری بھی ان کے سپرد کر دی گئی پھر یہ مدینہ کی طرف لوٹ گئے اور وہاں پر ۳۲ ہجری میں وفات پائی اور مقام بقیع میں دفن ہوئے اس وقت ان کی عمر ساٹھ سال سے اوپر تھی۔ ان سے سیدنا ابوبکر' سیدنا عمر' سیدنا علی و سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ، قرط ازدی ثمالی کے بیٹے ہیں ان کا پہلا نام شیطان تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر عبداللہ رکھ دیا۔ یہ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں اور ان کی حدیث اہل شام میں پائی جاتی ہے۔ یہ سیدنا عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی طرف سے حمص کے حاکم تھے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے، یہ ملک روم میں قتل کر دیئے گئے۔ قرط قاف کے پیش اور رائے مہملہ کے ساتھ ہے۔

سیدنا عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن غنام بیاضی کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ ان کی حدیث دعا کے بارہ میں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن عن عبداللہ بن عنبسہ عن عبداللہ بن غنام سند کے ساتھ ربیعہ کے پاس ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ اصحاب شجرہ میں سے یعنی بیعت تحت الشجرہ کرنے والوں میں داخل ہیں پہلے یہ مدینہ میں رہتے تھے، پھر وہاں سے بصرہ چلے گئے اور یہ ان گیارہ افراد میں سے ہیں جو لوگوں کو دین سکھلاتے تھے بصرہ میں ۶۰ ہجری میں انہوں نے انتقال فرمایا۔ ان سے تابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے جن میں حسن بصری بھی ہیں، انہوں نے فرمایا کہ بصرہ میں ان سے زیادہ بزرگ کوئی نہیں۔

سیدنا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ہشام قریشی تیمی کا شمار اہل حجاز میں کیا جاتا ہے ان کی والدہ سیدہ زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا ان کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی جبکہ یہ ابھی بچے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی۔ مگر چھوٹے ہونے کی وجہ سے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نہ کر سکے، ان سے ان کے پوتے زہرہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن یزید حطمی رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن یزید حطمی انصار میں سے ہیں، جب یہ سترہ سال کے تھے تو غزوہ حدیبیہ میں حاضر ہوئے اور یہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کوفہ کے گورنر تھے اور ان کی خلافت میں ہی ان کا انتقال کوفہ میں ہوا۔ شعبی ان کے کاتب تھے ان سے ان کے بیٹے موسیٰ اور ابو بردہ بن ابو موسیٰ وغیرہ رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ:

سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو سلیمان ہے، یہ انصار میں سے ہیں اور جنگ بدر میں شہید ہو گئے تھے یہ وہی عاصم ہیں جن کو شہد کی مکھیوں نے مشرکوں سے محفوظ رکھا تھا، ان کو بنو لحیان نے قتل کیا تھا اور مشرکین مکہ غزوۂ رجیع میں ان کا سر کاٹ کر لے جانا چاہتے تھے۔ اسی وجہ سے ان کا نام "حمی الربد من المشرکین" رکھا گیا۔ ایک دوسرے نسخہ میں اس طریقہ سے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کا ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا جس کے امیر سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ بنائے گئے، یہ لشکر چلتا رہا یہاں تک کہ مکہ اور عسفان کے درمیان پہنچا تو قبیلہ بنی لحیان کے تقریباً دو سو آدمی ان کے تعاقب میں چل پڑے جو سب کے سب تیر انداز تھے اور

ان لوگوں نے اس اسلامی لشکر کا تعاقب کیا یہاں تک کہ ان کو پتہ چل گیا کہ ان کا زادراہ مدینہ کی کھجوریں ہیں ان کو یہ اندازہ اس وجہ سے ہوا کہ راستہ میں ایک جگہ کھجور کی گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں، تو ان گٹھلیوں کو دیکھ کر انہوں نے کہا کہ یہ مدینہ یعنی یثرب کی کھجوریں ہیں۔ جب سیدنا عاصم اور ان کے ساتھیوں رضی اللہ عنہم نے ان کو دیکھا تو ایک اونچی جگہ چڑھ کر پناہ لی مگر کفار نے ان کو آ کر گھیر لیا اور کہنے لگے کہ اگر تم لوگ نیچے آ جاؤ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کردو۔ تو ہماری طرف سے تم کو امان ہوا تو سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ (میرے ساتھیوں کو اختیار ہے) رہا میں تو میں کسی کافر کی امان قبول کر کے نیچے نہیں اتروں گا اور انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ ہمارے حال کی خبر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم برحق کو پہنچا دے۔ یہ سن کر کفار نے ان کی طرف تیر چلائے اور سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ کو ان سات میں سے قتل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ کی دعا جس دن ان کو تیر لگے قبول فرمالی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی شہادت کی خبر دے دی جس وقت کفار قریش کو اس بات کی خبر ملی تو ایک قاصد کو بھیجا تا کہ وہ ان کے پاس سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ کے کسی حصہ کو کاٹ کر لے آئے جس سے یہ پتہ چل جائے کہ عاصم ہی قتل ہوئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ کے بدن کی حفاظت کے لئے شہد کی مکھیوں کو بھیج دیا۔ جو ان کے اوپر شامیانہ کی طرح چھا گئیں اور ان کے جسم کی حفاظت کرتی رہیں لہٰذا یہ قاصد ان کے جسم کا کوئی حصہ لے جانے پر قادر نہ ہو سکا اور یہ اس بیان کا اختصار ہے جو امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ' سیدنا عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نانا ہیں۔

سیدنا عامر الرام رضی اللہ عنہ:

سیدنا عامر الرام رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور روایت کا شرف حاصل ہوا ہے ان سے ابو منظور روایت کرتے ہیں۔ الرام رائے مہملہ کے زبر کے ساتھ ہے۔ یہ دراصل رامی ہے۔ (جس میں سے یا حذف کر دی گئی ہے)

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ العنزی ہے۔ انہوں نے حبشہ اور مدینہ دونوں کی ہجرتیں کی' یہ غزوۂ بدر اور دوسرے تمام غزوات میں شریک ہوئے اور قدیم الاسلام ہیں۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ انہوں نے ۳۲ ہجری میں وفات پائی۔

سیدنا عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ:

سیدنا عامر بن مسعود بن امیہ بن خلف جمحی سیدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں' ان سے نمیر بن عریب روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے ان کی حدیث جو صوم کے بارہ میں ہے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔ اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عامر بن مسعود نے نہیں دیکھا جبکہ ابن مندہ اور ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے ان کا صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اور ابن معین نے کہا ہے کہ ان کو صحبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میسر نہیں آئی۔ عریب میں عین مہملہ پر زبر رائے مہملہ پر زیر اور دو نقطوں والی یاء ساکن ہے اور آخر میں بائے موحدہ ہے۔

سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ:

سیدنا عائذ بن عمرو مدنی رضی اللہ عنہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں' یہ بصرہ میں رہے اور ان کی حدیث بصرہ والوں میں پائی جاتی ہے۔ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ:

سیدنا عباد بن بشر انصاری رضی اللہ عنہ' سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے قبل یہ مدینہ میں اسلام لا چکے تھے' یہ غزوۂ بدر اور اس کے تمام غزوات میں شریک رہے۔جن لوگوں نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا یہ بھی ان میں سے ہیں اور یہ فضلائے صحابہ میں سے ہیں۔ان سے سیدنا انس بن مالک اور سیدنا عبدالرحمٰن بن ثابت رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں۔یہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ۴۵ سال کی تھی۔عباد عین کے زبر اور بائے موحدہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔

سیدنا عباد رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب:

سیدنا عباد رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کا تذکرہ ان لوگوں میں آتا ہے جنہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ان سے کوئی روایت نہیں پائی جاتی۔عباد بائے موحدہ کی تشدید کے ساتھ ہے اور مطلب طاء کی تشدید اور لام کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ان کی کنیت ابوالولید ہے انصاری سالمی اور نقیبوں میں سے تھے۔عقبہ اولیٰ عقبہ ثانیہ اور عقبہ ثالثہ میں شریک ہوئے۔بدر اور تمام غزوات میں بھی شریک رہے پھر ان کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں قاضی اور معلم بنا کر بھیجا اور ان کا مستقر حمص کو ٹھہرایا۔اس کے بعد یہ فلسطین تشریف لے گئے اور وہیں مقام رملہ میں اور بعض کے بقول بیت المقدس میں ۳۴ ہجری کو وفات پائی جبکہ ان کی عمر ۷۲ سال تھی ان سے صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔عبادہ عین کے پیش اور باء غیر مشدد کے ساتھ ہے۔

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب:

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں' یہ آپ سے دو سال بڑے تھے۔ان کی ماں نمر بن قاسط کی ایک عورت ہیں۔یہ پہلی عربی عورت ہیں جنہوں نے خانہ کعبہ کو ریشم اور دیباج اور طرح طرح کے غلاف چڑھائے۔اس کی وجہ یہ تھی کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بچپن میں گم ہو گئے تھے۔تو ان کی والدہ نے نذر مانی تھی کہ اگر وہ مل گئے تو میں بیت اللہ پر غلاف چڑھاؤں گی چنانچہ جب ان کی ماں نے ان کو حاصل کر لیا تو ایسا کیا۔سیدنا عباس رضی اللہ عنہ دور جاہلیت میں بڑے سردار تھے' مسجد حرام کی عمارت اور سقایہ کے یہی ذمہ دار تھے۔سقایہ (آب زم زم پلانے کی خدمت) تو مشہور بات ہے' رہا عمارت تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ قریش کو اس بات پر آمادہ کیا کرتے تھے کہ وہ خانہ کعبہ میں گالی گلوچ اور گناہوں کو چھوڑ کر بھلائی اور نیکی کے ساتھ اس کو آباد کریں۔مجاہد کا بیان ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی موت کے وقت ستر غلام آزاد کئے تھے۔یہ سن فیل سے ایک سال قبل پیدا ہوئے اور جمعہ کے دن ۱۲ رجب کو ۳۲ ہجری میں جب کہ ان کی عمر ۸۸ سال کی تھی وفات پائی' یہ ابتداء ہی میں اسلام لا چکے تھے مگر

اپنے اسلام کو چھپائے رہے۔ چنانچہ بدر کے معرکہ میں مشرکین کے مجبور کرنے سے نکلے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو میرا صحابی عباس سے ملے تو ان کو قتل نہ کرے کیونکہ وہ زبردستی جنگ میں شریک کئے گئے ہیں پھر جب ان کو ابوالیسر کعب بن عمر رضی اللہ عنہ نے قید کر لیا تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے نفس کا فدیہ دیا اور مکہ واپس چلے گئے پھر اس کے بعد مدینہ ہجرت کر کے تشریف لے گئے ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

سیدنا عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ:

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بن مرداس کی کنیت ابوالہیثم ہے یہ سلمی شاعر ہیں' ان کا شمار مولفۃ القلوب میں ہے۔ یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے اور فتح مکہ کے بعد ان کے اسلام میں پختگی پیدا ہوگئی' یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو جاہلیت کے دور میں شراب نوشی کو حرام سمجھتے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے کنانہ روایت کرتے ہیں کنانہ کاف کے کسرہ اور دونون کے ساتھ ہے۔ جس کے درمیان میں الف ہے۔

سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب ہیں جو ہاشم قریشی کے بیٹے ہیں۔ پہلے یہ مدینہ میں رہے پھر وہاں سے دمشق کوچ کر گئے۔ انہوں نے ۶۲ ہجری میں وفات ہوئی۔ ان سے عبداللہ بن حارث روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن محصن رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن محصن انصاری خطمی کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے اور ان کی حدیث اہل مدینہ میں پائی جاتی ہے ان سے ان کے بیٹے سلمہ روایت کرتے ہیں۔ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ کچھ لوگ ان کی حدیث کو مرسل کہتے ہیں۔

سیدنا عبید بن خالد رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبید رضی اللہ عنہ بن خالد سلمی بہزی مہاجری ہیں' کوفہ میں رہے' ان سے اہل کوفہ کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

سیدنا عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ:

سیدنا عتاب رضی اللہ عنہ بن اسید قریشی اموی یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے' نبی اکرم ﷺ نے ان کو فتح مکہ کے دن جس وقت آپ ﷺ غزوۂ حنین کے لئے جا رہے تھے مکہ کا حاکم بنا دیا اور نبی اکرم ﷺ کی جب وفات ہوئی تو یہی اس وقت حاکم مکہ تھے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو مکہ کا حاکم برقرار رکھا یہاں تک کہ ان کی وفات مکہ میں ہی ۱۳ ہجری کو ہوئی جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے یہ قریش کے سرداروں میں سے نہایت نیک اور صالح تھے۔ ان سے عمرو بن ابی عقرب روایت کرتے ہیں۔ عتاب عین کے زبر تاء کی تشدید کے ساتھ ہے اور اسید ہمزہ کے زبر اور سین کے زیر کے ساتھ ہے۔

سیدنا عتبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ:

سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ بن عبدالسلمی ہیں' ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ یہ عتبہ نذر کے بیٹے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ دونوں عتبہ دو علیحدہ اشخاص ہیں۔ اور اسی قول کی طرف ان کا میلان ہے۔ لیکن امام بخاری رحمہ اللہ نے ان دونوں کو دو علیحدہ اشخاص مانا ہے۔ یہی رائے ابو حاتم کی ہے اور یہ عتبہ ان کا نام پہلے تھا' نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام عتبہ رکھا' یہ غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے۔ ان سے ایک جماعت

روایت کرتی ہے۔ ۸۷ ہجری مقام حمص کے اندر ۹۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔ واقدی کے قول کے مطابق شام میں مرنے والے صحابہ میں سے یہ آخری ہیں۔

سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ:

سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ بن غزوان مازنی قدیم الاسلام ہیں۔ انہوں نے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی' پھر مدینہ کی طرف انہوں نے جنگ بدر میں شرکت کی۔ ایک قول ہے کہ چھ مردوں کے بعد یہ ساتویں اسلام لانے والے ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ کا حاکم بنادیا تھا' پھر یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو سیدنا عمر نے ان کو وہاں کا والی بنا کر واپس کر دیا۔ انہوں نے ۱۵ ہجری میں جبکہ ان کی عمر ۵۷ سال تھی راستہ کے اندر وفات پائی۔ ان سے خالد بن عمیر روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عداء بن خالد رضی اللہ عنہ:

سیدنا عداء رضی اللہ عنہ بن خالد ہوذہ عامری' فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور صحرانشین تھے۔ ان کی حدیث اہل بصرہ کے نزدیک پائی جاتی ہے۔ ان سے ابورجاء وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ عداء عین کے فتح دال کی تشدید کے ساتھ ہے۔

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ:

سیدنا عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم طائی شعبان ۷ ہجری کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے' یہ کوفہ میں آئے اور وہیں رہنے لگے۔ جنگ جمل میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں ان کی آنکھ پھوٹ گئی یہ جنگ صفین اور نہروان میں بھی شریک ہوئے ۶۸ ہجری میں کوفہ میں ان کا انتقال ہوا' اس وقت ان کی عمر ۱۲۰ سال کی تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ انہوں نے قرقیسا میں انتقال کیا۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

سیدنا عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عدی رضی اللہ عنہ بن عمیرہ کندی حضرمی پہلے کوفہ میں قیام پذیر تھے' پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہو گئے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ قیس بن ابی حازم وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ عمیرہ عین کے فتح میم کے کسرہ اور راء کے ساتھ ہے۔

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عرباض رضی اللہ عنہ بن ساریہ کی کنیت ابونجیح سلمی ہے یہ اہل صفہ میں سے تھے' انہوں نے شام میں قیام کیا اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ قیس بن ابی حازم وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ابوامامہ اور ایک جماعت تابعین کی روایت کرتی ہے۔ نجیح نون کے زبر جیم کی زیر اور ہائے مہملہ کے ساتھ ہے۔

سیدنا عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ:

سیدنا عرفجہ رضی اللہ عنہ بن اسعد سے ان کے بیٹے طرفہ روایت کرتے ہیں' یہی وہ ہیں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ یہ اپنی ناک چاندی کی بنوالیں' پھر اس کے بعد سونے کی بنوانے کا حکم دے دیا تھا۔ یوم کلاب میں ان کی ناک کٹ گئی تھی۔ کلاب کاف کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

سیدنا عروہ بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ:

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بن ابی الجعد بارقی ہیں۔سیدنا عمر نے ان کو کوفہ کا قاضی بنا دیا تھا۔ یہ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں اور ان کی حدیث اہل کوفہ میں پائی جاتی ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ عروہ بن الجعد ہیں۔ ابن مدینی نے کہا ہے کہ جو ان کو ابن الجعد کہتا ہے وہ غلطی پر ہے۔ عروہ تو ابوالجعد کے ہی بیٹے ہیں۔ ان سے شعبی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بن مسعود نے صلح حدیبیہ میں بحالت کفر شرکت کی اور پھر ۹ ہجری کو طائف سے واپسی کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ ان کے نکاح میں متعدد بیویاں تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ چار کو رکھ لیں (باقی کو چھوڑ دیں) اس کے بعد انہوں نے واپسی کی اجازت چاہی' یہ واپس چلے گئے اور اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی لیکن قوم نے ان کی بات نہیں مانی اور جب نماز فجر کا وقت ہوا تو انہوں نے اپنے مکان کے بالا خانے پر چڑھ کر اذان دی اور جب **اشهد ان لا اله الا الله** کہا تو بنو ثقیف کے ایک شخص نے ان کو قتل کر دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے قتل کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا حال اس شخص کے جیسا ہے کہ جس کا ذکر سورۂ یٰسین میں ہے کہ اس نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔

سیدنا عطیہ بن قیس رضی اللہ عنہ:

سیدنا عطیہ رضی اللہ عنہ بن قیس سعدی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت اور رویت دونوں حاصل ہیں۔ اہل شام اور اہل یمن ان سے روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عطیہ بن بسر رضی اللہ عنہ:

سیدنا عطیہ رضی اللہ عنہ بن بسر مازنی عبداللہ بن بسر کے بھائی ہیں۔ امام ابوداؤد نے ان کی حدیث کو ان کے بھائی عبداللہ کے ساتھ اس طرح روایت کیا ہے "عن ابنی بسر" یعنی بسر کے دونوں بیٹوں سے روایت ہے۔ اور ان کی یہ روایت کتاب الطعام میں مذکور ہے جو مکھن اور چھوہارہ کے بارہ میں ہیں۔ ان سے مکحول روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عطیہ القرظی رضی اللہ عنہ:

سیدنا عطیہ رضی اللہ عنہ القرظی بنو قریظہ کے قیدیوں میں سے ہیں اور اسی طرح ہی کہا جاتا ہے' حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ان کے باپ کے نام سے واقف نہیں ہوں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور باتیں بھی سنیں۔ ان سے مجاہد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عقبہ بن رافع رضی اللہ عنہ:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ:

سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر جہنی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے عتبہ بن سفیان کے بعد مصر کے حاکم تھے پھر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر دیا۔ انہوں نے ۵۸ ہجری کو مصر کے اندر وفات پائی۔ ان سے صحابہ کی ایک جماعت روایت کرتی ہے اور بہت سے تابعین ان کی روایات نقل کرتے ہیں۔

سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ:

سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ بن حارث قریشی فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے' ان کا شمار اہل مکہ میں ہوتا ہے۔ ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ:

سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ بن عمرو کی کنیت ابو مسعود ہے' ان کا ذکر ہم حرف میم میں کریں گے۔

سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ:

سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ بن محصن اسدی بنو امیہ کے حلیف تھے۔ جنگ بدر میں ان کے ساتھ عجیب واقعہ یہ پیش آیا کہ ان کی تلوار ٹوٹ گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک لکڑی دی تو وہ لکڑی ان کے ہاتھ میں تلوار بن گئی اس کے بعد کے تمام غزوات میں یہ شریک ہوئے' یہ بڑے فضیلت والے صحابہ میں سے ہیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جبکہ ان کی عمر ۴۵ سال تھی انتقال فرما گئے۔ ان سے سیدنا ابو ہریرہ' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کی بہن سیدہ ام قیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ عکاشہ میں عین کا پیش اور کاف پر تشدید ہے اور کاف غیر مشدد بھی مستعمل ہے لیکن تشدید کا استعمال زیادہ ہے آخر میں شین معجمہ ہے محصن میں میم کا زیر حاء کا جزم صاد کا زبر اور آخر میں نون ہے۔

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل:

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل کے والد ابو جہل کا نام عمرو بن ہشام مخزومی قریشی ہے۔ عکرمہ اور ان کے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت عداوت رکھتے تھے اور یہ مشہور گھوڑ سوار تھے یہ فتح مکہ کے دن بھاگ کر یمن چلے گئے' اس کے بعد ان کی بیوی ام حکیم بنت حارث ان کے پاس پہنچ گئیں اور ان کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو مہاجر سوار کہہ کر خوش آمدید کہا۔ یہ ۸ ہجری میں مکہ فتح ہونے کے بعد اسلام لائے اور صحیح معنوں میں اسلام لائے۔ جنگ یرموک ۱۳ ہجری میں شہید ہو گئے اس وقت ان کی عمر ۶۲ سال تھی' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں ابو جہل کے لئے کھجوروں کا باغ دیکھا ہے پھر جب عکرمہ رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے خواب کی تعبیر ہے۔ سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ جب میں مدینہ میں چلتا پھرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ابو جہل کا بیٹا ہے' اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا لوگ سونے چاندی کی کانوں کی طرح ہیں جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے اور بہترین ہیں جب کہ ان کو دین کی سمجھ آ جائے۔

سیدنا علاء حضرمی رضی اللہ عنہ:

سیدنا علاء حضرمی نام عبداللہ رضی اللہ عنہ ہے' یہ حضر موت کے رہنے والے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بحرین کے عامل تھے۔ سیدنا عمر اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں بھی یہی حاکم رہے۔ یہاں تک کہ یہ ۱۴ ہجری میں فوت ہوگئے۔ ان سے سائب بن یزید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ:

سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ بن وقاص قریشی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور غزوۂ خندق میں شریک ہوئے۔ انہوں نے عبدالملک بن مروان کے دورِ حکومت میں مدینہ کے اندر وفات پائی ان سے ان کے پوتے عمرو اور محمد بن ابراہیم تیمی روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمار بن یاسر عنسی رضی اللہ عنہ بنومخزوم کے آزاد کردہ اور حلیف ہیں اس کی وجہ یہ ہوئی کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے والد سیدنا یاسر رضی اللہ عنہ مکہ میں مع اپنے دو ساتھیوں کے جن کا نام حارث اور مالک تھا اپنے چوتھے بھائی کو تلاش کرتے ہوئے آئے پھر حارث اور مالک تو یمن کی طرف واپس چلے گئے مگر یاسر مکہ میں رہ گئے اور ابوحذیفہ بن مغیرہ کے حلیف بن گئے۔ ابوحذیفہ نے اپنی باندی سے ان کا نکاح کر دیا جس کا نام سمیہ تھا' ان کے بطن سے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو ابوحذیفہ نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو آزاد کر دیا۔ اور اس طرح سیدنا عمار رضی اللہ عنہ' سیدنا ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزادہ کردہ اور ان کے والد ان کے حلیف ہوئے۔ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ ابتداء میں ہی اسلام لے آئے تھے اور یہ ان کمزور مسلمانوں میں سے ہیں جن کو اسلام کی وجہ سے مکہ میں سخت تکالیف پہنچائیں گئیں تا کہ یہ اسلام سے باز آ جائیں یہاں تک کہ مشرکین مکہ نے ان کو آگ میں بھی جلایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف سے گذرتے تو اپنا دست مبارک ان پر پھیرتے اور فرماتے کہ اے آگ تو عمار رضی اللہ عنہ پر ٹھنڈک اور سلامتی والی بن جا جس طرح تو جناب ابراہیم علیہ السلام پر بن گئی تھی۔ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ مہاجرین اولین میں سے ہیں' غزوۂ بدر اور دوسرے تمام غزوات میں شریک ہوئے اور انہوں نے غزوات میں بہت تکلیفیں برداشت کیں ان کا نام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "الطیب المطیب" رکھا یہ جنگ صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور وہاں ہی ۳۷ ہجری میں ۹۳ برس کی عمر میں شہید ہوگئے۔ ان سے ایک جماعت جس میں سیدنا علی اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی ہیں' روایت کرتی ہے۔

سیدنا عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بن احوص کلابی ہیں ان سے ان کے بیٹے سلیمان روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بن اخطب انصاری اپنی کنیت ابوزید کے ساتھ مشہور ہیں۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متعدد غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دست مبارک پھیرا اور ان کے حسن و جمال کے لئے دعا کی۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ یہ ۱۰۰ سے

اوپر سال عمر کے ہوئے۔لیکن ان کے سر اور داڑھی میں صرف چند بال سفید تھے۔ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بن امیہ:

سیدنا عمرو بن امیہ ضمری (ضاد کے فتح اور میم کی جزم کے ساتھ) غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں مشرکین کے ہمراہ جنگ لڑنے آئے اور جب مسلمان غزوۂ احد سے واپس لوٹے تو یہ اسلام لے آئے' یہ عرب کے خاص لوگوں میں سے ہیں اور پہلا میدان جس میں مسلمانوں کے ہمراہ لڑنے کے لئے نکلے وہ بئر معونہ کی جنگ ہے ان کو عامر بن طفیل نے اس جنگ میں قید کر لیا تھا پھر ان کی پیشانی کے بال کاٹ کر ان کو چھوڑ دیا تھا۔ان کو نبی اکرم ﷺ نے ۶ ہجری میں حبشہ کی طرف نجاشی کے پاس بھیجا۔چنانچہ یہ نجاشی کے پاس نبی اکرم ﷺ کا نامہ مبارک لے کر پہنچے جس میں آپ نے اس کو اسلام کی دعوت دی تھی آپ ﷺ کی دعوت پر وہ اسلام لے آئے۔ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ان سے ان کے دو بیٹے جعفر اور عبداللہ اور ان کے بھتیجے زبرقان بن عبداللہ روایت کرتے ہیں۔انہوں نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں مدینہ کے اندر وفات پائی اور بعض نے کہا ہے ۶۰ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔زبرقان زائے معجمہ کی زیر اور بائے موحدہ کے جزم اور رائے مہملہ کے کسرہ اور قاف کے ساتھ ہیں۔

سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بن حارث خزاعی نبی اکرم ﷺ کی بیوی ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ان سے ابو وائل شقیق بن سلمہ اور ابو اسحٰق سبیعی نے روایت کیا ہے۔

سیدنا عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بن حریث قریشی مخزومی ہے، ان کو نبی اکرم ﷺ کا دیدار بھی نصیب ہوا اور انہوں نے اقوال رسول ﷺ بھی سنے آپ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور بعض نے کہا کہ جب نبی اکرم ﷺ فوت ہوئے تو ان کی عمر ۱۲ سال کی تھی۔پھر یہ کوفہ میں آئے اور وہیں رہنے لگے' کوفہ کے امیر بنائے گئے اور وہیں ۸۵ ہجری میں انتقال فرما گئے۔ان سے ان کے بیٹے جعفر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بن حزم ان کی کنیت ابوضحاک ہے یہ انصاری ہیں۔جب ان کی عمر ۱۵ سال کی تھی تو یہ غزوۂ خندق میں شامل ہوئے۔نبی اکرم ﷺ نے ۱۰ ہجری کو انہیں نجران کا حاکم بنا دیا تھا۔۵۳ ہجری میں مدینہ میں ان کی وفات ہوئی۔ان سے ان کے بیٹے محمد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بن سعید قریشی ہیں۔انہوں نے دونوں ہجرتیں کی ہیں۔حبشہ میں دوسری دفعہ ہجرت کی پھر یہ مدینہ میں جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ خیبر کے سال آئے۔۱۳ ہجری میں شام میں شہید ہو گئے۔

سیدنا عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بن سلمہ مخزومی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا' اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی قوم کے امام تھے کیونکہ یہ ان میں سب سے بڑے قاری تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ اپنے والد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے ان کے والد کا آپ کی خدمت میں حاضر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ سیدنا عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بصرہ میں آ کر رہے ان سے تابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سہمی قریشی ۵ ہجری میں اسلام لائے اور بعض نے کہا ہے کہ ۸ ہجری میں اسلام لائے اور بعض نے کہا ہے کہ ۸ ہجری میں یہ سیدنا خالد بن ولید اور سیدنا عثمان بن طلحہ کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور یہ سب ایک ساتھ اسلام لائے۔ ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمان کا حاکم بنا دیا تھا' یہ برابر وہاں پر حاکم رہے یہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے سیدنا عمر' سیدنا عثمان اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے بڑے اہم کام سرانجام دیئے۔ انہیں کے ہاتھ پر سیدنا عمر کے دور میں مصر فتح ہوا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں یہی مصر کے حاکم رہے۔ اس کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو مصر کا چار سال تک حاکم رکھا' پھر ان کو معزول کر کے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب وہ خلیفہ منتخب ہوئے ان کو مقرر کر دیا۔ انہوں نے ۹۰ سال کی عمر میں ۴۳ھ میں مصر کے اندر وفات پائی' ان کے بعد ان کے بیٹے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو مصر کا حاکم بنا دیا گیا۔ پھر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر دیا۔ ان سے ان کے بیٹے سیدنا عبداللہ' سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمرو بن عبسہ کی کنیت ابونجیح ہے یہ سلمی ہیں' یہ ابتداء ہی میں اسلام لے آئے تھے اور اسلام لانے والوں میں یہ چوتھے شخص ہیں' پھر یہ اپنی قوم بنی سلیم کی طرف واپس ہو گئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب تم سنو کہ میں اعدائے اسلام کے لئے نکلا ہوں تو میری اتباع کرنا۔ چنانچہ یہ برابر اپنی قوم میں مقیم رہے' یہاں تک کہ غزوۂ خیبر ختم ہوا اس کے بعد یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدینہ طیبہ میں رہنے لگے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

عبسہ عین اور بائے موحدہ اور سین مہملہ کے زبر کے ساتھ ہے اور نجیح نون کے زبر اور جیم کے زیر اور حائے مہملہ کے ساتھ ہے۔

سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بن عوف انصاری غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ یہ سہیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ طیبہ میں رہے اور ان کی کوئی اولاد نہیں تھی' ان سے منصور بن مخرمہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بن عوف مزنی قدیم الاسلام ہیں اور یہ ان صحابہ میں سے ہیں جن کی شان سورۂ توبہ کی اس آیت میں تولوا واعینهم تفیض من الدمع نازل ہوئی۔ یہ مدینہ میں مقیم رہے اور مدینہ کے اندر ہی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخری دور میں انہوں

نے وفات پائی' ان سے ان کے بیٹے عبداللہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بن الحمق خزاعی صحابی ہیں۔ ان سے جبیر بن نفیر اور رفاعہ بن شداد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ یہ موصل میں ۵۱ ہجری میں قتل کر دیئے گئے۔

سیدنا عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بن مرہ کی کنیت ابو مریم ہے یہ جہنی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ ازدی ہیں' یہ اکثر غزوات میں شریک ہوئے۔ شام میں مقیم ہوئے اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انتقال فرما گئے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

سیدنا عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بن قیس کے بارہ میں بعض کا کہنا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن عمرو القرشی عامری ہے' جو نابینا اور ام مکتوم کے بیٹے تھے اور ام مکتوم کا نام عاتکہ ہے۔ یہ ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کے ماموں زاد بھائی ہیں' یہ مکہ میں ابتدا ہی میں اسلام لے آئے تھے اور یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ انہوں نے سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بہت دفعہ مدینہ پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور آخری مرتبہ جب آپ حجۃ الوداع تشریف لے گئے تھے تو مدینہ میں ان کو اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا یہ مدینہ میں انتقال فرما گئے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔

سیدنا عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بن تغلب عبدی قبیلہ عبدالقیس میں سے تھے۔ ان سے حسن بصری وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ تغلب اوپر دو نقطوں والی تاء اور غین معجمہ کے ساتھ ہے۔

سیدنا عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ:

سیدنا عکراش رضی اللہ عنہ بن ذویب تمیمی کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبیداللہ روایت کرتے ہیں۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے صدقات لے کر حاضر ہوئے تھے۔ عکراش میں عین کا زیر کاف ساکن رائے مہملہ اور شین معجمہ ہے۔

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمران رضی اللہ عنہ بن حصین کی کنیت ابو نجید ہے' یہ خذاعی اور کعبی ہیں۔ خیبر کے سال اسلام لائے' بصرہ میں قیام فرمایا اور وہیں ان کی وفات ۵۲ ہجری میں واقع ہوئی۔ بڑے فاضل اور فقیہ صحابہ میں سے تھے۔ یہ اور ان کے والد دونوں اسلام لے آئے تھے۔ ان سے ابو رجاء' مطرف اور زرارہ بن ابی اوفی روایت کرتے ہیں۔ نجید نون کے پیش جیم کے زیر یا کے سکون اور دال مہملہ کے ساتھ ہے۔

سیدنا عمیر مولیٰ آبی اللحم رضی اللہ عنہ

سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ آبی اللحم غفاری حجازی رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں' یہ اپنے آقا کے ساتھ فتح خیبر میں شریک ہوئے۔ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو سنا اور یاد بھی رکھا۔آبی اللحم میں ہمزہ کا زبر اس کے بعد الف ساکن اور بائے موحدہ مکسور ہے۔

سیدنا عمیر بن الحمام رضی اللہ عنہ

سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ بن حمام انصاری غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اسی میں شہید ہو گئے۔خالد بن اعلم نے ان کو قتل کیا تھا۔ان کا تذکرہ کتاب الجہاد میں ہے۔بعض کا خیال ہے کہ سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام کے لئے شہید کئے گئے۔

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ یہ خیبر میں سب سے پہلے شریک ہوئے۔ان کے ساتھ اسلامی جھنڈا تھا۔فتح خیبر کے دن انہوں نے شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ملک شام میں رہتے تھے اور وہیں ۷۳ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ان سے صحابہ وتابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

سیدنا عویمر بن ساعدہ رضی اللہ عنہ

سیدنا عویمر رضی اللہ عنہ بن ساعدہ انصاری اوسی ہیں' یہ بیعت عقبہ' بیعت ثانیہ' غزوہ بدر اور تمام غزوات میں شامل ہوئے۔انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہی انتقال فرمایا۔بعض کا خیال ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کا انتقال ہوا۔اس وقت ان کی عمر ٦٥ یا ٦٦ سال تھی۔ان سے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عویم بن عامر رضی اللہ عنہ

سیدنا عویم بن عامر ابو درداء رضی اللہ عنہ یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں' ان کا ذکر حرف الدال میں گذر چکا ہے۔

سیدنا عویم بن ابیض رضی اللہ عنہ

سیدنا عویم رضی اللہ عنہ بن ابیض عجلانی' انصاری اور انصار کے حلیف ہیں۔لعان کا واقع انہیں سے تعلق رکھتا ہے۔اور طبری نے کہا ہے کہ جو عویمر لعان والے ہیں وہ عویمر بن حارث بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان ہے۔

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ

سیدنا عیاض رضی اللہ عنہ بن حمار تیمی مجاشعی کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پرانے سچے دوست ہیں۔ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

سیدنا عیاض امرمزنی رضی اللہ عنہ

باب الجہاد میں ہے۔ جس کی تخریج امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے کی ہے لیکن ان دونوں نے حدیث کو ان کی طرف منسوب کیا ہے۔

سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ:

سیدنا عتبان رضی اللہ عنہ بن مالک خزرجی سالمی بدر میں شریک ہونے والوں میں سے ہیں۔ ان سے انس اور محمود بن ربیع روایت کرتے ہیں انہوں نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں وفات پائی۔

سیدنا عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہما اپنے والد وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے بھی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ عمارہ عین کے ضمہ اور میم غیر مشدد کے ساتھ ہے ان کے صحابی ہونے میں شک ہے۔

سیدنا عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ بن رویبہ ثقفی کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ ابوبکر وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ عمارہ عین کے پیش اور میم غیر مشدد کے ساتھ ہے۔

سیدنا عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عرس رضی اللہ عنہ بن عمیرہ کندی سے ان کے بھتیجے عدی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ عرس عین کے ضمہ راء کے سکون اور سین مہملہ کے ساتھ ہے۔

سیدنا عیاش رضی اللہ عنہ بن ابی ربیعہ:

سیدنا عیاش رضی اللہ عنہ بن ابی ربیعہ مخزومی قریشی ہیں۔ یہ ابوجہل کے ماں شریک بھائی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دار الارقم میں داخل ہونے سے پہلے ہی یہ ایمان لے آئے تھے انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی' پھر انہوں نے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کے پاس ہشام کے دونوں بیٹے ابوجہل اور حارث آئے اور کہا کہ تمہاری ماں نے قسم کھائی ہے کہ میں اس وقت تک سر میں تیل نہیں ڈالوں گی اور نہ سائے میں آرام کروں گی جب تک کہ تم کو دیکھ نہ لوں چنانچہ یہ اپنی ماں کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو ان دونوں نے مل کر ان کو رسی سے باندھ دیا اور مکہ میں ان کو قید کر دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے قنوت میں دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو کفار کی قید سے آزاد کر۔ یہ جنگ یرموک میں شام کے اندر شہید ہوئے۔ ان سے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ عیاش دو نقطوں والی یاء کی تشدید اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔

سیدنا عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عابس رضی اللہ عنہ بن ربیعہ غطیفی فتح مصر میں شریک ہوئے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمن روایت کرتے ہیں۔

سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بن جراح فہری قریشی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور اس امت کے امین کہلاتے ہیں۔ یہ سیدنا عثمان

بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسلام لائے۔ انہوں نے حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کی۔ تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد میں بھی ثابت قدم رہے' انہوں نے ہی خول کی ان کڑیوں کو باہر کھینچا تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور میں چبھ گئی تھیں اور جس کی وجہ سے آپ کے اگلے دو دانت شہید ہو گئے۔ یہ لمبے قد' خوبصورت چہرہ اور ہلکی ڈاڑھی والے تھے۔ طاعون عمواس ۱۸ ہجری میں ان کا انتقال بمقام اردن ہوا اور بیسان میں دفن ہوئے' ان کی نماز جنازہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ ان کی عمر ۵۸ سال کی ہوئی۔ ان کا نسب باپ کی طرف سے فہر بن مالک پر پہنچ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ ان سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

سیدنا ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوالعاص مقسم رضی اللہ عنہ بن ربیع ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ان کا نام لقیط ہے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے آپ کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے یوم بدر کے قیدی کی حالت میں جبکہ وہ کافر تھے ہجرت کی۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھائی چارہ اور سچی محبت رکھتے تھے۔ جنگ یمامہ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے دوران شہید کر دیئے گئے۔ ان سے سیدنا ابن عباس' سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابن العاص رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں۔ مقسم میم کے زیر قاف کے سکون اور سین کی زبر کے ساتھ ہے۔

سیدنا ابوعیاش رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوعیاش زید رضی اللہ عنہ بن صامت انصاری زرقی سے ایک جماعت روایت کرتی ہے' ہجرت کے ۴۰ سال بعد ان کا انتقال ہوا۔

سیدنا ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوعمرو رضی اللہ عنہ بن حفص بن مغیرہ مخزومی کا نام عبدالحمید ہے اور احمد بھی کہا جاتا ہے اور بعض لوگوں نے ان کی کنیت کو ہی ان کا نام شمار کیا ہے۔ بعض اقوال میں ابوحفص بن مغیرہ آیا ہے۔

سیدنا ابوعبس عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوعبس رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمٰن بن جبیر انصاری حارثی کے نام کے بجائے کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے ہے۔ یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور مدینہ میں ۳۴ ہجری کو انتقال ہوا۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ان کی عمر ۷۰ سال تھی' ان سے عبایہ بن رافع بن خدیج روایت کرتے ہیں۔ عبس میں عین مہملہ زبر بائے موحدہ غیر مشدد سین مہملہ ہے۔ اور عبایہ میں عین کی زبر کے ساتھ اور بائے موحدہ غیر مشدد اور آخر میں دو نقطوں والی یاء ہے۔

سیدنا ابوعسیب رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوعسیب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کا نام احمد ہے اور ان سے مسلم بن عبید روایت کرتے ہیں۔ عسیب عین کے زبر اور سین مہملہ کی زیر کے ساتھ ہے۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

عبداللہ بن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ:

سیدنا عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن بریدہ اسلمی مرو کے قاضی اور مشہور تابعین میں سے ایک قابل اعتماد تابعی ہیں۔ یہ اپنے والد اور اس کے علاوہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن سہل وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ مرو میں ہی انہوں نے وفات پائی' ان کی بہت سی احادیث ہیں۔

عبداللہ بن ابی زبیر رحمۃ اللہ علیہ:

عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری مدنی' مدینہ کے اونچے لوگوں میں سے اور تابعی ہیں۔ یہ سیدنا انس بن مالک اور سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے زہری' مالک بن انس' ثوری اور ابن عیینہ رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں۔ ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں اور یہ ایسے راوی ہیں کہ جن کا صدق مسلم ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان کی حدیث شفاء ہے انہوں نے ۱۳۵ ہجری میں وفات پائی ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔

عبداللہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ:

عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن زبیر وہ ہیں کہ جن کی کنیت ابوبکر ہے' یہ حمیدی قریشی اور اسدی ہیں اور رواۃ میں بڑے پختہ کار ہیں۔ مسلم بن خالد وکیع اور امام شافعی سے روایت کرتے ہیں اور یہ ان کے ساتھ مصر گئے تھے۔ وہاں جب امام شافعی کی وفات ہوگئی تو یہ مکہ واپس آگئے۔ ان سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں بہت زیادہ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے مکہ میں ۲۱۹ ہجری میں وفات پائی۔ یعقوب بن سفیان کہتے ہیں میں نے اسلام اور مسلمانوں کو خیر خواہ حمیدی سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔

عبداللہ بن مطیع رحمۃ اللہ علیہ:

عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن مطیع قریشی عدوی اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پیدا ہوئے اور ان کو ان کے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ ان کے باپ کا نام العاص تھا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام سیدنا مطیع رضی اللہ عنہ رکھ دیا اور یہ عبداللہ رضی اللہ عنہ قریش کے سرداروں میں سے ہیں۔ یہ وہی ہیں جن کو یزید بن معاویہ کی بیعت توڑنے کے بعد مدینہ والوں نے امیر مقرر کیا تھا۔ واقدی نے ان سے کہا کہ تم تو فقط قریش پر ہی حکومت کرتے ہو۔ دوسروں پر نہیں اور وہ سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ غسیل ہی ہیں کہ جنہوں نے قریش اور غیر قریش دونوں پر حکمرانی کی۔ انہوں نے اپنے والد سے حدیث کو سنا اور ان سے شعبی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ یہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ میں ۷۳ ہجری میں قتل کر دیئے گئے۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا حاکم بنا دیا تھا' پھر ان کو کوفہ سے مختار بن ابی عبید نے نکال دیا۔

عبداللہ بن مسلمہ رحمۃ اللہ علیہ:

عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن مسلمہ بن قصنب تمیمی مدنی ہیں۔ قعنبی نام سے مشہور ہوئے۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ یہ الحفظ قابل اعتماد اور غلطی

اور خطاء سے محفوظ رواۃ میں سے ہیں۔ یہ مالک بن انس کے شاگردوں میں سے ہیں اور ان سے ان کی مصاحبت مشہور تھی۔ انہوں نے ہشام بن سعد وغیرہ ائمہ رحمہم اللہ سے حدیث کو سنا اور ان سے بخاری' مسلم' ابوداؤ' ترمذی' نسائی رحمہ اللہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی وفات محرم ۲۲۱ ہجری میں مکہ میں ہوئی۔

عبداللہ بن موہب رحمۃ اللہ علیہ

عبداللہ رحمہ اللہ بن موہب فلسطینی شامی فلسطین کے قاضی تھے۔ انہوں نے تمیم داری سے روایت کیا ہے اور قبیصہ بن زویب سے حدیث کو سنا بعض کا قول ہے کہ انہوں نے تمیم سے نہیں بلکہ قبیصہ عن تمیم سے ہی سماعت کی ہے اور ان سے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ مروزی بنی حنظلہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ہشام بن عروہ امام مالک' ثوری' شعبہ' اوزاعی اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے حدیث کو سنا اور ان سے سفیان بن عیینہ اور یحییٰ بن معین وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ آپ علماء ربانیین میں سے امام فقیہ حافظ حدیث زاہد اور پرہیز گارتھی اور قابل اعتماد تھے۔ اسماعیل بن عیاش کہتے ہیں کہ میں نے روئے زمین پر عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ جیسا نہیں دیکھا اور نہ ان سے علم میں کوئی بڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے خیر کی خصلتوں میں سے کوئی خصلت پیدا نہیں کی مگر عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو عطا کر دی۔ آپ بغداد میں کئی دفعہ تشریف لائے اور وہاں درس حدیث دیا آپ ۱۱۸ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۸۱ ہجری میں انتقال فرما گئے۔

عبداللہ بن عکیم رحمۃ اللہ علیہ

عبداللہ رحمہ اللہ بن عکیم جہنی نے نبی اکرم ﷺ کا دور پایا مگر ان کے لئے نبی اکرم ﷺ کی رویت اور روایت دونوں مشہور نہیں ہیں جبکہ بہت سے علماء اسلام نے ان کو رجال صحابہ میں شمار کیا ہے اور صحیح یہی ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ عمر بن مسعود اور حذیفہ سے انہوں نے حدیث کو سنا اور ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے' ان کی حدیث کوفہ والوں میں پائی جاتی ہے۔

عبداللہ بن ابی قیس رحمۃ اللہ علیہ

عبداللہ بن ابی قیس رحمہ اللہ کی کنیت ابوالاسود ہے آپ شام کے رہنے والے اور عطیہ بن عازب کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے انہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور ان سے ایک گروہ نے روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن محیریز رحمۃ اللہ علیہ

ان کا پورا نام عبداللہ رحمہ اللہ بن محیریز جمحی القرشی ہے یہ مشہور تابعین میں سے ہیں سیدنا ابومحذورہ اور سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مکحول اور زہری جیسے اکابر محدثین رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں۔ رجاء بن حیوۃ فرماتے ہیں کہ اگر اہل مدینہ کو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جیسے عبادت گذار پر فخر ہے تو ہمیں بھی محیریز عابد زاہد پر فخر ہے۔ یہ ۱۰۰ ہجری سے پہلے وفات پا گئے۔

عبداللہ بن مثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ

عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن مثنیٰ بن عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ بن مالک کے بیٹے ہیں' انہوں نے اپنے چچاؤں اور حسن سے روایت کیا ہے' ان سے ان کے بیٹے محمد اور مسدد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو صالح قرار دیا ہے۔ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ان کی حدیث کی تخریج نہیں کرتا۔

عبداللہ بن عمرو بن حفص رحمۃ اللہ علیہ

عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ عمر بن حفص ابن عاصم کے بیٹے عمری ہیں یہ اپنے بھائی عبیداللہ' نافع اور مقری سے روایت کرتے ہیں اور قعنبی وغیرہ ان کی حدیث کے راوی ہیں۔ ابن معین نے ان کو صالح قرار دیا ہے اور ابن عدی کہتے ہیں "لا بأس بہ صدوق" ان سے روایت کرنے میں کوئی مذائقہ نہیں' یہ سچے آدمی ہیں' ان کا ۱۷۱ ہجری میں انتقال ہوا۔

عبداللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ

عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن عتبہ بن مسعود خاندان بنو ہذیل سے اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں اور اصل میں یہ مدینہ کے باشندہ ہیں پھر یہ کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ انہوں نے خلیفہ دوم سیدنا عمر بن خطاب اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔ ان کے صاحبزادے عبداللہ نے اور محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے روایت کیا ہے۔ بشیر مروی کے دور میں ان کا کوفہ میں انتقال ہوا۔

عبداللہ بن مالک بن بحینہ رحمۃ اللہ علیہ

ان کا پورا نام عبداللہ بن مالک بن قشب ازدی ہے۔ بحینہ ان کی والدہ ہیں اور ان کے نانا کا نام حارث بن عبدالمطلب ہے۔ انہوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ۵۴ یا ۵۸ ہجری میں انتقال فرمایا۔ قشب میں قاف مکسور شین منقوطہ ساکنہ اور باء موحدہ ہے۔

عبداللہ بن مالک رحمۃ اللہ علیہ

عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن مالک کی کنیت ابوتمیم الجیشانی ہے۔ سیدنا عمر سے اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کرتے ہیں' ان کا شمار مصر کے تابعین میں ہوتا ہے اور ان کی حدیث اہل مصر کے پاس ملتی ہے۔

عبداللہ بن مالک رحمۃ اللہ علیہ

عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن مالک سہران کے رہنے والے تھے' یہ صحابہ میں سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ وام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ ابو اسحٰق اور ابوردق نے ان سے روایت کیا ہے۔ ان کی حدیث جمع بین الصلوتین کے باب میں ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین مکہ کے رہنے والے' قریش کے خاندان سے اور تابعی ہیں۔ یہ سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے تابعین کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی ہے۔ مالک ثوری اور ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ ان سے روایت

کرتے ہیں۔

عبداللہ بن عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ اور ابوملیکہ کا نام زہیر بن عبداللہ تیمی ہے۔ یہ قریش میں سے ہیں' یہ بھینگے تھے مشہور اہل علم تابعین میں سے ہیں۔ یہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں قاضی رہے' یہ سیدنا ابن عباس' سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہم اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ ابن جریج اور دوسرے بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کیا ہے۔ ان کا ۱۱۷ ہجری میں انتقال ہوا۔ ملیکہ میں میم پر پیش اور لام پر زبر ہے۔

عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ:

عبداللہ بن شقیق کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے' یہ بنوعقیل میں سے ہیں' آپ کا وطن بصرہ ہے' آپ مشہور قابل اعتماد تابعین میں سے ہیں۔ سیدنا عثمان' سیدنا علی رضی اللہ عنہما اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور جریدہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

عبداللہ بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ:

عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ شہاب کے بیٹے کی کنیت ابوالحرب ہے اور یہ خولانی ہے۔ تابعین کے دوسرے طبقہ میں ان کا شمار ہوتا ہے اور اہل کوفہ کے ہاں ان کی حدیث پائی جاتی ہے۔ یہ کثیر الروایات ہیں۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے روایت کیا ہے اور ایک گروہ نے ان سے روایت کیا ہے۔

عبیداللہ بن رفاعہ رحمۃ اللہ علیہ:

عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن رفاعہ بن رافع کے بیٹے انصار میں سے اور مشہور تابعی ہیں۔ اپنے والد سیدنا رفاعہ اور سیدہ فاطمہ بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور ایک گروہ ان سے روایت کرتا ہے۔

عبیداللہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر کی کنیت ابوبکر ہے۔ انہوں نے اہل مدینہ سے حدیث کی سماعت کی' یہ تابعی ہیں' امام زہری اور بڑے بڑے تابعین نے ان سے روایت کیا ہے۔ یہ اپنے بھائی سالم سے پہلے فوت ہوگئے۔ محدثین کے نزدیک ثقہ اور ثبت ہیں' اہل حجاز کے ہاں ان کی حدیث پائی جاتی ہے۔

عبیداللہ بن عدی رحمۃ اللہ علیہ:

عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن عدی بن خیار ثقفی' کہا گیا ہے کہ ان کی پیدائش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ یہ سیدنا عمر' سیدنا عثمان اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور یہ ولید بن عبدالملک کے عہد میں وفات پاگئے۔

عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ:

عبید رحمۃ اللہ علیہ بن عمیر کی کنیت ابوعاصم ہے' یہ بنولیث میں سے' حجاز کے باشندے اور اہل مکہ کے قاضی ہیں۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

دور میں پیدا ہوئے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کی زیارت بھی کی ہے' ان کا بھی شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ سیدنا عمر' سیدنا ابوذر اور عبیداللہ بن عمرو بن عاص اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کو سنا۔ ان سے کچھ تابعین نے بھی روایت کیا ہے اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ان کا انتقال ہوا۔

عبدالرحمٰن بن کعب رحمہ اللہ

عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بن کعب بن مالک انصاری کا شمار مدینہ کے تابعین میں ہوتا ہے' امام زہری ان سے روایت کرتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن اسود رحمہ اللہ

عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بن اسود قریشی حجاز کے رہنے والے اور مدینہ کے مشہور تابعین میں سے ثقہ اور کثیر الروایات ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔ سلیمان بن یسار وغیرہ نے ان سے روایت کیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ

عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بن یزید بن حارثہ انصاری مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں پیدا ہوئے۔ ان کی حدیث اہل مدینہ کے ہاں پائی جاتی ہے۔ انہوں نے ۹۸ ہجری میں وفات پائی۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ انصار میں سے ہیں۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھ سال باقی تھے تو اس وقت ان کی پیدائش ہوئی تھی یہ دجیل میں شہید کیے گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ نہر بصرہ میں ڈوب گئے تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دیر جماجم میں ۸۳ ہجری میں ابن الاشعث کے حملہ کے وقت گم ہو گئے۔ ان کی احادیث اہل کوفہ میں پائی جاتی ہیں۔ اپنے والد اور بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے انہوں نے حدیث کو سنا اور ان سے شعبی مجاہد' ابن سیرین اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے حدیث کی سماعت کی یہ کوفہ میں رہنے والے تابعین میں سے پہلے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن غنم رحمہ اللہ

عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بن اغنم اشعری شام کے رہنے والے ہیں انہوں نے دور جاہلیت اور دور اسلام دونوں کو دیکھا یہ نبی ﷺ کی زندگی میں مسلمان ہو چکے تھے لیکن انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ جب سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ نے یمن بھیجا تھا تو یہ برابر ان کے ساتھ رہے یہاں تک کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ یہ فقہاء اسلام شام میں سب سے زیادہ فقیہ ہیں۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جیسے متقدمین سے روایت کرتے ہیں۔ غنم میں غین منقوطہ مفتوح اور نون ساکن ہے۔ ۷۸ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ رحمہ اللہ

عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بن ابی عمرہ اور ابوعمرہ کا نام عمرو بن محصن ہے' یہ انصاری' بخاری اور مدینہ کے قاضی ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ ان کی احادیث مشہور ہیں۔ انہوں نے اپنے والد عمرو بن محصن عثمان اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ان سے ایک گروہ نے

روایت کیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بن عبداللہ بن ابی صعصعہ المازنی انصاری اپنے والد عبداللہ اور عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت اور مالک بن انس وغیرہ نے روایت کیا ہے' ان کی احادیث اہل مدینہ میں پائی جاتی ہیں۔ انہوں نے ۱۳۹ھ میں وفات پائی۔

عبدالرحمٰن بن ابی عقبہ رحمۃ اللہ علیہ:

عبدالرحمٰن بن ابی عقبہ رحمۃ اللہ علیہ ابن جبیر بن عتیک انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔ بعض روایات کے مطابق ابوعقبہ کا نام رُشَید ہے' رشید میں راء مضموم اور شین معجمہ مفتوح ہے۔ یہ خود صحابی ہیں اور فارسی النسل ہیں' ان کے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن ہے جو کہ تابعی ہیں اور اپنے والد داؤد بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رحمۃ اللہ علیہ:

عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بن عبدالقاری کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پیدا ہوئے لیکن انہوں نے نہ حدیث کی سماعت کی اور نہ ہی حدیث کی روایت کی۔ مشہور مؤرخ واقدی نے ان کا شمار ان صحابہ میں کیا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پیدا ہوئے لیکن مشہور یہ ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ مدینہ کے تابعین اور وہاں کے علماء میں سے ہیں۔ انہوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حدیث کو سنا۔ ۸۱ ہجری میں ۷۸ سال میں وفات پائی۔ القاری میں قاف اور راء پر زبر اور یاء مشدد ہے۔ اور آخر میں ہمزہ نہیں ہے۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بن عبداللہ کی والدہ ام الحکم ہیں جو کہ سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن حرب کی بیٹی ہیں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا گورنر مقرر کر دیا۔ باب خطبہ یوم الجمعہ میں ان کا نام آتا ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ:

عبدالرحمٰن ابوبکر کے بیٹے ہیں' ان کے صاحبزادے محمد ان سے روایات کرتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃ رحمۃ اللہ علیہ:

عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بن ابی بکرہ انصاری بنوثقیف میں سے ہیں۔ بصرہ ان کا وطن ہے۔ یہ بصرہ ہی میں ۱۴ ہجری میں مسلمانوں کے وہاں پہنچنے پر پیدا ہوئے اور بصرہ میں مسلمانوں کے ہاں سب سے پہلے ان کی پیدائش ہوئی' یہ تابعی ہیں اور کثرت سے روایات نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت سنی اور ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بن عبداللہ بن ابی عمار مکہ کے رہنے والے ہیں۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے

انہوں نے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ:

عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بن یزید اسلمی مدنی اپنے والد اور ابن المنکدر سے روایت کرتے ہیں جبکہ قتیبہ اور ہشام وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

عبدالعزیز بن رفیع رحمۃ اللہ علیہ:

عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بن رفیع اسدی، مکی مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ سیدنا ابن عباس اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے حدیث سنی حالانکہ یہ ۹۰ سال سے زیادہ عمر پاچکے تھے۔ رفیع رفع کی تصغیر ہے۔

عبدالعزیز بن جریج رحمۃ اللہ علیہ:

عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بن جریج مکی ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فقیہ عبدالملک ان کے بیٹے ہیں اور خصیف ان سے روایت کرتے ہیں۔

عبدالعزیز بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بن عبداللہ مدینہ کے اکابر فقہائمیں سے ہیں انہوں نے امام زہری ابن المنکدر اور حمید الطّویل وغیرہ بہت لوگوں سے حدیث کو سنا۔ اور کثیر لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔ یہ بغداد میں تشریف لائے وہاں حدیث بیان کی اور بغداد میں ۱۶۴ ہجری میں وفات پا کر قریش کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

عبدالملک بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ:

عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ بن عمیر قریشی کوفہ کے رہنے والے تھے۔ القریشی کی نسبت قریش کی طرف سمجھی جاتی ہے حالانکہ یہ بات نہیں، یہ تو قرشہ کی طرف انتساب کے باعث قرشی کہلاتے ہیں، یہ امام شعبی کے بعد کوفہ کے قاضی رہے اور یہ تابعین میں مشہور ثقہ حضرات میں سے ہیں۔ کوفہ کے اکابر میں شمار ہوتے ہیں۔ جندب بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ثوری اور شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے تقریباً ۱۳۶ ہجری میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر ۱۰۳ سال تھی۔

عبدالواحد بن ایمن رحمۃ اللہ علیہ:

عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ بن ایمن مخزومی قاسم بن عبدالوہاب کے والد ہیں، انہوں نے روایت کو اپنے والد اور دوسرے تابعین سے سنا اور ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے۔

عبدالرزاق بن ہمام:

عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ بن ہمام کی کنیت ابوبکر ہے یہ مشہور افراد میں سے ہیں، ابن جریج اور معمر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے احمد اسحٰق اور رمادی نے روایت کیا ہے، انہوں نے بہت سی کتب تصنیف کی ہیں۔ انہوں نے ۲۰۱ ہجری میں وفات پائی اس وقت ان

کی عمر ۸۵ سال تھی۔

عبدالحمید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ

عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ بن جبیر الجمی اپنی پھوپھی صفیہ اور ابن مسیّب سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابن جریج اور ابن عیینہ نے روایت کیا ہے۔

عبدالمہیمن بن عباس رحمۃ اللہ علیہ

عبدالمہیمن رحمۃ اللہ علیہ بن عباس بن سہیل بنو ساعدہ میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور ابوحازم سے روایت کیا اور ان سے مصعب اور یعقوب بن حمید سب نے روایت کیا ہے ان کا ذکر باب الحدز والثانی میں آتا ہے۔

عبدالاعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ

عبدالاعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ بن مسہر کی کنیت ابومسہر ہے یہ غسان میں سے شام کے بزرگ ہیں۔ انہوں نے سعید بن عبدالعزیز اور مالک سے روایت کیا اور ان سے ابن معین اور ابوحاتم اور ابن الرواس نے روایت کیا ہے یہ لوگوں میں سب سے زیادہ جلالت اور فصاحت کے مالک ہیں۔ ان کو قتل کرنے کے لئے ننگا کیا گیا تاکہ یہ مسئلہ خلق قرآن کا اقرار کر لیں لیکن اس وقت بھی انہوں نے اقرار نہ کیا اور برابر انکار کرتے رہے پھر یہ قید میں ڈال دیئے گئے۔ انہوں نے رجب ۲۱۸ ہجری میں انتقال فرمایا۔

عبدالمنعم رحمۃ اللہ علیہ

عبدالمنعم رحمۃ اللہ علیہ نعیم کے بیٹے' سواری اور جریری ہیں۔ انہوں نے ایک جماعت سے روایت کیا ہے اور یونس المواب اور محمد بن ابی المقدمی ان سے روایت کرتے ہیں۔

عبدخیر بن یزید رحمۃ اللہ علیہ

عبدخیر بن یزید کے بیٹے کی کنیت ابوعمارہ ہے اور یہ مہران کے باشندے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دور پایا مگر آپ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے۔ اور ان کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ محدثین کے نزدیک یہ وثوق اور با اعتماد ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں قیام کیا' انہوں نے ۱۲۰ سال کی عمر پائی' خیر شر کی ضد ہے۔

عمران بن حطان رحمۃ اللہ علیہ

عمران رحمۃ اللہ علیہ حطان کے بیٹے دوسی اور خارجی ہیں' ام المؤمنین سیدہ عائشہ' سیدنا ابن عمر' سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہم سے حدیث کو سنا اور ان سے محمد بن سیرین اور یحییٰ بن کثیر رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔ حطان میں حاء مہملہ پر کسرہ طاء مہملہ پر تشدید اور آخر میں نون ہے۔

عمرو بن شعیب:

عمرو رحمۃ اللہ علیہ بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص کے بیٹے اور سہمی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور ابن مسیب اور

طاؤس رحمہ اللہ سے حدیث کو سنا اور ان سے زہری ابن جریج عطاء اور بہت سے لوگوں نے روایت کیا' امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے صحیحین میں ان کی کوئی حدیث نہیں لی کیونکہ وہ اپنی روایات اس طرح نقل کرتے ہیں' عن ابیہ عن جدہ اور کبھی اس سند میں اختصار کرتے ہیں۔ اس سے اگر مقصود عن ابیہ عن جدہ ہے یعنی اپنے باپ سے اور اپنے دادا سے' تو ایسی صورت میں یہ ہوگا کہ اپنے باپ شعیب اور اپنے دادا محمد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا محمد نے ایسا فرمایا تو اس صورت میں روایت مرسل ہو جائے گی کیونکہ محمد جو ان کے دادا ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کی ملاقات سے مشرف نہیں ہوئے اور نہ ہی انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ پایا اور اگر اس سند کا مطلب یہ ہے کہ عمرو اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا عبداللہ سے' تو اس صورت میں بھی سند متصل نہیں رہتی کیونکہ شعیب نے اپنے دادا عبداللہ کا زمانہ نہیں پایا۔ اسی عیب کی وجہ سے امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ان کی روایت کو اپنی کتب میں نہیں لیا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شعیب اپنے دادا سے مل چکے ہیں۔

عمرو بن سعید رحمہ اللہ:

عمرو رحمہ اللہ بن سعید بنو ثقیف کے آزاد کردہ بصرہ کے مقیم ہیں۔ سیدنا انس اور سیدنا ابو العالیہ رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت کیا ہے اور ان سے ابن عون اور جریر بن حازم نے روایت کی۔

عمرو بن عثمان رحمہ اللہ:

عمرو رحمہ اللہ بن عثمان بن عفان کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے سیدنا اسامہ بن زید اور اپنے والد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم سے حدیث کو سنا۔ حدیث البکاء علی المیت میں ان کا ذکر ہے۔ ان سے مالک بن انس رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

عمرو بن شرید رحمہ اللہ:

عمرو رحمہ اللہ شرید کے بیٹے ثقفی اور تابعی ہیں' ان کا شمار اہل طائف میں ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے والد اور رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے حدیث کو سنا۔ ان سے صالح بن دینار اور ابراہیم بن میسرہ روایت کرتے ہیں۔

عمرو بن میمون رحمہ اللہ:

عمرو رحمہ اللہ میمون کے بیٹے اور ازدی ہیں' انہوں نے دور جاہلیت اور اسلام دونوں کو دیکھا یہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہی مسلمان ہو گئے تھے لیکن آپ ﷺ سے ان کی ملاقات نہیں ہوئی۔ کوفہ کے بڑے تابعین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ سیدنا عمر بن خطاب' سیدنا معاذ بن جبل اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے اسحق نے حدیث سنی۔ انہوں نے ۷۴ ہجری میں وفات پائی۔

عمرو بن عبداللہ رحمہ اللہ:

عمرو رحمہ اللہ عبداللہ کے بیٹے سبیعی کی کنیت ابو اسحق ہے۔ ان کا ذکر حرف ہمزہ میں گذر چکا ہے۔

عمرو بن عبداللہ رحمہ اللہ:

عمرو رحمہ اللہ عبداللہ بن صفوان کے بیٹے جمحی اور قریش میں سے ہیں انہوں نے یزید بن شیبان سے روایت کیا اور ان سے عمرو بن

دینار وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ

عمرو رحمۃ اللہ علیہ دینار کے بیٹے کی کنیت ابویحییٰ ہے۔ یہ سالم بن عبداللہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حماد اور معمر روایت کرتے ہیں۔ جبکہ کئی محدثین ان کو ضعیف کہتے ہیں۔

عمرو بن واقد:

عمرو واقد کے بیٹے دمشق کے رہنے والے ہیں۔ یونس بن میسرہ اور کئی حضرات سے روایت کی اور ان سے ہشام اور نفیلی نے روایت کیا ہے۔ محدثین کے ہاں روایت کے معاملہ میں یہ متروک مانے جاتے ہیں۔

عمرو بن مالک:

عمرو رحمۃ اللہ علیہ بن مالک کی کنیت ابوثمامہ ہے' یہ دور جاہلیت کا آدمی ہے۔ حدیث کسوف اور باب الغضب میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں مسلم نے تذکرہ کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ وہ شخص ہے جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتا ہوا جا رہا ہے۔ روایت میں تو اسی طرح مذکور ہے مگر مشہور یہ ہے کہ وہ شخص جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تھا وہ عمر بن لحی تھا۔ لحی ربیعہ بن حارثہ ہے اور عمرو خزاعہ کا باپ ہے۔

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن حکم کے بیٹے کی کنیت ابوحفص ہے' یہ قریش میں سے بنوامیہ کے گھرانہ کے فرد ہیں۔ ان کی والدہ ام عاصم' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی پوتی اور عاصم کی بیٹی ہیں۔ ام عاصم کا نام لیلیٰ ہے۔ انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے اور ان سے زہری اور ابوبکر بن حزم روایت کرتے ہیں یہ ۹۹ ہجری کو سلیمان بن عبدالملک کے بعد سربراہ خلافت ہوئے۔ انہوں نے رجب ۱۰۱ ہجری میں دیر سمعان میں وفات پائی' دیر سمعان حمص کے علاقہ میں ہے۔ ان کی مدت خلافت ۲ سال ۵ ماہ اور چند روز ہے۔ اس وقت ان کی عمر ۴۰ سال تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ چالیس سال پورے ہی ہوئے تھے کہ وفات پا گئے۔ یہ عبادت' زہد' پرہیزگاری' پاکبازی اور اخلاق میں ایک مقام رکھتے تھے۔ اور روایات میں آتا ہے کہ جب ان کو خلافت سونپی گئی تو ایک زوردار آواز رونے کی ان کے گھر سے آئی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی لونڈیوں کو اختیار دے دیا ہے کہ تم میں سے جس کو آزاد ہونے کی خواہش ہو میں اس کو آزاد کر دوں اور جو میرے ساتھ رہنا چاہے تو میں اس کو اپنے پاس رکھ لوں کیونکہ مجھے ایک ایسی صورت پیش آ گئی ہے کہ جس کی وجہ سے میں تمہاری طرف توجہ نہیں دے سکوں گا' یہ سن کر سب لونڈیاں رونے لگیں۔ عقبہ بن نافع نے ان کی بیوی فاطمہ بنت عبدالملک سے پوچھا کہ تم مجھے عمر بن عبدالعزیز کے بارہ میں کچھ بتاؤ تو انہوں نے کہا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے ان کو خلافت عطا کی ہے میں نے ان کو کبھی جنابت یا احتلام کی وجہ سے غسل کرتے ہوئے نہیں پایا' یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ ہو سکتا ہے کوئی شخص روزے اور نمازوں میں عمر بن عبدالعزیز سے بڑھ جائے لیکن میں نے ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو اپنے پروردگار کے خوف میں ان سے بڑھ کر ہو۔ گھر میں داخل ہوتے ہی اپنے آپ کو مسجد خانہ میں

گرا دیتے اور برابر گریہ و دعا میں مشغول رہتے' یہاں تک کہ آنکھوں پر نیند غالب آ جاتی' پھر بیدار ہو جاتے اور گریہ و دعا میں مصروف ہو جاتے' ساری رات یہی کام ہوتا۔ وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر اس امت میں کوئی مہدی ہے تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہے ان کے مناقب بہت ظاہر اور واضح ہیں۔

عمر بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ:

عمر عطاء کے بیٹے اور خواری اور مکی ہیں' تابعین میں ان کا شمار ہوتا ہے' ان کی حدیث اہل مکہ میں پائی جاتی ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان کا روایت کرنا مشہور ہے لیکن سیدنا سائب بن یزید اور سیدنا نافع بن جبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ابن جریج وغیرہ نے ان سے حدیث سنی یہ بکثرت روایت کرتے ہیں۔ خوار میں خاء معجمہ پر پیش اور واؤ پر زبر اور آخر میں راء مہملہ ہے۔

عمر بن عبداللہ:

عمر رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن ابی خثعم کے بیٹے ہیں' یہ یحییٰ بن کثیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے یزید بن ابی الحباب اور ایک جماعت نے روایت کیا ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان کی حدیث بے کار ہے۔

عثمان بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

عثمان رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن موہب کے بیٹے تمیم خاندان سے ہیں یہ سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبہ اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

عثمان بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

عثمان بن عبداللہ اوس بنوثقیف میں سے ہیں۔

علی بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

علی رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن جعفر کے بیٹے ابن المدینی کے نام سے مشہور ہیں۔ مدینی میں میم پر زبر اور دال کے نیچے زیر ہے۔ یہ حدیث کے حافظ ہیں انہوں نے اپنے والد اور حماد اور دوسرے حضرات سے روایت کیا ہے اور ان سے بخاری' ابویعلی اور ابو داؤد رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔ خود ابن المہدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابن المدینی رسول اللہ کی حدیث کو سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان کی پیدائش ہی اس کام کے لئے ہوئی تھی۔ انہوں نے ذیقعدہ ۲۳۴ ہجری میں ۷۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ:

علی رحمۃ اللہ علیہ' سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے پوتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوالحسن ہے اور یہ زین العابدین کے نام سے مشہور ہیں' یہ اہل بیت کے اکابر سادات میں سے تھے۔ تابعین میں جلیل القدر اور شہرت یافتہ حضرات میں سے تھے۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قریش میں سے کسی کو میں نے ان سے افضل نہیں دیکھا۔ انہوں نے ۹۴ ہجری میں ۵۸ سال کی عمر میں وفات پائی اور بقیع میں اسی قبر میں مدفون ہوئے جس میں ان کے چچا سیدنا حسن بن علی مدفون ہیں۔

علی بن منذر رحمۃ اللہ علیہ

علی رحمۃ اللہ علیہ منذر کے بیٹے کوفہ کے رہنے والے طریقی کے نام سے مشہور ہوئے' یہ قابل ذکر عبادت گذار لوگوں میں سے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ۵۵ حج کیے۔ انہوں نے ابن عیینہ اور ولید بن مسلم سے روایت کیا ہے اور ان سے ترمذی ابن ماجہ اور نسائی روایت کرتے ہیں ابن حاتم کہتے ہیں کہ ان کی حدیث میں نے اپنے والد کے ہمراہ سنی۔ یہ ثقہ اور بہت سچے راوی ہیں۔ نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ خالص شیعی ہیں اور ثقہ ہیں۔ انہوں نے ۲۵۶ ہجری میں وفات پائی۔ طریقی میں طاء مہملہ پر زبر اور راء مہملہ کے نیچے زیر اور باء سے پہلے قاف ہے۔

علی بن زید رحمۃ اللہ علیہ

علی رحمۃ اللہ علیہ بن زید نسباً قریشی' بصرہ کے رہنے والے اور بصرہ کے تابعین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ یہ مکہ کے باشندے تھے اور بصرہ میں آ کر رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ انہوں نے انس بن مالک' ابوعثمان ہندی اور ابن مسیّب سے حدیث سنی اور ان سے ثوری وغیرہ نے روایت کیا۔ ۱۳۰ ہجری میں وفات پائی۔

علی بن یزید رحمۃ اللہ علیہ

علی بن یزید الالہانی نے قاسم ابوعبدالرحمٰن سے روایت کیا اور ان سے کچھ لوگوں نے روایت کیا ہے جبکہ ایک جماعت ان کی روایت کو ضعیف کہتی ہے۔

علی بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ

علی بن عاصم واسط کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے یحییٰ البکاء (بہت گریہ زاری کرنے والے)' عطاء بن سائب اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے روایت کیا ہے' ان سے احمد اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں اور بہت سے محدثین ان کو ضعیف کہتے ہیں۔ ان کے پاس ایک لاکھ احادیث ہیں' انہوں نے ۹۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔

علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ

علاء بن زیاد المطر بنوعدی میں سے بصرہ کے رہنے والے اور دوسرے طبقہ کے تابعی ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے جو شام آ گئے تھے۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور ان سے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں ۹۴ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ

عطا بن یسار کی کنیت ابومحمد ہے' یہ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ اور مدینہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں۔ یہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بکثرت روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے ۹۷ ہجری میں ۸۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

عطا بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

عطا رحمۃ اللہ علیہ بن عبداللہ اصل میں خراسان کے باشندہ تھے پھر یہ شام میں اقامت گزیں ہو گئے۔ یہ ۵۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور

۱۳۵ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے مالک بن انس اور معمر بن راشد روایت کرتے ہیں۔

عطا بن رباح رحمۃ اللہ علیہ:

عطاء بن رباح ہے کی کنیت ابومحمد ہے' ان کے بال سخت گھنگھریالے' بیٹھی ہوئی ناک والے ایک ہاتھ سے لنجے اور ایک آنکھ والے تھے بعد میں یہ نابینا بھی ہو گئے تھے' یہ سیاہ فام حبشی' جلیل القدر فقیہ اور مکہ کے تابعین میں سے تھے۔ امام اوزاعی کا قول ہے کہ جس روز ان کی وفات ہوئی تو اس روز لوگ دنیا کے ہر شخص سے زیادہ ان سے خوش تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم کے خزانے جس کو چاہے دے' اگر علم کے ساتھ کسی کو خصوصیت ہو سکتی تو اس کا سب سے زیادہ حق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو ہوتا۔ سلمہ بن کہیل نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص بھی ایسا نہیں دیکھا جس کے علم کی غرض صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہو' سوائے تین شخصوں کے (۱) عطاء' (۲) طاؤس' (۳) اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہ۔ انہوں نے ۱۱۵ہجری میں ۸۸ سال کی عمر میں وفات پائی۔ سیدنا ابن عباس' سیدنا ابوہریرہ' سیدنا ابوسعید اور ان کے علاوہ بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

عطاء بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ:

عطاء رحمۃ اللہ علیہ عجلان کے بیٹے ہیں۔ ان کا وطن بصرہ ہے۔ انہوں نے انس ابوعثمان نہدی اور کچھ حضرات سے روایت کیا ہے اور ان سے ابن نمیر اور ایک بڑا گروہ روایت کرتا ہے اور جبکہ بعض لوگوں نے ان پر اتہام بھی لگایا ہے۔

عطاء بن سائب رحمۃ اللہ علیہ:

عطا رحمۃ اللہ علیہ سائب بن یزید کے بیٹے' خاندان کے اعتبار سے ثقفی ہیں۔ یہ ۱۳۶ہجری میں یا تقریباً اسی دور میں فوت ہوئے۔

عدی بن عدی رحمۃ اللہ علیہ:

عدی رحمۃ اللہ علیہ عدی کی بیٹے بنو کندہ میں سے ہیں۔ اپنے والد عدی اور رجاء بن حیوۃ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عیسیٰ بن عاصم وغیرہ نے روایت کی ہے۔

عدی بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ:

عدی رحمۃ اللہ علیہ ثابت کے بیٹے اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایت باب العطاس میں روایت کی ہے۔ عدی بن ثابت سے ابوالیقظان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ عدی بن ثابت کے دادا کون ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں ان کا نام نہیں جانتا لیکن یحیٰی بن معین نے ان کا نام دینار ذکر کیا ہے۔

عیسیٰ بن یونس رحمۃ اللہ علیہ:

عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ یونس بن اسحٰق کے بیٹے ہیں' یہ حفظ اور عبادت گذاری میں شہرت یافتہ لوگوں میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اعمش اور بہت سے دوسرے لوگوں سے روایت کیا اور حماد بن سلمہ جیسے جلیل القدر محدث اور بہت سے لوگ ان سے روایت

کرتے ہیں آپ ایک سال حج بیت اللہ کو جاتے اور ایک سال جہاد میں شریک ہوتے' انہوں نے ۱۸۷ ہجری میں انتقال فرمایا۔

عامر بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ

عامر رحمۃ اللہ علیہ مسعود کے بیٹے نسباً قریشی تابعی اور ابراہیم بن عامر کے والد ہیں۔ ان سے شعبہ اور ثوری نے روایت کیا ہے۔

عامر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ

عامر رحمۃ اللہ علیہ سیدنا سعد بن ابی وقاص کے بیٹے زہری وقریشی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سیدنا سعد اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم سے حدیث سنی اور ان سے زہری اور دوسرے لوگوں نے روایت کیا ہے۔ ۱۰۴ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

عامر بن اسامہ رحمۃ اللہ علیہ

عامر رحمۃ اللہ علیہ اسامہ کے بیٹے کی کنیت ابوالملیح ہے' یہ بنو ہذیل میں سے ہیں اور بصرہ کے باشندے ہیں یہ اپنے والد سیدنا اسامہ' سیدنا بریدہ' سیدنا جابر اور سیدنا انس رضی اللہ عنہم کے علاوہ بہت سے لوگوں سے حدیث کو روایت کرتے ہیں اور ان کے دو بیٹے زیاد اور میسر اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے ان سے روایت کیا ہے۔ ملیح میں میم پر زبر اور لام کے نیچے زیر اور حاء مہملہ ہے۔

عاصم بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

عاصم رحمۃ اللہ علیہ سلیمان کے بیٹے بھینگے ہیں۔ یہ بصرہ کے باشندہ اور تابعی ہیں' انہوں نے سیدنا انس اور ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں سے روایت کیا ہے۔ ثوری اور شعبہ نے ان سے حدیث کی سماعت کی ہے۔ انہوں نے ۱۴۲ ہجری میں وفات پائی۔

عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ

عاصم رحمۃ اللہ علیہ کلیب کے بیٹے جرم کے قبیلہ سے کوفہ کے باشندے ہیں' انہوں نے اپنے والد وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان کی احادیث نماز حج اور جہاد کے متعلق ہیں۔

عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ

عروہ رحمۃ اللہ علیہ سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے فرزند کی کنیت ابوعبداللہ ہے' یہ خاندان قریش کی شاخ بنو اسد میں سے ہیں۔ اپنے والد سیدنا زبیر اور والدہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے احادیث کی سماعت فرمائی۔ اس کے علاوہ اپنی خالہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور دوسرے کبار صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث روایت کی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے ہشام اور زہری وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ یہ ۲۲ ہجری میں پیدا ہوئے اور تابعین میں بڑے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مدینہ میں سات مشہور فقیہ تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ ابوالزناد کا قول ہے مدینہ میں ہمارے ان فقہاء میں سے ہیں جن کے قول پر معاملہ ختم ہو جاتا ہے' ان میں سے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر ہیں۔ اور کچھ دوسرے بزرگوں کا بھی ان لوگوں نے نام لیا ہے۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ عروہ ایسا سمندر ہے جو کبھی نایاب نہیں ہوتا۔

عروہ بن عامر رحمۃ اللہ علیہ

عروہ رحمۃ اللہ علیہ عامر کے بیٹے قریشی اور تابعی ہیں انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ اور دوسرے حضرات سے حدیث کی سماعت کی ہے اوران سے عمرو بن دینار اور حبیب بن ثابت نے روایت کیا ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی حدیث باب الطیرہ میں ذکر کی ہے اور یہ روایت مرسل ہے۔

عبیداللہ بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ

عبید رحمۃ اللہ علیہ عمیر کے بیٹے کی کنیت ابو عاصم ہے' یہ لیث گھرانے کے حجاز کے باشندے ہیں اور اہل مکہ کے قاضی ہیں۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی کی ہے' ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے کچھ تابعین رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔

عبید بن السباق رحمۃ اللہ علیہ

عبید رحمۃ اللہ علیہ السباق کے بیٹے حجاز کے باشندے ہیں ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے' ان سے حدیث کم نقل کی گئی۔ اہل حجاز کے ہاں ان کی احادیث ملتی ہیں۔ زید بن ثابت سہل بن حنیف اور جویریہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے صاحبزادہ نے روایت کیا ہے۔

عبید بن زیاد:

عبید رحمۃ اللہ علیہ زیاد کا بیٹا اور کلب اس کا دوسرا نام ہے یہی وہ شخص ہے جو سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے قتل کے لئے لشکر لے کر گیا تھا ان ایام میں یہ یزید کی جانب سے کوفہ کا امیر تھا' یہ ابراہیم بن مالک اشتری نخعی کے ہاتھ سے ۳۶ ہجری میں مختار بن ابی عبید کے دور موصل میں قتل ہوا۔

عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ

عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں' ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ اصل میں بربری ہیں اور مکہ کے فقہاء اور تابعین میں سے یہ بھی ہیں۔ انہوں نے سیدنا ابن عباس اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے حدیث کی سماعت کی اور ایک بڑی جماعت ان سے روایت کرتی ہے' انہوں نے ۱۹ ہجری میں ۸۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ سعید بن جبیر سے کسی نے پوچھا کہ تم سے بڑا بھی کوئی عالم ہے تو انہوں نے کہا کہ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

علقمہ بن ابی علقمہ رحمۃ اللہ علیہ

علقمہ رحمۃ اللہ علیہ ابوعلقمہ کے بیٹے ہیں اور ابوعلقمہ کا نام بلال ہے۔ یہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ ہیں' یہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مالک بن انس اور سلیمان بن بلال نے روایت کیا ہے۔

عوف بن وہب رحمۃ اللہ علیہ:

عوف رحمۃ اللہ علیہ وہب کے بیٹے تابعی ہیں اور وہب کی کنیت ابو جحفہ ہے۔

ابو عثمان بن عبدالرحمٰن بن مل رحمۃ اللہ علیہ:

ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ عبدالرحمٰن بن مل کے بیٹے ہیں۔ خاندانی اعتبار سے نہدی اور وطنیت کے لحاظ سے بصری ہیں۔ انہوں نے دور جاہلیت اور دور اسلام دونوں کو دیکھا ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہی اسلام لے آئے تھے مگر آپ سے ان کی ملاقات نہیں ہوئی' کہا جاتا ہے کہ انہوں نے دور جاہلیت میں ۷۰ سال گزارے اور تقریباً اتنی ہی مدت دور اسلام میں بسر کی ۹۵ ہجری میں ۱۳۰ سال کی عمر میں وفات پائی انہوں نے سیدنا عمر' سیدنا ابن مسعود اور سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ مل میں میم پر ضمہ اور کسرہ دونوں ہیں اور لام پر تشدید ہے۔

ابو عاصم رحمۃ اللہ علیہ:

عاصم رحمۃ اللہ علیہ شیبان کے قبیلہ سے ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں۔

ابوعبیدہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابوعبیدہ رحمۃ اللہ علیہ محمد بن عمار یاسر رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے خاندان عنس سے تابعی ہیں۔ یہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے روایت کیا ہے۔ العنس میں عین اور نون پر زبر اور سین غیر منقوطہ ہے۔

ابوعمیر بن انس رحمۃ اللہ علیہ:

ابوعمیر رحمۃ اللہ علیہ انس کے بیٹے اور انصاری ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عبداللہ ہے' یہ اپنے انصاری چچاؤں سے روایت کرتے ہیں اور کم عمر تابعین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ یہ اپنے والد انس کی وفات کے بعد دراز عرصہ تک زندہ رہے۔

ابوالعشراء رحمۃ اللہ علیہ:

اسامہ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت ابوالعشراء ہے' یہ مالک کے بیٹے اور بنو دارم میں سے تابعی ہیں یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حماد بن سلمہ نے روایت کیا ہے' یہ اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں ان کے نام میں بہت اختلاف ہے اور جو کچھ ذکر ہوا ہے وہ سب سے زیادہ صحیح ہے۔ العشراء میں عین پر پیش شین منقوطہ پر زبر اور آخر میں الف ممدودہ ہے۔

ابوالعالیہ رفیع رحمۃ اللہ علیہ:

رفیع کی کنیت ابوالعالیہ ہے' یہ مہران کے بیٹے بنو ریاح میں سے ہیں۔ یہ نسبت ان کے آزاد کردہ ہونے کی وجہ کے باعث ہے' یہ بصرہ کے باشندے ہیں۔ انہوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور سیدنا عمر اور سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے روایت کیا اور ان سے عاصم الاحول وغیرہ نے روایت کیا۔ حفصہ رحمہا اللہ جو سیرین کی بیٹی ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں نے ابوالعالیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو تین مرتبہ قرآن سنایا' یہ ۹۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

ابو العلاء رحمۃ اللہ علیہ:

ابو العلاء رحمۃ اللہ علیہ یزید بن عبداللہ بن الشخیر کے بیٹے ہیں۔ اپنے والد اور بھائی مطرف اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور ان سے قتادہ اور ایک جماعت نے ۱۱۱ ہجری میں فوت ہوئے۔

ابو عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ:

عبدالرحمٰن حبلی رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبداللہ ہے یہ یزید کے بیٹے، مصر کے باشندہ ہیں، ان کا تعلق قبیلہ عامر سے ہے اور یہ تابعی ہیں۔ الحبلی میں حاء مہملہ پر ضمہ اور باء موحدہ پر بھی ضمہ ہے۔

ابو عطیہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابو عطیہ رحمۃ اللہ علیہ بنو عقیل کے آزاد کردہ ہونے کی وجہ سے عقیلی کہلاتے ہیں۔ مالک بن حویرث سے روایت کرتے ہیں۔

ابو عاتکہ:

ابو عاتکہ رحمۃ اللہ علیہ، سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حسن بن عطیہ وغیرہ نے روایت کیا ہے اور ان کی روایت کو ضعیف کہا گیا ہے۔

عبداللہ بن اُبی:

عبداللہ بن ابی بن سلول کا بیٹا ہے اور سلول خزاعہ میں سے ایک عورت کا نام ہے، جو ابی کی بیوی ہے، یہ منافقین کا سردار تھا، اس کے بیٹے کا نام بھی عبداللہ ہے جو جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں بھی انہوں نے شرکت کی ہے۔

صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن کے حالات

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا نام ام رومان بنت عامر بن عویمر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنے نکاح کا پیغام بھجوایا اور ہجرت کے پہلے ہی سال شوال ۱۰ نبوی میں بمقام مکہ میں ان سے عقد کیا۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نکاح ہجرت سے تین سال پہلے واقعہ ہوا اور اس بارہ میں مزید کچھ اقوال بھی نقل کئے گئے ہیں۔ شوال ۲ ہجری میں ۱۸ ماہ بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی عمل میں آئی۔ اس وقت ان کی عمر ۹ سال تھی کہا جاتا ہے کہ آپ کی مدینہ آمد کے سات ماہ بعد رخصتی ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۹ سال رہیں، آپ کی وفات کے وقت ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۱۸ سال تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ اور کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فقیہ فاضلہ تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بکثرت سے روایات نقل کرتی ہیں۔ وقائع عرب ومحاربات واشعار کی زبردست ماہر تھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام کے ایک بڑے طبقہ نے ان سے روایت کیا ہے۔ یہ مدینہ میں ۵۸ ہجری یا ۵۷ ہجری میں ۱۷ رمضان

شب تین شنبہ کو وفات پائی۔ آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ انہیں رات کو دفن کیا جائے۔ البقیع میں دفن ہوئیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی' اس وقت وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں مروان کے ماتحت مدینہ میں تھے۔

سیدہ عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ عمرہ رضی اللہ عنہا رواحہ کی بیٹی انصار میں سے صحابیہ اور نعمان بن بشیر کی والدہ ہیں۔ ان سے ان کے شوہر بشیر اور بیٹے نعمان بن بشیر نے روایت کیا ہے۔

سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کا نام نسیبہ ہے یہ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کی بیٹی انصاریہ ہیں' یہ بیعت عقبہ میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے غزوۂ احد میں اپنے شوہر سیدنا زید بن عاصم رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں شرکت کی' یہ بیعت رضوان میں بھی شامل ہوئیں پھر جنگ یمامہ میں حاضر ہوئیں اور دست بدست جنگ کی۔ اس لڑائی میں ایک ہاتھ ضائع ہو گیا اور تلوار اور نیزہ کے بارہ زخم لگے۔ ایک جماعت نے ان سے حدیث کی روایت کی۔ عمارہ میں عین پر ضمہ اور میم غیر مشدد ہے۔ نسیبہ میں نون پر زبر اور سین مکسور ہے۔

سیدہ ام العلاء رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام العلاء رضی اللہ عنہا انصاریہ ہیں اہل مدینہ کے ہاں ان کی احادیث ملتی ہیں۔ ان سے خارجہ بن زید بن ثابت نے روایت کیا ہے ام علاء ان کی والدہ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بیماری میں ان کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا نام نسیبہ ہے یہ بھی سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں جبکہ بعض کے نزدیک یہ حارث کی بیٹی ہیں۔ انصار میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ہوئیں' بڑی بڑی صحابیات رضی اللہ عنہن کی جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکثر و بیشتر غزوات میں شامل رہیں یہ مریضوں کا علاج معالجہ اور مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔ نسیبہ میں نون پر ضمہ اور سین مہملہ باء موحدہ پر فتح ہے۔

تابعیات رحمۃ اللہ علیہن کے حالات

عمرہ بنت عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہا:

عمرہ رحمۃ اللہ علیہا عبدالرحمٰن بن سعید بن زرارہ کی بیٹی ہیں' یہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے زیر پرورش رہیں اور انہوں نے ہی ان کی تعلیم و تربیت کی' انہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی احادیث میں سے بہت سی احادیث نقل کی ہیں اس کے علاوہ یہ دوسرے بزرگوں سے بھی روایت کرتی ہیں۔ انہوں نے ۱۰۳ ہجری میں وفات پائی' یہ تابعیات میں سے ہیں۔

حرف الغین

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا غضیف بن الحارث رضی اللہ عنہ:

سیدنا غضیف رضی اللہ عنہ حارث کے بیٹے اور ثمالی ہیں' ان کی کنیت ابو اسماء اور وطن شام ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دور پایا' ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے لیکن ان کا خود بیان ہے کہ میری پیدائش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہوئی' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا۔ سیدنا عمر اور سیدنا ابوذر اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے مکحول اور سلیم بن عامر نے روایت کیا ہے۔ غضیف میں غین معجمہ پر ضمہ ضاد مہملہ پر فتح اور یا ساکن اور آخر میں فاء ہے۔ ثمالی میں ثاء مضموم اور میم بغیر تشدید کے ہے۔

سیدنا غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا غیلان رضی اللہ عنہ سلمہ کے بیٹے بنو ثقیف سے ہیں۔ یہ فتح طائف کے بعد اسلام لائے انہوں نے ہجرت نہیں کی۔ بنو ثقیف کے مشہور اور نمایاں افراد میں سے ہیں' یہ بہت اچھے شاعر تھے یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دور میں فوت ہوئے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر اور عروہ بن غیلان وغیرہ نے ان سے روایت کیا ہے۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

غالب بن ابی غیلان رحمۃ اللہ علیہ:

غالب رحمۃ اللہ علیہ ابو غیلان کے بیٹے ہیں' یہ خطاف القطان کے بیٹے ہیں ان کا وطن بصرہ معروف ہے۔ انہوں نے بکر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے اور ان سے ضمرہ بن ربیعہ نے روایت کیا ہے۔

غریف بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ:

غریف رحمۃ اللہ علیہ عیاش دیلمی کے بیٹے ہیں۔ واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں ان کا شمار اہل شام میں کیا جاتا ہے غریف میں عین معجمہ پر زبر اور راء مہملہ پر زبر اور آخر میں فاء ہے۔

ابو غالب رحمۃ اللہ علیہ:

حزور رحمۃ اللہ علیہ ان کی کنیت ابو غالب ہے' یہ بنو باہلہ کے فرد بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن خصری نے ان کو آزاد کیا' انہوں نے سیدنا امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ان سے شام میں ملاقات کی۔ ان سے ابو عیینہ اور حماد بن زید نے روایت کیا ہے۔ حزور میں حاء مہملہ پر زبر اور زاء معجمہ پر زبر اور واؤ مشہور اور آخر میں راء ہے۔

حرف الفاء

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ:

سیدنا فضل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں شامل ہوئے، آپ کے ہمراہ جو لوگ اس موقع پر ثابت قدم رہے ان میں سے ایک یہ بھی تھے۔ یہ حجۃ الوداع میں شریک تھے جن لوگوں نے آپ کو غسل دیا یہ بھی وہاں موجود تھے پھر یہ بغرض جہاد شام کی طرف تشریف لے گئے۔ صرف اکیس سال کی عمر میں اطراف اردن میں طاعون عمواس میں ۱۸ ہجری میں انتقال فرمایا اور ایک قول ہے کہ یہ جنگ یرموک میں شہید ہوئے اس کے علاوہ بعض اقوال اور بھی ہیں۔ ان سے ان کے بھائی سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں۔

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ:

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ قبیلہ اوس سے انصاری ہیں۔ پہلے پہل یہ غزوۂ احد میں شریک ہوئے، اس کے بعد دوسرے غزوات میں شرکت کی۔ انہوں نے بیعت تحت الشجرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی پھر یہ شام کی طرف روانہ ہو گئے اور دمشق میں قیام کیا اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے دمشق میں خصومات کا کام کرتے رہے۔ یہ وہ دور ہے کہ جب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ جنگ صفین کے لئے تشریف لے گئے تھے، ان کا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں انتقال ہوا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۵۳ ہجری میں فوت ہوئے۔ ان سے ان کے آزاد کردہ میسرہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ فضالہ میں فاء اور ضاد معجمہ ہے اس پر زبر ہے اور عبید میں عین مہملہ پر ضمہ ہے۔

سیدنا فُجیع بن عبداللہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا فُجیع بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بنو عامر میں سے ہیں۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے ساتھ حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سنیں۔ وہب بن عقبہ نے ان سے روایت کیا ہے۔ فُجیع میں فاء پر ضمہ اور جیم پر فتح یاء ساکن اس کے نیچے دو نقطے اور آخر میں عین مہملہ ہے۔

سیدنا فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ:

سیدنا فروہ رضی اللہ عنہ مسیک کے بیٹے مرادی، غطیفی اور اہل یمن میں سے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ۹ ہجری میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے، پھر کوفہ کی جانب منتقل ہو گئے اپنی قوم کے اشراف اور نمایاں لوگوں میں سے اور بہترین شاعر تھے۔ مسیک میں میم پر ضمہ اور سین مہملہ پر فتح اور یاء ساکن کے نیچے دو نقطے ہیں اور آخر میں قاف ہے۔

سیدنا فروہ بن عمرو رضی اللہ عنہ:

سیدنا فروہ رضی اللہ عنہ عمرو کے بیٹے بیاضی اور انصاری ہیں۔ یہ بدر میں شریک تھے اور اس کے بعد کے غزوات میں بھی شریک ہوئے۔ ان سے ابو حازم التمار نے روایت کیا ہے۔

سیدنا فیروز الدیلمی رضی اللہ عنہ:

سیدنا فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو حمیری کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے قبیلہ حمیر میں قیام کر لیا تھا۔ اصل میں یہ فارسی النسل اور صنعاء کے رہنے والے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بصورت وفد حاضر ہوئے۔ اسود عنسی کذاب کے یہی قاتل ہیں ان کی زندگی کے آخری ایام میں اس نے دعویٰ کیا اور اس کی اطلاع آپ کو مرض الوفات میں مل گئی۔ فیروز کے دو بیٹے ضحاک اور عبداللہ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔ العنسی میں عین پر زبر اور نون ساکن اور سین مہملہ ہے۔

تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

الفرافصہ بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ:

فرافصہ رحمۃ اللہ علیہ بنوحنیفہ میں سے عمیر کے بیٹے ہیں اور مدینہ کے طبقہ اول کے تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ان سے قاسم بن محمد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ فرافصہ میں دو فاء اور راء غیر مشدد اور صاد غیر منقوط ہے۔ محدثین کے ہاں تو یہ فاء اول کے فتح کے ساتھ پڑھا جاتا ہے مگر ابن حبیب کہتے ہیں کہ فرافصہ جب کبھی نام ہوگا تو فاء اول مضموم ہوگی۔ صرف فرافصہ بن احوص اس سے مستثنیٰ ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ فرافصہ بن عمیر' حبیب کی تحقیق کے مطابق ضمہ کے ساتھ پڑھا جائے گا اور اہل لغت کے ہاں یہ لفظ کہیں بھی فاء کی فتح کے ساتھ نہیں ہے۔

فروہ بن نوفل رحمۃ اللہ علیہ:

فروہ رحمۃ اللہ علیہ نوفل کے بیٹے بنو اشجع میں سے ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے حدیث سنی اور ان سے ابواسحٰق ہمدانی اور ہلال بن یساف نے روایت کیا ہے۔

ابن فرک رحمۃ اللہ علیہ:

احمد رحمۃ اللہ علیہ بن زکریا بن فارس کی کنیت ابن فرک ہے' یہ ماہر لغت اور لغت میں کتاب مجمل کے مصنف ہیں' یہ ہمدان میں قیام پذیر رہے' اہل علم کے سردار اور یکتائے روزگار تھے۔ بلاد الجبل میں قیام کے دوران میں اتقان علم اور طرا الکتابت اور شعراء کے مضامین کو جمع کیا۔ ان کے والد کو فراس اور الفرسی کہا جاتا ہے اور ان کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا ثابت ہے۔ فراس میں فاء پر کسرہ اور راء بلا تشدید ہے اور سین غیر منقوطہ ہے۔

صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن کے حالات

سیدہ فاطمۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا:

سیدہ فاطمۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ سے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی بیٹی ہیں' آخرت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ رمضان ۲ ہجری میں ان کا نکاح سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن

ابی طالب سے ہوا اور ذی الحجہ میں رخصتی ہوئی۔ ان کے بطن سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے تین صاحبزادے سیدنا حسن، سیدنا حسین، سیدنا محسن، سیدہ زینب، سیدہ ام کلثوم اور سیدہ رقیہ تین صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن پیدا ہوئیں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ۶ ماہ بعد مدینہ طیبہ میں انتقال فرمایا اور ایک روایت کے مطابق تین ماہ بعد۔ اس وقت ان کی عمر ۲۸ سال تھی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کو غسل دیا اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور رات کو دفن کی گئیں۔ ان سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور ان کے بیٹے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ان سے زیادہ سچا کسی کو نہیں پایا آپ فرماتی ہیں کہ جب ہم دونوں کے درمیان کبھی کشیدگی ہوتی تو میں کہتی کہ ان ہی سے پوچھ لیجئے کہ یہ جھوٹ نہیں بولتیں۔

سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا:

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حبیش کی بیٹی قریش کے قبیلہ بنو اسد میں سے ہیں۔ یہی ہیں جو استحاضہ میں مبتلا ہوئیں ان سے سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جحش کی بیوی ہیں۔ حبیش جحش کی تصغیر ہے۔

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا:

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا قیس کی بیٹی ضحاک کی بہن، قریشی اور مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ بے شمار لوگوں نے ان سے روایت کیا ہے، یہ نیک سیرت اور سمجھدار خاتون تھیں، پہلے یہ عمرو بن حفص کے نکاح میں تھیں اور جب انہوں نے ان کو طلاق دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ سے کر دیا سیدنا زید رضی اللہ عنہ آپ کے آزاد کردہ تھے۔

سیدہ فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا:

سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا مالک بن سنان کی بیٹی اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ یہ بیعت رضوان میں حاضر تھیں اور اس بیعت رضوان کے واقعہ کی روایت انہوں نے کی۔ ان کی احادیث اہل مدینہ کے ہاں ہیں۔ سیدہ زینب بنت کعب رضی اللہ عنہا بن عمرہ نے ان سے روایت کیا ہے۔ الفریعہ میں فاء پر ضمہ راء پر فتح یاء ساکن اور عین مہملہ ہے۔

سیدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا لبابہ حارث کی بیٹی بنو عامر سے ہیں اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی بیوی ہیں اور ان کی اکثر اولاد کی ماں ہیں یہ ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں کہا جاتا ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب عورتوں سے پہلے یہ اسلام لائیں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث روایت کرتی ہیں۔

سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام فروہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔ قاسم بن غنام نے ان سے روایت کیا ہے۔

تابعیات رحمۃ اللہ علیہن کے حالات

فاطمۃ الصغریٰ:

فاطمۃ الصغریٰ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما بن ابی طالب کی بیٹی قرشیہ ہاشمیہ ہیں۔ان کا نکاح حسن بن سیدنا حسن بن سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن طالب سے ہوا اور جب ان کا انتقال ہو گیا تو عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے ان سے نکاح کر لیا۔

حرف القاف

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ:

سیدنا قبیصہ رضی اللہ عنہ ذویب کے بیٹے بنو خزاعہ میں سے ہیں۔ یہ ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ اس لئے یہ بڑے رفیع المرتب اور عالم اور فقیہ تھے۔ ابو الزناد کہتے ہیں کہ مدینہ کے چار اشخاص مشہور تھے۔ ابن المسیب' عروہ بن زبیر' عبدالملک بن مروان اور قبیصہ بن ذویب۔ سیدنا قبیصہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو ہریرۃ' سیدنا ابودرداء اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے اور ان سے امام زہری اور دوسرے حضرات روایت کرتے ہیں۔ ۸۶ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ ابن عبدالبر کی رائے ہے جو انہوں نے اپنی کتاب میں درج فرمائی ہے۔ اور ان کو صحابہ میں شامل کیا ہے جبکہ دوسرے حضرات نے ان کو صحابہ میں نہیں رکھا۔ بلکہ ان کو شام کے تابعین کے دوسرے طبقہ میں رکھا ہے۔ قبیصہ میں قاف پر زبر اور باء موحدہ کے نیچے زیر اور صاد مہملہ ہے اور ذویب ذئب کی تصغیر ہے۔

سیدنا قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ:

سیدنا قبیصہ رضی اللہ عنہ مخارق کے بیٹے بنو ہلال میں سے ہیں' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے ان سے ان کے بیٹے قطن اور ابوعثمان نہدی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ مخارق میں میم پر ضمہ اور خائے معجمہ اور راء اور قاف ہیں۔

سیدنا قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ:

سیدنا قبیصہ رضی اللہ عنہ وقاص سلمی کے بیٹے بصرہ میں سکونت پذیر تھے اور اہل بصرہ ہی میں ان کا شمار ہے' ان سے صالح بن عبید نے روایت کیا ہے۔

سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ:

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نعمان کے بیٹے انصار میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شرکت کی وجہ سے ان کو بدری کہا جاتا ہے اور اس کے بعد تمام غزوات میں یہ حاضر رہے۔ ان سے ان کے اخیافی بھائی سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے عمرو نے روایت

کیا ہے۔ یہ ۲۳ ہجری میں ۶۵ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی یہ صاحب فضل صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔

سیدنا قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا قدامہ رضی اللہ عنہ عبداللہ کے بیٹے بنوکلاب میں سے ہیں جبکہ ایک قول یہ ہے کہ یہ بنو عامر میں سے اور پرانے مسلمان ہیں یہ مکہ میں سکونت پذیر تھے اور انہوں نے ہجرت نہیں کی' یہ حجۃ الوداع میں حاضر تھے اور اپنے قافلہ سمیت بدر میں ٹھہر گئے۔ ان سے ایمن بن نائل وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ قدامہ میں قاف پر ضمہ اور دال مہملہ بلاتشدید ہے۔

سیدنا قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ:

سیدنا قدامہ رضی اللہ عنہ مظعون کے بیٹے قرشی وجمحی ہیں' یہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں۔ انہوں نے مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی' یہ بدر اور باقی کے تمام غزوات میں حاضر ہوئے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کیا ہے۔ ۳۶ ہجری میں ۶۸ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہو گیا۔

سیدنا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ:

سیدنا قطبہ رضی اللہ عنہ مالک کے بیٹے بنوثعلب میں سے اور کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ یہ صحابی ہیں ان سے ان کے برادرزاد زیاد بن علاقہ نے روایت کیا ہے۔

سیدنا قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا رضی اللہ عنہ قیس ابوغرزہ کے بیٹے غفاری ہیں اور اہل کوفہ میں ان کا شمار ہے۔ ان سے ابووائل شقیق بن سلمہ نے روایت کیا ہے اور ان سے صرف ایک ہی روایت تجارت کے بیان میں آئی ہے۔ غرزہ میں غین معجمہ پر فتح اور رائے مہملہ پر فتح اور اس کے بعد زاء معجمہ پر فتح ہے۔

سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہ:

سیدنا قیس رضی اللہ عنہ سعد بن عبادہ کے بیٹے کی کنیت ابوعبداللہ ہے' یہ خزرجی وانصاری ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز اصحاب میں سے تھے' یہ جلیل القدر فضلاء اور صاحب رائے اور جنگی معاملات میں صاحب تدبیر لوگوں میں شمار ہوتے ہیں یہ اپنی قوم میں شریف النفس انسان تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ان کا وہی درجہ مقام تھا جو کسی امیر کے یہاں پولیس افسر کا ہوتا ہے۔ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی جانب سے مصر کے گورنر تھے اور ان کی شہادت تک یہ آپ کے ساتھی رہے' یہ مدینہ میں ۶۰ ہجری میں انتقال فرما گئے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ قیس بن سعد اور عبداللہ بن زبیر قاضی شریح اور احنف ان سب کا چہرہ بالوں سے خالی تھا' کسی کے داڑھی نہ تھی لیکن قیس پھر بھی خوبصورت تھے۔

سیدنا قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ:

سیدنا قیس رضی اللہ عنہ عاصم کے بیٹے کی کنیت ابوقبیصہ ہے ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ ان کی کنیت ابوعلی تمیمی تھی۔ وفد تمیم

کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور ۹ ہجری میں اسلام قبول کیا جب آپ کی نظر ان پر پڑی تو آپ نے فرمایا یہ اہل و بر کے سردار، عقلمند اور بردباری میں مشہور تھے اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں ان سے ان کے بیٹے حکیم اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

سیدنا قرظہ بن کعب رضی اللہ عنہ:

سیدنا قرظہ انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ سیدنا کعب کے بیٹے ہیں، غزوۂ احد اور اس کے بعد دوسری لڑائیوں میں شمولیت کی۔ یہ بڑے فضیلت والے تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا حاکم مقرر کر دیا تھا یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تمام محاربات میں شامل رہے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران انہوں نے کوفہ میں وفات پائی شعبی وغیرہ نے ان سے روایت کیا ہے۔ قرظہ میں قاف راء مہملہ ظاء معجمہ سب پر زبر ہے۔

سیدنا قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ:

سیدنا قرہ رضی اللہ عنہ ایاس کے بیٹے مزنی ہیں۔ انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی ان سے ان کے بیٹے معاویہ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا ان کو رومیوں نے قتل کر دیا تھا۔ ایاس میں ہمزہ مکسور ہے۔

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا نام حارث ہے، یہ ربعی کے بیٹے انصار میں سے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے مخصوص شہسوار ہیں۔ یہ ۵۴ ہجری میں مدینہ میں انتقال فرما گئے جبکہ کہا جاتا ہے کہ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران کوفہ میں فوت ہوئے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے۔ حالانکہ ان کی عمر ۷۰ سال تھی اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی کنیت ان کے نام پر غالب آ گئی ہے۔ ربعی میں راء مکسور باء موحدہ ساکن اور عین مہملہ پر کسرہ ہے۔

سیدنا ابو قحافہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کا نام عثمان ہے، یہ عامر کے بیٹے اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ ان کا ذکر حرف عین میں پہلے آ چکا ہے۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ:

قاسم رحمۃ اللہ علیہ محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں اور مدینہ کے سات فقہاء میں ان کا بھی شمار ہوتا ہے، یہ اکابر تابعین میں سے ہیں اور اپنے زمانہ میں بڑے صاحب فضل کمال تھے۔ یحییٰ بن سعید کا قول ہے کہ میں نے مدینہ میں کسی کو نہیں پایا جس کو ہم قاسم بن محمد پر فضیلت دیں۔ انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے جن میں سیدنا معاویہ اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں روایت کیا ہے اور ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔ یہ ۱۰۶ ہجری میں ۷۰ سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔

قاسم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ:

قاسم رحمۃ اللہ علیہ عبدالرحمٰن کے بیٹے شام کے باشندے اور عبدالرحمٰن بن خالد کے آزاد کردہ ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سیدنا امامہ رضی اللہ عنہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے علاء بن حارث وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے قاسم مولی عبدالرحمٰن سے افضل کسی کو نہیں پایا۔

قبیصہ رحمۃ اللہ علیہ:

قبیصہ رحمۃ اللہ علیہ ھلب کے بیٹے بنو طے میں سے ہیں' انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا اور ان کے والد صحابی ہیں۔ ان سے سماک نے روایت کیا ھلب میں ہاء پر ضمہ اور لام ساکن اور آخر میں باء موحدہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہلب ہاء کے فتح اور لام کے کسرہ کے ساتھ تلفظ کرنا صحیح ہے۔

قعقاع بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ:

قعقاع رحمۃ اللہ علیہ حکیم کے بیٹے اور مدینہ کے رہنے والے تابعی ہیں۔ انہوں نے جابر بن عبداللہ اور ابو یونس سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے سعید مقبری اور محمد بن عجلان نے روایت کیا۔

قطن بن قبیصہ رحمۃ اللہ علیہ:

قطن رحمۃ اللہ علیہ قبیصہ کے بیٹے بنو ہلال میں سے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا اور ان سے حیان بن علاء روایت کرتے ہیں قطن شریف آدمی تھے اور بجستان کے حاکم مقرر ہوئے قطن میں قاف اور طاء دونوں پر فتح اور نون آخر میں ہے۔

قتادہ بن دعامہ رحمۃ اللہ علیہ:

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ دعامہ کے بیٹے کنیت ابوالخطاب السدوسی ہے' یہ نابینا اور قوی الحافظہ تھے۔ بکر بن عبداللہ مزنی کا قول ہے کہ جس شخص کا جی چاہے کہ وہ اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ قوی الحفظ آدمی کو دیکھے تو وہ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ لے' کیونکہ ہمیں آج تک ان سے زیادہ قوت حافظہ کا مالک نہیں ملا۔ قتادہ خود کہتے ہیں کہ جو بات بھی میرے کان میں پڑتی ہے اس کو میرا قلب محفوظ کر لیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی قول بغیر اس کے مطابق عمل کے مقبول نہیں اس لئے جس کا عمل اچھا ہوگا اس کا قول بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوگا۔ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن سرجس' سیدنا انس اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی اور ان سے ایوب اور شعبہ اور ابوعوانہ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ ۱۰۷ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

قیس بن عباد رحمۃ اللہ علیہ:

قیس رحمۃ اللہ علیہ عباد کے بیٹے بصرہ کے رہنے والے اور بصرہ کے تابعین میں سے پہلے طبقہ کے تابعی ہیں۔ انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے روایت کیا ہے۔ عباد میں عین مہملہ پر پیش اور باء موحدہ بلا تشدید ہے۔

قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ:

قیس رحمۃ اللہ علیہ ابوحازم کے بیٹے احمس وبجلہ میں سے ہیں انہوں نے دور جاہلیت اور اسلام دونوں ادوار دیکھے ہیں' یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے لئے آئے مگر آپ فوت ہو چکے تھے۔ یہ کوفہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں جبکہ ان کا نام صحابہ کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔ حالانکہ سب کو اعتراف ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی۔ انہوں نے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف کے علاوہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ ایک بڑی جماعت تابعین کی ان سے روایت کرتی ہے ان کے علاوہ کوئی اور ایسا راوی نہیں جس نے عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم میں سے ۹ آدمیوں سے روایت کیا ہو۔ نہروان کے واقعہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ انہوں نے بڑی عمر پائی اور ۱۰۰ سال سے زیادہ زندہ رہے۔ ۹۸ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

قیس بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ:

قیس رحمۃ اللہ علیہ مسلم کے بیٹے بنی جدیلہ میں سے کوفہ کے باشندہ ہیں۔ انہوں نے سعید بن جبیر وغیرہ سے روایت کیا ان سے ثوری اور شعبہ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے ۱۲۰ ہجری میں وفات پائی۔ الجد لی میں جیم پر زبر اور دال مہملہ پر زبر ہے۔

قیس بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ:

قیس رحمۃ اللہ علیہ کثیر کے بیٹے نے سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے داؤد بن جمیل نے روایت کی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح ان کی حدیث کی اپنی کتاب میں تخریج کی ہے اور کہا ہے کہ اسی طرح ہم نے محمود بن خداش سے حدیث بیان کی ہے۔ حالانکہ یہ کثیر بن قیس کے حوالہ سے ہے نہ کہ قیس بن کثیر کے ذریعہ سے اور اسی طرح ابوداؤد نے ان کا نام کثیر بن قیس بیان کیا ہے۔ اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کا ذکر کثیر کے باب میں کیا ہے قیس کے باب میں نہیں (مطلب یہ ہے کہ اصل کثیر بن قیس ہے)

ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ:

قلابہ میں قاف مکسور اور لام غیر مشدد ہے اور باء موحدہ ہے۔ ان کا نام عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ہے' یہ بنو جرم خاندان کے مشہور تابعی ہیں۔ یہ سیدنا انس اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ سختیانی فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم ابوقلابہ نہایت عاقل فقیہ ہیں۔ یہ شام میں ۱۰۶ ہجری میں فوت ہوئے۔ جرمی میں جیم مفتوح اور راء مہملہ ہے۔

صحابیات رضی اللہ عنہن کے حالات

سیدہ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ قیلہ رضی اللہ عنہا مخرمہ کی بیٹی بنو تمیم میں سے ہیں ان سے علیبہ کی دونوں بیٹیاں صفیہ اور دحیبہ روایت کرتی ہیں۔ یہ دونوں ان کی ربیبہ (پروردہ) ہیں اور ان دونوں کے والد کی دادی اور صحابیہ ہیں۔ وحیبہ اور علیبہ دونوں تصغیر ہیں۔

سیدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام قیس رضی اللہ عنہا محصن کی بیٹی بنو اسد میں سے سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں یہ بہت پہلے مکہ میں مسلمان ہوگئیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر مدینہ کی جانب ہجرت کی محصن میں میم مکسور حاء ساکن اور نون ہے۔

حرف الکاف

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ:

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ مالک کے بیٹے انصاری اور خزرجی ہیں۔ یہ بیعت عقبٰی ثانیہ میں حاضر تھے اس میں اختلاف ہے کہ انہوں نے بدر میں شرکت فرمائی تھی یا کہ نہیں البتہ تبوک کے علاوہ یہ دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شعراء میں سے ہیں۔ یہ ان تین صحابہ میں سے ہیں جو غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے۔ ان تینوں کے نام یہ ہیں۔ سیدنا کعب بن مالک، سیدنا ہلال بن امیہ اور سیدنا مرارہ بن ربیعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ یہ ۵۰ ہجری میں ۷۷ سال کی عمر میں نابینا ہونے کے بعد فوت ہوگئے۔

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ بن عجرہ بلوی ہیں، یہ کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ ۵۱ ہجری میں ۷۵ سال کی عمر میں مدینہ میں فوت ہوئے ان سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ کے ایک بڑے گروہ نے روایت کیا ہے۔

سیدنا کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ مرہ کے بیٹے بہزی بنو سلیم میں سے ہیں، یہ ملک شام اور اردن میں مقیم ہو گئے تھے اور وہاں ۵۹ ہجری میں فوت ہوئے، ان سے کچھ لوگوں نے روایت کیا ہے۔

سیدنا کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ:

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ عیاض کے بیٹے اشعری اہل شام میں شمار ہوتے ہیں، ان سے جابر بن عبداللہ اور جبیر بن نفیر نے روایت کیا ہے۔ عیاض میں عین مہملہ پر کسرہ اور یاء مخففہ کے نیچے دو نقطے اور ضاد معجمہ ہے۔

سیدنا کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ:

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ عمرو کے بیٹے انصاری بنو سلیم میں سے ہیں، یہ بیعت عقبٰی اور غزوہ بدر میں موجود تھے، انہوں نے جنگ بدر میں عباس بن عبدالمطلب کو گرفتار کیا تھا۔ یہ ۵۵ ہجری میں مدینہ میں انتقال فرما گئے ان سے ان کے بیٹے عمار اور حنظلہ بن قیس نے روایت کیا ہے۔

سیدنا کثیر بن الصلت:

سیدنا کثیر رضی اللہ عنہ صلت کے بیٹے' معدیکرب کے پوتے اور خاندان کندہ کے ایک فرد ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی حیات میں ان کی پیدائش ہوئی اور آپ نے خود ان کا نام کثیر تجویز کیا جبکہ ان کا سابقہ نام قلیل تھا۔ انہوں نے سیدنا ابوبکر سیدنا عمر سیدنا عثمان اور سیدنا زید بن حارث رضی اللہ عنہم سے روایت بیان کیا ہے۔

سیدنا کرکرہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا کرکرہ رضی اللہ عنہ بعض غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے سامان کے نگران تھے۔ ان کا ذکر باب الغلول میں آتا ہے' دونوں کاف مفتوح یا دونوں مکسور ہیں۔

سیدنا کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ:

سیدنا کلدہ رضی اللہ عنہ حنبل کے بیٹے خاندان اسلم میں سے ہیں۔ یہ سفیان بن امیہ جمحی کے اخیافی بھائی اور معمر بن حبیب کے غلام تھے' ان کو سوق عکاظ میں یمن والوں سے خریدا پھر ان کو حلیف بنالیا اور ان کا نکاح کر دیا۔ وفات تک یہ مکہ میں ہی رہے' ان سے عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے حدیث روایت کی ہے۔ کلدہ میں کاف اور لام پر زبر اور دال پر نقطہ نہیں ہے۔

سیدنا ابوکشید رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوکشید رضی اللہ عنہ کا نام عمرو ہے یہ سعد کے بیٹے بنوانمار میں سے ہیں۔ انہوں نے شام میں آ کر قیام کیا۔ ان سے سالم بن ابی الجعد اور نعیم بن زیاد نے روایت کیا ہے۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ:

کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ مانع کے بیٹے کی کنیت ابواسحق ہے' یہ کعب احبار کے نام سے مشہور ہیں اور اصل میں حمیر کے خاندان سے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ پایا ہے مگر آپ کی زیارت سے مشرف نہیں ہوئے۔ یہ سیدنا عمر بن خطاب کے دور خلافت میں مسلمان ہوئے انہوں نے سیدنا عمر' سیدنا صہیب اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بمقام حمص ۳۲ ہجری میں انتقال فرمایا۔

کثیر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

کثیر رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن عمر بن عوف کے بیٹے اور قبیلہ مازن کے فرد ہیں۔ یہ مدین کے رہنے والے ہیں انہوں نے اپنے دادا سے حدیث کی سماعت کی ہے اور مروان بن معاویہ وغیرہ نے ان سے روایات کی ہیں۔

کثیر بن قیس رحمۃ اللہ علیہ:

کثیر رحمۃ اللہ علیہ قیس کے بیٹے ہیں یا قیس بن کثیر ان کا ذکر حرف کاف میں آ چکا ہے۔

کریب بن ابی مسلم رحمۃ اللہ علیہ:

کریب رحمۃ اللہ علیہ ابو مسلم کے بیٹے اور سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہم کے آزاد کردہ ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

ابو کریب بن محمد رحمۃ اللہ علیہ:

ابو کریب رحمۃ اللہ علیہ محمد بن علاء کے بیٹے ہمدانی و کوفی ہیں۔ انہوں نے ابوبکر بن عباس وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے امام بخاری، امام مسلم اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔ یہ ۲۴۸ ہجری میں فوت ہوئے۔

تابعیات رحمۃ اللہ علیہن کے حالات

کبشہ بنت کعب رحمۃ اللہ علیہا:

کبشہ رحمۃ اللہ علیہا کعب بن مالک کی بیٹی اور عبداللہ بن ابی قتادہ کی بیوی ہیں۔ ان کی حدیث سورۂ ہرۃ کے بیان میں ہے۔ انہوں نے قتادہ سے اور ان سے حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ نے روایت کیا ہے۔

کریمہ بنت ہمام رحمۃ اللہ علیہا:

کریمہ رحمۃ اللہ علیہا ہمام کی بیٹی ہیں۔ ہمام میں ہاء پر ضمہ اور میم غیر مشدد ہے انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ان کی حدیث خضاب کے متعلق ہے۔

ام کرز رحمۃ اللہ علیہا:

ام کرز رحمۃ اللہ علیہا بنو کعب کے خاندان اور قبیلہ خزاعہ میں سے مکہ کی رہائشی ہیں، یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث کو روایت کرتی ہیں، ان سے عطاء اور مجاہد وغیرہ نے روایت کیا ہے اور ان کی روایت عقیقہ کے بارہ میں ہے۔

ام کلثوم بنت عقبہ رحمۃ اللہ علیہا:

ام کلثوم رحمۃ اللہ علیہا عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی مکہ میں ہی اسلام لے آئی تھیں انہوں نے پیدل ہجرت کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ مکہ میں ان کے شوہر نہ تھے۔ جب یہ مدینہ پہنچیں تو سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا وہ غزوہ موتہ میں شہید ہو گئے تو اس کے بعد ان سے سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا اور کچھ عرصہ بعد ان کو طلاق دے دی پھر ان سے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا ان سے ان کے ہاں دو لڑکے ابراہیم اور حمید پیدا ہوئے پھر جب ان کا بھی انتقال ہو گیا تو ان سے سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا۔ ان کے نکاح میں ایک ماہ ہی رہی ہوں گی کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ یہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی ماں شریک بہن ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے حمید وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

حرف الام

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا لقمان بن باعوراء رضی اللہ عنہ:

سیدنا لقمان رضی اللہ عنہ باعوراء کے بیٹے اور سیدنا ایوب رضی اللہ عنہ کے بھانجے یا ان کے خالہ زاد بھائی ہیں' لوگ کہتے ہیں کہ یہ داؤد علیہ السلام کے دور میں موجود تھے' ان سے انہوں نے علم حاصل کیا اور بنی اسرائیل میں قاضی کے فرائض انجام دیتے کہا جاتا ہے کہ وہ ایک حبشی غلام مصری سودان میں مقام نواب کے رہنے والے تھے' زیادہ تر یہی کہا جاتا ہے کہ نبی نہیں تھے' وہ تو بس ایک حکیم تھے ان کا ذکر کتاب الرقاق میں ہے۔

سیدنا لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ:

سیدنا لقیط رضی اللہ عنہ بن عامر بن صبرہ کے بیٹے کی کنیت ابورزین ہے یہ خاندان بنوعقیل میں سے ہیں۔ ان سے ان کا لڑکا عاصم اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ لقیط میں لام پر فتح اور قاف پر کسرہ صبرہ میں صاد پر فتح اور باء موحدہ پر کسرہ ہے۔

سیدنا لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا لبید رضی اللہ عنہ ربیعہ کے بیٹے بنو عامر میں سے شاعر تھے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس سال حاضر ہوئے جس سال ان کی قوم بنو جعفر بن کلب آپ کے پاس آئے' یہ دور جاہلیت اور دور اسلام دونوں میں صاحب عزت رہے۔ انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے ۴۱ ہجری میں ۱۴۰ سال اور ایک قول کے مطابق ۱۵۷ میں انتقال فرمایا۔ ان کی عمر کے بارہ میں اختلاف ہے' یہ طویل العمر لوگوں میں سے ہیں۔

سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا لبابہ رضی اللہ عنہ کا نام رفاعہ تھا' یہ عبدالمنذر کے بیٹے' انصار اور اوس میں سے ہیں۔ ان کی کنیت ان کے نام پر غالب ہے۔ یہ نقیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تھے۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر اور اس کے بعد کے دوسرے غزوات میں حاضر تھے۔ ایک قول ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے بلکہ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کا امیر بنا دیا تھا اور غازیان بدر کی طرح ان کا حصہ بھی مال غنیمت میں مقرر فرمایا انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا' ان سے سیدنا نافع اور سیدنا ابن عمر وغیرہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔

سیدنا ابن اللتبیہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابن اللتبیہ ہے' یہ صحابی ہیں ان کا ذکر صدقات کی وصولی کے بیان میں ہے۔ اللتبیہ میں لام پر ضمہ اور تاء جس پر دو نقطے ہیں مفتوح ہے اور باء ایک نقطے والی مکسور اور دو نقطے والی یا مشدد ہے۔

تابعین رحمہم اللہ کے حالات

لیث بن سعد رحمہ اللہ:

لیث رحمہ اللہ سعد کے بیٹے کی کنیت ابوالحارث ہے' یہ اہل مصر کے فقہاء میں سے ہیں۔ایک قول ہے کہ یہ خالد بن ثابت فہمی کے آزادکردہ ہیں۔مصر کے نشیبی حصہ کے گاؤں میں ۹۴ ہجری میں پیدا ہوئے' انہوں نے ابن ابی ملیکہ عطاء اور زہری وغیرہ سے روایت کیا ہے اور ان سے بہت سے لوگوں نے احادیث بیان کی ہیں جن میں ابن مبارک بھی ہیں۔۱۶۱ ہجری بغداد میں آئے' خلیفہ منصور نے مصر کی ولایت ان کے سپرد کرنا چاہی تو انہوں نے انکار کر دیا اور معافی کے خواستگار ہوئے۔یحییٰ بن بکیر کہتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعد سے زیادہ کسی کو کامل نہیں پایا۔قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ لیث ہر سال بیس ہزار دینار کا غلہ حاصل کرتے تھے اور ان پر کبھی زکوۃ فرض نہیں ہوئی۔شعبان ۱۷۵ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

ابن ابی لیلی رحمہ اللہ:

عبدالرحمٰن قاسم رحمہ اللہ یسار ابولیلی کے بیٹے ہیں' ان کی پیدائش اس وقت ہوئی جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ۶ سال باقی تھے۔اور کہا جاتا ہے کہ یہ دجیل میں پیدا ہوئے اور یہ ۸۳ ہجری میں نہر بصرہ میں ڈوب گئے تھے۔ان کی احادیث اہل کوفہ کے ہاں ملتی ہیں' یہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بہت سے لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت بڑے گروہ نے حدیث کا سماع کیا ہے' یہ کوفہ کے تابعین میں سے پہلے طبقہ کے تابعی ہیں۔ابن ابی لیلی بعض اوقات ان کے بیٹے محمد کو بھی کہہ دیتے ہیں۔یہ کوفہ کے قاضی فقہ کے مشہور امام اور صاحب مذہب تھے۔جب محدثین ابن ابی لیلی بلا تصریح بولتے ہیں تو اس سے امام محمد ہی مراد ہوتے ہیں۔ان کی پیدائش ۷۴ ہجری میں اور وفات ۱۴۸ ہجری میں واقع ہوئی۔

ابن لہیعہ:

ابن لہیعہ حضرمی رحمہ اللہ کا نام عبداللہ اور کنیت عبدالرحمٰن ہے' یہ مصر کے قاضی ہیں' یہ عطا ابن ابی لیلی' ابن ابی ملیکہ اور عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں اور ان سے یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ المقری روایت کرتے ہیں۔حدیث کے معاملہ میں ضعیف ہیں۔ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مصر میں کوئی شخص کثرت حدیث اور اس کی یادداشت اور پختگی میں ابن لہیعہ جیسا نہیں ہوا۔۱۷۴ ہجری میں انتقال ہوا۔

لبید بن اعصم:

لبید رحمہ اللہ اعصم کا بیٹا ہے یہودی بنو زریق کا آدمی ہے' کہا جاتا ہے کہ یہ یہودیوں کا حلیف تھا اس کا ذکر سحر کے سلسلہ میں باب المعجزات میں ہے۔

صحابیات رضی اللہ عنہن کے حالات

سیدہ لبابہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا:

سیدہ لبابہ رضی اللہ عنہا حارث کی بیٹی کی کنیت ام الفضل ہے۔ ان کا ذکر باب الفاء میں گذر چکا ہے۔

حرف المیم

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا مالک بن اوس رضی اللہ عنہ:

سیدنا مالک رضی اللہ عنہ اوس بن حدثان کے بیٹے بصرہ کے رہنے والے ہیں' ان کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اکثر کے نزدیک ان کا صحابی ہونا ثابت ہے جبکہ ابن مندہ کہتے ہیں کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کم ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے کافی زیادہ روایات کرتے ہیں۔ یہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی روایات بکثرت منقول ہیں۔ رواۃ کی ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے جن میں زہری اور عکرمہ بھی شامل ہیں۔ انہوں نے مدینہ میں ۹۲ ہجری کے اندر انتقال فرمایا۔ حدثان میں حاء اور دال دونوں پر فتح ہے اور ثا مثلثہ مفتوح ہے۔

سیدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ:

سیدنا مالک رضی اللہ عنہ حویرث کے بیٹے اور لیث کے گھرانہ کے شخص ہیں یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیس دن وہاں رہے پھر انہوں نے بصرہ میں قیام کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادہ اور ابوقلابہ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ یہ ۹۴ ہجری میں بصرہ کے اندر فوت ہوئے۔

سیدنا مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا مالک رضی اللہ عنہ صعصعہ کے بیٹے انصار میں سے بنو مازن ان کا خاندان اور وطن مدینہ ہے پھر انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی ان سے حدیث کی روایت کم ہے۔

سیدنا مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا مالک رضی اللہ عنہ ہبیرہ کے بیٹے سکونی اور بنو کندہ میں سے ہیں' ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ بعض ان کو اہل مصر میں شمار کرتے ہیں ان سے مرثد بن عبداللہ نے روایت کیا ہے۔ یہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے فوج کے امیر تھے اور روم کی جنگ میں بھی امیر تھے۔ مرثد میں میم پر زبر اور راء ساکن ہے اور ثاء مثلثہ ہے۔

سیدنا مالک بن یسار رضی اللہ عنہ:

سیدنا مالک رضی اللہ عنہ یسار کے بیٹوں میں سے سکونی اور عوفی ہیں' ان کا شمار اہل شام میں کیا جاتا ہے۔ ابونجدہ نے ان سے روایت کیا

ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ سکونی میں سین پر فتح اور کاف اور نون ہے۔

سیدنا مالک بن تیہان رضی اللہ عنہ:

سیدنا مالک رضی اللہ عنہ تیہان کے بیٹے کی کنیت ابوالہیثم ہے' یہ انصار میں سے ہیں' بیعت عقبٰی میں حاضر تھے اور یہ بارہ نقیبوں میں سے ایک ہیں۔ یہ غزوۂ بدر غزوۂ احد اور تمام غزوات میں شریک رہے۔ ان سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲۰ ہجری میں مدینہ کے اندر انتقال ہوا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ جنگ صفین میں شہید ہوئے اس کے علاوہ دوسرے اقوال بھی ہیں۔ الہیثم میں یا پر فتح اور یاء پر تشدید اور کسرہ ہے اور آخر میں نون ہے۔

سیدنا مالک بن قیس رضی اللہ عنہ:

سیدنا مالک رضی اللہ عنہ قیس کے بیٹے ان کی کنیت ابوصرمہ ہے اور یہ اپنی کنیت سے ہی مشہور ہیں۔ ان کا ذکر حرف صاد میں گذر چکا ہے۔

سیدنا مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا مالک رضی اللہ عنہ ربیعہ کے بیٹے کی کنیت ابواسید ہے اور یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں ان کا ذکر حرف ہمزہ میں آ چکا ہے۔

سیدنا ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ:

سیدنا ماعز رضی اللہ عنہ مالک کے بیٹے اور اسلمی ہیں' اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے یہ وہ ہیں جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حد میں سنگسار کرایا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے کی صرف ایک روایت ہے۔

سیدنا مطر بن عکاس رضی اللہ عنہ:

سیدنا مطر رضی اللہ عنہ عکاس کے بیٹے سلمی ہیں' ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ ابواسحٰق سبیعی کے علاوہ کسی نے ان سے روایت نہیں کیا۔ عکاس میں عین مہملہ پر پیش اور کاف غیر مشدد اور میم پر کسرہ اور آخر میں سین منقوط ہے۔

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ:

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے بیٹے جہینہ خاندان سے ہیں۔ اہل مصر میں ان کا شمار ہوتا ہے ان کی احادیث وہیں پائی جاتی ہیں' ان کے بیٹے سہل ان سے روایت کرتے ہیں۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ:

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ جبل کے بیٹے کی کنیت ابوعبداللہ ہے' یہ انصاری خزرجی ہیں اور یہ انصار کے ان ستر ۷۰ اشخاص میں سے ہیں جو بیعت عقبٰی ثانیہ میں حاضر ہوئے۔ یہ بدر اور دوسرے غزوات میں شریک ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بحیثیت قاضی و معلم بنا کر یمن بھیجا تھا۔ ان سے عمرو بن عباس اور ابن عمر اور بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے' انہوں نے ۱۸ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا (یہ قول بعض لوگوں کا ہے)۔ ان کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبیداللہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے بعد شام کا حاکم مقرر کیا اور اسی سال ۱۸ ہجری میں ۳۸ سال کی عمر میں طاعون عمواس میں ان کی وفات ہوگئی ان کے بارہ میں کچھ مزید اقوال بھی نقل کئے گئے ہیں۔

سیدنا معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ:

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ عمرو بن جموح کے بیٹے انصاری اور خزرجی ہیں' بیعت عقبہ اور بدر میں یہ خود اور ان کے والد سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ شامل ہوئے۔ یہ وہی صحابی ہیں جنھوں نے سیدنا معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کی معیت میں ابوجہل کو قتل کیا تھا' ان کا ذکر باب قسمۃ الغنائم میں آتا ہے۔ ابن عبدالرحمٰن اور ابن اسحٰق کی روایت ہے کہ سیدنا معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی ٹانگ کاٹ دی تھی اور اس کو زمین پر گرا دیا تھا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ عکرمہ بن ابی جہل نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر تلوار ماری اور اس کو الگ کر دیا اس کے بعد سیدنا معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے ابوجہل پر تلوار سے حملہ کیا اور اس کو بے دم کر دیا اور ابھی اس کے کچھ سانس باقی تھے کہ وہ اس کو چھوڑ کر چلے گئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین میں ابوجہل کو تلاش کرنے کا حکم دیا تو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابوجہل کے پاس آئے اور اس کا سر کاٹ دیا۔ ان سے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں وفات پائی۔

سیدنا معاذ بن الحارث رضی اللہ عنہ:

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ حارث بن رفاعہ کے بیٹے انصاری وزرقی ہیں عفراء ان کی والدہ ہیں اور وہ عبید بن ثعلبہ کی بیٹی ہیں۔ یہ اور رافع بن مالک قبیلہ خزرج کے انصار میں سے سب سے پہلے اسلام لائے۔ یہ غزوۂ بدر میں اپنے دونوں بھائیوں سیدنا عوف اور سیدنا معوذ رضی اللہ عنہم کی معیت میں شریک ہوئے' ان کے یہ دونوں بھائی بدر میں شہید ہو گئے۔ بعض اقوال کے مطابق یہ بدر کے علاوہ دوسرے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بعض کہتے ہیں کہ بدر میں ان کو زخم آئے اور مدینہ میں انہی زخموں کے باعث انتقال ہوا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہے۔ ان سے سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم نے روایت کیا۔ عفراء میں عین مہملہ مفتوح اور فاء ساکن اور الف ممدودہ ہے۔

سیدنا معوذ بن الحارث رضی اللہ عنہ:

سیدنا معوذ رضی اللہ عنہ حارث کے بیٹے ہیں ان کی والدہ عفراء ہیں۔ یہ بدر میں شریک ہوئے اور یہ وہی ہیں جنھوں نے اپنے بھائی سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر ابوجہل کو قتل کیا۔ یہ دونوں کاشتکار اور باغات کا کام کرنے والے ہیں۔ انہوں نے بدر میں قتل کیا اور وہیں شہید ہو گئے۔ معوذ میں میم مضموم اور عین پر فتح اور واؤ مشدد پر کسرہ اور لام معجمہ ہے۔

سیدنا مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا مسطح رضی اللہ عنہ بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب بن عبد مناف قریشی اور بنو مطلب میں سے ہیں۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد اور باقی غزوات میں شریک رہے یہ وہی صحابی ہیں جو واقعہ افک میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بدگمانی میں شریک ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو اتہام میں کوڑوں کی سزا دی ان میں یہ بھی شریک' ہیں کہا جاتا ہے کہ مسطح ان کا لقب اور عوف نام ہے اور ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں انہوں نے ۳۴ ہجری میں ۵۶ سال کی عمر میں وفات پائی۔ مسطح میں میم مکسور سین ساکن طاء مہملہ پر فتح اور حاء مہملہ ہے۔ اثاثہ میں ہمزہ پر ضمہ تین نقطوں والی پہلی ثاء غیر مشدد ہے اور عباد میں ایک نقطہ والی باء مشدد ہے۔

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ

سیدنا مسور رضی اللہ عنہ مخرمہ کے بیٹے کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے یہ زہری وقرشی سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بھانجے ہیں۔ ہجرت نبوی کے دو سال بعد ان کی پیدائش مکہ میں ہوئی۔ ذی الحجہ ۸ ہجری کو مدینہ پہنچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۸ سال تھی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی سماعت کی اور اس کو یاد رکھا' یہ بڑے فقیہ صاحب فضل اور دیندار تھے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک یہ مدینہ میں ہی اقامت گزیں رہے اور شہادت عثمان کے بعد مکہ منتقل ہو گئے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات تک وہیں مقیم رہے۔ انہوں نے یزید کی بیعت کو پسند نہیں کیا مگر پھر بھی مکہ میں ہی رہے۔ جب تک کہ یزید نے لشکر بھیجا اور مکہ کا محاصرہ کر لیا۔ اس وقت سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ یہاں مکہ میں موجود تھے۔ چنانچہ اس محاصرہ میں سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کو منجنیق سے پھینکا ہوا ایک پتھر لگا۔ یہ اس وقت پتھروں کی جگہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور اسی پتھر نے ان کی جان لے لی۔ یہ واقعہ ربیع الاول کی چاند رات کو ہوا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔ مسور میں میم مکسور سین مہملہ ساکن اور واؤ مفتوح ہے مخرمہ میں میم مفتوح خاء معجمہ ساکن اور راء مفتوح ہے۔

سیدنا مسیّب بن حزن رضی اللہ عنہ

سیدنا مسیّب رضی اللہ عنہ حزن کے بیٹے کی کنیت ابوسعید ہے یہ قرشی ومخزومی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد حزن رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہجرت کی۔ سیدنا مسیّب رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جو بیعت رضوان میں شریک ہوئے یہ اپنے والد حزن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان کی حدیث اہل حجاز کے ہاں پائی جاتی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے سعید بن مسیّب نے روایت کیا ہے۔ مسیّب میں میم مضموم سین مفتوح اور دو نقطوں والی یا مشدد مفتوح ہے حزن میں حاء مہملہ پر زبر کے ساکن اور آخر میں نون ہے۔

سیدنا مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ

سیدنا مستورد رضی اللہ عنہ شداد کے بیٹے فہری وقرشی ہیں' ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے' بعد میں یہ مصر میں رہائش پذیر ہو گئے اور ان میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک قول ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ اس وقت بچے تھے لیکن انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی سماعت کی اور اس کو یاد رکھا ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ شعبہ کے بیٹے ثقفی ہیں۔ یہ غزوۂ خندق کے سال مسلمان ہوئے اور ہجرت کر کے مدینہ پہنچے پھر کوفہ میں قیام پذیر ہو گئے اور وہیں ۵۰ ہجری میں ۷۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے' اس وقت یہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی جانب سے امیر تھے چند لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ

سیدنا مقدام رضی اللہ عنہ معدیکرب کے بیٹے کی کنیت ابوکریمہ ہے اور یہ کندی ہیں۔ اہل شام میں ان کا شمار ہوتا ہے اور وہاں ہی ان کی حدیث پائی جاتی ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔ یہ شام میں ۹۱ سال کی عمر میں ۸۷ ہجری میں فوت ہوئے۔

سیدنا مقدام بن الاسود رضی اللہ عنہ:

سیدنا مقدام رضی اللہ عنہ اسود کے بیٹے اور کندی ہیں اس کی وجہ یہ ہوئی کہ انہوں نے بنو کندہ سے عہد و پیمان کرلیا تھا اس لئے کندہ کی طرف منسوب ہوئے۔ ابن الاسود کہنے کی وجہ یہ ہوئی کہ یہ ان کے حلیف تھے یا ان کے پروردہ تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ یہ اسود کے غلام تھے' انہوں نے ان کو متبنیٰ بنالیا تھا یہ اسلام لانے والوں میں چھٹے آدمی ہیں ان سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور طارق بن شہاب وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ انہوں ں ے جرف میں جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے وفات پائی۔ لوگ ان کو وہاں سے اپنے کندھوں پر اٹھا کر لائے۔ اور بقیع میں ۳۳ ہجری میں دفن کیا' اس وقت ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔

سیدنا مہاجر بن خالد رضی اللہ عنہ:

سیدنا مہاجر رضی اللہ عنہ خالد بن ولید بن مغیرہ کے بیٹے مخزومی وقرشی ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بچے تھے اور ان دونوں میں اختلاف تھا۔ یہ خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے طرفدار تھے اور عبدالرحمٰن سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ' انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمل اور صفین میں شرکت کی۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مطابق لوگ کہتے ہیں کہ جنگ جمل میں ان کی آنکھ پھوٹ گئی تھی اور صفین میں شہید ہوگئے اور شہادت تک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے طرفدار رہے۔

سیدنا مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ:

سیدنا مہاجر رضی اللہ عنہ قنفذ کے بیٹے قرشی اور تیمی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مہاجر اور قنفذ یہ دونوں ان کے لقب ہیں جبکہ ان کا اصل نام عمرو بن خلف ہے۔ یہ مسلمان ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کر کے پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ یہ حقیقی مہاجر ہیں اور ایک قول ہے کہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور بصرہ میں رہنے لگے اور وہیں فوت ہوئے۔ ان سے ابوساسان حضین بن منذر نے روایت کیا ہے۔ قنفذ میں قاف پر ضمہ اور نون ساکن اور فاء اور ذال معجمہ ہے۔ اور ساسا کی کسی سین پر نقطے نہیں اور حضین میں حا مہملہ مضموم اور ضاد معجمہ مفتوح اور یا کے بعد نون ہے۔

سیدنا معیقیب بن ابی فاطمہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا معیقیب رضی اللہ عنہ ابو فاطمہ کے بیٹے دوسی اور سیدنا سعید بن ابی عاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے یہ مکہ میں کافی دیر پہلے مسلمان ہو چکے تھے دوسری ہجرت حبشہ میں انہوں نے بھی ہجرت کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جانے تک حبشہ میں ہی مقیم رہے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کی حفاظت پر مامور تھے ان کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال کا افسر اعلیٰ بنادیا تھا' ان سے ان کے بیٹے محمد اور پوتے ایاس بن الحارث روایت کرتے ہیں۔ یہ ۴۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ:

سیدنا معقل رضی اللہ عنہ یسار کے بیٹے اور مزنی ہیں۔ بیعت رضوان میں انہوں نے بھی بیعت کی۔ یہ بصرہ میں سکونت پذیر تھے اور بصرہ کی نہر معقل انہیں کی طرف منسوب ہے ان سے حسن اور ایک جماعت نے روایت کیا ہے' انہوں نے عبیداللہ بن زیاد کی امارت میں ۶۰ ہجری کے بعد وفات پائی اور ایک قول ہے کہ ان کی وفات سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوئی۔

سیدنا معقل بن سنان رضی اللہ عنہ:

سیدنا معقل رضی اللہ عنہ سنان کے بیٹے اشجعی ہیں۔ فتح مکہ میں شریک وحاضر ہوئے اور کوفہ میں رہنے لگے اہل کوفہ کے یہاں ان کی روایت پائی جاتی ہے۔ جنگ حرہ میں گرفتار ہو کر شہید کئے گئے' ان سے سیدنا ابن مسعود' علقمہ' حسن شعبی اور دوسرے حضرات نے روایت کیا ہے۔ معقل میں میم پر زبر عین ساکن اور قاف مکسور ہے۔

سیدنا معن بن عدی رضی اللہ عنہ:

سیدنا معن رضی اللہ عنہ عدی کے بیٹے بلوی اور عاصم کے بھائی ہیں۔ یہ غزوۂ بدر اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں شریک وحاضر رہے اور جنگ یمامہ میں سیدنا ابوبکر کے دور خلافت میں شہید ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور زید بن خطاب کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ جنگ یمامہ میں دونوں ایک ساتھ شہید ہو گئے۔

سیدنا معن بن یزید رضی اللہ عنہ:

سیدنا معن رضی اللہ عنہ یزید بن اخنس کے بیٹے سلمی ہیں' یہ خود بھی صحابی ہیں اور ان کے والد اور دادا بھی صحابی رضی اللہ عنہم ہیں۔ ان باتوں میں سے جو کہی گئی ہیں یہ بھی ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے۔ اہل کوفہ میں ان کا شمار ہوتا ہے' ان سے وائل بن کلاب وغیرہ نے روایت کیا۔

سیدنا مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا مجمع رضی اللہ عنہ جاریہ کے بیٹے انصاری اور مدنی ہیں۔ مسجد ضرار والے منافقین میں ان کے والد بھی داخل ہیں لیکن یہ خود مجمع ٹھیک رہے' یہ قاری تھے۔ کہا جاتا ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے نصف قرآن حاصل کیا۔ ان سے ان کے بھتیجے عبدالرحمٰن بن یزید وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخری دور میں ان کا انتقال ہوا۔ مجمع میں میم پر پیش اور جیم پر زبر اور دوسرا میم مشدد ہے اس کے نیچے کسرہ اور آخر میں عین مہملہ ہے۔

سیدنا محجن بن الادرع رضی اللہ عنہ:

سیدنا محجن رضی اللہ عنہ ادرع کے بیٹے اور اسلمی ہیں یہ ابتدائے اسلام میں ہی اسلام لے آئے تھے اور اہل بصرہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان سے حنظلہ بن علی اور رجاء اور سعید بن ابی سعید نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے طویل عمر پائی۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخری ایام خلافت میں وفات پائی۔ محجن میں میم کے نیچے زیر اور حاء مہملہ ساکن جیم پر زبر اور آخر میں نون ہے۔

سیدنا مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ:

سیدنا مخنف سلیم کے بیٹے غامدی ہیں۔ ان کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے اصفہان کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے اور ابو رملہ نے روایت کیا' ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ مخنف میں میم کے نیچے زیر خائے معجمہ ساکن نون پر زبر اور آخر میں فاء ہے۔

سیدنا مدعم رضی اللہ عنہ

سیدنا مدعم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں یہ حبشی غلام تھے۔ پہلے یہ رفاعہ بن زید کے غلام تھے انہوں نے ان کو بطور ہدیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا ان کا ذکر غلول میں ہے۔ مدعم میں میم پر کسرہ دال ساکن عین پر فتح دال اور عین پر نقطہ نہیں۔

سیدنا مرداس بن مالک رضی اللہ عنہ

سیدنا مرداس رضی اللہ عنہ مالک کے بیٹے اسلمی اصحاب شجرہ میں سے ہیں اور اہل کوفہ میں ان کا شمار ہوتا ہے ان سے قیس بن ابی حازم نے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث کے علاوہ ان کی کوئی حدیث نہیں ہے۔

سیدنا محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سیدنا محیصہ رضی اللہ عنہ مسعود کے بیٹے انصاری اور حارثی ہیں۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے اور ان میں ہی ان کی احادیث ملتی ہیں۔ یہ غزوۂ احد غزوۂ خندق اور دیگر غزوات میں شریک رہے ان سے ان کے بیٹے سعید نے روایت کیا ہے۔ محیصہ میں میم پر پیش اور حاء غیر منقوطہ پر زبر اور یائے مشدد کے نیچے زیر ہے اور صاد غیر منقوطہ پر زبر ہے۔

سیدنا محارق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

سیدنا محارق رضی اللہ عنہ عبداللہ کے بیٹے اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی حدیث میں بہت اختلاف ہے۔ ان سے ان کے بیٹے قابلوس کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔

سیدنا مخرفہ العبدی رضی اللہ عنہ

سیدنا مخرفہ عبدی رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے بعض نے مخرفہ عبدی کہا ہے اور بعض نے مخرفتہ کہا ہے۔ اکثر کا قول پہلا ہے ان سے سوید بن قیس نے روایت کیا ہے اور ان کا ذکر سوید کی حدیث میں ہے۔

سیدنا مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ

سیدنا مجاشع رضی اللہ عنہ مسعود کے بیٹے اسلمی ہیں' ان سے ابوعثمان ہندی نے روایت کیا ہے۔ یہ صفر ۳۶ ہجری میں جنگ جمل میں شہید ہوئے۔ ان کی حدیث اہل بصرہ کے یہاں پائی جاتی ہے۔

سیدنا مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ

سیدنا مرارہ رضی اللہ عنہ ربیع کے بیٹے عامر و انصاری ہیں' یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ تبوک سے رہ جانے والے تین اصحاب میں سے ایک ہیں۔ ان کی توبہ مقبول ہوئی اور ان کے متعلق قرآنی آیات اتریں۔ مرارہ میں میم پر پیش ہے۔

سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ عمیر کے بیٹے قریشی' عدوی بزرگ اور اہل فضل صحابہ میں سے ہیں۔ انہوں نے پہلی ہجرت حبشہ میں پہلے قافلہ کے ساتھ ہجرت کی پھر یہ بدر میں شریک ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیعت عقبہ کے بعد مدینہ روانہ فرمادیا تاکہ اہل مدینہ کو

قرآن سکھائیں اور دین کے متعلق بتلائیں۔ سب سے پہلے انہوں نے ہجرت سے پہلے مدینہ میں جمعہ قائم کیا۔ دور جاہلیت میں نہایت آرام کی زندگی گذارتے اور بہت باریک لباس استعمال کرتے تھے کہا جاتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بیعت عقبہ اولی کے بعد ہی ان کو مدینہ بھیج دیا' یہ انصار کے مکانوں پر جاتے اور انہیں اسلام کی دعوت دیتے اور کبھی ایک دو آدمی مسلمان بھی ہو جاتے۔ جب اسلام کی اشاعت ہوگئی تو بذریعہ خط وکتابت انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے جمعہ کی اجازت چاہی' آپ نے ان کو اجازت دے دی۔ پھر ستر آدمیوں کے ہمراہ عقبہ ثانیہ کے موقع پر یہ حاضر ہوئے اور مکہ میں تھوڑا سا قیام فرمایا اور پھر آپ کی ہجرت سے پہلے ہی مدینہ چلے گئے۔ مدینہ میں سب سے پہلے پہنچے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ۴۰ سال سے کچھ زیادہ تھی۔ مـــن المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه۔ یہ آیت ان کے بارہ میں ہی اتری۔ نبی اکرم ﷺ کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے یہ مسلمان ہوئے۔

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما:

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سفیان کے بیٹے قرشی اور اموی ہیں' ان کی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ ہے۔ یہ خود اور ان کے والد فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمان ہونے والوں میں سے ہیں اور مولفۃ القلوب میں بھی داخل تھے یہ وحی کی کتابت کرنے والوں میں بھی شامل تھے۔ کہا گیا ہے کہ انہوں نے وحی بالکل نہیں لکھی بلکہ نبی اکرم ﷺ کے مراسلات وغیرہ لکھے ہیں۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوسعید نے ان سے روایت کیا ہے۔ یہ اپنے بھائی زید کے بعد شام کے حاکم مقرر ہوئے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور سے وفات تک یہی حاکم رہے۔ یہ چالیس سال کا عرصہ ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں چار سال سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی پوری مدت خلافت' سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی پوری مدت خلافت اور ان کے بیٹے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت یہ کل بیس سال ہوئے پھر سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے خلافت ۴۱ ہجری میں ان کے سپرد کر دی تو حکومت مکمل طور پر ان کے پاس آ گئی اور مسلسل ۲۰ سال ان کے پاس حکومت رہی۔ انہوں نے دمشق میں رجب ۶۰ ہجری کو ۷۵ سال کی عمر میں وفات پائی' آخر عمر میں ان کو لقوہ ہوگیا تھا یہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں کہا کرتے تھے کہ کاش میں وادی ذی طوی میں قریش کا آدمی ہوتا اور یہ حکومت وغیرہ کچھ نہ جانتا ہوتا ان کے پاس نبی اکرم ﷺ کی قمیص موئے مبارک ازار چادر اور کچھ ناخن تھے۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے آپ کی چادر قمیص اور ازار میں کفن دیا جائے اور میرے ناک منہ اور ان اعضاء میں جن پر سجدہ کیا جاتا ہے نبی اکرم ﷺ کے بال اور ناخن مبارک بھر دیئے جائیں اور مجھے ارحم الراحمین کے سامنے تنہا چھوڑ دیا جائے۔ (وہ میرے ساتھ جو معاملہ اچھا سمجھے کرے)

سیدنا معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ:

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حکم کے بیٹے اور سلمی ہیں' یہ مدینہ میں رہائش پذیر تھے' ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے' ان سے ان کے بیٹے کثیر اور عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے ۱۱۷ ہجری میں انتقال فرمایا۔

سیدنا معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ جاہمہ کے بیٹے سلمی ہیں' ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے طلحہ بن عبیداللہ

نے روایت کیا ہے۔

سیدنا مروان بن الحکم رضی اللہ عنہ:

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ حکم کے بیٹے کی کنیت عبدالملک ہے' یہ قریشی اموی اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دادا ہیں۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے کہا جاتا ہے کہ دو ہجری میں پیدا ہوئے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ غزوہ خندق کے سال یا کسی اور سال میں پیدا ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی کیونکہ آپ نے ان کو طائف کی جانب جلا وطن کر دیا تھا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک یہ وہیں مقیم رہے پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو مدینہ واپس بلا لیا اور یہ اپنے بیٹے کے ساتھ مدینہ لوٹ آئے۔ دمشق کے مقام پر ۶۵ ہجری میں وفات پائی۔ کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ان میں سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما بھی ہیں' ان سے کچھ تابعین رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے جیسے عمرو بن زبیر اور علی بن حسین رحمہما اللہ۔

سیدنا مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ:

سیدنا مرہ رضی اللہ عنہ کعب کے بیٹے اور بہزی ہیں' ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے' ان سے کچھ تابعین نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے ۵۵ ہجری میں اردن میں وفات پائی۔

سیدنا فریرہ بن جابر رضی اللہ عنہ:

سیدنا فریرہ رضی اللہ عنہ جابر کے بیٹے ہیں اور بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ یہ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں ان کی احادیث اہل بصرہ کے ہاں ملتی ہیں ان سے ان کے اخیافی بھائی عودہ بن عبداللہ بن سعد نے روایت کیا ہے۔ مزیدہ میں میم پر زبر زاء ساکن اور یاء پر زبر ہے۔

سیدنا مسلم قرشی بن عبداللہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا مسلم رضی اللہ عنہ قرشی عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ ایک قول ہے کہ ان کا نام عبیداللہ بن مسلم ہے۔

سیدنا مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا مطلب رضی اللہ عنہ ابو وداعہ کے بیٹے ہیں اور ابو وداعہ کا نام حارث ہے۔ یہ سہمی اور قرشی ہیں' فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے پھر کوفہ میں جا کر قیام کیا اور پھر مدینہ میں آ گئے۔ ان کے باپ جنگ بدر میں قید ہو گئے تھے تو مطلب ان کو چھڑانے آئے تھے اور چار ہزار درہم فدیہ دے کر ان کو چھڑایا۔ ان سے عبداللہ بن زبیر اور دونوں بیٹوں کثیر' جعفر اور مطلب بن سائب نے جو ان کے بھتیجے ہیں روایت کیا ہے۔

سیدنا مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا مطلب رضی اللہ عنہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم کے بیٹے قرشی و ہاشمی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یہ کم عمر تھے' ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے ان سے عبداللہ بن حارث نے روایت کیا ہے' یہ جہاد افریقہ کی غرض سے ۲۹ ہجری میں مصر آئے ان سے اہل مصر کوئی روایت نہیں کرتے۔

سیدنا محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

سیدنا محمد رضی اللہ عنہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ یہ ۸ہجری میں حجۃ الوداع کے سال ذوالحلیفہ کے مقام پر پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہیں۔ یہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بکثرت اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے بیٹے قاسم نے بکثرت اور دوسرے تابعین رحمہم اللہ نے بھی روایت کیا ہے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے طرفداروں نے ان کو مصر میں ۳۸ ہجری میں قتل کر دیا تھا۔ اور ان کو مردہ گدھے میں رکھ کر جلا دیا گیا۔

سیدنا محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ

سیدنا محمد رضی اللہ عنہ حاطب کے بیٹے قرشی وجمحی ہیں ان کے والد' والدہ' بھائی حارث اور چچا خطاب تمام کے تمام صحابی ہیں رضی اللہ عنہم یہ ملک حبشہ میں پیدا ہوئے اور ۷۴ ہجری میں مکہ یا کوفہ کے اندر انہوں نے وفات پائی' ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے ابراہیم اور سماک بن حرب نے روایت کیا ہے' کہا جاتا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جن کا نام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر رکھا گیا۔

سیدنا محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

سیدنا محمد رضی اللہ عنہ عبداللہ بن جحش کے بیٹے قرشی اور اسدی ہیں' یہ ہجرت سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنے والد کے ساتھ ملک حبشہ کو ہجرت کی پھر یہ مکہ لوٹ آئے پھر انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ان سے ان کے آزاد کردہ ابوکثیر نے روایت کیا ہے۔

سیدنا محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ

سیدنا محمد رضی اللہ عنہ عمرو بن حزم کے بیٹے انصاری ہیں۔ یہ ۱۰ ہجری میں نجران کے مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پیدا ہوئے ان کے والد سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نجران کے عامل تھے' کہا جاتا ہے کہ ان کے والد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ان کی کنیت عبدالملک رکھیں۔ محمد فقیہ تھے اپنے والد اور سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اور اہل مدینہ کی ایک جماعت نے ان سے روایت کیا ہے۔ ۶۳ ہجری میں واقعہ حرہ کے دوران ۵۳ سال کی عمر میں قتل ہو گئے۔

سیدنا محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ

سیدنا محمد رضی اللہ عنہ' ابوعمیرہ کے بیٹے مزنی ہیں اور ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ ان سے جبیر بن نفیر نے روایت کیا ہے۔ عمیرہ میں عین غیر منقوط اور فتح ہے میم پر کسرہ اور آخر میں راء ہے۔

سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ

سیدنا محمد رضی اللہ عنہ مسلمہ کے بیٹے انصاری اور حارثی ہیں یہ غزوۂ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ انہوں نے سیدنا عمر بن خطاب اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا یہ اہل فضل صحابہ اور ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جو مدینہ میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے' یہ مدینہ میں ۴۳ ہجری میں ۷۷ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ:

سیدنا محمود رضی اللہ عنہ لبید کے بیٹے انصاری اور اشہلی ہیں۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث روایت کیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ صحابی ہیں جبکہ ابوحاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان کے صحابی ہونے کا حال معلوم نہیں ہوا۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے ان کو تابعین کے دوسرے طبقہ میں ذکر کیا ہے' جبکہ ابن عبیداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں امام بخاری رحمہ اللہ کا قول درست ہے اس لئے ان کا صحابی ہونا صحیح ہے اور سیدنا محمود رضی اللہ عنہ علماء میں سے تھے۔ انہوں نے سیدنا ابن عباس اور سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ یہ ۹۶ ہجری میں فوت ہوئے۔

سیدنا معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا معمر رضی اللہ عنہ عبداللہ کے بیٹے قرشی اور عدوی ہیں' یہ زمانہ قدیم ہی میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے' اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے اور اہل مدینہ کے ہاں ان کی احادیث ملتی ہیں۔ سعید بن مسیّب نے ان سے روایت کیا ہے۔

سیدنا مغیث رضی اللہ عنہ:

سیدنا مغیث رضی اللہ عنہ سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ) کے شوہر ہیں۔ یہ خود آل ابی احمد بن جحش کے آزاد کردہ ہیں۔ ان سے سیدنا ابن عباس اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔ مغیث' میم مضموم غین پر کسرہ اور یاء دو نقطوں والی ساکن اور ثاء مثلثہ ہے۔

سیدنا منذر بن ابی اسید رضی اللہ عنہ:

سیدنا منذر رضی اللہ عنہ ابو اسید کے بیٹے ساعدی ہیں۔ جب یہ پیدا ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے۔ آپ نے ان کو اپنی ران پر رکھا اور ان کا نام منذر رکھا۔ اسید اسد کی تصغیر ہے۔

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوموسیٰ کا نام عبداللہ رضی اللہ عنہ ہے' قیس کے بیٹے اشعری ہیں' مکہ میں مسلمان ہوئے اور انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر یہ اہل سفینہ کے ساتھ ہوئے' اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے۔ ۲۰ ہجری میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اہواز کو فتح کیا اور ابتدائے خلافت عثمان تک بصرہ کے ہی حاکم رہے' پھر وہاں سے معزول ہو کر کوفہ کی طرف منتقل ہو گئے اور وہیں قیام کیا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک کوفہ کے گورنر رہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف کو دور کرنے کے لئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حکم بنائے گئے اس کے بعد اپنی وفات ۵۲ ہجری تک مکہ میں ہی رہے۔

سیدنا ابومرثد بن حصین رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابومرثد رضی اللہ عنہ نام کناز رضی اللہ عنہ ہے' یہ حصین کے بیٹے ہیں ان کو ابن حصین غنوی کہا جاتا ہے' یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں' یہ اور ان کے بیٹے سیدنا مرثد رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے' یہ بڑے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے تھے۔ انہوں نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے اور ان سے سیدنا واثلہ بن اسقع اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کیا ہے۔ ۱۲ ہجری میں فوت ہوئے۔ کناز میں کاف پر زبر اور نون مشدد

اور آخر میں زاء ہے۔

سیدنا ابومسعود بن عمرو رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ کا نام عقبہ رضی اللہ عنہ' یہ عمرو کے بیٹے انصاری بدری اور بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے۔ اکثر مؤرخین کے نزدیک یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے جبکہ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ان کو بدری کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ چاہ بدر پر ٹھہرے تھے اس لئے بدر کی طرف منسوب ہو کر بدری کہلانے لگے اور یہ کوفہ میں اقامت گزیں ہو گئے تھے' انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی ان سے ان کے بیٹے بشیر اور دوسرے لوگوں نے روایت کیا۔

سیدنا ابومالک بن عاصم رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابومالک کا نام کعب رضی اللہ عنہ' یہ عاصم کے بیٹے اور اشعری ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ میں اور دوسرے حضرات نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ان سے عبدالرحمٰن بن غنم کی روایت میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بطور شک کہا ہے کہ ہم سے ابوعامر یا ابومالک نے حدیث بیان کی' امام ابن المدینی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہاں ابومالک ہی صحیح ہے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابومحذورہ کا نام سمرہ رضی اللہ عنہ ہے' یہ معیرہ کے بیٹے ہیں معیرہ میں میم مکسور ہے۔ ایک قول ہے کہ ان کا نام اوس بن معیر ہے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مکہ میں مؤذن تھے۔ انہوں نے ۵۹ ہجری میں انتقال فرمایا انہوں نے ہجرت نہیں کی تھی اور یہ وفات تک مکہ ہی میں مقیم رہے۔

سیدنا ابن مربع رضی اللہ عنہ:

سیدنا زید رضی اللہ عنہ مربع کے بیٹے انصاری ہیں۔ ایک قول ہے کہ ان کا ایک نام یزید ہے' یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عبداللہ ہے جبکہ پہلا قول کثیر لوگوں کا ہے۔ ان سے یزید بن شیبان نے روایت کیا ہے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے اور ان کی حدیث وقوف عرفات کے بارہ میں ہے۔ مربع میں میم مکسور راء ساکن باء موحدہ مفتوح اور عین مہملہ ہے۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ:

محمد رحمۃ اللہ علیہ بن علی بن ابی طالب کی کنیت ابوالقاسم ہے اور ان کی والدہ جعفر الحنفیہ کی بیٹی خولہ ہیں' کہا جاتا ہے کہ ان کی والدہ جنگ یمامہ میں گرفتار کر کے لائیں گئیں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں' سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے محمد بن حنفیہ کی والدہ کو دیکھا ہے' وہ سندھ کی باشندہ سیاہ فام اور بنوحنفیہ کی باندی تھیں۔ انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے ان کے بیٹے ابراہیم نے روایت کیا ہے۔ یہ مدینہ میں ۶۵ سال کی عمر میں ۸۱ ہجری کو فوت ہوئے اور بقیع میں مدفون ہیں۔

محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ بن علی حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی کنیت ابوجعفر ہے اور یہ باقر کے نام سے معروف ہیں انہوں نے اپنے والد زین العابدین اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث کی سماعت کی' ان سے ان کے صاحبزادے جعفر صادق نے روایت کیا ہے۔ یہ ۵۶ ہجری میں پیدا ہوئے اور مدینہ میں ۱۱۷ یا ۱۱۸ ہجری کو ۶۳ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی ان کے بارہ میں اور بھی اقوال ہیں' بقیع میں دفن ہوئے ان کا نام باقر اس لئے ہوا کہ یہ وسیع العلم تھے جس کے لئے تبقر فی العلم کا محاورہ بنا ہے۔

محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ بن حبان کے بیٹے کی کنیت ابوعبداللہ ہے' یہ انصار میں سے ہیں' ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے یہ مالکی مسلک کے بزرگوں میں سے ہیں اور خود امام مالک ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے' ان کے زہد تقویٰ عبادت فقہ علم اور ہر قسم کے متعلق فضائل ذکر کرتے تھے۔ انہوں نے مدینہ طیبہ میں ۷۴ سال کی عمر میں ۱۲۱ ہجری کو وفات پائی۔ حبان میں حاء مہملہ مفتوح اور باء مشدد ہے۔

محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ سیرین کے بیٹے کی کنیت ابوبکر ہے' یہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ انہوں نے سیدنا انس بن مالک' سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔ یہ فقیہ عالم عبادت گذار اور متقی آدمی اور محدث تھے اور مشہور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں' انہوں نے علوم شریعت کے فنون میں شہرت پائی۔ مورق العلم عجلی کا بیان ہے کہ میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو پرہیز گاری کے لحاظ سے ان سے زیادہ مسائل فقہ میں فقیہ اور پرہیز گاری میں پرہیز گار ہو۔ خلف بن ہشام کہتے ہیں کہ ابن سیرین کو ایک خاص سیرت اور کچھ خاص علامات اور مقام خشوع عطا کیا گیا ہے۔ لوگ ان کو دیکھتے تو اللہ تعالیٰ یاد آتا تھا۔ اشعث کہتے ہیں کہ جب ان سے حلال وحرام کے متعلق فقہ کا سوال کیا جاتا تو ان کا رنگ اڑ جاتا اور اس طرح بدل جاتا کہ وہ پہلے جیسے ابن سیرین معلوم نہیں ہوتے تھے۔ مہدی نے کہا کہ ہم ابن سیرین کے ساتھ نشست برخاست رکھتے تھے' وہ ہمارے پاس آتے تھے اور ہم ان کے پاس جاتے وہ ہم سے باتیں کرتے مگر جب موت کا ذکر ہوتا تو ان کا رنگ بدل کر زرد ہو جاتا اور ایسے لگتا کہ یہ پہلے والے شخص نہیں' بلکہ کوئی اور ہیں' یہ ۱۱۰ ہجری میں ۷۷ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

محمد بن سوقہ رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ سوقہ کے بیٹے کی کنیت ابوبکر ہے یہ غنوی اور کوفی بڑے عبادت گذار شخص ہیں۔ سیدنا انس نخعی اور ایک گروہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن المبارک اور ابن عیینہ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر بخوبی قادر نہ تھے' اپنے دوستوں پر ایک لاکھ درہم خرچ کر دیئے ثقہ اور پسندیدہ آدمی ہیں۔

محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ بن عمر بن حسن بن علی بن ابی طالب کے بیٹے۔ انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

محمد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ سلیمان باغندی کے بیٹے کی کنیت ابوبکر ہے' یہ واسط کے رہنے والے باغندی کے نام سے مشہور ہیں' یہ بغداد میں مقیم تھے' وہاں انہوں نے ایک جماعت سے حدیث بیان کی' ان سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں جن میں ابوداؤد سجستانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ یہ ۲۸۲ ہجری میں فوت ہوئے۔

محمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم کے بیٹے انصاری اور مدنی ہیں' انہوں نے اپنے والد سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے سفیان بن عیینہ نے اور مالک بن انس نے روایت کیا ہے' یہ اپنے والد کے بعد مدینہ کے قاضی تھے اور یہ اپنے بھائی عبداللہ سے بڑے تھے۔ ۱۳۲ ہجری میں ۷۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور ان کے والد کا انتقال ۱۲۰ ہجری میں ہوا۔

محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ منکدر تیمی کے بیٹے نے سیدنا جابر بن عبداللہ' سیدنا انس بن مالک اور سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہم اور اپنے چچا ربیعہ سے حدیث کو سنا اور ان سے ایک جماعت نے جن میں ثوری اور مالک بھی شامل ہیں روایت کرتے ہیں۔ یہ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ علم' زہد' عبادت اور دین میں پختگی اور عفت کے جامع ہیں۔

محمد بن صباح رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ صباح کے بیٹے ابوجعفر دولانی بزار کہلاتے ہیں اور سنن بزار کے مصنف یہی ہیں۔ یہ شریک' ہشیم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بخاری' مسلم' ابوداؤد اور احمد رحمہم اللہ کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔ یہ ثقہ حافظ حدیث ہیں۔ انہوں نے ۲۲۷ ہجری میں وفات پائی۔

محمد بن منتشر رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ منتشر کے بیٹے ہمدان کے رہنے والے اور مسروق کے بھتیجے ہیں۔ سیدنا ابن عمر اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا اور ایک گروہ ان سے روایت کرتا ہے۔

محمد بن خالد رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ خالد کے بیٹے سلمی ہیں' انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے اور ایک گروہ نے ان سے روایت کیا ہے۔

محمد بن زید رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ زید کے بیٹے ہیں جو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں' انہوں نے اپنے دادا' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اور ان سے ان کے بیٹوں اور احمد وغیرہ نے روایت کیا ہے' یہ ثقہ راوی ہیں۔

محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ کعب کے بیٹے قرظی ومدنی ہیں۔انہوں نے چند صحابہ رضی اللہ عنہم سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے محمد بن منکدر وغیرہ نے روایت کیا ہے' ان کے والد جنگ قریظہ میں نہ جم سکے اس لئے چھوڑ دیئے گئے۔۱۰۸ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

محمد بن ابی المجالد رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ ابومجالد کے بیٹے کوفہ کے رہنے والے اور کوفہ کے تابعین میں سے ہیں' ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں ہے۔انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابواسحٰق اور شعبہ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

محمد بن قیس رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ بن قیس بن مخرمہ کے بیٹے قرشی اور حجازی ہیں۔انہوں نے سیدنا ابوہریرہ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور ان سے عبداللہ بن کثیر وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ ابراہیم کے بیٹے قرشی وتیمی ہیں۔انہوں نے سیدنا علقمہ بن وقاص اور سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہما سے حدیث کی سماعت کی۔امام ترمذی نے صبح کی دو رکعات کے بارہ میں ان کی حدیث نقل کی ہے۔اس کی سند یہ ہے' روایت ہے قیس سے جو سعد بن سعید کے دادا ہیں' ترمذی نے کہا ہے کہ یہ قیس عمر بن قیس بن فہد کے بیٹے ہیں پھر کہا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس سے نہیں سنا۔قہد یا فہدان میں سے جو بھی ہے وہ مفتوح ہے۔

محمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ بن ابی بکر کا نام عوف ہے یہ ثقفی اور حجازی ہیں۔انہوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

محمد بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ مسلم کے بیٹے کی کنیت ابوزبیر ہے' ان کا حرف زاء میں ذکر ہو چکا ہے۔

محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ قاسم کے بیٹے کی کنیت ابوخلاد ہے' یہ نابینا تھے اور ابوالعباس کے نام سے مشہور تھے۔یہ ابوجعفر منصور کے آزاد کردہ ہیں۔اصل میں یمامہ کے ہیں۔یہ ۱۹۱ ہجری میں اہواز میں پیدا ہوئے' بصرہ میں پرورش پائی' بہت ہی قوی الحفظ زبردست فصیح اور حاضر جواب تھے۔انہوں نے ۲۳۸ ہجری میں وفات پائی۔ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

محمد بن فضل:

محمد رحمۃ اللہ علیہ فضل بن عطیہ کے بیٹے ہیں اپنے دادا اور زیاد بن علاقہ اور منصور سے روایت کرتے ہیں اور ان سے داؤد بن رشید اور

محمد بن عیسیٰ المدائنی نے روایت کیا ہے۔ محدثین نے ان کو قابل ترک قرار دیا ہے۔ یہ ۱۸۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

محمد بن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ

محمد رحمۃ اللہ علیہ اسحٰق کے بیٹے مدینہ کے رہنے والے' قیس بن مخرمہ کے آزاد کردہ اور تابعی ہیں۔ انہوں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ اور سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی اور تابعین کی ایک بڑی جماعت سے حدیث کی سماعت کی۔ ان کی حدیث کی روایت ائمہ اور علماء کرتے ہیں مثلاً یحیٰی بن سعید' ثوری' نخعی اور ابن عیینہ وغیرہ اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ بھی روایت کرتے ہیں۔ سیر اور مغازی لوگوں کے مخصوص حالات آفرینش عالم کے واقعات' انبیاء علیہم السلام کے قصے' علم قرآن وحدیث اور فقہ کے عالم تھے۔ یہ بغداد تشریف لے گئے اور حدیث روایت کی۔ ۱۵۰ ہجری میں بغداد ہی میں ان کا انتقال ہوا اور مقبرہ خزران میں بجانب مشرق دفن کئے گئے۔

مسدد بن مسرہد رحمۃ اللہ علیہ

مسدد رحمۃ اللہ علیہ مسرہد کے بیٹے بصرہ کے باشندہ ہیں۔ انہوں نے حماد بن زید اور ابوعوانہ وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی' ان سے بخاری ابوداؤد اور بہت سے لوگوں رحمہم اللہ نے روایت کیا۔ ۲۲۸ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ مسرہد میں میم مضموم سین مہملہ مفتوح اور راء ساکن اور حاء مفتوح ہیں۔

مجاہد بن جبر رحمۃ اللہ علیہ

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ جبر کے بیٹے کی کنیت ابوالحجاج ہے' یہ عبداللہ بن سائب کے آزاد کردہ دوسرے درجہ کے تابعین میں ہیں یہ مکہ کے قراء اور فقہاء اور مکہ کے مشہور لوگوں میں سے اور معروف سرکردہ شخص ہیں یہ قراءت اور تفسیر کے امام ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے' یہ ۱۰۰ ہجری میں انتقال فرما گئے۔ جبر میں جیم پر زبر اور باء موحدہ ساکن ہے۔

مہاجر بن مسمار رحمۃ اللہ علیہ

مہاجر رحمۃ اللہ علیہ مسمار کے بیٹے زہری یعنی بنوزہرہ کے آزاد کردہ ہیں۔ انہوں نے عامر بن سعد سے اور ان سے ابوذویب وغیرہ نے روایت کیا' یہ ثقہ ہیں۔

مکحول بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

مکحول رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ کے بیٹے کی کنیت ابوعبداللہ ہے' یہ شام کے باشندے ہیں اور کابل سے قید کر کے لائے گئے تھے یہ قیس قبیلہ کی ایک عورت یا بنی لیث کے غلام اور امام اوزاعی کے استاد تھے' امام زہری کہتے ہیں کہ علماء چار ہیں' مدینہ میں ابن مسیب' کوفہ میں شعبہ' بصرہ میں حسن بصری اور شام میں مکحول۔ فتوے میں مکحول سے زیادہ کوئی صاحب بصیرت نہ تھا جب فتویٰ دیتے تو کہتے لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ میری رائے ہے' کبھی غلط ہوتی ہے' کبھی درست۔ ایک جماعت سے انہوں نے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ یہ ۱۱۸ ہجری میں فوت ہو گئے۔

مسروق بن الاجدع رحمۃ اللہ علیہ

مسروق رحمۃ اللہ علیہ اجدع کے بیٹے ہمدانی اور کوفی ہیں۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے اسلام لائے' انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم

کے صدر اول مثلاً سیدنا ابوبکر' سیدنا عمر' سیدنا عثمان' سیدنا علی رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا' یہ سرکردہ فقہاء میں سے تھے۔ مرہ بن شرحبیل کہتے ہیں کہ کسی ہمدانی عورت نے مسروق جیسا بیٹا نہیں جنا۔ شعبی نے فرمایا کہ اگر کسی گھرانے کے لوگ جنت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں تو وہ یہ ہیں۔ اسود علقمہ اور مسروق۔ محمد بن منتشر کہتے ہیں کہ خالد بن عبداللہ بصرہ کے گورنر تھے' انہوں نے بطور ہدیہ تیس ہزار کی رقم مسروق کی خدمت میں پیش کی کہ یہ ان کے فقر کا زمانہ تھا مگر انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ بچپن میں ان کو چرالیا گیا تھا پھر مل گئے تو ان کا نام مسروق ہو گیا' ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا' انہوں نے کوفہ میں ۶۲ ہجری میں وفات پائی۔

مرثد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

مرثد رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ کے بیٹے کی کنیت ابوالخیر ہے' یہ مزنی اور مصری ہیں' سیدنا عقبہ بن عامر' سیدنا ابوایوب' سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے یزید بن ابوحبیب نے روایت کیا ہے۔

مالک بن مرثد رحمۃ اللہ علیہ

مالک رحمۃ اللہ علیہ مرثد کے بیٹے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے سماک بن ولید وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم بن ابی بکرہ رحمۃ اللہ علیہ

مسلم رحمۃ اللہ علیہ ابوبکرہ کے بیٹے تابعی اور ثقفی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے عثمان شحام نے روایت کیا ہے۔

مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ

مسلم رحمۃ اللہ علیہ یسار کے بیٹے اور جہنی ہیں۔ سورہ اعراف کی تفسیر میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث حسن ہے لیکن انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلم بن یسار نے نعیم سے اور انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔

مصعب بن سعد رحمۃ اللہ علیہ

مصعب رحمۃ اللہ علیہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور قرشی ہیں۔ یہ اپنے والد' سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ان سے سماک بن حرب وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

معن بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

معن رحمۃ اللہ علیہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کے بیٹے ہذلی ہیں' انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔

معدان بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ

معدان رحمۃ اللہ علیہ طلحہ کے بیٹے اور یعمری ہیں، انہوں نے سیدنا عمر' سیدنا ابودرداء اور سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہم سے حدیث کی سماعت کی ہے۔

معمر بن راشد رحمۃ اللہ علیہ

معمر رحمۃ اللہ علیہ راشد کے بیٹے کی کنیت ابوعروہ ہے یہ ازدی یعنی ان کے آزاد کردہ ہیں۔ انہوں نے زہری اور ہمام سے روایت کیا

اوران سے ثوری اور ابن عیینہ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں نے ان سے دس ہزار احادیث سنیں۔انہوں نے ۱۵۳ہجری میں ۵۸ سال کی عمر میں وفات پائی۔

مہلب بن ابی صفرہ:

مہلب رحمہ اللہ ابوصفرہ کے بیٹے ازدی ہیں' خوارج کے ساتھ ان کے مخصوص مقامات اور مشہور لڑائیاں منقول ہیں۔انہوں نے سیدنا سمرہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث کی سماعت کی اوران سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے' انہوں نے عبدالملک بن مروان کے عہد میں ملک خراسان کے مقام مرورود میں ۸۳ہجری میں وفات پائی۔بصرہ کے تابعین میں سے یہ پہلے طبقہ کے تابعی ہیں۔

المورق بن مشمرج رحمہ اللہ:

مورق رحمہ اللہ مشمرج کے بیٹے کی کنیت ابوالمعتمر ہے' یہ عجلی و بصری ہیں۔سیدنا ابوذر' سیدنا انس بن مالک اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم سے حدیث نقل کرتے ہیں اوران سے مجاہد' قتادہ وغیرہ روایت کرتے ہیں' مورق میں میم مضموم واؤ مفتوح اور راء مشدد اور قاف ہے۔مشمرج میں میم شین معجمہ مفتوح میم ساکن راء مکسور اور جیم ہے۔

موسیٰ بن طلحہ رحمہ اللہ:

موسیٰ رحمہ اللہ طلحہ کے بیٹے کی کنیت ابوعیسیٰ تیمی ہے یہ قرشی ہیں۔انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی۔یہ ۱۰۴ہجری میں فوت ہوئے۔

موسیٰ بن عبداللہ رحمہ اللہ:

موسیٰ رحمہ اللہ عبداللہ کے بیٹے جہنی اور کوفی ہیں۔انہوں نے مجاہد اور مصعب بن سعد سے حدیث کی سماعت کی اوران سے شعبی اور یحییٰ بن سعید اور یعلی نے روایت کیا ہے۔

موسیٰ بن عبیدہ:

موسیٰ رحمہ اللہ عبیدہ کے بیٹے زیدی ہیں۔انہوں نے محمد بن کعب اور محمد بن ابراہیم سے اوران سے شعبی اور عبداللہ بن موسیٰ اور علی نے روایت کی ہے۔محدثین ان کو ضعیف کہتے ہیں۔یہ ۱۵۳ہجری میں فوت ہوئے۔

مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ:

مطرف رحمہ اللہ عبداللہ کے بیٹے شخیر کے بیٹے عامری اور بصری ہیں۔سیدنا ابوذر اور سیدنا عثمان بن ابی عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے ۸۷ہجری کے بعد انتقال فرمایا۔مطرف میں میم مضموم طاء مہملہ مفتوح اور راء مہملہ مشدد و مکسور ہے اور فاء ہے شخیر میں شین معجمہ پر کسرہ اور خاء معجمہ پر تشدید اور کسرہ ہے۔

معاذ بن زہرہ رحمہ اللہ:

معاذ رحمہ اللہ زہرہ کے بیٹے سلمی کوفی تابعی ہیں۔ان سے حصین بن عبدالرحمن نے روایت کیا ہے۔

معاذ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن حبیب کے بیٹے جہنی اور مدنی ہیں۔ یہ اپنے والد سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

مخلد بن خفاف رحمۃ اللہ علیہ

مخلد رحمۃ اللہ علیہ خفاف کے بیٹے ہیں انہوں نے عروہ سے روایت کی اور ان سے ابن ذئب نے۔ ان کی حدیث الخراج بالضمان ہے۔

مختار بن فلفل رحمۃ اللہ علیہ

مختار رحمۃ اللہ علیہ فلفل کے بیٹے مخزومی اور کوفی ہیں انہوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ثوری وغیرہ نے روایت کیا۔ فلفل میں دونوں فاء مضموم ہیں۔

مغیرہ بن زیاد:

مغیرہ زیاد کے بیٹے بجلی اور موصلی ہیں۔ انہوں نے عکرمہ اور مکحول سے اور ان سے وکیع اور عاصم اور ایک گروہ نے روایت کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو منکر حدیث کہا ہے اور کہا کہ میں نے مغیرہ بن زیاد کو صحابہ میں نہیں پایا۔

مغیرہ بن مقسم رحمۃ اللہ علیہ

مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ مقسم کے بیٹے کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ یہ صاحب تفقہ اور نابینا تھے۔ ابووائل اور شعبہ سے انہوں نے اور شعبہ زائدہ اور ابن فضیل نے ان سے روایت نقل کی ہے۔ جریر نے ان سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ جو بات میرے کان میں پڑی میں اس کو نہیں بھولا۔ یہ ۱۳۳ ہجری میں فوت ہوئے۔

مثنیٰ بن صباح:

مثنیٰ صباح کے بیٹے پہلے یمانی پھر مکی ہیں۔ انہوں نے عطاء، مجاہد، عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے اور ان سے عبدالرزاق وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ابوحازم اور دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ حدیث کے معاملہ میں نرم ہیں۔ یہ ۱۴۹ ہجری میں فوت ہوئے۔

معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ

معاویہ رحمۃ اللہ علیہ قرہ کے بیٹے کی کنیت ابوایاس ہے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے ہیں اپنے والد اور سیدنا انس بن مالک اور سیدنا عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہم سے حدیث سنی، ان سے قتادہ شعبی اور اعمش نے سماع کیا۔ ایاس میں ہمزہ مکسور اور دو نقطوں والی یاء غیر مشدد ہے۔

معاویہ بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ

معاویہ رحمۃ اللہ علیہ مسلم کے بیٹے کی کنیت ابونوفل ہے، انہوں نے سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم سے حدیث کو سنا۔ ان سے شعبہ اور ابن جریج نے روایت کیا۔

میناء رحمۃ اللہ علیہ

میناء رحمۃ اللہ علیہ اپنے مولیٰ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف اور سیدنا عثمان اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہے اور ان سے عبدالرزاق کے والد نے لیکن ان کو نقل حدیث کے معاملہ میں ضعیف قرار دیا گیا۔

ابوملیح بن اسامہ رحمۃ اللہ علیہ

ابوملیح کا نام عامر رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ یہ اسامہ کے بیٹے ہذلی اور بصری ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ ملیح میں میم پر زبر لام مکسور حاء مہملہ ہے۔

مودود بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

ابومودود کا نام عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ہے یہ ابوسلیمان کے بیٹے اور مدینہ کے باشندہ ہیں۔ انہوں نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور سیدنا سائب بن یزید اور سیدنا عثمان ضحاک رضی اللہ عنہم سے حدیث کی سماعت کی ہے اور ان سے ابن مہدی اور عقبی اور کامل بن طلحہ نے روایت کیا۔ محدثین نے ان کو حدیث کے بارہ میں ثقہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے مہدی کی امارت کے زمانہ میں وفات پائی۔ باب فضائل سیدالمرسلین میں ان کا ذکر ہے۔

ابوماجد رحمۃ اللہ علیہ

ابوماجد حنفی (بنوحنیفہ کی طرف منسوب) سیدنا ابن مسعود یحییٰ اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث باب المشی بالجنازہ میں ان کا ذکر ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا نام ابوماجد ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ وہ ان کی حدیث کو ضعیف بتلاتے ہیں۔ ابن عیینہ کہتے ہیں یہ اس پرندہ کی طرح ہیں جو اڑ گیا ہو۔

ابومسلم رحمۃ اللہ علیہ

ابومسلم رحمۃ اللہ علیہ خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے یہ ایک زاہد آدمی ہیں زیادہ صحیح یہی ہے۔ سیدنا ابوبکر سیدنا عمر اور سیدنا معاذ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی۔ ان سے جبیر بن نفیر اور عروہ اور ابوقلابہ نے روایت کی۔ ان کے مناقب بہت ہیں۔ یہ ۶۲ ہجری میں فوت ہوئے۔

ابوالمطوس رحمۃ اللہ علیہ

ابوالمطوس رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور ان سے خبیب بن ثابت روایت کرتے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ان کے اور خبیب کے درمیان ایک قابل اعتماد عمارۃ ہے۔ یعنی اگرچہ خبیب نے ان سے ملاقات نہیں کی لیکن جس واسطہ سے یہ روایت کرتے ہیں وہ قابل اعتماد ہے۔

ابن المدینی رحمۃ اللہ علیہ

علی رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ ان کا ذکر حرف عین میں گذر چکا ہے۔

ابن المثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ

ان کا نام عمر رحمۃ اللہ علیہ ہے یہ عبداللہ بن مثنیٰ بن انس بن مالک کے بیٹے انصاری اور بصری ہیں یہ اپنے والد اور سلیمان تیمی اور حمید

الطویل سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے قتیبہ' احمد بن حنبل اور بخاری جیسے مشہور ائمہ وغیرہ ﷭ نے روایت کیا ہے۔ رشید کے عہد میں عہدہ قضا پر مامور تھے اس کے بعد بغداد تشریف لائے تو وہاں بھی قاضی مقرر ہوئے اور یہاں انہوں نے اپنی روایات بیان کیں۔ پھر بصرہ لوٹ گئے۔ ان کی تاریخ پیدائش ۱۱۸ ہجری اور وفات ۲۱۵ ہجری ہے۔

ابن ابی ملیکہ ﷫:

ان کا نام عبداللہ ﷫ ہے' ابوعبداللہ کے بیٹے ہیں ان کا ذکر حرف عین میں ہو چکا ہے۔

محاربی ﷫:

ان کا نام عبدالرحمٰن ﷫ بن محمد ہے' انہوں نے اعمش اور یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے اور ان سے احمد اور علی بن حرب روایت کرتے ہیں۔ یہ حافظ حدیث ہیں۔ ۱۹۵ ہجری میں فوت ہوئے۔ محاربی میں میم مضموم حاء مہملہ اور راء مہملہ اور باء موحدہ ہے۔ یہ نسبت قریش کے ایک بطن محارب کی طرف ہے۔

صحابیات رضی اللہ عنہن کے حالات

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا:

ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا حارث کی بیٹی ہلالیہ عامریہ ہیں' کہا جاتا ہے کہ ان کا نام برہ تھا اور نبی اکرم ﷺ نے بدل کر میمونہ رکھ دیا۔ یہ جاہلیت میں مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح میں تھیں' انہوں نے ان کو چھوڑ دیا تو ابورحم سے نکاح کر لیا اور ابورحم کی وفات کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا۔ یہ نکاح ذوالقعدہ ۷ ہجری میں عمرہ قضاء کے موقع پر مکہ سے دس میل دور سرف کے مقام پر ہوا۔ قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ ۶۱ ہجری میں اسی جگہ پر جہاں ان کا نکاح ہوا تھا اسی جگہ پر انہوں نے وفات پائی۔ سن وفات کے بارہ میں اور بھی اقوال ہیں۔ نماز جنازہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھائی یہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی زوجہ سیدہ ام الفضل اور اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہن کی بہن ہیں۔ یہ آپ ﷺ کی بیویوں میں سے آخری بیوی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے بعد آپ نے کسی سے نکاح نہیں کیا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کیا' جن میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

سیدہ ام المنذر رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام المنذر رضی اللہ عنہا بنت قیس انصاریہ کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ یہ بنو عدی میں سے صحابیہ ہیں۔ ان سے ایک حدیث یعقوب بن ابی یعقوب نے روایت کیا ہے۔

سیدہ ام معبد بنت خالد رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام معبد رضی اللہ عنہا خزاعہ کی ایک عورت ہیں' ان کا نام عاتکہ ہے' یہ خالد کی بیٹی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اس وقت مسلمان ہوئیں جب سفر مدینہ کے دوران نبی اکرم ﷺ نے ان کے ہاں قیام کیا اور ایک قول ہے کہ یہ مدینہ آ کر مسلمان ہوئیں ان کی مشہور حدیث ام معبد کے نام سے مشہور ہے۔

سیدہ ام معبد بنت کعب رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام معبد رضی اللہ عنہا کعب بن مالک کی بیٹی انصاریہ ہیں' انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ان سے ان کے بیٹے معبد نے روایت کیا یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ یہ ام معبد کعب بن مالک انصاری سلمی کی بیوی ہیں۔اور یہی کعب بن مالک انصاری کی بیٹی ہیں ان سے ان کے بیٹے معبد نے روایت کیا ہے' جو کچھ بخاری کی تاریخ میں باب معبد میں ذکر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ معبد کعب بن انصاری کے بیٹے ہیں اور یہ ابن عبدالبر کے قول کی تائید ہے۔

سیدہ ام مالک البہزیہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام مالک رضی اللہ عنہا' بہزیہ حجازی ہیں' ان سے طاؤس اور مکحول نے روایت کیا ہے۔

تابعیات رحمۃ اللہ علیہن کے حالات

معاذہ بنت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہا:

معاذہ رحمۃ اللہ علیہا عبداللہ کی بیٹی اور عدویہ ہیں۔سیدنا علی اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

مغیرہ رحمۃ اللہ علیہا:

مغیرہ رحمۃ اللہ علیہا حجاج بن حسان کی بہن ہیں۔انہوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور ان سے روایت بھی کیا ہے اور مغیرہ سے ان کے بھائی حجاج نے روایت کیا ہے' ان کی حدیث باب الرجل میں آتی ہے۔

حرف النون

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ:

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کی کنیت ابوعبداللہ ہے' یہ انصار میں سے ہیں۔مسلمانان انصار میں ہجرت کے بعد سب سے پہلے یہی پیدا ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۸ سال ۷ ماہ تھی۔یہ خود اور ان کے والدین صحابی ہیں' کوفہ میں قیام پذیر تھے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں کوفہ کے حاکم تھے پھر حمص کے والی بنا دیئے گئے۔انہوں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لئے لوگوں کو مائل کرنا شروع کیا۔اہل حمص نے ان کو تلاش کر کے ۶۴ ہجری میں قتل کر دیا۔ان سے ایک جماعت نے جن میں ان کے بیٹے محمد اور شعبی بھی شامل ہیں نے روایت کیا ہے۔

سیدنا نعمان بن عمرو بن مقرن رضی اللہ عنہ:

سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ بن عمرو بن مقرن مزنی ہیں' بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہ مدینہ کے چار سو آدمیوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے' پہلے بصرہ میں رہے پھر کوفہ میں منتقل ہو گئے' یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی جانب سے جیش نہاوند کے عامل تھے۔۲۱ ہجری

کونہاوند کو فتح کر کے شہید ہو گئے ان سے معقل بن یسار اور محمد بن سیرین نے روایت کیا ہے۔ مقرن میں میم پر پیش قاف پر زبر راء پر تشدید اور کسرہ اور آخر میں نون ہے۔

سیدنا نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ:

سیدنا نعیم رضی اللہ عنہ مسعود کے بیٹے اشجعی ہیں۔ یہ ہجرت کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور غزوۂ خندق کے موقعہ پر مسلمان ہوئے' انہوں نے ہی بنو قریظہ اور ابو سفیان بن حرب میں اختلاف پیدا کر دیا تھا' انہوں نے ہی مشرکین کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ناکام واپس کیا ان کا یہ واقعہ مشہور ہے' یہ مدینہ طیبہ میں رہتے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے سلمہ نے روایت کیا ہے۔ یہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں فوت ہوئے ایک قول کے مطابق یہ جنگ جمل میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پہنچنے سے قبل قتل کر دیئے گئے۔

سیدنا نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ:

سیدنا نعیم رضی اللہ عنہ ہمار کے بیٹے ہیں۔ ہمار میں یاء مفتوح میم مشدد اور راء ہے' کہا جاتا ہے کہ ہمار کے آخر میں میم ہے' یہ قبیلہ غطفان کے آدمی ہیں' ابو ادریس خولانی نے ان سے روایت کیا ہے۔

سیدنا نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا نعیم رضی اللہ عنہ عبداللہ کے بیٹے قرشی' عدوی اور نحام کے نام سے مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ نعیم نحام بن عبداللہ کے بیٹے ہیں یہ مکہ میں بہت پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لائے اور اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھے۔ چونکہ اپنی قوم میں شریف النفس تھے اس لئے ان کی قوم نے ان کو ہجرت سے منع کر دیا۔ یہ اپنی قوم کی بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کا خرچ اٹھاتے تھے' انہوں نے ان سے کہہ دیا کہ کتنے بھی دین پر رہو مگر ہمارے پاس رہو۔ صلح حدیبیہ میں ۷ ہجری کو ہجرت کی اور جنگ اجنادین میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دنوں میں شہید ہوئے۔ ان سے نافع اور محمد بن ابراہیم تیمی نے روایت کیا۔ نحام میں نون پر زبر اور حاء مہملہ پر تشدید ہے اجنادین میں ہمزہ پر زبر جیم ساکن اور نون اور دال پر زبر ہے اور دو نقطوں والی یاء ساکن ہے۔

سیدنا ناجیہ بن جندب رضی اللہ عنہ:

سیدنا ناجیہ رضی اللہ عنہ جندب کے بیٹے اسلمی ہیں' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے نگران تھے۔ کہا گیا ہے کہ یہ عمرو کے بیٹے ہیں اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں اور ان کا نام ذکوان تھا۔ ان کو ناجیہ اس لئے کہا کہ ان کو قریش سے نجات ملی۔ یہی وہ صحابی ہیں جو حدیبیہ کے موقع پر قلیب میں آپ کا تیر لے کر اترے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے ان سے عروہ بن زبیر نے روایت کیا' انہوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں مدینہ میں وفات پائی۔

سیدنا نبیشۃ الخیر رضی اللہ عنہ:

سیدنا نبیشۃ الخیر رضی اللہ عنہ بنو ہذیل میں سے ہیں۔ ابو ملیح اور ابو قلابہ نے ان سے روایت کیا ہے یہ اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں اور ان ہی کے ہاں ان کی حدیث ملتی ہے۔

سیدنا نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا نوفل رضی اللہ عنہ معاویہ کے بیٹے دیلمی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ دور جاہلیت میں ان کے ساٹھ سال گذرے اور دور اسلام میں بھی ساٹھ سال جبکہ ایک قول ہے کہ یہ سو سال زندہ رہے۔ سب سے پہلے یہ غزوۂ فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ اسلام تو پہلے ہی لا چکے تھے۔ اہل حجاز میں ان کا شمار ہے' انہوں نے یزید بن معاویہ کے عہد میں مدینہ میں وفات پائی۔ کچھ لوگ ان سے روایت کرتے ہیں دیلمی میں دال مکسور اور یاء ساکن ہے۔

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ:

سیدنا نواس رضی اللہ عنہ سمعان کے بیٹے بنوکلاب میں سے ہیں' یہ شام میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور اہل شام میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ جبیر بن نفیر اور ابوادریس خولانی نے ان سے روایت کیا ہے سمعان میں سین مہملہ پر کسرہ اور کہا جاتا ہے کہ اس پر زبر ہے اور میم ساکن اور عین مہملہ ہے۔

سیدنا نفیع بن الحارث رضی اللہ عنہ:

سیدنا نفیع رضی اللہ عنہ حارث کے بیٹے ثقفی کی کنیت ابوبکرہ ہے۔ ان کا ذکر حرف باء میں ہو چکا ہے۔

سیدنا نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا نافع رضی اللہ عنہ عتبہ بن ابی وقاص کے بیٹے بنوزہرہ میں سے ہیں اور یہ سیدنا سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے ہیں۔ ان سے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے' یہ فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔

سیدنا ابونجیح رحمۃ اللہ علیہ:

سیدنا ابونجیح کا نام عمرو رضی اللہ عنہ بن عتبہ ہے۔ حرف عین میں ان کا ذکر گذر چکا ہے۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

نافع بن سرجس رحمۃ اللہ علیہ

نافع رحمۃ اللہ علیہ سرجس کے بیٹے اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ' یہ دیلمی اور اکابر تابعین میں سے ہیں انہوں نے سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہم سے حدیث کی سماعت کی ہے اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے جن میں زہری' مالک بن انس شامل ہیں روایت کیا ہے۔ یہ حدیث کے بارہ میں شہرت یافتہ لوگوں میں سے ہیں نیز ان ثقہ راویوں میں سے ہیں جن سے روایت حاصل اور جمع کی جاتی ہے اور جن کی حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اکثر حدیث کا حصہ ان پر موقوف ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں نافع رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سن لیتا ہوں تو پھر کسی اور راوی سے سننے سے بے فکر ہو جاتا ہوں۔ یہ ۱۱۷ ہجری میں فوت ہوئے۔ سرجس میں سین مہملہ مفتوح راء ساکن اور جیم مکسور ہے۔

نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ

نافع رحمۃ اللہ علیہ جبیر کے بیٹے مطعم کے پوتے' قریش میں سے اور حجاز کے رہنے والے ہیں۔ اپنے والد اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

نافع بن غالب رحمۃ اللہ علیہ

نافع رحمۃ اللہ علیہ غالب کے بیٹے کی کنیت ابو غالب ہے یہ خیاط' باہلی اور بصرہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ان سے عبدالوارث روایت کرتے ہیں۔

نبیہ بن وہب رحمۃ اللہ علیہ

نبیہ رحمۃ اللہ علیہ وہب کے بیٹے کعبی اور حجازی ہیں۔ انہوں نے ابان بن عثمان اور کعب جو سعید بن عاص کے آزاد کردہ ہیں سے روایت کیا ہے اور ان سے نافع روایت کرتے ہیں۔ نبیہ میں نون پر ضمہ اور باء موحدہ پر فتح ہے اور یاء ساکن ہے اس کے نیچے دو نقطے ہیں۔

نضر بن شمیل رحمۃ اللہ علیہ

نضر رحمۃ اللہ علیہ شمیل کے بیٹے کی کنیت ابوالحسن ہے' یہ بنو مازن میں سے ہیں۔ انہوں نے مرو میں سکونت اختیار کی اور وہیں پر ہی تقریباً ۲۰۳ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے۔ یہ لغت نحو اور تمام فنون ادبیہ کے امام تھے۔ شمیل میں شین معجمہ پر پیش ہے۔

ناصح بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

ناصح رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ کے بیٹے اور محلمی ہیں' ان کا ذکر باب الشفقۃ والرحمۃ میں ہے۔ انہوں نے سماک اور یحییٰ بن کثیر سے اور ان سے یحییٰ بن یعلی اور اسحٰق مسلم سلولی نے روایت کیا ہے' یہ نیک طینت انسان ہیں' محدثین نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔

نفیلی رحمۃ اللہ علیہ

عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن محمد بن علی بن نفیل حافظ حدیث ہیں۔ انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اور ان سے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ صاحب حفظ کسی کو نہیں دیکھا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔ یہ دین کے ایک رکن ہیں۔ ۲۳۴ ہجری میں فوت ہوئے۔

نجاشی رحمۃ اللہ علیہ

نجاشی رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ حبشہ ہیں۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے' ان کا نام اصحمہ ہے' انہوں نے فتح مکہ سے قبل وفات پائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف نہیں ہوئے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے حالانکہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں رہے اور نہ ہی انہوں نے آپ کا دیدار کیا مناسب یہی ہے کہ ان کو صحابہ میں شمار نہ کیا جائے کیونکہ صحابی کا لفظ ان پر کسی صورت میں صادق نہیں آتا ان کا ذکر صلاۃ الجنازہ میں ہے۔

ابونضر رحمۃ اللہ علیہ:

ابونضر رحمۃ اللہ علیہ ان کا نام سالم ہے' یہ ابوامیہ کے بیٹے اور عمر بن عبید بن معمر کے آزاد کردہ قرشی تیمی' مدنی اور تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان سے مالک' ثوری اور ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ النضر میں نون مفتوح ضاد معجمہ ساکن ہے۔

ابونضرہ المنذر رحمۃ اللہ علیہ:

ابونضرہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام منذر ہے' یہ مالک کے بیٹے اور عبدی ہیں۔ انہوں نے سیدنا ابن عمر' سیدنا ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے حدیث سنی۔ ان سے ابراہیم تیمی اور قتادہ اور سعید بن یزید نے روایت کیا ہے' ان کا شمار بصرہ کے تابعین میں کیا جاتا ہے یہ حسن سے کچھ پہلے انتقال فرما گئے۔

حرف واؤ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ:

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ لیثی ہیں' جو اس وقت مسلمان ہوئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کی تیاری کر رہے تھے' کہا جاتا ہے کہ انہوں نے تین سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور یہ اہل صفہ میں سے ہیں۔ پہلے بصرہ میں ٹھہرے پھر شام میں دمشق سے تو میل کے فاصلہ پر بلاط گاؤں میں رہائش پذیر ہو گئے پھر بیت المقدس منتقل ہو گئے اور وہاں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۱۰۰ سال تھی۔ ان سے ایک گروہ نے حدیث نقل کی۔ اسقع میں ہمزہ پر زبر سین مہمل ساکن قاف پر زبر آخر میں عین ہے۔

سیدنا وہب بن عمیر رضی اللہ عنہ:

سیدنا وہب رضی اللہ عنہ عمیر کے بیٹے اور جمحی ہیں' یہ جنگ بدر میں بحالت کفر گرفتار کر کے لائے گئے ان کے والد مدینہ آئے اور مسلمان ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وجہ سے ان کے بیٹے کو آزاد کر دیا' ان کی ایک خاص حیثیت اور مرتبہ تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ان کو سفیان بن امیہ کے پاس بھیجا تھا تاکہ یہ ان کو اسلام کی دعوت دیں۔ شام میں جہاد کرتے وقت وفات پا گئے۔

سیدنا وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ:

سیدنا وابصہ رضی اللہ عنہ معبد کے بیٹے کی کنیت ابوشداد ہے' پہلے یہ کوفہ میں رہے پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہو گئے اور رقہ میں فوت ہوئے' ان سے زید بن ابی الجعد نے روایت کیا ہے۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ:

سیدنا وائل رضی اللہ عنہ حجر کے بیٹے حضرمی اور حضر موت کے سرداروں میں سے ہیں' ان کے والد وہاں کے بادشاہ تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور وفد حاضر ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ان کے آنے سے پہلے یہ خوشخبری سنا دی تھی اور ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے پاس بہت دور سے وائل بن حجر آ رہے ہیں۔ ان کا آنا اطاعت گذاری' اللہ تعالیٰ اور

اس کے رسول کے شوق اور رغبت کے لئے ہے۔ یہ شاہی خاندان میں افضل ہیں جب یہ حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو مرحبا کہا اور اپنے قریب جگہ دی اور اپنی ردائے مبارک ان کے لئے بچھا دی' اس پر ان کو بٹھایا اور فرمایا اے اللہ! وائل اور ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد میں برکت دے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو حضرموت کے سرداروں پر افسر اعلیٰ مقرر فرمایا۔ ان سے ان کے بیٹے علقمہ اور عبدالجبار وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ حجر میں حاء مہملہ مضموم جیم ساکن اور آخر میں راء ہے۔

سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ:

سیدنا وحشی رضی اللہ عنہ حرب کے بیٹے حبشی اور مکہ کے حبشیوں میں سے سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں یہی ہیں جنہوں نے بحالت کفر جنگ احد میں نبی اکرم ﷺ کے چچا سید الشہداء اسد اللہ واسد رسول اللہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔ غزوۂ طائف کے بعد مسلمان ہوئے اور جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی طرف سے شریک ہوئے ان کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا ہے اور کہتے تھے کہ میں نے اپنی چھری سے دو آدمیوں کو قتل کیا ایک خیر الناس (سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ) اور دوسرے شر الناس (مسیلمہ کذاب لعنۃ اللہ) کو' یہ شام میں قیام پذیر ہو گئے تھے' انہوں نے حمص میں وفات پائی ان سے ان کے بیٹے حمص اور حرب نے روایت کیا ہے۔

سیدنا ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ولید رضی اللہ عنہ عقبہ کے بیٹے کی کنیت ابو وہب ہے' یہ قرشی اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی ہیں' یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اس وقت یہ جوانی کے قریب تھے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا حاکم بنا دیا' یہ قریش کے جوانمردوں اور شاعروں میں سے ہیں۔ ان سے ابوموسیٰ ہمدانی وغیرہ نے روایت کیا' انہوں نے رقہ میں وفات پائی۔

سیدنا ولید بن ولید رضی اللہ عنہ:

سیدنا ولید رضی اللہ عنہ ولید کے ہیں۔ قرشی' مخزومی اور سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں' یہ جنگ بدر میں کفر کی حالت میں پکڑ کر لائے گئے اور ان کا فدیہ ان کے بھائی اور ہشام نے ادا کیا جب زر فدیہ ادا ہو گیا تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ لوگوں نے پوچھا تم نے رہائی سے پہلے اسلام کا اظہار کیوں نہیں کیا تو کہنے لگے کہ میں نے اس لئے ایسا نہیں کیا کہ کہیں تم کو یہ بدگمانی نہ ہو کہ میں نے قید سے گھبرا کر اسلام قبول کیا ہے۔ اظہار اسلام کے بعد مکہ کے مشرکین نے ان کو مکہ میں قید کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ ان کے لئے اور دوسرے کمزور مسلمانوں کے لئے قنوت میں دعا فرمایا کرتے تھے کچھ عرصہ بعد یہ ان کی قید سے نکل آئے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گئے اور عمرۃ القضاء میں شریک ہوئے۔ ان سے سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔

سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ:

سیدنا ورقہ رضی اللہ عنہ نوفل بن اسد کے بیٹے قریش میں سے تھے۔ یہ دور جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے' یہ انجیل پڑھے ہوئے تھے بہت بوڑھے اور نابینا ہو گئے تھے۔ ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی تھے۔

سیدنا ابو واقد رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابو واقد رضی اللہ عنہ کا نام حارث ہے یہ عوف کے بیٹے قریشی اور پرانے مسلمان تھے' ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ ایک سال مکہ کے قرب و جوار میں رہے اور مکہ ہی میں ۶۸ ہجری میں ۷۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور مقام فخ میں دفن ہوئے۔

سیدنا ابو وہب رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابو وہب رضی اللہ عنہ جشمی نام اور کنیت ایک ہی ہے۔ یہ صحابی ہیں۔ جشمی میں جیم مضموم شین معجمہ اور میم مکسور ہے۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ:

وہب رحمۃ اللہ علیہ بن منبہ کی کنیت ابو عبداللہ ہے' یہ صنعاء کے رہنے والے ایرانی النسل ہیں۔ انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے حدیث کی سماعت کی۔ یہ ۱۱۴ ہجری میں فوت ہوئے۔ منبہ میں میم پر پیش اور نون پر زبر اور باء کے نیچے زیر اور اس پر تشدید ہے۔

وبرہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ:

وبرہ رحمۃ اللہ علیہ عبدالرحمٰن کے بیٹے کی کنیت ابوخزیمہ ہے' یہ بنو حارث میں سے ہیں۔ انہوں نے سیدنا ابن عمر اور سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ وبرہ میں واؤ مفتوح باء ساکن ہے۔

وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ:

وکیع رحمۃ اللہ علیہ جراح کے بیٹے کوفہ کے باشندہ اور قیس غیلان سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی اصل نیشاپور کے کسی گاؤں سے ہے۔ انہوں نے ہشام بن عروہ اور اوزاعی اور ثوری وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے عبداللہ بن مبارک احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی اور اس کے علاوہ بے شمار لوگوں نے روایت کیا ہے' یہ بغداد میں آئے اور وہاں حدیث بیان کی۔ یہ قابل اعتماد مشائخ حدیث میں سے ہیں جن کے قول پر اعتماد ہے اور جن کے قول کی طرف رجوع کیا گیا ہے' یہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے' انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بہت سی چیزیں سن رکھی تھیں' یہ ۹۹ ہجری میں پیدا ہوئے اور دس محرم کو جس وقت وہ اپنے گھر مکہ لوٹ رہے تھے وفات پا گئے اور فید میں مدفون ہوئے۔

وحشی بن حرب رحمۃ اللہ علیہ:

وحشی رحمۃ اللہ علیہ حرب کے بیٹے نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے اور ان سے صدقہ بن خالد وغیرہ نے روایت کیا۔ یہ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔

ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ:

ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ کا نام شقیق ہے یہ مسلم کے بیٹے اسدی اور کوفی ہیں۔ انہوں نے دور جاہلیت اور دور اسلام دونوں پائے لیکن

نبی ﷺ کو نہیں دیکھا' نہ آپ سے کوئی حدیث سنی' ان کا اپنا بیان ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے دس سال قبل پیدا ہوا اور میں اپنے خاندان کی بکریاں چراتا تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بہت سے لوگوں سے جن میں سیدنا عمر اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما شامل ہیں روایت کرتے ہیں۔ یہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بڑے شاگردوں میں ان کے ساتھ مخصوص تھے' یہ حدیث بکثرت نقل کرتے اور ثقہ ثبت حجتہ ہیں۔ انہوں نے حجاج بن یوسف کے دور میں وفات پائی۔

حرف الھاء

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ:

سیدنا ہشام رضی اللہ عنہ حکیم بن حزام کے بیٹے قرشی اور اسدی ہیں' یہ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے صاحب فضل حضرات میں سے تھے اور یہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے ان سے ایک جماعت جن میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی ہیں روایت کرتی ہے' یہ اپنے والد کی وفات سے قبل ہی فوت ہو گئے تھے ان کے والد کا انتقال ۵۴ ہجری میں ہوا۔

سیدنا ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ:

سیدنا ہشام رضی اللہ عنہ عاص کے بیٹے' سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے بھائی اور پرانے مسلمان ہیں' یہ مکہ میں ہی مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے۔ انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی اور جب ان کو نبی کریم ﷺ کی ہجرت کی اطلاع ہوئی تو یہ غزوۂ خندق کے بعد جو مدینہ میں ہوا مکہ واپس آ گئے' یہ بہترین صاحب فضل صحابی ہیں۔ ان سے ان کے بھتیجے عبداللہ نے روایت کیا۔ ۱۳ ہجری میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔

سیدنا ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ:

سیدنا ہشام رضی اللہ عنہ عامر کے بیٹے انصاری ہیں' یہ بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہیں فوت ہوئے۔ اہل بصرہ میں ان کا شمار ہے اور انہیں کے پاس ان کی حدیث پائی جاتی ہے ان سے ان کے بیٹے سعد اور حسن بصری وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

سیدنا ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ہلال رضی اللہ عنہ امیہ کے بیٹے واقفی اور انصاری ہیں۔ غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ جانے والے تین صحابہ میں سے ایک یہ بھی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سب کی توبہ قبول فرمائی۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کو شریک کے ساتھ مہتم کیا تھا۔ ان کا ذکر لعان میں آتا ہے ان سے سیدنا جابر اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔

سیدنا ہزال بن ذباب رضی اللہ عنہ:

سیدنا ہزال رضی اللہ عنہ ذباب کے بیٹے کی کنیت ابونعیم ہے' یہ اسلمی ہیں' ان سے ان کے بیٹے نعیم اور محمد بن منکدر نے روایت کیا ہے ان

کا ذکر ماعز کی حدیث میں ہے جو رجم کے سلسلہ میں ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ابن منکدر نے خود ان سے روایت نہیں کیا بلکہ ان کے بیٹے نجم کے واسطہ سے روایت کیا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام ونسب میں بڑا اختلاف ہے' زیادہ مشہور یہ ہے کہ اسلام سے قبل ان کا نام عبدالشمس یا عبد عمر تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر عبداللہ یا عبدالرحمٰن رکھ دیا تھا' یہ قبیلہ دوس کے رہنے والے ہیں۔ امام حاکم اور احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ ان کا نام عبدالرحمٰن بن صخر ہے' ان کی کنیت ان کے نام پر اس طرح غالب آ گئی کہ گویا نام رکھا ہی نہیں گیا۔ یہ غزوۂ خیبر کے سال اسلام لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے لگ گئے اور علم کے شوق کی وجہ سے پابندی سے حاضر رہنے لگے' یہ صرف پیٹ بھرنے پر اکتفا کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی تشریف لے جاتے یہ بھی ساتھ جاتے یہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے زیادہ قوی الحفظ تھے اور ہر وقت آپ کے ساتھ رہنے سے ان کو وہ چیزیں یاد رہتی جو دوسروں کو یاد نہ ہوئیں۔ خود ان کا بیان ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں وہ مجھے یاد نہیں رہتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ' میں نے اپنی چادر بچھا دی پھر آپ نے بہت سی احادیث بیان کیں اور اب وہ تمام مجھے یاد ہے جو آپ نے فرمایا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ آٹھ سو سے زیادہ آدمیوں سے روایت نقل کرتے ہیں اس میں صحابہ جیسے ابن عمر ابن عباس اور جابر اور انس اور تابعین سب شامل ہیں۔ مدینہ میں ۵۱' ۵۸ یا ۵۹ ہجری میں ۷۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ان کے پاس ہر وقت ایک چھوٹی سی بلی رہتی تھی یہ اس کو اٹھائے رکھتے تھے اس لئے ان کا نام ابو ہریرہ پڑ گیا۔ (رضی اللہ عنہ)

سیدنا ابو الہیثم رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابو الہیثم رضی اللہ عنہ کا نام مالک بن تیہان ہے۔ حرف میم میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

سیدنا ابو ہاشم رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابو ہاشم رضی اللہ عنہ ان کا نام شیبہ ہے' یہ عتبہ بن ربیعہ کے بیٹے اور قرشی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان کا نام ہشام ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا نام ان کی کنیت ہی ہے' یہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں۔ یہ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے اور شام میں اقامت گزیں ہو گئے۔ خلافت عثمان کے زمانہ میں فوت ہوئے یہ نیک نہاد فضل صحابی ہیں۔ ان سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

ابو ہند رحمۃ اللہ علیہ:

ابو ہند رحمۃ اللہ علیہ پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے' ان کا نام یسار ہے' انہوں نے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تھے' یہ بنو بیاضہ کے آزاد کردہ ہیں۔ انہوں نے سیدنا ابن عباس' سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ

ہشام رحمۃ اللہ علیہ عروہ بن زبیر کے بیٹے کی کنیت ابومنذر ہے' یہ قریشی' مدنی اور مدینہ کے مشہور تابعین اور کثرت سے روایت کرنے والوں میں سے ہیں' ان کا شمار اکابر علماء اور جلیل القدر تابعین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔ ان میں ثوری' مالک بن انس اور ابن عیینہ رحمہم اللہ جیسے حضرات بھی ہیں۔ خلیفہ منصور کے یہاں بغداد میں آئے۔ ان کی تاریخ پیدائش ۶۱ ہجری ہے اور ۱۴۶ ہجری میں یہ بغداد میں فوت ہوئے۔

ہشام بن زید رحمۃ اللہ علیہ

ہشام رحمۃ اللہ علیہ زید بن انس بن مالک کے بیٹے انصاری ہیں۔ انہوں نے اپنے دادا سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے' ان سے ایک جماعت نے حدیث کی سماعت کی۔ یہ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔

ہشام بن حسان رحمۃ اللہ علیہ

ہشام رحمۃ اللہ علیہ حسان کے بیٹے ہیں اور فردوسی یعنی اس قبیلہ کے آزاد کردہ ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے یہاں قیام گزیں تھے اس لئے فردوسی کہلائے' یہی ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ جن کو حجاج نے ہاتھ پیر باندھ کر قتل کیا ان کا شمار کر و جب شمار کیا گیا تو ایک لاکھ بیس ہزار ہوئے۔ حسن عطاء عکرمہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے حماد بن زید اور فضل بن عیاض وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ یہ ۱۴۷ ہجری میں فوت ہوئے۔ قدوسی میں قاف پر ضمہ اور دال مہملہ پر ضمہ اور سین مہملہ ہے۔

ہشام بن عمار رحمۃ اللہ علیہ

ہشام رحمۃ اللہ علیہ عمار کے بیٹے کی کنیت ابوالولید ہے' یہ سلمی' دمشقی اور تجوید کے ماہر حافظ حدیث دمشق کے خطیب ہیں۔ انہوں نے مالک یحییٰ بن حمزہ سے اور ان سے بخاری' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' محمد بن فریم اور باغندی رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے ۹۲ سال کی عمر پائی اور ۲۴۵ ہجری میں فوت ہوئے۔

ہشام بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ

ہشام رحمۃ اللہ علیہ زیاد کے بیٹے کی کنیت ابوالمقدام ہے۔ یہ قرظی اور حسن سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شیبان بن فروخ اور قواریری نے روایت کیا ہے جبکہ محدثین نے ان کو روایت میں کمزور کہا ہے۔

ہیثم بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ

ہیثم رحمۃ اللہ علیہ بشیر کے بیٹے ہیں۔ سلمٰی واسطی ہیں انہوں نے مشہور ائمہ حدیث عمرو بن دینار' یونس بن عبید اور ابوتختانی وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے مالک ثوری شعبہ اور ابن المبارک اور ان کے علاوہ بے شمار لوگوں نے روایت کیا ہے۔ ان کی تاریخ پیدائش ۱۰۴ ہجری ہے اور ۱۸۳ ہجری میں فوت ہوئے۔

ہلال بن علی رحمۃ اللہ علیہ

ہلال رحمۃ اللہ علیہ علی بن امامہ کے بیٹے اپنے دادا ہلال بن ابی میمونہ فہری کی طرف منسوب ہیں۔ سیدنا انس اور سیدنا عطا بن یسار رضی اللہ عنہما سے انہوں نے روایت کیا ہے اور مالک بن انس وغیرہ نے ان سے روایت کیا ہے۔

ہلال بن عامر رحمۃ اللہ علیہ

ہلال رحمۃ اللہ علیہ عامر کے بیٹے مزنی اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں' انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور نافع المزنی سے حدیث کی سماعت کی ہے اور ان سے یعلی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

ہلال بن یساف رحمۃ اللہ علیہ

ہلال رحمۃ اللہ علیہ یساف کے بیٹے اور اشجع کے آزاد کردہ ہیں' ان کی ملاقات سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔ انہوں نے سلمہ بن قیس سے روایت اور ابو مسعود انصاری سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

ہلال بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

ہلال رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ کے بیٹے کی کنیت ابو ہاشم ہے یہ بنو باہلہ سے ہیں' انہوں نے ابو اسحٰق سے روایت کیا ہے اور عنان اور مسلم نے ان سے روایت کیا ہے' جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ان کی حدیث منکر ہوتی ہے۔

ہمام بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ

ہمام رحمۃ اللہ علیہ حارث کے بیٹے نخعی اور تابعی ہیں انہوں نے ابن مسعود' ام المؤمنین سیدہ عائشہ اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابراہیم نخعی نے روایت کیا ہے۔

ہود بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

ہود رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن سعدان کے بیٹے عصری اپنے دادا سیدنا مزیدہ اور سیدنا سعید بن وہب رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں یہ دونوں صحابی ہیں اور ان سے طالب بن حجر نے روایت کیا ہے۔

ہبیرہ بن مریم رحمۃ اللہ علیہ

ہبیرہ رحمۃ اللہ علیہ مریم کے بیٹے ہیں' سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے اسحٰق اور ابو فاختہ نے روایت کیا ہے' یہ ثقہ ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ان کی روایت میں کچھ مضبوطی نہیں۔ یہ ٦٦ ہجری میں فوت ہوئے۔

ہزیل بن شرجیل رحمۃ اللہ علیہ

ہزیل رحمۃ اللہ علیہ شرجیل کے بیٹے ازدی کوفی اور نابینا تھے۔ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

ابوالہیاج رحمۃ اللہ علیہ

ابوالہیاج حیان رحمۃ اللہ علیہ حصین کے بیٹے' اسدی اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے کاتب ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ منصور بن حیان کے والد اور جلیل القدر تابعی ہیں' ان کی حدیث صحیح ہوتی ہے۔ سیدنا علی' سیدنا عمار رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اور ان سے شعبی اور ابووائل نے روایت کیا ہے۔ ہیاج میں یاء مشدد اور جیم ساکن ہے۔

صحابیات رضی اللہ عنہن کے حالات

سیدہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ ہند رضی اللہ عنہا عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی' سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں' یہ فتح مکہ کے موقع پر اپنے شوہر کے اسلام لانے کے بعد مسلمان ہوئیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے نکاح کو باقی رکھا۔ یہ نہایت فصیح اور عاقلہ تھیں جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر دوسری عورتوں کے ساتھ بیعت کی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گی اور نہ چوری کرو گی تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! ابوسفیان رضی اللہ عنہ خرچ بہت کم دیتے ہیں جس سے تنگی ہوتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اتنا لے لو جتنا تم کو اور تمہاری اولاد کو حسب دستور کافی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور نہ زنا کرو گی تو یہ فرمانے لگیں کہ کیا کوئی شریف عورت بھی زانیہ ہوسکتی ہے اور آپ نے فرمایا نہ اپنے بچوں کو قتل کرو گی تو ہندہ نے عرض کیا آپ نے تو ہمارے سب بچوں کو قتل کر دیا ہم نے تو چھوٹے چھوٹے بچوں کو پالا اور بڑے ہونے پر آپ نے بدر میں قتل کرا دیا۔ یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں فوت ہوئیں اور اسی روز سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد سیدنا ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ ان سے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے۔

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا:

سیدنا ام ہانی رضی اللہ عنہا ان کا نام فاختہ ہے' یہ ابوطالب کی بیٹی اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے قبل ان کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا اور ہبیرہ ابن ابووہب نے بھی تو ابوطالب نے ابوہبیرہ سے ان کا نکاح کر دیا لیکن یہ بعد میں مسلمان ہوگئیں تو اسلام کی وجہ سے ان میں نکاح باقی نہ رہا۔ اب دوبارہ آپ نے پیغام دیا تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم میں تو آپ کو پہلے سے پسند کرتی ہوں تو اب مسلمان ہونے کے بعد کیوں پسند نہ کروں گی مگر میں بچوں والی عورت ہوں۔ تو آپ نے خاموشی اختیار کی ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے جن میں سیدنا علی اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔

ام ہشام رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام ہشام رضی اللہ عنہا حارثہ بن نعمان کی بیٹی اور صحابیہ ہیں' ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

حرف الیاء

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات

سیدنا یزید بن الاسود رضی اللہ عنہ:

سیدنا یزید رضی اللہ عنہ اسود کے بیٹے اور سوائی ہیں' ان سے ان کے بیٹے جابر نے روایت کیا ہے' ان کا شمار اہل طائف میں ہوتا ہے اور ان کی حدیث اہل کوفہ کے ہاں پائی جاتی ہے۔ سوائی میں سین مضموم واؤ بلا تشدید اور الف ممدودہ ہے۔

سیدنا یزید بن عامر رضی اللہ عنہ:

سیدنا یزید رضی اللہ عنہ عامر کے بیٹے سوائی اور حجازی ہیں۔ غزوۂ حنین میں مشرکین کی جانب سے شریک ہوئے اور اس کے بعد مسلمان ہوئے ان سے سیدنا سائب بن یزید وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کی ہے۔

سیدنا یزید بن شیبان رضی اللہ عنہ:

سیدنا یزید رضی اللہ عنہ شیبان کے بیٹے ازدی اور صحابی ہیں' ان سے روایت بھی نقل کی گئی ہے اور ان کا ذکر وحدان میں آتا ہے۔ انہوں نے ابن مربع سے روایت کیا اور ان سے عبداللہ بن صفوان روایت کرتے ہیں ان کی حدیث حج کے بارہ میں ہے۔

سیدنا یزید بن نعامہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا یزید رضی اللہ عنہ نعامہ کے بیٹے ضبی ہیں' ان سے سعید بن سلیمان نے روایت کی۔ انہوں نے بحالت شرک حنین میں شرکت کی' اس کے بعد مسلمان ہو گئے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت معروف نہیں ہے۔ نعامہ میں ن اور عین دونوں پر فتح ہے۔

سیدنا یحییٰ بن اسید بن صفیر رضی اللہ عنہ:

سیدنا یحییٰ رضی اللہ عنہ اسید بن صفیر کے بیٹے انصار میں سے ہیں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کی کنیت ابو یحییٰ ان ہی کے نام پر ہے اور ان کا ذکر فضل القراہ والقاری میں ہے۔ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ان کی عمر تو حدیث کی سماعت کے لائق تھی مگر میں ان کی کوئی روایت نہیں جانتا۔

سیدنا یوسف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا یوسف رضی اللہ عنہ عبداللہ کے بیٹے کی کنیت ابو یعقوب ہے' یہ یوسف بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد بنی اسرائیل میں سے تھے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہی پیدا ہو چکے تھے اور آپ کی خدمت میں لائے گئے تو آپ نے ان کو اپنی گود میں لے کر ان کے لئے دعائے حفاظت فرمائی اور ان کا نام یوسف رکھا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ان کی کچھ روایات بھی ہیں۔ حالانکہ ان کی کوئی روایت نہیں۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا یعلی رضی اللہ عنہ امیہ کے بیٹے تیمی اور حنظلی ہیں' یہ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے اور انہوں نے غزوۂ حنین' طائف اور تبوک

میں شرکت کی۔ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ان سے صفوان' عطاء مجاہد وغیرہ نے روایت کیا' یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ جمل میں شریک ہوئے اور اسی میں قتل کر دیئے گئے۔

یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہ:

سیدنا یعلی رضی اللہ عنہ مرہ کے بیٹے بنو ثقیف میں سے ہیں' حدیبیہ' غزوہ خیبر' فتح مکہ' حنین اور طائف اور تبوک میں شریک تھے۔ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے' ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔

سیدنا ابو یسر رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابو یسر رضی اللہ عنہ (یاء پر فتح اور نیچے دو نقطے سین مہملہ پر فتح) کا نام کعب ہے' یہ عمرو کے بیٹے ہیں۔ان کا ذکر حرف کاف میں آ چکا ہے۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے حالات

یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ:

یزید رحمۃ اللہ علیہ ہارون کے بیٹے اور سلمی یعنی ان کے آزاد کردہ ہیں۔یہ واسط کے رہنے والے تھے' انہوں نے ایک جماعت سے روایت کیا اور ان سے احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیرہ رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں' یہ بغداد میں وارد ہوئے اور وہیں حدیث بیان کی پھر یہ واسط لوٹ آئے اور وہیں وفات پائی۔۱۱۸ ہجری میں پیدا ہوئے۔امام ابن مدینی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ قوی الحفظ کسی کو نہیں دیکھا' یہ حدیث کے زبردست عالم اور حافظ اور ثقہ زاہد و عابد تھے۔انہوں نے ۲۱۷ ہجری میں انتقال فرمایا۔

یزید بن زریع رحمۃ اللہ علیہ:

یزید رحمۃ اللہ علیہ زریع کے بیٹے کی کنیت ابو معاویہ ہے' یہ حافظ حدیث ہیں انہوں نے ابو یونس سے اور ان سے امام ابن مدینی اور مسدد رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔ان کا ذکر باب الشفقہ والرحمہ میں آتا ہے۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بصرہ میں دینی علمی پختگی ان پر ختم ہے۔یہ شوال ۱۸۲ ہجری میں ۸۱ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

یزید بن ہرمز رحمۃ اللہ علیہ:

یزید رحمۃ اللہ علیہ ہرمز کے بیٹے ہمدانی' مدنی اور بنو لیث کے آزاد کردہ ہیں' انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عمرو بن دینار اور زہری رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔

یزید بن ابی عبید رحمۃ اللہ علیہ:

یزید رحمۃ اللہ علیہ ابو عبید کے بیٹے اور سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں' انہوں نے سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ سے اور ان سے یحییٰ بن سعید نے روایت کیا ہے۔

یزید بن رومان رحمۃ اللہ علیہ:

یزید رحمۃ اللہ علیہ رومان کے بیٹے کی کنیت ابو روح ہے' یہ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔انہوں نے ابن زبیر اور صالح بن خوات سے

حدیث کی سماعت کی اوران سے امام زہری وغیرہ نے روایت کیا۔

یزید بن الاصم رحمۃ اللہ علیہ:

یزید رحمۃ اللہ علیہ اصم کے بیٹے اور ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہمشیر زاد ہیں اور یہ ام المومنین سیدہ میمونہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

یزید بن نعیم رحمۃ اللہ علیہ:

یزید رحمۃ اللہ علیہ نعیم بن ہزال کے بیٹے اسلمی ہیں۔انہوں نے اپنے والد اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اوران سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔نعیم میں نون پر فتح اور عین مہملہ سے ہزال میں ہاء مفتوح اور زاء مشدد ہے۔

یزید بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ:

یزید رحمۃ اللہ علیہ زیاد کے بیٹے اور دمشق کے باشندہ ہیں۔انہوں نے زہری اور سلیمان بن حبیب سے اوران سے وکیع اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

یعلی بن مملک رحمۃ اللہ علیہ:

یعلی رحمۃ اللہ علیہ مملک کے بیٹے (مملک میں پہلی میم مفتوح اور دوسری ساکن ہے۔لام مفتوح اور آخر میں کاف ہے) تابعی ہیں انہوں نے ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اوران سے ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

یعیش بن طخفہ رحمۃ اللہ علیہ:

یعیش رحمۃ اللہ علیہ طخفہ بن قیس کے بیٹے غفاری ہیں'انہوں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اوران کے والد اصحاب صفہ میں سے تھے۔ان سے ابوسلمہ نے روایت کیا۔طخفہ میں طا پر کسرہ خاء معجمہ ساکن ہے۔

یعقوب بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ:

یعقوب رحمۃ اللہ علیہ عاصم بن مروہ بن مسعود کے بیٹے ثقفی اور حجازی ہیں۔انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

یحیٰی بن خلف رحمۃ اللہ علیہ:

یحیٰی رحمۃ اللہ علیہ خلف کے بیٹے باہلی ہیں انہوں نے معتمر وغیرہ سے اوران سے مسلم'ابوداؤد'ترمذی اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا ہے۔انہوں نے ۲۴۲ ہجری میں وفات پائی۔باب اعداد آلۃ الجہاد میں ان کا ذکر کیا ہے۔

یحیٰی بن سعید:

یحیٰی رحمۃ اللہ علیہ بن سعید انصاری اور مدنی ہیں'سیدنا انس بن مالک'سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہم اوران کے علاوہ بہت سے لوگوں سے حدیث کی سماعت کی'ان سے ہشام بن عروہ مالک بن انس'شعبہ ثوری ابن عیینہ ابن المبارک وغیرہ نے روایت کیا۔یہ مدینہ میں بنو امیہ کے دور میں فصل خصومات کے ذمہ دار تھے'بعد میں خلیفہ منصور نے ان کو عراق بلالیا اور ہاشمیہ میں قاضی مقرر کر دیئے گئے اور اسی

مقام پر ۱۴۳ ہجری میں فوت ہوئے۔ حدیث وفقہ کے ائمہ میں سے ایک امام ہیں عالم دین پرہیزگار زاہد نیک نہاد دینی اور فقہی بصیرت میں مشہور تھے۔

یحییٰ بن الحصین رحمۃ اللہ علیہ

یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ حصین کے بیٹے اپنی دادی ام الحصین اور طارق سے روایت کرتے ہیں اور ان سے اسحٰق اور شعبہ نے روایت کیا یہ ثقہ ہیں۔

یحییٰ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ عبدالرحمٰن بن حاطب بن ابی بلتہ کے بیٹے مدنی ہیں' انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

یحییٰ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن بحیر کے بیٹے صنعانی ہیں' انہوں نے ان لوگوں سے روایت کیا جن سے فروہ بن مسیک نے سنا اور ان سے معمر نے روایت کیا۔ بحیر میں باء مفتوح اور حاء مہملہ اور راء ہے۔

یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ

یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ بن کثیر کی کنیت ابونصر یمانی ہے یہ بنو طے کے آزاد کردہ ہیں۔ دراصل بصرہ کے ہیں پھر یمامہ منتقل ہو گئے۔ انہوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور عبداللہ بن ابی قتادہ وغیرہ رحمہم اللہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے عکرمہ اور اوزاعی وغیرہ نے روایت کیا۔

یونس بن یزید رحمۃ اللہ علیہ

یونس رحمۃ اللہ علیہ یزید کے بیٹے اور ایلی ہیں۔ انہوں نے قاسم' عکرمہ اور امام زہری سے اور ان سے ابن مبارک اور ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا' یہ ثقہ اور امام ہیں۔ ۱۵۸ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

یونس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ

یونس رحمۃ اللہ علیہ عبید کے بیٹے بصرہ کے رہنے والے ہیں' انہوں نے حسن بصری اور ابن سیرین سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ثوری اور شعبہ نے روایت کیا' انہوں نے ۱۳۹ ہجری میں وفات پائی۔

صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن کے حالات

سیدہ یسیرہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ یسیرہ رضی اللہ عنہا یاسر انصاری کی والدہ مہاجر عورتوں میں سے ہیں۔ ان سے ان کی پوتی حمیصہ بنت یاسر نے روایت کیا۔ یسیرہ میں یاء پر ضمہ سین مہملہ پر فتح یا ساکن اور راء ہے۔

❁❁❁

دوسرا باب:

ارباب اصول۔ائمہ کے بیان میں

مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر کے بیٹے اصبحی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ہم نے ان کے ذکر سے اس لئے ابتداء کی کہ یہ اپنی واقفیت علم مرتبہ اور زمانہ کے لحاظ سے مقدم' علماء کے شیخ اور ائمہ کے استاد ہیں حالانکہ ہم نے مقدمۃ الکتاب میں بخاری' مسلم کا ذکر ان سے پہلے کیا۔اس کی وجہ وہ شرط ہے جس کی رعایت دونوں نے اپنی اپنی کتاب میں رکھی اس لئے ہم یہاں ان کو پہلے ذکر نہیں کریں گے کیونکہ یہ دونوں مقدم ہونے کے زیادہ حقدار ہیں۔ان دونوں کی کتابیں بے شک ان کی کتاب سے تقدیم کا حق رکھتی ہیں۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ۹۵ ہجری میں پیدا ہوئے اور مدینہ منورہ میں ۱۸۰ ہجری میں فوت ہوئے اس وقت آپ کی عمر ۸۴ سال تھی۔واقدی نے کہا کہ آپ کی عمر ۹۰ سال تھی۔آپ نہ صرف حجاز کے امام تھے بلکہ فقہ اور حدیث میں بھی تمام انسانوں کے مقتدا تھے۔آپ کے فخر کے لئے یہی کافی ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شاگرد ہیں۔آپ نے زہری' یحییٰ بن سعید' نافع بن منکدر' ہشام بن عروہ' زید بن اسلم' ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اوران کے علاوہ بے شمار حضرات رحمہم اللہ سے علم حدیث حاصل کیا۔آپ سے لوگوں نے اس قدر روایت کیا جو کہ شمار میں نہیں۔آپ کے شاگرد پورے پورے ملک کے امام بنے ان میں امام شافعی' محمد بن ابراہیم' ابن دینار' ابوہاشم عبدالعزیز بن ابی حازم رحمہم اللہ شامل ہیں۔یہ آپ کے شاگردوں میں علم کے لحاظ سے ان کی نظیر ہیں اس کے علاوہ ابن معن بن عیسیٰ' یحییٰ بن یحییٰ' عبداللہ بن سلمہ قعنبی رحمہم اللہ وغیرہ جیسے لوگوں کا شمار نہیں۔یہی بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی' احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین رحمہم اللہ جیسے ائمہ کے استاد ہیں۔بکر بن عبداللہ صنعانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے ہمیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کے واسطہ سے احادیث سنائیں' ہماری خواہش تھی کہ آپ ہمیں ان کی کچھ مزید روایت سنائیں تو ایک روز امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ہم سے فرمایا ربیعہ کو اور تم کیا کرو گے وہ وہاں محراب میں سو رہے ہیں' ہم ان کے پاس آئے ان کو جگایا اور ان سے پوچھا کیا تم ہی ربیعہ ہو اور ہم نے ان سے پوچھا کیا بات ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تو آپ کی ذات سے کس قدر مستفیض ہو رہے ہیں اور آپ اپنے علم کے اس درجہ پر نہیں پہنچے تو انہوں نے جواب دیا تمہیں معلوم نہیں کہ لطف ربانی کا ایک مثقال علم کے ایک گھڑ سے بہتر ہے۔عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں سفیان ثوری حدیث میں تو امام ہیں لیکن سنت میں امام نہیں۔اور اوزاعی سنت میں امام ہیں جبکہ حدیث میں نہیں اور مالک بن انس دونوں میں امام ہیں۔یہ امام مالک علم اور دین کی تعلیم میں بہت بڑھے ہوئے تھے چنانچہ جب حدیث بیان کرنے کا ارادہ ہوتا تو وضو فرماتے اور مسند پر تشریف رکھتے ڈاڑھی میں کنگھی کرتے خوشبو استعمال فرماتے اور نہایت باوقار اور پر ہیبت ہو کر بیٹھتے پھر حدیث بیان فرماتے ان سے اس کے متعلق عرض کیا گیا تو فرمایا میرا جی چاہا کہ حدیث رسول کی عظمت قائم کروں ایک دفعہ ابوحازم حدیث بیان فرما رہے تھے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ گذرے اور آگے بڑھ گئے' وہاں بیٹھے نہیں' آپ سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ وہاں بیٹھنے کی کوئی جگہ نہ تھی اور کھڑے ہو کر حدیث رسول حاصل کرنا مجھے اچھا معلوم نہیں ہوا اس لیے نہیں ٹھہرا۔یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ کسی کی حدیث امام مالک کی حدیث سے صحیح نہیں ہوتی۔امام

شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب اہل علم کا تذکرہ ہو تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نجوم کی طرح ہیں اور مجھے تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ کوئی قابل اعتماد معلوم نہیں ہوتا' آپ کا قول ہے کہ جب کوئی روایت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ملے تو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑ لو اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جب کوئی اہل باطل آپ کے پاس آتا تو فرماتے تم دیکھ لو دین کی گواہی میرے پاس موجود ہے اور تم تو شک میں پڑے ہو اور اپنے جیسے کسی شکی کے پاس جا کر مناظرہ کرو۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب کسی انسان کے نفس میں خیر موجود نہ ہو تو دوسرے لوگوں کو اس سے خیر حاصل نہ ہوگی' آپ کا فرمان ہے کہ علم کثرت روایت کا نام نہیں بلکہ وہ تو ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ دل میں رکھ دیتا ہے۔ ابوعبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لوگ آپ کے اردگرد ہیں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل سامنے کھڑے ہیں' آپ کے سامنے مشک رکھی ہوئی ہے' آپ اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو دے رہے ہیں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اسے لوگوں پر چھڑک رہے ہیں' مطرف کہتے ہیں میں اس کی تعبیر علم اور اتباع سنت کو سمجھتا ہوں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا وہ کہتی تھیں کہ ہم اس وقت مکہ میں تھے کہ میں نے اس رات عجیب شئے دیکھی' میں نے کہا کیا دیکھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی آدمی کہہ رہا ہے کہ آج رات زمین والوں میں سب سے بڑے عالم کی وفات ہوگئی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس رات کا حساب رکھا تو معلوم ہوا کہ وہی وقت تھا جس وقت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ہارون الرشید کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ اچھا ہوتا اگر آپ ہمارے پاس آیا کرتے تا کہ ہمارے بچے آپ سے آپ کی مؤطا سن لیتے تو میں نے جواب دیا کہ اللہ امیر المومنین کی عزت برقرار رکھے' یہ علم آپ کے گھر ہی سے نکلا ہے' آپ اس کی عزت رکھیں گے تو باعزت رہے گا اور اگر آپ ہی اس کو ذلیل کر دیں گے تو ذلیل ہو جائے گا علم تو ایسی چیز ہے کہ اس کے پاس پہنچا جائے' نہ کہ اس کو اپنے پاس بلایا جائے' ہارون نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور پھر بچوں کو کہا مسجد میں لوگوں کے ساتھ حدیث کی سماعت کرو۔ رشید سے روایت ہے کہ انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ کا کوئی مکان ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں' رشید نے ان کو تین ہزار دینار دیئے اور کہا کہ اس سے گھر خرید لیں۔ امام نے دینار لے لئے اور خرچ نہیں کئے اور جب رشید نے روانگی کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں کیونکہ میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ لوگوں کو مؤطا پر اس طرح پابند کر دوں گا جس طرح سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن پر پابند کر دیا تھا تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ لوگوں کو مؤطا پر مجبور کرنا ایسا کام ہے جس پر آپ طاقت نہیں رکھتے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم مختلف شہروں میں منتشر ہو گئے اور انہوں نے احادیث بیان کی ہیں اس لئے ہر شہر والوں کے پاس حدیث کا علم ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے اور آپ کے ساتھ چلنا تو ایسا ہے کہ جس کی مجھے قدرت نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مدینہ کے لئے بہتر ہے۔ کاش کہ انہیں اس بات کا علم ہوتا اور آپ نے فرمایا مدینہ اس کے کھوٹ کو نکال دیتا ہے اور آپ کے دیئے ہوئے یہ دینار موجود ہیں اگر آپ کا جی چاہے تو واپس لے لیں یا پھر رہنے دیں مقصد یہ تھا کہ تم مجھے مدینہ چھوڑنے کے لئے اس لئے مجبور کرنا چاہتے ہو کہ تم نے مجھ پر احسان کیا ہے میں مدینۃ الرسول کے مقابلہ میں دینار کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے دروازہ پر خراسان کے کچھ گھوڑوں کی جماعت اور مصر کے خچروں کے

غول دیکھے جو میں نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے کہا کہ کتنے اچھے ہیں فرمایا اے ابوعبداللہ یہ میری جانب سے تمہارے لئے ہدیہ ہیں۔ میں نے عرض کیا اس میں سے اپنے لئے بھی کوئی سواری رکھ لیجئے تو فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ میں اس زمین کو جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں جانوروں کے کھروں سے روند ڈالوں' اس جیسے نہ معلوم کتنے فضائل بلند پہاڑ اور بحر مواج کے لئے مذکور ہیں۔

نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نام نعمان بن ثابت بن زوطاء ہے' کوفہ کے رہنے والے اور حمزہ زیات کے گھرانے سے ہیں۔ آپ بزاز اور ریشمی کپڑے کے تاجر تھے' آپ کے دادا زوطاء کابل کے تھے اور بنی تیم اللہ ثعلبہ کے غلام تھے۔ بعد میں آزاد کر دیئے گئے اور ان کے والد ثابت مسلمان پیدا ہوئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ بھی آزاد تھے اور کبھی ان پر غلامی کا دور نہیں آیا۔ ثابت رحمہ اللہ اپنے بچپن میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو سیدنا علی نے ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں دعا کی۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ ہجری میں ان کا انتقال ہوا اور مقبرہ خزران میں دفن کئے گئے۔ بغداد میں آپ کی قبر مشہور ہے' آپ کے زمانہ میں چار صحابی زندہ تھے۔ بصرہ میں سیدنا انس بن مالک' کوفہ میں سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی' مدینہ میں سیدنا سہل بن سعد ساعدی اور مکہ میں سیدنا ابوطفیل عامر بن واصلہ رضی اللہ عنہم اجمعین

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ان میں سے کسی سے ملاقات نہیں ہوئی اور نہ ہی ان سے سماعت ہوئی۔ انہوں نے فقہ حماد بن ابی سلیمان سے حاصل کی اور حدیث کی سماعت عطاء بن ابی رباح' ابواسحق سبیعی' محمد بن منکدر' نافع ہشام بن عروہ اور سماک بن حرب رحمہم اللہ وغیرہ سے کی' ان سے عبداللہ بن مبارک' وکیع بن جراح' یزید بن ہارون' قاضی ابویوسف اور محمد بن حسن شیبانی رحمہم اللہ نے روایت کیا۔ خلیفہ منصور نے ان کو کوفہ سے بغداد منتقل کر دیا تھا' آپ نے انتقال تک وہیں قیام فرمایا۔ مروان بن محمد کے دور میں ابن ہبیرہ نے کوفہ کے محکمہ قضاء کی ذمہ داری لینے پر مجبور کرنا چاہا مگر آپ نے سختی سے انکار کر دیا اس نے آپ کو دس دن تک روزانہ دس کوڑے لگوائے لیکن جب دیکھا کہ یہ کسی طرح راضی نہیں تو پھر ان کو چھوڑ دیا اور جب خلیفہ منصور نے آپ کو عراق بلوایا تو محکمہ قضا ان کے سپرد کرنا چاہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ خلیفہ نے قسم اٹھائی کہ تم کو ایسا کرنا ہوگا' ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے بھی قسم اٹھائی کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ دونوں طرف سے بار بار قسم اٹھائی' گئی آخر میں خلیفہ نے ان کو قید میں ڈال دیا اور قید میں ہی آپ کی وفات ہوئی۔ حکیم بن ہشام نے کہا مجھ سے ابوحنیفہ کے متعلق بیان کیا گیا کہ وہ امانتداری میں سب سے بڑے تھے' بادشاہ نے چاہا کہ آپ خزانہ کی کنجیوں کے ذمہ دار ہو جائیں ورنہ آپ کو کوڑوں کی سزا دی جائے گی تو انہوں نے دنیا والوں کے عذاب کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مقابلہ میں برداشت کر لیا۔

روایت ہے کہ ابن المبارک رحمہ اللہ کے ہاں ابوحنیفہ کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا کہ تم اس شخص کا ذکر کرتے ہو جس کے سامنے پوری دنیا رکھ دی گئی اور وہ اس دنیا کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔ ابوحنیفہ رحمہ اللہ مردوں میں درمیانہ قد کے تھے' بعض نے کہا ہے کہ لمبے قد کے تھے' رنگ گندمی غالب تھا' چہرہ خوبصورت گفتگو میں سب سے اچھے' نہایت شیریں آواز' شائستہ مجلس' نہایت سخی' اپنے دوستوں اور ساتھیوں کی خبر گیری کرنے والے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام مالک رحمہ اللہ سے عرض کیا گیا آپ نے ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو دیکھا

ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایسے آدمی کو دیکھا ہے کہ اگر وہ تم سے اس ستون کے متعلق گفتگو کریں کہ یہ سونے کا ہے تو یقیناً وہ یہ ایک مضبوط دلیل سے ثابت کر دکھائیں گے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا جس شخص کو علم فقہ میں مقام حاصل کرنا ہوگا وہ ابوحنیفہ کی مدد کے بغیر اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ امام ابوحامد غزالی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بیان کیا گیا ہے کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ نصف شب تہجد پڑھتے تھے ایک روز راستہ سے گذر رہے تھے کہ ایک شخص نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دوسرے آدمی سے کہا کہ یہ وہ آدمی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رات بھر جاگتا ہے' اس دن کے بعد یہ تمام رات جاگنے لگے اور فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے اس بات میں شرم محسوس ہوتی ہے کہ لوگ میری عبادت کے متعلق وہ بات کریں جو مجھ میں نہیں ہے۔ شریک نخعی نے کہا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ نہایت کم گو اور ہمیشہ گہری فکر میں رہنے والے آدمی تھے۔

یہ علم باطنی اور اہم دینی معاملات میں مشغولیت کی علامت ہے اس لئے کہ جب جس شخص کو دو نعمتیں خاموشی اور دنیا سے بے رغبتی حاصل ہو جائیں اس کو پورا علم حاصل ہو جاتا ہے اتنا ہی کافی ہے اور اگر ہم ان کے مناقب وفضائل کی تشریح کرنے لگیں تو بات لمبی ہو جائے گی اور مقصد ہاتھ سے جاتا رہے گا' خلاصہ یہ کہ آپ عالم' عامل' زاہد' عابد اور متقی اور علوم شریعت میں امام تھے۔ اس کتاب میں ہم نے ان کا تذکرہ کیا ہے حالانکہ ان کے واسطہ سے اس کتاب میں کوئی روایت نہیں ہے اس کی غرض صرف آپ کی جلالت شان اور کثرت علوم کے باعث آپ کے نام سے برکت اور تبرک کا حصول ہے۔

محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ

امام عبداللہ محمد بن ادریس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب بن عبدالمناف قرشی اور مطلبی ہیں شافع نے جوانی کی حالت میں نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کی ہے ان کے والد سائب جنگ بدر کے موقع پر مسلمان ہوئے' یہ بنی ہاشم کے علم بردار تھے' قید ہو گئے تو فدیہ دے کر رہائی حاصل کی اور اس کے بعد اسلام لے آئے۔ امام شافعی رحمہ اللہ مقام غزہ میں ۱۵۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔ دو سال کی عمر میں مکہ لائے گئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی پیدائش عسقلان میں ہوئی اور بعض نے یمن مقام پیدائش کہا ہے' یہ وہی سال ہے جس میں ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی وفات ہوئی' کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ وہی روز ہے جس دن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فوت ہوئے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوم پیدائش کی یہ خصوصیت صرف بعض روایات میں منقول ہے ورنہ اہل تاریخ میں یہی مشہور ہے کہ اسی سال پیدا ہوئے۔ محمد بن حکیم نے کہا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ جب شکم مادر میں رکھے گئے تو آپ کی والدہ ماجدہ نے خواب میں دیکھا کہ ستارہ مشتری ان کے پیٹ سے نکلا ہے اور وہ ٹکڑے ہو گیا ہے پھر اس کے اجزاء ہر ہر شہر میں جا گرے کسی معبر نے تعبیر دی کہ تم سے ایک زبردست عالم کی پیدائش ہوگی۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی مجھے آپ نے ارشاد فرمایا: لڑکے تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا آپ کے خاندان سے ہوں آپ نے فرمایا میرے نزدیک آؤ میں قریب ہوا' آپ نے اپنا لعاب دہن لیا اور میں نے اپنا مونہہ کھولا آپ نے اپنا لعاب دہن میرے ہونٹوں زبان اور منہ پر مل دیا اور فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ تمہاری ذات میں برکت دے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے ہی فرمایا کہ میں نے بچپن میں نبی اکرم ﷺ کو ایک وجیہہ انسان کی شکل میں لوگوں کو مسجد حرام میں نماز

پڑھاتے ہوئے دیکھا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف رخ کر کے بیٹھ گئے اور ان کو تعلیم دینے لگے۔ میں نے عرض کیا مجھے بھی پڑھایئے تو آپ نے اپنی آستین سے ایک ترازو نکالی اور مجھے عطا کر دی اور فرمایا یہ تمہاری ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہاں ایک معبر تھا میں نے اپنا خواب اس کو سنایا تو انہوں نے کہا کہ تم علم کے امام ہو گئے اور تم سنت پر قائم رہو گے کیونکہ مسجد حرام کا امام تمام ائمہ سے افضل ہوتا ہے اور میزان کی تعبیر یہ ہے کہ تمام اشیاء کی حقیقت تک رسائی حاصل کرو گے۔ لوگ کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ پہلے پہل نادار تھے اور جب ان کو مدرس کے سپرد کیا گیا تو ان کے والدین کے پاس معلم کو دینے کے لئے کچھ نہیں تھا' معلم ان کی تعلیم میں بے توجہی کرتا تھا لیکن استاد جب کسی بچے کو سکھاتا تو امام شافعی رحمہ اللہ اس کی زبان سے الفاظ نکلتے ہی محفوظ کر لیتے اور جب مدرس اپنی جگہ سے اٹھ جاتا تو امام شافعی رحمہ اللہ ساتھیوں کو وہی چیز یاد کراتے رہتے۔ معلم نے جب غور کیا تو اس کو محسوس ہوا کہ امام شافعی رحمہ اللہ ان کے بچوں کی تعلیم کے بارہ میں مدرس کو اس سے زیادہ فائدہ پہنچا دیتے ہیں جیسا کہ وہ ان سے تنخواہ کی صورت میں چاہتا ہے تو اس نے تنخواہ کا مطالبہ ختم کر دیا۔ یہ سلسلہ تعلیم اسی طرح جاری رہا اور نو سال کی عمر میں انہوں نے علم قرآن حاصل کر لیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ختم قرآن کے بعد مسجد میں داخل ہو گیا اور علماء کی مجلس میں بیٹھنے لگا احادیث اور مسائل یاد کرتا' ہمارا مکان شعب خیف مکہ میں تھا میں اتنا غریب تھا کہ کاغذ نہیں خرید سکتا تھا۔ تو میں ہڈی اٹھا لیتا اور اس پر لکھ لیتا' شروع میں انہوں نے فقہ کی تعلیم مسلم بن خالد سے حاصل کی اس دوران ان کو معلوم ہوا کہ مالک بن انس اس وقت مسلمانوں کے مقتدا اور پیشوا ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ مجھے ان کے پاس جانا چاہیے چنانچہ میں نے ایک شخص سے موطا عاریتاً لی اور اس کو زبانی یاد کر لیا پھر میں مکہ کے والی کے پاس پہنچا تو اس سے والی مدینہ کے نام ایک خط اور دوسرا امام مالک رحمہ اللہ کے نام کا حاصل کیا اور مدینہ آ گیا اور وہ خط دے دیا حاکم مدینہ نے کہا صاحبزادے تم اگر مجھے وسط مدینہ سے وسط مکہ تک پیدل چلنے کا کہو تو میرے لئے اس بات سے یہ آسان ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ کے دروازہ پر جاؤں' میں نے کہا اگر امیر کی رائے ہو تو ان کو ہی بلا لیں تو انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت مشکل ہے' کاش کہ تم ان کے دروازہ پر پہنچو اور ان کے پاس ٹھہرو اس وقت ممکن ہے کہ ان کا دروازہ ہمارے لئے بھی کھل جائے۔ پھر وہ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور ہم بھی ان کے ساتھ گئے۔ ایک آدمی نے آگے بڑھ کر دروازہ کھٹکھٹایا ایک سیاہ فام لونڈی نکلی۔ امیر نے اس سے کہا کہ اپنے آقا سے کہو کہ میں دروازہ پر ہوں وہ اندر چلی گئی اور بہت دیر بعد آئی تو اس نے کہا آقا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسئلہ ہے تو لکھ کر دیجئے آپ کو جواب مل جائے گا اور اگر کوئی اہم معاملہ ہے تو تمہیں معلوم ہے اس قسم کی ضرورت کے لئے جمعرات کا دن مقرر ہے اس لئے تشریف لے جایئے۔ انہوں نے کہا میرے پاس ایک اہم معاملے میں والی مکہ کا خط ہے وہ اندر گئی اور ہاتھ میں کرسی لئے ہوئے نکلی اور اس کو رکھ دیا میں نے دیکھا کہ امام مالک رحمہ اللہ ایک لمبے قد کے بزرگ باہر تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نہایت پر ہیبت اور طیلسان پہنے ہوئے تھے' والی نے وہ خط امام کی خدمت میں پیش کر دیا جب امام مالک رحمہ اللہ اس جملہ پر پہنچے کہ محمد بن ادریس ایک شریف شخص ہیں اور ان کا حال ایسا ہے تو انہوں نے خط نیچے گرا دیا اور فرمایا سبحان اللہ رسول اللہ کا علم اس درجہ میں آ گیا ہے کہ لوگ اسے سفارشی خطوط سے حاصل کرنے لگیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ان کی طرف بڑھا اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی عطا کرے میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں

اور میری حالت اور قصہ ایسا ایسا ہے۔ جب انہوں نے میری بات سن لی تو کچھ دیر میری طرف دیکھتے رہے' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ صاحب فراست بزرگ تھے انہوں نے مجھ سے فرمایا تمہارا نام کیا ہے میں نے کہا محمد' انہوں نے مجھ سے کہا محمد' اللہ سے ڈرو اور گناہوں سے پرہیز کرو، اس لئے کہ عنقریب تمہاری ایک شان کا ظہور ہوگا میں نے عرض کیا بہت بہتر آپ کا حکم سر آنکھوں پر پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے قلب پر ایک نور ودیعت فرمایا ہے اس کو گناہوں سے بجھانہ دینا پھر ارشاد فرمایا تم کل جب آؤ تو کسی ایسے شخص کو ساتھ لانا جو مؤطا کی قراءت کرے میں نے عرض کیا میں اس کو زبانی پڑھوں گا پھر ان کی خدمت میں دوسرے دن حاضر ہوا اور میں نے قراءۃ شروع کی اور میں جب کبھی ان کے ملول ہونے کے خیال سے ختم کرنے کا ارادہ کرتا تو ان کو میری قراءۃ پسند آتی' وہ مجھ سے کہتے لڑکے اور پڑھو یہاں تک کہ چند روز میں ہی میں نے مؤطا کی قراءت ختم کر لی اس کے بعد امام مالک کی وفات تک میں مدینہ میں رہا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کوئی روایت جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے تو فرماتے یہ ہمارے استاد امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے امام عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ یہ شافعی کون آدمی ہے؟ کیونکہ میں اکثر آپ کو ان کے حق میں دعا کرتے ہوئے پاتا ہوں' تو انہوں نے فرمایا بیٹے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ دن کے آفتاب کے مانند تھے اور لوگوں کے حق میں وہ امن اور عافیت کی طرح تھے۔

اب غور کرو ان دونوں کا قائم مقام یا کوئی بدل ہو سکتا ہے' انہی عبداللہ کے بھائی صالح بن احمد نے کہا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز میرے والد کی عیادت کے لئے آئے والد صاحب اس وقت بیمار تھے' صالح کہتے ہیں کہ والد صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی جگہ بٹھا دیا اور خود سامنے بیٹھ گئے پھر کچھ دیر تک سوال کرتے رہے اور جب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اٹھ کر گھوڑے پر سوار ہوئے تو میرے والد نے گھوڑے کی رکاب تھام لی اور ان کے ہمراہ پیدل چلتے رہے یحییٰ بن معین کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے کہا کہ سبحان اللہ تم بیماری کی حالت میں ان کے ساتھ کیوں گئے تو والد صاحب نے جواب دیا کہ ابوزکریا تم اگر دوسری جانب سے گھوڑے کی رکاب تھام لیتے تو تمہیں بھی کچھ فوائد حاصل ہوتے جس شخص کو فقہ کی خواہش ہو تو اسے اس خچر کی دم کو ضرور سونگھنا ہوگا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس کی نسبت اسلام کے ساتھ اتنی زبردست ہو جتنی کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ میں اپنی تمام نمازوں کے بعد ان کے لئے دعا خیر کرتا ہوں اے اللہ میرے اور میرے والد اور امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مغفرت کر دے حسین بن محمد زعفرانی نے کہا کہ میں نے جو کتاب بھی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پڑھی اس میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ضرور موجود ہوتے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جس نے عزت نفس اور زیادہ کشائش کے ساتھ علم حاصل کیا وہ کبھی کامیاب نہیں ہوا لیکن جس نے تنگ دستی اور ذلت نفس اور علماء کی خدمت سے حاصل کیا وہ کامیاب رہا انہی کا قول ہے کہ میں نے جب کبھی بھی کسی شخص سے مناظرہ کیا تو اس وقت یہی خواہش ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اس کو توفیق دے کہ وہ ٹھیک ہو جائے اور اس کی مدد ہو اور اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی رعایت ہو اور میں نے کبھی کسی سے مناظرہ نہیں کیا مگر اس امر کی دلی خواہش نہ کی ہو کہ اللہ تعالیٰ حق کو میری زبان سے واضح کر دے خواہ اس کی زبان سے۔ یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا شرک کے علاوہ بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو جانا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ وہ علم کلام کے مسائل میں غور کرے اور مجھے تو اللہ کی قسم اہل کلام کی ایسی باتوں کی اطلاع ہوگئی ہے کہ جن کا میں گمان بھی نہیں کر

سکتا اور کہا کہ جس شخص نے کلام کو اپنا لباس بنا لیا وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوا۔ ابو محمد جو امام شافعی رحمہ اللہ کی بہن کے لڑکے ہیں ان کی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ بسا اوقات ہم ایک رات میں تیس ۳۰ مرتبہ اس سے کم وبیش دفعہ آتے تو چراغ امام شافعی رحمہ اللہ کے سامنے ہوتا اور امام شافعی رحمہ اللہ بیٹھے ہوئے کچھ سوچتے رہتے پھر لونڈی کو آواز دیتے کہ چراغ لاؤ وہ چراغ لے کر آتی اور جو کچھ لکھنا ہوتا وہ لکھتے پھر فرماتے لے جاؤ' ابو محمد سے پوچھا کہ چراغ واپس کرنے کا کیا مقصد تھا تو فرمایا کہ تاریکی میں قلب زیادہ روشن ہو جاتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: گفتگو میں قوت پیدا کرنے کے لئے خاموشی کو مددگار بناؤ اور استنباط کی قوت حاصل کرنے کے لئے فکر کو کام میں لاؤ اور یہ ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی کو چپکے سے نصیحت کی اس نے اس کے ساتھ اخلاص کا معاملہ کیا اور اس کو آراستہ کر دیا لیکن جو شخص کھلم کھلا نصیحت کرتا ہے اس نے اس کو بدنام کیا اور خیانت کی۔

حمیدی رحمہ اللہ نے کہا امام شافعی رحمہ اللہ صنعاء سے ایک رومال میں دس ہزار کی رقم لے کر مکہ تشریف لائے' آپ نے اپنا خیمہ مکہ سے باہر قائم کر دیا اور لوگ آپ کے پاس آتے تھے میں وہیں موجود تھا' تھوڑی ہی دیر میں وہ تمام رقم ختم ہوگئی' اب امام شافعی رحمہ اللہ مکہ میں داخل ہوئے۔ مزنی نے کہا میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ کسی کو سخی نہیں پایا ایک دفعہ میں شب عید میں ان کے ساتھ چلا میں ان سے کسی مسئلہ میں گفتگو کر رہا تھا اور گفتگو کرتے کرتے میں ان کے دروازہ تک چلا آیا' اس وقت ایک غلام ان کے پاس ایک تھیلی لایا اور امام صاحب سے عرض کی کہ آقا نے یہ تھیلی قبولیت کے لئے بھیجی ہے اور سلام کہا ہے' امام صاحب نے تھیلی ان سے لے لی تو اسی وقت ایک اور شخص آیا اس نے عرض کیا کہ ابو عبداللہ میرے یہاں ابھی ولادت ہوئی اور میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ امام رحمہ اللہ نے وہ تھیلی اس کو دے دی اور خالی ہاتھ اپنے مکان میں داخل ہو گئے۔ آپ کے فضائل بے شمار ہیں آپ دنیا بھر کے امام ہیں اور مشرق اور مغرب کے تمام لوگوں کے سب سے بڑے عالم دین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں علوم فضائل کی وہ مقدار جمع کر دی تھی جو آپ سے پہلے کسی امام کو حاصل ہوئی اور نہ بعد میں اور آپ کی شہرت اور ذکر خیر اس قدر پھیلا کہ کسی کو یہ بات نصیب نہیں ہوئی آپ نے مالک بن انس سفیان بن عیینہ مسلم بن خالد رحمہ اللہ اور اس کے علاوہ دوسرے بہت سے لوگوں سے روایت کی سماعت فرمائی۔ آپ سے امام احمد بن حنبل' ابو ثور' ابراہیم بن خالد' ابو ابراہیم مزنی' ربیع بن سلیم مدادی رحمہم اللہ اور دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ ۱۹۵ ہجری میں بغداد تشریف لائے اور وہاں دو سال مقیم رہے پھر مکہ چلے گئے اور چند ماہ قیام کیا پھر مصر گئے اور وہاں عشاء کے وقت جمعہ کی رات کو فوت ہوئے جمعہ کے روز دفن کئے گئے رجب کی آخری تاریخ ۲۰۴ ہجری میں ۵۴ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

ربیع کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کی وفات سے چند روز پہلے ایک خواب دیکھا کہ آدم علیہ السلام کی وفات ہوگئی اور لوگ آپ کا جنازہ اٹھانے والے ہیں صبح کو میں نے بعض علماء سے اسی خواب کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے کہا کہ یہ دنیا کے سب سے بڑے عالم کی موت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو علم اسماء عطا کیا تھا چنانچہ چند دن ہی گذرے تھے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا انتقال ہوگیا۔ مزنی کہتے ہیں کہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس ان کی بیماری کے دور میں گیا کہ جس میں ان کی وفات ہوئی میں نے پوچھا آج صبح کیسی رہی تو فرمایا میں دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں' دوستوں سے جدا ہونے والا ہوں' موت کا جام پینے والا ہوں اور اپنی بداعمالیوں سے ملنے والا ہوں اور اپنے اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچنے والا ہوں اب مجھے معلوم نہیں کہ میری روح جنت کی جانب منتقل

ہوتی ہے کہ میں اس کو مبارک دوں یا دوزخ کی طرف جاتی ہے کہ میں اس کی تعزیت کروں پھر ان پر گریہ طاری ہو گیا اور آپ نے یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ اشعار:

جب میرا دل قساوت میں مبتلا ہو گیا اور میرے راستے تنگ ہو گئے تو میں نے اپنی امید کو تیرے عفو کی طرف پہنچانے والا ذینہ بنا لیا ہے۔ میرے گناہ مجھے بڑے معلوم ہوئے لیکن جب میں نے ان کو تیری عفو کے مقابلہ میں دیکھا تو تیرا عفو ہی بڑا ثابت ہوا۔ آپ برابر گناہوں کو معاف کرتے رہے اور اپنے عفو مغفرت کی سخاوت سے میرے اوپر احسانات فرماتے رہے اور میری عزت بڑھاتے رہے اگر آپ کی مدد نہ ہوتی تو کوئی عابد شیطان سے کبھی محفوظ نہ رہتا اور یہ ممکن ہی نہ تھا کیونکہ اس نے آپ کے صفی آدم علیہ السلام کو بھی راہ راست سے بھٹکا دیا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا' میں نے عرض کیا بھائی صاحب اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ تو فرمایا کہ میری مغفرت فرما دی' ایک تاج میرے سر پر رکھا' مجھے بیوی عنایت فرمائی اور مجھے کہا کہ یہ اس بات کا بدلہ ہے کہ تم ان چیزوں پر نہیں اترائے جس سے ہم نے تم کو سرفراز فرمایا تھا اور تم نے ہماری دی ہوئی نعمتوں پر تکبر نہیں کیا۔ تمام علماء فقہ و حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ ثقہ' زاہد' عادل' امین' نرم' سخی' خوبصیرت اور عالی مرتبت ہیں اب ان کے اوصاف جس قدر طوالت کے ساتھ ذکر کیے جائیں وہ کوتاہی پر محمول ہوں گے اور جس قدر گفتگو دراز ہوگی مختصر تصور ہوگی اور بیان کرنے والا کوتاہی کا مرتکب ہوگا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ:

امام ابوعبداللہ احمد رحمہ اللہ حنبل کے بیٹے مروزی اور بنوشیبان میں سے ہیں۔ آپ ۱۶۴ ہجری میں بغداد میں پیدا ہوئے اور ۲۴۱ ہجری میں ۷۷ سال کی عمر میں بغداد کے اندر فوت ہوئے۔ آپ فقہ حدیث زہد اور ورع میں مقتدا ہیں۔ آپ صحیح اور سقیم مجروح اور معدل کا معیار ہیں۔ بغداد میں آپ کی جوانی شروع ہوئی وہیں علم حاصل کیا اور مشائخ حدیث سے حدیث کی سماعت کی پھر کوفہ' بصرہ' مدینہ' مکہ' یمن' شام اور جزیرہ کا سفر کیا اور اس زمانہ کے علماء سے حدیث کو جمع کیا۔ آپ نے یزید بن ہارون' یحییٰ بن سعید' قطان' سفیان بن عیینہ' محمد بن ادریس' شافعی اور عبدالرزاق بن ہمام اور ان کے علاوہ بہت سے حضرات سے حدیث کی سماعت کی۔ ان کے دونوں صاحبزادے صالح اور عبداللہ رحمہما اللہ اور آپ کے چچازاد بھائی حنبل بن اسحٰق اور محمد بن اسماعیل بخاری مسلم بن حجاج نیشاپوری' ابوداؤد سجستانی رحمہم اللہ اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کیا۔ یہ ضرور ہے کہ کتاب الصدقات کے آخر میں ایک بلا ذکر سند حدیث کے سوا امام بخاری رحمہ اللہ نے ان سے کوئی روایت اپنی کتاب صحیح بخاری میں نقل نہیں کی اور احمد بن حسین ترمذی نے بھی ان سے ایک اور حدیث روایت کی ہے۔ آپ کے فضائل بہت زیادہ اور آپ کے مناقب بہت وافر ہیں نیز اسلام میں ان کے اثرات مشہور ہیں۔ دین میں ان کے مقامات عالیہ کا تذکرہ ہے' ان کے ذکر کا آفاق میں شہرہ ہے' ان کی تعریف تمام ممالک میں پھیلی ہوئی ہے' یہ ان مجتہدین میں سے ہیں جن کے قول رائے اور مذہب پر بہت سے ملکوں میں عمل ہوتا ہے۔ اسحٰق بن راہویہ کا قول ہے کہ امام

احمد بن حنبل رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان زمین پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں بغداد سے روانہ ہوا تو میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کو احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بڑھ کر متقی فقیہ اور عالم نہیں چھوڑا' احمد بن سعید دارمی نے کہا میں نے کسی کالے سر والے کو احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے زیادہ حافظ حدیث اور اس کے معانی اور فقہ کا واقف کار نہیں دیکھا۔

ابو زرعہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دس لاکھ احادیث زبانیں یاد ہیں' کسی نے پوچھا آپ نے کس طرح معلوم کیا تو فرمایا کہ میں نے ان سے حدیث کا مناظرہ کیا اور بہت سے ابواب حدیث ان سے حاصل کئے۔ ابراہیم حربی رحمہ اللہ نے کہا میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ذات میں ہر قسم کا اولین اور آخرین کا علم جمع کر دیا تھا اور ان کو اس قدر قابو تھا کہ جس حصہ کو بیان کرنا چاہتے اس کو بیان کرتے اور جس کو روکنا چاہتے اس کو روک لیتے ابوداؤد سختیانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان کی مجلس مجلس آخرت ہوتی تھی' اس میں دنیا کی کسی چیز کا ذکر نہیں ہوتا تھا۔ محمد بن موسیٰ رحمہ اللہ نے کہا کہ حسن بن عبدالعزیز کی میراث ان کے پاس مصر لائی گئی جو کہ ایک لاکھ اشرفیاں تھیں' انہوں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے لئے تین تھیلیاں جن میں ایک ایک ہزار دینار تھے بھیجیں اور کہلا بھیجا کہ میراث حلال سے پیش کرتا ہوں آپ اسے قبول فرمالیں اور اپنے اہل وعیال پر صرف فرمالیں آپ نے فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں میرے پاس بقدر ضرورت موجود ہے چنانچہ اس کو واپس کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی قبول نہ کیا۔ ان کے بیٹے عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اکثر نمازوں کے بعد ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے اللہ جس طرح تو نے میرے چہرہ کو دوسرے کے سامنے جھکنے سے بچایا ہے اسی طرح میرے چہرہ کو دوسرے سے سوال کرنے سے بچا۔

میمون بن اصبغ رحمہ اللہ نے کہا میں بغداد میں تھا کہ میں نے ایک آواز سنی' میں نے پوچھا یہ آواز کیسی ہے تو لوگوں نے بیان کیا کہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا امتحان کیا جا رہا ہے میں وہاں گیا جب ان کو ایک کوڑا مارا گیا تو انہوں نے کہا بسم اللہ جب دوسرا کوڑا مارا گیا تو فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ اور جب تیسرا کوڑا لگایا گیا تو فرمایا قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے مخلوق نہیں اور جب چوتھا کوڑا مارا گیا تو آیت لَنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا پڑھی ہم پر ہرگز کوئی مصیبت نہ آئے گی مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے" چنانچہ اس طرح انتیس کوڑے لگائے گئے اس وقت امام احمد رحمہ اللہ کا ازار بند کپڑے کی ایک کنی تھا' وہ کوڑے کی ضرب سے کٹ گیا تو ان کا پاجامہ زیر ناف ہو گیا لیکن نیچے نہیں گرا تو امام احمد رحمہ اللہ نے آسمان کی طرف دیکھا اور اپنے ہونٹوں کو کچھ حرکت دی معلوم نہیں کیا بات ہوئی ان کا پاجامہ اوپر کو ہو گیا اور نیچے نہیں گرا' پھر ایک ہفتہ بعد میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے ہونٹوں کو کچھ حرکت دے رہے تھے میں نے پوچھا کہ اس دن آپ نے کیا چیز پڑھی تھی تو انہوں نے فرمایا میں نے کہا تھا اے اللہ! میں آپ سے آپ کے اس نام کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں جس سے آپ نے عرش کو پر کر دیا اگر آپ کو علم ہے کہ میں صحیح راستہ پر ہوں تو آپ میرا پردہ فاش نہ کریں۔

احمد بن محمد الکندی رحمہ اللہ نے کہا میں نے امام احمد رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا' تو فرمایا میری مغفرت فرما دی اور یہ فرمایا کہ احمد تم کو ہمارے معاملہ میں مارا گیا میں نے کہا ہاں اے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ دیکھو ہمارا چہرہ ہے اس کا دیدار کرو ہم نے تمہیں دیدار کی اجازت دے دی۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ:

ابوعبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ کے بیٹے جعفی و بخاری ہیں۔ انہیں جعفی اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کے دادا کے والد پہلے آتش پرست تھے پھر یمان بخاری کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے چونکہ وہ جعفی اور بخارے کے حاکم تھے اس لئے ان کو جعفی اور بخاری کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ جعفی یمن کے قبیلہ کے جداعلیٰ ہیں جعفی سعد کے بیٹے ہیں جعفی کی طرف نسبت کی جائے تو نسبت کے لئے بھی یہی لفظ بولا جاتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش بروز جمعہ ۱۳ شوال ۱۹۴ ہجری میں ہوئی اور شوال کی پہلی شب میں ۲۵۶ ہجری میں انتقال فرما گئے' آپ کی عمر ۶۲ سال میں سے ۱۳ دن کم تھی ان کی اولا دز کور میں ان کے بعد کوئی نہ تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث کی طلب میں دور دراز کا سفر کیا اور تمام ممالک کے محدثین سے ملاقات کی اور خراسان' عراق' جبال' حجاز' شام اور مصر میں احادیث جمع کیں اور حدیث کو بڑے اجلہ حفاظ حدیث سے حاصل کیا۔ فربری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کتاب بخاری کو نوے ہزار ۹۰۰۰۰ لوگوں نے سنا۔ اب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرنے والا میرے سوا کوئی نہیں۔ جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ مشائخ حدیث کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت ان کی عمر مبارک صرف گیارہ برس تھی اور علم کی طلب دس سال کی عمر میں کی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے اپنی کتاب چھ لاکھ احادیث سے زیادہ احادیث سے منتخب کر کے مرتب کی ہے' میں نے اس میں جو حدیث درج کی اس سے پہلے دو رکعات نماز پڑھی۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد ہیں۔ آپ کی کتاب صحیح بخاری میں مکرر احادیث شامل کر کے سات ہزار دو سو پچھتر ۷۲۷۵ احادیث ہیں' کہا جاتا ہے کہ مکرر احادیث کو حذف کرنے کے بعد اس میں چار ہزار احادیث ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کو سولہ سال میں مرتب کیا۔

جس وقت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بغداد پہنچے اور وہاں کے محدثین کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ جمع ہوئے اور سو احادیث کا اس طرح انتخاب کیا' ان کے متون اور سندات کو الٹ پلٹ کر دیا اور حدیث کے متن کے ساتھ دوسری حدیث کی سند لگا دی اور اس کی سند دوسری حدیث کے ساتھ شامل کر دی اور دس آدمیوں کو ایسی دس دس احادیث دیں ان کو کہا گیا کہ وہ جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوں تو ان کی احادیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پڑھیں۔ چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں محدثین کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور جب اطمینان سے بیٹھ گئے تو ان دس اشخاص میں سے ایک شخص امام صاحب کے سامنے حاضر ہوا اور ان احادیث میں سے ایک حدیث کے بارہ میں امام صاحب سے پوچھا' تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں اس کو نہیں جانتا۔ یہاں تک کہ وہ دس احادیث پڑھ گیا۔

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہر دفعہ یہی کہتے رہے کہ میں تو اس کو نہیں جانتا اہل علم تو ان کے انکار سے ہی سمجھ گئے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ماہر حدیث ہیں لیکن غیر علماء کو ابھی تک امام صاحب کی واقفیت کا علم نہ ہو سکا پھر دوسرا آدمی حاضر ہوا اور اسی طرح کا واقعہ پیش آیا جیسے کہ پہلے کے ساتھ پیش آیا تھا یہاں تک کہ دس آدمیوں نے ایسا ہی کیا اور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ صرف اتنا فرماتے تھے کہ میں نہیں جانتا جب یہ تمام لوگ اپنی اپنی احادیث سنا کر فارغ ہو گئے تو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ پہلے آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے کہا کہ تمہاری پہلی

حدیث اس طرح ہے دوسری اس طرح اور تیسری اس طرح اور پوری دس احادیث اس طرح پڑھ ڈالیں پھر اس کے بعد ہر متن کے ساتھ اس کی اصل سند کو ملا کر پڑھا اور باقی نو آدمیوں کی احادیث کے ساتھ بھی اسی طرح کیا اس وقت تمام آدمیوں کو ان کے حفظ کا اعتراف کرنا پڑا اور سب نے ان کی فضیلت کے آگے گردن جھکا دی۔ ابو مصعب بن احمد بن ابی بکر مدینی رحمۃ اللہ نے کہا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ ہمارے خیال میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ سے زیادہ فقیہ اور ان سے زیادہ صاحب بصیرت ہیں۔ ان کے شرکائے مجلس میں سے کسی نے کہا کہ آپ حد سے آگے بڑھ گئے تو ابو مصعب نے کہا کہ اگر تم امام مالک رحمۃ اللہ سے ملے ہوئے اور پھر ان کے اور امام بخاری رحمۃ اللہ کے چہروں کو دیکھتے تو خود ہی یہ کہہ اٹھتے کہ دونوں فقہ اور حدیث میں برابر ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ خراسان نے محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ جیسی شخصیت پیدا نہیں کی' انہی کا قول ہے کہ خراسان کے چار آدمیوں پر حفظ ختم ہے' ان میں انہوں نے امام بخاری رحمۃ اللہ کو بھی شامل کیا ہے۔ رجاء بن مرجی نے کہا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علماء کے مقابلہ میں وہی فضیلت رکھتے ہیں جو مردوں کو عورتوں کے مقابلہ میں ہے' ان سے ایک شخص نے کہا اے ابو محمد سب کچھ یہی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ زمین پر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک چلتی پھرتی نشانی ہیں۔

محمد بن اسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے فضاء آسمانی کے نیچے محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ سے زیادہ کسی کو عالم بالحدیث نہیں دیکھا۔ ابو سعید بن منیر کا قول ہے کہ امیر خالد بن احمد ذہلی بخارا کے والی نے امام بخاری رحمۃ اللہ کے پاس پیغام بھیجا کہ میرے پاس کتاب جامع اور تاریخ لے آیئے تاکہ میں ان کو آپ سے سن لوں' تو امام بخاری رحمۃ اللہ نے قاصد سے فرمایا کہ میں علم کو ذلیل نہیں کرتا اور نہ ہی اس کو لوگوں کے دروازوں پر لئے پھرتا ہوں اگر آپ کو کوئی ضرورت ہو تو میری مسجد یا مکان پر تشریف لے آئیں اور اگر آپ کو یہ سب ناپسند ہو تو آپ بادشاہ ہیں مجھے اجتماع سے منع کر دیجئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت میں میرا عذر واضح ہو جائے' اس لئے کہ میں تو علم کو ہرگز نہیں چھپاؤں گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص سے کوئی علمی بات دریافت کی جائے اور اس کو نہ بتائے تو اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔ دوسرے لوگ بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ کے بخارا سے چلے جانے کا سبب یہ ہوا کہ خالد نے ان سے درخواست کی تھی کہ امام ان کے مکان پر حاضر ہوں اور ان کے بچوں کو جامع بخاری اور تاریخ پڑھائیں تو وہ اس کے پاس نہ گئے تو اس نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ اتنا تو کریں کہ بچوں کے لئے ایک خاص نشست مقرر کر دیں جس میں ان کے علاوہ دوسرے حاضر نہ ہوں تو امام صاحب رحمۃ اللہ نے یہ بھی نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنی نشست کو ایک جماعت کے ساتھ اس طرح خاص کر دوں کہ دوسرے لوگوں کو یہ خصوصیت نہ ہو اس پر خالد نے ان کے خلاف بخارا کے علماء سے مدد طلب کی تو انہوں نے ان کے مذہب پر اعتراضات کئے اور خالد نے ان کو بخارا سے جلاوطن کر دیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ نے ان سب کے خلاف بددعا کی اور وہ بددعا مقبول ہوئی اور وہ سب تھوڑے ہی عرصہ میں مصیبتوں میں مبتلا ہو گئے۔ محمد بن احمد مروزی رحمۃ اللہ نے کہا کہ میں رکن اور قیام کے درمیان سو رہا تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو آپ نے فرمایا اے ابو زید! تم کب تک امام شافعی رحمۃ اللہ کی کتاب پڑھاتے رہو گے اور ہماری کتاب نہیں پڑھاؤ گے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کی کتاب کون سی ہے تو فرمایا محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ کی جامع۔ نجم بن فضل رحمۃ اللہ نے کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا اور دیکھا کہ محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ آپ کے پیچھے ہیں' جب آپ ﷺ ایک قدم اٹھاتے ہیں تو امام بخاری بھی ایک پاؤں بڑھاتے اور

ٹھیک نبی اکرم ﷺ کے پاؤں کے نشان پر رکھتے اور آپ کے نقش پاک کی اتباع کرتے۔ عبدالواحد بن آدم طواویسی نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ کے ساتھ ایک جماعت ہے' آپ ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے ہیں میں نے سلام عرض کیا' آپ نے جواب دیا' میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول آپ یہاں کیسے مقیم ہیں تو آپ نے فرمایا کہ محمد بن اسماعیل کا انتظار ہے چنانچہ چندروز کے بعد ہم نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر سنی اور پتہ چلا کہ آپ نے ٹھیک اسی وقت وفات پائی جس وقت میں نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا تھا۔

امام مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسین امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ حجاج بن مسلم کے بیٹے قشیری ونیشاپوری ہیں' حدیث کے حفاظ اور حدیث کے آئمہ میں سے ہیں۔ ۲۰۴ ہجری میں پیدا ہوئے اور اتوار کی شام ماہ رجب کی ۲۴ کو ۲۶۱ ہجری میں فوت ہوئے۔ عراق' حجاز' شام اور مصر کا سفر کیا اور یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری' قتیبہ بن سعید' اسحٰق بن راہویہ' احمد بن حنبل' عبداللہ بن مسلمہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے علاوہ ائمہ اور علمائے حدیث سے حدیث حاصل کی' کئی مرتبہ بغداد آئے اور حدیث بیان کی' ان سے بہت لوگ جن میں ابراہیم بن محمد سفیان امام ترمذی اور ابن خزیمہ شامل ہیں روایت کرتے ہیں۔ آخری مرتبہ ۲۵۷ ہجری میں بغداد آئے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے صحیح مسلم کو تین لاکھ اپنی سنی ہوئی احادیث سے چن کر لکھا ہے۔ محمد بن اسحٰق بن مندہ نے کہا میں نے ابوعلی نیشاپوری سے سنا وہ کہتے تھے کہ علم حدیث میں اس آسمان کی چھت کے نیچے کوئی کتاب صحیح مسلم سے زیادہ صحیح نہیں۔ خطیب ابوبکر بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے تو صرف بخاری کی پیروی کی اور انہی کے علوم پر نظر رکھی اور ٹھیک انہی کے نقش قدم پر چلے اور جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ آخری دفعہ نیشاپور آئے تو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ ان کے ساتھ ساتھ رہتے تھے اور ان کے پاس روزانہ آتے جاتے تھے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر وہاں بخاری رحمۃ اللہ علیہ نہ ہوتے تو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کو وہاں آنے جانے کی ضرورت نہ ہوتی۔

امام سلیمان بن الاشعث رحمۃ اللہ علیہ

ابوداؤد سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اشعث کے بیٹے سجستانی ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے سفر کئے مارے مارے پھرے اور پھر احادیث کو جمع کر کے کتاب تصنیف کی۔ اہل عراق اور خراسان شام مصر اور جزیرہ سے احادیث سن کر لکھیں ۲۰۲ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۴ شوال ۲۵۷ ہجری میں بصرہ میں انتقال ہوا۔ کئی مرتبہ بغداد آئے اور پھر آخری مرتبہ ۲۷۱ ہجری میں وہاں سے نکل گئے مسلم بن ابراہیم' سلیمان بن حرب' عبداللہ بن ابی مسلمہ' قعنبی' یحییٰ بن معین' احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے علاوہ ان اماموں سے حدیث حاصل کی جو زیادہ ہونے کی وجہ سے شمار نہیں ہو سکتے' ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ' عبدالرحمٰن نیشاپوری اور احمد بن محمد خلال رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے حدیث حاصل کی۔ ابوداؤد بصرہ میں اقامت پذیر رہے پھر بغداد آئے اور وہاں اپنی تصنیف ابوداؤد کی روایت کی اور وہاں کے رہنے والوں نے آپ سے احادیث کو نقل کیا اور اس کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس کی خوبی اور حسن امتزاجی پر تحسین فرمائی' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے منقول ۵ لاکھ احادیث جمع کیں ان میں سے میں نے ان احادیث کا انتخاب کیا جن کو میں نے اس کتاب میں درج کیا' میں نے اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو احادیث درج کی ہیں۔

میں نے صحیح اور صحیح کے مشابہہ اور صحیح کے قریب قریب تینوں اقسام بیان کی ہیں ان میں سے آدمی کو اپنے دین کے لئے چار احادیث ہی کافی ہیں۔ (۱) نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ آدمی میں ایک خوبی یہ ہے کہ وہ بے کار چیزوں کو چھوڑ دے۔ (۲) نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ اعمال نیتوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ (۳) نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ آدمی اس وقت تک (پورا) مؤمن نہیں بنتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند کرے جو کہ اپنے لیے کرتا ہے۔ (۴) نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ شبہ والی چیزیں ہیں۔ الخ

ابوبکر خلال رحمہ اللہ نے کہا کہ امام ابوداؤد رحمہ اللہ ہی اپنے دور کے امام ہیں یہ وہ آدمی ہیں کہ ان کے دور میں تخرجی علوم معرفت اور استخراج کے مواقع کی بصیرت میں ان سے آگے کوئی نہیں بڑھا یہ صاحب ورع اور امام ہیں۔ احمد بن محمد بردی رحمہ اللہ نے کہا کہ ابوداؤد رحمہ اللہ دور اسلام میں حدیث رسول کو حفظ کرنے والوں اور ان کے نقائص اور سند یاد رکھنے والوں میں سے ایک ہیں۔ وہ اعلیٰ درجہ کے عبادت گذار نیک نرم خو اور شہسواران حدیث میں سے ہیں۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ کی ایک آستین تنگ اور ایک فراخ تھی آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا بات ہے فرمایا کہ کھلی آستین کتابوں کے لئے ہے اور دوسری کھلی رکھنے کی ضرورت نہیں۔ خطابی رحمہ اللہ نے کہا کہ کتاب سنن ابوداؤد شریف ایک کتاب ہے دین کے علم میں اس جیسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے اپنی کتاب میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کہ جس کے ترک پر لوگوں کا اتفاق ہو۔ ابراہیم بن حربی رحمہ اللہ نے کہا جب ابوداؤد رحمہ اللہ نے اس کتاب کی تصنیف کی تو آپ کے لئے حدیث ایسے آسان کر دی گئی جیسے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم کر دیا گیا تھا ابن عربی نے کتاب ابوداؤد کے متعلق لکھا کہ اگر کسی شخص کے پاس علوم میں سے علاوہ کتاب اللہ کے اور پھر ابوداؤد کی کتاب کے اور کچھ بھی نہ ہو تو ان دونوں کی موجودگی میں اس کو قطعاً کسی علم کی ضرورت نہیں۔

امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ:

ابو عیسیٰ محمد رحمہ اللہ عیسیٰ کے بیٹے ترمذی ہیں اور ترمذ میں ۱۳ رجب ۲۷۷ ہجری میں فوت ہوئے۔ ایک مشہور حافظ حدیث اور عالم ہیں ان کو فقہ میں بھی اچھی دسترس ہے ائمہ حدیث کی ایک جماعت سے حدیث کی روایت کی مشائخ کے صدر اول سے ان کی ملاقات ہوئی جیسے قتیبہ بن سعید محمود بن غیلان محمد بن بشار احمد بن منیع محمد بن مثنیٰ سفیان بن وکیع محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ وغیرہ اور بہت سے لوگوں نے جن کی کثرت کا اندازہ نہیں انہوں نے ان سے حدیث حاصل کی ان میں محمد بن احمد محبوبی مروزی شامل ہیں ان کی علم حدیث میں بہت سی کتابیں ہیں اور ان کی کتاب صحیح ترمذی سب سے اچھی کتاب ہے ان کی کتابوں میں اس کی ترتیب سب سے بہتر ہے اس کے فوائد سب سے زیادہ اور تکرار بہت کم ہے اس کتاب میں دو چیزیں ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں مثلاً مذاہب کا ذکر استدلال کے طریق اور حدیث کی اقسام کا بیان اس میں جرح و تعدیل بھی ہے آخر کتاب میں کتاب العلل کے نام سے ایک حصہ ہے اس میں انہوں نے اچھے فوائد جمع کر دیئے ہیں ان کا مرتبہ اس شخص سے مخفی نہیں ہے جو ان سے واقفیت حاصل کر چکا ہو امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اس کتاب کو مرتب کیا اور علمائے حجاز کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا پھر علماء خراسان کے سامنے رکھا تو انہوں نے بھی پسند کیا پھر علماء عراق کے سامنے رکھا تو انہوں نے بھی پسند کیا جس شخص کے مکان

میں یہ کتاب موجود ہو تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس کے ہاں نبی موجود ہیں جو گفتگو فرما رہے ہیں۔ ترمذی میں تاء مکسور ہے اور ذال معجمہ ہے یہ ترمذ کی طرف نسبت ہے اور وہ دریا جیحون کے اس پار اس کے مشرق ساحل پر ایک شہر ہے۔

امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ

ابو عبدالرحمٰن احمد رحمۃ اللہ علیہ شعیب کے بیٹے نسائی ہیں۔ یہ مکہ میں ۳۰۳ ہجری میں فوت ہوئے اور وہیں دفن کیے گئے۔ اہل حفظ اور صاحب علم وفقہ حضرات میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ بڑے بڑے مشائخ سے ان کی ملاقات ہوئی انہوں نے قتیبہ بن سعید' ہناد بن السری' محمد بن بشار' محمود بن غیلان' سلیمان بن اشعث اور دوسرے اہل حفظ مشائخ رحمہم اللہ سے حدیث حاصل کی اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے حدیث حاصل کی۔ حدیث اور علل وغیرہ میں ان کی کتابیں ہیں۔ حافظ مامون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہم ابوعبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ طرطوس گئے وہاں بہت سے بزرگان دین جمع ہو گئے اور حفاظ حدیث میں سے عبداللہ بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم رحمہم اللہ وغیرہ بھی تشریف لے آئے اور آپس میں مشورہ کیا کہ شیوخ کے مقابل میں ان کے لئے کون شخص سب سے زیادہ مناسب ہے تو سب کا اتفاق ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ پر ہو گیا اور سب نے ان کا انتخاب تحریر کر دیا حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ابوعبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ اور حدیث کے بارہ میں گفتگو تو اس سے زیادہ ہے کہ اسے بیان کیا جائے لیکن جو شخص بھی ان کی کتاب سنن میں غور کرے گا وہ ان کے حسن کلام میں حیران ہو کر رہ جائے گا۔ انہوں نے کہا میں نے حافظ علی بن عمر رحمۃ اللہ علیہ سے کئی بار سنا کہ وہ کہتے تھے کہ ابو عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ میں ان تمام لوگوں سے مقدم ہے جو اس علم میں شہرت یافتہ ہیں' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ مسلکاً شافعی' بہت متقی اور متبع سنت شخص تھے۔ نسائی میں نون پر فتح اور سین بلا تشدید اور الف ممدودہ ہمزہ ہے اور یہ لفظ خراسان کی ایک آبادی نساء کی جانب منسوب ہے۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ

ابوعبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ یزید رحمۃ اللہ علیہ بن ماجہ کے بیٹے قزوین کے باشندہ حافظ حدیث اور کتاب سنن ابن ماجہ کے مصنف ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں' انہوں نے لیث سے حدیث کی سماعت کی ان سے ابوالحسن قطان اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے حدیث کی سماعت کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۹ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۲۷۳ ہجری میں ۶۴ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

عبداللہ دارمی رحمۃ اللہ علیہ

ابومحمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ عبدالرحمٰن کے بیٹے' دارمی' حافظ حدیث اور سمرقند کے عالم ہیں' انہوں نے یزید بن ہارون نضر بن شمیل اور ان سے مسلم' ابوداؤد اور ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں کہ وہ اپنے زمانہ کے امام ہیں۔ ۱۸۱ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۲۵۵ ہجری میں ۷۴ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسن علی رحمۃ اللہ علیہ عمر کے بیٹے دار قطنی' حافظ حدیث' امام اور زبردست مشہور عالم ہیں' یہ یکتائے روزگار سردارانہ دور اور امام وقت ہیں' ان پر علم حدیث نقائص حدیث کا جاننا اسمائے علم الرجال کا علم اور رواۃ کی پہچان ختم ہے اور اس کے ساتھ ساتھ علوم حدیث کے

علاوہ صدق' امانت' وثوق' اعتدال' عقیدہ کی صحت اور مذہب کی سلامتی اور ذمہ دار علوم سے بھی آشنا ہیں۔ مثلاً علم قرآن فقہا کے مذاہب کی واقفیت وغیرہ۔ انہوں نے ابوسعید اصطخری سے فقہ شافعی کی تعلیم حاصل کی اور ان سے احادیث بھی جمع کیں اور ان علوم میں سے علم ادب اور شعر بھی ہیں۔ ابوطیب نے کہا کہ امام دارقطنی رحمۃ اللہ امیر المومنین فی الحدیث ہیں' انہوں نے بہت سے لوگوں سے حدیث کی سماعت کی اور اسے حافظ حدیث ابونعیم' ابوبکر برقانی' جوہری' قاضی ابوطیب' طبری وغیرہ نے روایت کیا۔ آپ ۳۰۵ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۸ رجب ۳۸۵ ہجری میں اتوار کو آپ نے وفات پائی۔ دارقطنی میں قاف اور نون ہے۔ یہ بغداد کے ایک قدیم محلّہ دارقطن کی طرف منسوب ہے۔

امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ

ابونعیم احمد رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ کے بیٹے' اصفہان کے رہنے والے حلیۃ الاولیاء کے مصنّف اور حدیث کے ثقہ مشائخ میں سے ہیں۔ جن کی حدیث پر عمل ہوتا ہے اور جن کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ یہ نہایت بڑے رتبہ کے شخص ہیں' یہ ۳۳۴ ہجری میں پیدا ہوئے اور صفر ۴۳۰ ہجری میں ۹۶ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔

امام الاسماعیلی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر احمد رحمۃ اللہ علیہ ابراہیم کے بیٹے اسماعیلی' جرنالی ہیں' یہ امام اور حدیث کے حافظ ہیں' ان میں حدیث فقہ اصول دین اور دنیا کی سرداری جمع ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب صحیح کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شرائط کے مطابق تصنیف کیا' ان سے ان کے بیٹے ابوسعید اور جرجان کے اہل فقہ نے حدیث حاصل کی۔ یہ ۲۷۷ ہجری میں پیدا ہوئے اور انہوں نے ۹۴ برس کی عمر میں وفات پائی۔

امام برقانی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر احمد رحمۃ اللہ علیہ محمد کے بیٹے خوارزم کے رہنے والے برقانی کے نام سے مشہور ہیں۔ انہوں نے اپنے شہر میں ابوالعباس بن احمد نیشاپوری سے حدیث کی سماعت کی پھر جرجان چلے گئے اور اسی کو اپنا وطن قرار دیا' یہ ثقہ متورع' متقی اور قابل اعتماد فہم رکھنے والے ہیں۔ علامہ خطیب ابوبکر بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے اپنے اساتذہ میں سے کسی کو ان سے زیادہ ثبت نہیں پایا۔ وہ حافظ قرآن' فقہ کے ماہر اور علم عربیہ میں دخیل تھے۔ علم حدیث میں ان کی کئی کتابیں ہیں۔ یہ ۳۳۶ ہجری میں پیدا ہوئے اور رجب ۴۲۵ ہجری میں ۸۹ سال کی عمر میں فوت ہو گئے اور مقبرہ جامع منصور میں دفن کئے گئے۔ برقانی میں ایک نقطہ والی باء مکسور اور یاء مفتوح اور قاف اور نون ہے۔

امام احمد السنی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر احمد رحمۃ اللہ علیہ محمد کے بیٹے سنی' حدیث کے حافظ اور دینوری ہیں۔ انہوں نے امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ سنی میں سین مہملہ پر پیش اور نون مشدد مکسور ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر احمد رحمۃ اللہ علیہ حسین کے بیٹے بیہقی ہیں۔ حدیث اور تصنیف کتب اور فقہ کے جاننے میں اپنے دور کے یکتا شخص ہیں۔ حاکم

ابوعبداللہ کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں۔لوگ کہتے ہیں کہ حفاظ حدیث میں سات ایسے اشخاص گذرے ہیں جن کی تصانیف نہایت عمدہ ہیں اوران سے لوگوں نے زبردست فائدہ حاصل کیا' امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی پھر حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری پھر حافظ مصرابومحمد عبدالغنی ازدی اور پھر ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی پھر حافظ مغرب ابوعمر بن عبدالبر نمری پھر ابوبکر احمد بن حسین بیہقی پھر ابوبکر احمد بن خطیب بغدادی۔امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے اور نیشاپور کے مقام پر ۴۵۸ھ میں ۷۴ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

امام محمد بن ابی نصر حمیدی رحمۃ اللہ علیہ:

ابوعبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ ابونصر فتوح بن عبداللہ کے بیٹے اندلس کے بادشاہ حمیدی ہیں' یہ کتاب الجمع بین صحیح البخاری ومسلم کے مصنف ہیں' یہ امام زبردست عالم اور شہرت یافتہ ہیں۔انہوں نے اپنے وطن میں حدیث کی سماعت کی اور مصر میں مہندس کے شاگردوں' مکہ میں ابن فراس کے شاگردوں' شام میں ابن جمعی کے شاگردوں اور دوسرے لوگوں سے حدیث کی سماعت کی پھر بغداد تشریف لائے تو دارقطنی کے شاگردوں اور دوسرے حضرات سے حدیث سنی۔تاریخ اہل اندلس بھی انہی کی تصنیف ہے۔امیر بن ماکولا کہتے ہیں کہ میں نے ان جیسا بے عیب عفیف اور متورع شخص نہیں دیکھا۔بغداد میں ذی الحجہ میں فوت ہوئے۔ان کی پیدائش ۴۲۰ھ سے پہلے ہوئی۔

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوسلیمان احمد رحمۃ اللہ علیہ محمد کے بیٹے خطابی اور بستی ہیں یہ اپنے دور میں نمایاں اور زبردست عالم ہیں جن کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے' آپ فقہ حدیث ادب اور غریب احادیث کی معرفت میں بے مثال تھے ان کی مشہور تصانیف اور عجیب تالیفات ہیں جیسے معالم السنن' اعلاء السنن اور غریب الحدیث وغیرہ۔

امام ابومحمد حسین البغوی رحمۃ اللہ علیہ:

فقیہ ابومحمد حسین رحمۃ اللہ علیہ مسعود کے بیٹے بغوی اور شافعی ہیں کتاب مصابیح اور شرح السنہ اور فقہ کی کتاب تہذیب اور تفسیر کی کتاب معالم التنزیل کے مصنف ہیں۔ان کی اور بھی اچھی تصانیف ہیں یہ فقہ اور حدیث میں امام تھے۔بہت متورع اعتماد والے اور حجت اور دین میں صحیح عقیدہ رکھنے والے شخص ہیں یہ پانچویں صدی ہجری کے بعد ۵۱۶ ہجری میں فوت ہوئے۔بغوی میں باء مفتوح غین معجمہ مفتوح ہے۔خراسان کے شہر بغشور کی طرف نسبت ہے جبکہ یہ نسبت قاعدہ کے خلاف ہے کہا جاتا ہے کہ ان کے شہر کا نام بغ ہے۔

امام زرین بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابوالحسن زرین رحمۃ اللہ علیہ معاویہ کے بیٹے عبدی اور حافظ حدیث ہیں اور التجرید فی الجمع بین الصحاح کے مصنف ہیں۔انہوں نے ۵۲۰ ہجری کے بعد انتقال فرمایا۔

مبارک بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ:

ابوالسعادات مبارک رحمۃ اللہ علیہ محمد کے بیٹے جزری اور ابن الاثیر کے نام سے مشہور ہیں۔جامع الاصول مناقب الاخیار اور نہایہ کے مصنف ہیں' محدث عالم اور لغت کے ماہر تھے' یہ بڑے بڑے ائمہ میں سے کئی لوگوں سے روایت کرتے ہیں' پہلے یہ جزیرہ میں تھے پھر ۵۲۵ ہجری میں موصل منتقل ہوگئے اور وہاں مقیم رہے اور حج کے ارادہ سے بغداد تشریف لائے اور پھر موصل واپس چلے گئے' وہیں

جمعرات کو آخر الحجہ ۶۰۶ ہجری میں فوت ہوئے۔

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ:

ابوالفرج عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ علی بن جوزی کے بیٹے حنبلی مسلک کے تھے' یہ بغداد میں واعظ تھے۔ان کی کئی ایک مشہور تصانیف ہیں۔یہ ۵۱۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۵۹۹ ہجری میں فوت ہو گئے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ:

ابوزکریا محی الدین یحییٰ نووی رحمۃ اللہ علیہ شرف کے بیٹے اور اپنے زمانہ کے بڑے عالم فاضل فقیہ محدث اور ثبت اور حجت ہیں۔ان کی کافی مشہور تصنیفات ہیں اور عجیب ومفید تالیفات ہیں۔فقہ میں الروضہ' حدیث میں الریاضی اور الاذکار شرح حدیث میں شرح مسلم اور اس کے علاوہ معرفۃ علوم الحدیث واللغہ جیسی کتابیں ان کی تصنیفات میں سے ہیں۔انہوں نے بڑے بڑے شیوخ سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث کی سماعت کی' انہوں نے شرح مسلم اور الاذکار کے روایت کی تمام مسلمانوں کو اجازت دی۔یہ دمشق کے زیر انتظام شہر ''نوی'' کے رہنے والے تھے' وہیں بڑے ہوئے اور پورا قرآن حفظ کیا ۶۵۰ ہجری میں دمشق آئے اس وقت آپ کی عمر ۱۹ سال تھی یہاں فقیہ بنے اور ترقی کر گئے' ان کی زندگی نہایت غریبانہ تھی' یہ صرف قوت لا یموت پر قناعت کرتے اور جذبات وخواہشات سے الگ رہتے۔اللہ تعالیٰ کے خوف اور عبادت میں مصروف رہتے اور حق بات کو خوب بیان کرتے' پگڑی چھوٹی استعمال فرماتے' بڑے بارعب تھے اور راتوں میں اکثر بیدار رہتے' علمی اور عملی کاموں پر تیار رہتے۔آپ رجب ۶۷۶ ہجری میں فوت ہو گئے آپ کی قبر زیارت گاہ ہے آپ کی عمر ۴۵ سال ہوئی۔مولف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ان کا ذکر آخری کتاب میں آیا ہے جیسا ان کا نام آخری حروف میں ہے۔

یہاں میں ایک اور بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے جو کچھ پیش کیا ہے اس میں صرف قابل اعتماد ائمہ کی کتب پر اعتماد کیا ہے مثلاً ابن عبدالبر کی کتاب ''الاستیعاب'' ابونعیم اصفہانی کی کتاب ''حلیۃ الاولیا'' ابوالسعادات جزری کی ''جامع الاصول اور مناقب الاخیار'' ابوعبداللہ ذہبی دمشقی کی کتاب ''شف'' میں سے جمعۃ المبارک ۲۰ رجب ۷۴۰ھ کو یہ مضامین جمع کرنے' ان کو درست کرنے اور ان کو آراستہ کرنے سے میں فارغ ہوا۔

میں اللہ تعالیٰ کا سب سے کمزور' اس کی معافی اور اس کی مغفرت کا امیدوار بندہ خطیب محمد بن عبداللہ بن احمد ہوں' یہ سب کچھ میرے شیخ اور آقا مفسرین کے سرتاج محققین کے امام' دین وملت کی عزت' مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حجت حسین بن عبداللہ بن محمد طیبی رحمۃ اللہ علیہ کی اعانت اور امداد سے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا' میں نے مشکوٰۃ کی طرح اس کو بھی ان کے سامنے پیش کیا' تو انہوں نے مشکوٰۃ کی طرح اس کی بھی تحسین فرمائی اور اسے بہت پسند فرمایا۔

﴿تمت بالخیر﴾

اسود بن کعب عنسی:

اسود بن کعب ہے۔ اس کا نام عبہلہ عنسی ہے۔ اور یہ وہ شخص ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کے آخری زمانہ میں یمن کے علاقہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اور آپ کی زندگی میں ہی قتل کر دیا گیا تھا۔ اس کو فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ اور قیس بن عبد یغوث رضی اللہ عنہ نے مل کر قتل کیا۔ فیروز تو سینہ پر چڑھ کر بیٹھ گئے تا کہ حرکت نہ کر سکے اور قیس رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن اڑا دی۔ اس کا ذکر باب الرویا میں ہے۔ العنسی میں عین مہملہ مفتوح ہے اور نون ساکن اور سین مہملہ ہے۔ اور عبہلہ میں عین مہملہ مفتوح ہے اور باء موحدہ ساکن اور ھا مفتوح اور لام ہے۔

ابوجہل:

اس کا نام عمرو بن ہشام ہے جو مغیرہ مخزومی کا بیٹا اور مشہور کافر ہے۔ اس کی کنیت ابوالحکم تھی لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس کی کنیت ابوجہل رکھی تھی چنانچہ اس کی یہی کنیت مشہور ہو گئی ہے۔

ابن خطل:

یہ عبداللہ بن خطل تمیمی مشرک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے قتل کا حکم فتح مکہ کے دن دیا تھا۔ چنانچہ اس کو قتل کر دیا گیا۔ خطل خائے معجمہ اور طائے اور مہملہ کی فتح کے ساتھ ہے۔

ذوالسویقین:

یہ شخص حبشہ کا رہنے والا ہو گا۔ اس کے متعلق نبی ﷺ نے خبر دی ہے کہ یہ خانہ کعبہ کو منہدم کرے گا۔

ابورافع:

یہ حقیق کا بیٹا ہے اس کا نام عبداللہ ہے یہ یہودی اور حجاز کے تاجروں میں سے تھا معجزات کے باب میں اس کا ذکر حدیث سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ میں آتا ہے۔ حقیق حائے مہملہ کے ضمہ اور پہلے قاف کے فتح اور یائے تحتانی کی سکون کے ساتھ ہے۔

رعل بن مالک:

یہ مالک بن عوف کا بیٹا ہے اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جن پر نبی ﷺ نے قنوت نازلہ میں لعنت فرمائی اس لئے کہ اس نے قراء کرام کو قتل کیا۔ رعل راء کی کسرہ اور عین کے سکون کے ساتھ ہے۔

ابوطالب:

یہ نبی اکرم ﷺ کے چچا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے والد ہیں ان کا نام عبد مناف بن عبدالمطلب بن ہاشم قریشی ہے۔ یہ جہالت میں ہی رہے اور انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو قریش نے آپ کو بہت زیادہ تنگ کرنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ طائف کی طرف چلے گئے۔ ابوطالب اور ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے درمیان ایک ماہ پانچ دن کا فاصلہ ہے۔

عبداللہ بن عصم:

عبداللہ بن عصم کو عبداللہ بن عصمۃ بھی کہا جاتا ہے یہ کوفہ کے رہنے والا اور حنفی ہے یہ سیدنا ابوسعید اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتا ہے اور اس سے اسرائیل اور شریک روایت کرتے ہیں اس کی حدیث ثقیف میں پائی جاتی ہے۔ یہ بڑا جھوٹا اور ہلاکت میں ڈال دینے والا تھا۔

عتبہ بن ربیعہ:

عتبہ ربیعہ کا بیٹا ہے' یہ مسلمان نہیں ہوا اس کو سیدنا حمزہ بن رضی اللہ عنہ عبدالمطلب نے جنگ بدر میں بحالت کفر قتل کیا۔

العاص بن وائل:

عاص وائل کا بیٹا بنو سہم میں سے ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن عاص اس کے فرزند اور صحابی ہیں' عاص کو اسلام کا دور پانے کے باوجود اسلام کی توفیق نہیں ہوئی۔ اس نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے ۱۰۰ غلام آزاد کیے جائیں۔ باب الوصایا میں اس کا ذکر آتا ہے۔

ابن قطن:

عبدالعزیز قطن کا بیٹا ہے۔ قطن میں قاف مفتوح اور حائے مہملہ بھی مفتوح ہے۔ یہ دور جاہلیت کا آدمی ہے اور اس کا ذکر دجال کے قصہ میں ہے۔

قزمان:

یہ قزمان وہی ہے جس نے منافقت کے ساتھ اسلام کا اظہار کیا اور اس کا ذکر باب معجزات میں ہے۔ یہ غزوہ حنین میں مسلمانوں کی طرف سے شریک ہوا تو بڑی قوت اور شدت سے لڑا لوگوں نے اس کا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا خوب اچھی طرح سمجھ لو اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید فاجر اور فاسق آدمی کے ذریعہ سے بھی فرماتا ہے' خوب سمجھ لو کہ یہ شخص جہنمی ہے۔

ابولہب:

اس کا نام عبدالعزیٰ ہے' عبدالمطلب بن ہاشم کا بیٹا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے کافر ہے۔ اس کا ذکر کتاب الفتن میں آتا ہے۔

مختار بن ابی عبید:

مختار ابوعبید بن مسعود کا بیٹا۔ بنو ثقیف میں سے ہے۔ (اس کے والد جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں) یہ نہ تو صحابی ہے اور نہ کسی حدیث کا راوی اور یہ ہی وہ شخص ہے جس کے بارہ میں عبداللہ بن عصمہ نے کہا کہ یہ وہی کذاب ہے جس کے بارہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا کہ بنو ثقیف میں ایک کذاب ہوگا پہلے یہ فضل و علم میں مشہور تھا لیکن یہ اس کے دلی جذبات کے بالکل الٹ تھا۔ یہاں تک کہ جب اس نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے علیحدگی اختیار کر لی اور خود حکومت کا خواہش مند بن گیا تو اس وقت اس کے

غلط عقیدہ اور غلط رائے اور نفسانیت کا علم ہوا پھر اس سے ایسی باتیں ظاہر ہوئیں جو دین کے سراسر خلاف تھیں۔ یہ شخص سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے قصاص کا مطالبہ کرتا تھا تاکہ حصول حکومت اور طلب دنیا کی سکیم کو آگے بڑھا سکے جو اس کا مقصد خاص تھا۔ اسی حالت میں سیدنا مصعب بن عمیر کے عہد میں ٦٧ ہجری میں قتل ہوا۔

ابونواحہ:

ابونواحہ کا نام عبداللہ ہے' یہ وہی ہے جو اپنے دوست ابن اثال کے ساتھ مسیلمہ کذاب کے پاس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا دونوں کا ذکر کتاب الامان میں ہے۔ ابن نواحہ مسیلمہ کذاب کے قتل کے بعد مسلمانوں میں اس طرح روپوش ہو گیا کہ مسلمان اسے مسلمان سمجھنے لگے' یہاں تک کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یمن کی امداد میں کوفہ بھیجا گیا یہ شخص اپنی قوم بنی حنفیہ کا امام تھا چنانچہ ان کے خلاف حارثہ بن مفرس نے شہادت دی کہ یہ لوگ گاؤں کی مسجد میں وہ چیزیں ایک دوسرے کو پڑھا رہے تھے جس کو مسیلمہ کذاب نے جھوٹ موٹ بنالیا تھا اور دعویٰ کیا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔ اس دور میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کوفہ میں معلم اور سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے دست راس تھے' یہ سرکش جماعت ان کے سامنے حاضر کی گئی' انہوں نے اس کی سرکشی کو صاف طور پر پہنچا لیا تھا اور جب انہوں نے توبہ کی تو ان کی توبہ قبول کر لی گئی لیکن ابن نواحہ کی معذرت قبول نہ ہوئی کیونکہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی معذرت قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا چنانچہ آپ نے اس کو شام کے علاقہ کی طرف جلاوطن کر دیا اور اس کے اندرونی احوال کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا گیا سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اس کا عقیدہ وہی ہے جو پہلے تھا تو شام کا طاعون اس کو ہلاک کر دے گا' وگرنہ اب توبہ کرنے کے بعد ان کو سزا دینے کا کوئی حق نہیں رہا۔ ابن نواحہ کے بارہ میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ قتل کرنے پر مصر رہے کیونکہ یہ زندیق اور زندقہ کا مبلغ تھا چنانچہ ان کے حکم سے قرظہ بن کعب نے اس کو سربازار قتل کیا۔

الولید بن عقبہ:

ولید' عقبہ کا بیٹا ابن ربیعہ کا فر ہے' اس کا ذکر غزوۂ بدر میں ہے۔ اسی غزوۂ میں یہ کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

تمت بالخیر



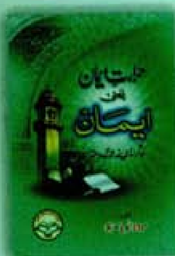
شرعی احکام کی خلاف ورزی پر

رسول اللہ ﷺ کے فیصلے

مرتب: محمد بن فرج المالکی القرطبی

ترجمہ: مولانا عبدالصمد ریالوی

اس کتاب میں نبی ﷺ کے وہ فیصلے ہیں جو آپ ﷺ نے خود فرمائے یا وہ فیصلے کرنے کا آپ ﷺ نے حکم فرمایا ہے، کیونکہ جس شخص کے ذمہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی ذمہ داری سونپ دی گئی ہو تو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جبکہ اس نے اپنی کتاب یعنی قرآن کریم میں دیا ہے، یا نبی ﷺ سے ثابت شدہ حکم کہ جس کے مطابق آپ نے فیصلہ فرمایا یا اس کے مطابق فیصلہ کرے کہ جس پر علماء نے اتفاق کیا ہے یا ان تینوں کے دلائل کی روشنی میں فیصلہ کرے۔



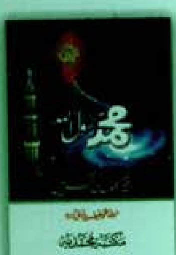
حرارتِ ایمان یعنی ایمان کو گرما دینے والے واقعات

تالیف: مولانا ابو یاسر

اگر آپ اپنے خطبات و دروس میں صحیح واقعات بیان کرنے کے خواہش مند ہوں تو پھر ہماری کتاب "ایمان کو گرما دینے والے واقعات" کا مطالعہ ضرور کریں کیونکہ یہ کتاب صحیح واقعات کا مجموعہ ہے۔

"ایمان کو گرما دینے والے واقعات" میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے واقعات پیش کیے گئے ہیں اور ان کا مکمل حوالہ بھی ساتھ دے دیا گیا ہے تاکہ اپنی تسلی اور حوالہ دریافت کرنے والوں کو مطمئن کیا جا سکے۔

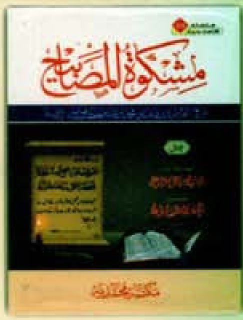
اس کتاب میں ابتدائی عنوان اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق ہے اور وہ صحیح بخاری کے منتخب واقعات سے لیا گیا ہے۔ تاکہ کتاب کے ابتداء میں قاری اللہ تعالیٰ کے جاہ و جلال کا نقش ذہن میں رکھے جو کہ باعث برکت ثابت ہوگا۔



محمد رسول اللہ ﷺ غیر مسلموں کی نظر میں

قرآن: غیر مسلموں کی نظر میں
اسلام: غیر مسلموں کی نظر میں

از: مولانا محمد حنیف ندوی



ترجمہ وفوائد الحدیث
مولانا سید محمد عبد الاوّل الغزنوی حفظہ اللہ

حکم الحدیث
الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ!

"رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اسکو پکڑ لو۔ یعنی اپنا لو اور جس چیز سے تمھیں روک دیں اُس سے رُک جاؤ"۔(القرآن)

اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن کریم کے ساتھ انسان کا تعلق اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک قرآن کریم کی تشریح وتفسیر رسول اکرم ﷺ کی سنت، یعنی آپ کے طریقہ کے مطابق نہ ہو، اور آپ کے طریقہ کے ساتھ وابستہ ہونا اس وقت تک ناممکن ہے جب تک اس علم پر عمل نہ کیا جائے جو رسول اللہ ﷺ کے مشکوٰۃ نبوت سے ظاہر ہوا ہو۔

تقریباً سات صدی قبل عربی زبان میں ترتیب دیا جانے والا احادیثِ نبوی ﷺ کا ایک اہم نسخہ (مشکوٰۃ المصابیح) کے نام سے جانا جاتا ہے، جس میں دینِ اسلام کے تقریباً ہر قسم کے مسائل درج ہیں جن کو آجکل کے دور میں سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ جس کی وجہ سے یہ نسخہ ہر مسلمان گھرانے کی اہم ضرورت ہے۔ اس اہمیت کے پیش نظر اس مجموعہ کو بیشتر مکاتبِ فکر کے دینی مدارس نے اپنے نصاب میں شامل کیا ہے۔ اور مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتی رہی ہے۔

اُردو زبان میں مشکوٰۃ المصابیح کا پیشِ نظر اعلیٰ ایڈیشن مکتبہ محمدیہ نے بھی اپنی استطاعت کے مطابق اس میں اپنا حصہ ڈالنے کی سعی کی ہے تاکہ رب کریم، رسول اکرم ﷺ کے فدائین میں ہمارا نام بھی شامل فرما دے۔

زیرِ نظر ایڈیشن درج ذیل امتیازی خصوصیات سے مزین ہے۔

- ترجمہ وحواشی کے جو الفاظ پرانی اُردو میں تھے ان کو جدید اُردو کے الفاظ میں تبدیل کر کے نہایت آسان اور عام فہم کر دیا گیا ہے۔
- تفہیم حدیث کے لیے ہر حدیث کے ساتھ فوائد الحدیث کے نام سے حواشی لگائے گئے ہیں۔
- احادیث کی تخریج کے ساتھ ساتھ الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی طرف سے حکم الحدیث کے عنوان سے صحت وضعف کا حکم لگا کر حدیث کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔

عصرِ حاضر میں امام ولی الدین ابی عبداللہ تبریزی رحمہ اللہ کی یہ گراں قدر تصنیف علمائے کرام اور طالب علموں کی سہولت کے ساتھ ساتھ عام پڑھے لکھے افراد کے لیے بھی مینارۂ نور ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول اور مسلمانوں کے علم وعمل کے لئے نافع بنائے۔(آمین)

عبد الرحمٰن عابد

مدیر (مکتبہ محمدیہ) لاہور